

أَهْلاً لِلْجَلَالِينَ

لِفَوَائِدِ قِيُودَاتِ الْجَلَالِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جَمَالِينَ شَرَحَ الْجَلَالِينَ

شَارِحُ سَجْدَةِ الْإِسْلَامِ شَيْخُ

وَلَّاهُ الْإِسْلَامَ وَهُوَ

مُتَّبِعُ سُلُوكِ الْإِسْلَامِ الْإِسْلَامِ الْإِسْلَامِ

لِلْإِسْلَامِ الْإِسْلَامِ الْإِسْلَامِ الْإِسْلَامِ

فِي صِلَةِ



www

Maktaba Tul Ishaat .com



تمام فنون کے کتب کے پی-ڈی-ایف ہمارے ویب سائٹ سے اور پلے سٹور سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔ ہم روزانہ کی بنیاد پر اس میں مزید کتب شامل کر رہے ہیں اس لیے آپ ہفتے میں ایک بار ضرور ہمارے پلے سٹور اور ویب سائٹ کو چیک کیا کریں۔

ابھی مطلوبہ پی-ڈی-ایف مفت ڈاؤن لوڈ کریں

تفاسیر	خطبات	منطق
احیث	سیرت	معانی
فقہ	تاریخ	تصوف
سوانح حیات	صرف	تقابل ادیان
درس نظامی	نحو	تجوید
لغت	فلسفہ	نعت
فتاوی	حکمت	تراجم
اصلاحی	بلاغت	تبلیغ و دعوت
تمام فنون		

أنوار الجلالين

لفوايد قيودات الجلالين

جلد اول

پښتو ترجمه

جمالین شرح جلالین

شارح: محمد جمال بلندشهری

مدرس د دارالعلوم دیوبند

پښتو مترجم: مولانا شاه فیصل

فاضل دارالعلوم اسلامیہ چارسده، امداد العلوم پېښور، وفاق المدارس

خصوصیات

- ① لغوی تحقیق، چې ددې لفظ په لغت کېنې څه معنی ده.
- ② صرفی تحقیق مثلاً دا کلمه د څه صیغه ده وغیره.
- ③ نحوی تحقیق مثلاً دا کلمه په ترکیب کېنې څه واقع شوې ده.
- ④ بلاغی تحقیق چې په دې اضافي قید کېنې کومه بلاغی نکته ده.
- ⑤ فقهی تحقیق چې په دې اضافي قید سره کومې مسئلې ته اشاره ده.
- ⑥ د قراءت تحقیق چې په دې مقام کېنې دا قراءت څنګه دې.
- ⑦ تقدیرات راویستل چې دلته کوم لفظ مقدار پروت دې.
- ⑧ د تقدیری عبارتو وجه او سبب بیانول.

خوړونکي

فیصل کتب خانہ مدینہ مارکیټ

محله جنگی پېښور موبائل نمبر: ۰۳۱۵۹۹۵۶۱۶

[Maktaba Tul Ishaat.com](http://MaktabaTulIshaat.com)

فہرست د سورتونو او آیاتونو

شمار	مضمون	شمار	مضمون
۸۷	[۲۱] سورة فصلت	۸	پاره نمبر - ۲۳ [وَمَائِي]
۸۷	[ایاتونہ ۱ - ۸]	۸	[۲۸] سورة ص
۸۹	[ایاتونہ ۹ - ۱۸]	۸	[ایاتونہ ۱ - ۱۴]
۹۲	[ایاتونہ ۱۹ - ۲۵]	۱۲	[ایاتونہ ۱۵ - ۲۲]
۹۸	[ایاتونہ ۲۲ - ۳۲]	۱۸	[ایاتونہ ۲۷ - ۴۰]
۱۰۱	[ایاتونہ ۳۳ - ۴۴]	۲۲	[ایاتونہ ۴۱ - ۶۴]
۱۰۵	پاره نمبر - ۲۵ [الْبُرُود]	۲۲	[ایاتونہ ۶۵ - ۸۸]
۱۰۵	[ایاتونہ ۴۵ - ۵۳]	۳۱	[۲۸] سورة الزمر
۱۱۰	[۲۲] سورة التوري	۳۱	[ایاتونہ ۱ - ۹]
۱۱۰	[ایاتونہ ۱ - ۹]	۳۵	[ایاتونہ ۱۰ - ۲۱]
۱۱۲	[ایاتونہ ۱۰ - ۱۹]	۳۸	[ایاتونہ ۲۲ - ۳۱]
۱۱۲	[ایاتونہ ۲۰ - ۲۹]	۴۲	پاره نمبر - ۲۴ [فَتَنَ أَكَلَم]
۱۲۰	[ایاتونہ ۳۰ - ۴۳]	۴۲	[ایاتونہ ۳۲ - ۴۱]
۱۲۲	[ایاتونہ ۴۴ - ۵۳]	۴۵	[ایاتونہ ۴۲ - ۵۲]
۱۳۲	[۲۳] سورة الزخرف	۴۸	[ایاتونہ ۵۳ - ۶۳]
۱۳۲	[ایاتونہ ۱ - ۱۵]	۵۰	[ایاتونہ ۶۴ - ۷۰]
۱۳۷	[ایاتونہ ۱۸ - ۲۵]	۵۲	[ایاتونہ ۷۱ - ۷۵]
۱۳۹	[ایاتونہ ۲۲ - ۳۵]	۵۲	[۳۹] سورة غافر (المؤمن)
۱۴۲	[ایاتونہ ۳۲ - ۴۵]	۵۲	[ایاتونہ ۱ - ۹]
۱۴۴	[ایاتونہ ۴۲ - ۵۲]	۵۹	[ایاتونہ ۱۰ - ۲۰]
۱۴۲	[ایاتونہ ۵۷ - ۶۷]	۶۳	[ایاتونہ ۲۱ - ۲۷]
۱۴۹	[ایاتونہ ۶۸ - ۸۹]	۶۵	[ایاتونہ ۲۸ - ۳۷]
۱۵۴	[۴۴] سورة المizan	۷۰	[ایاتونہ ۳۸ - ۵۰]
۱۵۸	[ایاتونہ ۳۰ - ۴۲]	۷۳	[ایاتونہ ۵۱ - ۶۰]
۱۶۱	[ایاتونہ ۲۳ - ۵۹]	۷۷	[ایاتونہ ۶۱ - ۶۸]
۱۶۳	[۴۵] سورة المجاثية	۸۰	[ایاتونہ ۶۹ - ۷۸]
۱۶۳	[ایاتونہ ۱ - ۱۱]	۸۴	[ایاتونہ ۸۹ - ۸۵]

شمار	مضمون	شمار	مضمون
۲۵۲	پارہ نمبر - ۲۷ [لال کما غفلت]	۱۲۲	[آیاتونہ: ۱۲ - ۲۱]
۲۵۲	[آیاتونہ: ۲۴ - ۴۲]	۱۷۰	[آیاتونہ: ۲۲ - ۲۶]
۲۵۸	[آیاتونہ: ۴۷ - ۲۰]	۱۷۲	[آیاتونہ: ۲۶ - ۳۷]
۲۲۱	[۵۲] سورة الطور	۱۷۵	[۴۶] سورة الأحقاف
۲۲۱	[آیاتونہ: ۱ - ۱۰]	۱۷۵	پارہ نمبر - ۲۶ [خم]
۲۲۵	[آیاتونہ: ۲۹ - ۴۹]	۱۷۵	[آیاتونہ: ۱ - ۱۰]
۲۷۰	[۵۳] سورة النجم	۱۸۱	[آیاتونہ: ۱۰ - ۲۰]
۲۷۰	[آیاتونہ: ۱ - ۲۵]	۱۸۲	[آیاتونہ: ۲۰ - ۲۲]
۲۷۷	[آیاتونہ: ۲۲ - ۳۲]	۱۸۹	[آیاتونہ: ۲۲ - ۳۵]
۲۸۰	[آیاتونہ: ۳۳ - ۲۲]	۱۹۳	[۴۷] سورة محمد
۲۸۵	[۵۴] سورة القدر	۱۹۳	[آیاتونہ: ۱ - ۱۱]
۲۸۵	[آیاتونہ: ۱ - ۲۳]	۱۹۷	[آیاتونہ: ۱۱ - ۱۹]
۲۹۰	[آیاتونہ: ۲۳ - ۴۰]	۲۰۲	[آیاتونہ: ۲۰ - ۲۸]
۲۹۵	[آیاتونہ: ۴۱ - ۵۵]	۲۰۵	[آیاتونہ: ۲۹ - ۳۸]
۲۹۹	[۵۵] سورة الرحمن	۲۰۹	[۴۸] سورة الفتح
۲۹۹	[آیاتونہ: ۱ - ۲۵]	۲۰۹	[آیاتونہ: ۱ - ۱۰]
۳۰۲	[آیاتونہ: ۲۲ - ۴۵]	۲۱۴	[آیاتونہ: ۱۱ - ۱۷]
۳۰۵	[آیاتونہ: ۴۲ - ۷۸]	۲۱۷	[آیاتونہ: ۱۸ - ۲۲]
۳۰۹	[۵۶] سورة الواقعة	۲۲۱	[آیاتونہ: ۲۷ - ۲۹]
۳۰۹	[آیاتونہ: ۱ - ۳۸]	۲۲۵	[۴۹] سورة الحجرات
۳۱۳	[آیاتونہ: ۳۹ - ۷۴]	۲۲۵	[آیاتونہ: ۱ - ۱۰]
۳۱۷	[آیاتونہ: ۷۵ - ۹۲]	۲۳۱	[آیاتونہ: ۱۱ - ۱۸]
۳۲۰	[۵۷] سورة الحديد	۲۳۲	[۵۰] سورة ق
۳۲۰	[آیاتونہ: ۱ - ۱۰]	۲۳۲	[آیاتونہ: ۱ - ۱۵]
۳۲۴	[آیاتونہ: ۱۱ - ۱۹]	۲۴۰	[آیاتونہ: ۱۲ - ۲۹]
۳۲۸	[آیاتونہ: ۲۰ - ۲۵]	۲۴۴	[آیاتونہ: ۳۰ - ۴۵]
۳۳۱	[آیاتونہ: ۲۲ - ۲۹]	۲۴۹	[۵۱] سورة الذاریات
۳۳۳	پارہ نمبر - ۲۸ [کذہم اللہ]	۲۴۹	[آیاتونہ: ۱ - ۲۳]

شمار	مضمون	شمار	مضمون
۳۸۷	[ایاتونہ: ۸ - ۱۲]	۳۳۳	[۵۸] سورۃ المجاہدہ
۳۹۰	[۶۷] سورۃ الملک	۳۳۳	[ایاتونہ: ۱ - ۲]
۳۹۰	پارہ نمبر - ۲۹ [فیراکۃ الہی]	۳۳۲	[ایاتونہ: ۷ - ۱۳]
۳۹۰	[ایاتونہ: ۱ - ۱۴]	۳۳۸	[ایاتونہ: ۱۴ - ۲۲]
۳۹۳	[ایاتونہ: ۱۵ - ۳۰]	۳۴۱	[۵۹] سورۃ الحشر
۳۹۸	[۶۸] سورۃ القلم	۳۴۱	[ایاتونہ: ۱ - ۱۰]
۳۹۸	[ایاتونہ: ۱ - ۳۳]	۳۴۵	[ایاتونہ: ۱۱ - ۱۷]
۴۰۳	[ایاتونہ: ۳۴ - ۵۲]	۳۴۸	[ایاتونہ: ۱۸ - ۲۴]
۴۰۲	[۶۹] سورۃ الطافہ	۳۴۹	[۶۰] سورۃ الممتحنہ
۴۰۲	[ایاتونہ: ۱ - ۳۷]	۳۴۹	[ایاتونہ: ۱ - ۲]
۴۱۰	[ایاتونہ: ۳۸ - ۵۲]	۳۵۵	[ایاتونہ: ۷ - ۱۳]
۴۱۳	[۷۰] سورۃ المعارج	۳۵۸	[۶۱] سورۃ الصف
۴۱۳	[ایاتونہ: ۱ - ۳۵]	۳۵۸	[ایاتونہ: ۱ - ۹]
۴۱۲	[ایاتونہ: ۳۲ - ۴۴]	۳۶۱	[ایاتونہ: ۱۰ - ۱۴]
۴۱۷	[۷۱] سورۃ نوح	۳۶۳	[۶۲] سورۃ الجمعہ
۴۱۷	[ایاتونہ: ۱ - ۲۰]	۳۶۳	[ایاتونہ: ۱ - ۸]
۴۱۹	[ایاتونہ: ۲۱ - ۲۸]	۳۶۷	[ایاتونہ: ۹ - ۱۱]
۴۲۱	[۷۲] سورۃ الجن	۳۶۹	[۶۳] سورۃ المنافقون
۴۲۱	[ایاتونہ: ۱ - ۱۹]	۳۶۹	[ایاتونہ: ۱ - ۸]
۴۲۵	[ایاتونہ: ۲۰ - ۲۸]	۳۷۲	[ایاتونہ: ۹ - ۱۱]
۴۲۷	[۷۳] سورۃ العزل	۳۷۳	[۶۴] سورۃ التغابن
۴۲۷	[ایاتونہ: ۱ - ۱۹]	۳۷۳	[ایاتونہ: ۱ - ۱۰]
۴۳۱	[ایاتونہ: ۲۰]	۳۷۵	[ایاتونہ: ۱۱ - ۱۸]
۴۳۴	[۷۴] سورۃ الممطر	۳۷۷	[۶۵] سورۃ الطلاق
۴۳۴	[ایاتونہ: ۱ - ۳۱]	۳۷۷	[ایاتونہ: ۱ - ۷]
۴۳۸	[ایاتونہ: ۳۲ - ۵۲]	۳۸۱	[ایاتونہ: ۸ - ۱۲]
۴۴۱	[۷۵] سورۃ التیامہ	۳۸۳	[۶۶] سورۃ التحریم
۴۴۱	[ایاتونہ: ۱ - ۳۰]	۳۸۳	[ایاتونہ: ۱ - ۷]

شمار	مضمون	شمار	مضمون
۴۹۵	[۸۷] سورة الغنې	۴۴۴	[آیاتونہ ۳۱ - ۴۰]
۴۹۵	[آیاتونہ ۱ - ۱۹]	۴۴۵	[۷۷] سورة الانسان
۴۹۷	[۸۸] سورة الفاتية	۴۴۵	[آیاتونہ ۱ - ۲۲]
۴۹۷	[آیاتونہ ۱ - ۲۲]	۴۵۱	[آیاتونہ ۲۲ - ۳۱]
۵۰۰	[۸۹] سورة الحجر	۴۵۳	[۷۷] سورة المرسلات
۵۰۰	[آیاتونہ ۱ - ۳۰]	۴۵۳	[آیاتونہ ۱ - ۴۰]
۵۰۴	[۹۰] سورة البلد	۴۵۷	[آیاتونہ ۴۱ - ۵۰]
۵۰۴	[آیاتونہ ۱ - ۲۰]	۴۵۸	پارہ نمبر - ۳۰ [قمر]
۵۰۷	[۹۱] سورة الشمس	۴۵۸	[۷۸] سورة النبا
۵۰۷	[آیاتونہ ۱ - ۱۵]	۴۵۸	[آیاتونہ ۱ - ۳۰]
۵۰۹	[۹۲] سورة الليل	۴۶۲	[آیاتونہ ۳۱ - ۴۰]
۵۰۹	[آیاتونہ ۱ - ۲۱]	۴۶۴	[۷۹] سورة الفذعات
۵۱۲	[۹۳] سورة الضحې	۴۶۴	[آیاتونہ ۱ - ۲۲]
۵۱۲	[آیاتونہ ۱ - ۱۱]	۴۶۹	[آیاتونہ ۲۷ - ۴۲]
۵۱۴	[۹۴] سورة لم تشرع	۴۷۲	[۸۰] سورة عبس
۵۱۴	[آیاتونہ ۱ - ۱۹]	۴۷۲	[آیاتونہ ۱ - ۴۲]
۵۱۵	[۹۵] سورة التين	۴۷۷	[۸۱] سورة التکویر
۵۱۵	[آیاتونہ ۱ - ۸]	۴۷۷	[آیاتونہ ۱ - ۲۹]
۵۱۷	[۹۶] سورة الفرا	۴۸۰	[۷۱] سورة الانطار
۵۱۷	[آیاتونہ ۱ - ۱۹]	۴۸۰	[آیاتونہ ۱ - ۱۹]
۵۱۹	[۹۷] سورة القمر	۴۸۲	[۸۳] سورة المطففين
۵۱۹	[آیاتونہ ۱ - ۵]	۴۸۲	[آیاتونہ ۱ - ۳۲]
۵۲۱	[۹۸] سورة البينة	۴۸۲	[۸۴] سورة الانشقاق
۵۲۱	[آیاتونہ ۱ - ۸]	۴۸۲	[آیاتونہ ۱ - ۲۵]
۵۲۳	[۹۹] سورة الزلزال	۴۸۹	[۸۵] سورة البروج
۵۲۴	[آیاتونہ ۱ - ۸]	۴۸۹	[آیاتونہ ۱ - ۲۲]
۵۲۵	[۱۰۰] سورة الحماديات	۴۹۲	[۸۶] سورة الطارق
۵۲۵	[آیاتونہ ۱ - ۱۱]	۴۹۲	[آیاتونہ ۱ - ۱۷]

شمار	مضمون	شمار	مضمون
۵۳۸	[۱۰۸] سورة الكوثر	۵۲۸	[۱۰۱] سورة القارعة
۵۳۸	[ایاتونہ: ۱ - ۳]	۵۲۸	[ایاتونہ: ۱ - ۱۱]
۵۳۹	[۱۰۹] سورة الكافرون	۵۳۰	[۱۰۲] سورة التكاثر
۵۳۹	[ایاتونہ: ۱ - ۲]	۵۳۰	[ایاتونہ: ۱ - ۸]
۵۴۱	[۱۱۰] سورة النصر	۵۳۲	[۱۰۳] سورة العصر
۵۴۱	[ایاتونہ: ۱ - ۳]	۵۳۲	[ایاتونہ: ۱ - ۳]
۵۴۲	[۱۱۱] سورة ابي لهب	۵۳۳	[۱۰۴] سورة الحمزة
۵۴۲	[ایاتونہ: ۱ - ۵]	۵۳۳	[ایاتونہ: ۱ - ۹]
۵۴۴	[۱۱۲] سورة الاخلاص	۵۳۴	[۱۰۵] سورة الفيل
۵۴۴	[ایاتونہ: ۱ - ۴]	۵۳۴	[ایاتونہ: ۱ - ۵]
۵۴۲	[۱۱۳] سورة الطق	۵۳۶	[۱۰۶] سورة قريش
۵۴۲	[ایاتونہ: ۱ - ۵]	۵۳۶	[ایاتونہ: ۱ - ۴]
۵۴۷	[۱۱۴] سورة الناس	۵۳۸	[۱۰۷] سورة المعاون
۵۴۷	[ایاتونہ: ۱ - ۲]	۵۳۸	[ایاتونہ: ۱ - ۷]

پارہ نمبر - ۲۳ [وَمَا لِي]

[۳۸] سورہ ص

سورہ ص مکہ کی وہی ست اوٹمان وثمانون آیہ

سورہ ص مکی دی، اوپہ دی کنبی شہر اتیا، یا اتہ اتیا آیاتونہ دی۔

[ایاتونہ: ۱-۱۴]

بسم الله الرحمن الرحيم (ص) الله اعلم بمزادِهِ بِهِ وَالْقُرْآنُ ذِي الذِّكْرِ أَمِنَ النَّبِيُّانَ أَوْ الشُّرُفَ وَخَوَابَ هَذَا
الْقَسَمِ مَخْلُوفَ أَمِنَ مَا الْأَمْرُ كَمَا قَالَ كُفَّارٌ مَكَّةَ مِنْ تَعْدَةِ الْآلِهَةِ (بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا) مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ (فِي عِزَّةٍ)
خَبِيَّةٍ وَتَكْبِيرٍ عَنِ الْإِيمَانِ (وَيُشَاقِقُ) خِلَافَ وَعْدَاوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (كَمْ) أَمِنَ عَمِيرًا (أَهْلُكُنَا مِنْ)
قَبْلِهِمْ مِنْ قُرْنٍ) أَمِنَ أَمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ الْمَاضِيَةِ (فَتَادُوا) جِئْنَا لِنُزِيلَ الْقَذَابَ بِهِمْ (وَلَا تَجِئِينَ مَنَاصِدَ) أَمِنَ لَيْسَ
الْجِئِينَ جِئْنَا فِرَارَ وَالثَّاءُ زَائِدَةٌ وَالْجُمْلَةُ خَالٍ مِنْ فَاعِلٍ نَادُوا أَمِنَ اسْتَقَالُوا وَالْخَالُ أَنْ لَا مَقَرَّبَ وَلَا غَنْجِي وَمَا
اغْتَبَرُ بِهِمْ كُفَّارٌ مَكَّةَ (وَعَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ) رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِهِمْ يُنذِرُهُمْ وَيُخَوِّفُهُمُ الْثَّارَ بَعْدَ التَّبَثِ
وَهُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَقَالَ الْكَافِرُونَ) فِيهِ وَضَعُ الظَّاهِرِ مَوْضِعَ الْمَصْمُوعِ (هَذَا سَاحِرٌ
كَذَابٌ) (أَجْعَلِ الْآلِهَةَ إِلَهًا وَاحِدًا) خَبَثٌ قَالَ لَهُمْ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمِنَ كَيْفَ يَسْعُ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ إِلَهُ وَاحِدٌ
(إِنَّ هَذَا الشَّيْءَ عَجَبٌ) أَمِنَ عَجَبٌ (وَالطَّلُقُ الْمَلَكُ مِنْهُمْ) مِنْ مَجْلِسِ اجْتِمَاعِهِمْ عِنْدَ أَبِي طَالِبٍ وَتَسْمَاعِهِمْ فِيهِ
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (أَنْ أَمْشُوا) يَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ امْشُوا (وَأَصْبِرُوا عَلَى)
أَهْلِكُمْ) أَتَيْنَا عَلَى عِبَادَتِهَا (إِنَّ هَذَا) الْمَلَكُورُ مِنَ التَّوْحِيدِ (لَشَيْءٌ عِزَّادٌ) مِتَّارًا سَمِعْنَا هَذَا فِي الْيَلَّةِ
الْآخِرَةِ) أَمِنَ يَلَّةٌ يَسَى (إِنَّ) مَا (هَذَا) الْأَخْيَلِاقِ كَذَبُ (الْأَنْوَلِ) بِخَفِيهِ الْهَمَزُ تَنْزِيلُ وَتَنْهِيلُ الثَّابِتَةُ وَإِذْخَالُ
أَلِفٍ بَيْنَهُمَا عَلَى الْوُجْهِ تَنْزِيهِ (عَلَيْهِ) عَلَى مُخْتَدِ (الَّذِينَ) أَمِنَ الْفِرَانِ (وَمِنْ يَتَنَمَّاءُ) وَلَيْسَ بِأَمْخَرْنَا وَلَا
أَشْرَفْنَا أَمِنَ لَمْ يَنْزِلْ عَلَيْهِ قَالَ تَعَالَى (بَلِ عَصَى شَكَمٍ ذُكْرِي) وَخَبِي أَمِنَ الْفِرَانِ خَبَثٌ كَذَبُوا الْجَنَابِي بِهِ
(بَلِ لَنَا) لَمْ (يَهْدُوا وَعَادَابَ) وَلَوْ ذَاوُهُ لَفَضَّلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا جَاءَ بِهِ وَلَا يَنْفَعُهُمْ
التَّصْدِيقُ جِئْنَا أَمِنَ عِنْدَهُمْ عِزَّابِينَ رَحْمَةً رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْغَالِبِ (الْوَهَّابِ) مِنَ الشُّبُوهِ وَغَيْرِهَا فَيُحْطَلُونَهَا عَنْ
شَاءُوا أَمِنَ هُمْ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا) إِنْ زَعَمُوا ذَلِكَ (فَلْيَرْكَبُوا فِي الْأَسْطَبِ) الْفَوْضَلَةُ إِلَى
السَّمَاءِ فَيَأْتُوا بِالْوَخِي فَيُخْشَوُا بِهِ مَنْ شَاءُوا وَأَمِنَ فِي الْمَوْجِبِينَ بِمَضَى هَمَزَةُ الْإِنْكَارِ (جُنْدًا) أَمِنَ لَمْ جُنْدُ
خَفِيرٍ (هَذَا لَيْكَ) فِي تَكْدِيمِهِمْ لَكَ (مَنْزُومٌ) مِلَّةٌ جُنْدُ (مِنْ الْأَحْزَابِ) مِلَّةٌ جُنْدُ أَمِنَ مِنْ جِنْسِ
الْأَحْزَابِ الْمُتَحَرِّضِينَ عَلَى الْإِنْبَاءِ فُلُكٌ وَأُولَئِكَ لَمْ يَهْزُوا وَأَهْلِكُوا فَكُنَّا نُهْلِكُ هَلَاوَةً (كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ
لُوطٍ) ثَلَاثَ قُومٍ وَغَابِرَ الْمُضَيِّ (وَعَادُوا وَفِرْعَوْنُ لُؤْلُؤًا) كَانَ يَنْدُ لِكُلِّ مَنْ يَغْضَبُ عَلَيْهِ أَرْثَمَةُ أَوْلَادٍ يَشُدُّ
إِلَيْهَا يَنْدِي وَرَجُلَانِي وَتَعْدِيَّةٌ وَتَقَرُّمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ) أَمِنَ الْفَيْضَةُ وَمِم قُومٌ صَحْبٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أُولَئِكَ الْأَحْزَابُ) (إِنْ) مَا (كُلُّ) مِنَ الْأَحْزَابِ (أَلَا كَذَّبَ الرَّسُولُ) لِأَنَّهُمْ إِذَا كُتِبُوا وَاجِبًا مِنْهُمْ لَفُذَ كُتِبُوا
جَمِيعُهُمْ لِأَن دَعْوَتَهُمْ وَاحِدَةٌ وَهِيَ دَعْوَةُ التَّوْحِيدِ (لِحَقِّ) وَجِب (عِقَابِ)

ترجمہ: شروع کوم د الله په نوم سره چې ډیر مهربانه او ډیر رحم کونکې دي، صاد، الله ددې د مراد نه ښه خبر دي، قسم دې په ذکر والای یعنی بیان والا یا شان والا قرآن باندې، جواب د قسم محذوف دي، یعنی خبره داسې نه ده څنگه چې کافران د ډیرو خدایانو منونکی دي، خو د مکې کافران په غرور او د ایمان په مقابل کې په تکبر او د محمد ﷺ په مخالفت اودشمنی کې پراته دي، او مونږ ددوی نه مخکې هم یعنی تیر شوی ډیر قومونه هلاک کړي دي، په هغوی باندې د عذاب د نازلیدو په وخت هغوی ډیرې چغې اووولې خو هغه وخت د خلاصی نه وو، یعنی هغه د تیختې وخت نه وو، او په لات کې تاء زائده ده، او جمله د نادوا د ضمیر نه حال ده، یعنی هغوی فریاد اوکړو حالانکه نه د تیختې موقع وه او نه د خلاصی، او د مکې کافرانو د هغوی نه څه عبرت حاصل نه کړو، او کافرانو ته په دې خبره باندې حیرانتیا اوشوه، چې هم په دوی کې یو کس ددوی ویرو د پاره راغلو، یعنی ددوی نه یو رسول راغلو، کوم چې د مرگ نه پس دوی د اور نه ویرو، او هغه محمد ﷺ دي، او کافرانو اووئیل چې دا خو جادوگر دي، (او) دروغون دي، په دې کې د اسم ضمیر په ځای اسم ظاهر دي، آیا دده دومره ډیرو معبودانو نه یو معبود جوړ کړو؟ واقعی دا ډیر د حیرانتیا خبره ده، دا خبره دوی هغه وخت اوکړه چې کله رسول الله ﷺ دوی ته اووئیل چې تاسو اووایئ چې د الله نه سوا بل معبود نشته، یعنی د ټول مخلوق دانتظام د پاره یو معبود څنگه کافی کیدی شي؟ ددوی سردار د ابوطالب په مجلس کې د رسول الله ﷺ نه (قولوا لا اله الا الله) اوریدلو سره د ابوطالب د مجلس نه اووتل او داثي اووئیل، چې بس تاسو په خپلو معبودانو باندې یعنی د هغوی په عبادت باندې کلک اوسېئ، یقینا ددې توحید مذکور په مطالبه کې زمونږ نه ضرور څه مطلب (غرض) دي، مونږ خو دا خبره په مخکینۍ دین یعنی د عیسیٰ ﷺ په دین کې نه وه اوریدلې، دا خود ځان نه جوړ شوي دروغ دي، آیا مونږ کې په داسې کس باندې د الله کلام نازل شوي دي؟ یعنی هغه زمونږ نه نه لوی دي او نه شرافت والا، یعنی په ده باندې د الله کلام نازل شوي نه دي، ما نزل کې د دواړو همزو تحقیق او د دویمې تسهیل، او د دواړو همزو په مینځ کې الف داخلولو سره او نه داخلولو سره، په اصل کې دا خلق خدا ذکر (وحی) نه یعنی دقرآن په باره کې شک کې دي، ځکه دوی وحی راوړونکو والا نه دروغون گنري، بلکه صحیح خبره داده چې دوی تر اوسه پورې، خدا هذاب شکلي نه دي، او چې دوی کله دې عذاب لره اوځکی، نو د نبی ﷺ ددې خبرې تصدیق به اوکړی، کومه چې هغه راوړې ده، خو هغه وخت به د تصدیق څه

فائدہ نہ وی، آیا دوی سرہ ستا د زیر دست مہربانہ رب د رحمتونو خزانی دی؟ چې بہ ہغې کښې نبوت وغیرہ ہم شامل دي، چې دا خلق نہي چا ته او غواری نو ورنې کړی او چا ته چہ او غواری نو ہغہ ته نہي ورنکړی؟ آیا بہ زمکہ او اسمان او خہ چې ددې بہ مینځ کښې دی ددوی حکومت دي؟ او کہ دوی ته ددې خبرې یقین وی، نو پکار ده چې اسمان ته رسئ او تری او اوڅیوی، او وحی دې راوړی او بہ خاص توگہ چانہ چې او غواری نو ور دې کړی، او (ام) بہ دواړہ خایونو کښې د ہمزہ انکاری بہ معنی کښې دي، دلته یعنی ستاد تکذیب بہ بارہ کښې شکست خوړونکی یو کمزوري لښکر دي، مہزوم د جند صفت دي، او من الاحزاب ہم د جند صفت دي، یعنی دا لښکر د ہغہ لښکرو د جنس نہ دي کوم چې ستانہ مخکښې د پیغمبرانو بہ مقابلہ کښې ولاړ وو، او ہغوی مغلوب او ہلاک شول، دغہ شان دوی بہ ہم ہلاک کړی شی، ددې نہ مخکښې ہم قوم نوح د قوم تانیث د معنی بہ اعتبار سرہ دي، او عادیانو او میخونو والا فرعون ہم تکذیب کړي وو، فرعون چې بہ چا ته غصہ شو نو خلور میخونہ بہ نہي تګ وهل، او دې سرہ بہ نہي دہغہ کس دواړہ لاسونہ او دواړہ خپې ترلې، او ہغہ ته بہ نہي سزا ورکولہ، او شود او قوم لوط او د ایکہ اوسیدونکو ہم (اصحب ایکہ) یعنی ځنگل والا، او ہغہ د شعیب علیہ السلام قوم وو، دا لونې لښکري وي، بہ دي لښکرو کښې یو ہم داسي نہ دي چا چې د رسولانو تکذیب نہ وي کړي، ځکہ چې کله دوی د یو رسول تکذیب او کړو نو گویا چې د ټولو رسولانو نہي تکذیب او کړو، ځکہ چې د ټولو دعوت یو وو، او ہغہ دعوت د توحید وو، نو پۀ دوی باندې سزا ثابتہ شوه.

د قیوداتو فوائد او تسہیل

قوله ص: دې ته سورۃ داؤد ہم وئیلې شی، (خازن) بہ دې کښې پنځہ قراعتونہ دی.

(۱) د جمهورو پہ نیز پہ سکون سرہ، یعنی صاد. (۲) ضمه بغیر د تنوین نہ، صاد (۳)

کسرہ بغیر د تنوین صاد (۴) کسرہ مع التنوین صاد.

ضمہ بغیر د تنوین پہ صورت کښې د مبتدا محذوف خبر دي، **أفـ** ہذا صاد پہ دې صورت کښې بہ ص د سورت نوم شی، او د علمیت او تانیث د وجہ نہ بہ غیر منصرف وی، چا چې مفتوح بغیر د تنوین نہ وئیلې دي د ہغې درې صورتونہ کیدي شی.

(۱) مبنی بر فتحہ، تخفیفاً لکہ کیف واین، (۲) جر تقدیری سرہ، د حرف قسم مقدر کیدو د وجہ نہ، (۳) نصب د فعل مقدر د وجہ نہ، یا د حرف قسم د حذف کیدو د وجہ نہ (جمل ملخصاً).

قوله والقرآن: واؤ جارہ قسمیہ دي، القرآن مقسم بہ دي، بہ جواب قسم کښې څو وجوہ دي،

① کہ اهلکنا من اللہ جواب قسم دي، بہ اصل کښې لکم اهلکنا وو، لام د فصل کثیر د

وچي نه حذف ڪري شو، ڇنگه چي په سورة شمس ڪنبي د قد اقلح جواب قسم نه لام حذف ڪري شو

⑦ جواب قسم ان ڪل الا ڪذب الرسل دي. ⑧ جواب قسم محذوف دي او هغه لفظ جاء ڪم الحق وغيره دي، او ابن عطيه وٽيلي دي چي جواب قسم ما الامر ڪما لا يعون محذوف دي. علامه محلي ما الامر ڪما قال ڪفار مڪه من تعدد الاله قسم محذوف ڪنرلي دي، او زمحشري انه لعمرو مقدر ڪنرلي دي، او شيخ انڪ لمن المرسلين مقدر ڪنرلي دي، چي دا د لئس والقرآن الحكم انڪ لمن المرسلين نظير دي، (جمل ملخصاً)

قوله: أي كثيرون، په دي ڪنبي ٽي اشاره او ڪره چي ڪم خبريه ده، ڪوم چي د اهلڪنا مفعول دي، (من قرن، ددي تمير دي.

قوله: ولات حين مناص: د لات د تاء په رسم الخط ڪنبي اختلاف دي، بعضي حضراتو مفصلاً اوڀري ”ت“ په شڪل ڪنبي ليڪلي دي، ڇنگه چي دي نسخه ڪنبي دي، او بعضو (ت) حين سره يو ڄاڻي ڪولو سره ليڪلي ده، اُي لاهين مناص، او ددي اختلاف مدار په وقف باندې دي، بعضي حضرات په ”ت“ باندې وقف ڪوي، نو هغوي ”ت“ په اوڀر شڪل ڪنبي ليڪي، او بعضي حضرات په لا باندې عطف ڪوي.

قوله: مناص: (ت) نه مصدر ميمي دي، تختيدل، پناه اخستل، اسم ظرف هم دي، ڄاڻي ڊپناه، ڄاڻي د تختيدو، ددي معني ده لئس الحين حين فراواتاء زانده ده او جمله دنادو د فاعل نه حال دي، مطلب دادې چي د پيغمبرانو مڪڙينو ڊيري چفي اووهلي خو هغوي ته د تيختي ڄاڻي حاصل نه شو، او نه ورته د خلاصيدو ڄاڻي، خو د مڪي ڪافرانو ددي حالت نه هم عبرت حاصل نڪرو،

قوله: أي ليس الحين: په دي عبارت سره علامه محلي په لات ڪنبي د سيبويه او د خليل مذهب مختار ته اشاره ڪري ده، هغه دا چي په لات ڪنبي لا په معني د ليس دي، او ددي اسم او خبر محذوف دي، او هغه اسم او خبر لفظ د حين دي، تقديري عبارت داسي دي، لئس الحين حين مناص، اولني حين اسم دي، اودويم خبر، او په لات ڪنبي ”ت“ د تاڪيد د نفی د پارہ زیاتہ ڪري شوې ده.

قوله: فيه وضع الظاهر موضع المصمر: د قباح د زياتوالي د پارہ د اسم ضمير په ڄاڻي اسم ظاهر استعمال شوې دي يعني د قالوا په ڄاڻي ٽي قال الكافرون وٽيلي دي.

قوله: عجاب: لوي عجيبه ڄي، د مبالغې صيغه، داسي عجيبه ڄي هغه د يقين ڪولو قابل نه وي

قوله: اَنْ اَمْشُوا: پە دې کښې اُن تفسیریه دې، څنگه چې مفسر علام اشاره کړې ده.

قوله: اِنْ هَذَا شَيْءٌ يَرَاهُ: دا د اصبروا علی آلهتکم علت دې.

قوله: بَلْ هُمْ فِى شَكٍّ: دا د مقدر نه عراض دې، تقدیری عبارت داسې دې، اِنْ کَرِهَ لَذَکْرِىٰ لِسِ عَنِ عَمَلٍ هُمۡ فِىْ هَکَ مَنه.

قوله: بَلْ لَمَّا يَبْذُوقُوا عَذَابَ: آی عذابی، د شک سبب بیانولو د پاره اضراب انتقالی دې، یعنی ددوی د شک سبب دادې چې دې خلقو اوسه پورې څما د عذاب مزه څکلی نه ده، لَوْ ذَلَّلُوا الصِّدِّقَ وَالنَّبِيَّ ﷺ

قوله: لَمَّا: پە لم سره نې اشاره او کړه، چې لَمَّا په معنی د لم دې.

قوله: فَلْيَرْتَقُوا فِى الْاَسْبَابِ: فاء د شرط مقدر په جواب کښې واقع ده، څنگه چې مفسر علام تقدیری عبارت راوڅکلو سره اشاره کړې ده، آی اِنْ رَعَوْا ذٰلِكَ فَلْيَرْجِعُوْا فِى الْاَسْمَانِ.

قوله: آی هرجند: پە دې کښې دې خبرې ته اشاره ده چې جند د مبتدا محذوف خبر دې، او تنوین دتقلیل او دتحقیر د پاره دې، او ما د قلت د تاکید د پاره ده،

قوله: هُنَالِكَ: دجند یا د مهزوم ظرف دې او مهزوم په معنی د مغلوب او مقهور دې، مطلب دادې چې قریش د رسولانو خلاف جماعت جوړونکې یو معمولی او لږ جماعت دې، چې ډیر زړه شکست او خوری،

قوله: صفة جند: أيضاً: دلته د جند درې صفات بیان کړې شوی دی، اولنې صفت ما، دویم صفت مهزوم، دریم من الأحزاب

قوله: اولئك الأحزاب: دا دطوائف مذکوره نه بدل دې.

قوله: لَأَنَّهُمُ الْغَوَّاهُ: دا د یو سوال مقدر جواب دې، سوال دادې چې اِنْ کُلُّ الْاَكْذَابِ الرُّسُلِ وَلِیْ اَوْ ثَلَاثِیُّ شَوْ، باوجود ددې چې هریو قوم صرف د یو رسول تکذیب کړې دې؟ جواب دادې چې چونکه د ټولو پیغمبرانو او رسولانو اصول د دین او د دعوت هم یو وو لهدا د یو رسول تکذیب د ټولو رسولانو تکذیب شمیرلې شی.

[ایاتوله: ۱۵-۳۶]

(وَمَا يَنْظُرُ نَحْنُ (هَؤُلَاءِ) اِنْ كُنَّا نَكْفُرُ (الْاَصْفَةَ وَاجِدًا) مِنْ لَفْظَةِ الْيَمَانَةِ فَجَزَّ بِهِمُ الْعَذَابُ (مَا هَآئِینَ لَوَا) يَفْتَحُ الْمَاءَ وَحَمَهَا رُجُوعٌ (وَكُلُّوْا) لَمَّا نَزَلَ (فَأَمَّا مَنْ أُوْثِقَ كِتَابُهُ بِوَيْدِهِ) اِنْ رَسَمًا عَمِلَ لَنَا فَعَلْنَا) اِنْ حَبْتِ اَغْنَانَا (فَبَلَّ يَوْمَ الْحِسَابِ) قَالُوْا ذٰلِكَ اِسْمُهُ قَالِ تَعَالٰى (اَصُوْرُ عَلٰى مَا يَكُوْنُوْنَ) وَادْكُرْ عَهْدَنَا دَاوُدَ ذَا الَّذِيْ اٰتَيْنَاكَ فِى الْيَمَانَةِ كَانَ يَعْصُوْمُ يَوْمًا وَنُظِرَ يَوْمًا وَنُظِمَ يَوْمًا يَصِفُ الثَّلْثَ وَنَمَّامٌ لِّلَّهِ وَنُظِمَ سُدُّهُ (اِنَّهٗ

أَوَابٍ رِجَاجٌ إِلَىٰ مَرْحَاةِ اللَّهِ (إِلَّا مَعَرَّكُنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَيِّرُ) بِسَبْحِهِ (بِالْعَشِيِّ) وَلَت صَلَاةُ الْبُشَاةِ (وَالْإِشْرَاقِ) وَلَت صَلَاةُ الضُّحَىٰ وَلَهُوَ أَنْ تُشْرِقَ الشَّمْسُ وَتَقْتَضِيَ ضَوْؤَهَا (وَسَحَرًا) (الطَّيْرُ مَحْشُورَةٌ) مَخْضُوعَةٌ إِلَيْهِ لَسْتَحَ مَعَهُ (كُلُّ) مِنَ الْجِبَالِ وَالطَّيْرِ (لَهُ أَوَابٍ) رِجَاجٌ إِلَىٰ طَاعَتِهِ بِالنَّصِيحِ (وَوَسَدْنَا مُلْكَهُ) لِقُنَاتِهِ بِالْحَزَنِ وَالْجُنُودِ وَكَانَ يَخْرُسُ بِمِغْرَابِهِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ ثَلَاثُونَ أَلْفَ رِجْلٍ (وَأَتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ) الثَّبُوتَ وَالْإِسَابَةَ فِي الْأُمُورِ (وَفَصَّلَ الْخُطَابَ) الْبَيَانَ السَّافِيَ فِي كُلِّ قَصْدٍ (وَهَلْ) مَعْنَى الْإِسْطِفَاحِ هُنَا التَّغْيِيبُ وَالتَّشْوِيقُ إِلَىٰ اسْتِمَاعِ مَا بَعْدَهُ (أَتَاكَ) يَا مُحَمَّدُ (تَبَا لِمَنْ خَصِمُوا لِقَوْمِ الْيَحْرَابِ) بِمِغْرَابِ دَاوُدَ أَيْ مَسْجِدِهِ خَيْثُ تَمَعُوا الدُّخُولَ عَلَيْهِ مِنَ النَّابِ لِشَغْلِهِ بِالْمَبَادَةِ أَيْ خَبَرَهُمْ وَفَضَّحَهُمْ (أَدْخَلُوا عَلَىٰ دَاوُدَ فَقَفَرَ مِنْهُمْ قَالُوا لَا تَخَفْ) نَحْنُ (رَحْمَتَانِ) قِيلَ لِقِيَانِ لِيُطَاقَ مَا قَبْلَهُ مِنْ ضَمِيرِ الْخُفْعِ وَقِيلَ الثَّانِي وَالضَّمِيرُ بِمَعْنَاهُمَا وَالْخُفْعُ يُطْلَقُ عَلَىٰ الْوَاحِدِ وَالْخُفْرُ وَلَهُمَا مُلْكَانِ جَاءَا فِي صُورَةِ خُفْعَتَيْنِ وَقَعَ لَهُمَا مَا ذَكَرَ هُنَا عَلَىٰ سَبِيلِ الْفَرَضِ لِإِنِّيهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَىٰ مَا وَقَعَ مِنْهُ وَكَانَ لَهُ بِنِعِ وَيَسْعُونَ امْرَأَةً وَطَلَبَ امْرَأَةً فَخَصَّ لَهَا غَيْرَهَا وَتَزَوَّجَهَا وَدَخَلَ بِهَا (بَعْضُ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَأَحْكُمْنَا بَيْنَهُمَا بِالْحَقِّ وَلَا تَشْتَطِطْ) تَجَزَّ (وَاهِدَانِ) أَرِيدْنَا (إِلَىٰ سَوَاءِ الْبِرَاطِ) وَسَطِ الطَّرِيقِ الصَّوَابِ (إِنَّ هَذَا أَجْمَلُ) أَيْ عَلَىٰ بَيْتِ (لَهُ تَسْمَعُونَ نَجْعَةً) يَمُرُّ بِهَا عَنْ الْمَرْأَةِ (وَلَىٰ نَجْعَةٍ وَاحِدَةً فَقَالَ أَكْفَلِيْنِيهَا) أَيْ اجْعَلْنِي كَافِلَهَا (وَعَزَّنِي) غَلَّبَنِي (فِي الْخُطَابِ) أَيْ الْجِدَالِ وَالْقُرَى الْأَخْرَىٰ عَلَىٰ ذَلِكَ (قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَجْعَتِكَ) لِيَضْمَنَهَا (إِلَىٰ نِعَاجِهِ وَإِنْ كَثِيرًا مِنْ الْخُلَطَاءِ) الشُّرَكَاءِ (لِيُبَيِّنَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ) مَا يَتَأَكَّدُ الْفَقْلُ فَقَالَ الْمَلَائِكَةُ صَاعِدَتَيْنِ فِي صُورَتِهِمَا إِلَىٰ السَّمَاءِ قَضَىٰ الرَّجُلُ عَلَىٰ نَفْسِهِ فَسَبَّحَ دَاوُدَ قَالَ تَعَالَى (وَكُلُّ) أَيْ أَتَمَّنَ (دَاوُدَ) أَتَمَّنَا قَتْلَاهُ أَوْفَعْنَاهُ فِي فِتْنَةٍ أَيْ بَلَّيْتُ بِمُخَيَّبَتِكَ الْمَرْأَةَ (فَاسْتَغْفِرْهُ وَعَرَّاكُمَا) أَيْ سَاجِدًا (وَأَنَابَ) (فَقَفَرْنَا لَهُ ذَلِكَ وَإِنْ لَهُ عِنْدَنَا لَوْلَىٰ) أَيْ زِيَادَةٌ خَيْرٌ فِي الدُّنْيَا (وَحُسْنُ مَآبٍ) مَزْجَعٌ فِي الْآخِرَةِ (يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ) تَدَبَّرْ أَمْرَ النَّاسِ (فَأَحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ) أَيْ هَوَى النَّفْسِ (فَيُجْلِكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ) أَيْ عَنْ هَذَلِ الدَّلَائِلِ الدَّالَّةِ عَلَىٰ تَوْحِيدِهِ (إِنَّ الَّذِينَ يُجَالُونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ) أَيْ عَنْ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ (هُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ يَجَاسُوا) يَسْتَايِهِنَ (يَوْمَ الْحِسَابِ) الْفَرْتَبُ عَلَيْهِ تَزَكُّهُمْ الْإِيمَانُ وَلَوْ أَنْفَلُوا بِزَمَنِ الْحِسَابِ لَأَنْفَلُوا فِي الدُّنْيَا

توجہ دوی یعنی د مکی کافران انتظار نہ کوی مگر دیوی چنی، او ہفہ بہہ د قیامت شپلی وی، چہ بہ دوی باندہ بہ عذاب نازل کری، او دہ شپلی د پارہ بہ توق نہ وی، فواق د فاء بہ فتحی او ضعی سرہ، چہ کلہ آیت: **فَلَمَّا سَمِیَ لَیْلَہُ بَعَثَہُ نَازِلٌ شَوْنِ دَوٰی اَوُوْیْل** چہ ای زمونہ پروردگارہ تہ زمونہ حصہ یعنی اعمال نامہ د حساب د ورعی نہ مخکنی بہ دنیا کنہی مونہ تہ راکرہ، دا خبرہ ہفوی د توق بہ توگہ کری وہ، اللہ تعالیٰ او فرمائیل تاسو ددوی بہ خبرو باندہ صبر کوئی، او زمونہ بندہ داود علیہ السلام یاد کرہ چہ بہ عبادت کنہی دیر قوی

وو، یو ورځ به نې روژه وه او بله ورځ کوژه، نیمې شپې پورې به نې قیام کولو او د شپې په دریمه حصه کېنې به اوده کیدو او بیا به نې د شپې د شپږمې حصې قیام کولو، یقیناً هغه د الله د رضا طرف ته ډیر رجوع کونکې وو، مونږ غږونه د هغه تابع کړی وو، چې هغه سره د ماښام په وخت یعنی د عشاء (ماسخوتن د مونږ په وخت او د اشراف یعنی د اشراف د مونږ په وخت او هغه دا چې نمر بنه روښانه شی او د هغې رنځر آخری حد ته اورسی تسبیح به نې وئیل، او مرغی مو د هغه تابع کړې وې هغه سره به جمع کیدلې او ټولو به هغه سره تسبیح وئیل، او غږونه او مرغی ټول په ټول په تسبیح وئیلو کېنې د هغه د حکم تابعدار وو، او مونږ د هغه حکومت ته د څوکیدرانو او لښکرو په ذریعه قوت ورکړې وو، د هغوی د محراب به هره ورځ دیرش زره محافظینو نگرانی کوله، او مونږ هغه ته حکمت یعنی نبوت او په معاملاتو کېنې د صحیح رائي قدرت ورکړې وو، او یو فیصله کوونکې (خطاب) یعنی په مقصد کېنې پورا بیان مو ورکړې وو، هل د استفهام په معنی کېنې دې، او دلته د تعجب د پاره دې، مخکېنې کلام په شوق سره د اوریدو د پاره دې او آیات ته اې محمد ﷺ د دوه جگړه کونکو خبر ملاو شوې دې، چې کله هغوی د داود ﷺ محراب یعنی عبادت خانې دیوال نه واریدل او عبادت خانې ته راغلل، چې کله د داود ﷺ خواله په دروازه باندې د تلو نه منع کړې شو، د حضرت داود ﷺ په عبادت کېنې د مشغولیدو د وجې نه، آیا تاسو ته د هغوی د قصې خبر راغلې دې، چې کله دوی داود ﷺ ته اورسیدل نو هغه دوی نه اویریدو، راتلونکو او وئیل پرېه مه، مونږ دواړه د مقدسې فریقان یو، او وئیلې شوې دی چې د خصمان نه مراد فریقان دې، چې د تَسَوَا د ضمیر مطابق شی، او وئیلې شوې دی چې د تشنې په معنی کېنې دې، او د خصم اطلاق په یو او د یو نه په زیات باندې کیږی، او هغه دواړه فرشتې وې، چې د مدعی او د مدعی علیه په شکل کېنې راغلې وې، او چې څه ذکر شو دا ددوی د پاره علی سبیل الفرض په قرآن کېنې واقع شوې دی، چې داود ﷺ په دې خطا باندې خبردار شی، کومه چې د هغه نه شوې وه، او د داود ﷺ یو کم سل ښځې وې، او د یو داسې کس ښځه نې هم او غوښتله، چې هغه سره ددې نه علاوه بله ښځه نه وه، او د هغې سره داود (ع) نکاح کولو نه پس یو خانې والې هم کړې وو، په مونږ کېنې یو په بل باندې زیاتې کړې دې، نو تاسو زمونږ په مینځ کېنې فیصله او کړئ، او ناانصافی مه کوئ او مونږ ته نیغه لار او ښایي، یعنی مینځنئ لاره، نو واوره دا غماورور یعنی دینی روړ دې، ده سره یو کم سل چیلئ دی ښځه نه نې په چیلئ سره تعبیر او کړو، او دې په خبرو یعنی بحث او مباحثه کېنې په ما باندې غالبه شوې ده، او دویم فریق (مدعی علیه) ددې اقرار هم او کړو، نو هغوی او فرما ئیل دده په خپلو خپلو کېنې ستا د چیلئ یو ځای کولو سوال کول بې شکه په تاباندې ظلم دې، او بې شکه اکثر شریکان هم داسې وی، چې په یو بل باندې ظلم

کوی، سوا د هغه نه چې ایمان ئې راوړې وی، او چا چې نیک عملونو او کړل، او داسې خلق ډیر کم دی، "ما" د تاکید د قلت د پارہ ده، نو دغه دواړه فرشتې په خپل اصلی شکل کښې اسمان طرف ته اوښتلې، او دا ئې اوښتل چې دې کس خو پخپله په خپل ځان باندې د ځان خلاف فیصله اوکړه، نو هغه وخت دواړه عليه السلام ته پته اولگیده، او پوهه شو، الله تعالی او فرمائیل، او داود ته یقین اوشو چې مونږ د هغه نه امتحان واخستلو، یعنی هغه مو په امتحان کښې اچولې دې، په داسې طریقه چې هغه مو ددې ښځې د محبت په فتنه کښې مبتلا کړو، بیا ئې خپل رب ته استغفار شروع کړو او په سجده کښې پریوتلو، او خپل مولی طرف ته ئې رجوع اوکړه، نو مونږ هم د هغه گناه معاف کړه، یقینا هغه غمونږ په نیز باندې اوچتې مرتبې والا دې، یعنی په دنیا کښې ډیرې نیکو والا دې، او په آخرت کښې ښه ځایونو والا دې، او اې دواړه مونږ ته په ژمکه باندې خلیفه جوړ کړې د دې د پارہ چې ته د خلقو د معاملاتو تدبیر کړه، ته د خلقو په مینځ کښې په حق سره فیصله کوه، او د خواشاتو تابعدارۍ مه کوه، یعنی د نفسانی خواشاتو گټې هغه به تالره د الله د لارې نه یعنی د هغه د دلائلو نه کوم چې د هغه په توحید باندې دلالت کوی، واورو، یقینا کوم خلق چې د الله د لارې نه یعنی دایمان نه واورې، نو د هغوی د پارہ سخت عذاب دې، د دوی آخرت د ورځې لره د هیږولو د وجې نه، چې په کومه هیره باندې د دوی د ترک ایمان مرتب شو، که دې خلقو په ورځ د آخرت باندې یقین کړې وونو په دنیا کښې به ئې ایمان راوړې وو،

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: فواق: د فاء په فتحې او ضمې سره، اى الرجوع، دا اسم فعل دې، ددې جمع **أَفَاقَة** وأَفَاقَة ده، د پيو دوه څلو لوشلو کښې مینځنې وقفه، يو ځل لوشلو نه پس بچې د پښ څکلو د پارہ پریښودلې شی، د بچې څکلو سره د خناور په تنو کښې دوباره پښ راځی، نو لوشلو والا بچې اخوا کړی او پې اولوشی، ددې مینځنې وقفې ته فواق وئیلې شی (قاموس) دلته مراد سکون او وقفه ده، یا رجوع مراد ده، څنگه چې محلې مراد اخستې ده، یعنی د قیامت شپیلې به بغیر د وقفې نه په تسلسل سره وی.

قوله: مالها: مانافیه ده، او لها خبر مقدم دې، من زانده دې او فواق مجرور لفظا، د ما اسم یا د مبتدا مؤخر کیدو د وجې نه محلا مرفوع دې، جمله مالها من فواق، د صیحه صفت کیدو د وجې نه د نصب په محل کښې دې

قوله: ذالاین: اهدد بیع په وزن باندې، د آذکیننه مصدر مفرد دې، إذا هو ولعدد ا د ید جمع نه ده.

قوله: إنه أواب: داد داود عليه السلام په دین کښې د قوی کیدو علت دې.

قوله: یسبحنہا د الجبال نہ حال دے۔

قوله: والطیر محشورۃ: پہ الجبال باندے د عطف کیدو د وجہ نہ منصوب دے، او بعضو مبتدا خبر کیدو د وجہ نہ فروع و ثیلے دے۔

قوله: کل لہ اواب: د "لہ" مرجع داود علیہ السلام دے، خنگہ چہ د مفسر علام د عبارت نہ معلومیری، پہ دے صورت کنہی بہ مطلب داوی چہ غرونہ او مرغیٰ پہ تسبیح و ثیلو کنہی د دواو علیہ السلام حکم تابع وو، د داود علیہ السلام د تسبیح و ثیلو د وجہ نہ، چہ بہ کلمہ داود علیہ السلام دوی تہ د تسبیح و ثیلو حکم اوکرو نو دوی بہ د داود علیہ السلام سرہ پہ تسبیح کنہی مصروف شول، پہ دے صورت کنہی بہ د اواب معنی مسیح وی، دویم صورت دا چہ د "لہ" مرجع اللہ تعالیٰ اوگر خولے شی نو پہ دے صورت کنہی بہ مطلب داوی چہ داود علیہ السلام غرونہ او مرغیٰ د اللہ تعالیٰ طرف تہ رجوع کونکی او تسبیح و یونکی وو، د علامہ محلّی د عبارت نہ معلومیری چہ "لہ" د اواب صلہ دہ، دا جملہ مستانفہ دہ د ماسبق مضمون تاکید او د اجمال د تفصیل د پارہ راوڑے شوی دے۔

قوله: بالحرس: د حاء پہ ضمیٰ او د راء پہ فتحیٰ سرہ، د حارس جمع دہ، او د دواو و فتحو سرہ، حرس پہ وزن خدم، پہ معنی د خادمان، نوکران۔

قوله: هل أُنَاك: هل استفہامیہ تعجیبیہ دے، یعنی مخاطب پہ حیرانتیا کنہی اچولو د پارہ یا د راوان کلام تہ د شوق پیدا کولو د پارہ، دا داسی دہ چہ کلمہ یو عجیبہ خبر اورول وی نو د مخاطب د متوجہ کولو د پارہ و ثیلے شی، هل قلم؟ ما وقع الیوم؟ پښتو کنہی داسی و ثیلے شی: تاتہ پتہ شتہ؟ نن داسی چل شوی دے۔

قوله: تسروا: ماضی جمع مذکر غائب، هغوی د دیوال نہ راو او ریدل، دیوال پار کولو سرہ داخل شول، اذ تسروا د مضاف محذوف ظرف دے، تقدیری عبارت دادے هل أُنَاك محاصر المحصر اذ تسروا۔

قوله: اذ دخلوا: دا د اول (اِذ) نہ بدل دے، او د تسروا نہ ہم بدل کیدی شی۔

قوله: غیر هم وقتہم: دا د نبیٰ تفسیر دے،

قوله: قبل فریقان لیطابق ما قبلہ: دا د یو سوال مقدر جواب دے،

سوال دادے چہ تسروا د جمع صیغہ استعمال شوی دہ، او خصمان تشنیہ دہ، پہ دواو کنہی مطابقت نشتہ، حالانکہ د دواو مصداق یو دے؟

د جواب حاصل دادے چہ د خصمان نہ مراد فریقان دے، او هر فریق پہ ډیرو افرادو باندے مشتمل دے، خکہ دے تہ فریق وائی، لہذا پہ دواو کنہی مخالفت نشتہ،

دویم جواب دا ورکړې شوې دې چې خصم مصدر هم دې ځکه ددې اطلاق په واحد، تشبیه او په جمع ټولو باندې کیږي.

قوله: وقيل اثنان والغیر بمعناها: دا د مذکورہ اعتراض دریم جواب دې چې د هغې خلاصه دا ده چې دیوال باندې راوړیدونکی هم دوه وو، خو په تسورو کېنې د جمع نه مراد مافوق الواحد دې، چې د هغې اطلاق په دوو هم کیدې شی.

قوله: وقم لهم ما ذکر علی سبیل الغرض: د مفسر علام مقصد ددې عبارت نه د یو اعتراض جواب ورکول دی.

اعتراض: دوه فرشتې په دې مسئله کېنې د مدعی او مدعا علیه په شکل کېنې راغلې، او هغوی د داود عليه السلام په عدالت کېنې داسې مقدمه پیش کړه چې د هغې د سره وجود هم نه وو، کومه چې په دروغو باندې مشتمل وه، حالانکه فرشتې معصوم دی، او دهغوی نه د معصیت صدور نشی کیدلې؟

جواب: د جواب خلاصه دا ده چې دروغ او گناه هغه وخت وی چې کله په حقیقت کېنې د یوې واقعې خبر ورکول مقصود وی دلته د خبردارې د پارہ د یو فرضی صورت تصور کړې شوې دې، په دې کېنې د خلاف واقع او دروغو هیڅ سوال نه پیدا کیږي، دا داسې ده لکه چې استاد د ماشومانو د پوهه کولو د پارہ اوواښی، ضرب زید عمره لوهتری بکړدله حالانکه دلته نه ضرب شته، او نه شرا، دلته هم داود عليه السلام ته تعریض کول مقصود وو نه چې بیان د واقعې.

قوله: وأقره الآخر: ددې عبارت د اضافي مقصد د یو سوال جواب ورکول دی سوال دادې چې داود عليه السلام د مدعی علیه بیان اوریدلو نه بغیر او د گواهانو د گواهي نه بغیر څنگه یو طرفه فیصله اوکړه؟

جواب: د جواب حاصل دادې چې داسې معلومیږي چې مدعی علیه د مدعی دعوی تسلیم کړې وه، او چې مدعی علیه د مدعی دعوی تسلیم کړی نو بیا نه د گواهانو ضرورت راځي. او نه د صفاین د بیان.

قوله: قلیل ما هم: قلیل خبر مقدم دې، (ما، د قلت د تاکید د پارہ زیات شوې دې، "هم" مبتداً مؤخره.

قوله: زلفی: درجه، مرتبه، زلفی په وزن د قری، مصدر دې.

[ایاتونہ: ۲۷-۴۰]

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ غَنَا ذَٰلِكَ مَا دُخِرَ لَا يَشْرِي ۚ أَطَنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ مِنْ
 أَهْلِ مَكَّةَ ۖ (فویل) واد للذين كفروا من الناس ۖ أَمْ يُجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي
 الْأَرْضِ ۖ أَمْ يُجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ ۖ نَزَلَ لَنَا قُلْ كَذَّابٌ مُكَّةَ لِلْمُؤْمِنِينَ إِنَّا نُعْطِي فِي الْآخِرَةِ مِثْلَ مَا نَعْطُونَ ۖ وَأَمْ
 بِمَعْنَى هَمزة الإنكار (كِتَاب) خَيْر مِمَّا مَخْلُوفَ أَيْ هَذَا (الزَّلَٰةُ إِلَيْكَ مِبَٰرَكٌ لِّدَعْوَانَا ۖ أَصْلَهُ يَنْدَبُوا
 أَذْغَمَتِ النَّاءُ فِي الدَّالِ (آيَاتِهِ) يَنْظُرُوا فِي مَعَانِيهَا فَيُلْمِنُوا (وَلِيَسْتَدْكُرَ) يَنْعَظُ (أُولَٰئِكَ الْأَتَابُ) أَصْحَابُ
 الْغُفُولِ (وَوَهَبْنَا لِذَوِّ السَّلَامَةِ) أَنَّهُ (يَعْمَرُ الْعَبْدُ) أَيْ سَلِيمَانُ (إِلَهُ أَوَّابٍ) رَجَاعٌ فِي الشَّيْخِ وَالذَّكْرِ فِي
 جَمِيعِ الْأَوْقَاتِ (إِذْ عَرَضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ) هُوَ مَا بَعْدَ الزَّوَالِ (الصَّافِيَاتِ) الْخَيْلُ جَمْعُ صَافِيَةٍ وَهِيَ الْقَائِمَةُ
 عَلَى ثَلَاثِ وَاقِفَةٍ الْأُخْرَى عَلَى طَرَفِ الْعَابِرِ وَهُوَ مِنْ صَفَرٍ يَصْفَرُ صُفْرًا (الْحَيَّادُ) جَمْعُ حَيَّادٍ وَهُوَ الشَّابِقُ
 الْمَعْنَى أَنَّهُ إِذَا اسْتَوْقِفَتْ سَكَنَتْ وَإِنْ رَكَعَتْ سَبَقَتْ وَكَانَتْ أَلْفُ فَرَسٍ غَرَضَتْ عَلَيْهِ بَعْدَ أَنْ صَلَّى الظُّهْرَ
 لِإِرَادَتِهِ الْجِهَادَ عَلَيْهِ لِقُدُوءِ بَلَوِّ الْغَرَضِ مِنْهَا تَسْعِمَانَةٌ غَرِثُ الشَّمْسِ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الْغَضْرُ فَاعْصَمَ
 (فَقَالَ إِلَى أَجْبِيَّتِ) أَيْ ارْزُقْ (حُبَّ الْحَبْرِ) أَيْ الْخَيْلُ (عَنْ ذِكْرِي) أَيْ صَلَاةُ الْغَضْرِ (حَتَّى تَوَارَتْ) أَيْ
 الشَّمْسُ (بِالْحِجَابِ) أَيْ اسْتَرَتْ بِمَا يَخْجِيهَا عَنْ الْأَبْصَارِ (رُدُّوْهَا عَلَيَّ) أَيْ الْخَيْلُ الْمَفْرُوضَةُ فَرَدُّوْهَا
 (فَطَفِقَ مَسْحًا) بِالْشِّفِّ (بِالسُّوقِ) جَمْعُ سَاقٍ (وَالْأَعْتَاقِ) أَيْ ذَنْبِهَا وَقَطَعَ أَرْجُلَهَا تَقَرُّبًا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى
 خَيْثُ اشْتَغَلَ بِهَا عَنْ الصَّلَاةِ وَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا فَعَوَّضَهُ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا وَأَسْرَعَ وَهِيَ الرِّيحُ تَخْرِى بِأَمْرِ كَيْفَ
 شَاءَ (وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ) ابْتِلَاؤُهُ بِسَلْبِ مُلْكِهِ وَذَلِكَ لِتَرْجُوهِ بِأَمْرٍ أَوْهَا وَكَانَتْ تَعْبُدُ الصُّنَمَ فِي دَارِهِ مِنْ
 غَيْرِ عِلْمِهِ وَكَانَ مُلْكُهُ فِي خَتَمِهِ فَتَرَعَهُ مَرَّةً عِنْدَ إِرَادَةِ الْخَلَاءِ وَوَضَعَهُ عِنْدَ امْرَأَتِهِ الْمُسَمَّاءَ بِالْأَيْمَةِ عَلَى
 غَاذِهِ فَجَاءَهَا جَنِّيٌّ فِي صُورَةِ سُلَيْمَانَ فَآخَذَهُ مِنْهَا (وَالْقَيْنَا عَلَى كُرْسِيِّهِ جَسَدًا) هُوَ ذَلِكَ الْجَنِّيُّ وَهُوَ صَخْرٌ
 أَوْ غَيْرُهُ جَلَسَ عَلَى كُرْسِيِّ سُلَيْمَانَ وَعَكَفَتْ عَلَيْهِ الطَّيْرُ وَغَيْرُهَا فَخَرَجَ سُلَيْمَانُ فِي غَيْرِ هَيْئَتِهِ فَرَأَاهُ عَلَى
 كُرْسِيِّهِ وَقَالَ لِبَاسِ أَنَا سُلَيْمَانُ فَاتَّكَبَرُوا (أَمَّا أَتَابَ) رَجَعَ سُلَيْمَانُ إِلَى مُلْكِهِ بَعْدَ أَيَّامٍ بَانَ وَصَلَ إِلَى الْخَتَمِ
 فَلَبَسَهُ وَجَلَسَ عَلَى كُرْسِيِّهِ (قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْفُسِي) لَا يَكُونُ (لِأَخِيهِ مِنْ بَعْدِي) أَيْ سِوَايَ
 نَحْوُ (فَمَنْ يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِي) أَيْ سِوَايَ اللَّهِ (إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ) فَصَوَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُغَاءً لَكِنَّةً
 (حَيْثُ أَصَابَ) أَرَادَ (وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَتَاءً) بَنِي الْأَنْبِيَةِ الْعَجَبَةِ (وَعَوَّاسُ) هِيَ الْبَخْرُ يَنْشَخِرُ اللَّوْلُو
 (وَأَخْرَجَ) مِنْهُمْ (مُعْتَرِينَ) مَشْدُودِينَ (فِي الْأَصْفَادِ) الْفُيُودُ يَجْمَعُ أَيْدِيَهُمْ إِلَى أَعْنَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُ (هَٰذَا
 عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ) أَعْطِ مِنْهُ مَنْ شِئْتَ (أَوْ أَمْسِكْ) عَنِ الْإِعْطَاءِ (بِغَيْرِ حِسَابٍ) أَيْ لَا حِسَابَ عَلَيْكَ فِي
 ذَٰلِكَ (وَإِنَّ لَهُ عِنْدَ الرَّبِّ لَوْحًا وَحْسَنَ مَآبٍ) نَقْدَمُ مِنْهُ

ترجمہ: او مونہ اسمانونو او زمکھی لره او ددی په مینځ کېني څیزونو لره باطل یعنی بی فاندې
 پیدا کړې نه دی، یعنی دې ذکر شوې څیزونو لره بی فاندې پیدا کولو گمان خو د مکې د

کافرانو دے، نو د کافرانو د پارہ د اور دہ، آیا مونہ پہ ہفہ خلق چي ایمان نہي راوړي دې او نیک عمل نہي کړي دې د چا برابر کړو کوم چي په زمکه باندې فساد کوي؟ یا پرهیزگاران د بدکارانو په شان کړو؟ مذکورہ آیت ہفہ وخت نازل شو چي کله کافرانو مومنانو ته او وئیل چي مونہ ته به په آخرت کښي ہم ہفہ شان را کولې شي څنگه چي تاسو ته درکولې شي، او ام د همزه انکاری په معنی کښي دې، دا د برکت نه دک کتاب دې، دا د مبتدأ محذوف یعنی د هذا خبر دې، کوم چي مونہ ستا طرف ته نازل کړي دې چي خلق ددې آیتونو کښي غور او فکر او کړي، د یقینوا اصل یقینوا وو، ت په دال کښي مدغم کړي شوه، ددې په معنی کښي غور او فکر او کړي او ایمان راوړي، او عقل مند ددې نه نصیحت حاصل کړي، او مونہ داود علیہ السلام ته سلیمان نومې ځوي ورکړي وو، کوم چي ډیر ښه بنده وو، او ہفہ ذکر او تسبیح طرف ته هر وخت ډیر زیات رجوع کوونکي وو، چي کله د ماښام په وخت او دا د زوال نه پس وخت دې، د ہفہ مخکښي کره اسونہ پیش کړي شول، د صافنات معنی اسونہ ده، او دا د صافنہ جمع ده، ہفہ اس ته وئیلې شي چي په درې څپو او د څلورمې څپي د نال په سر باندې ولاړ وي، او دا د صفن، یصفن صفونا نه مشتق دې، الجیاد د جواد جمع ده، او ددې معنی د تیز تلونکي ده، مطلب دادې چي که چرې دوی ادرولې شي نو اودریږي، او که دوی ته چابک ورکړي شي نو مخکښي والې کوي، او دا زر اسونہ وو، چي د ماسپخن مونځ نه پس د هغوی مخکښي د هغوی دشمن سره د جہاد په ارادہ پیش کړي شوی وو، په دې کښي نہه سوه اسونہ نہي کتلې وو، چي نمر او غورزیږدو، او هغوی د مازیگر مونځ نه وو کړي، نو هغوی ته خفگان او شو نو وئي فرمائیل چي ما د خپل پروردگار په یاد باندې د دې اسونو محبت ته ترجیح ورکړه، یعنی د مازیگر په مونځ مې ترجیح ورکړه تر دې چي نمر پریوتلو، یعنی په داسې څیز کښي پټ شو چي هغې لږه د خلقو د نظر نه پټ کړي، دا اسونہ دوبارہ ځما مخکښي راوړل، بیا نہي په تورې سره پنډی او پریکول شروع کړل، سوق د ساق جمع ده، یعنی د الله نزدیکت حاصلولو دپارہ نہي ہفہ ذبح کړل او د هغې څپي نہي کټ کړي، ځکه چي دهغې د وجي نه د مونځ نه غفلت راغلې وو، او هغوی د هغې غوښه صدقہ کړه، نو الله تعالی ورته ددې نه ښه تیز تلونکي څیز ورکړو، او ہفہ هوا وه، چي ہفہ به د ہفہ په حکم سره چلیدہ، کوم طرف ته چي به نہي خوښه وه، او مونہ سلیمان علیہ السلام ته امتحان واخستلو یعنی دهغه نه دهغه حکومت اخستلو سره مو ترې امتحان واخستلو، او دا امتحان د ہفہ ښځې سره د نکاح کولو په وجہ وو، چا سره چي ددوی مینه وه، او د سلیمان علیہ السلام په کور کښي د ہفہ په لاعلمن کښي به هغې ښځې بت پرستی کوله، او د ہفہ حکومت د ہفہ د گوتې په وجہ وو، نو یو ورځ نہي بیت الخلا د ارادې په وخت خپلہ گوتمه ویستلو نه پس بهر یو ښځې چي نوم نہي امینہ وو، د خپل عادت مطابق نہي د

هغې په حواله کړه، نو یو پیرې د سلیمان عليه السلام په شکل کښې راغلو او هغه گوتمه عليه السلام د هغې نه واخستله، او مونږ د هغه په کرسې باندې یو جوته واچوله، او دا هغه پیرې وو چا چې دا گوتمه اخستې وه، او هغه صخر وو، یا دده نه علاوه بل خوک وو چې د سلیمان عليه السلام په کرسې باندې ناست وو، او د هغه د پاسه موغو وغیره په هغه باندې سورې کړو، نو سلیمان عليه السلام د خپل معتاد هیئت نه علاوه په بل هیئت سره راوتلو نو هغه عليه السلام په کرسې باندې اولیدلو، او خلقو ته عليه السلام چې څه سلیمان عليه السلام یم، خو خلقو هغه اونه پېژندلو، یا سلیمان عليه السلام په خپل حکومت باندې څو ورځې پس واپس راغلو په داسې طریقه چې هغه گوتمه هغه ته ملاؤ شوه، هغه عليه السلام په لاس کړه او په خپل تحت باندې کیناستلو سلیمان عليه السلام دعا او کړه ای ځمکاره، ماته داسې حکومت راکړه چې ځمکه نه علاوه دبل چا لائق نه وی، یعنی ځمکه نه پس بیا چا ته ورنکړې، من بعدی معنی سواي څنگه چې من بعدی من بعد الله کښې من بعد الله د سوی الله په معنی دي، ته ډیر ورکړې والای، نو مونږ هوا د هغه د حکم تابعداره کړه، هغې به د هغه په حکم سره کوم طرف ته چې عليه السلام غوښتله په تیزی سره بوتللو، د هغه د حکم تابعداره مو کړه او عمارت جوړونکې هر یو پیرې مو هم د هغه د حکم تابع کړو چې عجیبه عمارتونه به عليه السلام جوړول، او په سیندونو کښې غوټه وهونکې هم یعنی چې ملغلرې به عليه السلام راویستلې، او په دوې کښې نور پیریان هم کوم چې په زنجیرونو باندې تړلې شوی وو، د هغوی لاسونه په خټونو پورې تړلوو سره، او مونږ هغوی ته اووئیل دا ځمکه د طرف نه ورکړه ده اوس ته احسان اوکړه، یعنی ددې نه چه چاته او غواړې ورکوي (او چاته چه او غواړې) نه ورکوي په تا باندې په دې کښې هیڅ حساب نشته او د هغه د پاره ځمونږ سره ډیر نزدیکی دي، او هغه ډیر ښه ځای دي، ددې پشان مخکښې تیرې شوې دي.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله. وما خلقنا السماء والأرض وما بينهما باطلا: دا کلام مستانف دي د مخکښې مضمون د تاکید او تقریر د پاره راوړلې شوې دي.

قوله. باطلا: دا د مصدر محذوف صفت دي، ای خلقا باطلا او دا هم جائز ده، چې د خلقنا ضمیر د فاعل نه حال وی، ای خلقنا مطلقین.

قوله. ذلك: ای خلق ما ذکر لافعی ددې عبارت د زیاتوالی مقصد د ذلك مشارالیه متعین کول دی. یعنی د زمکې او اسمان تخلیق یې ځایه نه دي شوې.

قوله. کتاب: د مبتدا محذوف خبر دي، ای هذا کتاب

قوله. انزلناه: ایک: د کتاب صفت دي

قوله. مبارك: د مبتدا محذوف خبر ثانی دي، بعضی حضراتو مبارک د کتاب صفت

گرخولی دے، خو دا صحیح نہ دے، خکے چي د جمهورو په نیز وصف غیر صریح په وصف صریح باندې مقدم کولې نشی.

قوله لیدبرو: ددې تعلق د انزلناہ سره دې، ښکاره داده چې د لیدبرو فاعل حذف کړې شوې دې، او دا د باب د تنازع فعلان نه دې، خکے چي لیدبرو الولیٰ ذکر واده او له الوالیٰ خپل فاعل جوړول غواړي، د بصريينو د مذهب مطابق دلته کښې فعل ثانی ته عمل ورکړې شوې دې، او د اول دپاره ضمیر راوړې شوې دې،

قوله آی سلیمان: دا د نعم مخصوص بالمدح دې

قوله إذغرض: دا د فعل محذوف ظرف دې، تقدیری عبارت داسې دې، اذکر لادعرض.

قوله الحیاء: جمع جواد او وئیلې شوی ده، چې د جید جمع ده، ښه او تیز رفتاره اسونه، د جواد اطلاق په نر او ماده دواړو کیږي.

قوله المعنی: داد صافات الحیاء په معنی دې

قوله احببت حب الخیر: حب الخیر دا د احببت مفعول به دې، او احببت په معنی دآثرت دې، خکے چي د احببت صله (عن) نه راځي، یا د حب الخیر احببت مفعول مطلق دې، حرف زوائد حذف کولو سره لکه اُتت لَمَّا او (عن) په معنی د (علی) دې، او خیر په معنی د خیل دې، په حدیث شریف کښې فرمانیلې شوې دی چې **الحمل معقود بنواصب الخیر**، یعنی د اس تندې پورې خیر ترلې شوې وی، نو غالباً هم په ددې مناسبت سره خیل ته خیر او وئیلې شو، بعضې حضراتو فرمانیلې دی چې خیل کثیر المنافع وی، دې وجې نه دې ته خیر وئیلې شوې دی

قوله توارت الحجاب: د توارت فاعل هی ضمیر مستتر دې، او د هی مرجع الشمس ده، اگرچې شمس مخکښې ذکر نه دې چې د هغې د وجې نه إضمار قبل الذکر لازمیږي، خو چونکه د العشیی قرینه د شمس په حذف باندې دلالت کوی لهذا د إضمار قبل الذکر اعتراض نه لازمیږي، خکے چي ذکر یا قرینه د ذکر کافی وی، دلته قرینه موجود ده، او وئیلې شوې دی چې د توارت ضمیر صافات ته راجع دې، کذا فی الکشاف، امام رازی هم دا راجع گرخولې ده، خکے چي داسو نو په معانته کښې دومره مشغولیدل چې مونږ فوت شی دا لویا گناه ده، کومه چې دانبیاؤ د شان مناسب نه ده، په دې صورت کښې به ترجمه دا وی چې سلیمان عليه السلام د اسونو معانته کوله تردې چې هغه د نظرونو نه غائب شول، (یعنی اسونه ئې د جهاد د تیارنې دپاره په منډه کړې وو، تر دې چې هغه د نظر نه غائب شول.

قوله أصاب: آی کراد سلیمان، دلته أصاب په معنی دلاد دې، خکے چي دلته أصاب په معنی

قَتَلَ فَعَلَ الصواب صحیح نہ دی، او اصاب پہ معنی د اراد د عربو پہ لغت کنہی مستعمل دی، ونیلہ شی اصاب الصواب فاعطاء الهوابہ د صحیح جواب ارادہ نہی اوکرہ خو جواب خطا شو

قوله مقرنین: اسم مفعول جمع مذکر واحد، مقرن (تفعیل) ترلہ شوی،

قوله الاصفاد: جمع صدف، بمعنی قید یا بیری

قوله زلفی: درجہ، مرتبہ، نزديکت، د قرنی پہ شان مصدر دی، امام بغوی لیکلہ دی زلفہ اسم پہ وصف مصدر دی، پہ دی کنہی مذکر مؤنث، واحد تشبیہ او جمع تول برابر دی

[ایاتونہ: ۴۱-۶۴]

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَلَيْسَ إِنِّي بِأَلَى الرَّحْمَنِ الشَّيْطَانُ بِئْسَ الْقِيَامُ بِمَنْ هُوَ أَشَدُّ حَسْرَةً (وَعَذَابُ) آلَمٍ وَتَسْبِ ذَلِكَ إِلَى الشَّيْطَانِ وَإِنْ كَانَتْ الْأَنْبِيَاءُ كُلُّهَا مِنَ اللَّهِ نَادِيًا مَعَهُ تَعَالَى وَقِيلَ لَهُ (أَرْكُضْ) اضْرِبْ (بِرَجْلِكَ) الْأَرْضَ فَضَرَبَ فَتَبِعَتْ عَيْنُ مَاءٍ قَلِيلٍ (هَذَا مُقْتَسَلٌ) مَاءٌ تَفْتَسِلُ بِهِ (بِأَرْدٍ وَشَرَابٍ) تَشْرِبُ مِنْهُ فَانْقَلَبَ وَشَرِبَ فَلَقِيَ عَنْهُ كُلَّ ذَاكَ كَانَ بِطَائِفَةٍ وَظَاهِرُهُ (وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ) إِنِّي أَخِيَا اللَّهُ لَهُ مِنْ مَاتَ مِنْ أَوْلَادِهِ وَزَوْجَتُهُ مِنْهُمْ (رَحْمَةً) نِعْمَةً (مِنَّا وَذِكْرِي) عِظَةُ (أَوَّلَى الْأَلْبَابِ) لِأَصْحَابِ الْفُتُولِ (وَعَذَابُ يَدِيكَ حَقًّا) هُوَ خُرْجَةُ مِنْ خَيْشِشٍ أَوْ قُضْبَانٍ (فَأَصْرَبَ بِهِ) زَوْجَكَ وَكَانَ قَدْ خَلَفَ لِيَضْرِبَهَا مِائَةَ ضَرْبَةٍ لِإِنْقِطَاعِهَا عَلَيْهِ يَوْمًا (وَلَا تَحْتَسِبْ) بِتَرْكِ ضَرْبِهَا فَآخِذٌ مِائَةَ عُودٍ مِنَ الْإِذْخِرِ أَوْ غَيْرِهِ فَضْرَبَهَا بِهِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً (وَأَنَا وَجَدْنَا فَاصْبِرْ) أَنْفَعُ الْعَبْدِ أَيُّوبَ (إِنَّهُ أَوَّابٌ) رَجَّاعٌ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى (وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولَى الْأَيْدِي) أَصْحَابِ الْقُوَى فِي الْعِبَادَةِ (وَالْأَبْصَارِ) الْبَصَائِرِ فِي الدِّينِ وَفِي قِرَاءَةِ عِبْدَنَا وَإِبْرَاهِيمَ بَيَانٌ لَهُ وَمَا بَعْدَهُ غُطِفَ عَلَى عِبْدَنَا (إِنَّا أَخْلَصْنَاهُمْ بِخَالِصَةٍ) مِنْ (ذِكْرِي الدَّارِ) الْآخِرَةِ إِنِّي ذِكْرُهَا وَالْعَمَلُ لَهَا وَفِي قِرَاءَةِ بِالْإِضَافَةِ وَهِيَ لِلْبَيَانِ (وَأَنَّهُمْ عِبْدُنَا لَمِنْ الْمُصْطَفَيْنِ) الْمُخْتَارِينَ (الْأَخْيَارِ) جَمْعُ عَمْرٍ بِالْتَشْدِيدِ (وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْكَاسِمَ) وَهُوَ نَبِيٌّ وَاللَّامُ زَائِدَةٌ (وَدَا الْكَيْلِ) اخْتَلِيفَ فِي نُبُوته قِيلَ كَفَلَ مِنْ نَبِيٍّ فَرُّوا إِلَيْهِ مِنْ الْقَتْلِ (وَكُلٌّ) أَيُّ كُلِّهِمْ (مِنْ الْأَخْيَارِ) جَمْعُ خَيْرٍ بِالتَّخْفِيلِ (هَذَا ذِكْرٌ) لَهُمْ بِالْفَتْوَى الْخَمِيلِ هُنَا (وَأَنَّ لِلْمُتَّقِينَ) الشَّامِلِينَ لَهُمْ (لِحَسَنِ مَابٍ) مُرْجِعٌ فِي الْآخِرَةِ (وَجَنَاتِ عَذْنٍ) بَذَلٌ أَوْ غُطِفَ بَيَانٌ لِحَسَنِ مَابٍ (مَقْصِدُهُ) هُوَ الْأَيُّوبُ مِنْهَا (مَتَكِينٍ فِيهَا) عَلَى الْأَرَاكِ (يَدْعُونَ فِيهَا بِكَافٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ) (وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الْغُرُفِ) خَابِتَاتُ الْغَيْثِ عَلَى أَرْوَاجِهِمْ (أَنْزَابٍ) أَسْتَأْنَهُنَّ وَاحِدَةً وَهُنَّ بَنَاتُ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ سَنَةً جَمْعُ تَرْبٍ (هَذَا) الْمَذْكُورُ (مَا يُوْعَدُونَ) بِالْغَيْبِ وَالْخَطَابِ الْفُتَا (لِيَوْمِ الْحِسَابِ) إِنِّي يَأْخِذُهُ إِنَّ هَذَا الرُّزْقُ مَا لَهُ مِنْ نَقَادٍ إِنِّي انْقِطَاعُ وَالْخُفْلَةُ خَالٍ مِنْ رِزْقِهِ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ لِأَنَّ أَيُّ ذَاتِهِمْ أَوْ ذَاتِهِمْ هَذَا الْمَذْكُورُ لِلْمُؤْمِنِينَ (وَأَنَّ) لِلطَّاغِينَ مَنَافٍ (لِشَرِّ مَا بَ) جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا يَدْخُلُونَهَا (فِيئْسَ الْيِهَادُ) الْفِرَاشُ (هَذَا) أَيُّ الْغَدَابِ

النفھوم مینا بنده (فَلَيْدٌ وَقُوَّةٌ حَمِيمٌ) اَنی ماء خاز مخرق (وَعَسَاقٌ) بالتخفیف والتشدید ما نیل من صدید اهل النار (وَأَخَرٌ) بالجمع والإفراد (مِنْ شَكْلِهِ) اَنی بمنزله المذکور من النجیم والفشاق (أَزْوَاجٍ) اصناف اَنی عذابهم من انواع مختلفه وبقال لَهُمْ عند دخولهم النار باتباعهم (هَذَا فَوْجٍ) جمع مقصود داخل مَعَكُمْ النار بشدۃ فَيَقُولُ الْفَتِيُّونَ (لَا مَرْحَبًا بِهِمْ) ای لا سعه عليهم (انهم صالوا النار) (قَالُوا) اَی الاُتباع (بَلْ أَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ أَنْتُمْ قَدْ ضَلُّوْهُ) اَنی الکفر (لَنَأْقِیْسَ الْقَرَارَ) لَنَا وَلَكُمْ النار (قَالُوا) اَیضًا (رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هَذَا أَفَرَدَّ عَلَآ أَبَاحِقًا) اَنی بمنزله عذابہ علی کفره (فی النار) (وَقَالُوا) اَنی کفار مَنکَ وھم فی النار (مَالَنَا لَا نَرَى رَجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ) فی الدنیا (مِنَ الْأَشْرَارِ) (أَتَعَدُّنَا هُمْ سُخْرِيًّا) بضم السین وَكُسْرُهَا كُنَّا نَسْخَرُ بِهِمْ فِی الدُّنْيَا وَآلَاءُ لِلنَّسَبِ اَنی اَمَقُّوْذُوْنْ هُمْ (أَمْ رَأَعْتِ) مَالَتْ (عَنْهُمْ الْأَبْصَارُ) فَلَمْ تَرَهُمْ وَهُمْ قُرْءَا الْمُسْلِمِينَ كَعَمَارٍ وَبِلَالٍ وَصُهَبٍ وَسُلَمَانَ (إِنَّ ذَلِكَ لَحَقٌّ) وَاجِبٌ وَقُوَّةٌ وَهُوَ (يَحْصُرُ أَهْلَ النَّارِ) كَمَا تَقَنَّمُ

توجه: او زموئې د بنده ایوب هم ذکر او کړه کله چې هغه خپل رب ته اواز او کړو چې شیطان ماته غم او درد راکړې دې اُنۍ په اصل کښې یانۍ وو، د غم او درد نسبت شیطان طرف ته شوې دې، اگر چې هر څیز د الله طرف نه وی، دا د الله دادب د وجې نه، نو هغه ته او و نیلې شو چې خپله خپه په زمکه باندې اووه، نو خپه وهلو سره د او بو چینه راوتله، نو او و نیلې شو دا د لامبولو او د څکلو یخې اوبه دی، چنانچه ایوب علیه السلام په هغې باندې غسل او کړو، او ونې څکلي، نو دې سره د هغه هر قسم ظاهری او باطنی ټولې بيمارنې ختمې شوې، او موئې هغه ته د هغه اهل ورکړل، بلکه د هغې سره هغه هومره نور هم خاص د خپل رحمت نه (ورکړل) یعنۍ الله تعالی د هغه مړه اولاد ژوندی کړل، او هغه هومره نې ورته نور هم ورکړل، او د عقل مندو د پاره نصیحت دې، او په خپل لاسونو کښې د گیاه یا د ډکو په یو گیدې خپله ښځه اووه، یو ورځ د هغې په ناوخته راتلو باندې نې قسم خوړلې وو چې څه به دا ځل کوړې وھم، او ضغث د گیاه یو پنډ ته واښی، او ده وهلو پرېښودلو سره ته حاش نه شي، چنانچه ایوب علیه السلام د اذخرا یا د بل څیز سل ډکۍ راوخیستل او ټول نې یوځای کړل او هغه نې اووه له، رشتیا خودادی چې موئې هغه د تر صبر کونکې موندلې وو، او هغه د یرنیک الله طرف ته رجوع کونکې بنده وو، او زموئې په ښدگانو کښې د ابراهیم، اسحق او یعقوب علیهم السلام هم ذکر او کړه چې په عبادت کښې د یر طاق وروو، او په دین کښې بصیرت لرونکې وو، او په یو قرامت کښې عبدنا دې، او ابراهیم ددې بیان دې، او ددې مابعد په عبدنا باندې معطوف دې، او موئې هغوی یو خاص خبرې سره مخصوص کړی وو، او هغه خبره د آخرت یاد دې، یعنۍ هغه یاد ساتل او د هغې د پاره عمل کول، او په یو قرامت کښې په اضافت بیانیه دې، او دا خلق زموئې په نیز خوښ بهتر خلق وو، اخیار، خیر مشدد جمع ده، او اسماعیل او یسح هغه نبیان دی، او لام زائد دې، او د ذوالکفل علیه السلام هم ذکر او کړه، او د ذوالکفل په

نبوت کنبی اختلاف دی وئیلی شوی دی چې هغه د سلو نبیانو کفالت کړې وو، چې د قتل د ویرې نه د دوی خواله تلې وو، او دا ټول ښه خلق وو، اخیار د خیر مشدد جمع ده، او دلته دا د هغوی ذکر جمیل دی، او یقین اوساته د متقیانو د پارہ کوم چې په دوی کنبې شامل دی، به آخرت کنبې ئې ښه ځانې دي، یعنی د همیشه والا جنتونه دي، چې د هغې دروازې د هغوی د پارہ کولاؤ دی، جنت عدن، د حسن مآب نه بدل دي، یا عطف بیان دي، چې په هغې کنبې به ئې په بالختونو باندې تکیه وهلې وی، ناست به وی، په کولاؤ زړه سره د مختلف قسم میوو او قسم قسم شرابونو فرمائش به کوی، او دوی سره لاندې نظرونو والا یعنی نظرونه په خپلو خاوندانو باندې ساتونکی همغولې حورې به وی، یعنی د ۳۳ کالو به وی، اتراب د ترب جمع ده، دا مذکورہ هغه دی د کوم چې تاسو سره د حساب په ورځ باندې وعده کولې شئ، په غیبت سره، او د التفات په طور په خطاب سره، بې شکہ دا ځمونږه ورکړه ده، چې د هغې به چرته ختمیدل نه وی، یعنی کټکیدنه به نه وی، او جمله د رزقنا نه حال ده، یا د (ان خبر ثانی دی، یعنی داثما، د حال په صورت کنبې) او دائم (د خبر ثانی په صورت کنبې) دا مذکورہ د مومنانو د پارہ دی، او د سرکشو د پارہ خراب ځانې دي، دا جمله مستانغه ده، دا جهنم دي کوم ته چې په دوی داخليږي، څومره خراب ځانې دي؟ دا عذاب کوم چې د ما بعد نه معلومېږي، یشیدلې اوبه او پیپ دي، غساق (سین) په تخفیف او تشدید سره، کوم چې به د جهنمیانو د زخمونو نه بهیږي، دا اوڅکی، ددې نه علاوه مختلف قسمونه دي، یعنی ددوی عذاب به مختلف قسمونو باندې به وی، او آخر جمع او افراد سره دي، (هغې آخرواخر) دایو قوم دي چې په سختی سره به تاسو سره یوځانې دوزخ ته داخلېږي، نو سرداران به او وایی ددوی د پارہ دي "په خیر راغلي" نه وی، یعنی د دوی د پارہ هیڅ قسم سهولت نشته، دا خو جهنم ته تلونکی دی، د هغوی پیروکار به جواب ورکړی، چې هم تاسو یی چې تاسو د پارہ پخیر راغلي نشته هم تاسو زمونږ مخکې کفر وړاندې کړې وو، لہذا زمونږ او ستاسو د پارہ جهنم خراب ځای دي، اې زمونږ پروردگارہ چا چې د کفر رسم زمونږ د پارہ راویستلو د هغه په حق کنبې د جهنم سزا دوجنډه کړه، یعنی د هغوی په کفر کنبې سزا دوجنډه کړه، او د مکې کافران به وائی، په داسې حال کنبې چې جهنم کنبې به وی چې څه خبره ده مونږ ته هغه خلق په نظر نه راځي کوم به چې مونږ په دنیا کنبې خراب گنل، آیا مونږ هغوی پسې توقي کولې، د سین په ضمې او کسرې سره،، یعنی په دنیا کنبې به مونږ په هغوی پورې توقي کولې او په (سخریا) کنبې (ی) نسبتی ده، یعنی آیا هغوی غائب دی، یا د هغوی نه زمونږ نظرونه لري شوی دی؟ چې د هغې د وجې نه مونږ هغوی نه وینو، او هغه فقیران مسلمانان دی، لکه عمار، بلال، صہیب او سلمان فارسی رضی اللہ عنہم شو، بې شکہ دا حق دي یعنی ددې راتلل ضروری دی، یقین اوساته د دوزخیانو دا جگړه به ضروری، څنگه چې مخکې تیر شول،

د قیوداتو فوائد او تسہیل

قوله: بنصب: النصب د نون په ضمي او د صاد په سکون سره، نصب د نون په فتحي او د صاد په سکون سره، نصب د دواړو په ضم سره، درد، تکلیف، مصیبت لغات القرآن ذکر عبدنا یوب ددي عطف د عطف قصه علی القصه په طور په ذکر عبدنا دلودباندي دي.

سوال: د سلیمان علیہ السلام واقعہ ذکر کولو په وخت اذکر او نه وئیلې شو، ددې څه وجه ده؟

جواب: د داود علیہ السلام او دهغه دخوی سلیمان علیہ السلام په مینځ کښې اتصال زیات وو گویا چې د دواړو قیصې یوه ده، ځکه د سلیمان علیہ السلام قصه ئې په اذکر سره شروع نکره.

قوله: اذکر عبدنا یوب: یوب د عبدنا نه بدل یا عطف بیان دي او اذکر د یوب نه بدل الاشتمال دي.

قوله: رحمة و ذکرې: دواړه په ذریعه د عطف، د وهبا مفعول لاجله دي.

قوله: ضغاً: حزمة حشیش د اوچې گیا گیدی، حزمة، مُتې، فارسی کښې ورته دسته وائی.

قوله: بحالصة: دا موصوف د محذوف صفت دي ای بحالصة عالصة.

قوله: ذکرې الدار: مفسر علام د "هی" مبتدا محذوف خبر گرځولې دي، په دې صورت کښې به ذکرې محلا مرفوع وی او په یو قراءت کښې ئې ذکرې الدار د خالصة مضاف الیه گرځولې دي، اضافت به بیانیه وی، په دې صورت کښې به ذکرې محلا مجرور وی.

قوله: الیسر: هوای اعطوب بن العجز

قوله: مفتحة: دا د جنت عدن نه حال دي، او جنت عدن د حسن مآب نه بدل یا عطف بیان واقع شوې دي.

قوله: متقین: د لهم ضمیر (هم) نه حال دي

قوله: التفاتاً: یعنی توعدون په (ت) سره او وئیلې شی نو د غائب نه به د خطاب طرف ته التفات راشی.

قوله: هذا فلیذوقوه: حمیم وغساق: هذا مبتدا ده او حمیم وغساق معطوف معطوف علیه د مبتدا خبر دي، په عبارت کښې تقدیم او تاخیر دي، تقدیری عبارت داسې دي هذا حمیم وغساق فلیذوقوه:

قوله: يقال لهم: ویونکی به فرشتې وی، په دې عبارت سره اشاره کړې شوې ده چې هذا فوم کلام مستأنف دي،

قوله: بأتباعهم ای مع أتباعهم

قوله بل أنتم أي بل أنتم أحق بما قلتم لنا

قوله أنتم قدمتموه: دا ددوی د احقیق علت دې،

قوله: في النار: دا خو يا د "زده" ظرف دي، يا د عذابا صفت دي، امی عذابا کتبا في النار.

حلوله: هم: هم ضمير د رجالا طرف ته راجع دي

قولہ: سلمان: دا کلام چونکہ د کفر او د گمراہی مشرانو د مکې د فقيرانو په باره کښې کړې وو، لہذا مناسب دا معلومېږي چې لفظ د سلمان حذف کړې شی، ځکه چې دوی په مدينه منوره کښې ايمان راوړې وو،

[آیاتونہ: ۶۵-۸۸]

(قُلْ) يَا مُحَمَّدُ بِكُفْرٍ مَكْرٌ (إِنَّمَا أَنَا مُؤْمِنٌ) مُخَوِّفٌ بِكَارٍ (وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ) لِحَلْفِهِ رَبِّ
 السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَالِبُ عَلَى أَمْرِهِ (الْقَهَّارُ) لِأَوَّلِيَّتِهِ (قُلْ) لَهُمْ (هُوَ بَأُغْيَظُكُمْ) أَنْتُمْ
 عَنْهُ مَعْزُومُونَ أَيِ الْقُرْآنِ الَّذِي أَنْبَأْتُمْ بِهِ وَجَنَّتْكُمْ فِيهِ بِمَا لَا يَعْلَمُ إِلَّا بُوْحِي وَهُوَ قَوْلُهُ (مَا كَانَ لِي مِنْ عِلْمٍ
 بِالْمَلَكِ الْأَعْلَى) أَيِ الْمَلَائِكَةِ (إِذْ يَخْتَصِمُونَ) فِي شَأْنِ آدَمَ حِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (إِلَى جَاعِلٍ فِي الْأَرْضِ
 خَلِيقَةً) (بَلْعَ إِنَّ) مَا (يُوحَى إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا) أَيِ أَنِي (نَذِيرٌ مُبِينٌ) بَيْنَ الْإِنْدَارِ أَذْكَرُ (إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَأِكَةِ) إِلَى
 خَالِقِ بَنِي آدَمَ (طِينٍ) هُوَ آدَمُ (فَإِذَا سَوَّيْتُهُ) أَنْفُسُهُ (وَنَفَخْتُ) أَخْرَجْتِ (فِيهِ مِنْ رُوْحِي) فَصَارَ حَيًّا وَإِسَافَةً
 الرُّوحِ إِلَيْهِ تَشْرِيفَ آدَمَ وَالرُّوحِ جِسْمَ طَيْفٍ يَخِيَا بِهِ الْإِنْسَانُ بِتَقْوَاهُ فِيهِ (فَقَعَّوَالَهُ سَاجِدِينَ) مُسْجُودَ نَجْمَةٍ
 بِالْإِنْسَاءِ (فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ) فِيهِ تَأْكِيدٌ (إِلَّا إِبْلِيسَ) هُوَ أَبُو الْجَنِّ كَانَ بَيْنَ الْمَلَائِكَةِ (اسْتَكْبَرَ
 وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ) فِي عِلْمِ اللَّهِ تَعَالَى (قَالَ يَا إِبْلِيسَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتَ بِيَدَيَّ) أَيِ تَوَلَّيْتُ
 خَلْفَهُ وَهَذَا تَشْرِيفَ آدَمَ فَإِنَّ كُلَّ مَخْلُوقٍ تَوَلَّى اللَّهُ خَلْفَهُ (اسْتَكْبَرْتَ) الْآنَ عَنِ السُّجُودِ اسْتَغْهَامَ تَوْبِيخِ
 أَمْرُكَ مِنَ الْعَالِينَ) الْفَتَكْبَرِينَ فَتَكْبَرْتَ عَنِ السُّجُودِ لَكُنْكَ مِنْهُمْ (قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ
 مِنْ طِينٍ) (قَالَ فَادْخُلْ مِنْهَا) أَيِ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيهِ مِنَ السَّمَاوَاتِ (إِلَّا نَاكَ رَجِيمٌ) مَطْرُودُ (وَأَنْ عَلَيْكَ لَعْنَتِي) إِلَى
 يَوْمِ الدِّينِ (الْجَزَاءُ) قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ) أَيِ النَّاسِ (قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ) (إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ
 الْمَعْلُومِ) وَفِيهِ التَّفْخَةُ الْأُولَى (قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لأُعَذِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ) (الْأَعْيَادُ مِنْهُمْ الْمُتَغَلِّصِينَ) أَيِ الْمُتَوَلِّينَ
 (قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقُّ أَقُولُ) بَيْنَهُمَا وَزَعِ الْأَوَّلُ وَتَعَبَ الثَّانِي فَتَعَبَهُ بِالْفِعْلِ بَعْدَهُ وَتَعَبَ الْأَوَّلُ قِيلَ بِالْفِعْلِ
 الْمُنْكَوَّرِ وَقِيلَ عَلَى الْمَضَرِّ أَيِ أَجَبَ الْحَقُّ وَقِيلَ عَلَى نَزْعِ خَرْفِ الْقَسَمِ وَزَعُهُ عَلَى أَنَّهُ مَعْدَا مَخْلُوفٍ
 الْخَيْرِ أَيِ فَالْحَقُّ بَيْنِي وَقِيلَ فَالْحَقُّ قَسَمِي وَجَوَابُ الْقَسَمِ (لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ) بِمِلْكِكَ (وَمِنْ تَبِعِكَ
 مِنْهُمْ) أَيِ النَّاسِ (أَجْمَعِينَ) (قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ) عَلَى تَبْلِغِ الرِّسَالَةِ (مِنْ أَشَيْءٍ) جَعَلَ (وَمَا أَنَا مِنَ
 الْمُتَكَلِّفِينَ) الْمُتَقَوْلِينَ الْقُرْآنَ مِنْ بَلَاءِ نَفْسِي (إِنْ هُوَ) أَيِ مَا الْقُرْآنُ (إِلَّا ذِكْرٌ) عِظَةٌ (لِلْعَالَمِينَ) لِلْإِنْسِ

وَالْجَنِّ وَالْفُتُلَاءِ ذُوْنَ الْمَلَابِغَةِ (وَلَقَدْ عَلَّمْنٰ) يَا كُفَّارُ مَنكُمَا خَيْرٌ مِّذْلَهُ (بَعْدَ حِينَ) اَنَّى يَزُوْمُ الْفَيْتَانَةُ
وَعَلِمَ يَهْتَنِي عَزَفَ وَالْأَمَّ قَبْلَهَا لَمْ يَنْسَمُ مُفْتَرٍ اَنَّى وَاللّٰهُ

ترجمہ: اے محمد ﷺ کفار مکہ تہ اوواین چہ خہ صرف خبرونکې یم د اور نہ ویرونکې یم په خپل مخلوق باندې د غالب واحد نه سوا بل څوک د عبادت لائق نشته، کوم چې د اسمانونو او د زمکې او څه چې ددې په مینځ کېنې دی، پروردگار دې، کوم چې غالب دې، په خپل کار کېنې او بڅبونکې دې خپلو دوستانو لره دوی ته اووايه چې دا ډیر لوی خبر دې د څه نه چې تاسو مخ اړوئ، یعنی قرآن د کوم چې ما تاسو ته خبر درکړو او ما په دې کېنې ستاسو د پاره هغه خبر راوړې دې چې دهغې علم بغیر دوحی نه نه کیږی، او هغه خبر ماکان لی من علم بالملأ الأعلى (المقصود دې، ماته د ملائع علی یعنی د فرشتو د عالم علم نه وو، چې کله فرشتو د آدم علیه السلام په شان کېنې خبرې کولې او چې کله الله تعالی او فرمائیل چې څه په زمکه باندې خپل خلیفه جوړول غواړم، ماته خو صرف هم دا وحی کیږی چې څه خو صفا صفا خبرونکې یم، د هغه وخت تذکره اوکړه چې کله ستار ب فرشتو ته ارشاد اوکړو چې څه د خاورې نه یو انسان پیدا کولو والا یم، او هغه آدم دې نو چې کله هغه څه برابر کړم یعنی مکمل کړم او په هغې کېنې خپل روح جاری کړم او هغه ژوندې شی، او د روح نسبت د الله طرف ته د شرافت په طور سره دی، او روح یو نازک لطیف جسم دې، د روح د انسان په بدن کېنې خوریدود سرایت کولو، د وجې نه انسان ژوندې شی، نو تاسو ټول د هغه مخکینې په سجده شئ، یعنی په خکته کیدو سره ورته د سلامی سجده اوکړئ، چنانچه ټولو فرشتو سجده اوکړه په دې کېنې دوه تاکیدونه دی خو ابلیس اونکړه، او هغه د پیریانو مشر نیکه وو، د فرشتو په مینځ کېنې به اوسیدلو هغه تکبر اوکړو، او هغه د الله په علم کېنې د کافرانو نه وو، الله تعالی او فرمائیل اې ابلیس ته هغه چا ته د سجدې کولو نه چا منع کړې څوک چې ما په خپل لاس سره بغیر د واسطې نه پیدا کړو، ما دده د تخلیق کفالت اوکړو او دا د آدم علیه السلام دویم اعزاز وو، گنې د هر مخلوق کفالت هم الله تعالی کوی، یا ته په غرور کېنې راغلې؟ یا ته د اوچتې مرتبې والو نه شې؟ یعنی د تکبر کړونکو نه شې، نو تا د متکبرینو نه د کیدو د وجې نه د سجدې نه انکار اوکړو، نو شیطان جواب ورکړو، چې څه دده نه ښه یم ځکه چې تاملاره داور نه پیدا کړم او دې دې خاورې نه پیدا کړو، ارشاد اوشو ته دې ځای نه د جنت نه، او وئیلې شوی دی چې داسمانونو نه اوڅه، ته لعنتی شوی او په تا باندې به د قیامت د ورځې پورې څما غصه وی، وې وئیل چې اې څما پروردگار د خلقو د دوباره پاسیدلو ورځې پورې ماته مهلت راکړه، الله تعالی او فرمائیل چې تاته مهلت درکړې شوې دې، د یو متعین وخت پورې یعنی د اولنې شیبیلن وخت پورې وې وئیل چې ماته ستا د عزت قسم څه به دا ټول گمراه کړم سوا ستا د هغه بندگانو نه چې د خوښ کړې شوو نه وی، یعنی مومنان ونې فرمائیل چې رشتیا خو دادی او څه رشتیا وایم، د

دواړو په نصب سره، او د اول په رفع سره او دويم په نصب سره، ددې نصب بعدوالا فعل د وجې دې، او د اول په نصب ونيلې شوې دې، چې د فعل مذکور د وجې نه دې، او ونيلې شوې دې چې د مصدریت د وجې نه دې، **أى ألقى** او ونيلې شوى دى چې صرف د قسم د حذف كيدو د وجې نه منصوب دې، او رفع خكه ده چې هغه مبتدا محذوف الخبر دې، **أى ألقى** مې او ونيلې شوى دى فالحق قسمى، او جواب قسم **لأمتن جهنم** ده، جهنم په ستانه او ستا د اولاد نه ډك كړم، او د هغه ټولو خلقو نه چې ستا اتباع كوى، او اوبه چې څه په دې پيغام رسولو باندې ستاسو نه څه بدلنه غواړم، او نه څه د قرآن په باره كېنې تكلف كونكې يم، يعنى د خان د طرف نه څه خبره كونكې نه يم، دا قرآن د ټولې دنيا د پاره يعنى د جن او انس او ټول عقل لرونكو د پاره نصيحت دې، نه چې ملاتكو د پاره، اې مكې كافرانو! ددې خبر رشتينوالى باندې به څه موده پس يعنى د قيامت په ورځ پوهه شى، او **عَلَيْهِ** په معنى غږ كېدې، او ددې په شروع كېنې لام د قسم مقدر دې، **أى والله (لكنه علقن)**

دقیوداتو فوائد اوتسهیل

قوله: قل إنما أنا نذير: حضور ﷺ زیرې ورکونکې هم دې او ویرولو والا هم دې، حالانکه دلته دوی د پاره صرف صفت د نذیر استعمال شوې دې، ددې څه وجه ده؟
ددې جواب دادې چې چونکه مخاطب مشرکین دی او د هغوی سره مناسب د حضور ﷺ نذیر کیدل دی، ځکه دلته صفت د نذیر خاص کړې شوې دې **إِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ** کښې حصر اضافی دې نه چې حقیقی **أَي** **إِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ** لاساړولا هاعولا کاهن وغیرلک په دې حصر سره د هغه صفاتو نفی کولل مقصود دی کوم چې به کافرانو د حضور ﷺ د پاره ثابتول، نه چې د انذار نه علاوه ټولو صفاتو لره.

قولہ: إِنَّمَا أَنَا مَذْمُورٌ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ پورې د (قل، مقوله ده، په دې مقوله کښې د الله تعالی پنځه صفات بیان شوی دی، چې ټول په توحید باندې دلالت کوي.

① الواحد ② القهار ③ رب السموات والأرض ④ وما بينهما ⑤ العزيز، ⑥ الغفار، (د تفصیل د بیا روح المعانی او گوري

قوله: قل هونأ عظیم: د قل په تکرار سره دې خبرې ته اشاره کول دی چې مأمور به جلیل القدر او اوچت شان والا دي، دې طرف ته امر الله تعالیٰ توجه کول ضروری دی.

قوله: القرآن: داپه هونلأ عظيم كنبي د هونفسير دي، يعنى قرآن عظيم الشان كثير الفائده خبر دي، چې دهغي ما تاسو ته خبر دركړې دي، او په هغي كنبي ما داسې خبر راوړې دي چې د وحى نه بغير نه معلومېږي، لهذا دې سره خما د رسالت دعوى ثابتېږي.

قوله: وہی ما کان لی من علم مفسر علام د (هو) مرجع ما کان لی من علم المگر خولہ دے خو دا صحیح نہ ده، بلکه ددی مرجع "إلی جاعل فی الأرض علیہ" المردہ، البتہ دا وئیلہ شی، چې ما کان لی من علم بالملأ الاعلیٰ نہی د ما لا یعلمد تمہید پہ طور سرہ راوړې وی، مطلب دادې چې هغه چه د هغې علم د وحی نہ بغیر پتہ نہ لگی هغه دالله تعالیٰ هغه فرمان دې چې پہ هغې کښې الله تعالیٰ ملا اعلیٰ کښې فرشتو ته وئیلی وو، إلی جاعل فی الأرض علیہ او په دې د فرشتو دا جواب اُجملہ فیہا من یفسد فیہا دغه شان دالله تعالیٰ د دې ارشاد قال بالابلیس ما منعک أن تسجد لما خلقت بیہی پہ جواب کښې د ابلیس أنا عیونہ خلقتی من نار وعلقتہ من طین وئیل مذکورہ خبرې او سوال او جواب دا هغه خبرې دی، کومې چې پہ ملا اعلیٰ کښې د الله تعالیٰ او دفرشتو پہ مینځ کښې شوې وې، ددې پتی او د ملا اعلیٰ د خبرو خبر ورکول د وحی نہ علاوہ نشی کیدلې، کوم چې د هغوی ﷺ د نبوت ناقابل تردید ثبوت دې.

قوله: :: الآن: ددې کلمې پہ اضافې سرہ د مفسر علام مقصد د یو سوال جواب ورکول دی، سوال دادې چې من العالین معنی من المتکلمین ده، او د استکبرت معنی هم د تکبر کولو ده، لهذا تکرار لازمیرې.

د جواب حاصل دادې چې اُتکت السجود لاستکبارک الحادث اُمر لتکبارک القدر المستقر، مطلب دا چې ادم ﷺ ته د سجده نه انکار ستا د پوځ او زور تکبر د وجې نہ دې یا د نوی تکبر د وجې نہ، لهذا تکرار نہ لازمیرې.

سوال: رجیم، دمطروپه معنی کښې دې، څنگه چې شارح ظاهره کړې ده او مخکښې وئیلې شوې دی إن علیک لعنتی إلی يوم الدين، د لعنت معنی هم د طرد ده، لهذا دلته هم تکرار لازمیرې.

جواب: د رجیم معنی طرد من الجنة أو المأوده، او د لعنت معنی طرد من الرحمة ده، لهذا تکرار نشته.

قوله: قال فالحق والحقی اقول: د مخکښې جملو په شان دا جمله هم مستانفہ ده، او فاء استینافیه ده، مفسر علام د مذکورہ جملې دوه ترکیبونه کړې دی، ① الحق دواړه ځایونو کښې منصوب ② اول مرفوع، دویم منصوب. دویم د پارہ ناصب، اقول فعل مؤخر دې، او د اول ناصب بعضو وئیلې دی چه ددې ناصب هم اقول فعل مؤخر دې، او بعضو وئیلی دی چې د مصدریت د وجه نہ منصوب دې، ای الحق والحقی او بعضو وئیلې دی چې د حرف قسم د وجه نہ منصوب دې، ای الله بالحقی، او حرف قسم دواړه حذف شوی دی، چې د

ہفتی د وجہی نہ حق منصوب شو، خلاصہ دا چې د دویم د نصب صرف یوه وجہ ده، او هغه (أقول) فعل مؤخر دې او د الحق اول د منصوب کیدو درې وجې دي ① یو خو د فعل مؤخر یعنی (أقول) د وجې نه ② دویم د حرف قسم حذف کیدو د وجې نه ③ دریم د مصدریت د وجې نه، د اول د رفع دوه وجو نه دې ④ مبتدا کیدو د وجې نه مرفوع ای الحق مې ⑤ خبر کیدو د وجې نه، ای أنا الحق، د قسم په صوب کښې به جواب قسم لأملأن جہنم محذوف وی.

جمهورو الحق دواړه ځایونو کښې منصوب وئیلې دي، د نصب وجہ د "مقسم به" نه حرف خافض حذف دې، تقدیری عبارت دادې أقسم بالحق او حرف جر دواړه حذف کړې شول، دې وجې نه الحق منصوب شو یعنی منصوب بنزع الخافض، بعضی حضراتو فعل اغواء (آماده کول) په وجہ منصوب وئیلې دي ای الزموا الحق الزموا الحق، یا دواړه د مصدریت د وجې نه منصوب دي، مصدر مخکښې جملې لأملأن تاکید د پارہ دې، ای أحق الحق، او اعمش او اعصم وغیرہ اول په رفع سره او دویم په نصب سره وئیلې دي، داول رفع مبتدا کیدو په صورت کښې به خبر یا خو محذوف وی لکه فالحق مې، یا به ذکر وی، او هغه لأملأن جہنم دې یا به فالحق د مبتدا کیدو د وجہ نه مرفوع وی، او هغه مبتدا (أنا) ده، مثلاً، او د دویم د نصب روستو ذکر شوې (أقول) فعل د وجہ وی، أنا أقول الحق په دې صورت کښې به د فعل تکرار تاکید د وجې وی، او فراء فالحق د حقاً مصدر په معنی کیدو د وجہ نه منصوب وئیلې دي، ای حقاً لأملأن جہنم (فهم القدير هو كافي ملخصاً)

قوله: المتقولین: تقول (تفعل) بناوتی خبرې کول، د دروغو نه کار اخستل،

قوله: دون الملائكة: قرآن د ټولو عالمو د پارہ نصیحت دې، په عالم کښې انس، جن، ملائکه ټول داخل دي، خو دلته ئي ملائکو لره په دون الملائکه وئیلوسره د عالم نه خارج کړل، ځکه چې قرآن د اهل عالم د پارہ ذکر او نصیحت دې او ذکر او نصیحت او ویرول د جن او انس سره مناسب دی، د ملائکو سره نه دی مناسب.

قوله: علم: د مفسر علام ددې عبارت نه مقصد د یو سوال جواب ورکول دی

سوال دادې علم متعدی په دوو مفعولو سره وی، دلته متعدی په یو مفعول سره دې، ځکه چې د تعلمن صرف یو مفعول ذکر دې او هغه نیا دې؟

د جواب حاصل دادې چې عِلْم په معنی د عَرَف دې، په وَلْتَعْلَمَنَّ کښې لام قسمیه دې، او قسم والله محذوف دې بعضی حضراتو وئیلې دي چې عِلْم په خپل باب باندې دې، یعنی معدی په دوو مفعولو سره، او دویم مفعول بعد من وی.

[٣٨] سورة الزمر

سورة الزمر مكية الاقل يا عبادي الذين اسرفوا علي انفسهم (الاية) حمدية وهي خمس وسبعون آية
سورة الزمر مكي دي، سوا د آيت: قل يا عبادي الذين اسرفوا على انفسهم، نه چه دا مدنی دی،
اوبه دي کنبی پنخه اویا آیتونه دی.

[ایاتونه: ١-٩]

بسم الله الرحمن الرحيم (تنزيل الكتاب) القرآن مبتدا (من الله) خبره (العزيز) في ملكه (الحكيم) في
منه (إنا أنزلنا إليك) يا محمد (الكتاب بالحق) فتعلق بأنزل (فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ) من الشرك أي
مؤخداً له (أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ) لا يستحق غيره (والذين اتخذوا من دونه) الأصنام (أُولِيَاءَ) وهم كفار
منك قالوا (مَا تَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى) فزنى متضرر بمعنى نفرتنا (إِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ) وبين
المُسْلِمِينَ (فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ) من أمر الذين فيدخل الفلوسيين الجنة والكافرين النار (إِنَّ اللَّهَ لَا
يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ) في نسبة الولد إليه (كُفَّارٌ) بعبادته غير الله (لَوْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُمْ لَهَدَاهُمْ) كما قالوا (اتَّخَذَ
الرَّحْمَنُ وَلَدًا) لاصطغى مما يخلق ما يشاء (وَاتَّخَذَهُ) ولداً غير من قالوا من الملائكة بنات الله وعزير بن الله
والسبح بن الله (سُبْحَانَهُ) تنزيهاً له عن اتخاذ الولد (هو الله الواحد القهار) لحلقه خلق السماوات
والأرض بالحق (فتعلق بخلق (يَكُونُ) يذبح (اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ) فيزيد (وَيَكُونُ النَّهَارُ) يذبحه (عَلَى اللَّيْلِ)
فيزيد (وَسَخَّرَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ كُلٌّ يَجْرِي) في فلكه (لِأَجَلٍ مُّسَمًّى) ليوم القيامة (أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ) الغالب على
أمره المنتقم من أعدائه (الْعَقَابُ) لأوليائه (خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ) أي آدم (ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَيْنِ) خواء
(وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ الْأَنْعَامِ الْإِبِلَ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمَ وَالضَّانَ وَالْمَعْزَ) ثمانية أنواع (مِنْ كُلِّ زَوْجٍ دَكْرًا وَأُنثًى) كما
بين في سورة الأنعام (يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِنْ بَعْدِ خَلْقٍ) أي نطقاً ثم علقاً ثم مضاً (فِي
طَلَنَاتٍ ثَلَاثٍ) هي طلنة البطن وطلنة الرحم وطلنة النسيئة (ذَلِكُمْ اللَّهُ يَبْتَحِصُ بِهِمْ) لا إله إلا هو فأنسى
تُحَرِّقُونَ) عن عبادة غيره (إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفِيْرٌ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضَى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ) وإن أراد من
نفسهم (وَأَنْ تَكْفُرُوا) الله فتؤمنوا (يَرْضَهُ) يسكون الهاء وضمتها مع إشباع وذو نه أي الشكر (لَكُمْ وَلَا
تُؤْذِ) نفس (وَأَرَادَ وَنَذَر) نفس (أُخْرَى) أي لا تخيل (ثُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ) إِنَّهُ
عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ) بما في القلوب (وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ) أي الكافر (مِحْرَدًا) دَعَا رَبَّهُ) نضرع (مُيْتَسِبًا) راجعاً
(إِلَيْهِ) ثُمَّ إِذَا حُوِّلَهُ يُفْسِدْ) أعطاه إنعاماً ومنه نسي (تَرْك) ما كان يدعو، يتضرع (إليه من قبل) وهو الله فما
في موضع من (وَجَعَلَ بَيْنَهُمُ بَرْزَخًا) ليُحِلَّ) بفتح الياء وضمتها (عَنْ سَبِيلِهِ) دين الإسلام (أَقْلَ مَعْتَمِدَةً
بِكُفْرِكَ قَلِيلًا) بقية اجلك (إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ) أُمس) بتخفيف الميم (هُوَ قَائِمٌ) قائم بوظائف الطاعات
(أَنَامَ اللَّيْلُ) ساعاته (سَاجِدًا وَقَائِمًا) في الصلاة (يُحَذِّرُ الْآخِرَةَ) أي يخاف عليها (وَيُرِجُوا رَحْمَةً) جنة
(رَبِّهِ) كمن هو غاصي بالكفر أو غيره وفي قراءة أم من قام بقتل بل والهجرة (أَقْلَ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ

يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ، اَمْ لَا يَسْتَوِيَانِ كَمَا لَا يَسْتَوِي الْعَالَمُ وَالْجَاهِلُ (انما يتذكر) يعظ أولوا
الْأَلْبَابِ، اصحاب المغول

ترجمہ: شروع کوم د الله په نوم سره چې ډیر مهربانه او ډیر رحم کولو والا دي، دا کتاب یعنی قرآن، په خپل بادشاهي کښې د غالب (په خپل صنعت کښې) حکمت والا الله د طرف نه نازل شوي دي، القرآن مبتدا، او من الله ددې خبر، اي محمد ﷺ يقينا مونږ دې کتاب لره ستا طرف ته په حق سره نازل کړې دي بالحق انزلناه سره متعلق دې نو تاسو د شرک نه پاکې عقيدې سره د یعنی توحيد عقيدې ساتلو سره د هغه بندگي کوئ ياد ساتئ چې عبادت چې خاص د الله د پاره وي نو هغه ددې لائق دي د هغه نه علاوه نور څوک د دې مستحق نشته، او کومو خلقو چې هغه نه علاوه د بتانو لره دوستان جوړ کړي دي او هغه د مکې کافران دي او هغوی وائي چې مونږ د دوی عبادت صرف د دې پاره کوو چې مونږ الله ته نژدې کړي قرنی تقریبا، په معنی د مصدر کښې دي، په کوم دينی کار باره کښې چې دوی اختلاف کوی الله تعالی به ددوی او د مسلمانانو په مینځ کښې عملی فیصله اوکړی چې مومنانو لره به جنت ته او کافرانو لره به دوزخ ته داخل کړی هغه طرف ته د ولد په نسبت کولو کښې دروغون په او د غیر الله عبادت کولو سره ناشکره کس ته الله تعالی لار نه ښائی، که د الله تعالی اراده د اولاد وه څنگه چې کافران وائي، چه د الله اولاد دې نویه خپل مخلوق کښې چه ټي څوک غوښتل مستغې کول به ټي، (یعنی) هغه به ټي اولاد جوړولي، دهغوی نه علاوه چا باره کښې چه کافران وائي (یعنی داچه) فرشتې د الله لوریانې دي او عزیر او عیسی ﷺ د هغه خامن دي نو هغه د دې نه پاک دي، یعنی اولاد نیولو نه هغه پاک دي، هغه خو داسې الله دي چې یو دې په خپل مخلوق باندې زیردست دي، هغه زمکه او اسمان په حکمت سره پیدا کړل، بالحق د خلق سره متعلق دي او هغه شپې لره په ورځ کښ داخلوی چې هغې سره ورځ لویه شی، او ورځ لره په شپه کښ داخلوی نو شپه لویه شی هغه نمر او سپوږم لره په کار باندې لگولي دي هریو به په خپل محور کښې د وخت مقدر پورې یعنی د قیامت ورځې پورې چلېږي، یقین اوساته هم هغه به خپل کارونو باندې غالب دي، او د خپل دشمنانو نه انتقام اخستونکي دي، او خپل دوستانو لره د یخینونکي دي، هغه تاسو خلقو لره د یو بدن نه یعنی د ادم ﷺ نه پیدا کړئ، بیا هم د هغه نه ټي د هغه جوړا حواء ﷺ پیدا کړه، او ستاسو د پاره ټي په ځناورو کښې یعنی اوبښه، غوا، چیلن، گډه وغیره کښې اته جوړې پیدا کړې، د هر نر او د مادې جوړه، څنگه چې په سورۃ انعام کښې بیان کړې شوې دي، هغه تاسو لره ستاسو د مینو په گډو کښې په درجه درجه جوړوي، یعنی اول نطفه، بیا علقه، بیا مضغه، په درې تیارو کښې هغه د گیدې تیاره، د رحم تیاره، او د جالنی تیاره ده، دا الله تعالی دي د ستاسو رب او هم د دې بادشاهي ده، د هغه نه

سوا بل څوک د عبادت لائق نشته، نو د هغه بندگی پرېښودلو سره د نورو بندگن کولو سره کوم طرف ته واوړېدې که تاسو کفر کوئ نو یاد ساتئ چې الله تعالی ستاسو محتاج نه دي، هغه د خپل بندگانو کفر نه خوښوی، اگر چې په دې کښې د بعضو د کفر اراده او کړی، او که تاسو د الله شکر وپستلو سره ایمان راوړئ نو هغه دې لره یعنی ستاسو شکر لره خوښوی، په یرضه، کښې د هاء په سکون او ضمی سره، سره د اشباع نه، او څوک د چا پیتې او چتولې نشی بیا تاسو لره خپل پروردگار طرف ته تلل دی، نو هغه به تاسو ته ستاسو ټول عملونه ښکاره کړی کوم چې تاسو کول، یقیناً هغه د زړه د خبرو نه خبردار دي، او انسان کافر ته چې کله څه تکلیف اورسی، نو بیا ډیر په رجوع شی او په عاجزی سره خپل رب ته اوازونه کوی، بیا چې کله الله تعالی ورته د خپل طرف نه نعمت یعنی انعام ورکړی نو ددې نه مخکښې چې هغه کومه دعا کوله هغه بالکل هیره کړی، او هغه الله دي، او (ما) د (من) په ځانې دي، او د الله تعالی سره شریک جوړول شروع کړی، چې ددې لارې نه یعنی د دین اسلام نه واوړی، یا نور خلق واوړی، د (ی) په فتحې او ضمی سره، تاسو ورته او فرمایئ چې د کفر د بهار نه څو ورځې نوره مزې واخله، یعنی په خپل باقی ژوند کښې، بیا آخر به ته د دوزخیانو نه یی، کوم کس چې د شپې په وختونو کښې تابعدارئ کښې مشغولیدو سره ویرېږی، او دخپل پروردگار د رحمت (د جنت په) امید هم کوی (امن) کښې د میم په تخفیف سره، د هغه سړی په شان کیدې شی چې هغه د کفر وغیره په ذریعه سره نافرمانی کولو والا وی، او په یو قرامت کښې (ام من) دي، او (ام) په معنی د (بل) او همزه دي، تاسو ورته اووایئ چې چرته علم والا او بی علم برابرېدې شی، یعنی برابرېدې نشی، څنگه چې عالم او جاهل نشی برابرېدلې، یقیناً نصیحت هغه څوک حاصلوی کوم چې عقلمند وی.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

ددې سورت نوم سورة زمر دي، زمر د زمرة جمع ده، او ددې معنی د جماعت ده، او دې سورت ته سورة غرَف هم وئیلې شی دا دواړه کلمې په دې سورت کښې راغلې دي، په دې وجه دا د اسم الکمل باسم الجزء د قبیلې نه دي، زمر کلمه (وسق اللحن کفوا إلى جهنم زمرا) (وسق اللحن اتقوا بهر إلى الجنة زمرا) کښې استعمال شوې ده، او د غرَف کلمه "لهم غرَف من فوقها غرَف" کښې استعمال شوې ده، دا پوره سورت مکی دي، سوا د درې آیتونو نه، باعصا دی اللحن أسرفوا على أنفسهم نه درې آیتونو پورې مدنی دی، او بعضو د دې ځای نه تر د آیتونو پورې مدنی وئیلی دی.

هوله: تنزيل الکتاب: د هو مبتداً محذوف د خبر د وجې نه مرفوع دي، آی هوالل کتاب او وئیلې شوی دی چې د مبتداً کیدو د وجې نه مرفوع دي، او کائن جار مجرور

سرہ متعلق کیدو سرہ د مبتداً خبر مقدر دے، اُمی تنزیل کاٹن من اللہ او فراء او کسانى فعل مقدر د وجہ منصوب ہم وئیلے دے، اُمی انوار التلذیل الکتاب یا القوم التلذیل الکتابہ او فراء د اغراء پہ طور نصب ہم جائز وئیلے دے، اُمی الزوم التلذیل الکتابہ (فہم القدر ہو کالی)
قوله: فَمُخْلِصًا: دا د عید د ضمیر نہ حال دے،

قوله: زَلْفَى: دا د یقربون مصدر بغیر لفظہ دے، پہ اصل کنبی یزلفون زلفی وو، د انکم من الارض نباتا پہ شان مصدر بغیر لفظہ دے.

قوله: یَکُوْر تَکْوِیرًا: پہ معنی د اَلْکُفْ وَالْیٰی پہ معنی د راغوندولو، یقال کَارَ الْعِصَامَةِ عَلٰی رَاسِهِ وَکُوْرَهَا، پتکے د سر نہ تاوول.

قوله: وَاِنْ اَرَادَہُ مِنْ بَعْضِهِمْ: یعنی اللہ تعالیٰ دخپل بندہ پہ کفر نہ راضی نہ دے، اگرچہ د کفر وجود ہم د اللہ پہ ارادے سرہ دے، خکہ چہ د اللہ د ارادے او خوئیں نہ بغیر د یو خیز وجود نشی کیدے، او د ارادے سرہ رضا لازم نہ دہ، لکہ پہ ناچاری کنبی د یو کار کولو ارادہ خو وی، خورضامندی پرے نہ وی.

قوله: یَرْضَہ: د (ہ) ضمیر مرجع کفر دے، کہ تاسو د اللہ شکر اوباسی نو ہفہ بہ ستاسو پہ شکر خوشحالہ شی، یرضہ پہ اصل کنبی یرضاہ وو، د شرط جزاء کیدو پہ وجہ الف ساقط شو، یرضہ کنبی درے قراتونہ دی ضمه مع إشباع، یعنی رایشکلو سرہ، او ضمه بغیر د إشباع نہ، او د ہا پہ سکون سرہ.

قوله: اُمی الشکر: ددے اضافی مقصد د یرضہ د ضمیر مفعول مرجع متعین کول دی، او د یرضہ فاعل اللہ دے.

قوله: خَوْلَہ: د تخویل (تفعیل) نہ ماضی واحد مذکر غائب، ہفہ تہ ئے ورکرو، مالک ئے جوہ کرو، د (منہ) ضمیر اللہ تعالیٰ تہ راجع دے.

قوله: تَرَک: د نسی تفسیر پہ ترک کنبی ئے کولو سرہ اشارہ اوکرہ چہ دلته د نسیان لازم معنی مراد دہ، ترک د نسیان سرہ لازم دے، او د لازم معنی مراد اخستلو ضرورت خکہ راغلو چہ پہ نسیان باندے نیول نشته، وَهَمَّ عَنْ اَمْرِ الْعِلْمِ وَالنَّهْمَانِ، حدیث مشہور دے.

قوله: مَا کَانَ یَدْعُوْا اِلَیْہِ مِنْ قَبْلُ: پہ (ما) کنبی درے وجہ جائز دی:

① ما موصولہ، پہ معنی د الذی، او د الذی نہ مراد (تکلیف)، اُمی لَمَّا لَمَسَ الْعَمْرَ الَّذِی کَتَوَا یَدْعُوْا اِلَیْ کَفْہِ یعنی زمونہ پہ دہ باندے د انعام کولو او د دہ نہ تکلیف لرے کولو نہ پس ہفہ دا تکلیف ہیر کرو د کوم د پارہ چہ ئے دعا کولہ.

⑦ ٻه معنی د الځی، مراد ترې نه الله تعالی، ای لسی الځی کان پهره الځی معنی تکلیف لري کولو نه پس نه هغه ذات هیر کړو چې تا نه د تکلیف لري کولو دپاره دعا کړې وه، خوداد هغوی په نیز باندې صحیح ده، څوک چه د(ما) اطلاق د ذوی العقول دپاره جائز گنري.

⑧ ٻه مصدریه وی، ای لسی کونه داعما، یعنی د مصیبت د تیریدو نه پس هغه دا هم هیر کړل چې څه څه وخت غوښتونکي ووم،

قوله: من قبل أى من قبل فنحول النعمة

قوله: وهو الله: مفسر علام په دې عبارت سره اشاره اوکړه چې د دۀ په نیز دلته دا دویم صورت خوښ دی.

قوله: د قنوت نه اسم فاعل، د اطاعت ذمه واری ادا کونکې، (إعراب القرآن
خشوع خضوع کونکې، اطاعت کونکې.

قوله: انا: دا د (أني) جمع ده، په معنی د وختونو

قولہ: «أمن»: (ام) متصلہ ہم کیدې شی، ددې مقابل محذوف دې، تقدیری عبارت دادې
الکلوغیر أم اللدی هوقائتہ همزه په (من) موصولہ باندې داخلې ده، او میم په میم کنبې
مدغم کړې شوې دې، یا (ام) منقطع دې، ددې تقدیر به په (بل) او همزې سره وی، **أهل**
أمن هوقائت کلمه؟ او په تخفیف سره هم وئیلې شوې دې په دې صورت کنبې همزه به د
استفهام انکاری به وی.

قوله: «کن هو عاص بکفره و غیره» پدید سره د شارح مقصد د ارمین هوقلت معادل بیانول دی

[ایات و تہ: ۱۰-۲۱]

قُلْ يَا عِبَادَ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمُ أَيَّ عَذَابِهِ فَإِنْ تَطِيعُوهُ فَيُلْغِمْ أَمْحُوتُمْ أَفِي هَذِهِ الدُّنْيَا بِالطَّاعَةِ رَحْمَةً مِّنَ رَبِّكُمُ أَفَلَا تَعْقِلُونَ وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ فَمَنْ جَازَا مِنْهَا مِن بَنِي الْكَفَّارِ وَهُمْ عَذَابُهُمْ فَتَنَكَّرُوا (أَتَأْتِيهِمُ الصَّاعِقُ أَوْ يَأْتِيهِمُ عَلَى الطَّاعَةِ وَمَا يَتَذَكَّرُونَ بِهِ) (أَجْرُهُمْ يَقْدِرُ حَسَبَ) بِمَنْ يَكُنَّ وَلَا يَمِيزَانِ قُلْ إِلَىٰ أُمُورِ أَن أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصَةً لَهُ الدِّينَ) مِنَ الشِّرْكَ وَأُمُورُ لِأَنَّهُ) أَيُّ بَازٍ (أَكُونُ أَكُلُ الْمُسْلِمِينَ) مِنْ هَذِهِ الْأُمُورِ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ قُلْ اللَّهُ أَعْبُدْ مُخْلِصَةً لَهُ الدِّينَ) مِنَ الشِّرْكَ (فَاعْبُدُوا مَا خَلَقَ مِنْ دُونِهِ غَيْرَ فِيهِ تَقْوِيدٌ لَهُمْ وَإِلَهُانَ بِأَهْلِهِمْ لَا يَتَذَكَّرُونَ اللَّهَ تَعَالَى قُلْ إِنَّ الْغَايِبِينَ الَّذِينَ خَبَرُوا أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَخْلُجِيهِمُ الْإِنْسُ فِي النَّارِ وَيَقْدَمُ وَصُولُهُمْ إِلَى النَّارِ الْمَقْدَمَةِ لَهُمْ فِي الْجَنَّةِ نَوَافِلُ (أَلَا ذَلِكَ هُوَ الْفِتْرَانِ الْمَبِينِ) السَّنَ (لَهُمْ فِي قَوْمِهِمْ كَلَّلُ) طَبَقَ (مِنَ النَّارِ) وَتَحْتَهُمْ كَلَّلُ) مِنَ النَّارِ (ذَلِكَ يَتَوَفَّى اللَّهُ بِوَعْدِهِمْ) أَيُّ الْفُلْمِينَ يَتَفَوَّهَ بِذَلِكَ عَلَيْهِ (أَبْعَادُهَا تَعْرِفُونَ) وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ الْأَوْثَانَ أَن يُشْبَهُوا

وَأَنبَأُوا، اقبلوا (إلى الله لهم البشري) بالجنة (فبشر عباد) الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ، وَهُوَ غَا فِيهِ صَلَاحُهُمْ، أُولَئِكَ الَّذِينَ هَذَا أَمْرُ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ أُولُو الْأَلْبَابِ، اصحاب القول، أَمْسَحَ حَقٌّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ، أَيْ لَا تَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ إِلَّايَةَ (أَقَالَتْ تُنْقِذُ) تخرج (مَنْ فِي النَّارِ) جَوَابِ الشَّرْطِ وَأَيُّمَ فِيهِ الظَّاهِرِ مَقَامِ الْمُضْطَرِّ وَالْمُتَزَيِّدِ لِلِاتِّكَارِ وَالْمَغْنَى لَا تَغْيِرُ عَلَى هَذَا هِئَنَ فَتُنْقِذُهُ مِنَ النَّارِ لَكِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا جَهَنَّمَ بَأَنَ أَضَاعُوهُ (لَهُمْ عَرْفٌ مِنْ قَوْهَا عَرْفٌ مَبْنِيَّةٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ) أَيْ مِنْ تَحْتِ الْعَرْفِ الْفَوْقَانِيَّةِ وَالتَّخَانِيَةِ (وَعَدَ اللَّهُ) مَنْصُوبٌ بِفَعْلِهِ الْمُغْتَرِّ (لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْبَيْعَ) وَغَدَهُ (الْعَرَقَ) نَعْلَمُ (أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ) اذْخَلَهُ أَنْبَكَةَ نَبْعٍ (فِي الْأَرْضِ) لَمْ يُغْرِ بِهَ زَرْعًا مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ لَمْ يَجْعَلْ يَنْبَسُ (فَتَرَاهُ) بَعْدَ الْخُضْرَةِ مَثَلًا (مُصْفَرًّا لَمْ يَجْعَلْهُ حُطَامًا) فُتَاتًا (إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرًا) تَذَكُّرًا (لِأُولِي الْأَلْبَابِ) يَتَذَكَّرُونَ بِهِ لِدَلَالِيهِ عَلَى وَحْدَانِيَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَفُتْرَتِهِ

توجه: تہ ورتہ اووایہ چہ ای ایمان والا بند گانو! د خپل رب نه ویرېږئ، یعنی د هغه د عذاب نه اویرېږئ، په داسې طریقہ چہ د هغه عبادت او کړئ کوم خلق چہ په دې دنیا کښې د تابعدارئ په ذریعہ نیکی کوی د هغوی د پارہ ښه بدله ده او هغه جنت دې، او د الله تعالی زمکه ډیر خوړه ده، د کافرانو د مینځ نه او د منکرانو د کتلو نه د بچ کیدو د پارہ بلې زمکې ته هجرت او کړئ لار شئ، په نیکو او په هغه مصیبتونو باندې په کوم کښې چہ دوی مبتلا شوی دی د صبر کولو والو ته پورا او بې شمیرہ بدله ملاوېږی، یعنی بغیر د ناب کولو او تللو نه اجر ورته ملاوېږی، تہ ورتہ اووایہ چہ ماته حکم راکړې شوي دي چہ څه د الله تعالی داسې عبادت او کړم چہ هم د هغه د پارہ د شرک نه دین خالص کړم، او ماته حکم راکړې شوي دي چہ په دې قوم کښې د ټولو نه اول فرمانبردار جوړ شم، تاسو اووایئ چہ که چرې څه د الله تعالی نافرمانی او کړم نو د یو لوی ورځي د عذاب نه ویرېږم، تاسو ورته اووایئ چہ څه خو د الله عبادت داسې کوم چہ عبادت د هغه د پارہ د شرک نه خالص کوم، تاسو چہ د هغه پرېښودلو سره د چا چہ مو خوښه وی نو بندگی او کړئ، په دې کښې د هغوی د پارہ تهدید (دهمکي) ده، او د دې خبرې اعلان دې چہ دوی د الله تعالی بندگی نه کوی، او تاسو دوی ته دا هم اووایئ چہ حقیقی تاوان کونکی هغه دي چہ خپل ځان او خپل خاندان به د قیامت په ورځ په نقصان کښې واچوی، په خپله ځان په جهنم کښې اچولو، او هغه حورې نه حاصلولو سره کومې چہ د هغوی د پارہ تیارې شوی دی، که دوی ایمان راوړي وو یاد ساتي ښکاره نقصان دا دي چہ دوی د پارہ د دوی د پاسه هم د اور نه گیره اچونکی شغلې دی، او دوی لاندې هم، د اور نه گیره اچونکي شغلې دی، دا هغه عذاب دي چہ د هغې ته الله خپل مومنان بندگان وپوړی، چہ د هغه نه اویرېږی، او په دې وصف د ایمان باندې باهېدا هکون دلالت کوی، ای څما بندگان څما ته اویرېږئ، او کومو خلقو چہ د طاعتو یعنی د بتانو د بندگي نه ځان بچ

اوساتو او الله طرف ته متوجه شو، هغه د جنت د خوشخبري مستحق دي، نو هماغه بندگانو ته خوشخبري واوروه چې خبرې ته غوږ كېدى، بيا دې كېنې د ښې خبرې اتباع كوي، اوبښه خبره هغه ده چې په هغې كېنې كاميابي ده، دا هغه خلق دي چاته چې الله تعالى هدايت كړې دي، هم دغه خلق عقل مند دي، آيا په كوم كس باندې چه د عذاب خبره ثابته شي يعنى د لاملان جهنم الاكېنو آيا ته داسې كس كوم چې په دوزخ كېنې دي، خلاصولي شي؟ كهانته الف جواب شرط دي، او په دې كېنې د ضمير په خاتې اسم ظاهر ايخودې شوې دي، او همزه د انكار د پاره ده، او معنى د آيت داده چې تاسو ددوى په هدايت باندې قدرت نه لرئ، چې هغه د اور نه بچ كړئ، خو چې كوم خلق د الله نه ويريږي په داسې توگه چې د هغوى عبادت كوي د هغه د پاره بالاخانې دي چې د هغې د پاسه هم بالاخانې دي، كومي چې جوړې تيارې دي، او د هغې لاندې نهرونه بهيږي، يعنى د بره او لاندې بالاخانو لاندې نهرونه جاري دي، دا الله وعده كړې ده (وعده الله) د فعل مقدر د وجې نه منصوب دي، الله تعالى وعده خلاقي نه كوي، آيا تا په دې خبره باندې نظر نه دي كړې؟ چې الله تعالى د اسمانونو نه اوبه نازلې كړې بيا هغه د زمكې په سوړو كېنې يعنى د جينو په خايونو كېنې داخلوي، بيا د هغې په ذريعي سره مختلف قسم پتي راخيږي، بيا هغه اوچ شي، بيا اي مخاطبه ته هغې لره مثلا د شينوالى نه پس زير وينې، بيا هغه دې لره ريزه ريزه كړي، په دې كېنې د عقلمندو د پاره لوى نصيحت دي، چې خوك ددې نه نصيحت حاصلوي، د دې د الله په وحدانيت او قدرت باندې دلالت كولو د وجې.

د قيوداتو فوائد او تسهيل

قوله: بأن تطيعوه: دا د تقوى تفسير دي.

قوله: للذين أحسنوا في هذه الدنيا: جمله خبر مقدم دي، او حسنة مبتدا مؤخر ده.

قوله: أرض الله واسعة: دا مبتدا خبر دي.

قوله: فيه تهديد لهم: په دې كېنې دې خبرې ته اشاره ده چې فاعلوا امر تهديد يعنى د دهمكن د پاره دي، نه چې د طلب فعل د پاره.

قوله: لهم من فوقهم ظلل: لهم خبر مقدم دي، (من فوقهم) حال دي، ظلل مبتدا مؤخر ده.

قوله: طباق: أى قطع كما: غشي غشي تكري، د اور په غټو غټو شعلو باندې د ظلل اطلاق د تهكم په طور باندې دي، گنى د اور په شعلو كېنې د سوري سوال هلو پيدا كيږي نه، ظلل د ظلة جمع ده، په معنى د ساتبان

قوله: من تحتهم ظلل:

سوال: د ساتبان بره كيدل خو په عقل كېنې رازي خو د ساتبان د لاندې نه كيدل په عقل

کبھی د نہ راتللو خبرہ ده؟

جواب: ددی صورت به دا وی چې د برنی طبقې د پارہ به فرش وی نو ددی نه د لاندي طبقې والا دپارہ به سائبان وی څنگه چې په اوچت محل کبھی مینځنې چت د یو فریق د پارہ فرش وی او د بل فریق د پارہ چمت وی.

قوله: ذَلِكَ تَخْوِيفٌ أَيْ ذِكْرُ أحوالِ أَهْلِ النَّارِ تَخْوِيفُ الْمُؤْمِنِينَ، ذَلِكَ مرجع ذکر أحوالِ أَهْلِ النَّارِ ده.

قوله: الْأَوْثَانُ: د طاغوت په څو تفسیرونو کبھی یو دادې، بعضو د طاغوت نه شیطان مراد اخستې دې، او بعضو هر هغه معبود مراد اخستې دې چې د چا د الله نه علاوه عبادت کړې شوې وی.

قوله: أَقِيمْ فِيهِ الظَّاهِرَ مَقَامَ الْبَاطِنِ: یعنی من النار د اسم ضمیر په ځانې دې او د شناعت د زیادت د بیانولو د پارہ دی، چې د هغوی د دوزخیانو نه کیدل ښکاره شی، گنې افانت تنقذه کافی وو، افانت کبھی همزه د انکار د پارہ ده، د فتن حق علیه جواب دې، د همزې اعاده کول د انکار د تاکید د پارہ دی.

قوله: لَمْ يُعْرِفْ مِنْ فَوْقِهَا عَرْفٌ: د اهل جنت په باره کبھی دا قول د مقابلي د پارہ دې، د اهل دوزخ په باره کبھی د الله د قول لهر من فوقهم ظلل من النار من محمد ظلل.

قوله: بِفِعْلِهِ الْمَقْدَرُ: ددې تقدیر دې، وَعَدَهُمُ اللَّهُ وَعْدًا وَعَدًا فعل ناصب (وعد) محذوف دې.

[ایاتونه: ۲۲-۲۱]

أَقَمْنَ شَرَعَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَأَمْتَدَى (فَبَوَّعَ عَلَى نُورَيْنِ رَيْتَهُ) كَمْزَن طُغِ عَلَى قَلْبِهِ دَلَّ عَلَى هَذَا (قَوْلٌ) كَلِمَةً عَذَابٍ (لِلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ) أَيْ عَنْ قَبُولِ الْقُرْآنِ (أُولَئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ) بَيْنَ اللَّهِ تَزَلُّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا) بَدَل مِنْ أَحْسَنَ أَيْ قُرْآنًا (مُتَشَابِهًا) أَيْ يُشَبِّهُ بِنَفْسِهِ نَفْسًا فِي التَّظْمِ وَغَيْرِهِ (مَثَانِي) لَيْتِي فِيهِ الْوُغْدُ وَالْوَعِيدُ وَغَيْرُهُمَا (تَقْصِيرُ مِنْهُ) تَرْتِمِدْ عِنْدَ ذِكْرِهِ وَعِيدِهِ (جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ) يَخَافُونَ (رَبَّهُمْ تَمَرِّكَلِينَ) تَطْمَنِينَ (جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ) أَيْ عِنْدَ ذِكْرِ وَغَدِهِ (ذَلِكَ) أَيْ الْكِتَابُ (هُدًى) اللَّهُ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يَضِلُّ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ (أَقَمْنَ يَتَّقِينَ) يَتَّقَى (يُوجِبُهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) أَيْ أَخَذَهُ بَأْنِ يَتَّقَى فِي النَّارِ مَقُولَةٌ يَدَّاهُ إِلَى عُنُقِهِ كَمْزَنَ أَمِنْ مِنْهُ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ (وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ) أَيْ كَفَّارَ مَكَّةَ (ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ) أَيْ جَزَاءَهُ (كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ رُسُلَهُمْ فِي آيَاتِنَا الْعَذَابِ) فَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ مِنْ جَهَةِ لَا تَخْطِرُ بِهَا لَهُمْ (فَأَذَانَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيُ) الذُّلُّ وَالْفُتُورُ مِنَ الْمَسْخِ وَالْفَقْلِ وَغَيْرِهِ (فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا أَعْيُنَ الْمُكَذِّبُونَ) يَعْلَمُونَ عَذَابَهَا مَا كَذَّبُوا (وَلَقَدْ هَمَمْنَا) جَعَلْنَا (لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ) يَتَعَلَّمُونَ (قُرْآنًا عَرَبِيًّا) عَالٍ مُؤَكَّدَةٍ

﴿غَوْذَى عَوِی﴾ اے انس و اخیلاں! (لَعَلَّہُمْ یَتَّقُونَ) انکفر (عَرَبَ اللہ) لے مَشْرُک و الفَوْحَد (مَثَلًا رَجُلًا) نذل
 مِن مَثَلًا (فِیہِ شُرَکَاؤُہُ مَتَشَاکِسُونَ) مَتَنَازَعُونَ سُنَّۃِ احْلَاقِہِمْ (وَرَجُلًا سَالِمًا) خَالِصًا (لِرَجُلٍ هَلْ یَسْتَوِیَانِ مَثَلًا)
 تَمِیزِ اُنِی لَا یَسْتَوِی الْعَبْدُ لِخِصَاعِہِ وَالْعَبْدُ لِوَاجِدِہِ اِنَّ الْاَوَّلَ اِذَا طَلَبَ مِنْ کُلِّ مَنَ عَالِیْکَہِ یَحْذَنہُ فِی وَفَتِ
 وَاجِدٍ تَخِیْرَ فِیْمَنْ یَتَخَذُہُ مِنْہُمْ وَهَذَا مَثَلُ لِمُشْرِکٍ وَالثَّانِی مَثَلُ لِّلْمُؤْمِدِ (الْحَقْدُ لِلّٰہِ) وَخَدِہُ (اِبْلَ الْاَکْثَرُہُمْ)
 اِنِی اَہْلَ مَنَکَ (لَا یَعْلَمُونَ) مَا یَفْصِرُونَ اِلَیْہِ مِنَ الْعَذَابِ فِیْشُرْکُونَ (اِنَّکَ) یُخَاطَبُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
 (مَوْتٍ وَانْہُمْ مَوْتُونَ) سَمُوتُ وَیَمُوتُونَ فَلَا شَکَّ بِالْمَوْتِ نَزَلَتْ لَنَا اسْتَبَقْنَا مَوْتِہُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّم (اِنَّہُمْ اَکْثَرُ) اِنَّہَا النَّاسُ فِیْمَا بَیْنَکُمْ مِنَ الْمَظَالِمِ (یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عِنْدَ رَبِّکُمْ تَخْتَصِمُونَ)

ترجمہ: آیا د چا سینہ چہ اللہ د اسلام د پارہ کر لاؤ کری وی چہ د ہفہ د وجہ نہ ہفہ ہدایت
 او مندلو نو ہفہ د خپل پروردگار د طرف نہ پرنہ باندې دې، نو آیا ہفہ د داسې کس پہ شان
 کیدې شی چہ د چا پہ زړہ باندې مهر وهلې شوې وی، بریادی دہ ہفہ خلقو د پارہ د چا زړونہ
 چي داللہ د یاد نہ یعنی د قرآن د قبولو نہ غافلہ کیږي، د خبر پہ حذف باندې ویل دلالت
 کوي، ویل د عذاب کلمہ دہ، ہم دغہ خلق بنکارہ گمراہی کښي دي، اللہ تعالیٰ بہترین کلام
 نازل کړې دې، ہفہ داسې کتاب دې، یعنی قرآن چي یو شان دي گناہا اَصْحَابِ الْقِمِیَّتِ نہ بدل دي،
 یعنی بعضي د بعضي مشابہ دي پہ الفاظو وغیرہ کښي، پہ دې کښي وعدہ وعید وغیرہ
 بار بار ذکر کړي شوې دي چہ پہ دې سرہ ددې خلقو بدن زیگ زیگ شی (ویریري) چي کله پہ
 ہفې کښي وعید ذکر کړي شی، چي د خپل رب نہ اویريږي، آخر کار د هغوی زړونہ او جسم د
 ہفہ د وعدې د ذکر پہ وخت کښي نرم (مطمئن) کیږي، دا کتاب د اللہ ہدایت دي، ددې پہ
 ذریعہ چاہتہ چي غواړي ہدایت ورکوي، او اللہ چي خوک گمراہ کول او غواړي ہفہ تہ خوک ہدایت
 ورکولو والا نشته، ہفہ کس چي دقیامت پہ ورغ بہ خپل مخ د ہفہ خراب عذاب د پارہ دہال جوړ
 کړي، یعنی د سخت عذاب د پارہ پہ داسي طریقہ چي د ہفہ دواړہ لاسونہ بہ او تړلې شی
 د ہفہ پہ خت کښي او اور تہ بہ واچولې شی، د ہفہ کس پہ شان کیدې شی چي د جہنم د
 اور نہ بچ کیدو سرہ جنت تہ داخل شی؟ ظالمانو یعنی د مکي کافرانو تہ پہ اووٹیلې شی د
 خپل کرو سزا (مزا) یعنی د ہفې سزا او محکم، د عذاب راتلو پہ بارہ کښي ددوی نہ مخکښي
 خلقو ہم رسولانو لړہ دروغ گنرلي وو، نو پہ دوی باندې عذاب داسي راغلو چي ددوی خیال ہم نہ
 وو یعنی د داسي طرف نہ راغلې چي د هغوی پہ وہم او گمان کښي ہم نہ وو، نو اللہ تعالیٰ
 دوی تہ د دنیا پہ ژوند کښي ذلت او رسوايی عذاب او محکو، ہفہ مسخ او قتل وغیرہ دي، او د
 آخرت عذاب نور ہم لوښي دي، کاش دا تکذیب کونکي د ہفہ پہ عذاب باندې پوہہ شوی وو،
 نو تکذیب بہ ئې نہ کولو، او یقینا مونږ د خلقو د پارہ پہ دې قرآن کښي هر قسم مثالونہ بیان کړي
 دي چي دا خلق نصیحت حاصل کړي، حال دا چي قرآن پہ عربی کښي دي، دا حال مؤکدہ دي، پہ

دی شے قسم کو پووالی التباس او اختلاف نشته، چي دا خلق د کفر نه بچ شی، الله تعالیٰ د مشرک او مزحد یو مثال بیان او فرمایو، هغه دا چې یو سرې غلام دي، رجلا، ”ملا“ ته بدل دي، چي په هغي کښې بد اخلاقی جگر مار شے خلق شریک دی، او دویم هغه کس د (غلام) دي چي خالص دیو کس غلام دي، نو ایا ددي دواړو حالت یو شان کیدی شی؟ مثلاً تمیز دي، یعنی د پوره جماعت غلام او د یو کس غلام برابریدې نشی، ځکه چې د اول نه د هغه هر مالک په یو وخت کښې خدمت اخلی نو هغه غلام به حیرانه وی چې په دوی کښې د جا خدمت او کرم، دا مثال د مشرک دي، او دویم مثال دموحد دي د الله د پاره ټول تعریفونه دي، خبره دا ده چې په اهل مکه کښې ډیر خلق دي عذاب لره نه پیژنی کوم طرف ته چې دوی روان دي، ددي عدم علم د وجې نه په شرک کښې پراته دي، یقیناً تاته به هم مرگ رازی، او دوی هم مړه کیدونکی دي، دا حضور ﷺ ته خطاب دي، لهذا د چا په مرگ باندې خوشحالی څه خبره نه ده، دا آیت هغه وخت نازل شو چې کله اهل مکه د حضور ﷺ د مرگ انتظار شروع کړو، بیا یقیناً تاسو ټول په ټوله ای خلقو په خپل مینځ کښې به حقوقو په باره کښې د قیامت په ورځ د خپل رب په مخکښې جهگړي کوئ.

د قبول داتو فوائد او تسهیل

قوله: أفمن شرح الله صدره للإسلام: دا کلام مستانف دي، په ماقبل کښې مذکور فی ذلك لنذكری لأولی الیاب: د پاره په منزله د علت دي، یعنی ذکرې شي د لوی الیاب سره د خاص کولو د علت قائم مقام دي، مطلب دادې چې داسمان نه اوبه نازلیدو نه پس د اوبو په ذریعه الله تعالیٰ د خپل پورا قدرت څنگه څنگه عجیبه تبدیلی ښکاره کوی، لهذا دي ته کتلو سره د عقلمندو شرح صدر کیږی، او هم دا شرح صدر د عقلمندو د پاره د قبول ذکر سبب جوړیږی، (اعراب القرآن ترمیم)، همزه د استفهام انکاری ده، او فاء عاطفه دي، معطوف مقدر دي، **أی اکل العایب سواهم** موصوله دي، ددي نه پس پوره جمله صله ده، موصول د خپلې صلی سره مبتدا، او ددي خبر محذوف دي، څنگه چې مفسر علام ظاهر کړې دي، کمن طیم علی قلبه او په دي حذف د خبر باندې **فیقول للعلیة دلالت کوی**، او بعضي حضراتو من شرطیه هم وئیلی دي، او روستو جمله ددي جزاء ده.

قوله: عن ذکر قبول القرآن: ددي عبارت نه د علامه محلی مقصد د دوو خبرو طرف ته اشاره ده، اول دا چې (من) په معنی د (عن) دي، او دا چې په کلام کښې مضاف محذوف دي، **عن ذکر الله ای من قبول ذکر الله** او دا هم صحیح ده چې (من) په خپل باب باندې وی، او د تعلیل د پاره وی، **أی قست الله به من اجل ذکر الله لئلا یدلوه وعسر لهما**.

قوله: مثانی: دا د مثنی جمع ده، خو دا د مفرد صفت هم واقع کیدی شی، څنگه چې

دلته د ڪتاب صفت واقع شوې دې، ڪتاب اگر چې مفرد دې خو ډيرو تفصيلو ته د شامليدو د وجې نه د يوې مجموعې نوم دې، لهندا ددې صفت جمع راوړلې شى، ددې نظير د عربو دا قول دې، **الاسان عروق وعظامو اعصاب**.

قوله: «وغيرهما: كالقصص والاحكام،

قوله: «تقشع: منه عند ذكر عده» شارح اشاره اوکړه چې (من) په معنى د (عند) دې، **تقشع** اى تر حد ونيستل، ددې مصدر اقشعرار، فارسى کښې موى برتن خاستن **يقال تقشع القشعى** قامروانصيب من فروع لويوه د ويرې يا د يخنې د وجې ويخته او دريدل، زمخشرى ونيلې دى چې دا په اصل کښې القشع دې، اوچه خرمن، دې لره رباعى جوړولو د پاره ددې په اخر کښې راء زياته کړې شوه چې د لفظ زيادتى د معنى په زيادت باندې دلالت اوکړى، **بلغات القرآن**

قوله: «الى ذكر الله اى عند ذكرو عده:» په دې کښې اشاره ده چې اى په معنى د عند ده.

قوله: «ذلك: اى الكتاب الموصوف بتلك الصفات المذكورة»

قوله: «هدى الله اى سبب فى الهدى» يا د مبالغې په توگه د هد عدل د قبيلې نه دې، يعنى دا ڪتاب دومره قدرې د هدايت سبب دې گويا چې هغه خپله په هدايت دې.

قوله: «أفمن يتقى: ويطلب وجهه سوء العذاب» په يوه نسخه کښې د يلقى په ځاې يقى دې، (من) موصوله خپلې صلي سره جمله مبتدا، ددې خبر محذوف دې، چې هغه علامه محلى گڼ امن منه ونيلو سره ښکاره کړو، مطلب دادې چې کوم سړې خپل مخ داور د پاره د هال جوړکړى، آيا هغه د هغه سړي په شان کيدې شى کوم چې د اور نه په امن او محفوظ وي.

قوله: «قيل للظلمين:» د يقينى وقوع د وجې نه ئې په ماضى سره تعبير اوکړو، ددې عطف په يتقى باندې دې، للظلمين د اسم ظاهر په ځانې اسم ضمير د دوى صفت د ظلم بيانولو د پاره راوړې شوې دې، گنى وقيل لهر کافى وو،

قوله: «اي كفار مكة:» ددې په ځانې ئې که مطلقا كفار ونيلى وو نو زيات به مناسب وه، ځکه چې دا قول د كفار مکه سره خاص نه دې،

قوله: «اي جزاء:» په دې کښې اشاره ده چې مضاف محذوف دې، اى ذوقوا جزاؤ ما كنتم تكسبون.

قوله: «لو كانوا يعلمون:» لو شرطيه دې، كانوا فعل ناقص، په دې کښې دننه ضمير هغه اسم، يعلمون د کان خبر، کان د اسم او خبر سره شرط، جواب شرط محذوف، چې هغه مفسر

نوجہ: د دھغہ چا نہ غت ظالم شوک دی؟ یعنی ہیخ شوک نشته، چې په الله باندې یعنی هغه طرف ته د شرک او د اولاد نسبت کولو سره دروغ وائی او رشتیا یعنی قرآن چې کله دوی لره راشی نو د هغې تکذیب او کړوآیا د داسې کافرانو په پارہ د جهنم کښې ته گانه نشته؟ ولې نه او کوم سړی چې رشتیا خبره راوړه او هغه نبی ﷺ دې او چا چې د هغه تصدیق او کړو هغه مومن دې، الذی د الذین په معنی کښې دې، دغه د شرک نه بچ کیدونکی خلق د دوی دپاره ددوی د رب سره هر هغه خیز دې کوم به چې دوی غواړی، دا صله ده، د ایمان په ذریعہ په خپل خان باندې د احسان کونکو دې دپاره چې الله تعالی د دوی نه د دوی خراب عملونه لرې کړی، او دوی چې کوم نیک عملونه کړی دی د هغې ښه صله ورکړی، أسوأ د السئ او أحسن د الحسن په معنی کښې دې، (یعنی دواړه د اسم تفضیل د صفت په معنی کښې دې) آیا الله تعالی د خپل بنده یعنی د محمد ﷺ دپاره کافی نه دې؟ او خامخا کافی دې، او خلق تالره د غیر الله یعنی د بتانو نه یروی، په دې کښې حضور ﷺ ته خطاب دې، دا چې هغه بتان بپ تاسو لره هلاک کړی یا به مو بالکل پاگل جوړ کړی، او الله چې شوک گمراه کړی د هغه شوک رهنمائی کولو والا نشته، او چا ته چې هغه هدایت ورکړی د هغه شوک گمراه کولو والا نشته، آیا الله تعالی به خپل کار باندې غالب د خپل دشمنانو نه انتقام اغستونکې نه دې؟ او ولې نه دې او قسم دې که ته ددوی نه تپوس او کړې چې اسمانونه او زمکه چا پیدا کړی دی؟ په لښ کښې لام دقسم دې، نو یقیناً دوی به هم دا جواب ورکړی چې الله پیدا کړی دی تاسو دوی ته اوواثم دا راته او وایی چې د چا تاسو د الله نه سوا بندگی کوئ یعنی د بتانو که الله تعالی ماته نقصان را کول او غواړی نو آیا دوی د هغه نقصان لرې کولې شی؟ نایا الله په ما باندې د مهربانۍ اراده او کړی نو آیا دوی دا هغه مهربانۍ بندولې شی؟ او په یو قراءت کښې د دواړو په اضافت سره دې، (یعنی کاهفات اومسکات) دې ته ورته او وایه چې الله حمدا دپاره کافی دې، توکل کونکی هم په هغه باندې توکل کوی، یعنی بهر و سه کونکی هم په هغه باندې بهر و سه کوی، ته ورته او وایه اې حمدا قومه تاسو په خپل خاښی یعنی په خپله طریقه باندې عمل کوئ، او مخه هم په خپله طریقه باندې عمل کوم، نو ډیر زړه تاسو ته معلومه شی چې په چا باندې رسوا کونکې عذاب راتلونکې دې، (من) موصولہ د معلوم مفعول دې او په چا باندې همیشگی عذاب نازلیدونکې دې؟ او هغه د دوزخ عذاب دې، او بې شکه الله تعالی دوی په غزوه بدر کښې ذلیلہ کړل، یقیناً مونږ به تا باندې په حق سره دا کتاب د خلقو د هدایت دپاره نازل کړې دې، بالحق، د انزل متعلق دې نو کوم کس چې په نیغه لاړ باندې راشی نو د هغه په هدایت باندې د راتلو فائده هم د هغه دپاره ده، او کوم کس چې گمراه شی نو د هغه د گمراهۍ وبال هم په هغه باندې دې، تاسو ددوی ذمه دار نه یی، چې دوی به زور په هدایت باندې راولی.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: فمن اظلم: أي لأحمده ددي تفسیر مقصد دې خبرې ته اشاره کول دی چې فمن اظلم کښې استفهام انکاری په معنی د نفی دې.

قوله: کذب بالصدق: مفسر علام د صدق نه مراد قرآن اخستی دې او قرآن ته کوم چې صادق دې، مبالغه صدق وئیلې شوی دی

قوله: بلی: مفسر علام د بلی اضافه د سنتو په اتباع کښې کړې ده، حضور ﷺ فرمائیلی دی: من قرأ آیه الله بأحکامها کتب، لهذا آیه کذا "مفلا" د تلاوت په وخت کښې بلی وئیل سنت دی. (حاشیة جلالین)

قوله: الذي جاء بالصدق: د الذي موصول دوه صلی دی یو واحد، او هغه جاء بالصدق (محمد ﷺ) دې، او دویم صدق به المؤمنون دې، کوم چې جمع ده، د اول د صلی رعایت ساتلو د وجې الذي مفرد راوړې شوې دې، او د دویم د رعایت د وجې نه الذي الذين په معنی کښې اخستلې شوې دې، او هم د دویمې صلی د رعایت د وجې نه لولک هم المؤمنون کښې د جمع صیغې راوړې شوی دی، الذي چونکه اسم جنس دې، لهذا په دې کښې د واحد او جمع دواړو گنجائش شته،

قوله: اسواواحسن: د الحسن لوالحسن په معنی کښې دی، ددې عبارت د اضافې مقصد د سوال مقدر جواب دې.

سوال: سوال دادې چې د ذکر شوی آیت نه خو معلومیږي، چې الله تعالی به د مومنانو د نیک تر عملونو صله به ورکړي او بد تر اعمال به معاف کړي، په دې کښې د نیک او د بد عملونو ذکر نشته؟

مفسر علام د مذکوره عبارت اضافه کولو سره جواب ورکړو چې اسم تفضیل په خپله معنی کښې نه دې، بلکه د اسم فاعل په معنی کښې دې، لهذا د نیک اونیکی تر او د بد او بد تر دواړه قسم عملونه په دې کښې داخل شو.

قوله: تخيله: (ن) هیله عقل خرابول، پاگل کول، تخییل هم دغه معنی ده،

قوله: ونفی قراءة بالأضافة: دا دواړه قراونه سبعیه دی، که اضافت سره او وئیلې شی نو کلمات هره لومسکات و محصبه وئیلې شی.

اللہ بتوفی الأنفس حين موتها وان يفتي الله الموت والآخرى إلى أجل مسمى) اني قلت مؤتمرا وانزلة نلس التفتيز تفتي بتوفيتها نلس الحيات بخلاف العكس (ان في ذلك المذکور الايات) دلالات (لقوم يتفكرون) ليتفكروا ان القادر على ذلك لا يد على التفت وفتش لم يتفكروا في ذلك أمر بل (المخلصون من كون الله اني الاضام اليه شفعاء عند الله بزعمهم) قل لهم (أ) يشفعون (ولو كانوا لا يملكون شيئا من الشفاعة وغيرها ولا يفعلون) انكم تفتونهم ولا غير ذلك لا (قل لله الشفاعة جميعا) اني هو مختص بها فلا يشفع احد الا بانه (له ملك السماوات والأرض ثم اليه ترجعون) (وإذا ذكر الله وحده اني دون اللههم المتكبرون) تفتون وانفتحت (قلوب الذين لا يؤمنون بالآخرى وإذا ذكر الذين من دونه اني الاصلام) (وإذا هم يسبحون) قل اللهم يغنى يا الله (قادر السماوات والأرض) متدعها (عالم الغيب والشهادة) ما غاب وما شهود (أنت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون) من أمر الدين اغني لي لما اختلفوا فيه من الحق (ولو أن الذين ظلموا ما في الأرض جميعا ومثله معه لا فتدوا به من سوء العذاب يوم القيامة ويذام ظفرهم من الله ما لم يكونوا يحسبون) يظنون (ويذام لهم سيات ما كسبوا وحاق) نزل (بهم ما كانوا به يستهزون) اي العذاب (فإذا أمس الإنسان الجنس) (وعدعانا إذا عولنا) أعطيتاه (نعمته) انعاما (مينا) قال (أما أوتيته على علم من الله باي لة اهل (بل هي) اي القولة (فتنته) تبتة يتنلى بها الغبد (ولكن أفرهم لا يعلمون) ان التخويل استنراج وامتحان (قد قالها الذين من قبلهم من الأمم كفارون وولم يراهم) (فما أغنى عنهم ما كانوا يكسبون) (فأصابهم سيات ما كسبوا) اني جزاؤها (والذين ظلموا من هؤلاء) اني فزئت (سبيهم سيات ما كسبوا وما هم يحصون) بغايتين غداها ففجطوا منع سبين ثم وشغ عنهم (أو لم يعلموا أن الله يسط الرزق) يؤسعه (لئن يشاء امتحانا) ويغلب (يضعه لئن يشاء ابتلاء) (ان في ذلك الايات لقوم يؤمنون) به

قولہ: ہم اللہ تعالیٰ روحو نہ اعلیٰ، د مرگ پہ وخت، او د چا چي مرگ نہ وی راغلی نو د هغوی په خوب کښي اعلیٰ، یعنی د هغوی په خوب کښي قبض کړی، بیا په چا چي د مرگ حکم لگیدلي وی هغوی ایسار کړی او نور روحونو لره یو وخت مقرر پورې پرېدی، یعنی د هغوی د مرگ وخت پورې، او پرېښودنکي روح تمیز دې، چې د هغې نه بغیر روح حیات باقی پاتې کیدې شی، ددې عکس ممکن نه دې، یقینا په دې ذکر شوو خبرو کښي د غور او فکر کونکو د پاره ویري ښي دی، لهذا په دې خبره باندې پوهه شی چې کوم ذات په دې باندې قادر دې، هغه په بعث بعد الموت باندې هم قادر دې، او قریشو د دې معاملې په باره کښي غور او فکر اونکړو، بلکه دې خلقو الله پرېښودلو سره د نور معبودان یعنی بتان په خپل

خیال کنبی د الله به مخکنبی سفارشیان جور گری دی، ته د دوی نه تپوس اوکړه چې آیا دوی به سفارش کوی؟ اگر که هغوی د سفارش وغیره هیڅ اختیار نه لری، او نه هغوی په دې پوهیږی، چې تاسو ددوی عبادت کوئ، او نه د دې نه علاوه په څه خبره پوهیږی، تاسو اووایئ چې دتولو سفارشونو اختیار صرف د الله سره دې، سفارش هم د هغه سره خاص دې، لهذا د هغه د اجازت نه بغیر څوک سفارش کولې نشی، په زمکه او اسمان کنبی هم د هغه حکومت دې، بیا به تاسو ټول هغه طرف ته واپس کولې شئ، چې کله ددوی معبود پریښودلو سره د الله وحده لا شریک ذکر کولې شی نو د هغه خلقو په زړونو کنبی نفرت راشی، کوم چې په آخرت باندې ایمان نه راوړی، یعنی دوی تنگیږی، او چه د هغه پریښودلو سره د هغوی د معبودانو یعنی دبتانو ذکر اوکړې شی نو هغوی فوراً خوشحاله شی، تاسو دغه شان دعا کوئ چې اې الله، د اسمان او د زمکې پیدا کونکيه، په پټو او په ښکاره باندې خیرداره، اللهم د یا الله په معنی کنبی دې، هم ته د خپل بندگانو په مینځ کنبی په دې دینی معامله کنبی فیصله کولې شي، په کوم کنبی چې دا خلق اختلاف کوی، یعنی د څه په باره کنبی چې دوی اختلاف کوی، ته زموږ په هغې کنبی حق طرف - رهنمائی اوکړه، که ظلم کولو والا سره هر هغه څه چې وی کوم چې د مخ په زمکه باندې دی او دوی سره دومره نور هم وی، نو بیا به هم د بدترینې سزا په بدله کنبی دا ورکړی، او ددوی مخې ته به د الله د طرف نه هر هغه څه ښکاره شی د کوم چې دوی گمان هم نه کولو، او په دوی باندې به ددوی ټول خراب عملونه ښکاره شی، او کوم عذاب پسې چې دوی ټوټې کولې هغه به دوی راوینسی، انسان ته چې کله یو تکلیف وراورسی نو هغه مونږ ته اوازونه شروع کړی او بیا چې کله هغه ته مونږ د خپل طرف نه څه نعمت ورکړو نو واټی، چې دا انعام خوماته ځکه راکړې شوې دې چې الله ته معلومه ده چې څه ددې مستحق یم، بلکه دا یعنی د ده دا خبره فتنه ده، چې د هغې په وجه بنده په امتحان کنبی اچولې شوې دې، خو په دوی کنبی اکثر خلق نه پوهیږی، چې دا ورکړه مهلت او امتحان دې، ددوی نه مخکنبی خلقو هم دا وټیلی دی، لکه قارون او د هغه قوم کوم چې په دې خبره باندې راضی وو، نو د هغوی کارواښی د هغوی په څه کار رانغله، نو د هغوی د خرابو عملونو یعنی د هغوی سزا په هغوی باندې راغله، او په هغه چا باندې هم چې ددوی نه یعنی د قریشو نه ظالمان دی، د هغوی د خرابو عملونو سزا رارسیدونکې ده، او دوی مونږ لره عاجز کونکی نه دی، یعنی زموږ د عذاب نه بچ کیدې نشی، چنانچه اووه کاله په قحط کنبی مبتلا کړې شو، بیا دوی ته فراخی ورکړې شوه، آیا دوی ته دا معلومه نه ده، چې الله تعالی چا ته اوغواړی د امتحان په طور ورته روزی پراخه کوی او چاته چې اوغواړی د امتحان په توگه روزی ورته تنگوی، د ایمان راوړنکو دپاره په دې کنبی ډیرې ښې دي.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: يتوفى: واحد مذکر غائب مضارع معروف (تفعل) هغه روح قبض کوی.

قولہ: "أنفس: جمعُ نفس، روحونہ، خانونہ، یعنی الأنفس اُمی بعض الأرواح عند حضور آجالہا، اللہ مبتداً، یتوفى النفس جملہ خبر، حین موتہا د یتوفى متعلق دے، واؤ حرف عطف، التی لم تمت عطف دے پہ انفس او فی منامہا د یتوفى ظرف دے، مطلب دادے چے د کومو نفسونو د مرگ وخت نہ وی راغلی نو ہفوی د اودہ کیدو پہ وخت کنبے قبض کری، او ہم پہ دے معنی د اللہ تعالیٰ قول ووالدی یوفکم باللیل دے۔

قولہ: "والرسلة نفس التميز." الخ: ددے خلاصہ دادہ چہ نفس پہ دوه قسمہ دے: نفس تمیز او نفس حیات، د نفس تمیز نہ بغیر نفس حیات باقی پاتے کیدے شی خو نفس تمیز د نفس حیات نہ بغیر ژوندے نہ شی پاتے کیدے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نہ روایت دے چہ پہ ابن آدم کنبے یو نفس دے او یو روح دے، د عقل او تمیز تعلق د نفس سرہ دے او د حرکت او ساء تعلق د روح سرہ دے، کلہ چہ بندہ اودہ شی نو اللہ تعالیٰ دہغہ نفس قبض کوی، روح نہ قبض کوی، ہمدغسے قول حضرت علی رضی اللہ عنہ نہ ہم منقول دے، لکہ چہ مخکنبے تیرشوی دی۔

قولہ: "اولو کانو: پہ دے کنبے دے خبرے تہ اشارہ دہ چے ہمزہ د استفہام انکاری دہ، او محذوف باندے داخل دہ، تقدیری عبارت دا دے ایفہون، خنگہ چے مفسر بنکارہ کرے دہ، واؤ حالیہ دے "اولو" شرطیہ دے جملہ د حال کیدود وجے نہ د نصب پہ خانی دہ، د "لو" جواب محذوف دے تقدیر داسے دے اُمی وان کانا ہذہ الصفة تکذبہم من دون اللہ ہضام
قولہ: "قل للہ الشفاعۃ جمیعاً: مفسر غلام د اُمی ہو مختص بہا فلا یفہم احد الا بالذہ اضافہ کولو سرہ د یو سوال مقدر جواب کرے دے،

سوال: للہ الشفاعۃ جمیعاً تہ معلومیہ چے د اللہ نہ علاوہ چانہ د سفارش حق نشتہ، او نہ بہ شوک د چا سفارش او کرے، حالانکہ د احادیثو نہ معلومیہ چے انبیاء عالمان او شہیدان وغیرہ بہ سفارش کوی

جواب: خلاصہ دادہ چے د سفارش خومرہ ہم قسمونہ دی ہغہ بہ د اللہ پہ اجازت سرہ وی، لہذا دا سفارشونہ ہم اللہ تعالیٰ سرہ خاص دی اللہ تعالیٰ او فرمائیل لا یفہون الا لمن ارتقى بل خانی ئے او فرمائیل من ذالذی یفہم عندہ الا بالذہ۔

قولہ: "نعمۃ: انعاماً د نعمۃ تفسیر پہ انعاما سرہ کولو کنبے مقصد د اُمی اولیہ مرجع صحیح کول دی، چے پہ ضمیر او مرجع کنبے متابعت راشی، دا بہ پہ دے صورت کنبے وی چے (ما کانا کنبے ما کافہ او منلے شی او کہ ما (ما، موصولہ او منلے شی، نو دے تاویل ضرورت نہ نہ وی۔

قولہ: ای القولہ: ددی اضافی مقصد د ہی ضمیر او د ہفتی مرجع قول پہ مینج کنبی مطابقت کول دی، دې وجہ نہ د قول نہ مراد مقولہ اخستی ده، او دمقولہ نہ مراد د ہفتہ دا مقولہ ده چې اِیسا کوونہ علی علم او بعضی حضراتو د ہی مرجع نعمۃ گرخولې دې، اِی بل النعمۃ فتنہ پہ دې صورت کنبی بہ د تاویل ضرورت نہ وی،

قولہ: ویدا لہم سیئات ما کسبو: اِی چارو ما ددی عبارت د اضافی مقصد دې خبرې ته اشارہ کول دی چې د سیئات مضاف محذوف دې،

[ایاتونہ: ۵۲-۶۲]

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا بِكُفْرِ الثَّوْنِ وَفَتَحْهَا وَفَرَّئِ بِضَمِّهَا تَنَاسُوا (مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا) لَمَنْ تَابَ مِنَ الشَّرْكِ (إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ) وَأَنِيبُوا (إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلُبُوا) أَخْلَصُوا الْفَتْلَ (لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ لَمْ لَا تُشْعُرُوا) بِغَنِيهِ إِنْ لَمْ تَتُوبُوا (وَأَنبِئُوا أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ هُوَ الْقُرْآنُ (مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَتُمْرَلَا تُشْعُرُونَ) قَبْلَ ابْتِنَائِهِ بِوَفِيهِ فَبَاذِرُوا قَبْلَ أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتِي أَضَلُّهُ يَا حَسْرَتِي أَيْ نَذَائِي (عَلَىٰ مَا فَرَطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ) أَيْ طَاعِهِ (وَلَنْ) مُخَفَّفَةٌ مِنَ الثَّقِيلَةِ أَيْ وَائِي (كُنْتُ لِمَنِ السَّاعِيرِينَ) بِدِيهِ وَكِتَابِهِ (أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي) بِالطَّاعَةِ فَافْتَدَيْتَ (لَكُنْتُ مِنَ الْمُنْقِصِينَ) عَذَابِهِ (أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً) رَجَعْتُ إِلَى الدُّنْيَا (فَأَكُونُ مِنَ الْمُحْسِنِينَ) الْمُرِيدِينَ فَيُقَالُ لَهُ مِنْ قَبْلِ اللَّهِ (بَلَىٰ قَدْ جَاءَ عَذَابُكَ يَا أَيُّهَا الْقُرْآنُ وَهُوَ سَبَبُ الْهَدَايَةِ) (فَكُنْتُ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتُ) تَكَبَّرْتُ غَرِ الْإِيمَانُ بِهَا (وَكُنْتُ مِنَ الْكَافِرِينَ) وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ) بِسَبِّ الشَّرِّكَ وَالْوَلَدِ إِلَيْهِ (وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَقُوتٍ) عَاوَى (لِلْمُتَكَبِّرِينَ) غَرِ الْإِيمَانُ بِلَى (وَيُنْفِئُ اللَّهُ) مِنْ جَهَنَّمَ (الَّذِينَ اتَّقَوْا) الشَّرْكَ (بِعِفَازِهِمْ) أَيْ بِمَكَانٍ قُضِيَ عَنْهُمْ مِنَ النَّجَةِ بِأَنْ يَجْعَلُوا فِيهِ (لَا يَسْمَعُ السُّعُودُ وَلَا هُمْ يَمْرُونَ) (اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ) مُتَضَرِّفٌ فِيهِ خَيْفٌ بِنَاءً (لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ) أَيْ مَفَاتِيحُ خَزَائِنِهِمَا مِنَ الْفَطْرِ وَالْبَنَاتِ وَغَيْرِهِمَا (وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ) الْقُرْآنُ (أَوَّلِيكَ هُمْ الْخَائِرُونَ) مُتَعَبِّلٌ بِقَوْلِهِ (وَيُنْفِئُ اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا) الْخُ وَمَا بَيْنَهُمَا اعْتِرَاضُ

ترجمہ: خُما د طرف نہ او وایہ چې اِی عَمّا بندگانو اچا چې پہ خپل عَمّا باندې زیاتې کړې دې په تاسو د الله د رحمت نہ مایوسه کیږئ مہ، تقنطوا د نون پہ فتحې او کسرې سره، او پہ ضعی سره هم ونیلې شوې دې، یقینا الله تعالیٰ بہ د هغه کس ټول گناهونه معاف کړی چا چې د شرک نہ توبہ او کړه، بې شکہ هغه لوڼې بښنې والا اورحمت والا دې او تاسو ټول خپل پروردگار طرف ته رجوع کوئ او د هغه حکم پوره کوئ، یعنی عمل د هغه د پارہ خالص کړئ، مخکښې ددې نہ چې په تاسو باندې عذاب راشی، بیا بہ ستاسو مدد نہ کیږی، دې عذاب لږه لږې کولو سره کہ تاسو توبہ اونه باسئ او تابعداری او کړئ د هغه بہترین خیز کوم چې ستاسو د پروردگار د طرف

نہ تاسو ته نازل شوې دې، او هغه قرآن دې، مخکېنې ددې نه چې په تاسو عذاب راشي اچانک، او تاسو ته خبر هم نه وي، ددې د راتلو نه مخکېنې تاسو ته د دې د راتلو وخت خبر هم نه وي، لهدا توبه او باسن مخکېنې ددې نه چې يو کس او وایي چې افسوس عفا په هغه کوتاهي باندې کومه چې ما د الله په باره کېنې يعنی په تابعداري کېنې او کړې، يا حسرتي باندېنې په معنی کېنې دې، محمد دې دين او ددې کتاب لره په توقو سره نيونکو نه ووم، ان عظمت عن الله ده، يا به دا وایي چې چري الله تعالی په دنيا کېنې ماته د تابعداري هدايت را کړې وو، نو ما به هدايت موندلې وو، نو محمد به هم د هغه د عذاب نه د بچ کيدو نه ووم، يا شوک عذاب کتلو سره به دا وایي چې کاش په دنيا کېنې عفا واپسي اوشی، نو محمد به هم د نيکانو خلقو نه يعنی د مومنانو نه شوې ووم، يعنی د ايمان را وړونکو به ووم، نو ده ته به د الله د طرف نه او ونيلې شی چې آيا به شکه تاته عفا قرآني ايتونه را رسيدلې وو او هغه د هدايت ذريعه وه، کوم چې تار د کرل، او په هغې باندې د ايمان را وړلو نه تا تکبر او کړو، او ته د کافرانو نه شوې، او کوم خلقو چې په الله باندې د هغه طرف ته د شرک او د ولد نسبت کولو سره دروغ او تېل نو ته به او گوړې چې د قيامت په ورځ به د هغوی مخونه تور وي، آيا د ايمان نه تکبر کولو والا خائي جهنم نه دې؟ او ولې نه دې، او کومو خلقو چې د شرک نه عفا بچ کړو نو الله تعالی به هغوی د کاميابي په مقام کېنې د داخلیدو په سبب د جهنم نه بچ کړی، او هغه خائي جنت دې، او که مفازة مصدر ميمی او (ب) لره سببيه او گنېلې شی نو ترجمه به دا وی چې الله به دوی د کاميابی د وجه نه د جهنم نه بچ کړی، داسې چه دوی به جنت ته داخل کړې شی، دوی ته به يو تکليف هم نه مرسى، او نه به دوی پرېشانه شی، الله تعالی د هر شيز پيدا کولو والا دې، او هم هغه د هر يو شيز محافظ دې، يعنی چې په هغې څنگه غواړی تصرف کوی د اسمانونو او د زمکې د کتبيانو مالک دې، يعنی د زمکې او د اسمانونو د خزانو مالک دې او هغه اوبه، پتي وغيره دی، چا چې هم د الله د آيتونو د قرآن نه انکار او کړو هم هغه په تاوان کېنې دې، په دې جمله کېنې د (والذين كفروا) عطف د الله په قول يعنى الله الذين كفروا الله باندې دې، او د دې دواړو په مينځ کېنې الله عالى کل هي، الله جمله معترضه ده،

نوبت: ددې جملې اسميې عطف په جمله فعلیه باندې دې، کوم چې جائز دې.

د قيوداتو فوائد او تسهيل

قوله: يا عبادي: بهذا الموضع مما مفتوحه به يا عبادي کېنې دوه قراخونه دی د يا، په حذف سره او د دال په کسرې سره، ای يا عباد و نيوت يا موم هم الما ای يا عبادی.

قوله: الذين أسرفوا على أنفسهم: أسرفوا د اسراف نه ماضی جمع مذكر غائب، هغوی زياتي او کړو، د حد نه واوريدل، يعنی په خپل نفس باندې نې په معصيت او گناه کولو

سرہ زیاتی اوکړو، دلته د اسراف نه اسراف فی المعصية مراد دې، د اسراف معنی ده مطلقا زیاتې کول، اسراف مقید مثلا، لمر فی المال، کښې به مجازا استعمال وی، او بعضې حضراتو ددې عکس وئیلې دې، خو اول راجع دې.

سوال: د اسراف صله "علی" نه ده؟

جواب: اسراف چونکه د جنایت معنی لره متضمن دې، ځکه ددې صله "علی" راوړل صحیح دی.

قوله: لا تقنطوا: دا اکثر (س، ض، ن) نه رازی، د (ک) نه شاذ دې،

قوله: هو القرآن: دا د احسن تفسیر دې یعنی په اسمانی کتابونو کښې قرآن د ټولو نه بهترین دې.

قوله: أن تقول نفس: (ان) او څه چې ددې لاندې دی مفعول لاجله کیدو د وجې نه محلا منصوب دی، زمحشری ددې تقدیر کولای آن تقول وئیلې دې، او ابا البقاء لاندې لکه هغه آن تقول، او مفسر علامه د باحوال فعل مقدر معمول گرځولې دې، ځنګه چه ښکاره ده.

قوله: بالطاعة: په یوه نسخه کښې بالطافه دې

قوله: بنسبة الشريك والولد إليه: دا عبارت دې خبرې ته اشاره کوی چې دلته مطلقا کذب مراد نه دې، بلکه هغه کذب مراد دې د کوم نه چې شرک لازمېږي، ځکه چې مخکښې کوم وعید ذکر شوې دې هغه د مطلقا کذب نه دې، بلکه دا هغه کذب دې د کوم کذب نه چې کفر لازمېږي.

قوله: معاليد: دوولای وولید جمع ده، په معنی د کنجی په هر څیز کښې د ډیر تصرف او قدرت لرلو نه کنایه ده.

[ایا قوله: ۶۴-۷۰]

قُلْ أَقْبِرُ اللَّهَ تَأْمُرُونِي أَعْبُدُ أَيُّهَا الْغَافِلُونَ غَيْرَ مَنصُوبٍ بِأَعْبُدُ الْمَفْعُولُ لِتَأْمُرُونِي بِتَقْدِيرِ أَنْ يَنْوِنَ وَاحِدَةً وَيَنْوِنَ إِدْعَامَ وَفَلَكَ إِدْعَامَ وَلَقَدْ أَوْحَى إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ وَاللَّهُ (لِسَنِّ أَشْرَكْتَ) يَا مُحَمَّدُ فَرَضَ لِيَصْبُلَ عَمَلِكَ وَلِتَكُونَ مِنَ الْخَاسِرِينَ (بَلَى اللَّهُ) وَخَدَهُ (لَقَدْ أَعْبَدُ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ) إِنْعَامَ عَلَيْكَ (وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ) مَا عَزَلُوهُ حَقَّ مَفْرُوضِهِ أَوْ مَا عَظَمُوهُ حَقَّ عَظَمَتِهِ جِئْنَاكُمْ بِهَ غَيْرِهِ (وَالْأَرْضُ جَمِيعًا) خَالِ أَيْنَ الشَّيْءِ (قَبَضْتَهُ) أَيْنَ مَقْبُوضَةٍ لَهُ أَيْنَ فِي مَلِكِهِ وَتَصَرُّفِهِ (يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ) مَجْمُوعَاتٍ (يَكُونُونَ) بِفَرْقِهِ (سُجَّاتُهُ وَكُنَّ أَيْ شَرَكُونَ) مَعَهُ (وَلْيُخَوِّضِ فِي الصُّورِ) الشَّلْفَةُ الْأُولَى (فَصَوِّقْ) غَاتٍ مِنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمِنْ فِي الْأَرْضِ (لَأَمِنْ شَاءَ اللَّهُ) مِنَ الْغُورِ وَالْوَلْدَانِ وَغَيْرِهِمَا (لَقَدْ فَعِلَ فِيهِ الْغُورِي

فَإِذَا هُمْ أُنذِرُوا بِجَمِيعِ الْخَلْقِ الْآخِرِينَ (يَقَامُ يَنْظُرُونَ) يَنْتَظِرُونَ مَا يُلْغَلُ بِهِمْ (وَأَلْمَزُوا الْأَرْضَ) أَضَاءَتْ (يُؤْمَرُونَ بِهَا) حِينَ يَتَخَلَّى اللَّهُ لِفَضْلِ الْفَضَاءِ (وَوُضِعَ الْكِتَابُ) كِتَابُ الْأَفْغَالِ لِلْجَنَابِ (وَجِيءَ بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ) أُنْزِلَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا يَنْتَهَوْنَ لِلرُّسُلِ بِالْبَلَاغِ (وَلَفِضَ يَنْفَعُ بِالْحَقِّ) أُنْزِلَ الْفُضْلُ (وَهُمْ لَا يَظْلُمُونَ) حِينَ (وَوُضِعَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَعَهَا) أُنْزِلَ جَزَاءُهُ (وَهُوَ أَعْلَمُ عَالِمٍ) بِمَا يَلْعَلُونَ) فَلَا يَخْجَاجُ إِلَى شَاهِدٍ

ترجمہ: تہ ورتہ او وایہ ای جاہلانوا یا ہام تاسو ماتہ د غیر اللہ عبادت وایہ، ہمد تلمرونی معمول د اُعبد بہ ذریعہ منصوب دی، د اُن پہ تقدیر سرہ، یو نون، د وہ نوناتو سرہ، او ادغام او بغیر د ادغام نہ، یقینا ستا طرف تہ او ہفہ نییانو طرف تہ کوم چہ ستا نہ مخکنی تیر شوہ دی، دا وحی لپلہ شوہ دہ، چہ واللہ کہ فرض کرہ ای محمد ﷺ تا تہ ہم شرک او کرہی نوہی شکہ ستا عمل بہ ہم ضائع شی، او یقینا تہ بہ د تاوانیانو نہ شی، بلکہ تہ د اللہ وحدہ عبادت کوہ، او خان باندی د ہفہ بہ انعام باندی د شکر کوئکو نہ شہ، او دی خلقو د اللہ عظمت پیژندلہ نہ دی، خنگہ چہ پیژندل پکار، ہفہ سرہ پہ شرک کولو سرہ نہ نہی د ہفہ حق او پیژندلو خنگہ چہ د ہفہ د پیژندلو حق وو، او نہ نہی د ہفہ تعظیم او کرو خنگہ چہ پکار وو، تہولہ زمکہ بہ د قیامت پہ ورخ د ہفہ پہ مٹی کنبی وی، جمیعاً حال دی، یعنی اوو وارہ زمکی بہ د ہفہ پہ قبضہ کنبی وی، یعنی د ہفہ پہ ملکیت او تصرف کنبی بہ وی، او تہول اسمانونہ بہ د ہفہ پہ بنی لاس کنبی راغونہ دی، یعنی د ہفہ پہ قدرت کنبی بہ وی، ہفہ پاک دی او اوچت دی د ہفہ خیز نہ کوم چہ دا خلق د ہفہ شریک جو روی، او شپیلی بہ اووہلی شی، اولہی شپیلی، لہذا پہ زمکہ او اسمانونو کنبی چہ عہ دی تہول بہ مرہ شی، خو چہ چالرہ ہفہ اوغوار، یعنی حورې او ماشومان وغیرہ یا بہ دوبارہ شپلی اووہلی شی، ہم ہفہ وخت بہ تہول مرہ مخلوق پاسیری، او انتظار بہ کوی، چہ دوی سرہ بہ خہ معاملہ کیہی، او زمکہ بہ د اللہ پہ حکم سرہ پرق وہی، چہ کلہ ہفہ د مقدمو فیصلو د پارہ کینی، کتاب یعنی اعمال نامہ بہ د حساب د پارہ مخکنی کیغودلہ شی، او نییان او شہیدان بہ راوستلہ شی، یعنی محمد ﷺ او د ہفہ امت بے راوستلہ شی، او دا خلق د رسولانو د پیغام رسولو گواہی ورکری، او د خلقو پہ مینغ کنبی بہ پہ عدل او انصاف سرہ فیصلہی اوکری، او پہ دوی باندی بہ د ذریعہ برابر ہم ظلم نہ کیہی، او ہر کس تہ بہ د ہفہ د عمل پورا پورا بدلہ ورکری شی، او عہ چہ دا خلق کوی ہفہ دہی نہ دیر نہ خبردار دی، لہذا ہفہ تہ بہ د گواہ ضرورت نہ وی۔

د قیوداتو فوائد او تسہیل

قوله: أَنذِرُوا اللّٰهَ تَأْمُرُونِي: دا پہ اصل کنبی أَنذِرُوا اللّٰهَ تَأْمُرُونِي، د اعبد مفعول غیر اللہ نہی پہ تلمرونی باندی کوم چہ د اعبد عامل دی، مقدم کرو، بعضی حضراتو ونیلہ

دی چې دا صورت ضعیف دي، خو ضعیف وئیل صحیح نه دی، ځکه چې (ان په لفظونو کښې نشته، لهذا د دې عمل به باقی نه وي.

دویم صورت به دا وی چې غیر الله د تماروونی په ذریعه منصوب او منلې شی، او اعبد ددې نه بدل شی، نو تقدیر به داسې وی، قل: **أَتَأْمُرُونَ بِمَعَادِ اللَّهِ** دا ترکیب به د بدل الاشتعال د قبیلې نه وی.

دریم صورت به دا وی چې غیر د فعل محذوف د وجې نه منصوب شی، **أَيُّ أَهْلًا مَوْلَى اللَّهِ** په دې صورت کښې به ددې مابعد ددې د پارہ مفسر وی، ددې نه علاوه نور ترکیبونه هم کیدې شی. (اعراب القرآن)

قوله: تَأْمُرُونَ: صیغه جمع مذكر حاضر، تاسو ماته حکم راکوئ، په دې کښې (ی ضمیر واحد متکلم ده، او نون د ادغام د وجې نه مشدد دي.

قوله: وَلَقَدْ أَوْحَى إِلَيْكَ: لام د جواب قسم د پارہ دي، **أَيُّ وَاللَّهِ** لفظه قد حرف تحقیق دي، اوحی فعل ماضی مجهول دي، او اولشک قائم مقام د نائب فاعل دي، او بعضی حضراتو وئیلی دی چې نائب فاعل د سیاق او سباق د قرینې د وجې نه محذوف دي، **أَنْ لَّوْكَ إِلَيْكَ التَّوْحِيدُ**

قوله: فَرَضًا: دا د یو سوال مقدر جواب دي،

سوال دادې چې پیغمبران معصوم وی د هغوی نه د شرک جرم نشی کیدلې، نو بیا لهن **أَشْرَكَتْ وَلِيَّ** او وئیلې شول؟

جواب: د فرض محال په توگه وئیلې شوی دی بعضی حضراتو دا جواب ورکړې دي چې خطاب اگر چې حضور ﷺ ته دي خو مراد ترې نه امت دي،

خو اوس سوال دا پیدا کیږي چې بیا خو د لهن **أَشْرَكَتْ** په ځانې لان **أَشْرَكْتُمْ** وئیل پکار وو، ددې جواب دادې چې د دې معنی دا ده **لَوْ لَوْ إِلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ لَأَشْرَكَتُ** ځکه چې په عربو کښې وئیلې شی **كَأَنَّا الْأُمُورَ عَلَى كَأَنَّا كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَّا حَلَّةٌ**.

[ایا توله: ۷۱-۷۵]

(وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا) بفنن (إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُجْرًا) جماعات متفرقة (حَتَّىٰ إِذَا جَافَوْهَا لَبَّيْتُمْ أَنبَاءَهَا) جَوَابُ إِذَا (وَقَالَ لَهُمْ خُذْنَاهَا إِلَيْنَا يُكْمَدُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ) القرآن وغيره (وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا قَالُوا بَلَىٰ وَلَكِنْ حَسْبُ كَلِمَةٍ الْعَذَابِ) أَيْ (لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ) الآية (عَلَى الْكَافِرِينَ) (يَهْلُ أَذْخَلُوا) أَنبَاءُ جَهَنَّمَ عَالِيَيْنَ فِيهَا (مُنْذِرِينَ الْخُلُودِ (لَهُمْ مَقْلُوبٌ) مَاوِي (الْمُتَكَبِّرِينَ) جَهَنَّمَ (وَسِيقَ الَّذِينَ الْفُتُوْرَاءُ بِهِمْ) يُنْطَبِ (إِلَى الْجَنَّةِ زُجْرًا حَتَّىٰ إِذَا جَافَوْهَا لَبَّيْتُمْ أَنبَاءَهَا) الْوَاوِي بِهِ لِلْعَالِ بِفَعْدِيرِ قَدْ (وَقَالَ لَهُمْ خُذْنَاهَا سَلَامًا)

عَلَيْهِمْ سَلِيمٌ خَالٍ (فَإِذْ عَلِمَهَا خَالِيَيْنِ) مُقَدَّرِينَ الْخُلُودَ فِيهَا وَخَوَّابٍ إِذَا فُتِّرَ أَيْ دُخُولَهَا وَسُؤْلُهُمْ
وَفَتْحِ الْأَنْزَابِ قُبُلَ مَجِيهِمْ تَكْرِمَةً لَهُمْ وَسُؤْلُ الْكَلْبِ وَفَتْحِ الْأَنْزَابِ جَهَنَّمَ جَنْدِ مَجِيهِمْ يَتَنَبَّأُ عَزَمًا إِلَيْهِمْ
إِنَّمَا لَهُمْ (وَقَالُوا) خُطِيفٌ عَلَى دُخُولِهَا الْمُنْفَرِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقْنَا وَعَدَهُ) بِالْخَبَرِ (وَأَوَدُّنَا الْأَرْضَ) أَيْ
أَرْضَ الْخَبَرِ (نَتَّبِعُ) نَزُولَ (مِنْ الْجَنَّةِ هُنْتُ لَشَامَ) لِأَنَّهُ كَلَّمَهَا لَا يُخَارَ فِيهَا مَكَانٌ عَلَى مَكَانٍ (فَتَنَمَّرُ أَجْرُ
الْعَالَمِيِّينَ) الْخَبَرِ (وَكُرِّي الْمَلَائِكَةُ خَالِيَيْنَ) خَالٍ (مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ) مِنْ كُلِّ جَانِبٍ بَنُو (يَسُوعُونَ) خَالٍ مِنْ
ضَمِيرِ خَالِيَيْنَ (وَمُحَمَّدٌ رَيْبُهُمْ) مُلَابِسِينَ لِلْخَفْدِ أَيْ يَلْمُؤُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ (وَكَيْفَ يَتَنَبَّأُ) بَيْنَ جَمِيعِ
الْمَخْلُوقِ (بِالْحَقِّ) أَيْ الْغَدْلِ فَيُدْخِلُ الْمَلْمُؤُونَ الْخَبَرَ وَالْكَافِرُونَ الشَّرَّ (وَكَيْفَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِيِّينَ) خُتْمُ
اسْتِغْرَارِ الْفِيْهِنِ بِالْخَفْدِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ

ترجمہ: او دلی دلی د کافرانو پہ یہ بہ مختلفو دلر کنبی پہ سختن سرہ بہ جہنم تہ اوشرلی شی،
چی کلہ دوی جہنم تہ اورسی نو د جہنم دروازی بہ کولاؤ شی فصحت الاولیاءہ د اذ جواب دی، ہلتہ بہ
نگرانان ددوی نہ تیوس او کری چی آیا تاسولان تہ رسول نہ ووراعلی، چی تاسو شی تہ ستاسو درب
ایتونہ قرآن وغیرہ لوستلی وو،؟ او تاسو شی ددی ورخی د ملاقات نہ یروئی وئی؟ دوی بہ جواب
ورکری چی آو رشتیا دی، خود د عذاب کلمہ ہقی دلاملان جہنم، اللہ پہ کافرانو باندی پخہ شوہ،
حکم بہ ورکری شی چی اوس د جہنم پہ دروازو باندی داخل شی کوم خائی چی بہ تاسو ہمیشہ
اوسئ، پہ داسی حال چی ہمیشہ والی ستاسو پہ نصیب شو، نو د سرکشو د پارہ خراب
خائی دی، او کوم خلق چہ خپل رب نہ یریدل، د ہغوی دلی دلی بہ جنت تہ بہ عزت سرہ روانی کری
شی، تردی چی ہغوی جنت تہ اورسیپی پہ داسی حال چی دروازی بہ کولاؤ وی، وفتحت کنبی
واؤ حالیہ دی، د قدہ تقدیر سرہ، او د ہغہ خائی نگرانان پہ دوی تہ اووایی چی پہ تاسو دی
سلام وی خوشحالہ اوسئ او تاسو دی تہ ہمیشہ د پارہ لار شی، پہ داسی حال چی ددوی پہ دی
کنبی دا ہمیشہ اوسیدل مقدر شول، د (اذ) جواب مقدر دی، ائی دعوہ او ددوی بوتلل
او ددوی د راتلو نہ مخکنبی د دروازو کولاویدل اعزاد دی، او د کافرانو شرل او جہنم
تہ د راتلو نہ پس د دوزخ دروازی کولاوہل چی د جہنم ہغہ گرمالی برقرار وی، د دوی
د سپکوالی د پارہ دہ، دوی بہ وائی چی د اللہ شکر دی چا چی مونہ سرہ د خپل جنت وعدہ پورا
کرہ او مونہ ہغہ د زمکی یعنی د جنت وارثان جو کرہو، چی بہ جنت کنبی مونہ کوم خائی غوارو
اوسپو بہ، خکہ چی جنتی بہ یو خائی تہ پہ بل خائی باندی ترجیح نہ ورکوی، نو د عمل
کونکو محہ بنہ بدلہ دہ، او تہ بہ فرشتو لورہ د ہغی د خلور وارہ طرفو نہ د عرش نہ گیر چاپیرہ د خپل
رب تمسیح او ثنا ویونکی یعنی پہ دی کنبی مشغولہ گوری، یسبحون د حافین د ضمیر نہ
حال دی، یعنی سبحان اللہ و الحمد لہ وائی، او پہ دوی کنبی یعنی د تولو مخلوقاتو پہ مینخ
کنبی بہ پہ حق سرہ یعنی پہ عدل او انصاف سرہ بہ فیصلہ او کری شی، نو مومنان بہ جنت او

کافران بہ دوزخ تہ داخل شی، او اویہ وئیلہ شی چہ تولیٰ خویبانی د اللہ د پارہ دی، کوم چہ د تول جہان پالونکہ دی، د دوو دلو یعنی د جنتیانو او د دوزخیانو ہیساریدل داستقران نہی د ملانکو پہ حمد سرہ ختم شی، (واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم)

د قیوداتو فوائد اوتسہیل

قوله: وسیق الذین کفروا: یعنف، واؤ عاطفہ، سیق فعل ماضی مجهول، الذین اسم موصول، کفروا صلہ، موصول د صلی سرہ د سیق نائب فاعل، إلی جہنم سیق د متعلق دی، زمرأ حال دی، زمر د زمرۃ جمع دہ، پہ معنی د جماعت سرہ.

قوله: یعنف: ددی اضافی پہ سرہ د سختی بیان کول دی، خکہ چہ د جہنمیانو سرہ ہم دا حال مناسب دی،

قوله: سیق الذین اتقوا: ہمہرہر بلطف: د لطف پہ اضافہ کول د احترام او د اکرام د بیان د پارہ دی،

سوال: د جہنمیانو او دوزخیانو دوارو د پارہ د سیق لفظ استعمال شوې دی، د جہنمیانو د پارہ معنی بیان کړې شوه، (پہ سختی او پہ زور سرہ شرل او د جنتیانو د پارہ نہی معنی بیان کړه) (پہ عزت او احترام سرہ بوتلل) حالانکہ لفظ یو دی، صیغہ یوہ دہ، مادہ یوہ دہ، نو پہ دوارو خایونو کښې پہ معنی کښې فرق د څه وجې دی؟

جواب: د جہنمیانو د پارہ سیق لفظ استعمال صحیح او معقول دی، خکہ چہ کله د هغوی د پارہ د سزا او د عذاب فیصلہ اوکړې شوه، نو د هغوی حیثیت د داسې مجرم دی، چاته چہ د قید حکم ورکړې شوې وی، نو داسې باغی او مجرم پہ سختی او تیزنی سرہ بوتلل شی، چہ زر نہ زر هغه جیل خانې تہ داخل کړې شی، البته د هغه خلقو پہ بارہ کښې سوال پیدا کیږی، چہ د چا د پارہ د جنت فیصلہ کړې شوې وی نو د هغوی پہ تیز نی سرہ د بوتلو څه ضرورت دی، هغوی خو پہ عزت او احترام سرہ بوتلل بوتلل پکار وو، ددی جواب دادې چہ الذین اتقوا: ہمہرہر نہ مخکښې مضاف محذوف دی، او هغه مراکب دی، اوس بہ عبارت داسې وی سیق مراکب الذین اتقوا: یعنی د جنتیانو سورلئ بہ تیزنی سرہ بوتللې شی، چہ هغوی خپل د آرام خایونو تہ زر اورسی، او د لفظ د محذوف کنترولو قرینہ دا دہ چہ دا جنتیان بہ پیدل نشی بوتللې، بلکه د قبرونو تہ پاسیدو سرہ بہ دوی تہ سورلئ ورکړې شی.

ما أھل قول الزمیری فی هذا الصدد، قال: قرأت قلت کیف عرعن الذھاب بالذھبن جمعا باللفظ السوق؟ قلت: المراد سوق أهل النار، طردھما إلیھا بالھوان والعنف كما یُقلل بالأسارى والمخارجین علی السلطان إذا سقوا إلی حبس أو قتل والمراد سوق أهل الجنة سوق مراکبھم لأنھ لا یذهب جمعا لا

راکښ وځېا ټي دارالکرامه والړهوان کما ټفل عن ټعرف وټکرم من الوافدين هل بعض الملوك فعنان بين السوفين، (اعراب القرآن للذوق)

قوله: حتی اذاجاموها ففتحت ابوابها. حتی ابتدائه ده، اذاجاموها شرط، فتحت ابوابها، په اتفاق سره جزاء ده.

قوله: حتی اذاجاموها وفتحت ابوابها:

سوال: دلته په وفتحت ابوابها کښې واوړلې شوې دې ددې نه مخکښې واو نه دې راوړې شوې، په دې کښې څه نکته ده؟

جواب: په دې کښې دا نکته ده، چې د جيل خانو دروازې عام طور سره بندي وی چې کله يو مجرم راوستلې شی نو هغه وخت د لږ وخت د پاره کولای کړې شی، بيا فورا بندي کړې شی، په دې کښې د راتلونکو سپک والې دې، لهدا په دې کښې واو مناسب نه دې، په خلاف د مهمان خانو او د سيل د ځايونو، چې هغه دراتلونکو په انتظار کښې کولای وی، نو په دې کښې د راتلونکو عزت دې، نو دلته واو مناسب دې، دلته د (اذ) په جواب کښې درې صورتونه کيدې شی:

- ① وفتحت جواب شرط دې، واو زانده دې، دا د کوفيانو او د اخفش رايې ده.
- ② جواب محذوف دې، زمخشری وټيلې دی چې د حالدين نه پس دې محذوف او منلې شی، ځکه چې د متعلقات شرط نه پس معطوف عليه راوړې شی، تقديری عبارت به داسې وی: [طمانوا او مبرد سعدوا مقدر منلې دې، او محلی دملوها مقدر منلې دې،
- ③ بعضې حضراتو وټيلی دی چې جواب وقال لهم عزتها دې، د ولا په زياتوالی سره.

قوله: مقدرين الخلود فيها: ددې عبارت مقصد ددې اعتراض جواب ورکول دی، چې حالدين د فادملواد ضمير نه حال دې، او د حال او د ذوالحال زمانه يوه وی، حالانکه دلته د دواړو زمانه يوه نه ده، ځکه چې د داخليدو نه پس هميشه والې وی نه چې يو ځايې؟

ددې جواب دا ورکړې شو چې د هغوی د پاره هميشه والې په تقدير کښې ليکلې شوې دې، يعنی هغوی به جنت ته داخل شی په داسې حال چې هميشوالي د هغوی په تقدير کښې ليکلې شوې دی.

[۴۰] سورة غافر (المؤمن)

سورة غافر مكية الا "الذين يجادلون" الايتين خمس ولما نزلت

سورة غافر مكي دي، سوا د: اللہ صاحبوں دہ آیاتونو نہ، اوپہ دي کنبی پنخہ اتیا آیتونہ دي.

[آیتونہ ۱-۹]

بسم الله الرحمن الرحيم (رحمہ اللہ اعلیٰ بمرادو یہ) تلیل الکتاب القرآن مبتدا (من اللہ) خبرہ (الغفر) فی ملکہ (الغفر) بغفرہ (غافر اللہ) للمؤمنین (وکايل التوب) لهم تصغر (کجیہ الوقاب) للکفرین ائی مشدّدہ (ذی الطول) الإنعام الواسع وهو مؤنث علی الذمائم یکن علیہ الصفات لإضافة المنقح بنہا لتعريف کما فی آخره (لا إله الا هو) التوحييد النزع (ما یجادلون فی آیات اللہ) القرآن (الا الذين کفروا) من أهل مكة (فلا یغزک) تغلبہم فی البلاد (للمنافي) سالیمن لأن عاقبتهم النار (کذبت قبلهم قوم نوح والأحراب) عقاب وثمود وغيرهما (من بعدهم) همت کل أمّة برسولهم لتأخذوه (وجادلوا بالباطل لیدحضوا) یزلبوا (یہ الحق) فأخذهم بالعیاب (فکیف کان عقاب) لهم ائی هو واقع مؤفہہ (وکذک) حقت کلمة ربک ائی (لا ملأان جہنم) الآتہ (علی الذین کفروا) أنهم أصحاب النار بتدل من کلمة الذین یحیلون العرش) مبتدا (ومن حولہ) عطف علیہ (یسبحون) خبرہ (یحسب ربهم) ثلاثین ليعخذ ائی یقولون سبحان الله ویعذبوہ (ویؤمنون) یؤمنون (تعالی) یصلیون بوحدانیہ (ویستغفرون) لیؤمن آمنوا یقولون (ربنا ویستغفرون) ائی ویستغفرون عن ذنوبہم (وعلما) ائی ویستغفرون عن ذنوبہم (فأخبر) لیؤمن ثابوا) من الشک (وأنهوا سبیلک) دین الإسلام (وہم عذاب الجہنم) النار (ربنا وأذعبلهم جنات عدن) إفانہ (الئی) وعدہم (ومن صلح) عطف علی لم فی وأذعبلهم أو فی وعدتهم (ومن کلمهم) وأذعبلهم (وکرناهم) ائی (الغفر) التکرم فی معنہ (وکریم السوات) ائی عذابہا (ومن فی السوات) یومض) يوم القيامة (فقد رحمته) وذلك هو الغفر العظیم

لو حجه: شروع کوم د اللہ یہ نوم سرہ چہ دیر مہربانہ او دیر رحم کولو والا دی، حم د اللہ ددی نہ خہ مراد دی، ۲؟ اللہ ددی نہ بنہ خبردار دی، داکتاب قرآن ہ ہفہ اللہ طرف نہ نازل شوہ دی چہ بہ خپل ملک کنبی غالب دی، او د خپل مخلوق نہ خبردار دی، تنزیل الکتاب، مبتدا، دہ، من اللہ، خبر، د مومنانو گناہونو لہ معاف کونکي د ہغوی توبہ قبولونکي التوب مصدر دی، بہ کافرانو باندی سخت عذاب والا دی، شدید بہ معنی د مشدد، دی، دیر فراخہ انعام کونکي دی، ہغوی بہ دی صفتونو سرہ ہمیشہ متصف دی، لہذا د دی دري صفاتو مشتقاتو اضافہ بہ د تعریف د پارہ وی، لکہ چہ اخی صفت (ذی الطول) دی، چہ د ہفہ نہ سوا بل شوک معبود نشتہ، ہم ہفہ طرف نہ تلل دی، د اللہ تعالیٰ پہ آیتونو کنبی یعنی پہ قرآن کنبی

هغه خلق چېگړې کوی کوم چې کافران دی دمکې والو نه، لهذا ددوی په ښارونو کېنې په امن سره د معاش د طلب د پاره تلل راتلل سفر کول تا په دهوکه کېنې وانه چوی، ځکه چې د هغوی انجام جهنم دې، ددې نه مخکېنې قوم نوح خپل نبي ﷺ دروغ او گټولو، او ددوی نه پس نورو امتونو یعنی عاد و ثمود وغيره دروغ او گټول، او هر يو امت د خپل رسول د گرفتارولو (د قتل) اراده او کړه، او په باطله کېنې پېغونه او کړل، چې په دې کېنې هوده طریقي سره حق باطل کړی، نو ما هغوی په خپل عذاب کېنې گرفتار کړل، نو محاسبان ددوی په حق کېنې څنگه وو؟ یعنی هغه په ځانې وو، او دغه شان ستا د رب حکم د کافرانو په باره کېنې ثابت شو، او هغه حکم (المؤمنون) چې هغوی دوزخیان دی، لهم اصعب النار د کلمه نه بدل دې، د عرش او چتون کې فرشتې، او هغه فرشتې چې د عرش نه گیر چاپېره دی، د حمد سره د الله پاکي بیانوی، یعنې سبحان الله وحمده واثی، (الله منزه عن العرش) مبتدا ده، یسبحون ددې خبر دې، او په الله تعالی باندې پوره بصیرت سره ایمان راوړی، یعنی دالله تعالی د وحدانیت تصدیق کوی، او د ایمان والو د پاره استغفار کولو سره، واثی، ای محمون پروردگاره تا په هر څیز باندې د خپل رحمت او علم سره احاطه کړې ده، یعنی ستا رحمت او ستا علم په هر څیز د حاوی دې، نو چې کومو خلکو د شرک نه توبه او کړه او ستا په لار باندې په یعنی دین اسلام باندې نې تلل او کړل هغوی به معاف کړې او د جهنم د اور کې پېچ کړی، ای زمونږ پروردگاره ته دوی لره د هیشوالی په جنت کېنې داخل کړی د کوم چې تا دوی سره وعده کړې ده، او ددوی پلارنیکه ددوی بنحی او د اولاد نه چې څوک نیکان وی د (من صالح) عطف په (هم) باندې دې، کوم چې په (ادخلهم) کېنې دې، یا په هغه (هم) باندې دې کوم چې په (وعدتهم) کېنې دې، بې شکه ته په خپل کارونو کېنې غالب او حکمت والا کې، او ته دوی لره د گناهونو نه یعنی د هغې د عذاب نه اوساته، او څوک چې تا د قیامت په ورځ د گناهونو (عذاب) نه اوساتلو بې شکه تا په هغه باندې رحمت او کړو او هم دغه لویه کامیابی ده.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

فوله: وقابل التوب:

سوال: دغافر لاندې لودل کېل التوب مفهوم یو دې، نو بیا د قابل التوب د ذکر کولو څه فائده ده؟
 جواب: وقابل التوب کېنې واؤ راوړلو سره اشاره او کړه چې په دواړو کېنې فرق دې، ځکه چې د گناهونو ختمیدل بغیر د توبې نه ممکن دی، او په بعضې گناهونو کېنې د توبې قبلیدل ممکن دی، او په بعضو کېنې نه، لهذا ددې په مینځ کېنې څه ملازمت نشته، دغې مغایرت ته د اشارې کولو د پاره د واؤ اضافه او کړې شوه، چې واؤ په مغایرت باندې دلالت او کړی.

قوله: مصدر: د لفظ مصدر د اضافہ کولو مقصد پہ هغه خلقو باندې رد دې څوک چې دا وائی چې توب د توبه جمع ده، مفسر علام د لفظ مصدر اضافہ کولو سره اوونیل چې توب هم مصدر دې،
قوله: مشدده:

سوال: د تشدید تفسیر په مشدد سره کولو کښې څه مصلحت دې؟

جواب: همد العقاب: اضافت الصفة المفعلة الى الفاعل د قبیلې نه دې، کوم ته چې اضافت لفظیه وائی دا په اتفاق سره د تعریف فائده نه ورکوی، اگر که ددې نه د استمرار او دوام اراده او کړې شی، لهدا دې لره لفظ جلاله یعنی د لفظ الله صفت جوړول صحیح نه دی، ځکه چې لفظ الله أعرف المعارف دې، علامه محلی د شدید تفسیر په مشدد سره کولو کښې اشاره اوکړه چې شدید، د مشدد اسم فاعل په معنی کښې دې، او اسم فاعل نه که استمرار او دوام مراد وی نو د تعریف فائده ورکوی، لهدا د شدید العقاب د لفظ الله صفت جوړول صحیح دی، ځنګه چې **أفمن عصى مؤمن دې**،

قوله: الطول: عصى فعل، يقال لفلان على فلان طول أى فعل وزاد د طول نسبت چې کله الله تعالی ته اوشی نو اجر او انعام مراد وی، هم په دې وجه مفسر علام د طول تفسیر دلته په **الإعلاء الواسع سره** کړې دې.

قوله: وهو موصوف على الدوام ددې عبارت مقصد یو اعتراض دفع کول دی، چې هغې ته مخکښې اشاره شوې ده.

سوال: د سوال خلاصه دا ده چې په دې جمله کښې د لفظ الله څلور صفات واقع شوې دي، ① غافر، ② قابل، ③ شدید، ④ ذی الطول،

په دې کښې رومبې درې صفاتو کښې اضافت لفظیه دې، کوم چې د تعریف فائده نه ورکوی، لهدا ددې درې وارو صفتونو د لفظ الله صفت جوړیدل صحیح نه دی؟

جواب: د جواب خلاصه داده چې اضافت لفظیه هغه وخت د تعریف فائده نه ورکوی چې کله د دې نه د استمرار او د دوام اراده اونکړې شی، او که د استمرار او د دوام اراده وی نو بیا اضافت لفظیه د تعریف فائده ورکوی، مفسر علام په دې عبارت سره اشاره اوکړه چې دلته استمرار او دوام مراد دې کوم چې د تعریف فائده ورکوی، لهدا ددې درې وارو د لفظ الله صفت جوړیدل صحیح دی، ځنګه چې په مالک يوم الدين کښې صحیح دې،

دویم جواب: بعضې حضراتو دا جواب ورکړې دې چې دا درې واړه مشتقات د لفظ الله نه بدل دی، او په بدل کښې په تعریف کښې مطابقت ضروری نه وی.

قوله: فلا یغروک: فام په جواب شرط باندې راغلې ده او شرط محذوف دې، تقدیری عبارت داسې دې اذاعلمت اهدم کفار فلا یغروک اهدم کفار اهدم کفار عن قلب.

قوله: لیدحضوا: اذحاض جمع مذکر غائب منصوب بمعنی مصدر، باطل کول، زائل کول، (ف) دحض بدحض دحضاً دحضاً بدحضاً بخویدل، باطل کیدل.

قوله: فکیف کان عقاب: دا په اصل کښې (عقابی) وو، د مصحف امام د رسم الخط په اتباع کښې (ی) حذف کړې شوه، کیف اسم استفهام، د کان د خبر مقدم کیدو د وجې نه محلاً منصوب دې، او عقاب د کان اسم مرفوع دې، علامت رفع ماقبل (ی) متکلم محذوف باندې ضمه مقدره ده.

قوله: یدل من الکلمة: که د لفظ کلمه نه خاص اهدم اصحاب النار مراد وی نو دا به بدل الكل من الكل وی، او که د کلمه نه لاملان جهنم مراد وی، څنگه چې علامه محلی مراد اخستی دې نو دا به بدل الاشتعال وی، ځکه چې په دې صورت کښې به کلمه اصحاب النار ته هم شامل وی.

قوله: فاغفر: فاء فصیحیه ده، اغفر صیغه امر ده.

قوله: وقهر: واو عاطفه دې، ددې عطف په فاغفر باندې دې، قهر، (ق) فعل امر په حذف د حرف علت باندې مبنی دې، (ها) مفعول به اول، او عذاب اللعیم مفعول ثانی دې.

قوله: أي عذابها: په دې عبارت سره ئې اشاره اوکړه چې د السیئت مضاف محذوف دې.

[ایاتونه: ۱۰-۲۰]

(إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَتَنَادَوْنَ مِنْ قِبَلِ الْمَلَائِكَةِ هَلُمْ يَنْفُتُونَ أَنْفُسَهُمْ عِنْدَ ذُخُولِهِمُ النَّارَ (لَقَدْ كَلَّمَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ رَأْسُكُمْ مَقْتَكُمُ أَنْفُسَهُمْ إِذْ يَدْعُونَ) فِي الدُّنْيَا (إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ) (قَالُوا رَبَّنَا أَمَتْنَا الْفُتُونِ) (إِنَّا نَحْنُ وَأَحِبُّنَا الْفُتُونِ) (إِنَّا نَحْنُ أَنْوَاتُ فُتُونًا لَمْ أَمِينُوا لَمْ أَخُونَا لِنَنْتِ) (قَاعَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا) بِخُفْرَةٍ بِالْغَيْبِ (فَقُلْ إِلَىٰ مَوْجِئِ مِنْ النَّارِ وَالْجَمْعُ إِلَى الدُّنْيَا يُطِيعُ رَبَّنَا (وَمِنْ سَوِيلٍ) طَرِيقٌ وَغَوَاهِمُ لَا (ذَلِكُمْ) أَيْ الْغَدَابُ الَّذِي أَنْفَقَ فِيهِ (وَاللَّهُ) أَيْ يَسْتَبِ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا (إِذَا دَعَى اللَّهُ وَخَدَّاهُ كَفَرْتُمْ) بِتُوجِيهِهِ (وَأَنْ يُشْرَكَ بِهِ) يُخْفَلُ لَهُ شَرِكٌ (تَقُولُونَ) تَعْبُدُوا بِالْإِشْرَافِ (قَالَتْ كُمْ) فِي تَقْدِيرِكُمْ (لِلَّهِ الْعَاقِبَةُ) عَلَى خَلْقِهِ (الْكَبِيرِ) الْعَظِيمِ (هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ) دَلَالِيلُ تَوْجِيهِهِ (وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ رِزْقًا) بِالْمَنْظَرِ (وَمَا يَتَذَكَّرُ) يَنْتَبِذُ (أَلَا مَنْ يُشْرِكْ) قَادَعُوا اللَّهَ (أَعْبَدُوا) مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ (مِنْ الشَّرِكِ) (وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ) إِخْلَاصَكُمْ مِنْهُ (رَحِمَهُمُ اللَّهُ) أَيْ اللَّهُ عَظِيمُ الصَّغَاتِ أَوْ رَافِعُ ذُرَجَاتِ الْمَوْلِيَيْنِ فِي الْجَنَّةِ (ذُو الْعَرْشِ) خَالِقُهُ (يُلْقِي الرُّوحَ) الرُّوحُ (مِنْ أَمْرِهِ) أَيْ قَوْلُهُ (عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ) يُنَزِّلُ

يُخَوِّفُ الْفُلْكَى عَلَيْهِ النَّاسَ (يَوْمَ التَّلَاقِ) بِخِلَابِ آتَاءِ وَآتِيَاتِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَتَلَحَّى أَهْلُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْقَابِ وَالْمَعْتَدُ وَالطَّالِمُ وَالْمُظْلَمُ (يَوْمَهُمْ يَارْتَدُّونَ) عَارِجُونَ مِنْ لُبُورِهِمْ (لَا يَتَلَحَّى عَلَى آلِهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ) لَيْسَ الْمَلِكُ الْيَوْمَ بِمَوْلُوهُ تَعَالَى وَنَجِيبُ نَفْسِهِ (إِلَى الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ) أَنَّهُ يَخْلِقُ الْيَوْمَ عَجْزِي كُلِّ نَفْسٍ عِمَّا كَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ (إِنَّ اللَّهَ سَرِيمُ الْحِسَابِ) بِخَاسِبِ جَوِيعِ الْغُلَى فِي قَلْبِ بَعْضِ نَهَارٍ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا يَخْبِثُ بِذَلِكَ (وَأُنْذِرُهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ) يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَرَفِ الرَّحِيلِ لُزْبِ (إِذَا الْقُلُوبُ) تَزْتَعِجُ خَوْفًا (لَدَى) عِنْدَ الْحَتَّاجِ كَاظِمِينَ مُتَعَلِّقِينَ عَمَّا خَالَ مِنْ الْقُلُوبِ حُمِلَتْ بِالْجَنَمِ وَآتَاءِ وَآثُونَ مُعَاظِلَةً أَصْحَابَهَا (مَالِطًا لِيَبِينَ مِنْ حَرِيمِ) حَرِيمٌ (وَلَا شَيْءٌ يُطَاعُ) لَا مَفْهُومٌ لِلْوَصْفِ إِذْ لَا خَلِيعَ لَهُمْ أَصْلًا لَهَا مِنْ حَالَمِينَ أَوْ لَهُ مَفْهُومٌ بِنَاءً عَلَى زَعْمِهِمْ أَنَّ لَهُمْ شُعَاءً أَيْ نُوْ شُعْفُوا فَرَضًا لَمْ يَنْقَلِبُوا (يَعْلَمُ) أَنَّهُ اللَّهُ (حَاطَةً الْأَعْيُنِ) بِسُتَارَتِهَا النَّظَرَ إِلَى مُخَرَّمٍ (وَمَا تُطْفِئُ الصُّدُودَ) الْقُلُوبَ (وَاللَّهُ يَخْطِي بِالْحَقِّ) وَالَّذِينَ يَدْعُونَ) يَنْتَدُونَ أَيْ كُفَّارٌ مَكَّةَ بِنَاءً وَآتَاءِ (مِنْ كُونِهِ) وَهَمَّ الْأَصْنَامُ (لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ) لَكَيْفَ يَكُونُونَ شُرَكَاءَ لِلَّهِ (إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَاقِرُ) الْبَصِيرُ بِالْعَالَمِ

ترجمہ: کافرانو ته به د فرشتو د طرف نه اواز او کرې شی او دوی به جهنم ته د داخلیدو په وخت په خپل خان باندې غصه وی، چې یقیناً د الله تعالی غصه به تاسو باندې ستاسو په خپل خان باندې د غصه کیدلو نه زیات وو، کله چې تاسو په دنیا کېنې د ایمان طرف ته راوېلې شوی، نو تاسو به کفر کولو، نو هغه خلق به او وائی چې ای زموږ پروردگار ته موږ ته دوه مرگونه راکړل او دوه دې پرې ژوندی کړل ځکه چې هغه بې ساه نطفې وې، د هغې نه پس ژوندی کرې شو بیا دوی په تهرت وړکړې شو بیا دوی د بعثت د پاره ژوندی کرې شو، نو موږ د خپلو گناهونو یعنی د دوباره ژوندی کیدو د انکار اقرار کوو، نو آیا د دوزخ نه د وتلو او د دنیا طرف ته د واپس تللو څه صورت شته؟ چې موږ د خپل پروردگار تابعدارۍ او کړو، نو دوی ته به جواب وړکړې شی چې نا، دا عذاب چې په کوم کېنې تاسو میتلایږ ددې وجې نه چې کله به دنیا کېنې یواځې د الله ذکر کیدلو نو تاسو به د هغه د توحید نه انکار کولو او که هغه سره به څوک شریکیدل یعنی د هغه د شریک خبرې به کیدې نو هغه به مو منله، یعنی د شرک تصدیق به مو کولو اوس تاسو د عذاب وړکولو په باره کېنې فیصله د الله ده، چې په خپل مخلوق باندې اوچت او عظیم دې، هم هغه دې چې تاسو ته خپلې نېنې یعنی د خپل توحید دلیلونه ښکاره کوی او ستاسو د پاره د اسمان نه د باران په ذریعه روزی نازلوی، نصیحت خو هغه خلق حاصلوی چې د شرک نه رجوع کوی، تاسو الله رابلۍ یعنی د هغه بندگی کوئ دین د هغه د پاره د شرک نه صفا کولو سره، اگر چې کافران ستا دین لره د شرک نه پاکول نه خوښوی، تاسو د هغوی پرواه مه کوئ ځکه چې الله اوچتې درجې والا دې، اوچت صفاتو والا دې، یا په جنت کېنې د مومنانو درجو لره اوچتونکې دې، د عرش مالک یعنی د هغې خالق دې

ہفہ پہ خپلو بندگانو کنبې چې په چا باندې او غواری د خپل کلام نه وحی نازلوی، چې هغه یعنی وحی والا، په چا چې وحی نازلیدی خلقو لره د ملاقات د ورځې نه اوږدی، تلاق کنبې د (ی) په حذف او اثبات سره دې، او هغه د قیامت ورځ ده، چې په هغې کنبې د اسمانونو او زمکو والو، عابد او د معبود او د ظالم او مظلوم د ملاویدلو د وجې په کومه ورځ چې خلق به ټول ښکاره شی، یعنی د خپل قبرونو نه به راوځي، د هغوی څه غیږ به د الله نه پټ نه وی، الله تعالی به او فرمائې نن د چا بادشاهی ده؟ او خپله به جواب ورکړی صرف د الله کوم چې یواځې دې او په خپل مخلوق باندې غالب دې، نن به هر یو کس ته دهغه د گټې بدلې ورکولې شی، نن به څه قسم ظلم نه وی، الله تعالی ډیر زړ حساب اخستلو والا دې، د ټول مخلوق به د دنیا د نیمې ورځې په مقدار کنبې حساب او کړی، په حدیث کنبې د دغه شان د راتلو د وجې نه او دوی د نزدې راتلونکې ورځې د مصیبت یعنی د قیامت د ورځ نه خبردار کړه، دا د لاف الرحل محقق قرب نه ماخوځ دې، چې کله به زړونه د ویرې نه اوچتیدو سره خلق ته اورسی، یعنی زړه به ځلې ته راورسی نیم په نه پاتې کیږي، یعنی په غم کنبې به دوب وی، (کاظمین) د قلوب نه حال دې، (کاظمین) کنبې یاء او نون جمع راوړلو سره د صاحب قلوب پشان معامله او کړې شوه، یعنی د قلوب نه اصحاب القلوب مراد دې د ظالمانو په نه څوک دوست وی نه به څوک سفارشی چې د هغه خبره به اومنلې شی، د وصف یعنی د بطاع مفهوم مخالف مراد نه دې، ځکه چې د سر نه څوک سفارش کولو والا به نه وی، (نه مطاع او غیر مطاع) ددوی قول لساناً من هالهمین (زمونږ څوک سفارشی نشته)، یا د وصف (بطاع) مفهوم مخالف دې، ددوی د گمان مطابق چې ددوی سفارشیان دي، یعنی فرض کړه که ددوی سفارش هم او کړې شی نو ددوی سفارش به قبولې نشي، هغه یعنی الله د سترگو د خیانت نه یعنی دحرام څیزونو طرف ته په ترڅ کتلو او د زړه په پټو خبرو باندې ښه خبردار دې، او الله به صحیح فیصله او کړی، د هغه نه سوا کومو ته چې دا خلق اوازونه کوی یعنی بندگی ئې کوی، او هغه بتان دی، (تدعون) په یاء او تاء سره دې، هغوی د هیڅ څیز هم فیصله کولې نشي، نو بیا دوی الله سره څنګه شریکان کیدې شی، بې شکه الله ددوی خبرو لره ډیر ښه اوریدونکې او ددوی افعالو لره کتونکې دې.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: ینادون: جمع مذکر حاضر مضارع مجهول مناداة، (مفاعلة) دوی ته اواز به او کړې شی.

قوله: یمقتون أنفسهم: أي یمقتون أنفسهم (ن) معاً څوک د جرم کولو د وجه نه نه خوښول، دشمن گنډل.

قوله: تدعون: مضارع جمع مذكر حاضر مجهول (مصدر) دعاء

قوله: أمتنا: تا مونږ ته مرګ راکړو، مصدر امانت دې، (مرګ ورکول) ماضی واحد مذكر حاضر، (نا) ضمير جمع متکلم

قوله: أمتنا الثنتين احييتنا، الثنتين: دواړه ځايونو کښې الثنتين د مصدر محذوف صفت دې، اى امانتکون الثنتين لوانحيها احياتکون، دواړه ځايونو کښې مصدر حذف کولو سره صفت ددې قائم مقام کړې شوې دې، مفسر علام د امانتتين او احييا تتين اضافه کولو سره اشاره اوکره چې دا دواړه مصدر محذوف دى، او اثنتين صفت،

قوله: ذلکم بانه: ذلکم اسم اشاره مبتدا، مشاراليه، عذاب، بانه د مبتدا خبر.

قوله: اى الله عظيم الصفات: په دې کښې دې خبرې ته اشاره ده چې رفيع د صفت مشبه صيغه ده، او د مبتدا محذوف خبر دې، اى هو ملائکة فى صفاته عن کل نقص

قوله: اوراقم: فعل صيغة مبالغة، معطى فاعل.

قوله: من امره: جار محرور د يلقى متعلق دې، (من) ابتداء غایت د پاره دې.

قوله: يخوف الملقى عليه الناس: الملقى عليه د مخوف فاعل دې، الناس مفعول دې، او ملق عليه نه مراد رسول يا نبى ﷺ دې.

قوله: تلاق: يو بل سره ملاقات کول، يو بل سره يوځای کيدل، دا په اصل کښې تلاقى وو، کوم چې د باب تفعّل مصدر دې، د آخر نه (ى) حرف علت حذف شو، په دې کښې اثبات د (ى) او اسقاط د (ى) دواړه جائز دى.

قوله: لتلاقى اهل السماء والارض: الخ: دا د قيامت د ورځې يوم التلاقى نوم لومړى د علت بيان دې.

قوله: يوم هم بارزون: دا د يوم التلاقى نه بدل الکل دې، يوم جملي اسميې طرف ته مضاف دې، هم مبتدا بارزون خبر اول، لا يخفى خبر ثانى، لا يخفى د بارزون د ضمير نه حال هم کيدې شى، زمخشرى حال گرځولو ته راجع ونيلى دى.

قوله: لمن الملك اليوم: دا د قيامت په ورځ واقع کيدونکې د سوال او جواب حکايت دې، يعنى الله تعالى به د قيامت په ورځ لمن الملك اليوم ونيلى سره سوال اوکړى، او په خپله به لله الواحد القهار ونيلى سره جواب ورکړى، لمن خبر مقدم دې، او الملك مبتدا مؤخر.

قوله: لله: د مبتدا محذوف خبر دې، اى الملك لله زمخشرى ونيلى دى چې د قيامت په

ورخ به یو اواز کونکې اواز او کړی لمن الملك اليوم نو حشر والا به جواب ورکړی، لله الواحد القهار.

قوله: اليوم تجزي: اليوم دجزي ظرف مقدم دې، او کل نفس، دجزي نائب فاعل دې.

قوله: الا زفة: دا د قیامت د نومونو نه یو نوم دې، دا د ارف الرجل نه مشتق دې، اری قربه قیامت چونکه ورخ تر ورځې رانزدي کيږي ځکه دې ته آرفة او وئيلي شول.

قوله: الحناجر: دا د حنجر جمع ده، په معنی د مرثی، په مختار کښې دی العبرة بالضم والعهود بالضم الحلقوم، وبالضارسة ککو.

قوله: کاظمین: داد کاظم جمع ده، دا د القلوب نه حال دې، د قاعدې مطابق کاظمه پکار وو، ځکه چې قلوب غیر ذوی العقول دی، خو کاظمین چې د ذوی العقول صفت دې، ددې نسبت د قلوب طرف ته شوې دې، کوم چې غیر ذوی العقول دې، نو گویا چې غیر ذوی العقول سره د ذوی العقول معامله او کړې شوه، هم په دې مناسبت ني د کاظميه ځای کاظمین راوړو، کظم معنی ده (د یر غم او غصې په حالت کښې هوش بیلل، په داسې صورت کښې وئيلي شی د وینی گوت ځکل. دې ته په فارسي کښې "خشم فرو خوردن" وئيلي شی.

قوله: يعلم عاتنة الاعین: د مخکښې ذکر شوی هو الذی یبرک، الغ کښې د (هو) مبتدا خبر ثاني دې، الذی یریکم خبر اول، (دویم ترکیب دا کیدې شی) چې يعلم عاتنة الاعین د (هو) مبتدا محذوف څلورم خبر دې، ① خبر اول رفیع الدرجات ② خبر ثاني ذوی العرش ③ خبر ثالث یلقى الروح ④ خبر رابع یعلم عاتنة الاعین:

[ایاتونه: ۲۱- ۲۷]

أُولَئِكَ يَوْمَئِذٍ فِي الْأَرْضِ قَبِيلُهُمْ وَأَكْبَدُ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ وَفِي قِرَاءَةِ مِنْكُمْ وَفَوْقَهُمْ وَأَكْبَرُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَصْنَعٍ وَلَمْ يُولَدُوا فَأَعْزَهُمُ اللَّهُ أَهْلَكْتُمْ إِنْ هُوَ بِهَذَا مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَاقٍ عَلَيْهِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ بِالْمُفْجَرَاتِ الظَّاهِرَاتِ فَكَفَرُوا فَأَعْزَهُمُ اللَّهُ إِنَّهُ قَوِي شَدِيدُ الْعِقَابِ وَكَذَلِكَ أَرْسَلْنَا مُوسَى بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُبِينٍ بَرَزَ مِنْ ظَهْرِ آلِي فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ فَقَالُوا هُوَ سَاحِرُ كَذَابٍ أَفَلَمْ يَأْتِهِمْ هُوَ بِالْحَقِّ بِالصِّدْقِ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا أَتَأْتِلُوا أَتِيَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا اسْتَفْهُوا لِمَا عَصَوْهُمْ وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ الْآفِي ضَلَالٍ هَلَاكٍ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَى لَا يَأْتِيهِمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ عَنْ قَتْلِهِ وَكَذِبُوا رُبَّهُ لِيَنْتَمِعُوا إِلَى أَخَافُ أَنْ يُبَدِّلَ دِينَكُمْ مِنْ عِبَادَتِكُمْ لِهَيْ فَصَحَوْهُ وَأَنْ يُلْطَفَ فِي الْأَرْضِ الْقَسَادِ مِنْ قَتْلٍ وَغَيْرِهِ وَفِي قِرَاءَةِ أَوْ فِي أُخْرَى يَفْتَحُ الْإِيَاءَ وَالْهَاءَ وَضَمَّ النُّالَ وَقَالَ مُوسَى لِلَّهِمَّ وَفَدَّ سَمْعَ ذَلِكَ إِلَى عِلَّتِ بَرِي وَرِيكُمْ مِنْ كُلِّ مَكِيدٍ لَا يَوْمَ مِنْ يَوْمِ الْحِسَابِ

ترجمہ: آیا دا خلق پہ زمکہ نہ گرھی؟ چې اوگوری چې کوم خلق ددوی نه مخکې وو د هغوی څه انجام شو، په اعتبار د قوت او طاقت، او په زمکې کېنې د خپلو یادگارونو په اعتبار، ددوی نه ډیر زیات وو، او هغه یادگارونه د اوبو لوتې لوتې حوضونه او محلونه وو، او په یو قرات کېنې د منہم په ځانې منکم دې، نو الله تعالی هغوی د هغوی د گناهونو په سبب اونیول، هلاک نهې کړل او څوک نه وو چې هغوی ته د الله د عذاب نه بچ کړې وي، دا د دې وجه نه چې دوی ته ددوی پیغمبران په ښکاره معجزو سره راغلي وو، نو دوی به انکار کولو، نو الله تعالی دوی اونیول، یقیناً هغه طاقت ور او سخت عذاب والا دې، او مونږ موسی ؑ د خپل واضحه دلائلو او آیتونو سره فرعون، هامان او قارون طرف ته اولپلو، نو هغوی اووئیل چې دا څو جادوگر او دروغون دي، چې کله موسی ؑ زمونږ د طرف نه حق راوړو نو هغوی اووئیل چې څوک په دوی باندې ایمان راوړونکی دی د هغوی هلکان قتل کړئ او د هغوی جینکې ژوندئ پرېږدئ، او د کافرانو دا چال بې اثر شو، او فرعون اووئیل چې ما پرېږدئ چې مخه موسی ؑ قتل کړم، ځکه چې هغوی دې د موسی ؑ د قتل نه منع کولو، او هغه له پکار دی چې خپل رب ته اواز اوکړي، چې هغه دې ځما نه بچ کړي، ماته ویره ده چې چرته ستاسو دین بدل نه کړي، یعنی ستاسو ځما عبادت کولو لره، او تاسو د هغه تابعداري شروع کړئ، او په ملک کېنې څه لوتې فساد خوړنه کړئ مثلاً قتل وغیره، په یو قرات کېنې د ”واؤ“ په ځانې ”او“ دې، او په دویم کېنې د یظهر په ځای یظهر د (ی او ها) په فتحې سره، او د ”دال“ په ضمې سره دې، او موسی ؑ خپل قوم ته اووئیل په داسې حال کېنې چې موسی ؑ دې خبرې نه یعنی د خپل قتل د خبرې نه خبر شوې وو، مخه د خپل او ستاسو د رب په پناه کېنې رازم، د هر تکبر کونکي کس د لویوالی نه کوم چې په ورغ د حساب باندې ایمان نه راوړي.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: فكيف كان عاقبة الذين كانوا من قبلهم كانوا هم: كيف د کان خبر مقدم دې، عاقبة د کان اسم دې او بیا جمله د منظور مفعول کیدو د وجه نه محلاً منصوب دې، كانوا لهد منهم قوله واثاراً الى الازلي، كانوا فعل ناقص په دې کېنې ضمير ددې اسم، اشد خبر، هم ضمير فصل، قوة تمييز معطوف عليه، اثاراً معطوف.

سوال: ضمير فصل د دوو معرفو په مینځ کېنې واقع کیږي، نه چې د دوو نکرو یا د یو نکرې او یو معرفې په مینځ کېنې، دلته د هم ”معرفه“، او اشد ”نکرې“ په مینځ کېنې واقع دې؟

جواب: نکره که مشابه بالمعرفه وی نو د ضمير فصل د نکرې او د معرفې په مینځ کېنې راټلل صحیح دی، دلته اشد نکره ده خو مشابه بالمعرفه ده، ځکه چې په دې باندې د

الف لام داخلیل منع دی، خکہ چہ اسم تفضیل چہ کلہ مقرون بمن وی، نو پہ دے باندے
الف لام نہ داخلیری، اودا دماشابہ بالمعرفہ کیدو علامہ دہ، لہذا اوس خہ اعتراض نشستہ.

قولہ: مصانہ: دا د مصنع جمع دہ، مصنع پہ دیرو معنو کنبی استعمالیری، لوئی حوض
چہ پہ کوم کنبی دیری اوبہ جمع وی، دغہ شان قلعو او محلاتو تہ ہم وائی، مفسر علام
د اشارا تفسیر پہ مصانع او قصور سرہ کرے دے، قصور د قصر جمع دہ، محلاتو تہ
وائی، د مصانع تہ قلعے او لوئی لوئی تالابونہ او دیم مراد اخستلے شی.

قولہ: عذابہ: پہ دے کنبی حذف د مضاف تہ اشارہ دہ، من اللہ ہی من عذاب اللہ.

[ایاتونہ: ۲۸-۳۷]

وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ، قِيلَ لَهُ مِنْ عَمَلِهِ إِنَّكُمْ إِيمَانُهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ
وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ، بِالْمُفْجَرَاتِ الظَّاهِرَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ وَإِنْ يَكْذِبُ أَفَعَلَيْهِ كَذِبُهُ، إِنْ حَزَنَّا عَلَيْهِ
يَكْ صَادِقًا يُبَيِّنُكُمْ بَعْضَ الَّذِي يَبْدُكُمْ بِهِ مِنَ الْقَذَابِ عَاجِلًا (إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُشْرِكٌ
كَذَّابٌ) مُفْتَرٍ (يَا قَوْمُ لَكُمْ الْيَوْمَ ظَاهِرِينَ) غَالِبِينَ خَالِ (فِي الْأَرْضِ) أَرْضِ مِصْرَ (فَمَنْ يَتَعَرَّأْ مِنْ
بِأَسِ اللَّهِ، عَذَابُهُ إِنْ قُلْتُمْ أَزِيَاءَ (إِنْ جَاءَنَا) أَنْ لَا نَأْمِرَ لَكَ (قَالَ فِرْعَوْنُ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَى) إِنْ مَا
أُخِيرَ عَلَيْكُمْ إِلَّا بَمَا أُخِيرَ بِهِ عَلَى نَفْسِي وَهُوَ قَتْلُ مُوسَى (وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ) طَرِيقَ الصَّوَابِ
(وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِثْلَ يَوْمِ الْأَحْزَابِ) إِنْ يَوْمَ حِزْبِ بَعْدِ حِزْبِ (مِثْلَ ذَابِ قَوْمِ نُوحٍ
وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ) مِثْلَ بَدَلٍ مِنْ مِثْلٍ قُبْلَهُ أَيْ مِثْلَ جِزَاءِ عَادَةٍ مَنْ كَفَّرَ قَتْلَكُمْ مِنْ تَعْلِيمِهِمْ فِي
الدُّنْيَا (وَمَا اللَّهُ يَرِيدُ ظُلْمًا لِلْعِبَادِ) (وَيَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ) بِحَذْفِ التَّاءِ وَانْتِهَا أَيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَكْثُرُ فِيهِ بِنَاءُ أَصْحَابِ الْجَنَّةِ أَصْحَابِ النَّارِ وَبِالْعَكْسِ وَالتَّوَادُّ بِالسَّعَادَةِ لِأَهْلِهَا وَبِالشَّقَاوَةِ لِأَهْلِهَا وَغَيْرِ
ذَلِكَ (يَوْمَ تَوَلَّوْنَ مُدْبِرِينَ) عَنْ مَوْقِفِ الْحِسَابِ إِلَى النَّارِ (مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ) إِنْ مِنْ عَذَابِهِ (مَنْ عَاصِمٌ
مَنْعَ (وَمَنْ يَضِلُّ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ) (وَلَقَدْ جَاءَكُمْ مُوسَى مِنْ قَبْلِ) أَيْ قَتْلِ مُوسَى وَهُوَ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يَعْقُوبَ
فِي قَوْلِ عَمَرَ إِلَى زَمَنِ مُوسَى أَوْ يُوسُفُ بْنُ إِسْرَافِيلَ بْنِ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ فِي قَوْلِ (بِالْبَيِّنَاتِ) بِالْمُفْجَرَاتِ
الظَّاهِرَاتِ (فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِمَّا جَاءَكُمْ بِهِ حَتَّى إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ مِنْ غَيْرِ بُرْهَانٍ (أَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ
رَسُولًا) أَيْ فَلَنْ تَزَالُوا كَاذِبِينَ يُوسُفَ وَغَيْرِهِ (كَذَلِكَ) أَيْ يَمْلِكُ إِضْلَالَكُمْ (يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُشْرِكٌ مُشْرِكٌ
مُزْتَابٍ) شَاكٍّ فِيمَا شَهِدَتْ بِهِ الْبَيِّنَاتِ (الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ) مُفْجِرَاتِهِ مَبْدَأَ (يَغْيِرُ سُلْطَانُ) بُرْهَانُ
أَنَّهُمْ كَبُرَ جِدَالُهُمْ خَيْرَ الْمَبْدَأِ (مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا كَذَلِكَ) يَمْلِكُ إِضْلَالَهُمْ (يُظْلِمُ) يُخَيِّمُ
(اللَّهُ) بِالضَّلَالِ (عَلَى كُلِّ قَلْبٍ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٌ) يَنْهَوِي قَلْبَ وَدُونَهُ وَنَحَى تَكَبُّرَ الْقَلْبِ تَكَبُّرُ صَاحِبِهِ وَبِالْعَكْسِ
وَكُلٌّ عَلَى الْفِرَاقَتَيْنِ يَلْعَمُ الضَّلَالِ جَمِيعَ الْقَلْبِ لَا يَلْعَمُ الْقَلْبَ (وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا هَامَانَ بْنَ لِي صَرَحًا) بِنَاءُ
عَالٍ (لَعَلَى أَبْلَغِ الْأَسْبَابِ) رَأْسَابِ السَّجَاوَاتِ طَرَفُهَا الْمُتَوَسِّلَةُ إِلَيْهَا (فَأَطْلِعْ) بِالزَّلْجِ عَطَقًا عَلَى أَنْلَعِ

وَبِالنَّصَبِ جُؤَاءَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُزِيلُ عَنْهُمُ الْغُفْرَانُ (۱) هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَهُكَ الْفُرْقَانَ قَدْ يُزِيلُ الْغُفْرَانَ (۲) وَكَذَلِكَ يُزِيلُ الْغُفْرَانَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَهُكَ الْفُرْقَانَ قَدْ يُزِيلُ الْغُفْرَانَ (۳) وَكَذَلِكَ يُزِيلُ الْغُفْرَانَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَهُكَ الْفُرْقَانَ قَدْ يُزِيلُ الْغُفْرَانَ (۴) وَكَذَلِكَ يُزِيلُ الْغُفْرَانَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَهُكَ الْفُرْقَانَ قَدْ يُزِيلُ الْغُفْرَانَ (۵) وَكَذَلِكَ يُزِيلُ الْغُفْرَانَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَهُكَ الْفُرْقَانَ قَدْ يُزِيلُ الْغُفْرَانَ (۶) وَكَذَلِكَ يُزِيلُ الْغُفْرَانَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَهُكَ الْفُرْقَانَ قَدْ يُزِيلُ الْغُفْرَانَ (۷) وَكَذَلِكَ يُزِيلُ الْغُفْرَانَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَهُكَ الْفُرْقَانَ قَدْ يُزِيلُ الْغُفْرَانَ (۸) وَكَذَلِكَ يُزِيلُ الْغُفْرَانَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَهُكَ الْفُرْقَانَ قَدْ يُزِيلُ الْغُفْرَانَ (۹) وَكَذَلِكَ يُزِيلُ الْغُفْرَانَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَهُكَ الْفُرْقَانَ قَدْ يُزِيلُ الْغُفْرَانَ (۱۰)

فِرْعَوْنَ (الْأَفْرَاقِ) عَسَار

ترجمہ: او یو مومن سری چې د فرعون د خاندان نه وو، وئیلې شوې دی چې دا د هغه د تره خوښ وو، او خپل ایمان ئې پټ کړې وو هغه وئیل چې تاسو یو کس صرف ددې وچې قتلوی چې وائی حمارب الله دې او ستاسو درب د طرف نه په دلیلونو یعنی ښکاره معجزو سره راغلې دې، که هغه دروغ ژن وی نو د هغه د دروغو گناه په هغه باندې ده، او که هغه رشتونې وی نو چې کوم د دنیا د عذاب هغه نه تاسو سره وعده کوی په هغې کښې به څه نه څه په تاسو باندې راشی، الله تعالی هغه کس ته لار نه ښائی چې شرک کولو سره د حد نه تجاوز کوی دروغ ژن وی، اې حماد قوم خلقوا نن خوبادشاهی ستاسو ده چې تاسو په ملک مصر باندې غالب یئ د الله په عذاب کښې به زموږ مدد څوک کوی، که د هغه د قتل په وجه موږ باندې راغلو، یعنی زموږ مددگار څوک به نه وی، فرعون او وئیل چې څه تاسو ته هغه راځي درکوم کومه چې څه ښه گنم، یعنی څه تاسو ته هغه مشوره درکوم کومه چې څما په زړه کښې ده او هغه دا چې د موسی علیه السلام قتل کول مناسب دی، څه تاته هغه راځي درکوم کومه چې صحیح ده، هغه سری او وئیل کوم چې مومن وو اې حماد د قوم خلقو ماته ستاسو په باره کښې د نورو قومونو پشان د بدې ورځې ویره ده، یعنی یو بل پسې د نورو قومونو د ورځو پشان، لکه قوم نوح قوم عاد او ثمود او ددوی نه د روستو قومونو حال شو، روستنې مثل د اولنی مثل نه بدل دې، یعنی په دنیا کښې د هغه خلقو په شان سزا کومو چې تاسو نه مخکښې کفر کړې وو، الله تعالی په خپل بندیانو باندې څه قسم ظلم کول نه غواړی او اې حماد د قوم خلقو ماته په تاسو باندې د چغو د ورځې ویره ده، (تناد) د یاه په حذف او اثبات سره، مراد ترې نه د قیامت ورځ ده، ځکه چې په دغه ورځ به د جنتیان دوزخیانو ته آوازنه وی او د دوزخیانو جنتیانو ته په کثرت آوازنه وی، او نیک بختو ته به د نیک بختی او بدبختو ته به د بختی آوازنه ډیر وی، په کومه ورځ چې د حساب د ځانې نه دوزخ طرف ته تاسو مخ اړولو سره واپس شئ تاسو لره د الله د عذاب نه بچ کولو والا به څوک نه وی، او څوک چې الله گمراه کړی هغه ته څوک هدایت ورکولو والا نشته، او ددې نه مخکښې تاسو ته یوسف علیه السلام دلیلونو یعنی ښکاره معجزو سره راغلې وو، یعنی د موسی علیه السلام نه مخکښې او دا په یو قول کښې یوسف بن یعقوب دې، هغه ته د موسی علیه السلام زمانې پورې اوږد عمر ورکړې شوې وو، یا په یو قول کښې یوسف بن ابرهیم بن یوسف بن یعقوب دې، بیا هم تاسو د هغه راوړې شوي دلیلونو په باره کښې په شک او شبه کښې وئ، تردې چې کله هغه وفات وشو، نو بغیر د دلیل نه تاسو او وئیل اوس به ددې نه پس هیڅ کله هم الله څوک رسول نه رالپړی، یعنی تاسو همیشه د یوسف علیه السلام او د نورو رسولانو منکر

شوی، دغه شان چې څنگه یې تاسو گمراه کړئ، الله هر هغه کس گمراه کوی چې شرک کولو سره د حد نه تجاوز کونکې وی او په دې خبره کښې شک کونکې وی، چې د هغې دلیلونه گمراهی وړ کوی، کوم خلق چې د الله په آیتونو یعنی په معجزاتو کښې بغیر د څه دلیل نه کوم چې دوی ته راغلي وو جهگړي کوی الذین مبتداً ده، کله چې د الله ددې خبر دې، د الله په نیز او د مومنانو په نیز دا ډیر د خفگان څیز دې، الله تعالی دغه شان د هر مغروره او سرکشه په زړه باندې د گمراهۍ مهر لگوي، قلب تنوین، او بغیر د تنوین نه صحیح دې، او چې کله زړه تکبر کوی نو زړه والا هم تکبر کوی، او ددې عکس هم، او کل د دواړو قراتونو په صورت کښې د پورا زړه د گمراه کیدو د بیان د پاره دې، نه چې د ټولو زړونو د گمراهۍ عموم بیانولو د پاره فرعون او وئیل چې اې هامان ته ځما د پاره یو اوچت عمارت جوړ کړه کیدې شی چې څه په دې لارو او څیرم یعنی د اسمان په لارو باندې کوم چې اسمان ته رسیدونکې وی، او څه د موسی معبود ته لار او گورم، اطلع په رفع سره، په ابلغ باندې عطف دې، او په نصب سره، د ابن امر جواب کیدو د وجې نه، او څه خو موسی علیه السلام دروغمن گنم، چې دده ځما نه سوا بل معبود شته، دا خبره فرعون د تلبیس په توگه او وئیل، «یعنی خلق بیوقوف جوړولو د پاره، او دغه شان د فرعون غلط کارونه هغه ته ښه ښکاره کړي شو هغه د هدایت د لارې نه بند کړي شو، صدد صاد په فتحې او ضمی سره، او د فرعون هریوه حیلې ناکامه شوه،

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: قال رجل مؤمن من آل فرعون يكتم إيمانه: (الاية) دا کلام مستأنف دې، که د رجل نه د آل فرعون رجل مراد وی څنگه چې د مفسر رائي ده نو رجل موصوف مومن صفت اول، من آل فرعون صفت ثاني، او يكتم إيمانه صفت ثالث، موصوف درې وارو صفاتو سره د قال فاعل کیدو سره قول، انقلطون رجلاً، الم مقوله، ان يقول ربی الله جمله د انقلطون مفعول له دې، او که د رجل مومن نه مراد اسرائیلی وی څنگه چې د بعضې مفسرینو رائي ده نو من آل فرعون به د یکنم متعلق وی، او د یکنم د مفعول ثاني قائمقام به وی، ترجمه به دا وی هغه رجل مومن خپل ایمان د آل فرعون نه پټ کړې وو، (اول قول راجع دې)

قوله: ربی الله: ربی مبتداً، الله ددې خبر، او علی العکس

قوله: وقد جاءكم بالبينت: واؤ حالیه، قد حرف تحقیق الخ جمله د رجلا نه یا د يقول د ضمیر نه حال دې، خو د رجل نه په حال گرځولو کښې اعتراض دې،

قوله: يك: کون مصدر دې، واحد مذكر غائب مضارع مجزوم، علامت جزم نون محذوفه

باندی سکون مقدر دی، پہ اصل کنبی یکن وو، نون تخفیفاً حذف کرے شو، پہ یک کنبی ہو ضمیر ددی اسم، او کا ذبا ددی خبر۔

قوله: ان الله لا يعدي من هومسرف كذاب: ددی کلام تعلق د موسیٰ ﷺ سرہ ہم کیدی شی، او د فرعون علیہ اللعنه سرہ ہم کیدی شی، کہ د موسیٰ ﷺ سرہ تعلق وی نو مطلب بہ داوی چې الله تعالیٰ موسیٰ ﷺ تہ د معجزاتو د بنکارہ کولو توفیق او ہدایت ورکرو او د چا چې دا حال وی نو ہفہ مسرف کذاب نشی کیدی، لہذا موسیٰ ﷺ مسرف او کذاب نہ دی، گنی الله تعالیٰ بہ ہفہ تہ معجزات او بینات نہ ورکول، او کہ ددی تعلق د فرعون سرہ وی، نو مطلب بہ دا وی چې فرعون د موسیٰ ﷺ د قتل پہ ارادہ کنبی زیاتی کونکے وو، او د الوہیت پہ دعویٰ کنبی دروعژن دی، او د چا چې دا صفت وی الله تعالیٰ ہفہ تہ ہدایت نہ ورکوی۔

قوله: ظاہرین: دا د لکم د ضمیر نہ حال دی۔

قوله: ما اشر علیکم الا ما اشر بہ علی نفسی: دا د الله تعالیٰ د قول ما لکم الا ما لوی: د حاصل معنی پہ ذریعے سرہ تفسیر دی، گنی د الفاظو پہ رعایت سرہ بہ دا تفسیر وی، ما علیکم الا ما علمت من الصواب۔

قوله: یوم حزب بعد حزب: دا د یوم الاحزاب تفسیر دی، ددی مقصد دی خبری تہ اشارہ کول دی، چې د یوم الاحزاب نہ مراد اہل الاحزاب دی، خکہ چې پہ مخکینینی امتونو باندی عذاب پہ یو ورخ باندی نازل شوے نہ وو، بلکہ پہ مختلفو ورخو او مختلفو زمانو کنبی پرے نازل شوے وو،

قوله: مثل جزاء عادۃ من کفر قبلکم: لفظ جزاء محذوف گنرلو سرہ ئی مضاف د حذف طرف تہ اشارہ او کرہ۔

قوله: عادۃ: د داب تفسیر دی، او د من کفر نہ مراد مخکینینی امتونہ دی، چا چې د خپل رسولانو تکذیب کرے وو۔

قوله: وغیر ذلک: ای مثل نداء بالویل والنور ونداء المؤمن ہاؤم افرامو اگناہ ونداء الکافر بالیتی لہ اوت کناہ۔

قوله: یوم تولون مدبرین مالکم من اللہ من عاصم: یوم تولون د یوم التصادم ہیل دی۔

قوله: مالکم من اللہ من عاصم: (ما) نافیہ حجازیہ دہ، لکم خبر مقدم، من اللہ جار مجرور د عاصم سرہ متعلق دی، پہ من عاصم کنبی (من) زائد دی، عاصم د (ما) اسم مؤخر، جملہ د تولون د ہمیرہ حال دی،

قوله: الذين يجادلون: دا د (من هو مسرف) نہ بدل دی.

سوال: الذين يجادلون جمع ده، او من هو مسرف واحد دی، د جمع د واحد نہ بدل راتلل صحیح نہ دی؟

جواب: من هو مسرف نہ واحد مراد نہ دی، بلکہ کل واحد یعنی هر مسرف مراد دی، لہذا د جمع بدل راتلل صحیح دی،

جواب: د (من) نہ پہ اعتبار د معنی سرہ بدل دی نہ چي پہ اعتبار د لفظ سرہ.

سوال: د کبر فاعل خوک دی؟

جواب: پہ (کبر) کنبی ضمیر (هو) کوم چہ پہ اعتبار د لفظ سرہ د (من هو مسرف) طرف راجع دی.

قوله: الذين يجادلون: الغ: الذين حذف د مضاف سرہ مبتدا، او کبر ددی خبر، پہ دی کنبی ضمیر کوم چي مضاف محذوف طرف تہ راجع دی، کوم چہ د يجادلون نہ معلومیری، تقدیری عبارت دا دی، حدال الذين يجادلون کرمها: معاً تمیز دی، کوم چي د فاعل نہ منقول دی، آی کرمقت جدالهم،

قوله: وعند الذين آمنوا: ای کرمها ايها عند الذين آمنوا،

قوله: على كل قلب متكبر جبار: پہ قلب کنبی دوه قراعتونہ دی تنوین سرہ، او بغیر د تنوین نہ، ابو عمرو او ذکوان پہ تنوین سرہ وٹیلې دی، او تکبر او تجبر ئي د قلب صفت گرځولې دی، یعنی الله تعالی د هر متکبر او سرکش زړہ باندې مہر لگوی، او نورو بغیر د تنوین نہ پہ اضافت سرہ وٹیلې دی، یعنی د هر متکبر او سرکش پہ زړہ باندې مہر وھی، یعنی تکبر او تجبر ئي د صاحب قلب صفت گرځولې دی.

قوله: متى تكبر القلب تكبر صاحبه وبالعکس: ددی عبارت د اضافي مقصد پہ دواړو قراتونو کنبی تطبیق کول دی،

د تطبیق خلاصہ دا ده چي د تکبر او د سرکش نسبت کہ قلب تہ اوشی او کہ قلب والا تہ اوشی، نو د دواړو یو مطلب دی، خکہ چہ د قلب تکبر د صاحب قلب د پارہ او د صاحب قلب تکبر د قلب سرہ لازم دی.

قوله: وكل على القراءتين لعبور الضلال: جميع القلب لالعبور القلب: ددی عبارت مقصد دا وئیل دی چي کل قلب معکرو کنبی د کل نہ مراد کل مجموعی دی، نہ چي کل افرادی، قلب کہ پہ تنوین سرہ او وٹیلې شی یا بغیر د تنوین نہ او وٹیلې شی پہ دواړو صورتونو کنبی

کل مجموعی مراد دی، د کل مجموعی مطلب دادی چې الله تعالیٰ د سرکش او د متکبر په پورہ زړہ باندې مهر وهی، د قلب یو جز بغیر د مهر نہ نہ پریږدی، یعنی د قلب په ہیڅ یو جزہ کښې د هدایت قبلولو صلاحیت نہ پاتې کیږی، او د کل افرادی مطلب دادی چې په هر یو قلب باندې مهر لگوی هیڅ یو زړہ د مهر لگولو نہ بغیر پریږدی، یعنی د ټولو متکبرینو او سرکشو خلقو په زړہ باندې د گمراہی مهر لگوی،

خو د مفسر په دواړو صورتونو کښې د کل نہ کل مجموعی مراد اخستل د قاعدې معروفې خلاف دی، ځکه چې قاعدہ دا ده چې کل کله په نکرہ باندې داخل وی یا په جمع معرفہ باندې داخل وی نو د عموم افراد د پارہ وی، مثلاً کل قلب یا کل القلوب د دواړو مطلب دی چې ټول زړونه، او چې کله په مفرد معرفہ باندې داخل وی نو د اجزاؤ د عموم فائدہ ورکوی، یعنی د قلب هر جز مراد وی، مثلاً وئیلې شی کل رومان طوهر یو انار خوږ وی، یعنی چې څومره هم انار دی ټول خواږہ دی، او که اووئیلې شی کل الرومان طو ټول اناران خواږہ دی، یعنی د هغې یو جز هم ترش نہ دی.

قوله: اسباب السموات: د تکرار حکمت تفصیل بعد الاہامر دی، کوم چې په تغخیم او تعظیم باندې دلالت کوی.

قوله: بالرفق: ددې عبارت مقصد د فاطمہ د اعراب وضاحت کول دی، که رفع اووئیلې شی نو په اہل باندې به عطف وی، او که نصب اووئیلې شی نو د (ابن فعل امر د ان) په تقدیر سرہ به جواب وی.

قوله: یفتح الصاد وھمها: کہ د صدّ په صاد باندې فتحة اووئیلې شی نو فاعل به نبي فرعون وی او کہ د صاد په ضمی سرہ اووئیلې شی لکه صدّ نو نائب فاعل به فرعون وی یعنی فرعون د صحیح لارې نہ بند کړې شو،

قوله: الافی تباب: تباب تہمتہ (ہی) مصلودې، په معنی د ہلاکت، نقصان.

[آیات ۲۸-۵۰]

وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُونِ وَلَا تَتَّبِعُوا إِلَهَ الْغَايَةِ وَاعْبُدُوا إِلَهَ الْبَرِّ أَهْدِيكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ تَعْلَمُونَ يَا قَوْمِ إِنَّمَا هِيَ إِلَهَاتُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ مَتَعٌ بَرَزُوا وَإِنَّا الْآخِرَةُ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ وَمَنْ عَمِلَ سَوْفَةً فَلَا يَجْزِي إِلَّا مِثْلُهَا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِمَّا زَكَرَ أَوْ أُنْشِىَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَفَتْحَ الْبَابُ وَإِنَّا نَكْفِيهِمْ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ رَزَقُوا وَاسِعًا بَلَا تَعْمَلُ وَيَا قَوْمِ مَالِي أَدْعُوكُمْ إِلَى النِّهَاةِ وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ تَدْعُونَنِي لِأَكْفُرَ بِاللَّهِ وَاللَّهُ مَكْرَهُ بِي مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَأَنَا أَدْعُوكُمْ إِلَى الْعَزِيزِ الْغَلِيبِ عَلَى أَمْرِ الْفَقَارِ لَيْسَ تَابَ لَكُمْ جَزَاءٌ إِلَّا أَنْ تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ لَأُعَذِّبَهُ لَكُمْ لَعْنَةً أَمْ أَسْخَاةٌ ذَعْوُهُ أَمْ إِنِّي اسْتَخَاةٌ بِذَعْوِهِ رَفِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَأَنْ مَرَدَّنَا مَرْجِعُنَا إِلَى اللَّهِ وَأَنْ

المسرفين) الكافرين (هم اَصحاب النار) فَسْتَلْكُوْنَ) إِذَا غَابَتْكُمْ الْعَذَابُ) مَا أَقُولُ لَكُمْ وَأَوْحَىٰ أُمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ) قَالَ ذَلِكَ لَمَّا تَوَعَّدُوهُ بِمُخَالَفَةِ دِينِهِمْ فَقَوَاهُ اللَّهُ سِقَاتٍ مَّا مَكْرَهُوا بِهِ مِنَ الْقَتْلِ وَحَاقَ) نَزَلَ (بِأَلْفِرْعَوْنَ) قَوْمَهُ مِنْهُ (سُوءَ الْعَذَابِ) الْفَرْقَ لَمَّا النَّارُ فُزِعُوا مِنْهَا فَنُفِرُوا بِهَا (عُذُوا وَعَتِيًّا) صَبَاحًا وَمَسَاءً (وَيَوْمَ تَكُونُ السَّاعَةُ) يُقَالُ (ادْعُلُوا) بِأَلْفِرْعَوْنَ) وَلَمَّا فَرَّادَ بَفْحِ الْهَمْزَةِ وَكسر الخاء امر للملائكة (أشد العذاب) عذاب جهنم (و) اذكر (إِذْ يَخْجَأُونَ) يَخْجَأُ ضَمُّ الْكُفَّارِ (فِي النَّارِ يَقُولُ الضُّعْفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكَرُّوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا) خُفِعَ تَابِعٌ (قَبْلَ أَنْ تُنْفِثُوهُمْ) ذَائِفُونَ (عَنَّا نَصِيحًا) جَزَاءُ (مِنَ النَّارِ) قَالَ الَّذِينَ اسْتَكَرُّوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ) فَادْخُلِ الْمُنِيبِينَ الْخَيْتَ وَالْكَافِرِينَ النَّارَ (وَكُلَّ الَّذِينَ فِي النَّارِ لَنَزَكُنَّ جَهَنَّمَ أَدْعَاؤُهُمْ يُخْفِفُ عَنْهُمْ يَوْمًا) أَيِ فَنَزَمَ (مِنَ الْعَذَابِ) (قَالُوا) أَيِ الْخِزْيَةِ تَهْكُمَا (أَوَلَمْ تَكُنْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ) بِالْمُعْجَزَاتِ الظَّاهِرَاتِ (قَالُوا بَلَىٰ) أَيِ كَفَرُوا بِهِمْ (قَالُوا فَادْعُوا) ائْتِمُوا لَنَا لَا نَشْفَعُ لِلْكَافِرِينَ قَالَ تَعَالَى (وَمَا أَدْعَاؤُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ) ائْتِمُوا

توجهه: او هغه مومن سړی او وئيل چې اې خدا د قوم خلقو مخا تا بعداری او کړئ، ائعوب ائيات بالیامو الخذف بالیام (دیام ائيات او حذف دیام) دواړه دی، مخه به تاسو ته نیغه لاره او نایم، تدهمکی تدهمکریا، یعنی د الاسیل الرهاد په ضمن کښې اوس تیر شوې دې، اې مخا قومه دا د دنیا ژوند ډیر لږ او ډیر زړ ختمیدونکې فائده ده، یقین اوساتئ، چې د قرار او همیشه والي کور آخرت دې، چا چې گناه او کړه نو هغه ته به برابر بدله ورکړې کیږي، او چا چې نیکی او کړه که سړې وی او که ښځه، خو په داسې حال چې ایمان ته راوړې وی نو دا خلق به جنت ته ځي، په یدخلون کښې یاء په ضمني سره، او خاء په فتحې سره، او ددې عکس هم، هلته به یې شمیره، سره د فراغت نه بغیر د معاضې نه روزی حاصلوی، بغیر د احسان او بغیر د معاضې نه، او اې مخا قومه دا څه خبره ده چې مخه تاسو نجات طرف ته رابلم او تاسو ما د دوزخ طرف ته رابلی، تاسو ماته دعوت را کوئ چې مخه الله تعالی سره کفر او کړم او هغه سره هغه ذات شریک کړم د څه چې ماته علم نشته، او مخه تاسو داسې څیز طرف ته رابلم چې به خپل حکم کښې غالب دې، او توبه ویستونکو لره معاف کونکې دې، او دا خبره یقینی ده چې تاسو د کوم څیز بندگی ته ما رابلی هغه نه په دنیا کښې د رابللو قابل دې او نه په آخرت کښې، یعنی به هغوی کښې د دعا د قبولولو صلاحیت نشته، او داهم یقینی خبره ده، چې زموږ د ټولو واپس کیدل د الله طرف ته دی، او یقین اوساتئ چې د حد نه تجاوز کونکي یعنی کافران د دوزخیانو نه دی، او چې کله تاسو عذاب گورئ، نو مخا خبرې به ډیر زړه په یاد شی، مخه خپله معامله الله ته په حواله کوم، یقینا الله تعالی د بندگانو نگران دې، دا خبره هغه رجل مومن هغه وخت او وئیله چې کله هغه ته د قتل دهمکی ورکړې شوه، د هغه د کافرانو د دین د مخالفت کولو د وجې نه، نو الله تعالی هغه د ټولو مکروهاتو نه یعنی مصیبتونو نه محفوظ اوساتلو، کوم چې هغوی د هغه د قتل تدیرونه سوچ کړې وو، او فرعون

والو باندې یعنی د ہفہ پہ قوم باندې سرہ د فرعون د غرقیدو بدترین عذاب راغلو، ددې نہ پس اور دې چې پہ ہفہ باندې بہ دوی سحر او مابنام پیش کیڈی، یعنی پہ ہفہ کنبې بہ سوزولې شی، او چې کله قیامت راشی، ارشاد بہ اوشی ای فرعونیانو! د سخت ترین جہنم عذاب کنبې داخل شی، پہ یو قرامت کنبې (ادخلوا) د ہمزې پہ فتحې او د خاء پہ کسری سرہ دې، یعنی فرشتو تہ بہ حکم کیڈی، چې (دوی د جہنم پہ عذاب کنبې واجوئ)، د ہفہ وخت ذکر اوکرہ چې کله کافران پہ دوزخ کنبې یو بل سرہ جنگ کوی، کمزورې طبقی والا بہ تکبر کونکو تہ اووایں، چې مونہ ستاسو تابعداری کولہ، تہم دتاہم جمع دہ، نو اوس تاسو زمونہ نہ ددې اور شہ حصہ لرې کولې شی، او ہفہ غتان متکبرہ خلق پہ جواب ورکرو، مونہ خو قول پہ دې اور کنبې یو، اللہ تعالیٰ پہ خپل بندگانو کنبې فیصلہ کری دہ، نو دغہ شان ہفہ مومنانو لہ پہ جنت کنبې او کافرانو لہ پہ دوزخ کنبې داخل کرل، تول جہنمیان بہ د دوزخ داروغہ تہ اووایں، چې تہ د خپل پروردگار تہ دعا اوکرہ چې ہفہ خو یو ورغ یعنی د یو ورخې پہ مقدار زمونہ پہ عذاب کنبې سیکوالی اوکری، نو د جہنم داروغہ بہ د توقو پہ انداز سرہ جواب ورکری چې آیا تاسو تہ ستاسو رسولان پہ ښکارہ معجزو سرہ نہ وو راغلی؟ دوی بہ وائی چې ولی نہ، ضرور راغلی وو، یعنی مونہ د ہفوی انکار اوکرہ ہفہ بہ اووائی چې بیا خوتاسو پخپلہ دعا اوکری، مونہ د ہیخ یو کافر سفارش نہ کوو، اللہ تعالیٰ بہ اوفرمائی، د کافرانو دعایہ اثرہ او کالعدم دہ.

د قیوداتو فوائد او تسہیل

قوله: وقال الذي آمن: الذي آمن نہ مراد د آل فرعون رجل مومن مراد دې، او بعضی مفسرینو وثیلی دی چې حضرت موسیٰ علیہ السلام ترې مراد دې،

قوله: يا ايها الذين آمنوا حذروا: الذين آمنوا پہ یاء کنبې د حذف او اثبات او د وقف او وصل دواړہ صورتونہ جائز دی، خو دا حذف او اثبات د تلفظ حدہ پورې دې، پہ رسم الخط کنبې حذف لازم دې، ځکہ چې یاء زائدہ دہ،

قوله: تمتع بزل: یعنی د دنیا ژوند سمع الاول معارف لیل دې، متاع کنبې تنوین د تقلیل د پارہ دې.

قوله: بلا تبعه: یعنی ددې بې حسابہ رزق بہ نہ څہ معاوضہ وی او نہ بہ دې باندې احسان ضبادلې شی، پہ یو نسخه کنبې د بلا تبعه پہ ځانې بلا تبعه دې، یعنی بغیر د مشقت نہ،

قوله: تدعونني لا كفر، الخ: دا د تدعونتي اول نہ بدل دې.

قوله: لا حرم: د یقیناً او حقاً پہ شان معنی لری، پہ اصل کنبې د لامحاله پہ معنی دې، د

ډیر استعمال نه پس قسم یا حق فعل ماضی په معنی کښې استعمالیدل شروع شو، د سیبویه او د خلیل هم دا قول دي، او ابوالبقاء د حقا یعنی مصدری معنی کښې ګرځولې دي، او هم دي ته ئې د جمهورو مسلک وئیلې دي، په تفسیر ابوسعود کښې ئې لا نافیة او جرم فعل ماضی ئې په معنی د حق ګرځولې دي.

قوله: انما اكدعوني: (ما) اسم موصول په معنی د الذی، یعنی انما کښې (ما) موصول ده، لهذا حق دا وو چې (ما) د نون نه جدا لیکلې وې، یعنی (ان ما) څنگه چې قاعده ده، خو د امام په مصحف کښې ما ئې د نون سره یو ځانې لیکلې ده، لهذا ددې په اتباع کښې هم دا رسم الخط باقی پاتې شو، څنگه چې ابن جزری دي طرف ته اشاره کړې ده.

قوله: ثم النار يعرضون عليها: د (ثم) اضافه د کلام مستأنف کیدو ته اشاره ده، النار مبتداً او يعرضون عليها جمله د مبتداً خبر دي، مطلب دادې چې د مرګ د وخت نه د قیامت د راتلو پورې به ددوی روحونه په اور پیش کولې شی.

قوله: يوم تقوم الساعة يا خو د (ادخلوا) معمول دي، یا د (يقال) فعل محذوف معمول دي، تقدیری عبارت دا دي، يقال لهم يوم تقوم الساعة ادخلوا

قوله: دافعون: د (مغنون) تفسیر په (دافعون) سره کولو کښې ئې اشاره اوکړه، چې نصيبا مغنون یعنی د دافعون معنی لره د متضمن کیدو د وجې نه منصوب دي، د نصيبا د نصب د پاره د فعل مقدر منلو ضرورت نشته.

قوله: فذره يوم: ددې اضافي مقصد دا وئيل دی چې د يوم نه مراد مقدار د يوم دي، ځکه چې په آخرت کښې شپه او ورځ نشته، چې د هغې د وجې نه د ورځې تعیین کیږي، ځکه د يوم نه مراد مقدار د يوم دي.

[ایاتونه: ۵۱-۶۰]

(اِنَّا نَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْحُكْمُ) جمع شائد وَهُمْ الْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ لِلرُّسُلِ بِأَبْلَاحٍ وَعَلَى الْكُفَّارِ بِالْكَذِبِ (يَوْمَ لَا يَنْفَعُ) بَأْتَاءُ وَاتِّاءُ (الْعَالِيِينَ) مَعْدِرَتُهُمْ غُلْظُهُمْ لَوْ اغْتَلَبُوا (وَهُمْ) الْعَظَمَةُ أَمَّنِ الْبُغْدِ مِنَ الرِّحْمَةِ (وَهُمْ سَوَاءُ الدَّارِ) الْآخِرَةِ أَمَّنِ شِدَّةِ عَذَابِهَا (وَلَقَدْ أَتَيْنَا مُوسَى الْهُدَى) الْهُدَاةَ وَالْمَنْجَزَاتِ (وَأَوْفَقْنَا بَنِي إِسْرَآئِيلَ) مِنْ بَغْدِ مُوسَى (الْكِتَابِ) الْهُدَاةَ هَادِيَةً (وَذَكَرْنَا لِأَوَّلَى الْأَلْبَابِ) تَذْكِرَةً لِأَصْحَابِ الْعُقُولِ (فَأَصْبِرْ) يَا مُحَمَّدُ (إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ) بِنَصْرِ أَوْلِيَائِهِ (حَقٌّ) وَأَنْتَ وَغَنَ بَيْتِكَ مِنْهُمْ (وَأَسْتَغْفِرُ لِكُلِّكِ) لِيَسْتَنْ بِكَ (وَيَسْخِرْ) صُلَّ مُنْكَسَا (يَحْمَدُ رَبَّكَ بِالْعَشِيِّ) وَهُوَ مِنْ بَغْدِ الرُّوَالِ (وَالْإِبْكَارِ) الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ (إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ) الْقُرْآنِ (يُفْتَرِ سُلْطَانٌ) بُرْهَانٌ (أَنَّا هُمْ أَرْأَى) مَا هُمْ بِرَأْيِهِ (فَأَسْتَوِدْ) مِنْ شَرِّهِمْ (بِأَلِّهِ) إِلَهُهُ هُوَ

السَّامِعِ) یأقوالہم (المُصِیْر) بأخوالہم ونزل فی منکری التفت (لخلق السماوات والأرض) ابتداء (اکثر من خلق الناس) مرۃ ثانیۃ وہی الإعادة (ولکن اکثر الناس) انی کفار منکم (لأعلمون) ذلک فہم کمالاغی ومن یغتمہ کالجبر وما یتوی الأعمی والبصیر) لا (الذین آمنوا وعملوا الصالحات) وهو المخلص (ولا المیسر) فیہ زیادۃ لا (قلیلا ما یتذکرون) ینظون بالباء والثاء انی تذکرہم قلیل جدا (ان الساعة لآتیۃ لا ریب فیہا شک) (فیہا ولکن اکثر الناس لا یؤمنون) بہا (وقال ربکم اذھونی استجب لکم انی اغثنونی ابنکم بغیرتہ ما بغدہ (ان الذین یتذکرون عن عبادتی سیدخلون) یفتح الباء وحتم الناء وبالغسب (جہنم فاجہین) صاجرین

ترجمہ: یقیناً مونہ د خیلو رسولانو د ایمان والو دنیا پہ ژوند کنبی ہم مدد کوو، او پہ هغه ورغ به ہم کوو، چې په کومه ورغ گواهی ورکونکی والا گواهی ورکړی. اشهاد د شاهد جمع ده، او هغه ملائک دی چې د رسولانو د پیغام رسولو او د کافرانو دروغ کنړلو گواهی به ورکړی، په کومه ورغ چې به ظالمانو ته د هغوی عذر هیڅ فائده ورنکړی، ینفع په تاء او یاء سره، که هغوی معذرت او کړی، او د هغوی د پاره به لعنت وی یعنی د رحمت نه به لرې والي وی، او د هغوی د پاره د آخرت کور ډیر خراب کور دي، یعنی د آخرت د کور د عذاب سختوالي او مونږ موسی علیہ السلام ته هدایت نامه یعنی تورات او معجزې ورکړې وې او د موسی علیہ السلام نه پس مونږ بنی اسرائیل د کتاب یعنی د تورات وارثان جوړ کړل، چې هغه هدایت یعنی رہنما او د عقل مندو د پاره نصیحت وو، نو اې محمد ته صبر کوو، بې شکه د خپلو دوستانو د مدد د الله رشتونې وعده ده، او تاسو او ستاسو تابعدار په هغه دوستانو کنبې شامل دی، تاسو د خپلې خطا معافی غواړئ، چې خلق ستا تابعداري او کړی، او سحر او ماښام په تعریف وئیلو سره د خپل رب تسبیح بیانوه، عشی د زوال نه پس وخت دې، مراد ترې نه پنځه وخته مونږ څو نه دی، هغه کس چه بغیر د څه سند (دلیل) نه د الله په آیتونو یعنی په قرآن کنبې جهگړې کوی د دوی په زبونو کنبې سوا د تکبر نه او ددې خبرې د خواهش نه، چې په تاسو باندې غالب راشی، نور هیڅ هم نشته، دوی دا مقصد چرې هم حاصلولي نشی، نو تاسو ددوی د شر نه د الله پناه غواړئ، بې شکه هغه ددوی خبرو لره اوریدونکي او ددوی په حال باندې خبردار دي، دا راروان آیت د منکرین بعثت په باره کنبې نازل شو، د اول نه اسمان او زمکه پیدا کول د انسان د دوباره پیدا کولو نه یقینا ډیر لوڼې کار دي، او دوباره پیدا کول اعاده، خو ډیر خلق یعنی کافران د دې خبرې نه ناخبره دي، نو کفار د راندو په شان دی، او څوک چه د دې خبرې نه خبر دی هغوی د بینا په شان دی، او روند او بینا برابر نه دی، او کومو خلقو چې ایمان راوړلو او نیک عملونه یې او کړل په داسې حال چې مخلصان هم وو د بدکارانو برابر کیدې نشی، او په (لا المسئ) کنبې لام زائد دي، هغوی ډیر کم نصیحت حاصلوی، په یاء او تاء

سرہ، یعنی د دوی نصیحت حاصلول دیر کم دی، قیامت بہ شکہ یقینی طور سرہ راتلونکے دی، دا بلہ خبرہ دہ چہ دیر خلق پہ دے باندے ایمان نہ راوری، او ستاسو رب او فرمائیل چہ عمارتہ دعا غوارتی، عہ بہ ستاسو دعا قبلوم، یعنی تاسو عمارتہ بندگانگی او کړی خہ بہ تاسو تہ د ہنہ بدلہ درکرم، (دا ترجمہ) د راتلونکے آیت د قرینہ د وجہ نہ دہ، یقین اوستائے شوک چہ عمارتہ عبادت مخ واری ہغوی بہ دیر زو ذلیل کیدو نہ پس جہنم تہ داخل شی، د یاء بہ فتحی او د خاء بہ ضمی سرہ، او د دے عکس ہم۔

د قیوداتو فوائد او تسہیل

قوله: یوم یقوم الاشهاد: د دے عطف فی الحیۃ الدنیا باندے دے، یعنی مونہ بہ د ہغوی د دنیا پہ ژوند کبھی مدد او کړو او د گواہی پہ ورخ بہ ہم مدد او کړو،

قوله: یوم لا ینفع: دا د یوم یقوم الاشهاد نہ بدل دے۔

قوله: معذرتہم: د تنفع فاعل دے، لہم خبر مقدم، او اللعنة مبتدا مؤخر دہ۔

قوله: لہم سوء الدار: د دے عطف پہ لہم اللعنة باندے دے۔

قوله: لواعترضوا: د دے عبارت د اضافی مقصد د یوې شبہی جواب دے۔

ضہ: دیوم لا ینفع الظالمین معذرتہم مقتضی دا دہ چہ کافران بہ د قیامت پہ ورخ عذر پیش کړی خو د دوی دا عذر او معذرت بہ ہیڅ فائدہ ورنکړی، او پہ یو بل آیت ولا یفلتن لہم فمعذرتہم نہ معلومیږی چہ دوی تہ بہ د عذر پیش کولو اجازت نہ وی، پہ دے دواړو آیتونو کبھی تضاد معلومیږی؟

دفع: مفسر علام د لو اعتراضو اضافہ کولو سرہ دے شبہ لږہ دفع کړې دہ، د دفع خلاصہ دا دہ چہ فرض کړہ کہ کافران پہ دغہ ورخ عذر ہم او کړی نو قبلیری بہ نہ، لہذا اوس خہ اعتراض پاتې نشو،

قوله: ہادیا: پہ دے سرہ تہ دے خبرې تہ اشارہ او کړہ چہ ہدی معنی ہادیہ، د الکتاب نہ حال دے، او دغہ شان ذکرې دا ہم د تذکرہ پہ معنی د الکتاب نہ حال دے، مفسر علام ہم دے ترکیب تہ اشارہ کړې دہ، او بعضې حضراتو ہدی او ذکرې د لورثا مفعول لاجلہ گرځولوسرہ محلا منصوب و نیلې دے، ای لورثا الکتاب لاجل الہدی والتذکرۃ۔

قوله: لیستن بک: د دے کلمې د اضافہ کولو مقصد د یوې شبہی جواب کول دی۔

ضہ: واستغفر للذکک کبھی حضور ﷺ تہ حکم ورکړې شونې دے چہ تاسو د خپلو گناہونو معافی او غواړئ، او د اہل السنۃ والجماعۃ عقیدہ دا دہ چہ نبیان د پیغمبری نہ

مخکنبی او روستو د ورو او غتو گناہونو نه پاک وی، نو بیا د گناہونو نه د معافی غوښتلو څه مقصد شو؟

① **اولنې جواب:** حضور ﷺ ته معصوم کیدو باوجود د مغفرت د طلب کولو حکم په اصل کښې د امت د تعلیم د پاره وو، چې د نبی ﷺ په اتباع کښې امتیان هم د خپلو گناہونو نه توبه او استغفار اوکړی.

② **دویم جواب:** کلام د مضاف حذف سره دې، تقدیری عبارت دا دې استغفر للذنوب امکنه حضور ﷺ چونکه د امت شفاړش کونکې دې ځکه د ذنب نسبت حضور ﷺ ته کړې شوې دې، گنې مراد ترې نه د امت گناہونه دی.

③ **دویم جواب:** د ذنب نه مراد خلاف اولې دې، حسنات الاوارسعات المطهرین د قاعدې د وجې، لهدا خلاف اولې نې ذنب سره تعبیر کړو.

قوله: قلایا مای تذکرون: قلایاد مفعول مطلق محذوف صفت دې، (ما) زائده دې، د قلت د تاکید د پاره، تقدیری عبارت دا دې، **یذکرون تذکرا للایلا.**

قوله: تذکرهم قليل: دقلیل په رفع سره، تذکرهم د مبتدا د خبر کیدو د وجې نه مرفوع دې، او په بعضې نسخو کښې قلیلا په نصب سره دې، د نصب دا صورت کیدې شی چې قلیلا حال او گرځولې شی، او د تذکرهم خبر محذوف اومنلې شی، تقدیری عبارت به دا وی تذکرهم محصل حال کونه قلیلا قلیل باندې رفع اولی ده، څنگه چې مفسر علام اختیار کړې ده.

قوله: بالیا عوالثناء: یذکرون کښې دواړه قراعتونه دی، نافع او ابن کثیر وغیره په یاء سره وئیلې دې، ماقبل یعنی ان اللهن محادلون د موافقت د پاره، او نورو په توگه د التفات په خطاب سره، تذکرون وئیلې دې، مقصد په انکار او توییح کښې اضافه کول دی.

قوله: اعدونی: دادعونی دوه تفسیرونه دی، یو حقیقت او بل مجاز، د حقیقت مطلب دادې چې ادعونی په خپله حقیقی یعنی د دعاء په معنی کښې واخستلې شی، د مجاز مطلب دا دې چې دعاء په معنی د عبادت واخستلې شی، عبادت چونکه دعاء ته شامل وی او دعاء د عبادت جز دې، او د قرینې د وجې نه مجازا د جزء نه کل مراد اخستلې شی، شارع ﷺ دویم تفسیر خوښ کړې دې، او دعاء په معنی نې د عبادت اخستې ده، او قرینه روستو والا آیت ان اللهن معکون عن عبادتی (الایة) دې.

[ایاتونہ: ۶۱-۶۸]

(اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْعِثًا) إِنْشَادُ الْإِيمَانِ إِلَى مَجَازِيهِ بِأَنَّهُ يُبْعِثُ فِيهِ (إِنَّ اللَّهَ
 لِلدُّوْفَضْلِ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ) اللَّهُ فَلَا يُؤْمِنُونَ (ذِكْرُ اللَّهِ بِكُمْ عَالِي كُلِّ شَيْءٍ وَلَا إِلَهَ إِلَّا
 هُوَ فَأَنَّى تُؤْفَكُونَ) فَكَيْفَ تُضِلُّونَ عَنِ الْإِيمَانِ مَعَ قِيَامِ الْبُرْهَانِ (كَذَلِكَ يُؤْفَكُ) أَيْ يَضِلُّ إِلَهُ هَلْوَاءُ ذَلِكَ
 (الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللَّهِ) مُعْجَزَاتِهِ (يَجْحَدُونَ) (اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً سَقْفًا
 وَصُورَكُمْ فَاخْسِنَ صُورَكُمْ وَوَرَزَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ذَلِكَ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ) (هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا
 هُوَ فَادْعُوهُ) مُعْبِدُوهُ (مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ) مِنَ الشَّرِكِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) قُلْ إِنِّي نُهَيْتُ أَنْ أُعْبِدَ الَّذِينَ
 تَدْعُونَ تَعْبُدُونَ (مِنْ دُونِ اللَّهِ لَمَّا جَاءَتِ الْبَيِّنَاتُ) دَلَالِ التَّوْحِيدِ (مِنْ رَبِّي وَأَمَرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ
 الْعَالَمِينَ) (هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ) بِخَلْقِ أَبِيكُمْ آدَمَ مِنْهُ (ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ) مِنْهُ (ثُمَّ مِنْ عِلْقَةٍ) ذِمَّ غَلِيظِ
 (ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا) بِمَعْنَى أَطْفَالًا (ثُمَّ يَبَيِّنُكُمْ) لِيَتَّبِعُوا أَمْرَكُمْ تَكَامُلُ فُتُوحَتِكُمْ مِنَ الثَّلَاثِينَ سَنَةً إِلَى
 الْآخِرَتَيْنِ (ثُمَّ لَتَكُونُوا شُيُوعًا) بِضَمِّ الشَّيْنِ وَكَسْرِهِ (وَمِنْكُمْ مَنْ يَتَوَكَّى مِنْ قَتْلِ) أَيْ قَتْلِ الْأَخْتِ وَالشَّيْخُوخَةِ
 فَقَدْ ذَلِكَ بِكُمْ لَيْسُوا (وَلِيَتَّبِعُوا أَجْلًا مَعْتَمًى) وَفَتَا مَحْذُودًا (وَلَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ) دَلَالِ التَّوْحِيدِ فَتُؤْمِنُونَ (هُوَ
 الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ فَإِذَا قُضِيَ أَمْرُ) أَرَادَ إِيجَادَ شَيْءٍ (فَأَمَّا يَقُولُ لَكُنْ فَيَكُونُ) بِضَمِّ الثَّوْنِ وَفَتْحِهَا بِتَغْيِيرِ
 لُزْ أَيْ يُوجَدُ غَيْبُ الْإِزَادَةِ الَّتِي فِي مَعْنَى الْقَوْلِ الْمَلَكُورِ

توجه: الله تعالى ستاسو د پاره شپه جوړه کړه، چې تاسو په دې کښې ارام حاصل کړئ، او ورځ ته کتلو والا روښانه جوړه کړه، مبصرأ اسناد د نهار طرف ته مجازی دې، ځکه چې په دې کښې کتلې شې، بې شکه الله تعالی په خلقو باندې فضل او کرم کولو والا دې، خو ډیر خلق شکر نه کوی، چې د هغې د وجې نه ایمان نه راوړی، هم دغه الله ستاسو د ټولو رب، د هر څیز خالق د هغه نه سوا بل معبود نشته بیا تاسو د دلیل نه باوجود پرته اولته روان یئ؟ دغه شان یعنی د دې خلقو د اولته تللو پشان هغه خلق هم اولته روان وو چې کومو د الله د آیتونو نه یعنی د معجزاتو نه انکار کولو، هم الله دې چا چې ستاسو د پاره زمکې لږه د استوگنې ځای او گرځولو، او اسمان ئې چمتو جوړ کړو، او ستاسو صورتونه ئې جوړ کړل، او ډیر ښه ئې جوړ کړل او تاسو ته ئې ښه ښه څیزونه د خوراک د پاره درکړل، هم دغه الله ستاسو پروردگار دې، ډیر برکتونو والا دې، د ټولو جهانونو رب دې، هغه ژوندې دې د هغه نه سوا هیڅوک معبود نشته دشرک نه دین خالص کړئ خاص د هغه بندگی کوئ ټول صفتونه د الله دپاره دی چه دټولو جهانونو رب دې، تاسو ورته اووایئ چې زه د هغه چا د عبادت نه منع کړې شوې یم کوم چې تاسو د الله نه بغیر رابلئ، یعنی دهغوی بندگی کوئ کله چه ماته د رب ښې یعنی د توحید دلایل راغلی دی، او ماته حکم راکړې شوې دې چې مخه دواړو د جهانونو درب تابعدار اوسم، هم هغه دې چا چې تاسو د خاورې نه پیدا کړئ، ستاسو پلار آدم علیه السلام ئې د خاورې نه پیدا کړې وو بیا ئې تاسو د نطفې نه (د منی) نه پیدا

کری، یا نہی تاسو د کلکې وینی نه پیدا کری، او یا تاسو د ماشوم په شکل کښې بهر کری، طفلا په معنی د اطفال دې، یا تاسو باقی ساتی چې تاسو خپل پوره طاقت ته اورسئ، یعنی ستاسو طاقت مکمل شی، د دیرش کالو نه تر د څلویښت کالو پورې، یا بوډهاگان شه د شین په ضمی او کسرې سره او په تاسو کښې بعضې ځوانی او بوډها والې ته د رسیدلو نه مخکښې وفات شی، هغه تاسو سره هم داسې کوی چې تاسو ژوندی پاتې یئ، او یو خاص وخت پورې اورسئ او چې تاسو د توحید دلیلونه او پیژنئ، او ایمان راوړنئ، هم هغه الله دې کوم چې ژوندی کول کوی او مړه کول کوی، یا چې کله هغه د یو کار د کولو یعنی د موجود کولو اراده او کری نو هغې ته صرف دا وائی چې (شه) نو هغه شی، د نون په ضمی سره، او د آن د تقدیر د وجې نه په فتحې سره، یعنی هغه څیز ددې ارادې نه پس موجود شی، په معنی کښې د قول مذکور دې.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: الله الذي جعل لكم الليل لتسكنوا فيه والنهار مبصرا: لفظ الله مبتداً، الذي اسم موصول، جعل فعل ماضی په معنی د خلق، لكم متعلق د جعل، الليل مفعول به، لتسكنوا متعلق د جعل، (فيه) متعلق د تسكنوا، واؤ عاطفه، النهار ذوالحال، مبصرا حال، حال سره د ذوالحال معطوف په الليل باندې، معطوف معطوف اليه د جعل مفعول به، جعل جمله صله د الذي، الذي جمله خبر شو د لفظ الله مبتداً د پاره.

قوله: والنهار مبصرا: د مبصرا ذوالنهار طرف ته اسناد مجازی دې، یعنی ورځ یې دومره روښانه جوړه کړه، گویا چې هغه پخپله مبصرا شوه، هم په دې وجه نه د تعلیل نه حال طرف ته عدول کړې دې، یعنی مبصرا نه د علت په ځانې حال جوړ کړو.

قوله: لانه ییعرفیه: سره نهی اشاره او کړه چې د اسناد مجازی وجه علاقه د ظرفیت ده، اسناد مجازی د یو ربط یا د تعلق د وجې نه غیور ما هوله طرف ته نسبت کولو ته وائی، چې څنگه په آیت کښې وئیلې شوی دی چې مونږ ورځ لره کتونکې جوړه کړه، حالانکه ورځ کتونکې نه وی، بلکه ورځ د کتلو زمانه یا وخت دې، یعنی په ورځ کښې کتل کیږی، ددې ظرفیت تعلق د وجې نه د کتلو نسبت ورځ طرف ته اوشو، دا د نهر جار د قبیلې نه دې، نهر چونکه د ماء د پاره ظرف دې، ځکه د جریان نسبت نهر طرف ته شوې دې.

قوله: ذلكم الله: ذلكم مبتداً، ددې څلور خبرونه دی،

(۱) الله (۲) بکرم (۳) عالى کل هي (۴) لا اله الا هو.

قوله: الحمد لله رب العالمين (الآية): په دې کښې دوه احتمالات دی:

(۱) د بندگانو کلام وی (۳) د رب العالمین کلام وی، کہ د بندگانو کلام وی، نو قائلین به د محذوف مقولہ کیدو سره حال وی، او کہ د الله تعالی کلام وی نو کلام به مستانف وی، او بندگانو ته به د حمد طریقہ بنودلو د پارہ وی.

قوله: كذلك اول كاف حرف تشبيه دي ذا اسم اشاره (ل) علامت د اشارې بعيد، آخری کاف حرف خطاب، د کذلک نه مذکورہ سابق طرف ته اشاره کيږي، په معنی د «هم دغه شان» (هم داسې)

قوله: يوفك (کس) افکا، افکا، افکا، اوریدل، افکا الزام لگول، يوفک مضارع واحد مذکر غائب په معنی د ماضی مجهول،

قوله: الفک الذين كانوا: افک فعل ماضی مجهول راوړلو سره نې اشاره او کره چې يوفک د مضارع مجهول په معنی باندې دي،

قوله: بمعنى اطفالا: په دې کښې اشاره ده چې طفل اسم جنس په معنی د جمع دي، يا بحر جمع کل واحد په تاويل کښې دي، گڼي په (کم) ذوالحال جمع، او په طفلا نه حال مفرده کښې به مطابقت نه وي.

قوله: يخلق ايکړ آدم منه: ددې عبارت نه د يوې شېبې دفع کول مقصود دی.

شبه: خلقکم من تراب نه معلومی دی چې انسان د خاورې نه جوړ دي، حالانکه د انسان تخليق د نطفې نه شوې دي.

دفع: مضاف محذوف دي، تقدیری عبارت دا دي خلقکم ای خلق لکم لیکر آدم من تراب شبه دفع شوه، او کلام بغير د مضاف د حذف کولو نه په خپل اصل هم ایښودلې شی، ځکه چې انسان د نطفې نه او نطفه د غذا نه، او غذا د خاورې نه پیدا کيږي، نو داسې شوه چې انسان د خاورې نه پیدا کيږي.

قوله: امرت ان اسلم: اسلم یا خو د الاسلام معنی التمساده ماخوذ دي، يا بعنی د خلوص نه ماخوذ دي، په هر صورت کښې مفعول محذوف دي، په اول صورت کښې به تقدير دا وی اسلم امری له تعالی او په دویم صورت کښې به تقدير دا وی علس قللی من عباد غیره تعالی.

قوله: يبييكم: يبييكم محذوف مخرولو مقصد دي خبرې ته اشاره کول دی چې لعلفوا د لعلفوا محذوف متعلق دي، او لتبلفوا ددې علت دي.

قوله: لتبلفوا الاجلامی: لام د تعلیل د پارہ دي، کوم چې په علت مقدره باندې معطوف دي، او شارح لعلفوا وئيلو سره ښکاره کړو.

قوله: فعل ذلك بكم: ددی عبارت مقدر منلو مقصد دی خبری ته اشارہ شوې ده چې لتبغوا په ليعيشوا محذوف باندې عطف دي، او هغه محذوف مخکېني ذکر شوې د الله تعالى د افعالو علت دي، دغه شان د مذکورہ افعالو دباری تعالى دوه علتونه به وي، يعيشوا او يبلغوا، يعنى الله هغه ذات دي چا چې تاسو د خاورې نه پيدا کړې يئ، او تاسوئې د ماشوم په شکل کښې بهر کړئ، چې تاسو ژوندی يئ او يو وخت مقرر ته اورسئ.

قوله: فيكون: د رفع په صورت کښې به د مبتدا محذوف خبر وي، اى ښايي وي د نصب په صورت کښې به د (ان) مقدره د وجې نه منصوب وي، اى فان ښايي وي.

قوله: اذا قضى امر فانما بقول له كن فيكون: د دې تشرېح مفسر علام د خپل قول عقب لاراده الله تعالى معنى القول المذكور سره کړې ده، ددې مقتضى دا ده چې د آيت تحليل داسې وي اى اذا اراد الله تعالى فاعمالا يبداء بعباده فوجده او ددې تحليل هيڅ معنى نشته، ځکه چې ددې تحليل په صورت کښې به مطلب دا وي چې کله الله تعالى د يو څيز د ايجادولو اراده اوکړې نو هغه څيز موجود شى، يعنى څيز سره د ارادې د تعلق دوه مرتبې وي، او دا صحيح نه ده، لهدا ښه او صحيح صورت به دا وي چې بقول كن فيكون دسرعه لبادنه كناية واخستلې شى، نو په دې صورت کښې به د عبارت تحليل دا وي، ان اراد الله تعالى فوجده سرعاً من غير توقف على شيء مفسر علام اى يوجد ويثلو سره اوونيل چې په كن فيكون کښې امر نه مراد حقيقه امر نه دي، ځکه که حقيقه امر مراد وي نو د دوو حالونو نه به خالى نه وي يا خود (كن) ويثلو په وخت هغه څيز د كوم چې د ايجاد کولو اراده کړې وي موجود به وي يا نه وي، که موجود وي نو د كن ويثلو څه معنى؟ ځکه چې دا خو تحصيل د حاصل شو، او که هغه څيز د كن کلمه ويثلو په وخت موجود نه وي نو بيا معدوم ته خطاب راځي،، كوم چې ظاهر البطلان دي، ځکه چې معدوم څيز مخاطب کيدې نشى، لهدا د الله تعالى قول كن فيكون دسرعه ايجاد نه دي كناية واخستلې شى، اوس به مطلب دا وي چې الله تعالى هر کله د يو څيز د ايجاد کولو اراده اوکړې نو هغه څيز د ارادې سره متعلق کيدو نه پس فوراً بغير د تاخير نه موجود شى.

[اياتونه: ۶۹-۷۸]

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ الْقُرْآنِ (أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُضَرِّقُونَ) عَنْ الْإِيمَانِ الَّذِينَ كَذَبُوا بِالْكِتَابِ بِالْقُرْآنِ (وَمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلًا) مِنَ التَّوْحِيدِ وَأَنفَثَ وَهُمْ كَفَارٌ مَكَّةَ (فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ) غَفْوَةً تَكْذِيبَهُمْ (إِذْ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ) إِذْ يَمْغِي إِذَا (وَالسَّلَابِلُ) غُطِفَ عَلَى الْأَغْلَالِ فَتُكُونُ فِي الْأَغْنَقِ أَوْ مَبْدَأَ خَبَرٍ مَخْلُوفٍ أَيْ فِي أَرْغُلِهِمْ أَوْ خَبَرٍ (يُسْعَبُونَ) أَيْ نَحْوُونَ بِهَا فِي الْحَبِيمِ أَيْ جَهَنَّمَ (أَلَمْ فِي النَّارِ

یجرون، یوفدون (مہر قیل لہم) تبکیا (اے ما کنتم تشرکون) (میں دُور اللہ) غفۃ وَہی الامتَام (اَقَالُوا صَلَوا غَانُوا (عَنَّا) فلا تراہم (ہل لہم نکر ندعو ایں قَبْل شِیْئًا) اَنْکُرُوا عِبَادَتَہُمْ اِنَّمَا لَمْ اُخْبِرَتْ قَالَ تَعَالٰی (اَلْکُفْرَ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُونِ اللّٰہِ حَصَبَ جَہَنَّمَ اَیْ وَلَوْ دَعَا (کَذٰلِکَ) اَیْ مِثْلِ اِحْلَالِ مَوَلَاءِ الْمَکْدِیْنِ (یضِل اللہ الکافرین) وَیَقَال لَہُمْ اِنْعٰمًا (ذَلِکُمْ) الْعَذَابِ (بِمَا کُنتُمْ تَفْرَحُوْنَ) فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ) مِنْ الْاِشْرَاکِ وَانْکَارِ الْبَغْتِ (وَبِمَا کُنتُمْ تَفْرَحُوْنَ) تَفُوْشُوْنَ فِی الْفِرَاحِ اَدْخَلُوا اَبْوَابَ جَہَنَّمَ غَالِبِیْنَ فِیْہَا فَبِئْسَ مَثْوٰی (المتکبرین) (فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ) بِعَذَابِہُمْ (حَقٌّ فَاَمَّا رَبُّنَا) لِیْہِ اِنَّ الشَّرِیْطَۃَ مُذْغَفَۃٌ وَمَا زَاۤیَدَہُ تُکْذِبُ مَعْنٰی الشَّرْطِ اَوَّلُ الْفِیْعْلِ وَالثَّوْنُ تُکْذِبُ اَخْبِرْہُ (بَعْضُ الَّذِیْ یُعِدُّہُمْ) بِہِ مِنْ الْعَذَابِ فِی حَیَاتِکَ وَجَوَابِ الشَّرْطِ مَخْلُوفٌ اَیْ لَہَاکَ (اَوْ تَوَفَّیْکَ) اَیْ قَبْلُ تَغْلِیْبِہُمْ (فَاَلْبَسْنَا یُجْعَلُوْنَ) فَتَعْلَمُہُمْ اَخَذَ الْعَذَابَ فَاَلْحَاقَ الْاَبْوَابَ الْمَذْکُورَ لِلْمَغْطُوفِ فَقَطْ (وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِکَ مِنْہُمْ مَنْ قَصَصْنَا عَلَیْکَ وَفِیْہُمْ مَنْ لَمْ نَقْصُصْ عَلَیْکَ) رُوٰی اَنَّهُ تَعَالٰی بَعَثَ ثَمَانِیۃَ اَلْفِ نَبِیٍّ اَتَقَعۃَ اَلْفِ نَبِیٍّ مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ وَاَتَقَعۃَ اَلْفِ مِنْ سَائِرِ الْاَنَامِ (وَمَا کَانَ رِسُوْلٌ) مِنْہُمْ (اَنْ یَّأْتِیَ بِاٰیَۃٍ اِلَّا یَاۤدُبِی اللّٰہُ) لِاَنَّهُمْ عِبِدَ مَرْئُوْنُوْنَ (فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰہِ) یَنْزُوْلُ الْعَذَابَ عَلٰی الْکُفَّارِ (فَیُحْیِ) بَنَی الرُّسُلِ وَیُکَذِّبُہَا (بِالْحَقِّ) وَخَیْرَ هَٰؤُلَآئِکَ الْمُبْطِلُوْنَ) اَیْ ظَہَرَ الْفَضَاءِ وَالْخُسْرَانِ لِشَاسِی وَلَمْ یَخَیْرُوْا فِی کُلِّ وَفَتْ قَبْلَ ذٰلِکَ

توجہ: آیا تاسو ہفہ خلق لیدلہ نہ دی چې پہ اللہ آیتونو یعنی پہ قرآن کنبی جگړې کوی، د ایمان نہ جرته مندې وهی، کومو خلقو چې کتاب یعنی قرآن لره او توحید او بعث الموت لره هم په هغه سره چه مونې خپل رسولان لیرلې وو، دروغ او گنہل او هغه کفار مکہ دی، نو دوی ته به د دوی د تکذیب سزا (حقیقت) اوس معلوم شی، چې کله ددوی په ختوونو کنبی طوقونه وی، اذ په معنی د إذا، او زنجیرونه به وی، والسلاسل عطف په الاغلال باندې دې، هغه زنجیرونه به په ختوونو کنبی وی، یا السلاسل مبتدا، او ددې خبر محذوف دې، یعنی ددوی په خپو کنبی به زنجیرونه وی، یا یسبحون ددې خبر دې، یعنی د دې زنجیرونو به ذریعې سره به هغوی جهنم ته راکاږلې شی، بیا به هغوی د جهنم په اور کنبی سوزولې شی، بیا به ددوی ته د لاجواب کولو د پاره تپوس او کړې شی، چې کوم بتان تاسو هغه سره شریکول کوم چې د اللہ نه سوا وو، هغوی چرته دی، نو هغوی به جواب ورکړی چې هغوی خمونې نه غائب شول، مونې ته هغوی په نظر نه راخی، بلکه رشتیا خو دا دی، چې مونې خو ددې نه مخکینې د چاهم عبادت نه دې کړې یعنی کافران به د بتانو د عبادت نه انکار او کړی، بیا به هغه بتان راوستلې شی، اللہ تعالیٰ به او فرمائی تاسو او د چا چې تاسو د اللہ نه سوا بندگی کوله، د جهنم خشاک یی اللہ تعالیٰ دغه شان یعنی ددې مکذبینو د گمراه کولو په شان کافرانو لره گمراه کوی، او دوی ته به دا هم اووئیلې شی دا عذاب د هغه څه بدله ده، چې تاسو به په دنیا کنبی خوشعالی کوله په ناحقه په شرک کولو سره او د بعث نه په انکار کولو سره، او بې خایه به

مو تکبر کولو، یعنی د حد نه به موزیات د خوشحالی اظهار کولو، (او چنې خبرې به مو کولې، اوس راشئ په جهنم کښې همیشه د پاره، او د هغې په دروازو کښې داخل شئ، غوړه خراب غاڅې دې د تکبر کونکو، نو تاسو لږ صبر او کړئ، د الله وده بالکل رشتیا ده، دوی سره چه مونږ د عذاب کومې وه دې کړې وې په هغې کښې هغه تاسو ته ستاسو په ژوند مبارک کښې اوښایو، په دې کښې (ان شرطیه مدغم دې، او د فعل په شروع کښې د فعل تاکید د پاره (ما) زانده ده، او په آخر کښې د تاکید د پاره نون دې، او جواب شرط محذوف دې، او هغه فذاک دې، یا دوی ته عذاب ورکولو نه مخکښې تاسو وفات کړو، نو دوی به زمونږ طرف واپس کړې شې، نو مونږ به دوی ته سختو نه سخت عذاب ورکړو، په جواب مذکور به (والینا یرجون) فقط د معطوف (یعنی نتوفینک) دې، یقیناً مونږ ستا نه مخکښې هم رسولان لپلې دی، چې په هغوی کښې د بعضو قصې مونږ تاته بیان کړې، او په هغوی کښې د بعضو قصې مونږ ته نه دی اورولې، روایت کړې شوې دې چې الله تعالی اته زره پیغمبران رالپلې دی، په هغې کښې څلور زره بنی اسرائیل کښې، او باقی څلور زره په نور خلقو کښې، په دې کښې د هیڅ یو رسول دا طاقت نه وو چې یو معجزه د الله اجازت نه بغیر راوړي، ځکه چې دوی د هغه تابعدار بندگان وو بیا چې کله په کافرانو باندې د عذاب د نازلیدو حکم راشي نو د رسولانو او دوی لږه دروغزن ویونکو په مینځ کښې به په حق سره فیصله او کړی شې، په هغه وخت کښې به باطل والا په تاوان کښې پاتې شې یعنی د قضاء او تاوان ښکاره کیدل به د خلقو په مخکښې هغه وخت اوشی، گنی دوی خو ددې نه مخکښې هر وخت په تاوان کښې وو.

د قیوداتو فوائد اوسپهیل

قوله: ألم تر: همزه د استفهام تقریری تعجیبی ده.

قوله: الذین کذبوا: الذین د اول الذین نه بدل دې.

قوله: فسوف یعلمون: فاء استنافية ده، سوف حرف استقبال، یعلمون فعل مضارع مرفوع، جمله استفهامیه د تردید د پاره ده، او دا هم کیدې شې، چې الذین اسم موصول صله مبتدأ، او فسوف یعلمون ددې خبر وی.

قوله: [ذا: دا د یو سوال مقدر جواب دې.

سوال: سوف حرف استقبال دې، او (ذا: د ماضی د پاره دې، د دواړو په مقتضی کښې تعارض دې، دا خو داسې ده لکه چې څوک اووایی سوف اصولم؟

جواب: د جواب حاصل دادې چې [ذا: د اذا په معنی کښې دې، د (ذا: په ځانې (ذا: راوړلو مصلحت دا دې چې کله امور مستقبله د الله په اخبار کښې واقع کیږي نو هغه

یقینی او قطعی الوقوع وی، څنگه چې ماضی قطعی الوقوع وی، لهذا دا به داسې الفاظ سره تعبیر کولې شی چې په ماضی باندې دلالت اوکړی.

قوله: فتکون فی الاعناق: ددې عبارت مقصد دا وئیل دی چې د السلاسل عطف په اغلال باندې وی نو مطلب به دا وی چې اغلال او سلاسل دواړه به په څټونو کښې وی، او که سلاسل مبتدا او منلې شی نو ددې خبر به محذوف وی، او هغه فی ارجله دې، ای تګون فی ارجله اوس به مطلب دا وی چې طوقونه به په څټونو او زنجیرونه به په څپو کښې وی، او خبر محصور وئیلو سره دریم ترکیب ته نې اشاره اوکړه یعنې السلاسل مبتدا، او یسبحون جمله ددې خبر، او خبر چې کله جمله وی نو د عائد راوړل ضروری وی کوم چې مبتدا ته راجع وی، بها مقدر منلو سره د عائد طرف ته نې اشاره کړې ده.

قوله: یسبحون: سحب (ف) جمع مذكر غائب مجهول راځکلی به شی.

قوله: یسجرون: سجر (ن) نه مضارع جمع مذكر غائب، وهلې به شی، ورځته کولې به شی، یسجرون، د سجر التنور نه مستق دې، اذاملاً بالوقود

قوله: ثم قیل لهم ای یقال لهم: قیل د ماضی په ذریعې سره تعبیر متحقق الوقوع کیږدو د وجه نه دې.

قوله: ثم احضرت: ددې عبارت مقصد د یو اعتراض جواب کول دی

سوال: مفسر علام د هلوا عناً (الایة) چې کوم تفسیر بیان کړې دې چې الله تعالی کله مشرکینو ته او فرمائی چې هغه شریکان کوم ځای دی څوک چې به تاسو څما شریکان جوړول؟

نو مشرکین به جواب ورکړی چې هغوی خو زمونږ نه غائب شول، او مونږ په دنیا کښې د هغوی تابعداري نه کوله، دا تفسیر د یو بل آیت انکروما تعبدون من دون الله مصححهم انهم لها وادعون خلاف دې، ځکه چې ددې آیت نه معلومیږي چې باطل معبودان به هلته موجود وی، نه چې غائب، څنگه چې مخکښني آیتونو نه معلومیږي،

جواب: ثم احضرت وئیلو سره نې جواب ورکړو چې په شروع کښې به معبودان باطله غائب وی او عابدین به د هغوی د عبادت نه انکار اوکړی، خو روستو به هغوی حاضر شی، او عابدین به د هغوی د عبادت اقرار اوکړی.

قوله: ثم رجحون: مرجحون (ف) نه مرچا، د حد نه زیات د خوشحالیدو اظهار کول، غرور کول.

قوله: فیه: خبر مقدم دې، ان المرطبه مبتدا مؤخر، مدغمه ان مرطبه نه حال دې، مدغمه یعنی د ما زانده ذکر نې اونکړو، یعنی امانتک کښې د فعل په اول کښې (ما) زاندي په

ذريعه د تعليق فعل تاكيد دې، او د نون ثقيله په ذريعه د فعل په آخر كښې تاكيد دې.
قوله: فالجواب المذكور للمعطوف فقط: د توفيك عطف په اما نيك باندې دې، په معطوف
 عليه باندې چونكه حرف شرط او ما زانده داخل دې، لهذا په معطوف باندې به هم داخل
 وي، معطوف او معطوف عليه دواړو ته د جواب شرط ضرورت دې، او جواب شرط
 صرف يو دې، او هغه هالها يرحمون دې، مذكوره جواب شرط نې معطوف يعنى توفيك ته
 ورکړو، اوس معطوف عليه يعنى نيك بغير د جواب شرط نه پاتې شو، د هغې د پاره
 جواب شرط محذوف اومنلې شو، کوم چې شارح **رحمته** په **لذلك** ونيلو سره ښکاره کړو،
 مطلب به دا وي چې کافرانو سره مونږ د عذاب کومې وعدې کړې وې، په هغې کښې که
 څه مونږ تاسو ته د دنيا په ژوند کښې اوځايو کړو، نو دا هم کيدې شي، او که مونږ تاسو
 دوى ته د عذاب ورکولو نه مخکښې وفات کړو نو بيا به هم ټول ځما طرف ته راځي، نو
 هلته به مونږ دوى ته سخت عذاب ورکړو، اولنې خط کشيده جمله اما دننك شرط جواب دې،
 او دويمه خط کشيده جمله د توفيك شرط جواب دې.

او بعضې مفسرينو حضراتو ويلي دي چې هالها يرحمون د دواړو شرطونو جواب هم
 کيدې شي، په دې صورت کښې به عبارت دا وي ان لعذبتهم في حياتك لولم لعذبهم فاما
 لعذبهم في الآخرة لعذابهم فاما لعذبهم في الآخرة دواړو شرطونو جواب دې.

قوله: هنالك: دا ظرف مكان دې، خو دلته د ظرف زمان د پاره استعمال شوې دې.

[اياتونه: ۸۹-۸۵]

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ قِيلَ الْإِبِلَ خَاصَةً هَذَا وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَالنَّعَمُ (لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَكْلُونَ)
 وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ مِنَ الدَّرِّ وَالنَّسْلِ وَالْزُّوْرِ وَالصُّوفِ وَلِتَكُونُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ مِنْ عَمَلِ الْإِنْقَادِ
 إِلَى الْبِلَادِ (وَعَلَيْهَا) فِي الْبَرِّ (وَعَلَى الْفَلَاحِ) الْبَحْرِ (تَحْمِلُونَ) وَيَرْكَبُهَا يَوْمَ قِيَامِ آيَاتِ اللَّهِ أَيْ
 الدَّالَّةِ عَلَى وَحْدَانِيَّتِهِ (تَتَكَبَّرُونَ) اسْتِغْنَاءُ تَزْيِيعٍ وَتَذْكِيرٍ أَيْ أَشْهَرُ مِنْ تَالِيهِ (أَقْلَمُ يَسُودُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا
 كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا أَكْثَرُ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَكْثَرُ فِي الْأَرْضِ) مِنْ مَصْنَعٍ وَقَصِيرٍ (فَمَا أَغْنَى
 عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ) (فَلَمَّا جَاءَ قَهْرُ رَسُولِهِمْ بِالنَّبَاتَاتِ) الْمُنْجَزَاتِ الظَّاهِرَاتِ (فَرَحُوا) أَيْ الْكُفَّارُ (عَمَّا
 عِنْدَهُمْ) أَيْ الرِّسْلَ مِنْ الْعِلْمِ فَرَحَ اسْتِهْزَاءً وَضَحَكٌ مُتَكَبِّرِينَ لَهُ (وَحَاقَ) نَزَلَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ
 يَسْتَبْزِعُونَ) أَيْ الْعَذَابَ (فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا) أَيْ خُذَةَ عَذَابِنَا (قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَكُفَرْنَا بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ)
 (فَلَمَّا يَنْتَقِبُ عَنْهُمْ كَرَارُؤُنَا بَأْسًا سَمِعَتِ اللَّهُ) نَصْبَهُ عَلَى الْمَصْنَعِ بِغُلٍّ مُقْشَرٍ مِنْ لَفْظِهِ (الَّتِي قَدْ خَلَتْ
 فِي عِبَادَةٍ) فِي الْأَمْنِ أَنْ لَا يَنْتَقِبُ الْإِيمَانُ وَقَدْ تَزُولُ الْعَذَابُ (وَعَسَى هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ) تَبَيَّنَ غَضَبُ اللَّهِ
 بِكُلِّ أَحَدٍ وَهُمْ خَائِبُونَ فِي كُلِّ وَقْتٍ قَبْلَ ذَلِكَ

ترجمہ: اللہ ہفہ دے چا چہ ستاسو د پارہ خلور خپو والا خنار پیدا کړل وئیلی شوی دی چه دلته د انعام نه په خاص توگه باندې اوښ مراد دې، او ښکاره هم دا ده او غوا چیلن ترې هم مراد کیدې شی چې په دوی کښې په بعضو باندې تاسو سورلی او کړئ او بعضې تاسو په دوی کښې خورئ، او ستاسو د پارہ په دې کښې نورې هم ډیرې فائدې دی مثلاً پښ، نسل، د اوښ ویخته، او وړنۍ چې تاسو په دوی باندې سوریدو سره خپل د زړه مراد پوره کړئ، او هغه مختلف ځایونو ته بوجونه اوړل دی، او په دې سورلو باندې په اوچه او په کشتو باندې په سیند کښې گرځئ، او هغه تاسو ته د خپل قدرت نښې ښائی، نو تاسو په وحدانیت باندې دلالت کونکي د کومو کومو نښو نه انکار کوئ، استفهام توپيخی دې، او د (ای) مذكر استعمال په نسبت د (آیة) زیات مشهور دې، آیا دې خلقو په زمکه کښې گرځیدو سره اونه کتل چې ددوی نه د مخکښې خلقو څه انجام شو، حالانکه هغوی ددوی نه په تعداد او قوت او یادگارونو مثلاً قلعو او محلونو کښې زیات وو، د هغوی گټه د هغوی په کار رانغله، نو بیا چې کله رسولان دوی ته په ښکاره معجزو سره راغلو نو کافران د استهزاء او منکرین د خدا په طور باندې په دې علم نه خوشحاله شو کوم چه رسولانو سره وو په آخر کښې چې کوم عذاب دوی د توقې گټلو هغه عذاب په دوی باندې واپس شو، چنانچه چې کله هغوی زموږ د عذاب سختوالي او کتلو نو وې وئیل چې مونږ په یو الله باندې ایمان راوړې دې، او څوک څوک چې مونږ د هغه شریک جوړول د هغوی ټولو مو انکار او کړو، خو زموږ عذاب کتلو نه پس هغوی ته د هغوی ایمان فائده ورنکړه، الله هم دا طریقه ساتلې ده، (سنت) نصب د مصدریت په وجه دې، هم ددې مصدر د لفظ نه د فعل مقدر د وجې نه، کوم چې په امتونو کښې د هغه په بندگانو کښې برابر راوړان دې، دا چې د عذاب د نازلیدو نه پس ایمان فائده نه ورکوی او هغه وخت کافران په تاوان کښې پاتې شول، یعنی د هغوی تاوان په هر یو باندې ښکاره شو، حالانکه دوی ددې نه مخکښې هم هر وخت تاوانیان وو

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: الانعام: خنار، دا د (نعم) جمع ده، ددې اصل معنی خو د اوښ ده، خو په چیلې، گډې، غوا میخې باندې هم ددې اطلاق کیږی، په شرط ددې چې دې کښې اوښ هم وی، اوښ چونکه د عربو په نیز ډیر لوښ نعمت وو، ځکه ددې نوم (نعم) په معنی د نعمت کیځودلې شو.

قوله: در: پښ

قوله: الویر: د اوښ او د اوسن ویخته، (ج) اوبار

قوله: وعلى الفلك:

سوال: فی فلک، ئی ولې اونه وئیل؟ څنگه ئې چې د نوح علیہ السلام په واقعہ کښې وئیلې وو قلنا حمل فیہا من کل زوجین؟

جواب: چې د علیہا حاجۃ تقابل صحیح شی، دې ته صنعت ادزواج وئیلې شی.
قولہ: ای آیت اللہ: ای د فکرون مفعول مقدم کیدو د وجې نه منصوب دې، ای مقدم کول واجب دی، ځکه چې دا صدارت د کلام غوړی.

قولہ: تذکیرای اشهر من تائینہ: ددې اضافې مقصد د یو سوال جواب دې.

سوال: لایۃ آیت اللہ ئې ولې اونه وئیل، او د مضاف الیه (آیت اللہ) مقتضی هم دا وه چې د (ای) په ځای (ایۃ) وو.

جواب: په اسماء جامده کښې د مذکر و مؤنث تفریق غریب دې، څنگه چې حمار او حمارة کښې تفریق غریب دې، دویمه وجه دا ده چې د ای استعمال په نسبت د ایۃ اکثر او مشهور دې، ولذا حاجت علی اللغة المستطیعہ یعنی د ای استعمال کثیر دې،

قولہ: اقلر یسیرا: الخ، دلته نه تویخی مضمون شروع کوی، فاء عاطفه ده، همزه مخذوف باندې داخل ده، تقدیری عبارت دا دې اعجزوا قلر یسیرا الخ

قولہ: کیف کان عاقبة الذین من قبلہم، کیف د کان خبر مقدم دې، او عاقبة اسم مؤخر دې.
قولہ: مصائم: د زمکې لاندې د اوبو جمع کولو د پاره لوئې لوئې حوضونه، دیم، قلعه گانې،
قولہ: فما اغنی عنهم ما کانوا یکسبون: اولنې (ما) نافیہ او استفهام انکاری دواړه کیدې شی، یعنی د هغوی گټه د هغوی په کار راغلل، د استفهام په صورت کښې به ترجمه دا وی چې د هغوی گټه د هغوی څه په کار راغله؟ ما کانوا یکسبون کښې (ما) مصدریه او موصولہ دواړه جائز ده، اولنې فما اغنی د ما اغنی مفعول کیدو د وجې نه منصوب دې.

قولہ: فزحوا ای کفار عما عندہم ای الرسل من العلم: د علم نه هغه علم وحی مراد دې، کوم چې پیغمبرانو سره وو، او په دې علم باندې د کافرانو د خوشحالییدو مطلب دا دې چې کافرانو د توقو او خندا په توگه د خوشحالی اظهار کړې وو، او دلیل ددې، ددوی د وحی نه اعراض او نه قبول دی، مفسر علام هم دا معنی مراد اخستې ده، او هم دا معنی د الله قول وحاق بهر ما کانوا به معنون مطابق ده، بعضې مفسرینو د عندهم ضمیر کفار طرف ته راجع کړې دې، او د علم نه مراد بزعم خویش لایست ولا حساب علم مراد دې، یا د علم نه مراد د دنیا علمونه مراد دی، څنگه چې الله تعالی د کافرانو په باره کښې فرمانی یعلمون ظاهرا من الحیوة الدنیا و هم عن الاعراهم غافلون.

قوله: سنت الله مصدر من لفظه: سنت د فعل مقدر د وجي نه منصوب دي، او فعل مقدر د مصدر هم لفظ دي. أي سن الله ذلك سنة ما هي في العباد.

قوله: هنالك: أي عند ربهم العذاب دا اسم مكان دي، د زمان د پاره مستعار اخستي شوي دي.

قوله: تبين خسائرهم: دا د يو سوال مقدر جواب دي،

سوال: د خسر هنالك نه معلومېږي چې كافران او مشركين په هغه وخت تاوانيان شو ددې نه مخكېنې دوي تاوانيان نه وو؟

جواب: د جواب خلاصه دا ده چې كفار هر وخت برباد او تاوانيان دي، خو ددوي د تاوان بنكاري كيدل اوس اوشول، په خپله دوي ته او نورو ته هم پته اوليگيده چې د آخرت تاوان او محروميدل حقيقي تاوان او نقصان دي.

[۴۱] سورة فصلت (هم السجدة)

سورة فصلت مكية ثلاث وخمسون آية

سورة فصلت مكی دي، په دې كښې درې پنځوس آياتونه دي.

[آياتوله: ۱-۸]

بسم الله الرحمن الرحيم (هم) الله أعلم بما راده به (تنزيل من الرحمن الرحيم) مبتدا (كتاب) خبره (فصلت آياته) بينت بالأحكام والقصاص والمواظ (قرآنًا عربيًا) حال من كتاب بصفته (لقوم) متعلق بفصلت (يعلمون) يفهمون ذلك وهم العرب (يشعرون) صفة قرآن (ونذيرًا فأعرض أكثرهم فهم لا يسمعون) سماع قبول (وقالوا) للنبي (قلوبنا في أكنة) اغطية (مما تدعوننا إليه وفي أذاننا وقر) نفل (ومن بيننا وبينك جهاب) خلاف في الدين (فأعمل) على دينك (إننا نعاملون) على ديننا (قل إنما أنا بشر ومثلكم ربي) أي إنما أنا كمثلكم (إله واحد فاستقموا إليه) بالإيمان والطاعة (واستغفروا) وويل (كلمة عذاب للمشركين) الذين لا يؤتون الزكاة وهم بالآخره هم) تأكيد (كافرون) (إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات لهم أجر غير ممنون) مقطوع

ترجمه: شروع كوم د الله په نوم سره چې ډير مهربانه او ډير رحم گولو والا دي، هم ددې مراد الله ته ښه پته ده، دا كلام د رحمن او رحيم د طرف نه نازل شوي دي، تنزيل مبتدا ده، كتاب ددې خبر، يعنى دا داسې كتاب دي، چې د هغې ايتونه خه واضحه بيان شوې دي، يعنى احكامات، قصې، نصيحتونه ښه بيل بيل بيان كړي شوي دي، حال دا دي چې قرآن په عربي ژبه كښې دي، قرآن د كتاب نه په سبب د صفت حال دي، لغومد فصلت متعلق دي، د هغه قوم د پاره چې پوهيږي، او هغه قوم عربيان دي خوشخبري اورولو والا او وړولو والا، بشيرا د قرآن صفت

دے، بیا ہم ددوی نہ زیاتو مغ وارولو، او هغوی د قبلولو د پارہ اوری هم نه، او دوی نبی ﷺ ته اووئیل چې ته مونږ د څه طرف ته رابلې، زموږ زړونه د هغې نه په پردو کښې دی، او زموږ په غوږونو کښې کونړوالي لگیدلې دې، یعنی په غوږونو کښې دروندوالې دې او زموږ او ستا په مینځ کښې یو پرده ده، یعنی دینی اختلاف دې، څه نو ته په خپل دین باندې عمل کوه او مونږ به خپل دین باندې عمل کوه، ته ورته اووایه چې څه خو ستاسو په شان انسان یم، په ما باندې وحی نازلېږي، چې ستاسو د ټولو معبود یو الله دی، نو تاسو په ایمان او تابعداري سره د هغه طرف ته متوجه شئ، او د هغه نه معافی او غواړئ، او د مشرکانو د پارہ ډیره خرابی ده، ویل کلمه د عذاب ده هغه خلق چې زکوة نه ورکوی او د آخرت هم منکر دی هم تاکید دې یې شکه کوم خلق چې ایمان راوړی او نیک عمل او کړی د هغوی د پارہ نه ختمیدونکې اجر دې.

د قیوداتو فواید او تسهیل

قوله: تنزيل: مصدر عطفی اسم مفعول معنا کتاب خدا.

شبه: تنزيل نکره ده نو ددې مبتدا کیدل څنگه صحیح شو؟

دفع: من الرحمن الرحيم د تنزيل صفت دې، چې د هغې وجې نه تخصیص کیدو سره مبتدا جوړیدل صحیح شو، تقدیری عبارت دا دې المل من الرحمن الرحيم کتاب

قوله: فصلت آیاته: دا د کتاب صفت دې،

قوله: حال من کتاب بصفته: یعنی قرآنا د کتاب نه حال دې،

شبه: کتاب نکره ده دا ذوالحال نه واقع کیږي، ځکه چې د ذوالحال د پارہ معرفه کیدل ضروری دی؟

جواب: فصلت آیاته چونکه د کتاب صفت دې لهذا د کتاب ذوالحال واقع کیدل صحیح دی، د حال من الکتاب بصفه هم دا مطلب دې، بصفه کښې باء سببیه ده،

قوله: لقوم متعلق بفصلت: دا هم د یوې شبهې جواب دې،

شبه: د قرآن کریم آیتونه خو د ټولو د پارہ مفصل او واضح دی بیا قوم عاقل د پارہ د خاص کولو څه مطلب دې؟

دفع: اگرچې قرآنی آیتونه فی نفسه د ټولو د پارہ مفصل او واضح دی خو چونکه عقل او فهم والا دې نه فائده اخلي ځکه د عقلمندو او هوښیارو سره تخصیص او کړې شو.

قوله: بشیرا: صفة قرآن، بقراد قرآن صفت دې، او دا هم صحیح ده چې بقراد ولفراد واره د کتاب نه حال یا صفت واقع وی، او د عرب تخصیص ځکه او شو چې عرب په قرآن باندې

بغير د واسطې نه پوهيدونكى، او رومبى مخاطب دى. بخلاف د غير عرب.

قوله: وقالوا: ددې عطف په اهره باندې دې.

قوله: نقل: دا د (وقر) اصلى معنى بيان دې، مراد ددې نه (غوبونه درونيدل) كونړ والې دې.

قوله: وهم بالاعرة هم كالفرون: ددې عطف په لايالون باندې دې، او د الذين لاندې داخل دې، (هم) ضمير فصل د حصر د پاره راوړې شوې دې.

قوله: تاكيد: ددې يو مطلب خو دا دې چې (هم) اول د (هم) ثانى تاكيد دې، او په ترويج الارواح كېنې ليكلې دى چې كالفرون د مفرگين تاكيد دې، گويا چې دا ددې اعتراض جواب دې، چې كله ددوى صفت شرك بيانولو سره مفرگين او وتيلې شول، نو بيا د هم كالفرون وتيلو څه ضرورت وو؟

د جواب حاصل دا دې، چې كافرون د مشركين تاكيد دې، لهذا بې فائدي نه دې.

قوله: ممنون: اسم مفعول (من) نه واحد مذكر غائب دې، (ن) كم كړې شوې، كت كړې شوې.

[اياتونه: ۹-۱۸]

قل ألتكم بتحقيق الهمة الثانية وتشهيقها وإذخال ألف يتنها بوجهها وبين الأولى (لتكفرون بالذي خلق الأرض في يومين) الأحد والاثنين (وتجعلون له أنداداً) شركاء (ذلك ربكم أي مالك العالمين) جمع عالم وهو ما سوى الله وجمع لاختلاف أنواعه بالياء والنون تغليبا للمقلاء (وجعل) مستأنف ولا يجوز عطفه على صلة الذي للفاصل الأجني (فيها رواسي) جبالا لوابت (من فوقها وبأرك فيها) بكثرة المياه والنزوع (وقدر) قسم (فيها أقواتها) للناس والبهائم (في) تمام (أربعة أيام) أي الجمل وما ذكر معه في يوم الثلاثاء والأربعاء (سوام) منصوب على المصدر أي استوت الأربعة استواء لا تزيد ولا تنقص (للسائلين) عن خلق الأرض بما فيها (ثم استوي) قصد (إلى السماء وهي دحان) بخار مرتفع (فقال لها وللأرض ائتيا) إلى مرادي منكما (طوها وأكورها) في موضع الحال أي طامعتين أو مكرمتين (قالتا أتينام) بمن فينا (طالعين) فيه تغليب المذكر العاقل أو نزلنا لخطابهما منزله (ففضاهن) الضمير يجمع إلى الشفاء لأنهما في مثنى الجمع الآية إليه أي صرهما ربيعاً سموات في يومين (الخميس والجمعة) فرغ منها في آخر ساعة منه وفيها خلق آدم ولذلك لم يقل هنا سواء ووافق ما هنا آيات خلق السماوات والأرض في ستة أيام (وأوحى في كل سماة أمراً) الذي أمر به من فيها من الطاعة والعبادة (وزينا السماء الدنيا بمصابير) بنجوم (وحفظاً) منصوب بفعله المقدر أي حفظناها من اسراق الشياطين السمع بالشهب (ذلك تقدير العزيز) في ملكه (العليم) بخلقه (فإن أعرضوا) أي كفار مكة عن الإيمان بعد هذا البيان

﴿فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ عَذَابَكُمْ﴾ (صاعقہ مثل صاعقہ عاد و ثمود) عذابا ۱۰ یلکم مثل الذی اہلکم، (اذا جاءتهم الرسل من بین اُیہد یعمرون غلظہم اے مقلین علیہم و مذبہن عنہم فکفروا کما سبائی و الإہلاک فی زمہ فقط (أَمْ أُنِیْ بِأَنْ لَا تُؤْمِنُوا إِلَّا بِاللّٰهِ قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنْزَلَ عَلَیْنَا مَائِدًا مِّنَ السَّمَاءِ فَمَا سَكَدَ عَلَىٰ زَعَمِكُمْ) (کافرون) (فأما عاد فاستکبروا فی الأرض بغیر الحق و قالوا) لما عوفوا بالعداب (من أشد من عوفوا) اے لا احد کان واحدہم یقلع الصخرۃ العظیمۃ من الجبل یجعلہا حیث یشاء (أولہم یروا) یعلموا (أن اللہ الذی غلظہم هو أشد منہم قوۃ و کانوا بآیاتنا) المعجزات (یمجدون) (فأرسلنا علیہم مہاجر صرصر) باردة شدیدۃ الصوت بلا مطر (فی آیاتہم حشرات) یکسر الحاء و سکوٰنہا مشنومات علیہم (لنذیقہم عذاب الغزی) الذل (فی الحیاۃ الدنیا و العذاب الآخرۃ أغری) اشد (وہم لا ینصرون) بمنعہ عنہم (وأمّا ثمود فہدیناہم بینا لہم طریق الہدی (فأسعیوا العسی) اختاروا الکثر (علی الہدی فاعذبہم صاعقۃ العذاب المون) المہین (عما کانوا یکسبون) (ونعینہا منہا) الذین آمنوا و کانوا یتقون) اللہ

توجہ: تاسو ورتہ او وایں چہ آیا تاسو د ہفہ اللہ نہ انکار کوئی؟ او د ہفہ سرہ شریک جوہوئی، چا چہ زمکہ پہ دوؤ ورخو کنبہ جوہہ کرہی دہ، یعنی د اتوار او گل پہ ورخ افنگہ کنبہ د دویمہ ہمزہ تحقیق و تسہیل سرہ، او پہ دوارو صورتونو کنبہ ددوی پہ مینخ کنبہ الف داخلو سرہ، د تولو جہانونو مالک ہم ہفہ دہی، عالمین د عالم جمع دہ، او ہفہ د اللہ نہ علاوہ دہی، عالمین عالمہ مختلف انواع کیدو د وجہ نہ جمع او ذوی العقول تہ، پہ غیر ذوی العقول باندہی غلبہ ورکولو د وجہ نہ پہ یاء او نون سرہ راوہی شوہی دہی او ہفہ پہ زمکہ کنبہ دہی د پاسہ کلک غرونہ کیخودل، دا جملہ مستلنفہ دہ، ددہی عطف پہ الذی صلہ باندہی فصل بالاجنبی د وجہ نہ جائز دہی، او پہ دہی کنبہ تہی د اویو او د پتی، پیں ورکولو والا خاورو پہ ذریعہ برکت ورکرو، او پہ دہی کنبہ د اوسیدونکو انسانانو او خاورو روزی تجویز ہم پہ دہی زمکہ کنبہ اوکرو، مکمل خلور ورخو کنبہ یعنی جل جہال و تقدیر اقوات ہفہ پہ دوؤ ورخو کنبہ، او ہفہ د نہی او چارشنہی ورخہی دی، (دغہ شان جعل او تقدیر ملاویدو سرہ خلور ورخہی پورا شوہی) سوادہ مصدریت د وجہ نہ منصوب دہی، یعنی خلور ورخہی پورہ، نہ کمی او نہ زیاتہی، د اڑہن و ماہیہاد تخلیق پہ بارہ کنبہ حصر معلومونکو د پارہ ییا اسمان طرف تہ متوجہ شو، او ہفہ لوہی یعنی اوچت براس وو، اللہ دہی تہ یعنی اسمان او زمکہ تہ او فرمائیل چہ تاسو دوارہ تابعدارہی اوکری، خدا د مراد کوم چہ ستاسو نہ دہی، پہ خوشحالی سرہ یا پہ زیردستی سرہ، پہ محل کنبہ د حال دہی، یعنی حال دا دہی چہ تاسو دوارہ پہ خوشحالی سرہ راشی، یا نا خوینہی سرہ، دوارو اووٹیل سرہ

د ہفہ خیزونو نہ چې په مونږ کښې دی، مونږ په خوشحالی سره حاضر یو، په دې کښې مذكر ذوی العقول ته غلبه ورکړې شوې ده، یا دې دواړو لږه د خطاب د وجې نه د ذوی العقول په درجه کښې اچولې شوی دی، نو په دوو ورځو کښې ئې اووه اسمانونه جوړ کړل، د زیارت او د جمعې په ورځ باندې، د جمعې په آخری وخت ددې د تخلیق نه فارغ شو، او هم په هغه ورځ ئې آدم عليه السلام پیدا کړو، او هم دې وجه نه ئې دلته مکمل ورځ اونه فرمائیلې، **فَقَضَيْنَا كُنْهِيَ ضَمِيرُ الْمَاءِ** طرف ته راجع دې، ځکه چې سماء د ما یو ل په اعتبار سره جمع ده، یعنی اسمان ئې (اووه اسمانونه) جوړ کړل، ددې تاویل نه پس کوم چې دلته دې، هغه د هغه آیتونو مطابق شو چې په هغې کښې د زمکې او د اسمان په شپږ ورځو کښې د پیدا کولو ذکر دې، او په هر اسمان کښې ئې د هغې مناسب حکم اولېږلو هغه حکم چې د هغې په دې کښې اوسیدونکو خلقو ته حکم اوشو، او هغه حکم تابعداری او عبادت دې، او مونږ د دنیا اسمان ته په ستورو باندې پناست ورکړو، او حفاظت مو اوکړو، حفظاً د فعل مقدر د وجې نه منصوب دې، تقدیری عبارت دا دې **حفظناها حفظاً من استراق العماطین** **العم** بالهفې یعنی مونږ د شهاب په ذریعه د اسمانونو د شیطانانو په پټه د خبرو د اوریدو نه حفاظت اوکړو، دا منصوبه جوړول په خپل ملک کښې د غالب او د خپل مخلوق نه د خبردار ذات ده، اوس که ددې بیان نه پس هم کفار مکہ دایمان نه مخ اړوی نو ورته اووایه چې **خه** تاسو د هغه سخت عذاب (د اسمانی عذاب) نه یروم، کوم به چه د عادیانو او ثمودیانو د سکت عذاب په شان وی یعنی د هغه عذاب نه مو یروم، چې تاسو به هلاک کړی، او هغه به د هغه عذاب په شان وی کوم چې هغوی هلاک کړې وو، کله چه دوی ته د مخکښې اوروستو نه هم پیغمبران راغلل، یعنی یو بل پسې، نو دې خلقو انکار اوکړو، کوم چې به زراشی، او په عذاب سره هلاکت د حضور ﷺ په زمانه کښې اوشو، نه چه د هغوی ﷺ نه پس، چې تاسو د الله نه سوا د بل چا بندگی مه کوئ، نو هغوی جواب ورکړو چې که مونږ پروردگار غوښتل، نو فرشتې به ئې رالېږلې وې، مونږ خو ستاسو د رسالت نه (چه ستاسو په خیال کښې تاسو ته رسالت ملاو دې) انکار کوو، نو عادیانو په ناحقه سره په زمکه کښې سرکشی شروع کړه، او چې کله دوی اویرولې شول، نو خبرې ئې شروع کړې چې زموږ نه زیات طاقت وړ څوک دې؟ یعنی څوک هم نشته، او په دوی کښې به یو کس د غر یو غټ کانې په یواځې اوچتولو، او کوم طرف ته چې به ئې غوښتل هلته به ئې کیځودو، آیا دوی ته دا پته نشته، چې کوم الله دوی پیدا کړې دی هغه ددوی نه زیات طاقت وړ دې، او هغوی آخر پورې زموږ د آیتونو یعنی د معجزو انکار کولو، نو په آخر کښې مونږ په دوی باندې یو تیز یخ او سخت اواز بغیر د باران نه، طوفان په ورځو منهو سو کښې اولېږلو د حاء په کسرې او سکون سره، یعنی ددوی د پاره په نا مبارکه ورځو کښې چې دوی ته دنیا په ژوند کښې د ذلیلۍ عذاب مزه

او غمگین، او یقین اوساتہ چہ دآخرت عذاب ددی نہ زیات شرمونکھی دی، او ددوی دہ عذاب نہ بیج کولو سرہ بہ مدد نہ کپی، پاتہ شو نمود، نو مونہ ہم هغوی تہ لار اوینودلہ، یعنی د ہدایت لار مو د هغوی د پارہ واضعہ کرہ، بیا ہم هغوی روندوالہ یعنی کفر د ہدایت پہ مقابلہ کنبہ خوبن کرہ، چہ د هغی د وجہ نہ دوی د ذلت سختی چہ عذاب ددوی د عملونہ وجہ اوینول، او مونہ ددی اواز نہ ایمان والاود اللہ نہ ویریدونکولرہ بیج کرل۔

د قیوداتو فوائد او تسہیل

قوله: ائنکم : پہ دہ کنبہ خلور قراتونہ دی، خو د مفسر علام ددی عبارت نہ دوه معلومیری، اولنہ ہمزہ خو ہمیشہ محقق وی، البتہ پہ دویمہ کنبہ تحقیق وتسہیل دوارہ جائز دی، پہ دوارو صورتونو کنبہ د دوارو ہمزو پہ مینخ کنبہ الف داخلولہ سرہ، دا دوه قراتونہ شول، حالانکہ د ترک ادخال پہ صورت کنبہ دوه قراتونہ نور ہم دی، دغہ شان خلور قراتونہ دی، مفسر علام کہ د وتوکہ اضافہ کرہ و نو مذکورہ خلور وارہ صورتونو تہ بہ اشارہ شوہ و، اصل عبارت داسی پکار دی، وادعہ الف وتوکہ (ای ادعہ) **بسم الله الرحمن الرحيم**

قوله: ائتکم لتکفرون: ہمزہ د استفہام انکاریہ دہ، (ان) او لام د تاکید د پارہ دی، ہمزہ د صدارت د کلام د مطالبہ د وجہ نہ مقدم کرہ شوہ دہ، (کم) د (ان) اسم دی، لام د تاکید د پارہ دی، تکفرون جملہ د (ان) خبر دی، او محمول پہ تکفرون باندہ عطف دی۔

قوله: لہ: د محمولون مفعول ثانی کیدو د وجہ نہ محلاً منصوب دی، او انداداً مفعول اول دی، (ذلک) مبتدا دہ، ددی مشارالیہ الذی دی، د خپلہ صلی سرہ د متصف کیدو پہ اعتبار سرہ، (مراد ترے اللہ تعالیٰ دی)

قوله: وجعل فیہا رواسی: د صحیح قول مطابق واؤ عاطفہ دی، او د جعل عطف پہ خلق باندہ دی، خو ابوالبقاء وغیرہ د واؤ د عاطفہ کیدو نہ انکار کرہ دی، او واؤ استینافیہ منلو سرہ نہ کلام تہ مستانف وئیلی دی، د انکار وجہ نہ دا بیان شوہ دہ، چہ کہ د جعل پہ خلق باندہ عطف او کرہ شی نو الذی د اسم موصول لاندہ راتلو د وجہ نہ د صلہ جزہ شی، او دا جائز نہ دہ، خکہ چہ ویجعلون لہ، الخ جملہ معترضہ دہ، او د صلی د تام کیدو نہ مخکنی پہ مینخ د صلی کنبہ فصل بالاجنبی جائز نہ دی، بعضہ حضراتو د جعل عطف پہ خلق باندہ جائز وئیلی دی، او د ابوالبقاء د انکار جواب نہ دا ورکرہ دی چہ د دوؤ عطف شوہ جملو پہ مینخ کنبہ راتلونکے جملہ معترضہ پشان دہ، او د دوه معطوف جملو پہ مینخ کنبہ د جملہ معترضہ راتلل کثیر الوقوع دی، لہذا صحیح خبرہ دا دہ چہ پہ خلق باندہ د جعل پہ عطف خہ اعتراض نشته، (اعراب القرآن)

قولہ: نفی یومین: ای فی مقابلہ یومین خک کہ چې د یوم وجود د نمر د طلوع او غروب سره راځی، او د نمر هغه وخت وجود نه وو، نو د یوم وجود به څنگه وو.

قولہ: جمع اختلاف انواعه:

فائدہ: د مذکورہ عبارت د اضافي مقصد د یو سوال جواب ورکول دی

سوال: عالم اسم جنس دې، چې د هغې اطلاق ماسوا د الله نه په هر څیز باندې کیږی، او د جمع د پارہ کم از کم درې افراد ضروری دی، حالانکه عالم یو دې؟

جواب: د عالم چونکه انواع مختلف دی مثلاً عالم ملاتکه، عالم دنیا، عالم آخرت، عالم انس، عالم جن، وغیرہ اختلاف د انواعو په اعتبار سره العالمین نې جمع راوړو.

قولہ: تقلیباً للعقل: ددې عبارت نه هم د یوې شبېهي جواب کول مقصود دی.

تبیہ: عالم د ذوی العقول او غیر ذوی العقول دواړو مجموعه ده او په عالم کېني اکثریت د غیر ذوی العقول دی، لہذا ددې جمع په یاء او نون سره راتلل نه دی پکار، ځکه چه په یاء او نون سره د ذوی العقول جمع راځی.

جواب: په عالم کېني اگرچې د ذوی العقول په مقابلہ کېني د غیر ذوی العقول تعداد زیات دې، خو عقل یو داسې قیمتی څیز دې چې په ټولو صفاتو باندې غالب او اوچت دې، ددې صفت په مقابلہ کېني ټول صفتونه بې کاره دی، په دې وجه د ذوی العقول د کم والی باوجود په غیر ذوی العقول باندې غلبہ ورکړې شوه او یاء او نون سره نې جمع راوړې ده.

قولہ: وجعل مستأنف ولا يجوز عطفه: ددې تحقیق برہ تیر شوې دې.

قولہ: نفی تمام اربعة ایام: دوه ورځې مخکېني، چې په هغې کېني د زمکې د تخلیق ذکر وو، او دوه ورځې روستو چې په هغې کېني د د تقدیر اقوات (رزق ذکر دې، دغه شان د دواړو په شریکه څلور ورځې شوې، نه چې صرف د اقواتو یعنی د رزق د تقدیر څلور ورځې، ځکه چې مخکېني تخلیق د سم معلوک ذکر را روان دې، او د هغې د تخلیق وخت هم دوه ورځې وئیلې شوی دی، که د تقدیر اقوات وخت څلور ورځې او منلې شی څنگه چې په ظاهره معلومېږی، نو د ورځو د تخلیق ټول تعداد به اته ورځې شی، حالانکه په نورو ایتونو کېني شپږ ورځو کېني د ټول کائنات د تخلیق صراحت دې، مثلاً خلق السموات والأرض فی ستة ایام.

قولہ: سوام: منصوب علی المصدرة سوام فعل محذوف استوت مصدر بلفظه کیدو د وجه نه منصوب دې، او جمله د ایام صفت دې،

قوله: للسائلين: ددې تعلق سواء سره دې، اې مسعوبه للسائلين اې جواب السائلين لېږي
سواء لا يغير مسائل بزيادة ولا نقص، (صاوي) بعضې حضراتو د للسائلين تعلق محذوف سره
گرځولي دې، تقديري عبارت دا دې هذا العصر للسائلين، (توهم الأرواح)
قوله: ثم استوى إلى السماء:

سوال: ددې نه معلومېږي چې د اسمان تخليق د زمکې د تخليق نه پس دې، او د الله
تعالی قول والارض بعد ذلك دحما نه ددې عکس معلومېږي، چې د زمکې د تخليق نه د
اسمان تخليق مخکېنې دې؟

جواب: د الله تعالی قول والارض بعد ذلك دحما نه مراد د زمکې خورول دی، یعنی د زمکې
د مادې تخليق د اسمان د تخليق نه مخکېنې دی، خو د زمکې خورول روستو دی، لهذا
هیڅ اعتراض نشته،

قوله: مرادي: یعنی تأثیر فی السماء وتأثیر فی الارض، کوم چه خما مراد دې دهغې پورا والې او کړي
قوله: طائعتين: فيه تطلب المذكر العاقل، الم

فائدة: ددې عبارت مقصد د يوې شېبې جواب کول دی،

شبه: ارض او سماء د لا يعقل کيدو د وجې نه د واحد مؤنث په حکم کښې دی، لهذا
طائعتن ونيل پکار وو؟

جواب: ارض او سماء اگر چې مؤنث دی، خو دا دواړه په ذوی العقول او غير ذوی
العقول دواړو باندې مشتمل دی، لهذا د ذوی العقول د فضيلت د وجې نه په غير ذوی
العقول باندې غلبه ورکولو سره جمع مذكر راوړې شوې دې.

قوله: او نزلت: د مذکوره اعتراض دويم جواب دې،

ددې جواب خلاصه داده چې انتيا ونيلو سره چې کله زمکه او اسمان مخاطب جوړ کړي
شو نو گویا چې هغه د ذوی العقول په درجې ته راغلل، ځکه ددې جمع په ياء او نون سره
راغلې ده، دغه مطلب دې د مفسر رحمه الله د قول او نزلت لفظاً بهما ملائمه.

قوله: لانها في معنى الجمع: ددې عبارت د زياتولو مقصد د يوې شېبې جواب کول دی

شبه: ففهن ددې ضمير السماء طرف ته راجع دې کوم چې د واحد مؤنث په حکم کښې
دې، لهذا ددې مقتضى دا وه چې ففها هائي ونيلې وې؟

جواب: دفع خلاصه داده چې سماء د قضا او تصيير نه پس اووه جوړ شول لهذا د مايؤل
په اعتبار سره جمع منلو سره ففهن د جمع مؤنث صيغه راوړې ده.

قوله: الاثلة اليه: دا د آل يؤل نه اسم فاعل صيغه ده، واپس کيدونکې.

قوله: وافق: وافق فعل ماضی، د (ماہنا) ددی فاعل، آیات د وافق مفعول.

قوله: امرها الذي امر به من لها من الطاعة والعبادة: امرها پہ ترکیب اضافی سرہ، موصوف الذی، موصول امر فعل ماضی مجهول، بہ د امر متعلق، من موصولہ، فیہا د موجود سرہ متعلق صلہ، موصول صلہ د امر نائب فاعل، فعل خیل د فاعل او نائب فاعل مبین من بیانیہ والعبادۃ معطوف معطوف علیہ داللی مبین بیان، مبین دخیل بیان سرہ د امرها صفت، موصوف صفت جملہ، او د لوی مفعول بہ.

قوله: شجب: د شجب جمع ده، د اور شعلہ، رویشانہ ستوری.

قوله: ان: پہ دے کنبی درے وجے کیدی شی، ① مخففہ عن المثقلہ، پہ دے صورت کنبی ضمیر شان بہ اسم محذوف وی، ای اے لا تعبدوا ② مصدرہ ناصب للمصارف، لانہمہ ③ مفسرہ خکہ چے ہمیں الرسل د قول احتمال لری، خکہ چے ان مفسرہ د پارہ ضروری ده چے ددی نہ مخکنبی قول یا د قول ہم معنی یا پہ قول باندی دلالت کونکے یو لفظ وی، کہ د ہمیں الرسل دلالت پہ قول باندی او نہ منلی شی، نو ان تفسیرہ منل بہ صحیح نہ وی.

قوله: وکانوا بايتاً: ددی عطف پہ فاستکبروا باندی دے.

قوله: صر صر، صر: گرمہ هوا، زھریلہ هوا، علامہ خازن بغدادی لیکے چے پہ صر کنبی دوه جھتونہ دی ① د اکثر مفسرینو او د اہل لغت قول دادے چے صر سختے یخنۃ تہ وائی، حضرت ابن عباس او قتادہ ؓ وغیرہ ہم دا وئیلی دی، ② گرم هوا کومہ چے ہلاک کونکے وی، د ابن عباس ؓ نہ یو روایت داسے ہم دے، پہ اہل لغت کنبی د ابن انباری ہم دا قول دے، قاضی بیضاوی وئیلی دی چے ددی اطلاق د یخے هوا د پارہ شائع (عام) دے، لکہ صر صر، دا پہ اصل کنبی مصدر وو، کوم چے د صفت پہ توگہ باندی مستعمل دے، (لغات القرآن ملخصاً) مفسر علام ہارڈی ہند الصوت وئیلو سرہ دوارو معنو لره جمع کرے.

قوله: مشنوب: دا د سعید ضد دے منحوس، نامبارک

قوله: ولعذاب الائمة اعزى: اعزى پہ اصل کنبی د معذب صفت دے، عذاب طرف تہ د مبالغے پہ توگہ اسناد مجازی دے، خکہ چے عذاب د رسوائی سبب دے، تہ چے پخپلہ رسوائی، ذکر د سبب او مسبب مراد دے.

قوله: بینا لهم طریق الہدی: دا دجملے فہدینا ہم تفسیر دے، ددی مقصد دے خبرے تہ اشارہ کول دی، چے دلنہ د ہدایت تہ مراد لزامۃ الطريق دے، تہ چے لصال الی المطلوب.

قوله: منها: ہی من الساعة الی لولت بہمود

[آیاتونہ: ۱۹-۲۵]

(و) اذکر (یوم محشر) بالیاء والنون المفتوحة وضم الشین وفتح الهمزة (أعداء الله إلى النار فہم یوزعون) یساقون (حتى إذا ما) زائدہ (جاءوا) شہد علیہم سمعہم وأبصارہم وجلودہم عما كانوا یعملون) (وقالوا لجلودہم لم شہدتم علینا قالوا أنطقنا الله الذي أنطق كل شيء) ای اراد نطقہ (وهو خلقکم أول مرة وإلیہ ترجعون) قبل هو من کلام الجلود وقيل هو من کلام الله تعالى کالذي بعده وموقعه قريب مما قبله بأن القادر على إنشائکم ابتداء وإعادتکم بعد الموت أحياء قادر على إنطاق جلودکم وأعضائکم (وما کنتم تستترون) عن ارتکابکم الفواحش من (أن یشهد علیکم سمعکم ولا أبصارکم ولا جلودکم) لأنکم لم توفوا بالبعث (ولکن ظننتم عند استارکم (أن الله لا یعلم کثیراً مما تعملون) (وذلكم) مبتدا (ظنکم) بدل منه (الذي ظننتم بربکم) نعم والخبر (أرداکم) أي اهلكکم (فأصبحتم من الخاسرين) (فإن یصبروا) على العذاب (فالنار مثوی) ماوی (لهم وإن یستعتبوا) یطلبوا العسی أي الرضا (فما هم من المعتبین) المرضیین (وقيضنا) سبنا (لهم قرناء) من الشياطين (فزینوا لهم ما بین أيديهم) من امر الدنيا واتباع الشهوات (وما علینهم) من امر الآخرة بقولهم لا بعث ولا حساب (وحق علیہم القول) بالعذاب وهو (الأملاں جهنم) الآیة (فی) جملة (أمر قد غلت) هلکت (من قبلهم من الجن والإنس) (إنهم كانوا خاسرين)

توجہ: او ہفہ ورغ زیادہ کرہ چي کلہ بہ دہ اللہ دشمنان جہنم طرف تہ راجع کرې شی، بہ یحشر کنبی یاء او نون مفتوح، او د شین پہ ضمی سرہ، او د (اعداء) د آخری همزې پہ فتحې سرہ نو هغوی بہ جمع کرې شی، تردې چي کلہ هغوی جہنم تہ نزدې راشی، ددوی خلاف بہ ددوی غوپونہ او ددوی سترگي او ددوی خرمنې ددوی دبد عملونو گواھی ورکړی، دا خلق بہ خپلو خرمنو تہ وائی چي تاسو زمونږ خلاف ولې گواھی ورکړہ، هغوی بہ جواب ورکړی چي مونږ تہ ہفہ اللہ د خبرو طاقت راکړې دې، چا چي هر خیز تہ چا تہ چي نې او غوستل د وئیلو طاقت ورکړو، ہفہ تاسو پہ اول خل باندې پیدا کړئ، او ہم د ہفہ طرف تہ بہ وایس کیږئ، وئیلی شوی دی، چي دا (وهو خلقکم اول مرة) (لغ) د خرمنو کلام دې، او وئیلی شوی دی چي د الله تعالی کلام دې، څنگہ چي راروان آیت (وما کنتم تسترون) (لغ) د الله کلام دې،، او د الله د کلام دا موقع ماقبل (یعنی انطقنا الله) (لغ) قریب الفہم کولو د پارہ، پہ داسې طریقہ چي کوم ذات تاسو لره پہ اول خل پیدا کولو او د مرگ نہ پس پہ دوبارہ ژوندی کولو باندې قادر دې ہفہ ستاسو خرمنو او اعضاؤ تہ د خبرو طاقت ورکولو باندې ہم قدرت لرونکي دې، او تاسو د گناہونو کولو پہ وخت د ہفہ نہ د پتیدو ضرورت نہ گنرلو ځکہ چي تاسو بہ پہ دې خبرہ باندې یقین نہ ساتلو، چي پہ تاسو باندې ستاسو غوپونہ ستاسو سترگي او ستاسو خرمنې ستاسو خلاف گواھی ورکوی، خو تاسو گناہونہ د خلقو نہ د پتولو پہ وخت دا گنرلہ چي تاسو څہ کوئ پہ ہني کنبی د دیرو کارونو نہ الله نہ خبرېږی، ستاسو ہم دغي بد گمانې کومہ چي تاسو د خپل رب نہ

کہو، تانہو ہلاک کریں، ذلکم مبتدا، ظنکم ددی نہ بدل دیں، د بدل صفت او د مبتدا خبر لودکر دی، لودکر ای اہلکراو پہ آخر کنہی تاسو د تاوانیانو نہ شوی، اوس کہ دوی پہ عذاب باندی صبر او کری، نو بیا ہم ددوی عذاب جہنم دی، او کہ دوی خوشحالی حاصلول او غواری، نو دوی بہ د خوشحالی حاصلونکی نہ وی یعنی خوشحالی حاصلول نشی، او د شیطانانو نہ مونہ ددوی عذاب ملگری مقرر کری دی چہ ہفوی ددوی مخکنہی او روستو عملونہ یعنی د دنیا عملونہ او د خوشاتو تابعداری، او د آخرت پہ بارہ کنہی یعنی ددوی قول (عقیدہ) لایست ولا حسابہ ددوی پہ نظرونو کنہی بنائستہ کری دی، دداسی خلقو پہ حق کنہی د اللہ قول یعنی د عذاب وعدہ، او ہفہ لاملن جہنم (الانہ) دہ پورہ شوہ، حال دا چہ کوم امتونہ ددوی نہ مخکنہی جنات او انسانان ہلاک شوی دی، بی شکہ ہفوی ہم پہ تاوان کنہی وو۔

د قیوداتو فوائد اوتسہیل

قوله: نَحْشَرُ: جمع متکلم، د نون پہ فتحی او د شین پہ ضمی سرہ، پہ دی صورت کنہی بہ د اعداء آخری ہمزہ مفعول کیدو د وجہ نہ منصوب وی، دویم قراحت کوم چہ مفسر علام د شہرت د وجہ نہ پربینی دی، ہفہ د بھرد یاہ پہ ضمی او د شین پہ فتحی سرہ، مضارع واحد مذکر غائب مجہول، پہ دی صورت کنہی بہ د اعداء آخری ہمزہ د نائب فاعل کیدو د وجہ نہ مرفوع وی۔

قوله: اِلَى النَّارِ: ای اِلَى مَوَاقِفِ الْحَسَبِ

قوله: يَسْأَلُونَ: قاضی بیضاوی د یوزعون تفسیر پہ ہمیں لوطم علی المعومہ سرہ کری دی، خو مقصد د دوارو یو دی۔

قوله: يَوْزَعُونَ: لازم (ن) نہ جمع مذکر غائب مجہول، دوی بہ جمع کری شی، یعنی مخکنہی والا بہ ایسار شی چہ تول یو خانی لار شی، پہ دی سرہ د کثرت طرف تہ ہم اشارہ دہ۔

قوله: يَسْتَعْتَبُونَ: جمع مذکر غائب مضارع مجزوم، استعتاب: استعمال نہ د صاحب کشف تفسیر زیات واضح دی، علامہ محلی ہم دا اختیار کری دی، یعنی کہ دوی د اللہ د رضامندی طلب او کری یعنی پہ دی خانی کنہی استعتاب د عتبی نہ ماخوذ دی، نہ چہ د اعتاب نہ، خکہ چہ دا خلق د اللہ د رضامندی طلب د بل چا نہ نہ، بلکہ خپلہ د اللہ نہ بہ نہی کری۔

قوله: لَقَبْنَا: ای هَمَانًا وَلَقَبْنَا مَاضِي مَتَكَلَّم مَعْرُوف، مصدر تقييض (تفعیل) مادہ قہش قہش پہ معنی د (اندی پوستکی،) چونکہ د اندی پوستکی د اندی سرہ یو خانی

لکھیلے وی، نو دغه مناسبت سرہ دتھیں معنی یو خانی لگول، مسلط کول۔

قوله: فی امری معنی ہم ہم کیدی شی، د علیہم د ضمیر مجرور نہ حال دی، ای کانین
مہ حملہ امر۔

قوله: من ان یشہد علیکم: دا دی خبری تہ اشارہ دہ، چہ یشہد د نزع خافض د وجہ نہ
منصوب دی، او ہفہ عاقل من دی، خکہ چہ تستترون متعدی بنفسہ نہ دی۔

قوله: عند استتارکم: ای من الناس ای مہ ہمد استعارہ من احصاءکم: د اعضاؤ نہ د
استتار صرف ہم یو صورت دی چہ دی فعل لہہ پرینودلی شی۔
قوله: فان یصبروا:

سوال: ہر کلہ چہ د مشرکینو د پارہ خلود فی النار پہ ہر حالت کنبہی دائمی او لازمی
دی، کہ دوی صبر کوی او کہ نہ کوی، نو بیا د ان یصبروا سرہ د مقید کولو خہ وجہ دہ؟

جواب: پہ آیت کنبہی حذف دی، تقدیری عبارت دا دی فان یصبروا اولای یصبروا فان النار موی
لہمد علم او شہرت د وجہ نہ مقابل حذف کرے شو، خکہ چہ کلہ د صبر پہ صورت کنبہی
جہنم خانی وی نو د نہ صبر کولو پہ صورت کنبہی بہ خامخا وی۔

قوله: فیضنا لہم: ای للقریش لہذا فی امم ونبیل صحیح شول۔

[ایاتونہ: ۳۶-۳۲]

وقال الذين كفروا عند قراءة النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا تصعبوا هذا القرآن والغوا فيه انتم باللفظ
ونحوه وصحبوا في زمن قراءته (لعلکم تغفلون) فیسکت عن القراءة قال اللہ تعالیٰ فہم (فلننذیقن
الذين كفروا عذابا شديدا ولنجزينهم أسوأ الذي كانوا يعملون) ای اقبح جزاء عملہم (ذلك) العذاب
الشديد وأسوأ الجزاء (جزاء أعداء اللہ) بتحقيق الهمزة الثانية وإبدالها واوا (النار) عطف بيان للجزاء
المخبر به عن ذلك (لہم فیہا دار الخلد) ای إقامة لا النقال منها (جزاء) منصوب علی المصدر بفعلہ
المقدر (عما كانوا یأتیان) القرآن (یجحدون) وقال الذين كفروا فی النار (ربنا أرتا للذين أضلنا من الجن
والإنس) ای ایلمس وقابل منا الکفر واللعل (لنعملیما تحت أقدامنا) فی النار (لیکوننا من الأسفلین) ای
أشد عذابا منا (ان الذين قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا) علی التوحید وغيرہ مما وجب علیہم (تتنزل علیہم
الملائکة) عند الموت (أ) بان (لا تغافلون) من الموت وما بعده (ولا تمزقوا) علی ما خلفتم من اہل وولہ
فحن یخلفکم فیہ (وابشروا بالجنة التي کنتم توعدون) (نحن أولیاءکم فی الحیاة الدنیا) ای نحفظکم فیہا
(وفی الآخرة) ای لکون معکم فیہا حتی تدخلوا الجنة (ولکم فیہا ما تشئین أنفسکم ولکم فیہا ما تدرعون)
تطلبون (نزلنا) رزقا مہینا منصوب بحمل مقدرا (من غفور رحیم) أي اللہ

توجہ: او کافرانو ستاسو د قرامت په وخت کښې اووئیل چې دې قرآن لره مه اورئ، او شور کوئ، او ددوی ﷺ قرامت په صورت کښې شور جوړوئ، کیدې شی چې تاسو غالب راشئ، او پیغمبر بیللو نه پس چې شی، الله تعالی ددې خلقو په باره کښې او فرمانیل مونږ به دې کافرانو ته یقیناً سخت عذاب ورکړو، او دوی ته به ددوی د خرابو عملونو بدله خامخا ضرور ورکړو، یعنی د دوی د عمل بدترینه بدله، ضرور به ورکړو هغه یعنی سخت عذاب او بدترینه بدله د الله د دشمنانو سزا هم دا ددوړخ اور دې، د دویمې همزې تحقیق او هغه په واو بدلولو سره، النار د الجزاء عطف بیان دې، کوم چې د ذلک مخبر به (خبی دې، په هغې کښې ددوی همیشگی کور دې، یعنی د همیشہ اوسیدلو دهغې نه بدلیل نشته، دوی ته به دا بدله زمونږ د آیتونو انکار د وجې نه ورکولې شی، جزاء د خپل فعل مقدر د وجې نه منصوب دې او کافران خلق به په جهنم کښې وائی چې ای زمونږه ریه، مونږ ته د جنانو او انسانو هغه دواړه دلې اوښایه، چا چې مونږ گمراه کړو یعنی ابلیس او قابیل، چې دې دواړو د کفر او د قتل طریقه ایجاد کړه، چې مونږ هغوی د خپلو قدمونو لاندې چغږې کړو، چې هغوی په جهنم کښې د ټولو نه لاندې زمونږ په اعتبار سره په سخت ترین عذاب کښې شی، واقعی کومو خلقو چې اووئیل چې زمونږ پروردگار الله دې، بیا توحید وغیرہ باندې کوم چې په دوی باندې واجب شو، کلک وو، دوی ته فرشتې د مرگ په وخت کښې دې وئیلو سره راغی، چې د مرگ نه او د مرگ نه پس حالاتو ته مه ویرېږئ، او کوم خاندان چه تاسو پریښې دې په هغوی باندې غم مه کوئ، ځکه چې په دې معامله کښې مونږ ستاسو خلیفه یو، بلکه د هغه جنت زیرې واورئ، د کوم چه تاسو سره وعده کړې شوې ده، ستاسو د دنیا په ژوند کښې هم مونږ ستاسو دوستان وو، یعنی د دنیا په ژوند کښې مونږ ستاسو حفاظت او کړو او په آخرت کښې هم، یعنی په آخرت کښې به هم تاسو سره یو، تر دې چې تاسو جنت ته داخل شئ، او کوم څیز چې تاسو غواړئ او کوم څیز چې تاسو طلب کوئ (ټول) به ستاسو د پاره د میلستیا په توگه د غفور او رحیم یعنی د الله د طرف ته تیار ملاوړې، رزقا، د جعل مقدر د وجې نه منصوب دې.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: عند قراءة النبی ﷺ: دا د قال ظرف دې، ای عند قراءة النبی، قال
قوله: والفقوا: الفقوا د لغو نه امر جمع مذكر حاضر (ن س ف) عبث او بې هوډه خبرې کول، بک
بک کول.

قوله: اللفظ: شور کول، بیهوده خبرې کول، دا د لغو هم معنی دې.

قوله: ای اقام جزاء عليهم: ددې عبارت د زیاتولو مقصد د یوې شېبې جواب کول دی،

شبه : د الله تعالى قول للمؤمنين لمسا الذي كانوا يعملون ددي نه په ظاهره دا شبه پيدا كيږي چې كافر ته به ددوي د نفس عمل د قسم بدترينه بدله وركولې شي، مثلا كومو مشركانو چې خضور ﷺ پورې توقي كړې وى نو په آخرت كېنې به هغوى پورې بدترينې توقي كړلې شي. حالانكه مقصد دا نه دې؟

جواب: په كلام حذف د مضاف سره دې، تقديرى عبارت دا دې للمؤمنين اقيم جزاء عملهم قوله: العذاب الشديد الغر: ددې اضافي مقصد ذلك مشاراليه متعين كول دى، او مشاراليه فلانكهم لوللمؤمنين دې، ذلك مبتدا، اعداء الله ددې خبر، او النار د جزاء نه بدل، يا عطف بيان دې، دا هم كيدي شي، چې ذلك الامر د مبتدا محذوف خبر وى، جزاء اعداء الله النار به د مخكېنې د پاره بيان وى، اول اولى دې.

سوال: النار د جزاء نه بدل گرځول صحيح نه دى، ځكه چې د بدل د صحيح كيدو علامت دا دې چې بدل د مبدل منه په ځاى كيځودې شي نو معنى به صحيح وى، خو دلته داسې نه ده، ځكه چې بدل د مبدل منه په ځاى باندې ايځودلو نه پس تقدير د عبارت به دا وى ذلك النار اعداء الله او دا صحيح نه ده، لهذا ضرورى ده چې د مرجوح اعراب نه راجع طرف ته رجوع او كړې شي، او النار د هې مبتدا محذوف خبر جوړ كړې شي، يا النار مبتدا او گرځولې شي، او ددې نه پس يعنى ولهم فيها دار الخلد ددې خبر.

نكته: سوال: لهم فيها دار الخلد كېنې د فيها د ضمير مرجع النار ده، او د اور نه مراد د جهنم اور دې، او جهنم موصوف په صفت د هميشوالى دې، اوس د فيها دار الخلد مطلب دا شو چې د دار الخلد په مينځ كېنې دار الخلد دې، دا طرفة العين لفسه دې، كوم چې جائز نه دې؟ جواب: په كلام كېنې تجريد دې، تجريد وائى د يو امر ذى صفت نه د هغې مطابق د مبالغې په توگه د دويم امر ذى صفت انتزاع كول، ځنگه چې دلته د النار نه د دار آخرت انتزاع او كړې شو ددې نوم دار الخلد كيځودلې شو، لهذا دا صحيح ده.

قوله: جزاء: فعل محذوف د مصدر كيدو د وجې نه منصوب دې، اى جزاء جزاء قوله: بايتنا يجمعون:

سوال: بايتنا كېنې بيا كومه ده؟

جواب: بيا خو باء زائده ده، يا يجمعون د يكفرون معنى لره متضمن دې په دې صورت كېنې بيا تعديه د پاره راوړلې شوې ده.

قوله: في النار: دا د قال فاعل د الذين نه حال دې، اى كلهم في النار

قوله: اونا: ارامر واحد مذکر، نا، ضمير متکلم اونا، مراد ترې نه رؤيت بصری دی، همزه د تعديه، الی مفعول ثانی د پاره ده، ضمير د نا مفعول اول دې الذين مفعول ثانی دې، د اونا اصل اريثنا وو، ای صغارنا، یا حرف علت کومه چې لام کلمه ده، د فعل په حرف علت باندې مبنی کیدو د وجې نه حذف شو، دویمه همزه کومه چې عين کلمه ده ددې کسره ددې د ماقبل راء ته مو ورکړه، کومه چې فاء کلمه ده، اوس ددې وزن اونا شو، موجوده همزه د کلمې نه ده بلکه د تعديه د پاره ده.

په خوف او حزن هېښ فرق

قوله: لا تخافوا ولا تحزنوا: د راروان تکلیف د وجه نه انسان ته چې کوم کیفیت لاحق کیږي، هغې ته خوف و نیلې شی او تیر شوې زمانه کښې د یو مفید خیز فوت کیدو د وجه نه چې کوم کیفیت راځي، هغې ته حزن وانی.

قوله: ان اي بان: ان مصدریه دې، بآء مقدر ده، تخافوا په معنی د خوف دې، ای تنزل عليهم الملائكة قالين لهم لا خوف عليكم ولا حزن.

قوله: ايشروا: د ايشروته امر جمع مذکر حاضر، تاسو ته دې خوشخبري وی.

قوله: نحن اولياكم: په دې کښې دوه احتماله دی، د الله تعالی کلام هم کیدې شی او د ملائکو هم.

قوله: نزل: د تدعون د ضمير نه حال دې، نزل هغه خوراک ته وانی کوم چې د میلحه د پاره د میلستیا په توگه تیارېږي.

[ایاتوله: ۳۲- ۴۴]

(ومن احسن قولاً اي لا أحد احسن قولاً (ومن دعا إلى الله) بالتوحيد (وعمل صالحاً وقال إنني من المسلمين) (ولا تستوي الحسنة ولا السيئة) في جزأيهما لأن بعضهما فوق بعض (أفهم السيئة) (بالتى) أي بالخطئة التي (هي أحسن) كالغضب بالصبر والجنون بالحلم والإساءة بالطوبى (فإذا الذي بينك وبينه عداوة كأنه ولي حميم) أي فيصير عدوك كالصديق القلب في محبة إذا فعلت ذلك فالذي معنا وكانه الخير وإذا طرف لمعنى التشبه (ومألفاها) أي يولى الخطئة التي هي أحسن (إلا الذين صدقوا وما لم يألفاها إلا خوفهم) (وإنهم لئن إن الشريعة في ما الزائدة (بأنك من الشيطان نزل) أي بصرفك من الخطئة وغيرها من الخير ضارف (فأستكمل باللو) جزأب الشرط وجزأب الأثر مخلوف أي بدفعه منك (إنه هو الصميم) للقول (الصلح) بالفعل (ومن آياته الليل والنهار والشمس والقمر لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا لله الذي خلقهن) أي الآيات الأربع (إن كنتم إياه تعبدون) (فإن استكبروا) عن السجود لله. وحده (فألا الذين عند ربك) أي فالملائكة (يسعون) يصلون (له بالليل والنهار وهم لا

يسامون، لا يملون رومن آياته أنك ترى الأرض خاشعة، بابسة لا نبات فيها (فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَّتْ) وَرَبَّتْ) انضمت وعلت (إِنَّ الَّذِي أَحْصَاها لِحسبي الموتى إنه على كل شيء قدير) (إِنَّ الَّذِينَ يَلْحَدُونَ) من الحد ولحد (فِي آيَاتِنَا) القرآن بالكذب (لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا) فنجازهم (أَلَمْ يَلْقَى فِي النَّارِ خَيْرًا مِّنْ يَأْتِي آمَنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ إِنَّهُم بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ) تهديد لهم (إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ الْوَعْدِ) (لَمَّا جَاءَهُمْ) نجانهم (وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ) منع (لَا يَأْتِيهِ الْهَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ) أي ليس قبله كتاب يكذبه ولا بعده (تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ مُّجِيدٍ) أي الله المحمود في امره (مَا يُقَالُ لَكَ مِنْ التَّكْذِيبِ) (إِلَّا) مثل (مَا قَدْ قِيلَ لِلرَّسَلِ مِنْ قَبْلِكَ إِنَّ رَيْكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ) للمؤمنين (وَوُضِعَ عِقَابٌ أَلِيمٌ) للكافرين (وَلَوْ جَعَلْنَاهُ) أي الذكر (قُرْآنًا أَهْمِيًّا لَقَالُوا لَوْلَا هَذَا (فَصَلَتْ) بيت (آيَاتِهِ) حتى نفهمها (أَمْ قُرْآنُ الْأَعْرَابِ) نبي (عَرَبِيٌّ) اسطهام إنكار منهم بتحقيق الهمزة الغالية وللبها ألف وإشباع ودونه (قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى مِنَ الصَّلَاةِ (وَشَهَادٍ) من الجهل (وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقُلْ قُلْ فَلَا يَسْمَعُونَهُ) وهو عليهم عزمي) فلا يفهمونه (أُولَئِكَ يَتْلَوْنَ مِنْ كِتَابٍ مُّجِيدٍ) أي هم كالمنادي من مكان بعيد لا يسمع ولا يفهم ما ينادي به

توجهه: او د هغه کس نه د چا خبره ښه کيدې شي چې د توحيد په ذريعه د الله طرف ته رابلل کوي، او وائي چې څه د فرمانبردارو نه يم، نه ټولې نيکي په خپل مينځ کښې برابر کيدې شي او نه ټولې بدئ د خپلو افرادو په اعتبار سره ځکه چې بعضي د بعضو نه غټي وي، تاسو بدئ لره په ښه اخلاقو سره لرې کړئ لکه غصه د صبر په ذريعه، او جهالت په بردبائي سره، او بې ادبي په بخښنې سره، بيا هغه کس چې د هغه او ستا په مينځ کښې دشمي ده، داسې په شي څنگه چې د زړه ملگري، چې کله تاسو په دې باندې عمل او کړئ، نو ستاسو دشمن به په خپل محبت کښې ستا نژدې دوست جوړ شي، الذي ميتدا، کاته ددې خبر، او اذا د معنی تشبيه د پاره ظرف دې، او دا بهترين عادت هغه خلقو ته ملاوېږي څوک چې صبر کوي، او دا لوڼې نصيب والا حاصلولې شي، او په اما کښې د ان شرطيه په ما زانده کښې ادغام دې که تاته د شيطان د طرفه څه وسوسه راشي که څوک تالره اړونکي (ښه) خصلت او خير وغيره نه اړوي نو د الله پناه طلب کړه، فاستعذ بالله جواب شرط دې، او جواب امر محذوف دې، او هغه بدله معك دې، يقينا هغه خبرو لره اوريدونکي او هر کار باندې پوهيدونکي دي، او د شپه ورغ نمر سپوږمي د هغه د قدرت د نښو نه دي، تاسو نمر ته سجده مه کوئ، او نه سپوږمي ته، بلکه الله ته سجده کوئ، چا چې دا ذکر شوی خلور واره نښو لره پيدا کړي دي، که تاسو د هغه عبادت کوئ نو بيا هم که دوی د الله وحده د سجدې نه تکبر او غرور او کړي، نو هغه فرشتې کومې چې ستا رب سره دي، هغوی شپه او ورځ تسيح ييانوي، مونځ کوي او هغوی يو وخت هم سترې کيږي نه، او د هغه د قدرت د نښو نه دا هم ده چې ته زمکې لره اوچه کړه به بغير د اوبو او گياه گوري، بيا

چې کله مونږ په دې باندې باران نازل کړو، نو هغه تازه شی او حرکت شروع کړی او اوږه سپړی او غځیږی، چا چې دا ژوندی کړه یقیناً هغه مهل لره هم ژوندی کونکې دې، بې شکه هغه په هر څیز باندې قدرت لرونکې دې، بې شکه کوم خلق چې زموږ په آیتونو کېنې په قرآن کېنې کوږوالې کوی دا د الخد او لخد نه مشتق دې، زموږ نه پټ نه دی، نو مونږ به هغوی ته بدله ورکړه (نو اووایه) چې څوک په اور کېنې واچولې شی هغه ښه دې یا چې هغه څوک په امن او آمان سره د قیامت په ورځ باندې راشی؟ چې څه مو زړه غواړی کوئ هغه ستاسو ټول کارونو لره گوری، دا هغوی ته دهمکې ده، کوم خلکو ته چې قرآن راوړسیدو بیا ېې هم کفر او کوږه مونږ به هغوی ته بدله ورکړو، دا ډیر عزت والایې مثاله کتاب دې، چې دې ته باطل نشی راتلې، نه ددې د مخکېنې نه او نه د روستونو، نه ددې نه مخکېنې یو کتاب شته چې ددې تکذیب او کړی او نه ددې نه پس نازل کړې شوې دې، د حکمتونو والا خوښانو والا د طرف نه یعنی د الله د طرف نه چې قابل د ستاینې دې تاسو ته د تکذیب وغیره هم هغه خبرې کولې شی کومې چې ستاسونه مخکېنې رسولانو ته شوې وې، یقیناً ستارې مومنانو د پارہ معاف کونکې او کافرانو لره دردناک عذاب ورکونکې دې، او که مونږ دې قرآن لره په عجمی ژبه کېنې جوړ کړې وو نو بیا به ېې وئیل چې ددې آیتونه صفا صفا ولې بیان شوي نه دی؟ چې مونږ په دې باندې پوهیدلې، دا څه دی چې عجمی کتاب او عربی پیغمبر؟ دا د هغوی د طرف نه استفهام انکاری دې، د ثانی همزې په تحقیق سره او هغه په الف بدلولو سره، له اعراب یعنی الف داخلولو سره، او نه داخلولو سره، تاسو ورته اووایې چې دا څو دایمان والا پارہ د گمراهی نه هدایت او د جهل نه شفا ده، او کوم خلق چې ایمان نه راوړی د هغوی په غوږونو کېنې دروندوالې دې، یعنی بوج دې، چې د هغې د وجې نه هغوی نه اوری، او دا په هغوی باندې روڼدوالې دې، چې د هغې د وجې نه هغوی په دې باندې نه پوهیږی، دا هغه خلق دی چې د ډیر لږې نه دوی ته اواز کیږی یعنی دا خلق دهغه کس په شان دی چاته چې د لږې نه اواز کیږی خو نه هغه اوری او نه پوهیږی، چې ده ته څه وئیلې شی؟

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: **ومن احسن قولا: الایة**، من استفهام انکاری دې، مبتداً مفسر علام لاحد وئیلو سره اشاره او کړه چې من استفهامیه انکاری دې، احسن خبر، قولا تمیز کیدو د وجې نه منصوب دې، عمل صالحاً جمله حالیه ده،

قوله: **فی جزئائهما لان بعضهما فوق بعض**: ددې عبارت نه د مفسر علام مقصد په جزئیات او اجزاؤ کېنې فرق بیانول دی، او د فرق بیانولو مقصد یه ولاسوی السنة ولا السنة کېنې دا خودل دی چې لا ثانیه د تاسیس د پارہ ده، نه چې د تاکید د پارہ، او دا

خبرہ منلی شوې ده چې تاسیس د تاکید نه بهتر دې، ځکه چې په تاکید سره د مضمون سابق تاکید کیږي کوم چې یو نوې علم نه دې، او په تاسیس سره نوې علم نوې فائده حاصلیږي، او نوې خبره معلومیدل د زړې خبرې د تاکید په مقابل کې بهر حال افضل او بهتر دې.

قوله: اننی من المسلمین: د جمهورو په نیز اننی دوه نونو سره دې، او ابن ابی علیه په یو نون سره اننی وئیلې دې، یعنی هغه په فخر او خوشحالی سره وائی چې مسلمان یم،

قوله: کانه ولی حمیم: حمیم گرمو اوبو ته وئیلې شی، استعمای اغتسل باغیم، په گرمو اوبو سره ټپ غسل او کړو اوس مطلقاً غسل کولو ته استحمام وائی، که په گرمو اوبو سره وی او که په یخو، حمیم گرم جوش او د زړه ملگری ته هم وائی،

قوله: فاستعذ بالله: دادا ما یزغک د شرط جواب دې، او د فاستعذ (امس) جواب محذوف دې، کوم چې علامه محلی یدفعه وئیلو سره ښکاره کړو،

قوله: یزغک: مضارع واحد مذكر غائب بانون تاکید ثقیله، دا د نزع نه دې، (که ضمیر مفعول دې، تاته وسوسه راشی،

قوله: خلقهن: ای الایات الاربعه

شبه: د خلقهن په ځای خلقهما ډیر ظاهر وو، ځکه چې د چا د پاره د سجده ذکر دې، هغه دوه دی یعنی نمر او سپوږمئ، لهدا خلقهما وئیل پکار وو؟

جواب: نمر او سپوږمئ ته د سجده د نه جائز کیدو او په دوی کېنې د معبود جوړیدو صلاحیت نه کیدو د علت ددوی مخلوق کیدل دی، ځکه چې یو مخلوق که هغه هم څومره هم مفید او څومره لوړې ولې نه وی خو د عبادت مستحق کیدې نشی، په خلقهن کېن د جمع ضمیر راوړلو سره ټپ دا اووئیل چې شمس او قمر هم د ورځ او شپې په شان مخلوق او د خلق د اثر لاندې دی.

قوله: ومن آیاته الليل والنهار: الخ: من آیاته خبر مقدم دې، لواللیل والنهار وما عطف علیه مبتدا مؤخر ده.

قوله: ومن آیاته انک تری الارض: من آیاته خبر مقدم دې، (ان سره د مدخول نه په تاویل د مصدر مبتدا مؤخر دې.

قوله: یهدید لهم: په دې کېنې اشاره ده چې املوا ما همعهم کېنې امر د تخییر د پاره نه دې بلکه د تهدید او دهمکن د پاره دې، ددې قرینه عاملون بصوره.

هولو: نيماليمر ندي تقدير مقصد دا وئيل دي چي د ان خبر محذوف دي، الذين كفروا د ان اسم دي.

هولو: منم: منم بملك فعل، عطف فاعل، اي منم من قول الابطال والعريف

هولو: (اعجمي): دا د مبتدا محذوف خبر دي، كوم چي مفسر علام (رج قرآن وئيلو سره بنڪاره كړي دي.

هولو: (اعجمي): كښي ياء مبالغه في الوصف د پاره ده، لكه څنگه احمري كښي كلام اعجمي هغه كلام ته وائي كوم چي په پوهه كښي نه راځي، په اعجمي كښي اوله همزه استفهام انكاري ده، په دويمې همزي كښي دوه قراخونه دي، چي هغې طرف ته علامه محلي ^{محل} يعنى همزه الفايه ولفها الف بالاهباع، وئيلو سره اشاره كړي ده، اولنې قراعت خو واضح دي، چي دواړه همزي محقق او وئيلي شي، دويم قراعت دا دي چي دويمې همزي لره په الف سره بدل كړي، او اشباع يعنى مدطويل لازم سره اوواني، اعجمي دوهونه لفظ سبقت قلم دي، يا د (دونه) تعلق قلب سره دي، اي حوت للب الفه په دي صورت كښي به دا د نورو قراخونو بيان وي، ځكه چي د قلب په صورت كښي مد لازم راځي، نو بيا بغير د مد نه څنگه كيدي شي؟

پنځه قراخونه په ترتيب سره دا دي (١) تسهيل همزه ثانيه مع ادخال الف بين الميزتين (٢) ابدال همزه ثانيه بالالف مع المد الطويل (٣) تسهيل ثانيه بلا ادخال الف بين الميزتين (٤) همزه واحدة عذبة (اعجمي) (٥) همزتين عطفين بلا ادخال الف

پاره نمبر- ٢٥ [البكيرة]

[آياتونه: ٤٥- ٥٢]

(وَلَكَدْ أَهْثَمَ مُوسَى الْكِتَابَ) التَّوْرَةَ (فَأَخْلَفَ فِيهِ) بِالْتَّعْدِيْقِ وَالتَّكْلِيبِ كَالْقُرْآنِ (وَكَوْلَا كَلِمَةً سَاقَتْ مِنْ رَبِّكَ) بِتَأْخِيرِ الْجَسَابِ وَالْخِزَاءِ لِلْخِلَافِ إِلَى نَوْمِ الْوَيْلَةِ (لَقَدْ يَنْبَغُ) فِي الدُّنْيَا فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ (وَأَتَتْهُمْ) أَيْ الْمَكَلِّينَ بِهِ (لَقَدْ شَكَّ مِنْهُمْ) مَوْجِعَ فِي الرِّبَا (مِنْ عَمَلِ صَالِحٍ فَلَنْفُسِهِ) عَمَلِ (وَمِنْ أَسَاءِ) فَعَلِيهَا أَيْ فَطَرِ إِسَاءَتِهِ عَلَى نَفْسِهِ (وَمَارِيكَ بظلام للصبه) أَيْ بِدِي ظَلَمِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى إِنْ اللَّهُ لَا يَظْلِمُ مِثْلَ ذَرَّةٍ (إِلَيْهِ يَرْجِعُ عِلْمُ السَّاعَةِ) مَتَى تَكُونُ لَا يَعْلَمُهَا غَيْرُهُ (وَمَا تَخْرُجُ مِنْ فَمْرَةٍ) وَلِي قِرَاءَةِ لَمَرَاتٍ (مِنْ أَكْبَامٍ) أَوْ مِثْلِهَا جَمْعُ كَمْ بِكسر الكاف (إِلَّا يَعْلَمُهُ) وَمَا قُتِلَ مِنْ أَتَقَى وَلَا كَفَمُ (لَا يَعْلَمُهُ) وَيَوْمَئِذٍ يَعْلَمُ أَيْنَ هَرَكَايَ قَالُوا أَأَذْنَاكَ، أَعْلَمْنَاكَ الْآنَ (مَاعِنَا مِنْ فَهْمٍ) أَيْ شَاهِدَ بَانَ لَكَ هَرَكَا (وَطَل) غَاب (عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَدْعُونَ) يَعْبُدُونَ (مِنْ قَبْلِ) فِي الدُّنْيَا مِنَ الْأَصْنَامِ (وَطَلُوا) أَيْقَنُوا (مَالَهُمْ مِنْ هِمٍّ) مَهْرَبٌ مِنَ الْعِلَابِ وَالنَّفْيِ فِي الْمَوْجِعِ مُعْلَقٌ عَنِ الْعَمَلِ وَجُمْلَةُ النَّفْيِ سَدَتْ مَسَدَ السُّعْمُولِينَ (لَا يَسْأَلُ الْإِنْسَانُ مِنْ

دعاء الخیر، ای لا یزال یسأل ربہ المال والصحة وھیرھما (وإن مسہ الشرب الفقر والشدة (فیئس قنوط) من رحمة الله وهذا وما بعدہ فی الکافرین (ولعن) لام قسم (أذقناہ) آتیانہ (رحمة) غنی وصحة (منامن) بعد ضرام شدہ ولام (مستہ ليقولن) ھذا لی، ای بعملی (وما أظن الساعة قائمة ولعن) لام قسم (رَجَعْتُ إِلَى رَبِّیْ) اِنِّیْ عِنْدَہُ لَأُحْسِنُ، ای الجنة (فلنلعن الذين کفروا بما عملوا ولنذیقنہم من عذاب غلیظ) شدید واللام فی الفلمین لام قسم (وإذا ألقینا علی الإنسان) الجنس (أعرض) عن الشکر (ولأنہما نبیہ) نبی عطشہ مبغیرا (وفي قراءة بتقديم الهمزة (وإذا مسہ الشر فلذو دعاء عریض) کثیر (قل أریتم ان کان) ای القرآن (من عند اللہ) کما قال النبی (ثم کفرتم بہ من) ای لا احد (أضل معن) ھو فی شقاق، غلال (بہید) من الحق اوقع هذا موقع منکم ہیانا لھالھم (سنریدھم آیاتنا فی الآفاق) اقطار السماوات والأرض من البورات والنبات والأشجار (وفي أنفسهم) من لطیف الصنعة وبتبع الحکمة (حتى یقینن لھم انہ) ای القرآن (الحق) المنزل من اللہ بالبعث والحساب والعقاب لھما یقون علی کفرھم بہ وبالجمالی بہ (أولم یرکف بربک) فاعل یرکف (أنہ علی کل شیء شہید) بدل منه ای او لم یرکفھم فی صدق ان ربک لا یبغ عنہ شیء ما (ألا انھم فی مرية) شک (من لقاء ربھم) لانکارھم البعث (ألا انہ) تعالیٰ (بکل شیء وھیبط) علما وقلرة فیجازیھم بکفرھم

فوجھہ: یقینا مونہ موسی علیہ السلام تہ کتاب "تورات" ورکری وو، نو پہ ہفہی کنبی ہم د قرآن پہ شان تصدیق او تکذیب کولو سرہ اختلاف او کری شو، او کہ ہفہ خبرہ نہ وہ کومہ چہ ستادرب د طرف نہ د مخلوق د حساب او د بدلی د قیامت د ورخہ پورے روستوالی پہ بارہ د مخکنہی نہ مقرر شوہی دہ، نو پہ دنیا کنبی یہ ددوی پہ مینخ کنبی فیصلہ شوہی وہ، د ہفہ خیز پہ بارہ کنبی دوی اختلاف کوی، دا تکذیب کونکی خلق ددی بارہ کنبی سخت بی چیتہ کونکی شک کنبی دی، کوم کس چہ نیک عمل کوی ہفہ د خان د پارہ کوی او کوم کس چہ گناہ کوی نو د ہفہی ویاں بہ ہم پہ ہفہ وی، یعنی د گناھونو نقصان بہ ہم د ہفہ پہ ذات باندی راختی، او ستا رب پہ بند گانو باندی ظلم کولو والا نہ دی، یعنی ظالم نہ دی، د اللہ تعالیٰ قول ان اللہ لا یظلم مھتال لڑا د وجہ نہ، د قیامت علم ہم ہفہ طرف تہ واپس کپیری، چہ کلہ بہ وی، د ہفہ نہ سوا بل چا تہ پتہ نشستہ، او کومہ میوہ چہ د خیلو شگوفو یعنی د غلافونہ وراوچی، پہ یو قرات کنبی ثمرات دی، اکمام د کم جمع دہ، د کاف کسرے سرہ، او کومہ مادہ چہ حمل اخی او کوم بیچہ چہ ہفہ زیگوی، نو د تولو علم ہفہ تہ دی، او پہ کومہ ورغ چہ اللہ دی مشرکانو لڑا او غوازی او تپوس بہتری او کری چہ حما شریکان چرتہ دی؟ نو ہفوی بہ جواب ورکری چہ اوس مونہ تاتہ عرض کوو چہ پہ مونہ کنبی شوک ہم ددی دعوی کولو والا نشستہ، یعنی ددی دعوی کونکے چہ ستا شوک شریک شستہ، او د کومو بتانو چہ دی خلقو پہ دنیا کنبی عبادت کولو ہفہ تول بہ د ہفوی نہ غائب شی، دی صورت حال لڑہ کتلو سرہ بہ دا خلق پوہہ شی

چې ددوی د خلاصی هیڅ صورت نشته، یعنی د عذاب نه د تیختې هیڅ یو ځای نشته، او حرف ننی په دواړو ځایونو کښې ① سامعاً من ھمدو ② مالم من محض کښې د عمل نه موقوف دي، او ونیلې شوې دي چې جمله منفیه د دوو مفعولو قائم مقام کړې شوې ده، د ځیګړې غوښتلو نه انسان سترې کپړې نه، یعنی د خپل رب نه مال او صحت غواړی، که څه د تکلیف ورته ورسې، نو د رحمت نه مایوسه او ناامیده شی، او کوم چې ددې نه پس دی هغه د کافر په باره کښې دی، او قسم دې که مونږ دوی ته د یو تکلیف د سختی او مصیبت نه پس کوم چې دوی ته رسیدلې وي، د خپل رحمت یعنی د په مالدارۍ او د صحت مزه او ځککو، نو وائی چې څه ددې حقدار ووم، یعنی دا څما د تدبیر په وجه دی، او څه گمان نه کوم چې قیامت راتلونکې دي، او قسم دې فرض کړه که څه خپل رب ته واپس هم کړې شوم نو د هغه سره هم څما د پاره ښه دي، یعنی جنت دي، مونږ په یقینا دې کافرانو لره ددوی د عملونو نه خبر کړو، او دوی ته په د سخت عذاب مزه او ځککو، یعنی د سخت قسم، په دواړو فعلونو کښې لام قسمیه دي، او چې کله مونږ په جنس انسان باندې انعام کوو نو د شکر نه مخ اړوی، او طرف کوی، یعنی تکبر کولو سره یو طرف ته روان شی، او په یو قرائت کښې په نون باندې د همزې تقدیم سره دي، او چې کله په دوی باندې مصیبت راشی نو اوږدې اوږدې دعاگانې کوی، ته ورته اووایه چې تاسو اووایئ چه که دا قرآن د الله د طرف نه وی څنگه چې محمد ﷺ فرمائی او بیا تاسو انکار او کړئ نو د داسې کس نه څوک په زیات غلطې باندې وی، چې په مخالفت کښې د حق نه لرې لار شی؟ یعنی څوک هم نشته، دا (یعنی من اضل) د منکم په ځانې باندې راغلې دي، او ددوی حالت «د گمراهۍ» ښودلو د پارہ ډیر زړه مونږ خپلې نښې په آفاق عالم یعنی د زمکې او اسمان په طرفونو کښې اوښایو، او هغه نښې ستوری، بوتی، او اونې وغیره دي، او په خپله ددوی په ذات کښې اوښایو، کوم چې لطیف صفت، او عجیب حکمت دي، تر دې چې په خپله په دوی باندې واضح شی، چې دا قرآن حق دي، د بعث، حساب او عقاب سره، نازل شوې دي لہذا ددې قرآن او ددې راوړونکی نه د انکار د وجې به دوی ته سزا ورکولې شی آیا ستا د رب د هر څیز نه خبردار کیدل کافی نه دی، بریک د یکف فاعل دي، «الله علی کل ھین ھمد» د ربک نه بدل دي، یعنی ددوی د پارہ ستا د رشتنوالې باره کښې دا کافی نه ده چې ستا د رب نه یو معمولی څیز هم پټ نه دي، خو یاد ساتئ چې دوی د خپل رب مخې ته تللو په باره کښې د دوباره ژوندی کیدو نه د انکار په وجه په شک کښې پراته دي، یاد ساتئ الله تعالی په هر څیز د علم او قدرت په اعتبار سره احاطه کړې ده، نو ددوی د کفر به دوی ته سزا ورکړی.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: عمل: عمل فعل مقدر راویستو سره نې اشاره او کره چې فلنفسه د فعل محذوف متعلق دي، او دا هم صحیح ده چې لنفسه د مبتدا محذوف خبر وی، تقدیری عبارت به دا وی، فاعل الصالح لنفسه.

قوله: یذی ظلم: د یوې شېبې جواب کول دي،

قوله: د الله تعالی قول و ما یبطل الاموال صدغه کثرت ظلم نفی خو کیږي خود نفس ظلم نفی نه کیږي دهج: ظلام صیغه د نسبت ده، نه چې صیغه مبالغه، مطلب دا دي چې د الله تعالی ظلم منسوب نه دي، څنگه تمار او خباز، کښې تمار کجهوړې خرخولو والا ته وائی، نه چې ډیر خرخولو والا، او دغه شان خباز روتی پخولو والا ته وائی، نه چې ډیر زیات روتی پخولو والا ته، مفسر بډی ظلم سره دي جواب ته اشاره کړې ده،

قوله: لا یعلم غیبه: په دي سره نې حصر ته اشاره او کره، کوم چې د الیه یرد د تقدیم نه مستفاد دي، گنی یرد الیه به وو،

قوله: ما تخرج من اکامها: من په فاعل باندې زائد دي، په ثرة کښې دوه قراونه دي، او دواړه سببیه دي، افراد په اعتبار د جنس، او جمع په اعتبار د انواعو، اکام د کم جمع ده، کهجور وغیره غلاف ته وائی.

قوله: والنفی فی البوضعیین معلق عن العمل: د موضعین نه مراد الفاعلین هم دي و ظنوا ما لهم من همص دي، مذکوره دواړو ځایونو کښې نفی فعل لره د لفظی عمل نه منع کوی، نه چې محلا، او دواړه فعلونه اذنک او ظنوا دي، اذنک په معنی د اعلمناک، لهذا دا د افعال قلوب نه دي، او ظنوا هم د افعال قلوب نه دي، او په افعال قلوب کښې د تعلیق عمل مطلب وی په لفظونو کښې د عمل باطلول نه چې په معنی کښې، او دا ابطال د عمل هغه وخت وی چې کله دا افعال، د استفهام یا د نفی یا د لام ابتداء نه ماقبل واقع شی، مفسر علام د اذنک تفسیر اعلمناک سره کولو کښې اشاره او کره چې اذنک د افعال قلوب نه دي.

قوله: وقیل: مفسر علام دا وثیل غواړی چې که مذکوره افعال معلق عن العمل او نه منلې شی نو په دواړه ځایونو کښې جمله منفيه قائمقام د دوو مفعولو به اومنلې شی، د ظنوا د مفعول اول، او د مفعول ثانی قائمقام، او د اذنک د مفعول ثانی او د ثالث قائمقام به وی، او اولنې مفعول په اذنک کښې کاف ضمیر دي،

قوله: همص: حیص نه ظرف مکان دې، د پناه خانې، خاص بمص حصای الفرو و الحرب.
قوله: من دعاء الخیر: په دعاء الخیر کښې اضافت اضافت مصدری المفعول ده، جار مجرور
د سلم متعلق دې.

قوله: هذالی: کښې لام استحقاق د پاره دې، بعملی و نیلو سره مفسر علام ^{کلمه} هم دې
طرف ته اشاره کړې ده.

قوله: فلننبتن: جمع متکلم مضارع بانون تاکید ثقیله، (تفعیل) مونې به خامخا خبر
کړو، مونې به خامخا او خایو په دواړو فعلونو کښې لام د قسم دې،

قوله: وناء: الف په همزه باندې مقدم کولو سره ای ^{للمعصون} قال، او په دویم قرات کښې
همزه په الف مقدم کولو سره ای ^{للمعصون} دې.

قوله: نأی: ماضی واحد مذکر غائب، (نای) (ف) لرې شو، مخ تې واړولو، په ډډه شو،
چونکه آیت متعدی بالباء دې نو ددې ترجمه به داسې وی (هغه ډډه واړوله) په بعض
قراوتونو کښې ^{للمعصون} راغلې دې، ددې ماده (نوه) دې، (ن) په تکبیر سره ډډه واړوله.

قوله: عطفه: عطف: ډډه طرف، (ج) اصطف واصطف واصطف فقال ^{فی} عطفه هغه څا نه
طرف بدل کړو.

قوله: لا احد: دا اشاره ده چې په من اضل کښې من استفهام انکاری دې.

قوله: اوقع هذا: ای ممن هو فی شقاق بعید د اعراض کونکو د حالت بیانولو د پاره د
منکم په خانې واقع دې، گنې من اضل و نیل کافی وو، خو چونکه په منکم سره د هغوی
په حالت باندې دلالت نه کیږي ځکه تې من هو ^{للمعصون} راوړو.

شبه: قوله: سمرهم: کښې سین فعل زمانه مستقبل سره خاص کړو ددې نه معلومیږي چې
په زمانه مستقبل کښې به الله تعالی خپل قدرتونه ښکاره کړي، حالانکه د قدرت ایتونه
فی الحال موجود دی، او په نظر راځي؟

جواب: په کلام کښې مضاف محذوف دې، ای ^{للمعصون} هواله ^{للمعصون}.

قوله: اولم یکف یریک: په همزه محذوف باندې داخل ده، او واؤ عاطفه هې، تقدیری
عبارت دادې ^{للمعصون} علی ^{للمعصون} معارفهم ^{للمعصون} لک ^{للمعصون} ولم ^{للمعصون} یکف ^{للمعصون} لک استفهام انکاری دې، بآه په
فاعل باندې زائد ده، مفعول محذوف دې، ای ^{للمعصون}.

[۴۲] سورة الشورى

سورة الشورى، مكية الاصل، لاسالکھم الايات الأربع، ثلث وخمسون آية

سورة شوری مکی دی، سوا د: قل لالکھم خلور آیاتونو نه، په دي کښې دري پنځوس آیاتونه دي.

[اياتوله: ۱-۹]

بسم الله الرحمن الرحيم (عسق) الله اعلم بزيادة (وگډلک) أي مثل ذلك الإيهام (يوحى إليك) أوحى (إلى الذين) من قبلك اللهم، فإجل الإيهام (العزيز) في ملكك (الحكيم) في منعمه (لأنه ما في السماوات وما في الأرض) ملكا وخلقا وعيذا (وهو العلي) على خلقه (العظيم) الكبير (تكاد) بالناء والباء (السماوات) ينفطرون، بالنون وفي قراءة بالناء (والشديد) (من قوهين) أي تنشق كل واحدة فوق التي تليها من عظمة الله تعالى (والملايكة) يسبحون بحمدي ربهم أي ملاييس (للخند) (ويستغفرون) لمن في الأرض) من المؤمنين (ألا إن الله هو الغفور) لأوليائه (الرحيم) بهم (والمؤمنون) آمنون (أولياء الله) حفيظ، مخلص (عليهم) ليجازيهم (وما آتيت عليهم بوكيل) تحمل المطلوب منهم وما غلبك إلا البلاغ (وگډلک) مثل ذلك الإيهام (أوحينا إليك قرآنا عربيا لتنذر) نخوف (أهل القرى) ومن حولها أي أهل مكة وسائر الناس (وتنذر) الناس (بآمرهم) يوم القيامة فنجتمع فيه الخلائق (لأريب) شك (فيه فريق) منهم (في الجنة وفريق في السعير) النار (ولو شاء الله لجعلهم أمة واحدة) أي على دين واحد وهو الإسلام (ولكن يذلل من يشاء) في رحمته (والظالمون) الكافرون (ما هم من ولي) ولا نصيب (يذفع عنهم) العذاب (أمر اتخذوا من دونه) أي الأصنام (أولياء) أم منقطعة بمعنى بل التي لا ينقطع (والهزة) للإتكان أي تترنص (المتجولون) أولياء (قاله هو الولي) أي الناصر للمؤمنين والفاء لمجرد العطف (وهو يحيى الموتى) وهو على كل شيء قدير

ترجمه: شروع کوم د الله په نوم سره چې دیر مهربانه او دیر رحم کولو والا دی، هم، عسق، ددی نه الله خپل مراد ښه پیژنی، دغه شان، یعنی ددی وحی د الیرلو په شان الله چې کوم زیر دست ذات دی، په خپل ملک کښې حکمت والا دی، په خپل صنعت کښې، ستا طرف ته اوسانه مخکښې (بیغمبرانو) ته وحی رالپی، الله د ایحاء فاعل دی، په اسمانونو او زمکه کښې چې شه دی ټول د هغه دی، د ملکیت په اعتبار سره او د تخلیق په اعتبار سره، او د مملوکیټ په اعتبار سره، هغه په خپل مخلوق باندې اوچت او اوچت شان والا دی، نژدې ده چې اسمان د بره نه اوشلیږی تکاد په تاء او یاء سره دې، (ینفطرون) نون سره دې، په یو قراعت کښې د نون په ځانې تاء مع تشدید طاء سره دې، (تتطرن) یعنی په بر نوع اسمان، چې د هغې لاندې اسمان وی، د الله د عظمت د وجې نه اوشلیږی، او ټولې فرشتې د خپل رب د پاکي حمد سره

پیانوی، یعنی تسبیح او تحمید دواړه یوځانې کولو سره (سبحان الله وحمده) وائی، او په زمکه باندې چې کوم مومنان دی د هغوی د پاره استغفار کوی، څه یاد اوساتې الله تعالی خپلو دوستانو لره معاف کولو والا او په دوی رحم کولو والا دی، او کومو خلقو چې د هغه نه سوا بتان لره کارساز جوړ کړی دی الله تعالی په هغوی باندې نگران دې یقینا هغوی ته به سزا ورکړی، او تاسو د هغوی ذمه دار نه یی چې د هغوی نه مطلوب حاصل کړئ، ستا ذمه داری خو صرف رسول دی او د هغه وحی په شان مونږ تاته په عربی قرآن کښې وحی کړې ده، چې تاسو مکې والا او د هغې نه گیر چاپیره خلقو لره خبردار کړئ، یعنی اهل مکه او نورو خلقو لره او تاسو خلقو لره د جمع کیدو والا یعنی د قیامت ورځې نه ویروئ، چې په هغې کښې به ټول مخلوق جمع کیږی، چې د هغې په راتلو کښې هیڅ شک نشته، په دوی کښې یوه ډله به په جنت کښې وی، او یوه ډله به په دوزخ کښې او که الله تعالی غوښتله نو دوی ټول به یې یوامت جوړ کړې وو یعنی یو دین باندې او هغه اسلام دې، خو هغه چې چاله غواړی په خپل رحمت کښې یې داخل کړی او د ظالمانو کافرانو حامی او مددگار څوک نشته، چې ددوی نه عذاب لرې کړی آیا دې خلقو د الله نه سوا بتانو لره کارساز جوړ کړې دې، ام منقطع په معنی د بل دې، کوم چې د انتقال د پاره راځی، او همزه د انکار د پاره ده، یعنی چې څوک نې کارساز جوړ کړې دې هغه کارساز نه دې، په حقیقت کښې الله تعالی دوست دې، یعنی د مومنانو مددگار دې، او فاء صرف د عطف د پاره ده، هم هغه مهولره به ژوندی کړی، او هم هغه په هر څیز باندې قادر دې.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: حم: عسق، بعضې مفسرینو وئیلې دی چې دا د سورۃ شوری نور دوه نومونه دی، ځکه نې دا جدا جدا دوه ایتونه شمیر کړې دی، او بعضې حضراتو وئیلې دی چې دواړه په یو ځانې یو نوم دې، خو دنورو حوایمو موافقت او مماثلت د پاره نې جدا جدا لیکلی دی.

قوله: مثل: ذلك الایحاء: ای مثل ما فی هذه السورۃ من النعال، په دې کښې دې خبرې ته اشاره ده چې د کذلک کاف د مفعول مطلق کیدو د وجې نه په محل د نصب کښې دې، ای یو ایحاء مثل ذلك الایحاء یعنی ددې سورت د ایحاء په شان ستا طرف ته دې وخت کښې وحی، رالیرې، او ستا نه مخکښو طرف ته نې هم دغه شان وحی لیرله،

سوال: د مخکښې پیغمبرانو طرف ته وحی لیرلږ د پاره اوحی د ماضی صیغې استعمال پکار وو، نه چې یوحی د مضارع صیغه؟

جواب: د مضارع صیغه د حال ماضی د حکایت په توګه په استمرار د وحی باندې دلالت کولو د پاره استعمال شوې ده، او مضارع بمعنی ماضی ده، ځنګه چې مفسر علام اوحی

محذوف منلو سرہ اشارہ کریں دہ۔

قوله: فریق منهم: فریق مبتدا، او فی الجنة ددی خبر۔

سوال: فریق نکرہ دہ، دہنی مبتدا کیدل څنگہ صحیح دی؟

جواب: مفسر علام منهم محذوف منلو سرہ اشارہ اوکرہ چي فریق موصوف دي، او دي صفت محذوف دي تقدير دا دي فریق کلن منهم فی الجنة لهذا اوس دي مبتدا جو ریدل صحیح شو، هم دا ترکیب په فریق فی الجنة کښي دي۔

[ایاتولہ: ۱۰-۱۹]

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ مَعَ الْكٰفِرِيْنَ (فيهِمْ مِنْ شَيْءٍ) مِنَ الدِّيْنِ وَغَيْرِهِ (لِحُكْمِهِ) مُزْدُوْد (اِلَى اللّٰهِ) يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَفْعَلُ
بَيْنَكُمْ فُلًا لَّهُمْ (فَلْيَكْمُرَ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَالْيَٰهٖ اُنِيْبُ) اَرْجِعْ (فَاطْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ) مُبْدِعُهُمَا (جَعَلَ
لَكُمْ مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَنْوَاجًا) خَشَّ خَلْقَ خَوَاءٍ مِنْ جِلْعِ اٰدَمَ (وَمِنْ الْاَنْعَامِ اَنْوَاجًا) ذِكْرًا وَاِنَّا (يَذْكُرُكُمْ)
بِالْمُنْعِمَةِ يَخْلُقُكُمْ (فيهِ) فِي الْبَحْلِ الْمَذْكُوْر اَنْ يَكْتُرُكُمْ بِسَبِّهِ بِالتَّوَالِدِ وَالْعُجْبِ لِلْاُنْسِي وَالْاَنْعَامِ
بِالتَّغْلِيْبِ (لَيْسَ كَيْدُكَ شَيْءٌ) الْكَافِ زَالِمَةٌ لِآلِهٖ تَعَالٰى لَا يَفْلُ لَهُ (وَهُوَ السَّوْمِيُّ) لِمَا يُقَالُ (الْبَصِيْرُ) لِمَا
يُفْعَلُ لَهُ مَقَالِدِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ) اَي مَفَاتِيْحُ غَزَائِبِهِمَا مِنَ الْمَطَرِ وَالتَّابِ وَغَيْرِهِمَا (يَبْسُطُ الرِّزْقَ)
يُوَسِّعُهُ (لِمَنْ يَّشَاءُ) اَوْ يَغْنَمًا (وَيَقْدِرُ) يُعْصِفُهُ لِمَنْ يَّشَاءُ اِبْتِلَاءً (اِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ) ثُمَّ لَكُمْ مِنَ الدِّيْنِ مَا
وَصَّى بِهٖ نُوْحًا) هُوَ اَوَّلُ اَنْبِيَآءِ الشَّرِيعَةِ (وَالَّذِي اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيسٰى اَنْ اَقِيْمُوا
الدِّيْنَ وَلَا تَتَّبِعُوا فِيْهِ) هٰذَا هُوَ الْمَشْرُوعُ الْمَوْصٰى بِهٖ وَالْمَوْصٰى اِلَى مُخْتَدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
التَّوْحِيْدُ (كَبُرَ عَظَمٌ) عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا كَذَّبُوْهُمُ اِلَيْهِ) مِنَ التَّوْحِيْدِ (اللّٰهُ يَجْتَنِيْ اِلَيْهِ) اِلَى التَّوْحِيْدِ (مَنْ
يَشَأْ وَيَقْدِرُ) (اَلَيْهِمْ مِنْ نَّيْبٍ) يُفْعَلُ اِلَى طَاعَةِ (وَمَا تَفَرَّقُوا) اَي اَهْلُ الْاَدْيَانِ فِي الدِّيْنِ بَانَ وَخَدَّ بَغْضٍ وَكَفَرٍ
بَغْضٍ (اَلَا يَمُنُّ بَعْدَ مَا جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ) بِالتَّوْحِيْدِ (بَلٰغًا) مِنَ الْكَافِرِيْنَ (بَيْنَهُمْ وَكَوْلَا كَلِمَةً سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ)
بِتَاخِيْرِ الْجَزَاءِ (اِلَى اَجَلٍ مُّعَيَّنٍ) يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (لَقَدْ نَبَّيْنَهُمْ) بِتَغْلِيْبِ الْكَافِرِيْنَ فِي الدُّنْيَا (وَالَّذِيْنَ اُورُوا
الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِهِمْ) وَهُمْ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى (لَقَدْ شَفَعْنَاهُ) مِنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَبِّهِمْ)
مَوْفِقٍ فِي الرَّبِّهِ (لَقَدْ لَدَّكَ) التَّوْحِيْدُ (قَادِرٌ) يَا مُحَمَّدُ النَّاسَ (وَأَسْتَقْبَرُ عَلَيْهِ) كَمَا اُمِرْتُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاَئَهُمْ
فِي تَرْكِهِ (وَكُلَّ اَمَلْتُ جَمَاعَةً) مِنَ اللّٰهِ مِنَ كِتٰبٍ وَاُمِرْتُ لِأَعْمَلُ) اَي بَانَ اَعْمَلُ (بَيْنَكُمْ) فِي الْحُكْمِ (اللّٰهُ رَبَّنَا
وَدَعَا لَنَا اَعْمَلْنَا وَلَكُمْ اَعْمَلْنَا) فَكُلُّ مُجَازِي بِفَعْلِهِ (لَا حُجَّةَ) خُصُوْمَةٍ (بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ) هٰذَا قُلُّ اَنْ يُلَازِمَ
بِالْجِهَادِ (اللّٰهُ يَجْتَمِعُ بَيْنَنَا) فِي الْمَعَادِ لِفَعْلِ الْقَضَاءِ (وَالْيَٰهٖ الْمَوْصِي) الْمَرْجِعِ (وَالَّذِيْنَ يَتَّجِبُونَ فِي) دِيْنِ
(اللّٰهِ) نَبِيْهِ (مِنْ بَعْدِ مَا اسْتَوْجِبَ لَهُ) بِالْاِيْمَانِ لِيُظْهِرَ مُفْجِرَتَهُ وَهَمَّ الْيَهُودِ (مَهْمَتُهُمْ) بَاطِلَةٌ (عِنْدَ
رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ) (اللّٰهُ الَّذِي اُنْزَلَ الْكِتٰبَ) الْفَرَانَ (بِالْحَقِّ) مُتَعَلِّقٌ بِاَنْزَلِ

وَالْمُؤَنَّا، اَلْمُنْدَل (وَمَا يَذْرِيكَ) يَنْفَلِك (لَعَلَّ السَّاعَةَ) اَيِ اِيَّاهَا (قَرِيب) وَلَمَّا نَعْلَقْ لِلْفَعْلِ غَزْ اَلْفَعْلِ
وَمَا يَنْفَعُهُ سُدَّ سَمْعَهُ اَلْمَعْلُومَاتِ يَسْتَحْجِلُ بِهَا اَلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا، يَقُولُونَ مَتَى تَأْتِي ظَنَّا مِنْهُمْ اِنَّهَا غَيْرُ آتِيَةٍ
وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ، غَائِبُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ اَلَّا اِنَّ اَلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ، يَخَادِلُونَ اَيِ السَّاعَةَ لَفِي
ضَلَالٍ بَعِيدٍ، اَللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ، يَزَمُّ وَفَاجِرُهُمْ عَثَّ لَمْ يَهْلِكْهُمْ لُغْوًا بَخَاصِيَهُمْ (يُزَوِّقُ مَنْ يَشَاءُ) مِنْ
كُلِّ مَنَظَرٍ مَا يَشَاءُ (وَهُوَ الْقَوِيُّ) عَلَى مُزَادَةِ (الْعَزِيزِ) الْغَالِبِ عَلَى اَمْرِهِ

توجهه. او کوم همیز (یعنی) دین وغیره کښې چه کافرانو سره ستاسو اختلاف راغلي دي،
دهغې فیصله به د قیامت په ورځ هم د الله طرف ته واپس کیږي. هغه به ستاسو په مینځ
کښې فیصله اوکړي، تاسو دوی ته اووایه هم دغه الله عمار رب دي، چې په هغه باندې ما
اعتماد کړې دي، او هم د دۀ طرف ته مخه رجوع کوم، او هغه د اسمانونو او زمکې پیدا کولو والا دي،
هغه ستاسو د پاره ستاسو د جنس نه جوړې جوړې کړې دي، په داسې طریقه چې حضرت حوا
عليها السلام نه د آدم عليه السلام د پختن نه پیدا کړه، او د ځناورو نه او ماده جوړې جوړې نه کړې،
یذرنکم په ځال معجمه سره (یعنی په ځال سره دي نه چې دال سره)، او یذرنکم بمعنی
یخلقمک دي، یعنی په دې ذکر شوې طریقه نه تاسو پیدا کړئ، او هم دې طریقې د تولد
سره ستاسو تعداد زیاتوی، او (کم) ضمیر انسانانو او ځناورو ته تغلیبا راجع دي، د هغه
په مثل څه څیز نشته، کاف زائد دي، ځکه چې د الله تعالی څوک مثال نشته، هغه دهر
خبرې اوریدلو والا او دهر کار کتونکې دي، د اسمانونو او د زمکې کنجیانې د هغه په قبضه
قدرت کښې دي، یعنی ددې دواړو (د اسمانونو او د زمکې) د خزانو یعنی د باران او د
غلې وغیره چاپیانې د هغه په قبضه تصرف کښې دي، او هغه چې چاته او غواړي د امتحان
په توګه روزی فراخه کړي، او چاته چې او غواړي نو د امتحان دپاره روزی ټنګه کړي، یقینا
هغه په هر څیز باندې پوهیدونکې دي الله تعالی ستاسو د پاره هغه دین مقرر کړې دي چې د
هغې د قانمولو حکم هغه نوح عليه السلام ته کړې وو او هغه نوح عليه السلام په پیغمبرانو د شریعت
کښې اول نبي وو او کوم دین چې مونږ تاته د وحی په ذریعه راوپلې دي، او چې د هغې تاکیدي
حکم مونږ ابرهیم عليه السلام موسی عليه السلام او عیسی عليه السلام ته کړې وو، چې دې دین لره قائم کړئ، او په دې
دین کښې اختلاف مه کوئ، او هم دا هغه مشروع دي چې د هغې تاکیدي حکم ورکړې شوې
دي او د څه چې محمد ﷺ ته وحی شوې ده، او هغه توحید دي، او کوم څیز طرف ته چې ته
دوی راپلې، هغه توحید دي هغه په دې مشرکانو باندې ګران لګي، الله تعالی چې چاته او غواړي
د توحید د پاره نه خوښ کړي، او کوم کس چې دهغه اطاعت طرف ته رجوع کوي الله تعالی د
هغه ځان طرف ته رهنمائي کوي، او اهل ادیان په دین هم هغه وخت اختلاف او کړو په داسې
طریقه چې بعضو توحید اختیار کړو بعضو کفر او کړو او چې کله دوی ته د توحید علم راغلو

او ہفہ ہم د کافرانو پہ خپل مینځ کښې د ضد نه، او کہ ستا د پروردگار د طرف نه یو وخت مقدم یعنی قیامت پورې د عذاب د روستوالی فیصله شوې نه وه، نویقینا په دنیا کښې کافرانو ته عذاب ورکولو سره ددوی د اختلاف فیصله به شوې وه، او کومو خلقو ته چې ددې نه پس کتاب ورکړې شو او هغه یهودیان او عیسائیان دی، هغوی هم ستا په باره کښې په سخت شک کښې پراته دی، نو اې محمد ﷺ تاسو خلقو لره دې توحید طرف ته رابلئ، او هغه چې تاسو ته وئیلې شی تاسو په خپله هم په هغې باندې قائم اوسئ، او د هغې په پریښودلو کښې د هغوی د خواہشاتو تابعداری مه کوئ، او اوایه چې الله تعالیٰ خومره کتابونه نازل کړي دی هماغا په هغې باندې ایمان دې، او ماته حکم راکړې شوې دې چې هغه په تاسو کښې انصاف او کرم، زموږ او ستاسو د ټول رب الله دې، زموږ عملونه زموږ دپاره دی او ستاسو عملونه ستاسو دپاره دی، لهذا هر یو ته په د هغه د عمل مطابق بدله ملایویري، زموږ او ستاسو په مینځ کښې هیڅ جھگړه نشته، دا حکم د جہاد د حکم نه مخکښې ووا الله تعالیٰ به د فیصلې کولو د پاره مونږ ټول د قیامت په ورځ جمع کړي، او هم هغه طرف ته تلل دی، او کوم خلق چې د الله د دین په باره کښې د هغه نبی ﷺ سره دلیل بازی کوی ددې نه چې هغه د معجزو د ښکاره کیدو د وجې نه اومنلې شو، او هغه یهود دی، او ددوی دلیل بازی ددوی د رب په نیرد باطل ده، او په دوی باندې غضب دې او ددوی د پاره سخت عذاب دې، الله تعالیٰ په حق سره کتاب (قرآن) نازل کړې دې، بالحق دانزل متعلق دې، او میزان (انصاف) ئې نازل کړې دې، او تاسو ته هڅه پته ده کیدې شی چه قیامت یعنی د هغې راتلل نژدې وی، او لعل فعل دعمل نه بندولو والا دې، یا ددې مابعد قائم مقام د دوؤ مفعولو دې، د دې ټنډی هغه خلقو ته ده څوک چې دا نه مني، سوال کوی چې قیامت به کله راځي؟ دې یقین کولو سره چې هغه راتلونکې نه دې او څوک چې د هغې د راتلو یقین ساتي، هغه ددې نه ویريږي، هغوی ته ددې د حق کیدو پورا پورا یقین دې، یاد ساتئ، کوم خلق چې د قیامت په باره کښې جھگړې کوی هغوی په لرې گمراهی کښې پراته دی، الله تعالیٰ خپلو بندگانو باندې که نیک وی او که بد ډیر مهرباني کولو والا دې، په داسې طریقہ چې د هغوی د گناه د وجې نه دوی د لوړې نه مړه کوی، په دې ټولو کښې ئې چاته چې خوبه شی خومره ئې چې خوبه شی، روزی ورکوی، او هغه په خپل مراد کښې ډیر طاقت والا دې، او په خپل کار کښې ډیر غلبې والا دې،

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: :ذلکم اللہ ربی: (الایة): ذلکم مبدئہ ای ذلکم الحاکم العظیم العان، اللہ د ذلکم مبتدا یوولس خبرونه دی،

① اللہ، ② ربی، ③ علیہ توکلت، ④ والہ انیسہ ⑤ فاطر السموات والارض، ⑥ جعل لکم، ⑦ لمیس کفله حی، ⑧ وهوالمہیم البصیر، ⑨ له مقالید السموات الغر، ⑩ یسط الرزق، ⑪ شرع لکم، الغر،

قوله: یذرنکم: کزونه مضارع واحد مذکر غائب، تاسو پیدا کوی، خوروی، زیاتوی، (ف)
قوله: فیه: ضمیر مجرور مرجع، جعل مذکور دی، ای فی ذلك الخلق علی هذه الصفة، یعنی د
 نوالد اوتناسل پہ طریقہ سرہ ہفہ تاسو لره د ابتداء نہ پیدا کوی، یا د فیه ضمیر مرجع
 د مور رحم دی، یا فی پہ معنی د باء ده، یعنی ستاسو جوړې جوړولو د پارہ تاسو پیدا
 کوی، خوروی، ځکه چې دا زوجیت د نسل د زیاتوالی سبب دی (فتح القدیر وابن کثیر
 ملخصاً)

قوله: یذرنکم: کنبی د (کم) ضمیر مرجع انسان دی، ځناورو لره تغلیبا په (کم) ضمیر کنبی
 شامل کړې شوې دی، گنی یذره پکار وو،

قوله: الکاف زائدة: ددې عبارت مقصد د یو اعتراض جواب ورکول دی

اعتراض: د ظاهر آیت نه دا شبه پیدا کیږی چې د الله تعالی مثل شته، ځکه چه د آیت
 ترجمه دا ده چې د هغه د مثل څه مثل نشته، یعنی مثل خو شته مگر د هغه مثل پشان
 مثل نشته، حالانکه د الله مثل بالکل شته نه؟

جواب: په کمله کنبی کاف زائد محض د تاکید د پارہ دی، او تقدیری عبارت داسې
 دی، لیس مظه هم،

قوله: مقالید: دا د مفلاذ یا مفلید جمع ده، په معنی د کنجی.

قوله: شرع لکم من الدین ما وصی به نوحا: شرع معنی سن ای جعل لکم طریقاً و احصاء
 و التفاسیر، راه روشن کرد شمارا از دین.

قوله: شرع لکم من الدین: دا د هغه اجمال تفصیل دی چې د هغې ذکر په کذلک یوحى الیک
 والی الدین من قبلک کنبی اجمالاً دی، او د لکونه خطاب امت محمدیه ته دی.

قوله: من التوحید:

سوال: مفسر علام د ما تدعوهم الیه تفسیر په من التوحید سره کړې دی حالانکه په دې کنبی
 ټول اصول او فروغ داخل دی؟

جواب: توحید چونکه عماد الدین او اصل الاصول دی، کوم چې ټولو اصولو او فروغو
 ته شامل دی، ځکه ئې په دې باندې اکتفاء کړې ده.

قوله: یجتبی: دا د اجتناء نه ماخود دی، ددې معنی منتخب کول او خوښول ده، هم په دې
 مناسبت سره د توفیق ورکولو په معنی کنبی هم مستعمل دی.

قوله: بغياً: دائرہ قواد فعل مثبت مفعول له دي، کوم چي د استثناء نه مفهوم دي.

قوله: لفي شك منه مرعب: یعنی بي چينه کونکي شک، په غم کښي اچونکي شک.

قوله: رية: یعنی خيو، اضطراب.

قوله: والذين يماجون: مبتداً اول ده، او حجتهم مبتداً ثاني ده، او داحضة د مبتداً ثاني خبر دي، مبتداً ثاني د خپل خبر سره د مبتداً اول خبر.

قوله: اي اتيانها: دا د يو سوال مقدر جواب دي.

سوال: قريب نې ولي مذكر راوړي دي؟ حالانکه دا د ساعة مؤنث صفت دي، لهذا قريب پکار وو؟

جواب: کلام د مضاف په حذف سره دي، اي هم الساعه لهذا د قريب نه مراد مجي دي.

قوله: وما يدريك لعل الساعة قريب: واو عاطفه دي، ما استفهاميه مبتداً محلاً مرفوع ده، او يدريك جمله ددي خبر دي.

قوله: لعل معلق للفعل عن العمل او ما بعده سد مسد المفعولين: تعليق لفظاً د عمل باطلولو ته وائي، ددي وجه دا ده چې داسې حرف په مينځ کښي وي کوم چې صدارت د کلام غواړي، دلته هغه حرف لعل دي، د يدريك مفعول اول (ک) ضمير دي، يا د فعل مابعد قائم مقام د دوو مفعولو دي.

[اياتوله: ۲۰-۲۹]

مَنْ كَانَ يُرِيدِ بِغْيِهِ حَرْثَ الْآخِرَةِ أَيْ كَسْبَهَا وَهُوَ الثَّوَابُ يُؤَدَّلُهُ فِي حَرْثِهِمْ بِالضَّعِيفِ فِيهِ بِالْحَسَنِ إِلَى الْفِتْرَةِ وَآخِرُ (وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا) بَلَا تَضْعِيفَ مَا قَبْلَهُ لَمْ (وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ) أَيْ بَلْ (هَهُمْ) لِلْكَفَّارِ مَكَّةَ (مُرْكَامٍ) هُمْ شَاطِئُهُمْ (مُرْعَوْا) أَيْ الشُّرَكَاءُ (هَهُمْ) لِلْكَفَّارِ (مِنْ الدِّينِ) الْقَابِذِ (مَا لَهُمْ يَأْذَنُ بِهِ اللَّهُ) كَالشُّرْكَاءِ وَاتِّكَارِ الْبَيْتِ (وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ) أَيْ الْفَتْوَاءِ السَّابِقِ بِأَنَّ الْخِزَاءَ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ (لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ) وَبَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ بِالتَّغْلِبِ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا (وَأَنَّ الظَّالِمِينَ) الْكَافِرِينَ (هَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ) مَوْلُومُ (أَرَى الظَّالِمِينَ) يَوْمَ الْقِيَامَةِ (مُتَّقِينَ) خَائِفِينَ (يَسْأَلُونَ) فِي الدُّنْيَا مِنْ الشُّبُهَاتِ أَنْ يُجَاوَزَ عَلَيْهَا (وَهُوَ) أَيْ الْخِزَاءُ عَلَيْهِ (وَأَقْرَبُهُمْ) يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا مَخَالَةَ (وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رُحُوسَاتِ الْجَنَّاتِ) أَنْزَلَهَا بِالشُّبُهَةِ إِلَى مَنْ دُونِهِمْ (هَهُمْ) يَسْأَلُونَ عَنْ دَرَجَتِهِمْ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ (ذَلِكَ الَّذِي يُبَيِّنُ مِنَ الْبَشَارَةِ مُخَفِّلاً وَمُنْغَفِلاً بِهِ) اللَّهُ عَمَّا هَذَا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ عَلَى تَبْلِغِ الرِّسَالَةِ (أَجْعَلُ إِلَّا الْوَدْعَةَ فِي الْقُرْآنِ) اسْتِثْنَاءٌ مُنْقَطِعٌ أَيْ لَكِنْ أَسْأَلُكُمْ أَنْ تَوَدُّوا قُرْآنِي أَيْ هِيَ قُرْآنُكُمْ أَيْضاً فَإِنَّ لَهُ فِي كُلِّ نَفْسٍ مِنْ قُرْآنٍ قِرَاءَةً (وَمَنْ يَغْلُظْ) يَتَخَسَّبُ (حَسَنَةً) طَاعَةً

أَنزَلْنَاهُ فِيهَا حُسْنًا بِتَضْعِيفِهَا (إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ) لِلذُّنُوبِ (مَكُونٍ) لِلْقَبِيلِ لِفَتْحِهَا (أَمْ) بَلْ يَقُولُونَ الْفِتْرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا) بِشَيْءِ الْقُرْآنِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى (فَإِنْ يَشَأْ اللَّهُ يُغْنِمْ يَنْزِلْ عَلَى قَلْبِكَ) بِالْمَتَرِ عَلَى أَذَانِهِمْ بِهَذَا الْقَوْلِ وَغَيْرِهِ وَفَدَّ لَقَدْ (وَتَحْتَمِلُ اللَّهُ الْهَاتِجِلَ) الَّتِي لَالُوهُ (وَتُحْقِقُ الْحَقَّ) بِلُغَةِ (بِكَلِمَاتِهِ) الْمُنْزَلَةِ عَلَى نَبِيهِ (إِنَّهُ عَلَيْهِمْ ذَاتُ الصُّدُورِ) بِنَا فِي الْقُلُوبِ (وَهُوَ الَّذِي يَلْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ جِهَادِهِ) مِنْهُمْ (وَيَقْطَعُ عَنِ السَّيِّئَاتِ) أَنْفَاقَ غَنَاهَا (وَيَعْلَمُ مَا يُفْعَلُونَ) بِالنَّاهِ وَالنَّاهِ (وَيَنْصِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) يُجِيبُهُمْ إِلَى مَا يَسْأَلُونَ (وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ) وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ (وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ) جَمِيعَهُمْ (لَفُتِحُوا) جَمِيعَهُمْ أَيْ طَفِقُوا (فِي الْأَرْضِ وَلَكِنْ يُكْزِلُ) بِالْخُفْيَةِ وَجِدَهُ مِنَ الْأَزْوَاقِ (يَقْدِرُ مَا يَشَاءُ) فَيَنْسُطُهَا بِخُفْيَةٍ عِيَادَهُ ذُونَ بَغْضٍ وَنَشَأَ عَنْ الْبَسْطِ الْبُحْيِ (إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ) (وَهُوَ الَّذِي يُكْزِلُ الْغَيْثَ) الْفَطَرَ (مِنْ بَعْدِ مَا قُطِعُوا) يَسُوءُ مِنْ لُزُولِهِ (وَيُنَشِّرُ رَحْمَتَهُ) يَنْسُطُ فَطَرَهُ (وَهُوَ الْوَلِيُّ) الْمُخْبِرِينَ لِلْمُؤْمِنِينَ (الْحَمِيدُ) الْمَحْمُودُ عِنْدَهُمْ (وَمِنْ آيَاتِهِ عَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ) خَلَقَ (مَا بَيْنَهُمَا) لُزُقٌ وَنَشَرٌ (فِي مِثْقَالِ ذَاتِهِ) هِيَ مَا يَدْبُ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ النَّاسِ وَغَيْرِهِمْ (وَهُوَ عَلَى جَمْعِهِمْ) لِلْخَشَرِ (إِذَا يَشَاءُ قَلِيلٌ) فِي الضَّمِيرِ تَغْلِبُ الْغَالِبِ عَلَى غَيْرِهِ

ترجمہ: چي د چا مقصد د خپل عمل نه د آخرت پتي وي، يعنى د آخرت گټه وي، او هغه ثواب دي، نو مونږ به د هغه په پتي كښي يعنى په نيكو كښي لس چنده پورې بلكه ددې نه هم زياته اضافه كولو سره ترقي وركړو، او څوك چي د دنيا د پتي طلب كوي نو مونږ به هغه ته ددې نه بغير د اضافي نه په قدر د نصيب وركړو، د داسي كس په آخرت كښي هيڅ حصه نشته، د مكې دي كافرانو شركاء مقرر كړي دي، او هغه شيطانان دي، چي دي شريكانو د دي كافرانو د پاره فاسد دين مقرر كړې دي، چي د هغې الله تعالى اجازت وركړې نه دي او هغه دين فاسد شرك او د بعث نه انكار كول دي، او كه د فيصلي د ورځې وعده نه وه كړې شوې يعنى د مخكښي نه فيصله نه وه كړې شوې چي بدله به په قيامت كښي وركولې شي، نو ددوي او د مومنانو په مينځ كښي به په دنيا كښي عذاب وركولو سره اوس فيصله كړې شوې وه، او د ظالمانو كافرانو د پاره دردناك عذاب دي، تاسو به ظالمان او گوړي، چي د قيامت په ورځ به په دنيا كښي د خراب عملونو كولو د وجي نه ويريږي، دا چي دوي ته به د اعمالو بدله وركولې شي، او هغه يعنى ددوي د عملونو وبال د قيامت په ورځ په دوي باندې خامخا واقع كيدونكي دي، او كومو خلقو چي ايمان راوړو او هغوي نيك عملونه او كړل، هغوي به د جنت په باغونو كښي وي، او هغه باغونه د نورو په نسبت به ډير پاكيزه وي، او هغوي چي كوم خواش كوي ځان سره به ټي موجود ويني، هم دغه دي لوثي فضل، هم دا هغه څه دي چي د هغې زيري الله تعالى مومنانو ته وركوي، چا چي نيك عملونه او كړل، بشاره مخفف او مثقل دواړه قراخونو سره جائز دي، ته ورته او ويا چي څه په دي باندې يعنى تبليغ رسالت باندې تاسو نه څه بدله نه غواړم، خو د رشته دارئ محبت غواړم، دا مستثنى منقطع ده، يعنى ليكن څه

غواہم چہ تاسو خدا د رشتہ داری حق ادا کریں، کومہ چہ ستاسو ہم رشتہ داری ده،
 خکہ چہ د قریشو هر خاندان سره د حضور ﷺ رشتہ داری وه او کوم کس چہ یوہ نیکی
 اوکری مونږ به د هغه د پارہ په دې نیکی کښې اضافه کولو سره نورې نیکی زیاتې کړو، بې شکه
 الله تعالی د گناهونو دیر بخښونکي او د لږو نیکو هم قدردان دې، چہ هغه زیاتوی، بلکه دا
 خلق وائی، چہ پیغمبر ﷺ الله باندې، یعنی د قرآن الله طرف ته نسبت کولو سره د دروغو
 بهتان تړلې دې، نو که الله تعالی او غواړی نو ستا په زړه به ددوی د تکلیفونو رسولو نه په صبر
 کولو سره د دې قول وغیره په ذریعہ مضبوط کری، او الله هم داسې اوکړل، او الله تعالی
 ددوی بباطل خبرو لره ختموی، او په خپل نبی ﷺ باندې نازل شوې د خپلې خبرې حق
 ثابتوی، بې شکه هغه د زړه د خبرو باندې عالم دې، کوم چہ د خپلو بندگانو توبه قبولی، او هغې
 گناهونو لره د کومو نه ئي چہ توبه کړې وی معاف کوی، او هغه چہ تاسو کوئ ټولو باندې
 خبردار دې، یفعلون په یاء او تاء سره دې د ایمان والو او نیکانو خلقو اوړی، کوم چہ هغوی
 سوال کوی، او په خپل فضل سره هغوی ته نور هم زیات ورکوی، او د کافرانو د پارہ سخت عذاب
 دې، او که الله تعالی د خپلو بندگانو روزی فراخه کړې وه نو به ټوله زمکه باندې په فساد خور
 شوې وو، خو هغه په اندازې سره هومره چہ غواړی رزق نازلوی، یئزل په تخفیف او تشدید
 سره دې، لهذا هغه د خپل بعضې بندگانو روزی فراخه کوی نه چہ د بعضو د پارہ، او
 فراخی رزق سره سرکشی پیدا کیږی، او هغه د خپل بندگانو نه پورا خبردار، او کتونکي دې،
 او هغه داسې ذات دې، چہ د خلقو د باران نه د ناامیده کیدو نه پس باران نازلوی، او خپل
 رحمت خوړوی، یعنی دې باران لره خوړوی، او هغه مومنانو د پارہ معسن (کار ساز) دې او د
 بندگانو په نیزد حمد قابل دې، او د هغه د قدرت په نښو کښې د زمکې او د اسمان پیدا کول دې،
 او هغه خناور پیدا کیدل دې چہ په زمکه او اسمانونو کښې خواړه دی، او دا ته هغې ته وائی
 چہ په زمکه باندې ګرځی، مثلا انسان وغیره او چه کله هغه او غواړی نو دوی لره به جمع
 کولو باندې قادر دې، د (جمعهم) په ضمیر کښې ذوی العقول ته په غیر ذوی العقول باندې
 غلبه ورکړې شوې ده، که د غیر ذوی العقول غلبه وه نو بیا به علی هغواو نیلې شو.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: من کان یزید بعمله حرث الاخرة: دا کلام مستأنف دې، د دنیا او د آخرت د پارہ د
 عمل کونکو د عمل فرق بیانولو د پارہ راوړې شوې دې، یعنی کوم کس چہ خالص د
 آخرت د پارہ عمل کوی نو د هغه په عمل کښې به دوچنده اضافه کیږی، او د چا عمل
 چہ صرف د دنیا د پارہ وی نو هغه ته به هم د دنیا نه څه حصه کومه چہ د هغه په نصیب
 کښې ده، ورپکړې شی، خو د داسې کس به په آخرت کښې هیڅ حصه به نه وی.

قوله من: اسم شرط محلاً مرفوع مبتدأ ده، او نزوله جواب شرط دي.

قوله هو الثواب: د آخرت د پاره عمل ئې د حرث پټې سره مشابه کړې دې، عمل مشابه او حرث مشابه به دې، بيا مشابه حذف کړې شو او مشابه به باقی پاتې شوه، دا استعاره تصريحيه ده، د حرث اصل معنى **إلقاء البذر في الأرض** ده، مجازاً پيداوار ته حرث ونيلې شى، د استعارې په توگه د ثواب يعنى د عمل په نتيجه باندې هم اطلاق کيږي.

قوله الحنة: دا د تضعيف مفعول به کيدو د وجې نه منصوب دي.

قوله اهلهم شرکاه: مفسر علام (ام) د بل په معنى کښې اخستې دې، کوم چې د شرک لکه من الدين العرنه د انتقال د پاره دې، او نورو مفسرينو "بل" او "همزي" سره مقدر گرځولې دې، کوم چې د توبيخ د پاره دې، او قرطبي **اهلهم شرکاه** په معنى د **اهلهم شرکاء ونيلې** دې، په ام کښې ميم صله ده، او همزه تقريع د پاره ده.

قوله شرعوا: د دې اسناد شياطين طرف ته اسناد مجازي دې، شياطين چونکه د کافرانو د گمراهۍ سبب دي، لهدا د مسبب اسناد سبب طرف ته دي.

قوله ان يمازوا: په دې کښې اشاره ده چې په کلام کښې مضاف محذوف دي، اى **بما فون من جزاء ما كسبوا**

قوله يشر الله: من البشارة مخففا او مثقلا ماده بشاره ده، مخفف کيدو په صورت کښې ابشار (باب افعال) نه دي، او د مشدد کيدو په صورت کښې (باب تفعيل) نه دي.

قوله المودة: مصدر منصوب بس دوستي، محبت، دوست جوړول.

قوله القربى: د زلفى او پيرى په وزن باندې، اسم مصدر، رشته دارى، (ن) مصدر قرابة.

قوله الا المودة فى القربى: په دې کښې دوه قوله دي، ① استثناء منقطع وي ځکه چه مستثنى منه اجراً دي او المودة مستثنى ده، او مستثنى د مستثنى منه د جنس څخه نه دي، اى **لا أسلفكم أجراً قط** ② مستثنى متصل وي، اى **لا أسلفكم عليه أجراً الا هذا وهو ان تودوا اهل قرباى الدين هم قرايتكم** لولى القربى جار مجرور، د محذوف متعلق کيدو سره حال دي، اى **ثابتة فى القربى**.

قوله يقترب: اصله القربى اى الكسبه ونيل وى، فلان يقرى لعماله كسباً، (ض) ددې آيت د مصداق په تعين کښې دير اختلاف دي، په دې کښې دير څه هغه دي کوم چې مجاهد او قتادة ذکر کړې دي، چې د هغې خلاصه دا ده **أنكم قوماً واحق من إيمانهم وإطاعتهم فإلذلكم** تلك فاحفظوا حق القربى وصلوا رحمى ولا توفىوا بهى تاسو څما قوم يئ، او کومو خلقو چې زما په دعوت باندې لبيک ونيلې دي، او زما اطاعت ئې قبول کړې دي د هغوى نه تاسو زيات

حقدارین، اوس چونکہ تاسو انکار اوکړو نو کم از کم زما د رشتہ دارین خیال اوساتې،
او ما سره د صلہ رحمی معاملہ اوکړئ، او ماته تکلیف مه راکوئ.

تولہ: پیپیہ: مفسر علام د پیپیہ تفسیر په پیپیہ سره کولو سره اشاره اوکړه چې سین د
تاکید د پارہ زاند دې، لکه استعظم په معنی د تعظم
[ایا تولہ: ۲۰-۴۲]

وَمَا أَصَابَكُمْ مِطَابٌ لِلْمُؤْمِنِينَ (مِنْ مُصِيبَةٍ) بَلِيَّةٌ وَبَلِيَّةٌ (فَمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ) أَيْ عَسَيْتُمْ مِنَ الذُّلُوبِ
وَعَبْرٌ بِالْأَيْدِي لِأَنَّ أَكْثَرَ الْأَعْمَالِ تُزَاوِلُ بِهَا (وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ) مِنْهَا فَلَا يُجَازِي عَلَيْهِ وَغَوَّ تَعَالَى أَكْثَرُ مِنْ أَنْ
يُنْفِي الْخِزَاءَ فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا غَيْرَ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا يَصِيبُهُمْ فِي الدُّنْيَا لِرُفْعِ ذُرِّيَّتِهِمْ فِي الْآخِرَةِ (وَمَا أَنتُمْ بِمُشْرِكُونَ
بِمُعْجِزِينَ) اللَّهُ خَزَا (فِي الْأَرْضِ) فَتَقَوُّوهُ (وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ) أَيْ غَيْرِهِ (مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ)
يَذْفَعُ عَذَابَهُ عَنْكُمْ (وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ) السُّحُبُ (فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ) كَالْجِبَالِ فِي الْعَظَمِ (إِنْ يَشَاءُ يُسْكِنِ الرِّيحَ
فَيُظِلُّنَّ) يَبْصِرَنَّ (رَوَاكِدٍ) ثَوَابِتٍ لَا تَحْرِي (عَلَى ظَهْرِهِ) إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ هُوَ الْمُؤْمِنِ
يَضْرِبُ فِي الشَّدَةِ وَيَشْكُرُ فِي الرِّخَاءِ (أَوْ يُوقِنُ) غُطِفَ عَلَى يَنْجِيهِ أَيْ يَفْرُقُهُنَّ بِقُصْفِ الرِّيحِ بِأَفْهِنَ (وَمَا
كُتِبُوا) أَيْ أَفْهِنَ مِنَ الذُّلُوبِ (وَعَفَّ عَنْ كَثِيرٍ) مِنْهَا فَلَا يَفْرُقُ أَهْلَهُ (وَيَعْلَمُ) بِالرُّفْعِ مُتَنَانٍ وَبِالنَّصِبِ
مَنْطُوفٍ عَلَى تَغْلِيلٍ مُقَدَّرٍ أَيْ يَفْرُقُهُمْ لِيَتَّقِمَ مِنْهُمْ وَيَعْلَمُ (الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا مَا هُمْ مِنْ حَيْصٍ)
مَهْرَبٍ مِنَ الْعَذَابِ وَجَعَلَهُ الثَّقَى سَدًّا مَسَدًا مَفْعُولًا يَغْلَمُ وَالثَّقَى مَعْلَقٌ عَنِ الْعَقْلِ (فَمَا أُوتِيتُمْ) عَطَابُ
لِلْمُؤْمِنِينَ وَغَيْرِهِمْ (مِنْ شَيْءٍ) مِنْ آيَاتِ الدُّنْيَا (فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) يَتَمَتَّعُ بِهِ فِيهَا ثُمَّ يَزُولُ (وَمَا عِنْدَ اللَّهِ)
مِنْ الثَّوَابِ (غَيْرُ) وَأَبْقَى لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ) وَيَغْطِفُ عَلَيْهِ وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كِبَارَ الرِّهْمِ
وَالْفَوَاحِشِ مُوجِبَاتِ الْخُلُودِ مِنْ غُطْفِ الْبُغْضِ عَلَى الْكُلِّ (وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ) يَتَجَاوَزُونَ وَالَّذِينَ
اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ أَجَابَهُ إِلَى مَا دَعَاهُمْ إِلَيْهِ مِنَ التَّوَجُّدِ وَالْعِبَادَةِ (وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ) أَذَامُواهَا (وَأَمْرُهُمْ) الَّتِي
يَبْنُو لَهُمْ (شُورَى) بَيْنَهُمْ يَتَجَاوَزُونَ فِيهِ وَلَا يَنْجَلُونَ (وَمَا زَرَقْنَا لَهُمْ) أَغْطَيْنَاهُمْ (يَتَّقُونَ) فِي طَاعَةِ اللَّهِ
وَمَنْ ذَكَرَ صِنْفَ (وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَلَاءُ) الْعَظِيمُ (هُمْ يَتَضَاعَفُونَ) صِنْفٌ أَيْ يَتَضَاعَفُونَ مِمَّنْ ظَنَّمَهُمْ بِنِجْلِ
ظَلَمَهُ كَمَا قَالَ تَعَالَى (وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا) سَبَّحْتَ اللَّاتِيَّةَ سَبَّةً لِمَنَابَهَيْهَا لِلْأُولَى فِي الصُّورَةِ وَهَذَا ظَاهِرٌ
فِيمَا يُلْتَمَسُ فِيهِ مِنَ الْجَزَاحَاتِ قَالَ بَعْضُهُمْ وَإِذَا قَالَ لَهُ أَخْرَاكَ اللَّهُ فَاجِبُهُ أَخْرَاكَ اللَّهُ (فَقَسَّ عَقًا) عَنْ
ظَالِمِهِ (وَأَصْلَحَ) الْوَدَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَغْفُوعِ غَنَةً (فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ) أَيْ إِنَّ اللَّهَ يَأْخُذُ لَا مَخَالَةَ إِنَّهُ لَا يَجِيبُ
الظَّالِمِينَ) أَيْ التَّادِيَةِ بِالظُّلْمِ فَتَرْبُ عَلَيْهِمْ عِقَابُهُ (وَلَكِنْ تَتَعَبَّدُ لَهُمْ) أَيْ ظَلَمَ الظَّالِمَ إِيَّاهُ (فَأُولَئِكَ
مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ) مُلَاحِظَةُ (أَمَّا السَّبِيلُ) عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَتَّقُونَ) يَغْمَلُونَ (فِي الْأَرْضِ) بِغَيْرِ
الْحَقِّ) بِالْفَنَاصِي (أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ) مُلِيمٌ (وَلَكِنْ صَبْرٌ) فَلَمْ يَتَمَتَّعْ (وَعَلَّيْكُمْ تَجَاوَزُ) (إِنْ ذَلِكَ) الصَّبْرُ
وَالْتَجَاوُزُ (لَكِنْ عَزْمُ الْأُمُورِ) أَيْ مَقْزُومَاتِهَا بِمَقْنَى الْمَطْلُوبَاتِ خَرْجًا

نوجہ او کوم چي تاسو ته مصيبت او سختی دررسيږي، خطاب مومنانو ته دې هغه ستاسو د عملونو د وجې دي، يعنې د کرې شوی گناهونو د وجې نه، گناهونه ئې د لاسونو په عمل سره تعبير کړل، ځکه چې د اکثر عملونو په وجود کښې د لاسونو کوشش شامل وی، او ډيرو گناهونو لره هغه معاف کوی، چې د هغې سزا نه ورکوی، الله تعالی ډير رحم والا دې، د دې نه چې په آخرت کښې به د يو جرم سزا دوباره ورکړي، او پاتې شول بې قصوره، نو چې په دنيا کښې دوی ته کوم مصيبت رسی هغه په آخرت کښې ددوی درجو دا وچتولو د پاره دی، او اې مشرکانو! تاسو په تيختې سره، الله په زمکه کښې عاجزه کولې نشئ، چې د هغه نه بچ او خلاص شئ، او ستاسو د پاره د الله نه سوانه بل کار ساز شته او نه څوک مددگار، چې د هغه عذاب ستاسو نه لرې کړي، او د هغه د قدرت د نښو نه په سمندرونو کښې د غر پشان لوني کشتي دي، که هغه او غواري نو هوا به بند کړي، چې دا کشتي د سمندر په سطح باندې ولاړې پاتې شي، يقينا په دې کښې د هر صبر کونکو او شکر کونکو د پاره نښې دي، او هغه مومنان دي چې په تکليف کښې صبر کوي، او په خوشحالي کښې شکر کوي، يادې کشتو والا لره ددوی د خراب عمل په وجه هلاک کړي، ددې عطف په يسکن باندې دې، يعنې دې کشتو لره سره د سورلو نه په تيزه هوا (طوفان) سره غرق کړي. او هغه ډير خطاگانو لره معاف کوي، چې د هغې د وجې نه په کشتي کښې سواره خلق نه غرق کوي، او چې پوهه شي هغه خلق کوم چې زمونږ په آيتونو کښې جهگړې کوي، چې ددوی د پاره د عذاب نه د تختيدو ځانې تشته او جمله منفيه د يعلم د دوو مفعولو قائم مقام ده، يا نفی د عمل نه د بندونکې ده، او څه چې تاسو ته د دنيا سامان درکړې شوي ده نو هغه د دنيا د حد پورې ده ددې نه په دنيا کښې فائده اخستلې شي بيا به هغه فنا شي، او کوم اجر چې الله سره دې، هغه ډير بهتر او پائيدار دې، دا د هغه خلقو د پاره دی چې ايمان ئې روارې وی او صرف په خپل رب باندې بهروسه کوي، او د اللّٰه عطف په اللّٰه آموا باندې دې، او هغوی د غټ گناهونو نه او د بې حيايي کارونو نه ځان بچ کوي، يعنې د حدودو د موجباتو نه پر هيز کوي، دا عطف علی الکُل د قبيلې نه دې، او د غصې په وخت کښې هم معاف کوي، معاف کوي، او د خپل رب د توحيد او د عبادت حکم قبولوی، يعنې د توحيد او د عبادت دعوت کوم طرف ته چې دوی رابللې شي هغه قبلوی، او د مونږ پابندی کوي، او راپېښيدونکې د دوی هر کار کښې په خپلو مشورې سره کېږي، او هغوی تندي نه کوي، او چې کوم مال مونږ دوی ته ورکړې دې په هغې کښې د الله په اطاعت کښې خرچ کوي، دا کوم چې ذکر شو دا د مومنانو يو قسم دې، او چې کله هغوی باندې ظلم اوشي نو هغوی صرف بدله اخلي، دا دويم قسم دې، يعنې د هغه خلقو نه چا چې په دوی باندې ظلم کړې دې ددې ظلم برابر صرف انتقام اخلي، ځکه چې

اللہ تعالیٰ فرمائی جزاء سیئۃ مغلہا، اودبدو بدلہ دغہ شان بدوی، ثانی (یعنی انتقام) د نوم سینہ سورۃ د اولی سرہ د مشابہ کیدو د وجہی نہ ایخودې شوې دې، او دا مشابہت صوری پہ ہفہ زخمونو کښې ښکاره دې، چې د کوم قصاص (بدلہ) اخستلې شی، او بعضې حضراتو د مثال پہ توگہ وئیلی دی چې چا او وئیل چې اللہ دې تا ذلیلہ کړی، نو د هغې جواب ورکړی چې اللہ دې تا ذلیلہ کړی، او څوک چې په خپل خان باندې ظلم کونکې معاف کړی، او خان او د ظالم پہ مینځ کښې د (محبت) تعلقاتو اصلاح اوکړی، نو ددې اجر پہ اللہ باندې دې، یعنی اللہ تعالیٰ به هغه ته یقیناً اجر ورکړی، اللہ تعالیٰ ظالمانو لره نه خوښوی، یعنی د ظلم ابتدا کونکې نه خوښوی، په دوی باندې به د اللہ عذاب نازلېږي. او کوم کس چې د مظلوم کیدو نه پس یعنی د ظالم پہ هغه باندې د ظلم نه پس بدلہ واخلی نو د داسې خلقو د مواخذې ہیڅ صورت نشته، دا د مواخذې صورت صرف په هغه خلقو دې څوک چې (په خپله په خلقو باندې ظلم کوی او په زمکه کښې په ناحقہ د نافرمانی په ذریعہ فساد کونکی گرځی هم دغہ خلق دی چې د چا د پارہ دردناک عذاب دې، او کوم کس چې صبر او کړو چہ بدلہ نې وانخستله او معاف ئي کړو یقیناً دا صبر او بخښنه د اوچتو ھمتونو د کارونو نه ده، او "معزومات" د مطلوب شرعی پہ معنی کښې دې، (یعنی افضل دی)

د قیوداتو فوائد او تسہیل

قوله: خطاب للمؤمنین: ددې عبارت مقصد د ما اصابکم د خطاب نه کافرانو لره خارجول دی، ځکه چې کافرانو ته کوم مصیبتونه راځی، هغه د بعضې عذابونو د تعجیل پہ توگہ راځی، او مومنانو ته چې کوم مصیبتونه راځی نو هغه دگناھونو د کفارې پہ توگہ راځی، یا د درجاتو د پورته کولو د پارہ.

قوله: وما اصابکم من مصیبة من مصیبة "ما" بیان دې،

قوله: فما کسبت ایدیکم: که ما اصابکم کښې (ما) شرطیہ او گرځولې شی نو فها کسبت به جواب شرط وی، او که ما موصولہ او گرځولې شی نو مبتدا متضمن پہ معنی د شرط لره وی، او فها کسبت به د مبتدا خبر وی، او چونکہ مبتدا متضمن معنی د شرط لره ده، ځکه به ئې په خبر باندې فاء داخله وی، په یو قرأت کښې فها کسبت ایدیکم بغیر د فاء څخه ده، په دې صورت کښې د مبتداء خبر ترکیب غوره دې، په دې صورت کښې شرط او جزاء گرځول او فاء لره محذوف منل شاذ دی

قوله: ای کسبت من الذنوب: د (فها کسبت ایدیکم) تفسیر په (کسبتکم) کولو کښې ئې اشاره اوکړه چې د فعل کاسب ذات وی، خو چونکہ د فعل په کسب کښې زیات تر حصہ او دخل د لاسونو وی، ځکه د فعل نسبت مجازاً لاسونو طرف ته کیږي،

د ذنوب دوه قسمونه دی، یو قسم هغه دې چې د هغې سزا په دنیا کېنې د تکلیف او مصیبت په ذریعہ ورکولې شی، او دویم قسم هغه دې، چې هغه معاف کولې شی، نه په هغې باندې په دنیا کېنې څه مواخذہ وی، او نه په آخرت کېنې، او کومو گناهونو لړه چې معاف کولې شی، د هغې تعداد په نسبت د هغه گناهونو چې کوم معاف کولې نه شی، زیات دې، او الله تعالیٰ چونکه اکرم الاکرمین دې، لہذا د کومې گناه سزا چې په دنیا کېنې د تکلیف په صورت کېنې ورکړی، د هغې سزا به دوبارہ نه ورکوی، او به په هغه گناهونو سزا ورکوی کوم گناهونه ئې چه معاف کړې دی، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمائی، چې د قرآن دا آیت ډیره حوصلہ او چتونکې دې،

قوله: هو تعالیٰ: ددې تعلق لها گیت اېدېکسرہ دې، لہذا مناسب دا وه چې دا په بطواعن کړو باندې مقدم کولو سره د لها گیت اېدېکسرہ متصل راوړې وې.

قوله: یا مشرکین: په دې نسخه کېنې یا مشرکین دې، خو صحیح یا مشرکون دې، څنگه چې د جمل په نسخه کېنې یا مشرکون دې، ځکه چه منادی مبنی بررفع وی، لہذا د مرفوع بالواو په صورت کېنې یا مشرکون پکار وو،

قوله: معجزین: ای فارین من عذابه.

قوله: الجوار: د یاء په حذف سره د رسم الخط په اعتبار سره، ځکه چې دا یاء زائده ده، جوار دجاریہ جمع ده، په معنی د جاری کیدونکې، کشتن،

شبه: په ظاهره معلومیږي چې الجوار د السفن محذوف صفت دې، څنگه چې علامه محلی السفن محذوف منلو سره د موصوف حذف ته اشاره کړې ده، تقدیر د عبارت دا دې السفن الجوار، خو دلته السفن موصوف حذف کول جائز نه دی، ځکه چې موصوف هغه وخت پورې حذف کول جائز نه دی، تر څو چې موصوف د صفت سره خاص شوې نه وی، هم دغه وجه ده چې مررت بماش وئیل صحیح نه دی، ځکه چې ماش صفت عام دې د یو موصوف سره خاص نه دې، البته مررت بمهندس، و مررت بکاتب وئیلې شی، حالانکه مهندس او کاتب هم صفت دې، خو ددې موصوف محذوف دې، ځکه چې دا د صفات خاصو نه دې، ددې برخلاف الجوری السفن سره خاص نه دې، لہذا السفن حذف کول جائز کیدل پکار نه دی؟

جواب: د موصوف د حذف عدم جواز په هغه صورت کېنې دی چې کله په صفت باندې اسمیت غالب نه وی او چې کله اسمیت غالب شی لکه چې ابرق، دا صفت دې، ډیر زیات برقیدونکی څیز ته وائی، خو اوس د یو مخصوص څیز نوم ایخودې شوې دې، کوم چې

پر قید و نکہ کانریز خیز دے، لہذا اوس ددے موصوف حذف کول جائز دی، دغہ شان
 ابطع، ددے معنی، فراخہ او کانرو والا کیدل، خو اوس پہ دے باندے اسمیت غالب کیدو
 سرہ د یو مخصوص وادی (کندے) معنی دے، لہذا ددے موصوف حذف کول جائز دی،
 دغہ شان منقی، ددے معنی صفا کرے شوے، دا صفت دے خو پہ دے باندے اسمیت غالب
 شوے دے، ددے موصوف اوسکے دے، پورا نوم مویز منقی دے، کوم چے عام طور سرہ
 پہ دوايانو کنہے استعمالیہے، خو اوس موصوف حذف کولو سرہ منقی و نیلے شی،
 تردے چے ددے موصوف اکثر خلق پیڑنی ہم نہ، دغہ شان الجوار، چے د جاریہ جمع دہ،
 ددے معنی دہ جاری کید و نکہ، تلونکے، خو اوس پہ دے باندے اسمیت غالب شوے
 دے، چے د ہغے د وجہ نہ جاریہ کشتی نہ وائی، لہذا اوس ددے موصوف حذف کولے
 شی، خنگہ چے مفسر علام السفن مقدر منلو سرہ د موصوف د حذف طرف تہ اشارہ کرے دہ

قوله: يظللن: دہمن ظل، نہ مضارع جمع مؤنث غائب فعل ناقص ہغہ بہ شی، د يظللن
 تفسیر پہ یصرن سرہ اشارہ کولو کنہے ئے اوکرہ چے ظل دلته مطلقا د صار پہ معنی
 کنہے دے، گنی د ظل خو خیلہ معنی پہ ورخ کنہے د یو کار د کیدو خبر ورکول دی،
 خنگہ چے د بات معنی دہ د شے د یو کار کیدو خبر ورکول۔

قوله: صبارشکور: د دے تفسیر ئے پہ هو المؤمن سرہ کولو کنہے اشارہ اوکرہ چے پہ چا
 کنہے دا دوارہ صفتونہ وی ہغہ بہ پورہ مومن وی، گویا چے د ایمان دوه حصے دی، یو
 صبر او دویم شکر، د صبر مطلب دا دے چے پہ گناہونو باندے صبر اوکرے شی، او د
 شکر مطلب دا دے چے واجبات ادا کرے شی

قوله: بأهلین: بآء پہ معنی د مع، یعنی کہ ہغہ او غواہی نو کشتی بہ سرہ د سورلو غرق
 کرے او ہلاک بہ ئے کرے

قوله: ای اهلین: دا د کسبوا د واؤ تفسیر دے، چے د ہغے نہ کشتی والا مراد دی، کوم
 چے د سباق نہ معلوم میرے، بآهلین ایسا (السال) نہ مضارع واحد مذکر غائب، هن ضمیر
 مفعول، ہغہ بہ دوی ہلاک کرے، تباہ بہ ئے کرے

قوله: یعف عن کثیرمنہا: عطفونہ مضارع واحد مذکر مجزوم، جمهورو یعف لہ جواب شرط
 باندے عطف کیدو د وجہ نہ مجزوم و نیلے دے،

قوله: منہا: ای السن لوالذوبہ یعنی بعضے کشتو لہ نہ غرق کوی، یا د بعضے سورلو
 گناہونہ معاف کوی،

قوله: یعلم: پہ دے کنہے رفع او نصب دوارہ قراتونہ دی، رفع جملہ د مستانفہ کیدو د

وَجِيءَ نَهْ اِي هُوَ عَلِمَ، او نصب د غرق په علت باندې عطف كيدو د وجې نه، اِي هُوَ عَلِمَ
لِطَرَفِهِمْ عَلِمَ، يعنې كه او غواړي نو دوى به غرق كړي، چې هغه ددوى نه بدله واخلي،
او هغه خلقو لره ښكاره كړي كوم چې زمونږ په آيتونو كښې جهگړې كوي.

قوله: مَا لَهُمْ مِنْ مَّهِصٍ: ما لهم خبرم قدم، او من همص مبتدا مؤخر، من زانده.

قوله: معلق عن العمل: تعليق، د افعال قلوب د خصوصياتو نه دې، تعليق د لفظي
عمل باطلولو ته وائي، د عمل تعليق د پاره شرط دا دې، چې فعل قلب د استفهام يا د
نفي يا لام د ابتدا نه مخكښې واقع وي، ځنگه چې دلته فعل قلب يعلم دې، يعلم دوه
مفعول غواړي،

قوله: فَمَارَيْتُمْ: (ما) شرطيه، د اوتيتم مفعول ثاني د صدارت كلام د وجې نه مقدم دې،
په اوتيتم كښې ضمير د مخاطب مفعول اول، كوم چې نائب فاعل دې،

قوله: مَنْ شَاءَ: د ما بيان دې، ځكه چې په دې كښې ابهام دې،

قوله: فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا: فاء جواب شرط باندې داخله ده، او متاع د مبتدا محذوف خبر
دې، اِي فَيُؤْتِيهِمْ مَتَاعًا.

قوله: وَمَا عِنْدَ اللَّهِ غَيْرٌ: مَا عِنْدَ اللَّهِ موصول صله سره مبتدا، او خير ددې خبر، او لِلَّذِينَ آمَنُوا
ابنې متعلق.

قوله: وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ: ددې عطف په الذين آمو باندې دې، جمله د لام جار لاندې راتلو د
وجې نه محلاً مجرور ده.

قوله: كَثِيرًا لِّاتِّمِّ الْفَوَاحِشِ: د كباثر نه هر قسم لوي گناهونه مراد دي، او د فواحش نه
مخصوص لوڼې گناهونه مراد دي، چې په هغې باندې حدود او قصاص جاري كيږي،

قوله: مَنْ عَطَفَ الْبَعْضُ عَلَى الْكُلِّ: دا د يوې شېبې جواب دې.

شبه: كباثر هر قسم غټو گناهونو ته وائي چې په هغې كښې فواحش هم دي، نو بيا د
فواحش دوباره ذكر كولو څه ضرورت؟

جواب: دا د عطف الخاص على العام د قبيلې نه دې، دا د معطوف د اهميت نه
كيږي، دې ته عطف البعض على الكل هم وئيلې شي، لكه مَا أَطْعَمُوا عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةُ الْوَسْطَى.

قوله: وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ: ما زانده ده، په فارسي كښې وائي، (چون بخشم آيند
ايشان مى آمرزند) چې كله غصه شى نو معافى كوي، اذا د يغفرون ظرف كيدو د وجې نه
منصوب دې، ما زانده دې، او يغفرون د (هم) خبر دې، جمله په يجتنبون باندې معطوف

دہ، کوم چې د الذین صلہ دہ، تقدیری عبارت دا دې والذین یعملون وهم یعلمون په دې صورت کښې عطف د جملہ اسمیې په جملې فعلیې باندې لازمیږي، دویم ترکیب دا هم کیدې شی چې د هم د غضبوا کښې د ضمیر فاعل تاکید دې، په دې صورت کښې به فیغفرون جواب شرط وی،

ابوالبقاء رحمۃ اللہ علیہ فرمائی چې هم مبتداً او یغفرون خبر دې، او جملہ جواب شرط دې، خو دا صحیح نه ده، ځکه چه که چرې د (اذا) جواب وی نو بیا د فاء داخلیدل ضروری دی، مثلاً ته او وائی اذاجامد د همدې مطلق، هو مری مطلق جائز نه دې، (جمل)

قوله: والذین استجابوا: ددې عطف په تیر شوی موصول الذین باندې دې، مفسر علام د استجابوا تفسیر په اجابوا سره کړې دې، اشاره نې کړې ده چه په استجابوا کښې س او ت زائد دی، یعنی د الله تعالی سره نعمتونه دهغه چا دپاره دی څوک چه دالله تعالی په حکم باندې لیبک وائی.

قوله: امرهم شوري بینهم: امرهم ترکیب اضافی مبتداً، شوری ددې خبر، بینهم ظرف دې.

قوله: شوري: داهاورته باب مفاعله مصدر دې، په وزن د بشری و ذکرې، مشوره کول.

قوله: یغفون: یعملون مفسر علام د یغفون تفسیر په یعملون سره کولو کښې اشاره اوکړه چې بغیر الحق تاسیس د پاره دې، نه چې تاکید د پاره، ځکه چې بغی هسې هم ناحق وی، بیا ددې نه پس بغیر الحق وئیل دا به د مخکښې مضمون تاکید وی، او که یغفون د یعملون په معنی کښې واخستلې شی، نو بغیر الحق به تاسیس وی، او تاسیس د تاکید نه بهتر وی.

قوله: لمن عزم الامور: داد عزمه نه ماخوځ دې، کوم چې د رخصت ضد دې، یعنی صبر او معافی کول مندوب او مستحب دی، اگر چې مساوی توگه باندې انتقام اغستل هم جائز دی

[ایاتوله: ۴۴-۵۲]

{وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ بَاحٍ} أَنَّى أَخَذْتَنِي بِغَدَابَةٍ يَنْدُ إِضْلَالُ اللَّهِ إِيَّاهُ {وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَكَ رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَى مَرَدٍّ} إِلَى الدُّنْيَا {مِنْ سَبِيلٍ} طَرِيقٌ {وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا} أَنَّى الثَّارُ {تَحَايِبِينَ} خَالِفِينَ مُتَوَاصِينَ {مِنْ الدُّلِّ يَنْظُرُونَ} إِلَيْهَا {مِنْ طَرَفٍ عَقِيٍّ} ضَعِيفِ النَّظَرِ مُسَارِقَةٍ وَمِنْ ابْتِدَائِيَّةٍ أَوْ بِمَعْنَى الْبَاءِ {وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ الْخَائِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ} يَتَخَلَّيْدِهِمْ فِي الثَّارِ وَعَتَمَ وَصَوْلَهُمْ إِلَى الْخُورِ الْمُعْتَدَةِ لَهُمْ فِي الْجَنَّةِ نَوَاسِئُهُمْ وَأَلْفَوْصُولَ خَيْرٍ إِنَّ {الْأَنَافِثَ} الْكَافِرِينَ {فِي عَذَابٍ مُقِيمٍ} ذَانِمٌ هُوَ مِنْ مَقُولِ اللَّهِ تَعَالَى {وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ أَوْلِيَاءَ يَنْصُرُونَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ} أَنَّى غَيْرُهُ يَنْدَفِعُ غَذَابَهُ عَنْهُمْ {وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ سَبِيلٍ} طَرِيقٌ إِلَى الْحَقِّ فِي الدُّنْيَا

وَالِی الْجَنَّةِ فِي الْآخِرَةِ {اسْتَجِیْبُوا لِلرَّحْمَةِ} اِجِیْبُوهُ بِالرَّحْمَةِ وَالْعِبَادَةِ {مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ یَوْمٌ} هُوَ یَوْمُ الْقِيَامَةِ {لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ} اَی اَللَّهُ إِذَا أَتَى بِهِ لَا یَزِدُّهُ {مَا لَكُمْ مِنْ مَلْجٍ} تَلْجَاوُنَ إِلَیْهِ {تَوْحِیْدٌ وَمَا لَكُمْ مِنْ نَکِیْرٍ} اِنْتِکَارٌ لِلدُّوْبِکُمْ {فَإِنْ أَعْرَضُوا} عَنْ الْإِعَابَةِ {فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِیْظًا} تَحْفَظُ اَعْمَالَهُمْ بِأَنْ تَوَافِقَ اَلْمَطْلُوبُ مِنْهُمْ {إِنْ} مَا {عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاءُ} وَهَذَا قَبْلُ الْآثَرِ بِالْجَهَادِ {وَمَا إِذَا أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً} بِنَفْسِهِ تَخَالِیْفُی وَالصَّخَّةَ {فَرَوْحًا وَهَاقًا} لَنْ یُصْبِرَهُ الْعَصِیْبُ لِلْإِنْسَانِ بِاِغْتِبَارِ الْجِنْسِ {سَبَقَهُ} بِلَاءٌ {بِمَا أَقْدَمَتْ} أَيْدِیَهُمْ اَی قُدُّوْهُ وَغَبَرٌ بِالْأَیْدِیِ لِأَنَّ اَلْأَعْمَالَ تَزَاوَلُ بِهَا {فَإِنْ الْإِنْسَانُ کَفُورٌ} لِلنِّعْمَةِ {إِلَیْهِ مُلْکُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ} یُطْلَقُ مَا یَشَاءُ مِنْ لِسَانِ {إِنْ} مِنَ الْوَلَدِ {إِنَّا} وَیَجِبُ لِسَانِ الذَّکُورِ {أَوْ تَزَوَّجَهُمْ} اَی یُخْفِلُهُمْ {ذُکْرًا وَآثَرًا} وَیَجْعَلُ مَنْ یَشَاءُ عَقِیْمًا {فَلَا یُلِدْ وَلَا یُولَدُ لَهُ} {إِلَّاهُ عَلِیْمٌ} بِمَا یَخْلُقُ {فَیُخْبِرُ} عَلَی مَا یَشَاءُ {وَمَا كَانَ لِیُشِیرَ أَنْ یُکَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا} أَنْ یُوحِیَ إِلَیْهِ {وَحِیًّا} فِی الْقِتَامِ أَوْ فَاہِجًا {أَوْ} إِلَّا {مِنْ قَدَامِ جِبَابٍ} بِأَنْ یُسْمِعَهُ کَلَامَهُ وَلَا یَرَاهُ کَمَا وَفَّعَ لِمُوسَى عَلَیْهِ السَّلَامُ {أَوْ} إِلَّا أَنْ {یُرِیْلَ رَسُولًا} مُلْکًا کَیْجَیْزِلُ {فَیُوحِیَ} الرَّسُولَ إِلَى الْفَرْسَلِ إِلَیْهِ اَی یُکَلِّمُهُ {بِأُذُنِهِ} اَی اَللَّهُ {مَا یَشَاءُ} اَللَّهُ {إِلَّاهُ عَلِیٌّ} عَنْ صِفَاتِ الْمُنْخَذِلِیْنَ {حَکِیْمٌ} فِی صِنْعِهِ {وَكَذَٰلِکَ} اَی یَفْلُ یُخْبِتُنَا إِلَى غَرِّکَ مِنَ الرُّسُلِ {أَوْحِیْنَا إِلَیْکَ} بِمَا مُخَمَّدٌ {رُوحًا} هُوَ الْقُرْآنُ بِوَ تَخِیْنَا اَلْقُلُوبَ {مِنْ أَمْرِنَا} الَّذِی نُوْحِیْهِ إِلَیْکَ {مَا کُنْتَ تَدْرِی} تَعْرِفُ قَبْلُ الْوَحْیِ إِلَیْکَ {مَا الْکِتَابُ} الْقُرْآنُ {وَلَا الْإِحْمَانُ} اَی شَرَائِعُهُ وَتَعَالِیْهِ وَتُفْنِی تَعْلُقُ لِقَبْلِ عَنْ اَلْفَعْلِ وَمَا بَعْدَهُ سَدُّ مَسَدِ الْمَفْعُولِیْنِ {وَلَکِنْ جَعَلْنَاهُ} اَی الرُّوحَ أَوْ الْکِتَابَ {نُورًا} اَنْهَیْدِی بِهِ مَنْ تَشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا وَأَنْتَ لَتَهْدِی نَذَعُو بِالْوَحْیِ إِلَیْکَ {إِلَى مِزَاطٍ} طَرِیقِ {مُسْتَقِیْمٍ} دِیْنِ الْإِسْلَامِ {وَمِزَاطُ اللَّهِ} الَّذِی لَهُ مَا فِی السَّمَاوَاتِ وَمَا فِی الْأَرْضِ مُلْکًا وَخَلْقًا وَغَیْبًا {أَلَّا إِلَى اللَّهِ تَصِیْرُ الْأُمُورِ} تَرْجِعُ

ترجمہ: او اللہ چي چال رہ گمراہ کری نہ دے پس دھغہ خوک کار ساز نشته، یعنی د اللہ تعالیٰ دہ لہ رہ گمراہ کولو نہ پس ددہ د ہدایت خوک ولی نشته، او اې مخاطبہ تہ بہ او گورې چي ظالمان کلہ عذاب اوینی نو وائی بہ چي آیا دنیا تہ د واپس کیدو خہ صورت نشته؟ او اې مخاطبہ تہ او گورې چي هغوی بہ د جہنم نہ مخکیني راوستلې شي ادولې بہ شي، د ويري او د ذلت پہ وجہ بہ تیت شوې وي، او د سترگو پہ گت باندې بہ هغہ (جہنم) تہ گوري، من ابتدا تہ دې، یا پہ معنی د بآ دې، مومنان بہ اوائی چي رشتوني تاوانيان هغہ دی، چا چي نن د قیامت پہ ورغ خپل خان او خپل خاندان والا پہ دانمی عذاب کیني مبتلا کولو سرہ او هغہ حورو تہ رسائی نہ حاصلولو سرہ کومې چي ددوی د پارہ تیارې شوې دی نقصان کیني وچول، کہ دوی ایمان راوړې وو، او موصول د ان خبر دې، یاد ساتئ چي یقینا ظالم کافر پہ همیشه عذاب کیني وي، دا د اللہ تعالیٰ مقولہ دہ، ددوی خوک مددگار چي د اللہ نہ سواددہ مدد اوکری یعنی د اللہ نہ سوا د هغوی خوک هم نشته، چي ددوی نہ عذاب لرې کری، او اللہ چي چال رہ

گمراہ کول اوغواړی د هغوی د پاره نه په دنیا کېنې د حق طرف ته لار شته او نه په آخرت کېنې د جنت طرف ته، د خپل رب توحید او د عبادت حکم اومنی، مخکېنې ددې نه چې هغه ورځ راشي او هغه د قیامت ورځ ده، چې د هغې په د الله د طرف نه واپس کیدل نه وی، یعنی کله چې الله دا ورځ راولی، نو بیا به هغه نه واپس کوی، تاسو ته به نه په هغه ورځ څه د پناه ځانې ملاوېږي چې په هغې کېنې تاسو پناه واخلي، او نه په تاسو ته ستاسو د گناهونو نه د انکار څه صورت، که چرې دوی د قبلولو نه مخ واړوی نو ما ته په دوی باندې نگهبان نه شي جوړ کړې، چې تاسو د هغوی د عملونو نگرانی او کړئ، چې د هغوی عملونه د هغه عملونو برابر شي کوم چې ددوی نه غوښتلې شي، ستاسو په ذمه صرف پیغام رسول دی، دا حکم د جهاد د حکم نه مخکېنې دې، او مونږ چې کله انسان ته د خپل رحمت د نعمت مثلاً غنا او صحت مزا او ځکوو، نو دې په هغې باندې فخر شروع کړی، او که دوی ته د دوی د عملونو په وجه څه مصیبت اورسي نو انسان د الله د نعمت ناشکری کوی، تبصهم، کېنې ضمیر د جنس په اعتبار سره انسان ته راجع دې، د قدمت الیهم مطلب دا دې چې قدموه او ذات نې الیدی سره تعبیر ځکه کړو چې اکثر عملونه د لاسونو نه کیږي، د اسمانونو او د زمکې سلطنت د الله دې، هغه چې څه غواړي پیدا کوي شي او چاته چې غواړي د اولاد نه لور ورکړي، او چاته چې اوغواړي نو ځوښي ورکړي، یا دواړه جمع کړي، یعنی هغوی ته لور او ځوښ دواړه ورکړي، او چاته چې اوغواړي شند شي کړي، او هغه چې څه پیدا کوي د هغې په باره کېنې لوښي علم والا دې، او څه چې اوغواړي په هغې باندې کامل قدرت والا دې، او د هیڅ یو انسان دا شان نه دې چې الله یو بنده سره خبرې او کړي، خو د هغه طرف ته وحی لېږلو سره که په خوب کېنې وی او د الهام په ذریعه یا د پردې نه شاته په داسې طریقې چې بنده ته خپل کلام واورې، او بنده هغه اونه وینی، څنگه چې موسی علیه السلام سره شوی وو یا یو قاصد یعنی فرشته راولېږي، لکه جبرائیل علیه السلام چې هغه فرشته د الله په اجازت سره پیغمبر ته وحی او کړي، په داسې توګه چې هغه سره خبرې او کړي څومره شي څوښه وی، بې شکه هغه د محدثین د صفات نه اوچت دې، په خپل صنعت کېنې حکمت والا دې، او دغه شان یعنی د رسولانو په شان اې محمد ﷺ مونږ ستا طرف ته خپل حکم روح راو لېږلو، یعنی هغه حکم د کوم چې مونږ ستا طرف ته وحی رالېږو، او هغه قرآن دې چې په هغې سره زړونه ژوندی کیږي، او تاسو ته د وحی د رالېږلو نه مخکېنې تاسو ته دا هم پته نه وه چې کتاب (قرآن) څه غیز دې، او نه دې ایمان پیژندلو یعنی د ایمان او د اسلام احکامات او شریعتونه دې نه پیژندل، او استفهام فعل د عمل کولو نه منع کړې دې، یا د استفهام مابعد د دوو مفعولو قائم مقام دې، خو مونږ دې لره یعنی روح یا کتاب لره نور جوړ کړو چې د هغې په ذریعه مونږ په خپلو بندګانو کېنې چا ته اوغواړو د هغې په ذریعه هدایت ورکړو، بې شکه تاسو د راتلونکي وحی په ذریعه د صراط

مستقیم یعنی د دین اسلام طرف تہ رہنمائی کوئی، د ہفہ اللہ لاری طرف تہ چي د ہفہ پہ ملکیت کنبی د زمکي او اسمان ٲول ٲھیزونہ دی، د ملک پہ اعتبار سرہ او د تخلیق پہ اعتبار سرہ، او د مملوک کیدو پہ اعتبار سرہ، خبردار، ٲول کارونہ ہم د اللہ طرف تہ واپس کپی.

د قیوداتو فوائد او تسہیل

قوله أحدی: د من ولی تفسیر دی، ای لیس له ولی ٲلی هدایتہ بعد اضلالہ پہ دی صورت کنبی بہ د من بعدہ ضمیر د اضلال طرف تہ راجع وی، او دا ہم ممکن ده، چي د بعدہ ضمیر اللہ طرف تہ راجع وی، او بعد اللہ د سوی اللہ پہ معنی کنبی وی، پہ دی صورت کنبی بہ معنی دا وی چي د اللہ نہ سوا د ہفہ ٲوک ولی نہ وی.

قوله وترى الظلمین: جملہ حالیہ ده، او د رویت نہ مراد رویت بصری دی، او مخاطب هر ہفہ کس دی، چي پہ ہفہ کنبی د رویت صلاحیت وی،

قوله مرد: درختہ ظرف زمان او مکان، د واپس کیدو وخت، د واپس کیدو ٲانی **قوله** علیہا: دا د یو سوال جواب دی.

سوال: علیہا د ها ضمیر مرجع ٲہ ده؟ کہ ماقبل کنبی مذکور نہ وی نو اضممار قبل الذکر لازمی، او کہ ماقبل کنبی مذکور د العذاب طرف تہ راجع وی، نو پہ ضمیر او مرجع کنبی مطابقت نشته، ٲکہ چي عذاب مذکر دی، او ها ضمیر مؤنث دی؟

جواب: د ها ضمیر مرجع نار دی، ٲنگہ چي شارح اشارہ کړي ده، چي پہ ہفہ باندي عذاب دلالت کوی، لہذا اوس ہیڅ اعتراض نشته.

قوله تراهم: دتری سرہ رویت بصری مراد دی، **يعرضون وعاشعین** دواړہ د (ہم ضمیر نہ جملہ کیدو سرہ حال دي.

قوله من الذل: د عاشعین نہ متعلق دی.

قوله من الطرف: د طرف نہ مراد سترگہ ده، بعضي حضراتو مصدری معنی یعنی کتل ہم مراد اخستې ده، د شارح د عبارت مناسب اول معنی ده طرف ٲلی، د سترگو لاندي کتل، شرمندہ نظر تہ ہم وائی، کمزوري سترگہ، بیمارہ سترگہ، تقریباً یو معنی لری.

بمژگان سیاه کردی هزارا رخنہ در دینم

بیاکز (چشم بیمار)، هزارا درد بر چینم (حافظ)

شاعر شرمندہ نظر سرہ تعبیر د بیمار د سترگي نہ کړي دي د قیامت پہ ورځ چي کله مجرمان د دوزخ مخامخ اودرولې شی، نو د ډیر شرم نہ بہ سترگي ہم کولاولې نشی، بلکہ د سترگو پہ گوٲ باندي بہ د ویري پہ نظر سرہ کتل کوی.

قوله: ينظرون اليها ضمير هم د العذاب نه مفهوم، النار طرف ته راجع دې، من طرف کښې من ابتدائي دې، يا په معنى د باء دې، دويم صورت ډير واضح دې.

قوله الذين عمروا: د ان خبر دې، او الخسرين د ان اسم دې.

قوله بتقليد هم فى النار وعد موصولهم الى المحور: په دې کښې لف ونشر مرتب دې، د بتقليد انفسهم تعلق (الذين عمروا انفسهم) سره دې، او د عد موصولهم تعلق (اهلهم) سره دې، او د اهل په باره کښې د نقصان مطب دا دې چې کومې حورې او غلمان د دوى د پاره د ايمان راوړلو په صورت کښې تيار کړې شوې وې، اوس به دوى د هغې نه محروم وي، او بعضې حضراتو دا هم احتمال ظاهر کړې دې، چې ممکن ده چې د اهل نه مراد د دنيا اهل مراد وي، د دوى باره کښې به د نقصان صورت دا وي چې دوى به په جنت کښې د نورو په حواله کړې شى.

مفسر علام هومن مقلو الله تعالى ونيلو سره اشاره اوکړه چې الا ان الظالمين فى عذاب مقير: الله تعالى مقوله ده، او د مومنينو د قول تصديق دې، او بعضې حضراتو دې کلام لره د مومنانو د کلام تتمه گرځولې ده.

قوله: لا يرد: په دې کښې دې خبرې ته اشاره ده چې من الله د مرد متعلق دې، ددې تعلق د ياتى سره هم جائز دې.

قوله: انكار لذنويکرم: په دې عبارت کښې دې طرف ته اشاره ده چې نکير خلاف القياس د انکر مصدر دې، يعنى مجرمين به دخپلو گناهونو انکار کولې نشى، ځکه چې د اعمالو په صحيفه کښې به د هغوى عملونه محفوظ وي، او د مجرمينو اعضاء او جوارح به د هغوى خلاف گواهي ورکوي.

قوله: فما ارسلناك عليهم حفیظاً: دا جمله د شرط د جواب محذوف علت دې، يعنى ان اعرضوا لشرط دې، او فلا تهمون جواب د شرط محذوف دې، لا تنام ارسلاک عليهم حفیظاً، يعنى د مشرکينو په اعراض باندې مه خفه کيږئ، ځکه چه مونږ ته په دوى باندې نگران نه ئې جوړ کړې، ستاسو ذمه دارى تبليغ ده، بې ځايه ددې فکر مه کوه، چې ددوى عملونه ددوى نه د غوښتونکو عملونو مطابق دى يا نه دى.

قوله: الضمير للانسان باعتبار الجنس: دا د يو اعتراض جواب دې

اعتراض: د تبصهم ضمير انسان ته راجع دې، په ضمير او مرجع کښې مطابقت نشته، ضمير جمع ده او مرجع واحد ده؟

جواب: انسان د لفظ پہ اعتبار سرہ اگرچی واحد دے، خو د جنس پہ اعتبار سرہ جمع دے، لہذا د جمع ضمیر راورل صحیح دی، او فرح مفرد راورلے شوے دے، د انسان د لفظ اعتبار کولو سرہ.

قوله: فان الانسان کفور: د اسم ضمیر پہ خانی اسم ظاہر راورلے شوے دے، اصل کنبی فانہ کفور دے، کرخی وٹیلے دی چې دا جملہ جواب د شرط دے، خو حقیقت دا دے چې دا د جواب محذوف علت دے، تقدیری عبارت دا دے وان تصبر سعة لى النعمة ولسا فان الانسان کفور لى النعمة ولسا، جواب د شرط محذوف دے، فان الانسان کفور، د جواب شرط علت دے.

قوله: فلا یلد ولا یولد له. د فلا یلد تعلق د امرأة سرہ دے، یعنی کہ شنده ښځه وى، نو لا یلد به وٹیلے شی، خو په دے صورت کنبی تلد په تاء سرہ وٹیلے شی، البته وٹیلے شی چې د (من) د لفظ د رعایت د وجې یلد مذکر راورل صحیح دی، په بعضې نسخو کنبی تلد هم دے، کوم چې زیات مناسب دے، او د لا یولد له تعلق د هغه صورت سرہ دے، چې کله شنده والې په سړی کنبی وى، او په مصباح کنبی دی چې لا یولد له په دواړه صورتونو کنبی وٹیلے شی، عقم (شند) که سړې وى او که ښځه،

قوله: ولا یراه: په دے عبارت سرہ دے خبرې ته اشاره شوې ده چې دلته د حجاب لازم معنی یعنی عدم رویت مراد دے، ځکه چې د الله دپاره حجاب ممکن نه دے، بلکه حجاب د بنده صفت دے.

قوله: ما الکتاب: ما استفهامیه مبتدا ده، الکتاب ددې خبر دے، کلام د مضاف په حذف سرہ دے، ای ما کلت تدوی جواب ما الکتاب یعنی تا ته ددې سوال د جواب هم پته نه وه چې کتاب څه خیز دے؟

قوله: ای شرالعہ ومعالمه: ددې عبارت د اضافي مقصد د یو سوال مقدر جواب ورکول دی، سوال: حضور ﷺ د نبوت نه مخکینې د توحید اقرار کوونکې وو، او د الله دتوحید نه خبردار وو، په عارحراء کنبی به ئې د الله تعالی عبادت کولو، نو بیا د حضور ﷺ په باره کنبی دا اووٹیل چې هغوی د ایمان نه خبر نه وو، ددې څه مطلب دے؟

جواب: د ایمان نه مراد احکام او شرائع دی، او د هغې تفصیل دی، چې د هغې نه حضور ﷺ د نزول وحی نه مخکینې واقف نه وو،

[۴۲] سورۃ الزخرف

سورۃ الزخرف مکئیہ وقلیل الا واصل من ارسلسنا الایۃ، تسع وثمانون آیۃ.

سورۃ زخرف مکئی دی او وئیلی شوی دی چه بغیر د واصل من ارسلسنا آیت نہ، پہ دی کئبی نہ اتیا آیاتونہ دی.

[آیاتولہ: ۱-۱۵]

بسم الله الرحمن الرحيم (هم) الله اعلم بغيره به (والكتاب) القرآن (البين) المظهر طريق الهدى وما يحتاج إليه من الشريعة (انا جعلناه) اوجدنا الكتاب (قرآنا عربيا) بلغة العرب (لعلكم) يا أهل مكة (تفعلون) تفهمون معانيه (والله) ثبت (في أمر الكتاب) اصل الكتب أي اللوح المخفوظ (لدينا) بئد عندنا (لعل) على الكتب قبله (حكيم) ذو حكمه بالغة (أفترى) نسبك (عنتكم اليكم) القرآن (صاعا) مستأجا فلا تؤمرون ولا تنهون لأجل (أن كنتم قوما مسرفين) مشركين لا (وكم أرسلنا من نبي في الأولين) وما كان (يأتيهم) أناهم (من نبي) إلا كانوا به يستهزئون) كاستهزاء قومك بك وهذا تنبيه له صلى الله عليه وسلم (فأهلكنا أشد منهم) من قومك (بطشاً) قوة (ومضى) سبق في آيات (مثل الأولين) صفتهم في الإفلاك فعاقبة قومك كذلك (ولئن) لام قسم (سألتهم من خلق السماوات والأرض ليقولن) خذف منه ثون الرفع لتوالى الثورات وذاو الضمير لإلقاء الشاكين (خلقهن العزيز العليم) آخر جوابهم أي الله ذو العزة والعلم زاد تعالى (الذي جعل لكم الأرض مهاداً) فزاد كالمهذب للضي (وجعل لكم فيها سبلاً) طرقاً (لعلكم تتقون) إلى مفاصدكم في أسفاركم (والذي نزل من السماء ماء بقدي) أي بغير حاجتكم إليه ولم ينزل طوفاناً (فأنشأنا) أخيننا (به بلدة ممتاً كذلك) أي مثل هذا الإخياء (مخرجون) من قبوركم أحياء (والذي خلق الأنوار) الأضواء (كلها وجعل لكم من الفلك) السفن (والأعنام) كالأبل (ما تركون) خذف القافيد اغيصاراً وهو مخزور في الأول أي فيه منسوب في الثاني (لتنسوا) لستقروا (على ظهوره) ذكر الضمير وجمع الظهر نظراً للفظ ما ومعناها (أمرتكم أن كنتم أمتاً واحدة) استويتهم عليهم وتقولوا سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين) مطيعين (والأ إلى ربنا لننقلبن) لننصرفن (وجعلوا له من عباده جزءاً) حيث قالوا الملائكة بنات الله لأن الولد جزء من الواليد والملائكة من عباده تعالى (إن الإنسان) القابل ما تقدم (للكفور مبین) بین ظاهر الكفر

ترجمہ: شروع کوم د الله په نوم سره چې دیر مهربانه او دیر رحم کولو والا دی، هم ددی نه الله خپل مراد ښه پیژنی، قسم دی په هغه کتاب باندې چې د هدایت لار او ضروری د شریعت قوانینو لره ښکاره کونکې دی، او مونږ دې کتاب لره د عربی ژبې کښې قرآن جوړ کړې دی، چې تاسو اې مکې والو د دې معافې باندې پوهه شئ، او هغه په اصل کتاب یعنی په لوح محفوظ کښې موجود دی، زموږ په نيز د مخکښې کتابونو په مقابلې کښې د اوچتې مرتبې

والا او لوئی حکمت والا کتاب دی، لہذا (فی الکتاب) نہ بدل دی، (لدینا) پہ معنی د عند دی، صاوی، آیا مونہ دا نصیحت نامہ یعنی قرآن تاسو نہ بند کرو، چي تاسو نہ نہ حکم کولہ شی او نہ منع کولہ شی، پہ دی بناء باندی چي تاسو د حد نہ تجاوز کونکے یں، او مونہ پہ مخکنی خلق کنبی غورہ نییان اولیل، دوی تہ شوک داسی نبی ﷺ رانفلو چي پہ ہفہ پسے دوی توقی کرے نہ وی، خنگہ چي ستا قوم پہ تا پسے توقی کوی، او دا د حضور ﷺ تسلی دہ، نو مونہ دوی نہ یعنی ستا د قوم نہ زیات طاقت ورو لہرہ ہلاک کرل، او پہ آیتونو کنبی د مخکنی خلقو مثالونہ تیر شوے دی، یعنی پہ ہلاکت کنبی د ہغوی کیفیت تیر شوے دی، ستا د قوم انجام بہ ہم داسی وی، او کہ تاسو ددوی نہ تپوس او کرے، چي اسمانونو او زمکے لہرہ چا پیدا کرے دی؟ نو یقینا دا جواب بہ درکری چي ہفہ غالب او پوہہ اللہ پیدا کرے دی، لیقولن کنبی نون د دیرو نونونو جمع کیدو د وجہ نہ حذف کرے شوے دی، او واؤ ضمیر د التقاء ساکنین د وجہ نہ حذف کرے شو، اولوالعزلا والعلم علی العزلا العلم باندی د مشرکینو کلام (جواب) پورہ شو، او پہ دی کلام باندی اللہ تعالیٰ الذی جعل لکمہ (وانا الی رضا لنقلوب) پورے زیادت کرو، چا چي ستاسو د پارہ زمکہ فرش جوہ کرہ، خنگہ چي د ماشوم د پارہ زانگو، او پہ دی کنبی ٹہ ستاسو د پارہ لاری جوہ کرے، چي تاسو پہ سفر کنبی خیل مقصد تہ اور سیپے، او ہم ہفہ پہ یو اندازہ سرہ اویہ نازلے کرے، یعنی ستاسو د ضرورت مطابق، او ہفہ ٹہ د طوفان پہ شکل کنبی نازلے نہ کرے، نو مونہ ددی پہ ذریعہ مہ بنار یعنی اوجہ زمکہ ژوندی کرہ، دغہ شان یعنی د دی ژوندی کولو پہ شان پہ تاسو د قبرونو نہ ژوندی راوستلے شی، چي پہ ہفہ کنبی ٹہ پہ ہریو خیز کنبی جوہ کرے جوہ کرے، او ستاسو د پارہ ٹہ کشتی جوہ کرے، او حناور مثلاً اوبن ٹہ پیدا کرو چي پہ ہفہ باندی تاسو سورلی کوئی، ضمیر (عائد) اختصاراً حذف کرے شو، او ہفہ عائد اول (یعنی من الفلک) کنبی مجبور دی، یعنی ترکون فہ او ثانی یعنی والانعام کنبی منصوب دی، (یعنی ترکبوہا) چي تاسو د ہفہ پہ شاگانو باندی برابر شی اوسورلی پہ او کرے، پہ (ظہورہ) کنبی (ہ) ضمیر مذکر مفرد راوہر او ظہور ٹہ د جمع د وجہ ما د لفظ او د معنی رعایت کولو د وجہ ییا تاسو د خیل رب نعمت یاد کرے، چي کلہ تاسو پہ ہفہ بالکل صحیح کینی، او واٹی چي پاک ذات دی، د ہفہ چا، چا چي دا زمونہ پہ تابع کرل، حالانکہ پہ مونہ کنبی ددی د قابو کولو ہیخ طاقت نہ وو، او یقینا مونہ خیل رب تہ واپس کیدونکے یو، او ہغوی د اللہ د بعضی بندگانو لہرہ د ہفہ جز او گرخول، چي کلہ ہغوی او ونیل چي ملانکے د اللہ لونرہ دی، خکہ چي ولد د والد جز وی، حالانکہ فرشتے د اللہ لونرہ دی، یقینا ددی خبرے قائل انسان پہ بنکارہ کفر کونکے دی،

د قیوداتو فوائد او تسہیل

سورۃ الزخرف: دحرف نقش کړې شوې، مزین، ښکلې، زینت، د زخرف استعمال چې کله د قول سره اوشی، نو دروغ، د هوکې وغیره په معنی کښې استعمالیږي، ارشاد دې زخرف القول غورو، هاغسره کډې شوې د د هوکې خبرې.

قوله: والکتاب المبین: و او قسمیه جاره دې، الکتاب المبین موصوف د صفت سره مجرور دې، جار مجرور متعلق دې د المفعول محذوف، فعل د خپل فاعل او متعلق سره قسم، او انا جعلناه جواب قسم دې،

قوله: اوجدنا الکتاب: مفسر علام د جعلناه تفسیر اوجدنا الکتاب سره کولو کښې د یو اعتراض جواب ورکړې دې،

اعتراض: جعل د قرآن په مجعول کیدو باندې دلالت کوي، او مجعول مخلوق وی، لهذا ددې نه د قرآن مخلوق کیدل لازمیږي، کومه چې د معتزلو عقیده نظریه ده، او څنگه چې الله تعالی او فرمائیل وجعل الظلمات والنور الله تعالی نور او تیاره پیدا کړه، حالانکه دا د اهل السنه والجماعت د عقیدې نه خلاف ده، د اهل سنت او والجماعت په نیز کلام نفسی د صفت خداوندی کیدو د وجې نه غیر مخلوق او قدیم دې،

جواب: د جواب ماحصل دا دې چې جعل د خلق سره خاص نه دې، بلکه په قرآن کریم کښې هم د نورو معانو د پاره استعمال شوې دې، مثلاً د بعث په معنی کښې استعمال شوې دې، لکه د الله تعالی قول وجعلنا معه انهاراً وندراً او جعل په معنی د قال هم مستعمل دې، لکه د الله تعالی قول دې، وجعلوا له من عباده جزءاً یعنی مشرکانو د هغه په بندگانو کښې بعضو ته د هغه جز وئیلې دې، یا د جز، کیدو عقیده ئې ساتلې ده، او جعل په معنی د صیر هم مستعمل دې، کوله تعالی وجعلنا علی اللوهم اکنه مونی د هغوی په زړونو باندې پردې واچولې، دلته د جعلنا تفسیر د صیرنا په ځای په اوجدنا سره کولو کښې ئې اشاره اوکړه، چې جعل متعدی په یو مفعول سره دې، او هغه د جعلنا مفعولی ضمیر دې چې دهغې مرجع کتاب دې، او کتابا عربیا موصوف صفت د جعلنا د مفعولی ضمیر نه حال دې، بعضې مفسرینو جعل د صیر په معنی کښې اخستلو سره (ه) ضمیر مفعول به اول، او قرآن عربیا موصوف صفت مفعول به ثانی ګرځولې دې،

البته زمحشری جعل په معنی د خلق جائز ګرځولې دې، او دا د قرآن د مخلوق کیدو د معتزلو د عقیدې مطابق دې، (اعراب القرآن)

قوله: وانه فی امر الکتاب: ددې عطف په جواب قسم باندې دې، دغه شان دا دویم جواب

قسم دے، علامہ محلی مثبت محذوف منلو سرہ اشارہ اوکرہ چے فی ام الکتاب جار محرور سرہ ملاویدو سرہ د (ان خبر دے، او لدعا د فی ام الکتاب نہ بدل دے، او پہ معنی د عند دے، او لعل حکم د ان خبر ثانی دے، او ام الکتاب پہ معنی د اصل کتاب، یعنی لوح محفوظ دے،

قوله: انضرب: ہمزہ محذوف باندے داخلہ دہ، او فاء عاطفہ دہ، تقدیری عبارت دا دے اہلکم فاضرب الہم، استفہام انکاری دے، چے د ہفے طرف تہ مفسر علام د کلام پہ آخر کنبے (لا) محذوف منلو سرہ اشارہ کرے دہ، یعنی د قرآن نہ ستاسو د اعراض کولو د وجہ نہ مونہ د قرآن د نزول سلسلہ موقوف کوو نہ، بلکہ د نزول سلسلہ بہ جاری ساتو د قرآن نزول بہ مکمل کوو، چے پہ تاسو باندے حجت پورہ شی،

قوله: تمسک: مفسر علام د نضرب تفسیر پہ تمسک سرہ کولو کنبے ئے اشارہ اوکرہ چے صفحا د نضرب مفعول مطلق دے، او صفحا، د امساکا پہ معنی کنبے دے، ای تمسک امساکا **قوله:** ان کتتم قوما صرغین: نافع ان شرطیہ گر خولو سرہ د ہمزے پہ کسرے سرہ وٹیلے دے۔

سوال: ان شرطیہ غیر محقق باندے داخل دہ، حالانکہ د مشرکینو شرک محقق دے، نو دلته بہ ان شرطیہ خنگہ صحیح وی؟

جواب: ان شرطیہ کلہ پہ امر محقق باندے ہم داخل پے، مخاطب تہ دا تاثر ورکولو د پارہ چے متکلم تہ د شرط د وقوع یقین نشتہ، بلکہ ہفہ د شرط د وقوع پہ بارہ کنبے پہ شک کنبے دے، دا ظاہرولو د پارہ چے د داسے قسم فعل صدور د عقل او پوہی والا خلقو نہ بعید خبرہ دہ۔

او نورو قاریانو ان کتتم ہمزے پہ فتحے سرہ وٹیلے دے، او لام تعلیلیہ ئے مقدر گر خولے دے، تقدیری عبارت دا دے ای لان کتتم قوما صرغین، یعنی آیا مونہ ددے وجہ نہ چے تاسو د حد نہ تجاوز کونکے خلق یے، د قرآن نازلیدل بند کرو؟ مونہ بہ داسے او نہ کرو۔

قوله: کما ارسلنا: کم خبریہ، د ارسلنا مفعول مقدم دے۔

قوله: اتاہم: د اتاہم تفسیر پہ اتاہم سرہ کولو کنبے ئے اشارہ اوکرہ چے مضارع پہ معنی د ماضی دہ، د صورت عجیبہ پہ استحضر باندے دلالت کولو د پارہ ماضی ئے پہ مضارع سرہ تعبیر کرے۔

قوله: اشد انہم: دا د موصوف محذوف صفت دے، او موصوف د اہلکنا مفعول دے، او بطشا تمیز دے، تقدیری عبارت دا دے، اہلکنا اہلکنا قومک من جهة البطش

قوله ولئن سألتهم: کنبہ واؤ عاطفہ او قسمیہ دے، او ان شرطیہ دے، ليقولن جواب قسم دے، او جواب شرط محذوف دے، جواب قسم پہ جواب شرط باندے دلالت کوی. قسم او شرط چہ کله یو خائ راشی، نو د اول جواب مذکور وی، ہم د دغه مشهوری قاعدے پہ وجہ دلتہ جواب قسم مذکور او جواب شرط محذوف دے، د جواب شرط د محذوف کیدلو دویمہ قرینہ دلتہ دا ہم ده چہ مفسر علام پہ ليقولن کنبہ د نون رفع د حذف علت اجتماع د نونانو گر خولی ده، کہ ليقولن جواب د شرط وو نو مفسر علام پہ حذف النون للجار فرمائیلو.

قوله زاد تعالیٰ الذی جعل لکم الارض: د زاد تعالیٰ پہ اضافی سرہ د مفسر علام مقصد دا خبرہ بنکارہ کول دی چہ د مشرکینو کلام پہ العزیز العلیم باندے ختم شو، د الذی جعل نہ د باری تعالیٰ کلام شروع شو، خکہ چہ کہ چرے دا کلام ہم د مشرکانو وو نو جعل لنا الارض مہدا الخ، بہ ئی و نیلو.

قوله الاصناف: ددے لفظ د اضافی مقصد د الازواج د معنی تعیین کول دی، خکہ چہ الازواج دلتہ پہ مشہور معنی (جورا) کنبہ استعمال شوے نہ دے، بلکہ مطلقا د انواع او اقسامو پہ معنی کنبہ دے.

قوله افانشرنا: پہ دے کنبہ الغيات عن الکلمہ دے.

قوله حذف العائد: الخ، ما ترکون، ما موصول، ترکون جملہ صلہ، قاعدہ دا ده چہ کله صلہ جملہ وی، نو پہ دے کنبہ یو ضمیر خامخا وی، کوم چہ د موصول طرف تہ راجع وی، دلتہ هغه دا اختصار پہ توگہ باندے حذف کرے شوے دے. د ما ترکون تعلق چونکہ فلک و انعام دوارو سرہ دے، پہ دے وجہ چہ کله د ماترکبون تعلق د الفلک سرہ وی، نو عائد بہ فہ محذوف وی، خکہ چہ رکعت فی الفلک و نیلی شی نہ چہ رکعت الفلک، او کله چہ ددے تعلق د انعام سرہ وی نو عائد بہ منصوب وی، خکہ چہ رکعت الال مستعمل دے، نہ چہ رکعت علی الال.

قوله ذکر الضمیر: مفسر علام د ظہورہ پہ بارہ کنبہ و نیل غواری چہ ظہورہ کنبہ ئی (ہ) ضمیر مذکر او ظہور جمع راوړې دے، ظہور د ظہر جمع ده، پہ معنی د (شا) د انعام شا مراد ده، او د (ہ) ضمیر نہ ہم د انعام مراد دے، پہ دوارو کنبہ مطابقت نشته، حالانکہ مراد د دوارو نہ یو دے، ددے جواب مفسر علام دا ورکړې دے چہ دا فرق د (ما) د لفظ او د معنی د فرق د وجہ نہ دے، لفظ (ما) چونکہ مفرد دے خکہ ضمیر ئی مفرد مذکر راوړو، او معنی چونکہ جمع ده خکہ ئی ظہور جمع راوړو.

تنبہ مفسر علام کہ د ذکر الضمیر پہ خائے افراد الضمیر فرمائیلی وو نو دیرہ بہ بنہ وه، خکہ

چې د جمع په مقابلې کښې مفرد راځي نه چې مذکر، او که په دواړو کښې د ما د معنې رعایت وی وو نو علی ظهوره به وو، او که په دواړو ځایونو کښې د لفظ رعایت شوې وو نو ظهراً به وو.

په لومړنۍ: ای مطیعین ما عوذ من الرن العی اذا طاقه

[ایاتونه: ۱۸-۲۵]

أَمْ يَنْتَظِرُونَ الْإِنْكَارَ وَالْقَوْلَ مُتَمَرِّدِينَ أَتَنْفَرُونَ (أَتَخَذُوا مِمَّا تَتْلُونَ بَيِّنَاتٍ لِّنَفْسِهِمْ وَأَصْفَاكُمُ أَخْلَاصَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ) الْإِنْكَارُ مِنْ قَوْلِكُمْ السَّابِقِ فَهُوَ مِنْ جُفْلَةِ الْمُنْكَرِ (وَأَذًا يَجِيءُ أَحَدَهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَنِ مَثَلًا) جُفْلٌ لَهُ شَيْءٌ يَسْتَبِيحُ الْبَنَاتِ إِلَيْهِ لِأَنَّهُ الْوَلَدُ يُشَبِّهُ الْوَالِدَ الْمَتَى إِذَا أَخْبَرَ أَحَدَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ تَوَلَّدَ لَهُ (حُطْلٌ) حَازَ وَجْهَهُ مُسَوِّدًا) مُتَمَرِّدًا تَغْيِيرًا مُغْتَمً (وَهُوَ كَظِيمٌ) مُنْطَلَى غَمًّا فَكَيْفَ يَنْشَبُ الْبَنَاتِ إِلَيْهِ تَعَالَى عَنْ ذَلِكَ (أَوْ) هَمَزَةُ الْإِنْكَارِ (وَالْأَعْظَمُ) بِجُفْلَةٍ أَيْ يَجْعَلُونَ إِلَهُ (مَنْ) يُنْشَأُ فِي الْحَلِيقَةِ الْزَيْنَةِ (وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ) نَظِيرُ الْخُجَّةِ لِصَفِيهِ عَنْهَا بِالْأَثْوَى (وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَنِ إِنَاثًا أَشَهِدُوا) خَضَرُوا (أَخْلَقَهُمْ سِتْكَتَبَ) ثُمَّ أَهْدَاهُمْ بِأَنَّهُمْ إِنَاثٌ (وَيَسْأَلُونَ) عَنْهَا فِي الْآخِرَةِ فَيَتَرْتَّبُ عَلَيْهِمُ الْعِقَابُ (وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَنُ مَا عَبَدْنَاهُمْ) أَيْ الْمَلَائِكَةُ فَبَيَّانًا لِأَنَّهُمْ بِخَبَرِهِ فَهُوَ رَاضٍ بِهَا قَالَ تَعَالَى (مَا لَهُمْ بِذَلِكَ) الْمَقُولُ مِنَ الزَّمَانِ بِبَيَّانِهِ (مِنْ عِلْمَانِ) مَا (هُمْ) لَا يَخْرُصُونَ) يَكْذِبُونَ فِيهِ فَيَتَرْتَّبُ عَلَيْهِمُ الْعِقَابُ (بِ) أَمْ أَتَيْنَاهُمْ بِكِتَابَيْنِ قَبْلَهُ أَيْ الْفَرَانَ بِبَيَّانٍ غَيْرِ اللَّهِ (قَبْرِهِمْ مُسْتَسْكُونَ) أَيْ لَمْ يَنْقُضْ ذَلِكَ (بَلْ) قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَاهُ آيَةً عَلَى أُمَّةٍ (وَأَنَّا) مَنَاقِبُونَ (عَلَى) أَثَارِهِمْ مُتَعَدُونَ) بِهِمْ وَكَانُوا يَعْبُدُونَ غَيْرَ اللَّهِ (وَكَذَلِكَ) مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَذِيرٍ (أَلَا قَالُوا مُتْرَفُوهَا) مُتَعَمُّوْهَا مِثْلُ قَوْلِ قَوْمِكَ (إِنَّا وَجَدْنَاهُ آيَةً عَلَى أُمَّةٍ) مِنْهُ (وَأَنَّا) عَلَى أَثَارِهِمْ مُقْتَدُونَ) مَبْعُونَ (قُلْ) لَهُمْ (أَمْ) تَبْعُونَ ذَلِكَ (وَلَوْ جِئْتَكُمْ بِأَهْدَى مِمَّا وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ آيَاتُكُمْ قَالُوا إِنَّمَا عِزٌّ تُرْسِلُونَهُ) أَنْتَ وَمَنْ قَبْلَكَ (كَافِرُونَ) قَالَ تَعَالَى تَخَوُّفًا لَهُمْ (قَالَ تَقَنَّنَا مِنْهُمْ) أَيْ مِنَ الْمُكْذِبِينَ لِلرُّسُلِ قَبْلَكَ (فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكْذِبِينَ)

ترجمه: آيا الله تعالى د خپل مخلوق نه لوريانې د ځان د پاره نيولي دي او تاسو يې په عامنوسره غوره كړئ؟ دا خبره ستاسو د مخكښينې قول نه لازميږي، په (ام) كښې همزه د استفهام د پاره ده، او قول مقدر دې، اي اتقون، واصفاكم بالملات عطف په اتخاذ باندې كيدو د وجې نه ټول منكر او مذموم دې، حالانكه په دوى كښې چه يو كس ته ددې شيز (لور) خبر ور كړې شى، چې د هغه تشبيه هغوى الله رحمن د پاره بيان كړې ده، د لوريانو د هغه طرف ته په نسبت كولو سره د هغه تشبيه نې او گرځولو، ځكه چې ولد د والد په شان وي، معنى دا ده چې كله ددوى په كور كښې د پيدا شوې جينې خبر ور كړې شى نو د هغه مخ د پريشانه كس په شان بدل شى او تور شى، په داسې حال چې هغه د غم نه ډك وي، نو بيا هغه د لوريانو

نسبت د اللہ طرف تہ ولہی کوی،؟ اللہ تعالیٰ خو ددی نہ اوچت دی، او همزہ د انکار د پارہ، او واو عاطفہ د حملہ د عطف د پارہ دی، یعنی آیا دا خلق هغوی لره د چا پرورش په کالو، زینت کښې شوې دي، او د جهگړي په وخت خپله خبره ښکاره نه کړې شی، د اللہ د پارہ ثابتوی، یعنی د ښځه کیدو په وجه او دکمزورې کیدو په وجه خپل دعویٰ ښکاره کولې نشی، او دوی فرشتو لره کومې چې درحمان بندگانې دی ښځې گرځولې دی، آیا ددوی د پیدائش په وخت دوی موجود وو، ددوی دا گواهی چې هغوی ښځې دی او به لیکلې شی، او دې باره کښې ددوی نه د آخرت په ورځ تپوس کولې شی، او په دې گواهی باندې به سزا ورکولې شی او دوی به وائی چې که اللہ غوښتل نو مونږ به ددوی (فرشتو) عبادت نه کولو، نو زمونږ د فرشتو عبادت کول د اللہ د خوشې مطابق دی، او هغه په دې راضی دي، اللہ تعالیٰ او فرمائیل دوی ته ددې یعنی ددوی په عبادت د اللہ رضامندی باره کښې هیڅ خبر نشته، دوی خو صرف د اټکل خبرې کوی، یعنی دروغ وائی، ددې دروغو په وجه به دوی ته سزا ورکولې شی، آیا مونږ دوی ته ددې قرآن نه مخکښې بل کتاب ورکړې دي چې د غیر اللہ د عبادت د جواز باره کښې وی، چې هغې لره دوی په مضبوطۍ سره نیولې دي، یعنی داسې شوې نه ده، بلکه دوی خو وائی چې مونږ خپل پلار نیکه په یو مذهب باندې موندلې دي، او مونږ خو بې شکه د هغوی په نقش قدم باندې ځو، هم د هغه په وجه مو هدايت موندلې دي، حالانکه هغوی د غیر اللہ بندگی کوله، دغه شان ستا نه مخکښې مونږ چې کوم کلی والا ته یو ویرونکې لپلو، نو د هغه عاښي مالدارو خلقو د ستاسو د قوم په شان جواب ورکړو، چې مونږ خپل پلار نیکه په یو دین باندې موندلی دی، او مونږ د هغوی په نقشی قدم باندې روان یو، ای نبی ﷺ تاسو دوی نه او وائی، چې آیا تاسو د خپل قوم ددې خبرې تابعداری کوئ، اگر چې ما تاسو ته ددې نه ښه طریقه راوړې ده، په کوم باندې چې تاسو خپل پلار نیکه موندلې دي، نو هغوی جواب ورکړو چې مونږ ددې منکړیو، په کوم سره چې تاسو او ستاسو نه مخکښې رالپلې شوې وو، اللہ تعالیٰ ددوی د ویرولو د پارہ او وئیل مونږ ددوی نه یعنی ستا نه مخکښې د رسولانو تکذیب کونکو نه انتقام واخستلو، او گوره ده منونکو خلقو څنگه انجام شو؟

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: اللّٰزِمُ مِنْ قَوْلِكُمْ السَّابِقُ: د قول سابق نه مراد د مشرکین مکه قول الملائکه بنات اللہ دي، یعنی فرشتې ئې چې کله د اللہ لوریانې او گرځولې نو دې نه دا خبره خپله لازم شوه چې ځامن ددې وویونکو د پارہ مخصوص دی، لهذا د مشرکین مکه قول واصلهاک ولکنهم هم، کوم چې ددوی د مخکښې قول دپاره لازم دي، منکر او مذموم کیدل ثابت شول.

قوله: محضرب: ما موصوله نه بنات مراد دی، او ضرب په معنی د جعل دي، څنگه چې

شارح جعل مقدر گرخولو سره اشاره کړې ده، چې د جعل مفعول اول (ه) ضمیر محذوف دې کوم چې د موصول عائد هم دې، ای هره او مثلاً مفعول ثانی دې، په معنی د شبها دې، تقدیری عبارت دا دې ای جعل الملائكة هه، یعنی د بناتو د الله طرف ته نسبت کولو و وجې نه بنات د الله سره مشابه او گرخولي، ځکه چې اولاد د والد په مشابه وی.

قوله: او همزه دانکار دپاره ده، او واؤ د عطف جملي علی الجملة دې، بجملة کښې باء په معنی دلام ده، بجملة د عطف سره متعلق دې، او د معطوف محذوف دې، او معطوف علیه هم محذوف دې، او هغه یجترؤن دې، تقدیری عبارت دا دې محذوف و محذوف لله من بنات الله

قوله: پښتو: واحد مذکر غائب فعل مضارع مجهول، مصدر تنشئة، پرورش موندل، (تفعیل)، هغه پرورش حاصلوی، دا ترجمه د (من) د لفظ د اعتبار کولو په صورت کښې ده، او د معنی اعتبار کولو په صورت کښې (هغوی پرورش حاصلوی) ترجمه وی.

قوله: غیر مبین: مظهر الصحة د مبین تفسیر په مظهر سره کولو کښې نه اشاره او کړه چې مبین دلته د اَبان (متعدی) نه دې.

قوله: وجعلوا الملائكة: دلته جعل په معنی د قال او حکم دې، وئیلې شی جعلت ویدا اعلم الناس د زید په باره کښې ما د اعلم الناس حکم اولگولو.

قوله: لوشاء الرحمن: د شاء مفعول محذوف دې، ای لوهاء الرحمن عدم عبادة الملائكة ما عبداهم،

قوله: انا ما شون علی اثارهم: ما شون مقدر منلو سره نه اشاره او کړه چې علی اثارهم، د ما شون محذوف متعلق کیدو سره د انا خبر دې،

قوله: كذلك: ای الامر كما ذكر، یعنی ښځې عام طور سره په حجت کښې عاجزې او کمزورې وی، ما ارسنا جملة مستانفه ده، اتتبعون ده دې خبرې طرف ته اشاره ده چې همزه په فعل محذوف باندې داخل ده، او واؤ خاليه ده، ای اتتبعون بالکم، ولوجتکم بأهدی الی، ای بدهن اهدی واصوب مما وجدتم الی، اسم تفضیل استعمال لوهاء عتات او د مخاطب خبرې له زیاتولو په طور ده، گنی ددوی په دین او طریقه کښې د سر نه هدایت بالکل نشته.

[ایاتونه: ۲۵-۳۶]

(و) اذ قال إِبْرَاهِيمُ لَأُيَسِّرَنَّ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَيُعَسِّرَنَّ لِلَّذِينَ كَفَرُوا أَفَإِنِّي لَمَخْلُوقٌ مِنْ قِبَلِكُمْ أَفَإِنِّي لَمَكِينٌ فِي شَأْنِ الْغَالِغِينَ (الأنعام: ۷۵) اذ قال إِبْرَاهِيمُ لَأُيَسِّرَنَّ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَيُعَسِّرَنَّ لِلَّذِينَ كَفَرُوا أَفَإِنِّي لَمَخْلُوقٌ مِنْ قِبَلِكُمْ أَفَإِنِّي لَمَكِينٌ فِي شَأْنِ الْغَالِغِينَ (الأنعام: ۷۵) اذ قال إِبْرَاهِيمُ لَأُيَسِّرَنَّ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَيُعَسِّرَنَّ لِلَّذِينَ كَفَرُوا أَفَإِنِّي لَمَخْلُوقٌ مِنْ قِبَلِكُمْ أَفَإِنِّي لَمَكِينٌ فِي شَأْنِ الْغَالِغِينَ (الأنعام: ۷۵)

دین لبرہیم ابراہیم (وَأَنبَأَهُمُ) الْمَشْرِكِينَ (وَأَنبَأَهُمُ) وَلَمْ أَغْلِبْهُمْ بِالْعُقُوبَةِ (حتی جاءهم الحق) القرآن (وَدَسُّوا مِیْنًا) مظهر لہم الأخکام الشرعیۃ وهو مُخَدَّ صُلٰی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (ولما جاءهم الحق) القرآن (قَالُوا هَذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِ كَافِرُونَ) (وَقَالُوا لَوْلَا) (أَنزَلَ هَذَا الْقُرْآنَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ) أَهْلِ الْقُرْبَتَيْنِ (مِنْ أَيْتِهِنَّمَا) عَظِيمًا (أَيُّ الْوَلَدِ بْنِ الْفِطْرَةِ) بِمَنْجَا أَوْ فَرْوَةِ بْنِ مُنْعُودِ النَّفْسِ بِالطَّائِفِ (أَهْمُ يَقِیْمُونَ رَحْمَةً رَبِّكَ) (تَحْنُ) قَسَمًا یُنْبِئُهُمْ مِیْثَقُهُمْ فِی الْحَیَاةِ الدُّنْیَا (لَجَعَلْنَا بَعْضَهُمْ غِیَاً وَبَعْضَهُمْ فَجِیْرًا) (وَدَلَعْنَا) بَعْضَهُمْ بِالْأُیُنِ (فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ) لِیُعْزِذَ بَعْضُهُمُ الْغَنِی (بَعْضًا) الْفَقِیْر (سُخْرٰیًا) مُسْتَحْزًا فِی الْفَعْلِ لَهُ بِالْأَجْزَةِ وَالنَّاءِ لِلنَّسَبِ وَفَرِی بِكُفْرِ السِّنِّ (وَرَحْمَةً رَبِّكَ) (أَيُّ الْخَنَةِ) (عَنِیْمًا) یَجْمَعُونَ (فِی الدُّنْیَا) (وَلَوْلَا أَن) یَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً (عَلٰی الْكُفْرِ) (لَجَعَلْنَا لِمَن یَكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُیُوءِهِمْ) بَذَلٌ مِّنْ لِّمَن (سَقَفًا) یَفْتَحُ السَّیْرَ وَتُكُونُ الْفَافُ وَبَعْضُهُمَا جَمْعًا (مِنْ فِصَّةٍ وَمَعَارِبٍ) كَالْمَرْجِ مِنْ فِصَّةٍ (عَلَیْهَا) یُظْهِرُونَ (یُغْلُونَ) إِلَى السَّطْحِ (وَلِیُؤْتِيَهُمْ آبَوًا) مِنْ فِصَّةٍ (وَ) جَعَلْنَا لَّهُمْ (مُزْدًا) مِنْ فِصَّةٍ جَمْعُ سِرِّهِ (عَلِیْهَا) یَتَكُونُ (وَدَغْرَقْنَا) ذَهَبًا الْمَغْنٰی لَوْلَا خَوْفُ الْكُفْرِ عَلٰی الْغُلَمِ مِنْ إِعْطَاءِ الْكَافِرِ مَا ذَكَرَ لِأَعْطَيْنَاهُ ذَلِكَ لِإِقْلَةِ خَطَرِ الدُّنْیَا عِنْدَهُ وَعَدَمُ خَطَرِ فِی الْآخِرَةِ فِی التَّجِیْمِ (وَإِن) مُخَفِّفَةٌ مِنَ الثَّقِیْلَةِ (كُلُّ ذَلِكَ لَمَّا) بِالتَّخْفِیْفِ لَمَّا زَائِدَةٌ وَبِالتَّشْدِيدِ بِغَنَیِّ (لَا فَإِن نَّافِیَةً) (مَتَاعَ الْحَیَاةِ الدُّنْیَا) یَتَمَتَّعُ بِهِ فِیْهَا ثُمَّ یَزُولُ (وَالْآخِرَةُ) الْجَنَّةُ (عِنْدَ رَبِّكَ) لِلْمُتَّقِیْنَ

توجہ: او د ہفہ وخت تذکرہ او کرہ چہ کلہ ابراہیم علیہ السلام خپل پلار او خپل قوم ته او وئیل چہ مخہ دهغه څیزونو نه ییزاره یم د مخہ چہ تاسو عبادت کوئ، سوا د هغه ذات نه چا چہ مخہ پیدا کړم، او هم هغه به ماته د خپل دین هدايت را کوئ، او هغې لره یعنی کلمه توحید لره کومه چہ د هغه د قول الله تاسمدهن ته معلومېږی، په خپل اولاد کښې د باقی پاتې کیدو خبره ئې او کره، چنانچه همیشه به په هغوی کښې توحید پرست خلق وی، چہ اهل مکہ خپل موجوده دین بریرېدی او د خپل پلار نیکه ابراہیم علیہ السلام دین طرف ته راغی، بلکه ما دې مشرکانو او ددوی پلارانو ته د راحت سامان ورکړو، او د دوی په سزا کښې مو جلدی او نکړه تردې چہ دوی ته حق یعنی قرآن او احکام شرعیه ښکاره کولو والا رسول او هغه محمد ﷺ دې راغلو او دوی ته حق قرآن رارسیدو سره دوی او وئیل چہ دا خو جادو دې، او مونږ ددې نه انکار کونکې یو، او وئې وئیل چہ دا قرآن په دې دواړو کلو کښې د یو کلی په یو لوتې سرې یعنی مکہ کښې به ولید بن مغیره او په طائف کښې عروه بن مسعود ثقفی باندې ولې نازل نه کړې شو؟ آیا ستا د رب رحمت نبوت دوی تقسیموی،؟ حالانکه ددوی د دنیا د ژوند رزق به خپله مونږ ددوی په مینځ کښې تقسیم کړو، نو مونږ په دوی کښې بعضو لره مالداره او بعضو لره فقیران کړل، او مونږ بعضو لره په بعضو باندې په مالدارۍ کښې درجه په درجه او چتوالې ورکړو چہ ددوی بعض یعنی مالدار د بعضو نه یعنی غریبانو نه په اجرت باندې کار اخلی، او په سخریا کښې یاء نسبتی ده، او په یو قرامت کښې د سین په کسري سره دې، او ستا د رب رحمت

يعنى جنت هغه څه نه ډير بهتر دې، څه دوى په دنيا كښې راجمع كوى، او كه دا خبره نه وه چې ٲول خلق به په يو طريقه باندې يعنى په كفر باندې شى، نو د رحمن باندې كفر كولو والا خلقو د كورونو جتونو لره او زینونو لره هم چې د هغې په ذریعه دوى چټونو ته غیږى، د سپینو به مو جوړې كړې وې، لبيوتهم د (من) نه بدل دې، او سقفا د سین په فتحې سره، او د قاف سكون، او دواړو په ضمرو سره، او ددوى د كورونو دروازي د سپینو او ددوى تختونه هم د شپینو به مو كړې وى، سربېره دسړ جمع ده، چې په څه دوى ده وهى، او د سرو زرو هم، مطلب دا چې دا ذكر شوى څيزونه كافرو ته ور كولو كښې د مومن په باره كښې د كفر ویره نه وه نو دا ٲول هر څه به مونږ هغوى ته ور كړى وى، او دا به زمونږ په نیز د دنيا د قدر كولو د وجې، او د كافرو د آخرت په نعمتونو كښې د څه حصه نه لرلو په وجه وو، او دا ٲول د دنيا معمولى شان فائده وه، چې د هغې په دنيا كښې فائده اخستلې شى بيا ختم شى، ان ٲهيله نه مخففه ده، او په لما تخفيف او تشديد سره د الا په معنى كښې دې، لهذا ران نافیه ده، او آخرت (جنت) ستا درٲه نیز د متقیانو خلقو د ٲاره دې.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: براء: مصدر، بيزاره كيدل، نفرت كول، مفسر علام په برى سره تفسير كولو كښې اشاره او كړه چې براء برئ صيغه د صفت بروزن فعيل ده. د بيزارئ اظهار كولو والا، مصدر چې كله صفت واقع شى، نو واحد، تشنيه، جمع مذكر مؤنث ٲول برابر وى.

قوله: الا الذي فطرنى: په دې كښې درې صورتونه كيدې شى، ① مستثنى منقطع، اى لكن الذين فطرنى، دا به په هغه صورت كښې وى چې دوى صرف د بتانو بندگان كوى، ② مستثنى متصل، په دې صورت كښې كله چې دوى بتانو لره د الله شريكان جوړوى، ③ الا صفتى په معنى د غير، دا د زمخشرى قول دې.

قوله: جعلها: اى كلمة التوحيد المفهوم، الغ

سوال: اى كلمة التوحيد اضافه كولو مقصد دا دې چې د جعلها د ضمير مرجع څه ده؟ كه كلمه وى نو دا په ماقبل كښې ذكر نه ده؟

جواب: كلمه په ماقبل كښې اكر چې مذكور نه ده، خو د ابراهيم عليه السلام د قول انى براء مما عبدون نه مفهوم ده.

قوله: بل هؤلاء المشركين: بل افراب العال ددوى په عدم اتباع باندې د توبيخ او تقرير (رتبې) د ٲاره دې، هؤلاء اسم اشاره، ددې مشاراليه مشركين دى، كوم چې د حضور ﷺ په زمانه كښې موجود وو.

قوله: حتی جاءهم الحق: دا د محذوف غایت دی، تقدیری عبارت دادې بل متعت هؤلاء فاحتفلوا بذلك اللهم حتى جاءهم الحق

قوله: معارج، معرج، د میم په فتحې او کسرې سره، جمع ده، سیرهن (اندر بایه) د معارج و نیلو وجه دا ده چې په سیر هو باندې د گود په شان ختل کیږي، او گود ته هم اعرج و نیلې شی.

قوله: سررا: دا د فعل محذوف مفعول دی، څنگه چه مفسر جعلناه محذوف منلو سره اشاره او کره، ددې عطف په جعلنا لمن یکفر باندې دي.

قوله: زحرفاً: دا د جعلنا فعل مقدر د وجې نه منصوب دي، ای جعلنا لهم ذلك زحرفاً، یا د نزاع خافض د وجې نه منصوب دي، تقدیری عبارت دا دي، ای ابواباً ومعراجاً من فحة ومن فحمه د من حذف کیدو د وجې نه زحرفاً منصوب شو.

قوله: وان كل ذلك: ان نافية دي، او كل ذلك مبتداً، او لماً په تشدید سره په معنی د الا، اومعام الحولا الدنيا دي خبر، لما تخفيف سره و نیلې شوې دي، په دې وخت کښې به ان مخففه عن العیله مهمله وی، او لام به د ان مخففه او نافية په مینځ کښې فارقه وی، او (ما) به دلته زائده وی،

قوله: والاخرة: واو حالیه دي، اخره مبتداً، عندك مطلقين د محذوف متعلق د مبتداً خبر دي،

[ایاتونه: ۳۶-۴۵]

(وَمَنْ يَشُئْ) بغرض (عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ) أي القرآن (تَقِيضُ) نُسَبُّ (لَهُ شَيْطَانًا قَبُولَهُ قَرِينًا) لا يُخَافُهُ (وَلَاتُخَفُّهُ) أي الشَّيَاطِينُ (لِيَصُدَّوْنَهُمْ) أي الْفَاجِينَ (عَنِ السَّبِيلِ) أي طريق الْهُدَى (وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُبْتَدَرُونَ) في الخنق رغبة غفنى من (حَتَّى إِذَا جَاءَهُمُ) الْفَاجِي بِقَرِينِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (قَالَ) له (يَا) للتبسيه (لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدُ الْمَرْئِقَيْنِ) أي مثل بُعْدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ (فَقُلْسَ الْقَرِينِ) أَنْتَ لِي قَالِ تَعَالَى (وَلَنْ يَنْفَعَكَمْ) أي الْفَاجِينَ تَنْجِيكَمْ وَتَنْمِيكَمْ (الْيَوْمَ إِذْ ظَلَمْتُمْ) أي تَبَيَّنَ لَكُمْ ظُلْمُكُمْ بِالْإِشْرَافِ فِي الدُّنْيَا (أَنْتُمْ) مع قُرْبَانِكُمْ (فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ) عِلَّةٌ بِتَقْدِيرِ اللَّامِ لِيَتِمَّ التَّفْعُ وَإِذْ يَدُلُّ مِنَ الْيَوْمِ (أَفَأَنْتُمْ تُنَجِّمُ السُّمُورَ أَوْ تُنْذِرُ النُّعْمَى وَمَنْ كَانَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ) بَيَّنَّ أَي فَهَمْ لَا يَمُوسُونَ (قُلْ أَمَّا) فِيهِ إِذْخَامٌ نُونٌ (إِنْ الشَّرْطِيَّةُ فِي مَا الزَّائِدَةُ (نُذِرْتُمْ بِكَ) بَانَ لَيْسَ قَبْلَ تَنْذِيرِهِمْ (قُلْ أَمَّا مِنْهُمْ مُنْتَقِبُونَ) فِي الْآخِرَةِ (أَوْ تُرِيَّتْ) فِي خِيَاكَ (الَّذِي وَعَدْنَا لَهُمْ بِهِ مِنَ الْعَذَابِ (قُلْ أَمَّا عَلَيْهِمْ عَلَى عَذَابِهِمْ (مُقْتَدِرُونَ) قَادِرُونَ (فَأَسْمِعْكَ بِالَّذِي أَوْحَى إِلَيْكَ) أي القرآن (أَنْتَ عَلَى صِرَاطٍ) طَرِيقٍ (مُسْتَقِيمٍ) (وَأَنْتَ لَذِكْرِ الشَّعْرِ لَكَ وَلِقَوْمِكَ) يُنْزِلُهُ بِتَقْدِيرِهِمْ (وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ) عَنْ الْقِيَامِ بِحَقِّهِ (وَأَسْأَلُ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا

أَجَعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ أُمِّيًّا غَيْرَهُ (أَلِهَةً يَعْبُدُونَ) قِيلَ هُوَ عَلَى ظَاهِرِهِ بَأْسٌ جَمَعَ لَهُ الرُّسُلَ ثَلَاثَةَ الْإِسْرَاءِ وَقِيلَ الْفَرَادُ أُمٌّ مِنْ أُمِّي أَهْلِ الْكِنَانِ وَلَمْ يُسَالِ عَلَى وَاحِدٍ مِنَ الْقَوْلَيْنِ لِأَنَّ الْفَرَادَ مِنَ الْأَمْرِ بِالسُّؤَالِ الْفَرِيدِ لِشُرْكِي لَفْظُ اللَّهِ لَمْ يَأْتِ رَسُولٌ مِنَ اللَّهِ وَلَا كِتَابٌ بِعِبَادَةٍ غَيْرِ اللَّهِ

ترجمه: او کوم کس چې د رحمن د ذکر یعنی د قرآن نه اعراض او کړی نو مونږ په هغه باندې یو شیطان مقرر کوو، نو هغه هر وخت هغه سره وی، د هغه نه جدا کیږی نه، او بې شکه هغه شیطانان دې اعراض کونکو لره د هدایت د لارې نه بندوی، او دا خلق دا گنړی چې دوی هدایت والادی، په جمع راوړلو کښې د (من) د معنی رعایت دې، تردې چې کله به هغه اعراض کونکې د خپل ملگری سره د قیامت په ورځ زمونږ مخې ته راشی، نو خپل ملگری ته به اوواښ چې کاش زما او ستا په مینځ کښې د مشرق او مغرب لرې والې وی، یعنی څومره چې د مشرق او مغرب په مینځ کښې لرې والې دې، یا د تنبیه د پاره ده، ته زما ډیر خراب ملگری یې، اې اعراض کونکو نن به هیڅ کله تاسو ته ستاسو خواش او پشیمانی فائده درنکړی، حالانکه تاسو ظالمان گرځولی شوی یی یعنی په دنیا کښې شرک کولو سره ستاسو ظلم ښکاره شو ځکه چه تاسو به دخپلو ملگرو سره په عذاب کښې شریک یی دا په تقدیر د لام سره د عدم نفع علت دې، او (او) د الیوم نه بدل دې، آیا ته کترو ته اوړولې شې، یا رندو ته لاړخودلې شې، او هغه چاته چې په ښکاره گمراه کښې وی، یعنی هغوی ایمان نه راوړی، پس که چرې مونږ تاسو د دې ځای نه (دنیا نه) وفات کولو سره دوی ته د عذاب ورکولو نه مخکښې بوځو، نو بیا هم مونږ په آخرت کښې ددوی نه بدله اخستونکی یو، یا چې د کوم عذاب وعده مونږ دوی سره کړې ده، هغه تاسو ته ستاسو په ژوند کښې اوښایو، مونږ په دې باندې هم قادریو، نو چې کله وحی قرآن ستاسو طرف ته رالېږلې شوې دې نو تاسو دا په مضبوطی سره اونیسی، بې شکه تاسو په صحیح لارې باندې یی، او یقینا دا ستاسو د پاره او ستاسو د قوم د پاره د شرف باعث دې، ددې کتاب ددوی په ژبه کښې د نازلیدو په وجه او ډیر ژبه تاسو نه دې د حق ادا کولو په باره کښې سوال او کړې شې، او زمونږ هغه رسولانو نه تپوس او کړه کوم چې مونږ تاسو نه مخکښې لېږلې وو، آیا مونږ سوا د رحمن نه بل څوک معبود مقرر کړې دې؟ وئیلې شوی دی چې دا په خپل ظاهر باندې دې، په داسې توگه چې ټول رسولان په لیلة الاسراء کښې جمع کړې شوی وو، او وئیلې شوې دی چې مراد د دواړو اهل کتابو نه یو امت دې، او دواړو قولونو کښې د یو قول مطابق هغوی سوال نه وو کړې، ځکه چې د سوال حکم کولو نه مراد د مشرکینو د قریش نه اقرار اخستل دی دا چې د الله د طرف نه څوک رسول راغلې دې او نه څه کتاب، چې د غیر الله د عبادت حکم نه راوړې وی،

دقیوداتو فوائدو تسہیل

قوله بعش: عَقَا يَعْمُوا كَدَاعٍ بِدَعَا عَمِيٍّ وَعَفْوَانِهِ وَاحِدٌ مَذْكَرٌ غَائِبٌ، اعراض كول، من بعش، خوك چي اعراض او كړي، (ن) عشاوا، اعراض كول، نظر پتول، او فارسني كنبې چشم پوشیدن، وغافل شدن،

قوله نقيض: جواب شرط دې، بعش، فعل شرط مجزوم، بمحذوف الولوه، و او په حذف باندې ضمه دلالت كوي، او من حرف شرط دې،

قوله نقيض: تفعليل، مضارع جمع متكلم، مونث مقرر كوو، مونث سبب جوړ وو.

قوله انهم: د (هم) ضمير مرجع شيطان دې، شيطان چونكه جنس دې خكه ضمير د جمع راوړې شوې دې، او كوم خائي چي ضمير دمفرد راوړي، هلته د شيطان د لفظ رعايت كړې شوې دې.

قوله ويحبون انهم مهتدون: جمله حالیه ده، د (من) د معنی د رعایت د پاره درې واړه خايونو كنبې د جمع صيغه راوړې شوې ده.

قوله بقرينه: اي مقررينه.

قوله ياللتبيه: ياء تنبيه د پاره هم كيدې شي، خنكه چي شارح اشاره كړې ده، او يا، ندانيه هم كيدې شي، منادي به محذوف وي، اي يا قريش له تېني وينك الله

قوله تمنىكم وندمكم: معطوف او معطوف عليه د تمنى كمر فاعل دې.

قوله تبين لكم ظلمكم: ددې عبارت مقصد د يوې شېبې جواب كول دي،

نه ظلم يعنى كفر او شرك په دنيا كنبې راغلې دې، خكه چي (اذ) د ماضى د پاره ظرف دې، او د اليوم نه مراد د قيامت ورځ ده، كوم چي د (اذ) نه بدل دې، لهذا ماضى د حال نه خنكه بدل راتلې شي، ؟

جواب: د تبين نه مراد د ظلم ښكاره كيدل دي، او دا به د قيامت په ورځ وي

[اياتونه: ۴۶-۵۶]

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ ۖ أَيُّ الْقَبْطِ (فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ) ۖ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِآيَاتِنَا ۖ الدَّالَّةِ عَلَىٰ رِسَالِهِ (إِذَا هُمْ مِنْهَا يَضْحَكُونَ) ۖ وَمَا نُرِيهِمْ مِنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْثَرُ مِنْ أُخْتِهَا ۖ قَرِينَهَا إِنِّي قَبْلُهَا مَاءٌ دَخَلَ يَبُوتُهَا ۖ وَوَصَّلَ إِلَىٰ خُلُقِ الْخَالِيسِينَ سَفْعَةً أَيْمٍ وَالْجَزَادِ (إِلَّا هِيَ أَكْثَرُ مِنْ أُخْتِهَا) ۖ قَرِينَهَا إِنِّي قَبْلُهَا وَأَخَذْتُهَا بِمُخْتَارِ الْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۚ عَنِ الْكُفْرِ (وَقَالُوا) لِمَوْسَىٰ لَمَّا رَأَوْا الْعَذَابَ ۖ يَا أَيُّهَا الْأَجْرُ أَيُّ الْعَالَمِ الْكَابِلِ لِأَنَّ الشَّعْرَ عَنْدهُمْ عِلْمٌ عَظِيمٌ ۚ أَدْعُرُّكَ أَمْ نَدْعُرُّكَ بِمَا عَدَدْنَا عِنْدَكَ ۚ مِنْ كُشْفِ الْعَذَابِ عَنَّا ۚ إِنَّ آتَانَ

إِنَّمَا كُنْتُمْ هُمْ) اِنِی مُؤْمِنُونَ (فَلَمَّا كُتِبَ) بَدَا مُوسَى (عَنْهُمْ الْعَذَابُ إِذَا هُمْ يَنْتَكِبُونَ) يَنْتَكِبُونَ عَنْهُمْ
 وَيُحْيُونَ عَلَى كَلِمَةٍ (وَلَدَىٰ فِرْعَوْنَ) الْخِيَارِ (فَإِذَا قَوْمُ أُنْثَىٰ لِي مُلْكٌ يَصْرُوهَا) الْاُنْثَىٰ مِنْ
 اِنْبِل (عَبْرِي مِنْ تَحْتِي) اِنِی تَحْتَ لُصُورِي (أَفَلَا تُبْصِرُونَ) عَظُمْتِی (أَمْ تُبْصِرُونَ وَجَنِّبِی) (أَتَأْخِرُونَ هَذَا)
 اِنِی مُوسَى (الَّذِی هُوَ مِنْ) حَبِیْبِ خَبِر (وَلَا يَكْذِبُونَ) يَظْهَرُ كَلَامُهُ لِلتَّغْيِيهِ بِالْعَفْرِه الَّتِی تَنَازَلُ فِي
 مِغْرَه (فَلَوْلَا) فَلَا (الَّتِی عَلَیْهِ) اِنْ كَانَ صَادِقًا (أَسَاورَة مِنْ ذَهَبٍ) جَنَعَ اسْوَرة خَافِرَة جَنَعَ سِوَارَ كَمَادَتِهِمْ
 فَبِمَنْ يَنْزُدُونَهُ اَنْ يَلْبِسُوهُ اسْوَرة ذَهَبٍ وَيُطَوِّلُونَهُ طَوَّلَ ذَهَبٍ (أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ) مُتَابِعِينَ
 يَنْهَلُونَ بِهَذِیْهِ (فَاسْتَقْبَلَهُ) اسْتَقْبَلَ فِرْعَوْنَ (قَوْمَهُ فَأَطَاعُوهُ) فِيمَا يَأْمُرُ مِنْ تَكْلِیْبِ مُوسَى (إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا
 فَاسِقِينَ) فَلَمَّا أَسْلَمُوا) اَعْصَبُوا (إِنْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ) (فَجَعَلْنَاهُمْ سُلَاقًا) جَنَعَ سَائِلَ كَخَدَامِ
 وَغَمَّ اِنِی سَابِقِينَ عِزَّة (وَمَقَالًا لِآخَرِينَ) بَعْدَهُمْ يَتَمَثَّلُونَ بِخَالِهِمْ فَلَا يَخْشَوْنَ عَلَىٰ مِثْلِ الْفَالِهِمْ

توجه: او مونږ موسی ﷺ ته خپلې نښې ورکولو سره فرعون او د هغه سردارانو یعنی قبطیانو ته اولېپلو، نو موسی ﷺ تلو سره او وئیل چې زه د ټول جهان د پیدا کونکي رسول یم، نو کله چې په خپل رسالت باندې دلالت کونکي زمونږ نښو سره هغوی ته راغې، نو هغوی یې اختیار په خدا شول، او مونږ چې کومې د عذاب نښې هغوی ته ښودلې، مثلاً د طوفان نښې، او هغه اوبه وې، کومې چې دهغوی په کورونو کښې داخلې شوې وې، او هغه د ناستو خلقو مړو ته اور سیدلې، او دا اووه ورځې وو، او د ملخانو نښې نو هغه به د مخکښو نورو نښو نه لوتې وې، او مونږ هغوی په عذاب کښې اونیول، چې هغوی د خپل کفر نه منع شی، چې کله هغوی عذاب اولیدلو نو وې وئیل ای کامل عالمه، ځکه چې جادو د هغوی په نیز یو لوتې علم وو ته زمونږ د پاره د هغه خیز دعا او کره د څه چې تاسره وعده کړې شوې ده، یعنی د عذاب دلرې کولو، چې مونږ ایمان راوړو، یقین اوساته، که مونږ په په تیغه لار روان شو، یعنی ایمان به راوړو بیا چې کله مونږ د موسی ﷺ دعا په برکت هغه عذاب د هغوی نه لرې کړو، نو هغوی به هغه وخت خپل قول او لوظ مات کړو او په خپل کفر باندې به کلک پاتې شول، او فرعون په خپل قوم کښې د فخر په توګه دا اواز او کړو او وې وئیل چې اې زما قومه آلیا د مصر ملک ځما ته دې؟ او دا نه ورنه د نیل د نهر شاخونه ځما د محلونو لاندې بهیږي، تاسو زما عظمت وینئ یا نه وینئ؟ او په دې حالت کښې څه ددې موسی ﷺ نه کوم چې ضعیف او سپک دې، ښه یم، اوصفا خبرې هم کولې نشی، یعنی ښکاره کلام کولې نشی، د هغه لکنت دوجې کوم چې سکروټې د وجه پیدا شوې وو، کومه چې هغه په ماشوم والی کښې په خله کښې اچولې وه، ځا نو دده په لاسونو کښې د سرو زرو کرۍ ولې اچولې شوې نه دی؟ که دې د نبوت په دعوی کښې رشتونې وی، آسارو د اسورة جمع ده، لکه اعرابه لوسوره سوار جمع ده، څنګه چې د هغوی طریقه وه، چې کوم کس به هغوی سردار جوړولو، هغه ته به ئې د سرو زرو

کړئ او سروزرو هار اچولو یا ده سره فرشتې مسلسل راغلی وی چه دده گواهی ورکوله، ده خپل قوم لره ییوقوف جوړ کړو، اودوی د هغه خبره اومثله، کومه چې هغه ددوی نه غوښتله، یعنی د موسی (علیه السلام) تکذیب، یقینا دا ټول خلق نافرمان وو، بیا دوی مونږ ته غصه راوستله، نو مونږ ددوی نه بدله واخستله، او ټول مو غرق کړل، نو مونږ ددوی یو تیره شوې قصی پشان جوړ کړل، او نمونه عبرت دروستو خلقو دپاره چې روستو خلق ددوی حالت د مثال په توگه بیانولو، چې د دوی په شان دعملونو د کولو جرات اونکړی.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: فقالی انی رسول رب العالمین: په قصې کښې اختصار دې، تفصیل په سورۃ طه، او سورۃ القصص کښې دې، د آیت معنی دا ده، فقال إلى رسول رب العالمین لکوم به وترسل معی بنی اسرائیل
قوله: فلما جاءهم باهتا: فاء عاطفه ده، ددې په مقدر باندې عطف دې، ای فظلموا منه آله تدل علی صدقه.

قوله: ینکثون: نکثه (ن) جمع مذکر غائب، ماتوی،

قوله: سلفاً: مفسر علام جمع سالف ونیلو سره اشاره اوکړه، چې سلفاً مصدر نه دې، چې دلته د تاویل ضرورت راشی، بلکه سلفاً د سالف جمع ده، څنگه چې خدم د خادم جمع ده.

[ایاتونه: ۵۷-۶۷]

(ولما ضرب) جعل (بن مريم مثلاً) حين نزل قوله تعالى (انكم وما تعبدون من دون الله حصب جهنم) فقال المشركون رجبنا ان تكون آلهتنا مع عيسى لانه عهد من دون الله (اذا قومك) أي المشركون (منهم) من النمل (يعبدون) يضحكون فرحاً بما سمعوا (وقالوا آلهتنا خير امرهم) أي عيسى فنرضى ان تكون آلهتنا معه (ما ضره) أي النمل لك (الجدل) خصومة بالباطل لعلهم ان ما لهم العاقل فلا يتنازل عيسى عليه السلام (بل هم قوم خصمون) شديدو الخصومة (ان) ما (هو) عيسى (الاعبد آلهتنا) بالثبوت (وجعلناه) بوجوه من غير آب (مثلاً لى اسرائيل) أي كالمثل لفرأيه يستدل به على فطرة الله تعالى على ما يشاء (ولكننا جعلنا منكم) بذكركم (ملايكة في الأرض) يخلفون (بان نهلككم) وآله) أي عيسى (لعلهم لساعة) نعلم بنزوله (فلا تمترن بها) أي تشكك فيها خيف منه لون الرعب للجزم واو الضمير لالقياء الساكين (وا) فلن لهم (اليؤمنون) على التوحيد (هذا) الذي امركم به (يوراط) طريق (مستقيم) ولا يصدنكم بضرركم عن دين الله (الشيطان انه لكم عدو مبين) بين الفداوة (ولما جاء عيسى بالبينات) بالمتجربات والشرائع (قال قد جئتكم بالحكمة) بالثبوت وشرائع الانجيل (ولا تبين لكم بغض الذي تقتلون فيهم) من احكام الثوراة من امر الدين وغيره فبين لهم امر الدين (فاتقوا الله

وَأَطِيعُوا) (إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ فَأَعْبُدُوا هَذَا صِرَاطَ) طریق (مستقیم) (فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ) فی عیسیٰ امّو اللہ او بن اللہ او ثالث لثلاثہ (قَوْلُ) کلمتہ عذاب (يَا الَّذِينَ ظَلَمُوا) مَظْهَرُوا بتا قالوہ فی حبس (مِنْ عَذَابِ يَوْمِ إِلَيمٍ) مُؤَلِّم (هَلْ يَنْظُرُونَ) ائی کلمہ مگہ ائی ما یَنْتَظِرُونَ (أَلَا السَّاعَةُ أَنْ تَأْتِيَهُمْ) بَذَل مِنْ السَّاعَةِ (بَلَّتْ) لَجَاء (وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ) بَوَلَّتْ مجہتا قبلہ (الْأَعْلَامُ) علی النقصینہ فی الدُّنْیَا (يَوْمَئِذٍ يَوْمِ) یَوْمِ الْفِتْنَةِ مُتَغَلِّظُونَ بِقَوْلِهِ (بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ) الْمُتَّقِينَ فی اللہ علی طاعنہ لِأَنَّهُمْ أَحِبَّاءُ

ترجمہ: او جی کلہ د ابن مریم مثال بیان کری شو، یعنی جی کلہ د اللہ تعالیٰ قول انکم وما تعبدون من دون اللہ حسب جہنم نازل شو، نو مشرکانو او وٹیل جی مونہ پہ دے خبرہ باندی راضی یو، جی زمونہ معبود بہ ہم د عیسیٰ علیہ السلام سرہ پہ جہنم کنبی وی، خکہ جی د اللہ نہ علاوہ ددہ ہم عبادت کری شوے دے، نو ای محمد ﷺ ستا مشرک قوم دے مثال اوریدو سرہ د خوشحالی نہ چھی کری، او هغوی او وٹیل جی زمونہ معبود بہتر دے یا هغه یعنی عیسیٰ علیہ السلام مونہ پہ دے خبرہ باندی راضی یو جی زمونہ معبود بہ د عیسیٰ علیہ السلام سرہ پہ جہنم کنبی وی، پہ تا باندی ددوی دا اعتراض کول صرف پہ باطلہ طریقہ باندی د جھگری کولو پہ غرض سرہ دی، ددوی ددے خبری نہ د واقف کیدو د وجی نہ، جی (ما) د غیر ذوی العقول د پارہ راخی، لہذا پہ دے کنبی عیسیٰ علیہ السلام شامل نہ دے، بلکہ دا خلق دی جھگمار، سخت جھگری کونکی دی، عیسیٰ علیہ السلام صرف د اللہ بندہ وو، جی پہ هغه باندی مونہ د نبوت پہ ذریعہ احسان او کرو، او مونہ هغه بغیر د پلار پیدا کیدو د وجی نہ د بنی اسرائیلو پارہ د نشان (قدرت) جو کرو، یعنی د مثال پہ شان، پہ عجیبہ طریقہ سرہ د پیدا کیدو د وجی نہ، ددے نہ د اللہ پہ قدرت باندی استدلال کیڑی، جی د خہ هغه ارادہ او کری، او کہ مونہ غوبستلہ نو ستاسو تہ بہ مو فرشتی پیدا کری وے، جی ستاسو پہ حاثی بہ وے، پہ داسی توگہ جی مونہ بہ تاسو ہلاک کری وے، او هغه یعنی عیسیٰ علیہ السلام د قیامت د علاماتو نہ دے ددوی پہ نزول سرہ بہ د قیامت علم حاصلیڑی، لہذا تاسو د قیامت پہ ورغ کنبی شک مہ کوئے، نون د رفع د جازم د وجی حذف شو، او واؤ ضمیر د التقاء ساکنین د وجہ نہ حذف کری شو، تَمَتَّرْنَ پہ معنی د لھکن دے، او دوی تہ او وایہ جی د توحید پہ بارہ کنبی زما اتباع او کری، ہم دغدہ د خہ جی زہ تاسو تہ حکم درکوم، نیغہ لارہ دہ، او شیطان تاسو د اللہ د دین نہ منع نہ کری، یقینا هغه ستاسو ہنکارہ دشمن دے، یعنی ہنکارہ دشمنی والا دے، او جی کلہ عیسیٰ علیہ السلام معجزی او احکام راورل، نو وے فرمائیل جی ما تاسو تہ نبوت او د انجیل احکام راورے دی، جی پہ کومو بعضی خیرونو کنبی تاسو اختلاف کوئے هغه ہنکارہ کرم، مثلاً د تورات دینی احکام، وغیرہ، نو دغدہ شان دوی ﷺ هغوی تہ د دین معاملہ ہنکارہ کرہ، نو تاسو د اللہ تہ او ویرہے، او زما خبرہ او منے، بہ شکہ زما او ستاسو رب ہم اللہ دے، نو تاسو تولد

اللہ بندگی اوکری، نیغہ لار ہم دغہ ده، نو دلو پہ خپل مینځ کښې د عیسیٰ ﷺ اختلاف اوکړو، آیا هغه الله دې یا د الله خوې دې، یا د درېو نه دریم دې، نو ظالمانو یعنی د کافرانو د پاره خرابی ده، په وجه د هغه څه چې هغوی د عیسیٰ ﷺ په باره کښې وئیلې وو، د تکلیف والا ورځې د عذاب نه ویل کلمه د عذاب ده، دا کفار مکه صرف د قیامت په انتظار کښې دی، چې په دوی باندې ناگهانه راشی، «تاتیهم» د ساعه نه بدل دې، او دوی ته به ددې د راتلو د مخکښې نه خبر هم نه وی ددې معصیت په بنیاد باندې په دنیا کښې دوستی کونکی به دیو بل دشمنان جوړشی د یومعدتعلق بعضهم لبعض عدو سره دې، خو متقیان په به خپل مینځ کښې د یو بل دشمنان نه وی، یعنی د چا دوستی چې د الله د پاره وی هم د هغه په اطاعت به دوی په خپل مینځ کښې دوستان وی.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: ضرب ابن مریم مثلاً: ای هغه ابن مریم بالاصنام، مفسر علام د ضرب تفسیر په جعل سره کولو اشاره اوکړه چې ضرب په معنی د جعل متعدی په دوو مفعولو سره دې، اولنې مفعول «ابن مریم» دې، کوم چې نائب فاعل دې، او دویم مفعول مثلاً دې، (اذا) مفاجاتیه ده، او قومك معداً منه یصدون متعلق دې، او یصدون جمله خبر دې.

قوله: یصدون: د صاد په کسرې سره، مضارع جمع مذكر غائب، (ض) هغوی چغې وهی، د خوشحالی نه شور کوی، او بعضې حضراتو یصدون د صاد په ضمی سره وئیلې دې، بیا به د صدودنه مشتق وی، یعنی هغوی اعراض کوی.

قوله: الاجدلا: مأخوذ من المفعول له دې.

قوله: هو الله: دا قول د نصارو نه د فرقې یعقوبیې دې، لولین الله دا قول د نصارو نه د فرقه مرقوسیه دې، لوفالت لاله دا قول د نصارو د دریمې فرقې ملکاتیه دې.

قوله: الاخلاء: دا د خلیل جمع ده، په معنی د دوست،

قوله: علی العصبة: که اخلاء په معصیت سره مقید کړې شی، څنگه چې مفسر علام کړې دی، نو الا المعلنین به مستثنی منقطع وی، ځکه چې د متقیانو دوستی د گناه د وجه نه نه وی، په دې صورت کښې به مستثنی، د مستثنی منه د جنس نه نه وی، او بعضې حضراتو اخلاء نه مطلقاً دوست مراد اخستې دې، په دې صورت کښې به متقین هم په مستثنی منه کښې داخل وی، چې د هغې د وجې نه مستثنی متصل وی.

قوله: متعلق بقوله بعضهم لبعض عدو: بعضی د یومعدتعلق په عدو سره دې ځکه چې یومعدت عدو ظرف مقدم دې.

سوال: عدو د صیغہ صفت د وجہ نہ کمزوری عامل دی، دا دفعہ وخت عمل کوی، چې کله د دې معمول په ترتیب سره یعنی د هغې نه پس واقع وی، حالانکه یومذکوم چې د عدو ظرف دی، مقدم واقع شوې دې، لہذا عدو به د عامل ضعیف کیدو د وجہ نه په یومذکوم کېږي عمل نه کوی؟

جواب: په ظروف کېږي چونکه توسع ده، لہذا په دې کېږي د تقدیم باوجود عامل ضعیف هم عمل کولې شی.

نہ: د ظرف مقدم کولو نه علاوه د عامل او معمول په مینځ کېږي مبتدا ثانی یعنی پشمیر لیس، فصل هم راغلې دې؟

جواب: د مبتدا فصل هم د عمل نه مانع نه دي.

[ایاتونہ: ۶۸-۸۹]

وَيَقَالُ لَهُمْ يَا عِبَادِ لَا خَوْفَ عَلَيْكُمْ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ (الذين آمنوا) نعم لمآدي (بأياتنا) القرآن (وكانوا مسلمين) (أَدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ) مبتدا (وَأَزْوَاجُكُمْ) زَوْجَاتُكُمْ (مُحْبَبَاتٌ) تُحِبُّونَ تُسْرُونَ وَتُكْرَمُونَ خَيْرُ الْمَبْدَأِ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصَحَافٍ (بِقِصَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ) جَمْعُ مِخْوَاطٍ وَهُوَ إِثْنَاءُ لَا غُرُوزَ لَهُ يُشْرَبُ الشَّارِبُ مِنْ خَنْثٍ شَاءَ (وَفِيهَا مَا تَشْتَبِهُ الْأَنْفُسُ) تَلْدًا (وَتِلْذَاتُ الْأَعْيُنِ) نظرا (وَأَنْتُمْ فِيهَا عَالِدُونَ) (وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ) (لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا) أَنْ يَغْضَى (تَأْكُلُونَ) وكل ما يؤكل يخلف بدله (إِنَّ الْمَجْرِمِينَ فِي عَذَابٍ مُبْتَلًى) (لَا يَنْفَعُهُمْ يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ) ساكون سكوت يأس (وما ظلمناهم ولكن كانوا هم الظالمين) (وَتَأْقَاسُوا مَالَكُمْ) فَوْ خَازِنِ الثَّارِ (لِيُقْضَىٰ عَلَيْكُمْ رِزْقٌ) لِيُجَنَّا (قَالَ) بَعْدَ أَلْفِ مَنَّةٍ (إِنَّكُمْ مَأْكُونُونَ) مَقِيمُونَ فِي الْعَذَابِ دَائِمًا قَالَ تَعَالَى (لَقَدْ جِئْتَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلُ مَكَّةَ بِالْحَقِّ) عَلَى لِسَانِ الرِّسْلِ (وَلَكِنْ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ) (أَمْ أَمْرُكُمْ) أَنْ يَخْضَرَ مَكَّةَ أَخْضَرُوا (أَمْ أَمْرٌ) فِي تَحْدِ مَحْدِ الثَّانِي (فَلْيَأْمُرُ الْمُؤْمِنُونَ) مُخْبِرُونَ تَحْدِثُ فِي إِفْلَاحِهِمْ (أَمْ تَحْسَبُونَ أَنَّ آلَ كَثَمٍ يَرْهَقُونَ وَهُمْ بِمَنْجَرِهِمْ) مَا يَسْرُونَ إِلَى خَيْرِهِمْ وَمَا يَجْتَنُونَ بِهِ نَجْنَهُمْ (بَلَى) تَسْمَعُ ذَلِكَ (وَوَسَّلْنَا) الْخَفِظَةَ (لَدَيْهِمْ) جَنَّتُمْ (يَكْتَبُونَ) ذَلِكَ (قُلْ إِنْ كَانَ لِزَحْمَىٰ وَلَدٌ) فَرَحْتُ (فَلْيَأْمُرِ الْعَالِدِينَ) لِلْوَلَدِ لَكِنْ قَبْلَ أَنْ لَا وَلَدَ لَهُ تَعَالَى فَانْفَضَتْ جَنَاتُهُ (سَمِيعَانِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ) (عَمَّا يُحْسِنُونَ) يَقُولُونَ مِنَ الْكَلْبِ بِسَبِّهِ الْوَلَدُ (الَّذِي) قَدْ زُفِرَ عَنْهُمَا فِي تَابِلِهِمْ (وَيَلْعَبُونَ) فِي ذُنَابِهِمْ (حَتَّىٰ يَلْأَلُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوْعَدُونَ) فِيهِ الْعَذَابُ وَهُوَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ (وَهُوَ الَّذِي) هُوَ (فِي السَّمَاءِ إِلَهُ) بِتَحْقِيقِ الْهَمَزِ تَنْزِيلُ الْأَوَّلَى وَتَسْمِيَتُهَا كَانِيَاءُ أَيْ مَعْبُود (وَفِي الْأَرْضِ إِلَهُ) وَكُلٌّ مِنَ الطَّرَفَيْنِ مُتَّفَقٌ بِمَا بَعْدَهُ (وَهُوَ الْحَكِيمُ) فِي تَذْهِيرِ خَلْقِهِ (الْعَلِيمُ) بِخَصَائِلِهِمْ (وَتَبَارَكَ) مَعْتَمِدُ (الَّذِي) لَهُ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ عَنِ تَقْوَمِ (وَالِهِ تَرْجِعُونَ) بِالنَّاءِ وَالْيَاءِ (وَلَا يَحِيطُكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ) يَحْتَبُونَ أَيْ الْكُفَّارَ (مِنْ ذُنُوبِهِ) أَنْ مِنْ ذُنُوبِ اللَّهِ

الشَّقَاعَةِ بِاعِدِ (الْأَمِنْ كَيْدِ بِالْحَقِّ) اَيَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (وَهُمْ يَعْلَمُونَ) بِغُلُوْبِهِمْ مَا ضَلُّوا بِهِ
بِالْبَيْتِمْ وَهُمْ عِيسَى وَغَزَرَ وَالْمَلَائِكَةُ لِإِنَّهُمْ يَنْفَعُونَ لِلْمُؤْمِنِينَ (وَالْكَيْنَ) لَمْ قَسَمَ (سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ
لِيَكُونُوا اللَّهُ) خَلَفَ مِنْهُ نُونُ الرَّفْعِ وَوَاوُ الضَّمِيرِ (فَأَنَّى يُؤْفَكُونَ) يُضْرَبُونَ عَنْ عِبَادَةِ اللَّهِ (وَقِيلَ) اَيَ قَوْلِ
مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَنُصِبَهُ عَلَى الْمُضْطَرِّ بِفَعْلِهِ الْمُضْطَرُّ اَيَ وَقَالَ (يَا رَبِّ إِن هَؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ) قَالَ تَعَالَى
(فَاصْفَحْ) أَغْرَضَ (عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ مِنْكُمْ) وَهَذَا قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرَ بِمَقَالِهِمْ (فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ) بِالنِّبَاءِ وَالنَّاءِ
تَهْدِيدُ لَهُمْ

ترجمہ: دوی تہ بہ او وٹیلے شی، ای زما بند گانو نن پہ تاسو باندی ہیغ ویرہ نشستہ، او نہ بہ تاسو
پریشانہ کیپی، چا چي زمونہ پہ آیتونو (قرآن) باندی ایمان راوړو، (الذین امنوا) د عبادی
صفت دی. او وودوی فرمانبردار، تاسو او ستاسو ښځې په خوشحالی سره او په اکرام سره جنت
ته داخل شی، انتم مبتدا ده، (تحریر) ددې خبر دی، هغوی ته به د سرو زرو رکیبی او گلاسونه
راوړلې شی، اکوابه د کوب جمع ده، هغه لوبښی ته وائی چې هغې ته لاسکې نه وی، مثلاً
کتورې او گلاس، چې څکونکې د کوم ځانې نه غواړی نو څکي. او هلته به داسې څیزون
ملاوېږي کوم به ددوی زړونه غواړي، او چې د هغې په کتلو کتلو سره به سترگې مړه اخلی، او تاسو
به په هغې کښې همیشه اوسیږي، او دا هغه جنت دی چې د هغې تاسو د عملونو په وجه وارثان جوړ
کړي شوي، دلته ستاسو د پاره ډیرې میوې دي، چې د هغه نه به تاسو همیشه خورئ، او څه چې
او خوړلې شی فوراً به د هغې بدل موجود ډیري، بې شکه مجرمان خلق به د جهنم په عذاب کښې
همیشه اوسیږي، دا عذاب به کله هم د هغوی نه سپکيږي نه، او هغوی په دې کښې خفه به
خاموشي سره پراته وي، او مونږ په هغوی باندې ظلم نه دي کړي، بلکه هغوی په خپله ظالمان وو،
او په چغه چغه به وائی، ای مالکه استا رب دي زمونږ کار تمام کړی، چې مونږ مړه شو، به
زرگونو کاله پس به هغه جواب ورکړی تاسو لره خو به همیشه عذاب کښې اوسیدل دي، ای
مکې والو مونږ تاسو ته د رسولانو په ژبه حق راوړي وو، خو په تاسو کښې ډیر خلقو د حق نه
نفرت کولو، د مکې کافرانو حضور ﷺ ته د نقصان رسولو د پاره یو پوځ چل جوړ کړې وو،
نویقین اوساته مونږ هم د دوی د هلاکت په باره کښې پوځ تدبیر جوړونکی یو، آیا ددوی دا
خیال دي چې مونږ د دوی پټي او د سرگوشي خبرې نه اوروو،؟ یعنی کومې خبرې چې دوی د
راز په توگه کوی او کومې خبرې چې دوی په خپل مینځ کښې په ښکاره کوی (ایا مونږ نه
اوروو؟) آو ولې نه، هغه خامخا اوروو، علاوه ددې نه زمونږ نگرانې فرشتې دوی سره دا
لیکي هم، تاسو ورته اووایئ، که بالفرض د رحمن اولاد وو، نو زه به د ټولو نه مخکښي د ولد
عبادت کولو والاوم، خو دا خبره ثابته شوې ده، چې د الله تعالی اولاد نشته، لهذا د هغې
د عبادت نه هم نفی راغله، د اسمانونو او د زمکې مالک کوم چې د عرش، کرسی هم مالک

دې، د هغه طرف ته د اولاد نسبت کولو سره څوک چې دروغ وائی، هغه ددې نه پاک دي، اوس تاسو دوی داسې په باطل بحث او مباحثه او د دنیا په لوبو توقو کښې پریږدئ، تردې چې ددوی د هغه ورځ سره مخامخ کیدنه اوشی، په کومه ورځ چې دوی سره د عذاب وعده کړې شوې ده، او هغه د قیامت ورځ ده، هم هغه په آسمانونو کښې معبود دي، د دواړو همزو تحقیق، او د رومین ساقط کولو سره، او د هغې د یاء په شان تسهیل کولو سره، او په زمکه کښې هم هغه د عبادت لائق دي، او په دواړو ظرفو کښې هر یو د خپل مابعد (الله) سره متعلق دي، هغه د خپل مخلوق د تدبیر په باره کښې ډیر حکمت والا دي، او د هغوی د مصلحتونو په باره کښې لوښې علم والا دي، او هغه لوی عظمت والا دي، چې هغه سره د اسمانونو او د زمکې او د هغې په مینځ کښې د هر غیث بادشاهی ده، او د قیامت علم هم هغه سره دي، چې کله به واقع کیږي، او هم د هغه طرف ته به تاسو واپس کولې شئ، په تاء او یاء سره، او چې د کوم غیر الله دا کافران عبادت کوي، هغوی د چا د سفارص حق نه لري، خو چې څوک د حق خبرې اقرار او کړي، یعنی لا اله الا الله او وائی، او چې د کومې خبرې په ژبه سره اقرار کوي، په هغې باندې د زړه نه یقین اوساتی، او هغه عیسیٰ علیه السلام عزیر علیه السلام او ملائک دی، دوی به د مومنانو سفارش کوي، او که ته دوی نه تپوس او کړي، چې دوی چا پیدا کړی دی؟ نو دوی به یقینا دا جواب به درکړي چې الله په لقن کښې لام د قسم دي، (لیقولن) کښې نون د رفع او واؤ د ضمیر حذف کړې شوې دي، نو بیا دوی چرته ولته روان دي؟ او هغه ته د محمد ﷺ د دې خبرې پته هم ده، چې ای زما رب دا داسې خلق دی، چې ایمان نه راوړي، او په (قیله) باندې نصب د فعل مقدر د مصدر کیدو د وجې نه دي، ای قال قیله تاسو ددوی نه مخ واړوئ، او اووایی (خه روره) مخه تاسو ته سلام کوم، نو دوی ته به ډیر زړه په خپله معلومه شي، په یاء او تاء سره، دا د هغوی د پاره دهمکي ده.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: یا عباد: په اصل کښې یا عبادی وو، ای زما بندگانو اعباد یاء متکلم محذوف طرف ته مضاف دي، او دا حذف د امام د مصحف د رعایت د وجې ده، دا اضافت د شرافت د پاره دي، ځکه چې د الله چا ته خپل وئیل ډیر د عزت او د اکرام خبره ده، دارنگ په دې کښې د بندگانو حوصله افزائی ده.

قوله: یا عبادي: ددې په یاء کښې درې قراتونه دي، د یاء حذف، فتحه د یاء، او سکون د یاء، په دې آیت کښې ندا په څلورو امورو باندې مشتمله ده، نفی د ویرې، نفی د خفگان، په جنت کښې د داخلیدو حکم، د خوشحالی زیرې په خصوص سره،

قوله: لا خوف علیکم: په رفع او تنوین سره د جمهورو قرات دي، خوف مبتدا ده، د خوف

نکره تحت النفی داخلیدو د وچې نه مبتدا جوریدل صحیح دی، علیکم د مبتدا خبر، یوم ظرف دې د محذوف متعلق دې.

قوله: تمیرون: ای تمرون چیر(ن) نه مضارع جمع مذكر حاضر مجهول، ستاسو به عزت او کړې شی، تاسو به خوشحاله کولې شی، داسې خوشحالی چې د هغې اثر په مخ باندې ښکاره وی، زجاج وئیلې دی، چې د تحیرون معنی لکمون اکرما یا سالمه ده.

قوله: بصاف: د صحفة جمع ده، دومره غټه رکبې چې په هغې کښې په یو وخت کښې پنځه کسان خوراک کولې شی، کسان وئیلې دی چې اعظم القصاص الجنة بیا القصة چه په همدې کښې لس کسان خوراک کولې شی، بیا الصحفة چې په هغې کښې پنځه کسان ماره شی، بیا المکیلة چې په هغې کښې پنځه یا درې کسان ماره شی.

قوله: اکواب: دکوب جمع ده، هغه لوتې ته وئیلې شی چې په هغې کښې نه لاسکې وی او نه کړئ **قوله:** تلك الجنة التي اورثتموها: تلک مبتدا، الجنة موصوف، التي موصول، اورثتموها صله، موصول صله د الجنة صفت، موصوف صفت د مبتدا خبر شو.

نخته: سوال: د اورثتموها تقاضه دا وه چې تکملوا الجنة ئې فرمائیلې وو، یعنی تلک ئې جمع راوړې وې؟

جواب: تلک د جمع راوړلو په ځانې په مفرد راوړلو کښې دا حکمت دې چې په تلکمو جمع کښې به خطاب اهل الجنة ته مجموعی توگه باندې وو، او مفرد راوړلو سره هر یو جنتی ته مستقل خطاب اوشو، چې ډیر دعزت او د شرف خبره ده.

قوله: لايفتر: تفتیراتفعیل نه واحد مذكر غائب مجهول منفی، کمولې به نشی، سپکولې به نشی، **قوله:** نادوايا مالک: محقق الوقوع کیدو د وچې نه په ماضی سره تعبیر او کړې شو.

قوله: لقد جنتا کما بالحق: دا د الله تعالی کلام هم کیدې شی، په دې کښې مشرکین مکه ته خطاب دې، او د مشرکینو په جهنم کښې د قیام علت دې، د علامه معلی په نیز هم دا راجع ده، او دا هم کیدې شی چې د جهنم د نگران یعنی د مالک کلام وی، په دې صورت کښې به خطاب عام اهل نار ته وی، او قائم مقام به د علت وی.

قوله: ابرموا: ابرام نه ماضی جمع مذكر غائب، هغوی مضبوطه اراده او کړه.

قوله: العرش الکرسی: مناسب وه چې مفسر علام د عرش تفسیر په کرسئ سره نه وو کړې ځکه چې دا خبره معلومه او متعین ده چې عرش او کرسئ دواړه جدا جدا څیزونه دی.

قوله: يومه الذي یوعدون: که د دې تفسیر ئې د يوم اللهامة په ځانې په يوم الموت سره کړې

وو، نو زيات مناسب به وه خكه چې د مشرکينو عووض في الباطل او د لعب في الدنيا اللهيا مرفودي، نه چې ورځ د قيامت.

قوله: من الظرفين متعلق بمابعدہ: د طرفين نه مراد في السماء و في الارض دي، او د مابعد نه مراد دواړه ځايونو کښې (اله) دي، کوم چې د (مالوه) (د معبود) په معنی کښې دي.

قوله: الذين يدعون: اي يدعوهم (هم) مفعول محذوف دي.

قوله: ولا يملك الذين: العلم الذين د يملك فاعل دي، که د الذين نه مطلقا معبودان غير الله مراد وي نو په دې صورت کښې به الامن همدا الحق مستثنی متصل وي، څنگه چې مفسر علام د عبارت مقتضى ده، يا د (الذين) نه مخصوص طور باندې اصنام مراد دی نو په دې صورت کښې به مستثنی منقطع وي.

قوله: اي الكفار: الكفار د يدعون د واؤ تفسير دي.

قوله: لاحد: دا اشاره ده چې د الشفاعة مفعول محذوف دي.

قوله: وهم يعلمون: (هم) ضمير په اعتبار د معنی سره د (من) طرف ته راجع دي.

قوله: لئن سألتهم: لام قسم دي، ليقولن جواب قسم دي، او د قاعدي مطابق جواب شرط محذوف دي، ځکه چې قسم او شرط چې کله جمع شی نو د اول جواب به مذکور او د ثاني جواب به محذوف وي.

قوله: قيله: اي قول محمد ﷺ دا د مضاف او د مضاف اليه دواړو تفسير دي، يعنی قيل به معنی د قول دي. او د ضمير مضاف اليه نه مراد حضور ﷺ دي.

قوله: نصبه على المصدر بفعله: قيل د قال په مصادرو کښې يو مصدر دي يعنی قيله، د قال فعل محذوف د مصدر کيدو د وجې نه منصوب دي.

قوله: وقال يارب: زياته واضحه دا وه چې مفسر د قال يارب په ځانې قال قيله يارب فرمايلي وو. (حاشية جلالين)

قوله: سلام: دا سلام د معارکت دي، د خان د خلاصولو سلام، څنگه چې مفسر اشاره کړې ده، کنس عليه که به وو، نه چې سلام قه او سلام د مبتدا محذوف خبر دي، تقديري عبارت دا دي لمری سلام

[۴۴] سورۃ الدخان

سورۃ الدخان محکیہ وقیل الاکاشفوا العذاب (الآیۃ) وہی ست اوسیع اوتسع وخمسون آیہ
سورۃ دخان مکی دے، بغیر د: الاکاشفوا العذابہ آیت نہ، اوپہ دے کنبی شہر پنخوس، یا
اووہ پنخوس، یا نہہ پنخوس آیاتونہ دی۔

[آیتونہ: ۱-۲۹]

بسم الله الرحمن الرحيم (حم) الله اعلم بمراده (بور والكتاب) القرآن (المبين) المظهر الحلال من
الخزام (انا انزلناه في ليلة مباركة) من ليلة القدر أو ليلة النصف من شعبان نزل فيها من أم الكتاب من
السماء الشافية إلى سماء الدنيا (انا كنا منذرين) مخوفين به (فيها) أي في ليلة القدر أو ليلة النصف من
شعبان (يلق) يفضل (كل أمر حكيم) محكم من الأرزاق والأحال وغيرهما التي تكون في السنة إلى مثل
تلك الليلة (أمر) فرقاً (من عندنا) انا كنا مرسلين (الرسل) الرسل مبعوثين (ومن قبله) راحة (بالمرسل) إليهم (من
ربك) الله هو السميع (لأقوالهم) العليم (بالعلم) رب السماوات والأرض وما بينهما (يرفع رب خير ثالث
ويجزيه) بذل من ذلك (إن كنتم) يا أهل مكة (موقنين) بالله تعالى رب السماوات والأرض فابقوا بان
محمد رسول الله (إله الإلهي) ومبعوث ربه (أياكم) الأولين (بأنهم في شك) من النبوة (يلعبون)
استهزاء بك يا محمد فقال اللهم أعني عليهم سبع كسب يوسف قال تعالى (فارتكب يومئذى السماء
يدخان مبين) فاجذبت الأرض واشتد بهم الجوع إلى أن رأوا من جدته كهيئة الدخان بين السماء
والأرض (يقضى الناس) فقالوا (هذا عذاب أليم) (ربنا أكشف عنا العذاب إنا مؤمنون) مضطرون بك قال
تعالى (ألم يكن الله الذي أنزل القرآن) أي أنزل القرآن عند نزول العذاب (وقد جاءهم رسول مبين) من
الرسالة (ثم تولوا عنه) وقالوا معلم أي يعلم القرآن بشر (مجنون) (انا كاشفوا العذاب) أي أنزع عنكم
زناً (قليل) فكشف عنهم (أنكم عابدون) إلى كفرهم فعادوا إليه أذكركم (يوم تبلى السطة الكبري) هو
يوم بدر (إنما متقمون) منهم والبطش الأخذ بقوة (ولقد فتنا) بلونا (قبلهم قوم فرعون) منة (وجاءهم
رسول) هو موسى عليه السلام (كريم) على الله تعالى (أن) أي بأن (أفوا إلى) ما أذعوكم إليه من الإيمان
أي اظهروا إيمانكم لي يا (عباد الله إلى لكم رسول أمين) على ما أرسلت به وأن لا تقولوا تتخبروا (على
الله) بتزك طاعته (إلى أياكم سلطان) بزنان (مبين) بين على رسالتي فوعده بالرجع فقال (واني
عدت بربي وبيكم أن ترجون) بالحجارة (وإن لم تؤمنوا لي) تصدقوا (فأعزوني) فارتكوا أذني فلم
ينفكوه (قد عاربه أن) أي بأن (هؤلاء قوم مجرمون) مشركون فقال تعالى (فأنتم) بقطع الهنزة وصلها
(بعبادى) بنى إسرائيل (لأنكم متوهمون) بتهمكم فرعون وقومه (وأترك البس) إذا قطعته أنت
وأصحابك (رهبوا) ساجداً منفرجاً حتى يندخله الإنط (أنهم جند مغرورون) فاطمان بذلك فاعرفوا (كم تركوا
من جنات) تسعين (ومعون) نخري (ودعروهم) مقام كريم (مجلس عسى) (وغممة) كالواهبها فالأوبى

نَاعِمِينَ (كَذَلِكَ) خَيْرٌ مِمَّا أَنَا (وَأَوَّلَتْهَا) أَنَا أَمْوَالَهُمْ (قَوْمًا آخَرِينَ) أَنَّى نَبِي إِسْرَائِيلَ (فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ) بِغَلَابِ الْمُلُوكِينَ نَكَبُوا عَنْهُمْ بِمُؤَلِّمِهِمْ مُصْلَحُهُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَمُضْعَدِّ غَلَبِهِمْ مِنَ السَّمَاءِ (وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ) مُؤَخَّرِينَ لِلْعَذَابِ

ترجمہ: شروع کوم د اللہ پہ نوم سرہ چہ دیر مہربانہ او دیر رحم کولو والا دی، ہم ددی نہ د اللہ خہ مراد دی؟ ہم ہفہ نہ بنہ پیڑنی، قسم دی پہ ٲنکارہ کتاب (قرآن) باندی کوم چہ حلال د حرامو نہ جدا کونکی دی، یقینا چہ دا مونہ دیر پہ بابرکت شپہ کنبی نازل کرے دی، او ہفہ شب قدر یا شپہ د نیم شعبان دہ، ہم پہ دغہ شپہ باندی قرآن پہ اوو اسمانونو باندی موجود لوح محفوظ نہ د دنیا اسمان طرف تہ نازل شو، بی شکہ مونہ ددی پہ ذریعہ سرہ ویرونکی یو، پہ دغہ شپہ یعنی پہ شب قدر یا پہ نیم د شعبان کنبی دہر محکم کار یعنی رزق، مرگ وغیرہ چہ پہ دی کال باندی د دی پہ شان بلے شپہ پوری بہ کوم کارونہ کیڑی، دھنی فیصلہ کیڑی، زمونہ د طرف تہ د حکم صادرولو سرہ ہم مونہ رسول جوړونکی او لیونکی محمد ﷺ باندی او پہ مخکنبی نبیانو او رسولانو باندی رحم کولی شی ستاد رب د طرف تہ، او ہم ہفہ دی چہ ددی خبرو لہ بنہ اوریدونکی او ددوی کارونو لہ لیدونکی دی چہ رب دی، د اسمانونو او د زمکی او شہ چہ ددی پہ مینخ کنبی دی (رب) بہ رفع سرہ د (ہو) خبر ثالث کیدو د وجہ نہ، (یارب) جر سرہ د (من ربک) نہ بدل کیدو د وجہ نہ، ای مکې والو کہ تاسو یقین کولو والا یی، دا چہ د اللہ تعالیٰ د اسمانونو او د زمکی رب دی، نو یقین اوساتی چہ محمد ﷺ د اللہ رسول دی، دھنہ نہ سوا بل معبود نشته، ہم ہفہ ژوندی کول کوی، او ہم ہفہ مرہ کول کوی، او ہم ہفہ ستاسو رب دی، او ستاسو د مخکنبینو پلار نیکہ ہم، بلکہ ہفوی د بعث پہ بارہ کنبی پہ شک کنبی پراتہ پہ لوبو کنبی مصروف دی، ای محمد ﷺ تاسو پسې توفی کولو سرہ نوبی علیہ السلام بددعا او کرہ چہ ای زما اللہ تہ ددوی پہ مقابلہ کنبی د اوو کالو پہ ذریعہ، د یوسف علیہ السلام د اوو کالو پہ شان زما مدد او کرے، اللہ تعالیٰ دعا قبولو سرہ او فرمائیل تاسو د ہفہ ورہی انتظار کوئی چہ د اسمان تہ بہ پہ نظر راتلونکی یو لوگي ٲنکارہ شی، کوم چہ بہ پہ ٲولو خلقو باندی خور شی، نو دغہ شان خشک سالی شروع شو، او مکې والا پہ سخته لوبہ کنبی اختہ شو، تردی چہ د دیر لوگي پہ وجہ دوی تہ د زمکی او اسمان پہ مینخ کنبی یو لوگي شان پہ نظر، نو وې وئیل چہ دا دیر تکلیف رسونکی عذاب دی، ای زمونہ رہ! دا مصیبت زمونہ نہ لری کرہ مونہ پہ ایمان راوړو، یعنی ستا د نبی ﷺ تصدیق بہ او کرو، اللہ تعالیٰ او فرمائیل ددوی د پارہ نصیحت چرہ دی؟ یعنی د عذاب نازلیدو پہ وخت ایمان فائدہ چرہ ورکوی، ٲنکارہ ٲنکارہ بیان کونکی پیغمبر دوی تہ راغلی دی، نو بیا دوی د ہفہ نہ مخ واورو، او وې وئیل چہ خودی شوې لوستلې شوې لیونې دی، خوک دہ تہ قرآن بنائی، مونہ دی افت لہ بہ لہ لری کرو، یعنی د

لو پڙي تکليف به ستاسو نه لږ وخت د پارہ لرې کړو، چنانچه د دوی نه د لو پڙي تکليف لرې شو نو تاسو به بيا واپس شئ، يعنې خپل کفر ته به واپس راشئ، نو دغه شان دوی هغه مخکښی حالت ته واپس راغلل، په کومه ورځ چې مونږ به سخت نيول او کړو، او هغه د بدر ورځ ده، مونږ به ددوی نه پورا بدله واخلو، اود بطش معنی ده: په سختۍ سره نيول، يقيناً مونږ ددوی نه مخکښي د فرعون قوم سره د فرعون نه ازمايلي دي، دوی ته د الله د طرف نه عزت والا رسول راغلو، او هغه موسی عليه السلام وواو هغه او فرماييل چې اې د الله بند گانو کوم ايمان طرف ته چې څه دعوت درکوم، هغه قبول کړئ، يعنې زما په اطاعت باندې ايمان ښکاره کړئ، يقيناً اوستاتې ستاسو د پارہ اماتدار رسول یم، په هغه څيز باندې چې هغې سره څه رالېږلې شړې یم، او تاسو د الله په مخکښي د هغه تابعداري پرېخوډلو سره، سرکشی مه کوئ، څه تاسو ته په خپل رسالت باندې په ښکاره دليلونو سره راغلې یم، خو هغه خلقو دوی په کانږو ويشتلو، او دوی ئې ته د مرگ دهمکي ورکړه، نو دغه شان موسی عليه السلام او فرماييل څه خپل او ستاسو درب په پناه کښې راځم، ددې نه چې تاسو ما په کانږو ولئ، او که تاسو په ما باندې ايمان نه راوړئ دا چې ما اومنی نو ما پرېږدئ يعنې ماته د تکليف رارسولو نه منع شئ، خو هغه خلقو دوی پرې نه خوډل، بيا هغوی د خپل رب نه دعا او کړه چې دا ټول مجرمان مشرکان خلق دي، الله تعالی او فرماييل ځما بند گانو لره بنی اسرائیلو لره په شپه شپه کښې ځان سره اویاسه، تاسو پسې به دوی کږې، يعنې فرعون او د هغه لښکر به تاسو پسې وي، چې کله ته او ستا ملگری په سیند باندې پورې اوځئ نو سیند ولاړ پرېږدئ تردې چې په دې کښې قبطيان داخل شئ، بې شکه دا لښکر به غرق کړي شئ، په دې خبره باندې اطمینان اوشو، نو دغه شان هغوی غرق شول، هغوی ډیر باغونه او روانې چینې او پټۍ او ارام والا مجلسونه پرېخوډل، او هغه د ارام څیزونه په کوم کښې چې هغوی ارام کولو هم داسې اوشوه کلک الامر د مبتداً محذوف خبر دې، او مونږ ددوی يعنې د دوی د مالونو نورو خلقو لره وارثان جوړ کړل! نو نه هغوی په دوی اسمان اوږول او نه زمکې، په خلاف د مومنانو چې د هغوی په مرگ باندې د هغوی د مونږ ځانې ژاړی، او په اسمان ددوی د نیک عملونو د ختلو لارې ژاړی، او نه د توبې د پارہ دوی ته مهلت ملاو شو،

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: والکتاب المبین انا انزلناه: الاية: واؤ قسمیه دې، الکتاب مقسم به دې، انا انزلناه د قسم جواب دې.

قوله: انا کنّا منذرین: د جواب قسم علت دې، بعضی حضراتو لاکما مطلق جواب قسم گرځولې دې، او انا انزلناه فی ليله مبارکه ئې قسم او د جواب قسم په مینځ کښې جمله

معترضه مگر خولې ده، خو اول احسن دې.

قوله: فيها يفرق: دا جمله يا خو مستانغه ده، يا د ليلة صفت دې، او په مينځ کښې انکساي منډون جمله معترضه ده،

قوله: فرقا: مفسر علام د امرا تفسير په فرقا سره کولو کښې اشاره اوکړه، چې امرا د يفرق مفعول مطلق بغير لفظه کيدو د وجې نه منصوب دې، لکه لمت وقوف، لوقعت جلوسا، لودلزلنا ضمير د فاعل نه حال هم صحيح دې، تقديری عبارت به دا وی لزلنا حال کوندا آهن يا د انزلنا مفعول نه هم حال کيدې شی، تقديری عبارت به دا وی لزلنا حال کونه مامورابه او د مفعول له کيدل هم صحيح دی، ددې عامل به انزلنا وی، تقديری عبارت به دا وی لزلنا لامر الخلق.

قوله: رحمة من ربك: په دې کښې پنځه صورتونه دي، ① رحمة مفعول له وی، او ددې عامل به يا خو انزلنا وی، يا امرا يا يفرق يا منډون ② رحمة د فعل محذوف مفعول مطلق کيدو د وجې نه منصوب دې، ای رحمة رحمة د مرسلین مفعول وی، ③ د مرسلین د ضمير نه حال وی، ای دوی رحمة ④ د امرا نه بدل وی،

قوله: فأيقنوا: شارح محليته اشاره اوکړه چې د ان کتو موثقين جواب شرط محذوف دې، او جمله شرطيه د خبرونو په مينځ کښې جمله معترضه ده، ځکه چې لا اله الا الله دا جمله د ان خلورم خبر دې.

قوله: دعان: لوقه (جر) ادعاه په آيت شريف کښې چې د کوم لوگی ذکر دې، حضرت عبدالله بن عباس رضي الله عنه فرماني چې ددې لوگی ښکاره کيدنه د حضور ﷺ په زمانه کښې شوې وه، د حضرت علي او نورو صحابو رضي الله عنهم نه روايت دې چې ددې ښکاره کيدنه به د قيامت په ورځ کيږي، شاه ولي الله رومين قول اختيار کړې ده.

قوله: ان ادوالی: ان مفسره هم کيدې شی، ځکه چې هم الرسول د قول رسول معنى لره متضمن دې، جاء الرسول ای قال الرسول، او مصدریه هم صحيح دې، په دې صورت کښې به (ان سره د خپل مدخول نه د نزع خافض د وجې نه د مصدر په تاويل سره منصوب وی، ای بان ادوالی او جار مجرور د جامع متعلق دې، او دا هم صحيح ده، چې (ان مخففه عن الثقیله وی، ددې اسم ضمير شان به محذوف وی، او ادوالی جمله ددې خبر، عباد الله منادی مضاف حرف ندا محذوف، د عباد نه مراد قبطيان دی، زمخشری فرماني چې عباد الله د ادوالی مفعول به دې، او هغه بنی اسرائيل دی، او ادو الی په معنى

د ارسلوہم معی دی، ددی تائید پہ ہفہ آیت سرہ ہم کیدی شی کوم چہ سورۃ شعراء کنبی راغلی دی، لکہ ارسل معنای اسرائیل (الہاب القرآن) علامہ محلی د ادو الی تفسیر پہ ما ادعوکم الیہ من الصّٰات سرہ کولو کنبی اشارہ اوکرہ چہ ان مصدریہ دی، او اداء پہ معنی د قبول الدعوة دی، خودا د ہفہ خلقو پہ نیز دی چہ پہ امر باندی د ان مصدریہ د دخول د جواز قائل دی۔

قوله: عباد اللہ: شارح د ما ادعوکم اضافہ کولو سرہ دی خبری تہ اشارہ اوکرہ چہ د اہو مفعول محذوف دی، عباد اللہ منادی دی، یا حرف ندا محذوف دہ، او د عباد اللہ نہ مراد قبط دی، او نورو مفسرینو وٹیلی دی چہ عباد اللہ د ادو مفعول دی او مراد ددی نہ بنی اسرائیل دی، ای ارسلوہم ہی اسرائیل،

قوله: اترك الامر رھو: دادرہا یرھو مصدر دی، ساکن کیدل، اودریدل، او بعضو د لاری فراخوالی مراد اخستی دی، امام بخاری د سورۃ حم پہ تفسیر کنبی فرمائی چہ مجاہد وٹیلی دی، «رھو» اوچہ لارہ، مطلب دا دی چہ اللہ تعالیٰ فرمائی چہ سمندر تہ دا حکم مہ ورکوه چہ ہفہ پہ خپل اصلی حالت باندی راشی، بلکہ ہفہ پہ خپل ہم ہفہ حالت باندی پریردہ، چہ د فرعون آخری سپاہی ہم داخل شی، او عبد اللہ بن حمید پہ دویم طریق سرہ د رھو معنی متفرجا، یعنی وسیع او فراخہ نقل کرے دہ، (لغات القرآن ملخصاً) علامہ محلی د رھو تفسیر پہ ساکن متفرجا سرہ کولو کنبی د رھو دواوہ معنو طرف تہ اشارہ اوکرہ،

قوله: ای الامر: پہ دی سرہ نہ اشارہ اوکرہ چہ کذلک الامر د مبتدا محذوف خبر دی۔
[آیاتونہ: ۳۰-۴۲]

وَلَقَدْ مَّيَّنَّا بَنِي إِسْرَٰئِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿۱﴾ قُلْنَا الْأَنْثَاءُ اسْتَخْدِمِ الشَّاءَ مِنْ فِرْعَوْنَ ﴿۲﴾ قِيلَ بَدَلْ مِنَ الْعَذَابِ بِتَقْدِيرٍ مُّضَافٍ إِلَى عَذَابٍ وَقِيلَ خَالَ مِنَ الْعَذَابِ ﴿۳﴾ إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿۴﴾ وَلَقَدْ أَخَذْنَاَّهُمْ مِنْ أَيِّ بَنِي إِسْرَٰئِيلَ (عَلَىٰ عِلْمِهِمْ) مِنْ بَخَالِهِمْ (عَلَى الْعَالِيَيْنِ) أَيِّ غَالِبِي زَمَانِهِمْ أَيِ الْبَطْلَاءِ وَأَخَذْنَاَّهُمْ مِنَ الْأَكْيَافِ مَا فِيهِ بِلَاءٌ مُّهِينٌ ﴿۵﴾ بَغْنَةً ظَاهِرَةً مِنْ فُلُقِ الْبَحْرِ وَالْمَرْ وَالسَّلْوَىٰ وَغَيْرِهَا (إِنْ هُوَ لَإِ) كَفَارِ مَكَّةَ (لَيَقُولُونَ) (إِنْ هِيَ) مَا الْمَوْتَةُ الَّتِي بَنَدْنَا الْخَنَاءَ (إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ) أَنَا بَعَثَ بَعْدَ مَوْتِ أَيِّ لَحْيَا قَالَ تَعَالَى أَهْمُ غَيْرَ أَمْ قَوْمُ تُهْمَ هُوَ نَبِيٌّ أَوْ رَجُلٌ صَالِحٌ (وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ) مِنَ الْأَنْبِيَاءِ (أَهْلَكْنَاهُمْ) بِكُفْرِهِمْ وَالْفُتْنِ لَبَسُوا أَفْوَى مِنْهُمْ وَأَهْلِكُوا (إِنَّهُمْ كَانُوا يُجْرِمُونَ) (وَمَا عَلَّمْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا عَجِينَ) بِخَلْقِ ذَلِكَ خَالَ (مَا عَلَّمْنَاهُمْ) وَمَا بَيْنَهُمَا (إِلَّا بِالْحَقِّ) أَيِّ مُجَلِّينَ فِي ذَلِكَ لِيَسْتَعْدَلَ بِهِ عَلَى قُدْرَتِنَا وَوَحْدَانِيَّتِنَا

وَهُوَ ذَلِكَ (وَلَكِنْ أَكْثَرُهُمْ أَهَى كُفَّارٍ مَكَّةَ (لَا يَعْلَمُونَ) (إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ) يَوْمَ الْيَمَانَةِ يُلْعَلُ اللَّهُ فِيهِ بَيْنَ
الْبَنَادِ (صِفَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ) لِلْعَذَابِ الدَّائِمِ (يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلَى عَنْ مَوْلَى) بِلِقَائِهِ أَوْ صَدَاقَةِ أَمِي لَا يَدْفَعُ عَنْهُ
(شَيْئًا) مِنَ الْعَذَابِ (وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ) يُنصَرُونَ مِنْهُ يَوْمَ بَدَلٍ مِنْ يَوْمِ الْفَصْلِ (إِلَّا مَنْ رَجِمَ اللَّهُ) وَلَهُمْ
الْعَذَابُ لَأَنَّهُ تَشَلَّعَ بِمَنصَمِهِمْ لَيْعُظِي (وَالَّذِينَ اللَّهُ (إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ) الْغَالِبُ فِي الْإِطَامَةِ مِنَ الْكُفَّارِ (الرَّجِيمِ)
بِالْمُؤْمِنِينَ

ترجمہ: اویہی شکہ مونہ بنی اسرائیل تہ د رسوا کونکھی سزا نہ خلاصی ورکھو یعنی د ہلکانو د
قتل او بنحو لہ نوکرانی جو رولو نہ، کوم چہ د فرعون د طرف نہ کیدلو، ونیلہی شوی
دی چہ من فرعون د عذاب نہ پہ تقدیر د مضاف سرہ بدل دے، ای من عذاب فرعون او
ونیلہی شوی دی چہ د عذاب نہ حال دے، پہ حقیقت کنبی ہفہ سرکشہ او د حد نہ د وتونکو نہ
وو، او مونہ بنی اسرائیل تہ زمونہ ددوی پہ حالاتو باندی د واقف کیدو د وجہ ددوی د زمانی
پہ عقلمندو باندی او چتوالی ورکھو، او مونہ ددوی تہ داسی نبی ورکھے چہ پہ ہفہ کنبی ہنکارہ
انعام وو، یعنی ہنکارہ نعمتو نہ وو، مثلاً سیند شلول، او من او سلوی وغیرہ، دا خلق
یعنی کفار مکہ خو ہم دا وائی چہ نشتہ داسی مرگ چہ د ہفہ نہ پس ژوند وی مگر اولہی
مرگ، یعنی دنطفہ کیدو پہ حالت کنبی او مونہ بہ د دویم مرگ نہ پس ژوندی کولو سرہ نہ
پاسو، زمونہ پلار نیکہ ژوندی کولو سرہ واپس راولٹی، کہ تاسو پہ دے خبرہ کنبی رشتونی
یے، چہ مونہ بہ د مرگ نہ پس پاسولہی شو، یعنی ژوندی کیو بہ، اللہ تعالیٰ او فرمائیل
آیا دا خلق نہ دی یا د تبع قوم؟ ہفہ نیی دی یا خوک نیک کس، او ہفہ امتونہ چہ ددوی نہ
مخکنبی وو، مونہ ہفوی د ہفوی د کفر د وجہ نہ ہلاک کرل، مطلب دا چہ دا خلق د ہفوی
نہ زیات طاقتور نہ دی، ہفوی ہلاک کرے شو او یقینا ہفوی گنہگار وو، او مونہ اسمانونو او
زمکھی لہ او خہ چہ ددے پہ مینخ کنبی دی د لویہ پہ طور پیدا کرے نہ دی، ددے پیدا کول د
(لاعین) نہ حال دے، مونہ دے دوارو لہ یعنی زمکہ او اسمان او خہ چہ ددے پہ مینخ
کنبی دی، حق سرہ پیدا کرے دی، حال دا چہ مونہ ددے پیدا کولو کنبی حکمت والا یو،
چہ ددے پہ پیدا کولو سرہ زمونہ پہ وحدانیت او قدرت باندی استدلال او کرے شی، خو
پہ کفار مکہ کنبی ہیر نہ پوہیپی، یقینا د فیصلہ ورغ یعنی ورغ د قیامت، پہ دے ورغ
باندی بہ اللہ تعالیٰ د خپلو بندگانو پہ مینخ کنبی فیصلہ او کرے، ددے ٲولو د ہمیشگیر
عذاب یو مقرر وخت دے، پہ دغہ ورغ بہ نہ دوست د دوست پکاریپی، د رشتہ دارنی پہ اعتبار
سرہ، یا د دوستی پہ اعتبار سرہ، یعنی ددوی نہ بہ لہ ہم عذاب لرے نہ کرے، او نہ بہ
ددوی مدد کولے شی، چہ دوی د عذاب نہ بچ کرے شی، یوم د یوم الفصل نہ بدل دے، مگر پہ
چاچہ اللہ مہربانہ شی، او ہفہ مومنان دی، خکہ چہ مومنان بہ د اللہ پہ اجازت سرہ د یو بل

سفارش کوی، ہفہ زبردست دی، دکافرانو نہ پہ خپلہ بدلہ اخستلو کنبی، اورحم کولو والا دی، پہ مومنانو باندی.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: ولقد نجینا بنی اسرائیل الاءه دا کلام مستانف دی، په دې سره حضور ﷺ ته تسلی مراد ده، په لقد کنبی لام د قسم محذوف په جواب باندې دلالت کوی

قوله: من فرعون: د جار په اعادې سره، د (من العذاب) نه بدل دي، او کائنا یا صادر او یا واقعا، متعلق کیدو سره د عذاب نه حال هم کیدی شی، ای صادر من فرعون.

قوله: کان: ددې اسم هو مستتر دي، او عالیا ددې خبر دي، او مسرفین د (کان دویم خبر دي.

قوله: ای غالمی زمانهم: ای العقلاء ددې عبارت اضافه په اصل کنبی د یوې شېبې جواب کول دی، کوم چې اغتواهم علی علم علی العلمین نه پیدا کیږی.

شیه: د دې آیت نه دا معلومیږی چې بنی اسرائیلو ته د ټول جهان په عقلمندو باندې فوقیت حاصل دي، حالانکه د نص صریح د (کثره عیال) نه معلومیږی، چې امت محمدیه په ټولو امتونو کنبی افضل دي؟

جواب: بنی اسرائیلو ته د هغوی د زمانې په عقلمندو باندې فوقیت حاصل وو، نه چې د قیامت د ورځې پورې په ټولو عقلمندو باندې، مفسر علام د علی العلمین تفسیر په العقلاء سره کولو په ځانې که الثقلین فرماتیلې وو نو زیات مناسب به وو، ځکه چې په عقلمندو کنبی جنات او انسانان او فرشتې ټول داخل دی، حالانکه بنی اسرائیل د فرشتو نه افضل نه وو،

قوله: من الايات: دادالسين بیان مقدم دي، د فواصل د رعایت د وجې نه مقدم کړې شوې دي.

قوله: نعمة ظاهرة: دا د بلاء تفسیر دي، د بلاء اصل معنی امتحان دي، او امتحان چونکه د نعمت، رحمت، فراخی او د تنگ دستی، د خفگان او د خوشحالی دواړو صورتونو کنبی وی، هم په دې وجه مفسر علام دلته د بلاء ترجمه په نعمت سره کړې ده.

قوله: السن: اسم دي، یو قسم شبنم رنگ والا گوند دي، په دواډی تیه کنبی د حیران او پریشان بنی اسرائیلو د پاره به الله تعالی روزانه د اونو په پاتړو باندې لگولو.

قوله: سلوي: سلوی یو وره شان مرغی ده، چې هغې ته تیترو وئیلې شی، په قاموس کنبی ددې واحد سلوة لیکلې دي، په صحاح کنبی د اخفش نه منقول دی چې ددې واحد نه

دی اوریدلے شوے، داسے معلومیری چے ددی واحد او جمع دواړه یو دی،

هوله: هولا: دا د اسم اشاره قریب د پاره ده، دکافرانو د تحقیر او تذلیل دپاره ئې اسم اشاره قریب استعمال کړې ده

هوله قوم تيم: دا ئم حمیری دی، ابو کریب دده کنیت، او د ده نوم اسعد دی. انصار بنی حیره ده طرف ته منسوب دی، حیره د کوفې د یو ښار نوم دی،

هوله والذین من قبلهم: ددی عطف په قوم تيم باندې دی،

[آیاتونه: ۴۲-۵۹]

إِنَّ شَجَرَةَ الزُّمُرِ هِيَ مِنْ أَخْبَثِ الشَّجَرِ الْمَرْبُوهَةِ بِهَا تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى فِي الْخَجِيمِ (طَعَامُ الْأَجِيمِ) أَيْ جَهَنَّمَ وَأَصْحَابَهُ ذَوِي الْإِلْهِمِ الْكَبِيرِ (كَالْمُهَلِّ) أَيْ كَذَوِي الزَّيْتِ الْأَسْوَدِ خَيْرٌ ثَانٍ (تَعَالَى فِي الْبَطُونِ) بِالْفَوْقَانِيَةِ خَيْرٌ ثَالِثٍ وَبِالْخَتَانِيَةِ خَالٍ مِنَ الْمَهْلِ (كَعَلَى الْحَجِيمِ) الْمَاءِ الشَّدِيدِ الْخَرَارَةِ (عُدْوَةٌ) يُقَالُ لِلزَّيْنَانِيَةِ خَذُوا الْأَجِيمَ (فَاعْطَلَوْهُ) بِكُسْرِ التَّاءِ وَضَمِّهَا جُرُوهٌ بِفِطْرَةٍ وَجِدَّةٍ (إِلَى سَوَاءِ الْحَجِيمِ) وَسَطِ النَّارِ (أَمْرٌ صَبُوهَا) قَوْفٌ رَأْسُهُ مِنْ عَذَابِ الْحَجِيمِ أَيْ مِنَ الْخَجِيمِ الَّذِي لَا يُفَارِقُهُ الْعَذَابُ فَهُوَ أَتْلَعُ مِمَّا فِي آيَةٍ (يَصْبُ مِنْ فَوْقِ رِقْوَتِهِمُ الْحَجِيمِ) وَيُقَالُ لَهُ (دُقٌّ) أَيْ الْعَذَابُ (إِنَّكَ أَتَيْتَ الْعَزِيزَ الْكَرِيمَ) بِزَعْمِكَ وَقَوْلِكَ مَا بَيْنَ خَبَلَيْهَا أَعَزُّ وَأَكْرَمُ مِنِّي وَيُقَالُ لَهُمْ (إِنَّ هَذَا) الَّذِي تَزَوُّونَ مِنَ الْعَذَابِ (مَا كُنْتُمْ بِهِ مُعْتَمِدِينَ) فِيهِ تُشْكُونُ (إِنَّ الْمُتَّقِينَ) فِي مَقَامِهِمْ مُجْلِسٌ (أَمِينٌ) يُؤْمِنُ فِيهِ الْخَوْفُ (فِي جَنَاتٍ) بَسَاتِينَ (وَعِيونَ) (يَلْبَسُونَ مِنْ سُدُوسٍ) (وَأَسْتَبْرَقَ) أَيْ مَا رَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا غُلِظَ مِنْهُ (مُعْتَقِلِينَ) خَالٍ أَيْ لَا يَنْتَظِرُ بَعْضُهُمْ إِلَى قَفَا بَعْضٍ لِدَوْرَانِ الْأَمْرِ بِهِمْ (كَذَلِكَ) يُقَرَّرُ قَبْلَهُ الْأَمْرُ (وَدَوَّجْنَاهُمْ) مِنَ التَّزْوِيجِ أَوْ قَرْنَاهُمْ (بِجُورِ عَيْنٍ) بِنِسَاءٍ بَعْضٍ وَابْتِغَاتِ الْأَعِينِ حَسَانِهَا (يَدْعُونَ) يَطْلُبُونَ الْخَدَمَ (فِيهَا) أَيْ الْجَنَّةُ أَنْ يَأْتُوا (بِكُلِّ قَاكِتَةٍ) فِيهَا (أَمِينِينَ) مِنْ انْقِطَاعِهَا وَمَضَرَّتِهَا وَمِنْ كُلِّ مَخُوفٍ خَالٍ (لَا يَدْعُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَ الْأَوَّلَى) أَيْ الَّتِي فِي الدُّنْيَا بَعْدَ خِيَالِهِمْ فِيهَا قَالَ بَعْضُهُمْ إِلَّا بِمَعْنَى بَعْدَ (وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْحَجِيمِ) (فَضْلًا) مُضَرَّرٌ بِمَعْنَى تَفَضُّلاً مُنْصُوبٌ بِتَفَضُّلٍ مُقَدَّرٍ (مِنْ رَبِّكَ ذَلِكَ) هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (فَأَنَّمَا يَسْتَرْثَاؤُهُ) سَهْلَتَا الْقُرْآنِ (بِلِسَانِكَ) بِلَفْظِكَ لِنَفْسِهِمُ الْقُرْبَ بِنِكَ (لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ) يَنْتَظِرُونَ فَيُؤْمِنُونَ لِكُنْهَمُ لَا يَوْمِنَ (فَارْتَقِبْ) أَنْتَظِرْ هَلَاكَهُمْ (إِنَّهُمْ مُرْتَقِبُونَ) هَلَاكُكَ وَهَذَا قَبْلَ نَزُولِ الْأَمْرِ بِجَهَادِهِمْ

توجه: بې شکه د زقوم اونه چې ترخه او د خبیثو نه خبیثه ده، په تهامه کښې پیدا کیږی، الله تعالی به دا په دوزخ کښې پیدا کړی، د مجرمانو خوراک دي، یعنی دابو جهل او د هغه د ملگرو چې ډیر گنهگار دی، او هغه د تورو تیلو یعنی د تارکولو (تلجهت) په شان دی، کالمهل خبر ثانی دی، هغه به د ډیرو گرمو اوبو په شان په خپته کښې یشیږی، نفلی، په تاء فوقانیه سره دریم خبر دی، او په یاء تختانیه سره د المهل نه حال دی، په جهنم باندې

مقرر فرشتو ته به حکم او کړې شى، چې مجرمان او نيسى، بيا په راځلکلو سره د جهنم مينځ ته اورسوي، (فاعتلوه) د تاء په کسرې او ضمي سره، يعنى دوى په سختي سره راکاږي، بيا ددوى په سر باندې د گرمو اوبو عذاب توي کړي، يعنى گرمې اوبه چې دهغې نه به عذاب نه جدا کيږي، دا تعبير زيات بليغ دې، د هغه تعبير نه کوم چې په صحن فوق دومرهمر کسبې اختيار کړې شوې دې، ده ته به اوونيلې شى، چې د عذاب مزه اوځکه، ته په خپل گمان کسبې دير عزت او اکرام والاوي، د خپل دې قول د وجې نه چې د مکې د دواړو غرونو په مينځ کسبې ځما نه زيات عزت او وقار والا نشته، دوى ته به اوونيلې شى، دا عذاب کوم چې تاسو گورنى، هغه دې چې د کوم په باره کسبې به تاسو شک کولو، بې شکه د الله نه ويريډونکى خلق به د امن او د آرام په مجلس کسبې وي، چه په هغې کسبې به هغوى د ويرې نه محفوظ وي په باغونو او چينو کسبې د نرو او پيرو رينمو لباس به ئې اغوستي وي يويل ته به مخامخ ناست وي متقابلين حال دي، ددوى د بالختونو د گول والى د وجې نه به دوى د يو بل شاه نه وينى، خبره هم داسې ده، کذلک نه مخکسبې به الامر مقدر منلې شى، او مونږ به د سپينو غټو غټو ښکلې سترگو والا حورو سره دوى نکاح اوکړو، يا به ددوى جوړه ورسره اولگرو، جنتيان به په به جنت کسبې د خادمانو نه د قسما قسم ميوو فرمائش کوي، او د هغې د ختميدو او د هغې د نقصان او هر قسم ويرو نه به دوى په امن کسبې وي، (آمين) د يدعون د ضمير نه حال دې، هلته به دوى د مرگ مزه نه ځکي، سوا ددې اولنى مرگ نه چې هغه دوى په دنيا کسبې د ژوند نه پس اوځکلو، بعضې خلقو ونيلې دي چې الا د بعد په معنى کسبې ده، دوى الله د دوزخ د عذاب نه صرف ستا د رب په فضل بچ کړل، فضلا مصدر دې، د تفضلا په معنى کسبې دې، تفضل د مقدر د وجه منصوب دې، هم دغه ده لوي کاميابي، مونږ دې قرآن لره ستا په ژبه کسبې اسان کړو، چې عرب ئې ستا نه واورى او پوهه شى، چې هغوى نصيحت حاصل کړي، او ايمان راوړي، خو هغوى ايمان راوړونکې نه دي، اوس نه ددوى د هلاکت په انتظار کسبې اوسه، دوى هم ستا د هلاکت په انتظار کسبې دي، دا حکم دوى ته د جهاد د حکم د نازليدو نه مخکسبې وو،

د قيوداتو فوائد او تسهيل

قوله: شجرت الزقوم: شجرت دلته په تاء مجروره سره دې، په قرآن کسبې په باقى ځايونو کسبې په تاء مدوره سره دې، د وقف په حالت کسبې (ه) او (تاء) دواړه ونيلې شى.

قوله: زقوم: يو ځنگلى بوټې دې، د چنبيلې په شان په دې باندې گلونه راخيژي، دا د جهنميانو خوراک دې، په اردو کسبې ورته توهه او په هندئ کسبې ورته ناگ پهن ونيلې شى، ددې مزه ترخه او تروه بې مزه وي.

هوله: تهامه: مکه مکرمه د ملک حجاز جنوبی علاقه ده، د نسبت د پاره تهامه وئیلې شی، جمع نې همامون لوممامون راخی،

هوله: کالمهل: ویلې شوې دهات، دردی، انختې (کولې)، د تیلو وغیره باقی مانده، دت الاسود تار کول.

هوله طهار الاثیم: د (ان) خبر اول دې، او کالمهل خبر ثانی دې، او تغلی (په) تاء سره خبر ثالث دې، او په یاء سره د المهل نه حال دې.

هوله: صوا فوق راسه من عذاب الحمیم: کښې زیاته مبالغه ده، په نسبت د هصب من فوق دهمهم الحمیم په اولنی آیت کښې د عذاب په سر باندې د تویولو حکم دې، گویا چې اوبه دومره گرمې دی، چې هغې نه خپله عذاب جوړ شوې دې، لهدا گرمائش به اوس ددې نه جدا کیږي نه، ځکه چې گرمائش اوس صفت پاتې نه شو، بلکه خپله موصوف شو، په دې کښې مبالغه زیاته ده، په نسبت ددې وئیلو چې په دوی باندې گرمې اوبه توی کړی، دلته اوبه موصوف او گرم ددې صفت دې، او صفت د موصوف نه جدا کیدی شی،

هوله: او قرناهم: دا ددې شېبې جواب دې، چې زوجنا متعدی بنفسه دې، حالانکه دلته ددې صله دهموعین بآء ده؟

جواب دا دې، چې زوجنا په معنی د قرنا دې، لهدا ددې صله بآء راوړل صحیح دی.

[۴۵] سورة الجاثية

سورة الجاثية مكية الاقل للذين آمنوا يغفروا (الآية) وهي ستاوسبع وثلاثون آية

سورة جاثیه مکی دی، بغیر د: قل للذين آمنوا يغفروا آیت نه، او په دې کښې شپږ دیرش، یا اووه دیرش آیاتونه دی.

[آیاتونه: ۱-۱۱]

بسم الله الرحمن الرحيم (حم) الله أعلم بمراده به تنزيل الكتاب) القرآن مبتدا (من الله) خبره (العزيز في ملكه (الحكيم) في منعه (ان في السماوات والأرض) أي في خلقهما (لايات) دالة على قدرة الله وقدرته تعالى (المؤمنين) وفي خلقكم أي في خلق كل منكم من نطفة ثم علقه ثم مضى إلى ان صار إنسانا (و خلق ما يثبت) يثبت في الأرض (من دابة) هي ما يدب على الأرض من الناس وغيرهم (آيات لقوم يعقلون) بالثبت (و) في اختلاف الليل والنهار) ذهابها وجمعها (وما أنزل الله من السماء من رزق) مطر لانه سب الرزق (فأحيا به الأرض بعد موتها وكسوف الزمان) تغيبها مرة جنوبا ومرة شمالا (ونارده وخارج) آيات لقوم يعقلون) الدليل فيؤمنون (بلك) الآيات المذكورة (آيات الله) حجبها الدالة على وخدايته (تلقوها) تلقوها (عليك بالحق) متعلق بتلقوها (فأبقي حديث بعد الله) أي حديثه وهو القرآن

وَأَيَّاتِهِ خُجِّجَ (يُؤْمِنُونَ) أَيْ كُفَّارٌ مَكَّةَ أَيْ لَا يُؤْمِنُونَ وَفِي قِرَاءَةِ بِالثَّاءِ (وَيْلٌ) كَلِمَةً عَذَابٍ (لِكُلِّ أَفَّاكٍ) كَذَّابٍ (أَلَيْسَ كَثِيرٌ الْإِسْمُ) يَتَّبِعُهُ آيَاتُ اللَّهِ (الْقُرْآنَ) تَتْلَى عَلَيْهِ تُرْمِضُ عَلَى كُفْرِهِ (مُسْتَكْبِرًا) مُتَكَبِّرًا غَنَ الْإِيْمَانُ (كَأَن لَّمْ يَتَّبِعْهَا قَبِيْرُهُ يَعْذَابُ أَلَيْسَ) مُؤْلَمٌ (وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا) أَيْ الْقُرْآنَ (شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا) أَيْ مَهْزُوَةً بِهَا (أَوَّلِيْكَ) أَيْ الْأَفَّاكُونَ (لَهُمْ عَذَابٌ مُبِينٌ) ذُوْ إِهَانَةٍ مِنْ وَدَائِهِمْ أَيْ أَنْفُسِهِمْ لِأَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا (جَهَنَّمَ وَلَا يُغْنِي عَنْهُمْ مَا كَسَبُوا) مِنْ الْمَالِ وَالْفِعَالِ (شَيْئًا وَلَا مَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ) أَيْ الْأَصْنَامَ (أَوَّلِيَاءَ) وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (هَذَا) أَيْ الْقُرْآنَ (هُدًى) مِنَ الضَّلَالَةِ (وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ خَظٌّ) (مِنْ رَجَزٍ) أَيْ عَذَابٍ (أَلَيْسَ مُوجِعٌ

توجہ۔ شروع کوم د اللہ پہ نوم سرہ چہ دیر مہربانہ او دیر رحم کولو والا دی، ہم، ددی مراد اللہ بنہ پیڑنی، کتاب یعنی د قرآن نازلیدل د اللہ طرف نہ دی، (من اللہ) خبر دی، کوم چہ پہ خیلہ بادشاہی کنبی غالب او پہ خیل کارونو کنبی حکمت والا دی، بہی شکہ پہ اسمانونو او زمکہ کنبی یعنی ددی دوارو پیدا کولو کنبی داسی نبی دی، چہ د اللہ پہ قدرت او واحدانیت باندی دلالت کوی، او خیلہ ستاسو پیدائش کنبی یعنی تاسو تول نہی د نطفہ نہ پیدا کولو کنبی، بیانی د چکہ وینی نہ، بیانی د غوینی د تکرہ نہ تردی چہ ہفہ د انسان نطفہ وی او ددی خناورو پہ پیدائش کنبی کوم چہ ہفہ پہ زمکہ باندی خوروی، (دابة) ہر ہفہ خیز دی چہ پہ زمکہ باندی گرخی، انسان وغیرہ، پہ بعث باندی یقین ساتونکی قوم د پارہ دیری نبی دی، او د شہی ورخی پہ بدلولو کنبی یعنی ددی پہ تلو اوراتلو کنبی او پہ ہفہ رزق کنبی (پہ) باران کنبی، چہ ہفہ ہی د اسمان نہ نازلوی، خکہ چہ باران د رزق سبب دی، ددی باران پہ ذریعہ اللہ تعالیٰ زمکہ ژوندی کرہ، ددی د مرہ کیدو نہ پس، او د ہواگانو پہ بدلولو کنبی ہم کلہ جنوب طرف تہ، کلہ شمال طرف تہ، کلہ یخی او کلہ گرمی، ہفہ خلقو د پارہ نبی دی، کوم دلیل پوہیپی، چہ ایمان راوری دا نبی چہ ذکر شو د اللہ نبی دی، یعنی د ہفہ داسی دلیلونہ دی چہ د ہفہ پہ وحدانیت باندی دلالت کوی، چہ ہفہ مونہ تاتہ صحیح طریقہ سرہ اوروو، (بالحق) د (نتلوا) متعلق دی، نو د اللہ خبرہ، او ہفہ قرآن دی، او د ہفہ د دلیلونو نہ پس د چا پہ خبرہ پہ دا کفار مکہ ایمان راوری، او پہ یو قرات کنبی پہ تاء سرہ (تؤمنون) دی، او پہ ہر دروغون گنہگار پہ دیر والی سرہ گناہونہ کولو والا باندی افسوس دی، چہ د اللہ ایتونہ (قرآن) اوری کوم چہ پہ دہ باندی لوستلی شی، بیا ہم د ایمان نہ تکرہ کوی، او پہ کفر باندی کلک اوسیپی، گویا چہ دی آیتونو لرہ ہی اوریدلی ہم نہ دی، نو داسی خلقو تہ د دردناک عذاب خوشخبری واوروہ، او چہ کلہ زمونہ پہ ایتونہ یعنی پہ قرآن کنبی دی پہ یو آیت باندی خبردار شی (پوہہ شی) نو ہفہ پس توتی کوی، ہم دغہ دی ہفہ دروغون د چا د پارہ چہ سپکونکی عذاب دی، ددی نہ مخکنبی جہنم دی، خکہ چہ ہغوی پہ دنیا کنبی دی، د مال او اعمالو

نہ چي دوی خہ کړي دي، هغه به ورته هيڅ فائده ورنکړي، او نه به هغه خه ددوی په کار راشي، کوم بتانو لره ئې چي د الله نه سوا کار ساز جوړکړي وو، او دوی د پارہ دیر لوئې عذاب دي، دا يعنی قرآن د گمراهي نه هدايت دي، او کومو خلقو چي د خپل رب ايتونه اونه منل، د هغوی د پارہ دردناک عذاب حصه ده.

د قيوداتو فوائد او تسهيل

قوله: تنزيل الكتاب: مبتداً ده، او (من الله) د کائن متعلق کيدو سره ددې خبر دي، العزيز الحكيم دواړه د الله صفتونه دي، څنگه چي مفسر علام اشاره کړې ده، او دا هم صحيح ده، چي تلليل الکتابه دهذاً مبتداً محذوف خبر وي، او (من الله) د تلليل متعلق وي.

قوله: لايات: آیات د (ان اسم کيدو د وجي نه منصوب دي، په کسري سره په اتفاق د قراؤ دي، خو راتلونکي آیات لغومولون لو آیات لغومعطون کښي رفع او نصب دواړه قراتونه جائز دي، رفع خو ځکه چي آیات مبتداً مؤخر ده، او في خلقکم خبر مقدم دي، او نصب ځکه چي ايات معطوف دي په ايات اول باندې، کوم چي د (ان اسم دي، او في خلقکم معطوف دي، په في السموات والارض باندې، کوم چي د (ان خبر واقع شوې دي، په دي کښي د عامل واحد په دوو معمولو باندې عطف دي، کوم چي په اتفاق سره جائز دي.

قوله: وخلق ما يبيح: شارع علام (خلق) مضاف مقدر منلو سره اشاره اوکړه، چي ددې عطف په خلقکم باندې دي، دا هم صحيح ده، چي د ما يبيح عطف د خلقکم په (کم) ضمير مجرور باندې وي، خو دا به د هغه خلقو په نيز جائز وي، چي په ضمير مجرور باندې بغير د اعادي د جار نه عطف جائز گنري،

قوله: وفي اختلاف الليل والنهار: في بنکاره کولو سره اشاره ئې اوکړه چي دلته (في) مقدر ده، څنگه چي د قرات شاذه نه ددې تائيد کيږي.

قوله: تلك آيات: مبتداً خبر دي، او تتلوا حال دي.

قوله: لا يؤمنون: په دي سره ئې اشاره اوکړه چي په فهای حديث کښي همزه استفهام انکاری ده.

قوله: ويل: د عذاب او د جهنم وادي، په دواړه معنو کښي مستعمل دي،

قوله: كان لمريم: کان په اصل کښي (کان) په تشديد سره وو، دا مخففه عن المثقله دي، ضمير شان محذوف دي، ای کاله او جمله يا خو مستانفه ده يا حال ده

قوله: اتخذها أزوا:

سوال: د اتخذها ضمير شيئا ته راجع دي، کوم چي مذكر دي، لهذا ددې طرف ته ضمير

مؤث راجع كول صحيح نه دى؟

جواب: د معنى په اعتبار سره د مؤث ضمير راجع كول صحيح دى، خكه چې د شيانہ مراد آيت دى،

دويم جواب: آيا طرف ته راجع كول هم صحيح دى،

قوله: اي اسامه: دې خبرې ته اشاره ده چې وړه اسامه و غلف دواړو په معنى كښې استعماليرى.

[آياتونه: ۱۲-۲۱]

اللّٰهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ يَجْرِي الْفُلْكَ السُّنَنِ (فِيهِ يَأْمُرُ) وَاذِيهِ (وَلَتَبْتَثُوا) تَطْلُبُوا بِالْجَارِ (مِنْ فَهْلِهِ) وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ) مِنْ شَمْسٍ وَقَمَرٍ وَنُجُومٍ وَمَاءً وَغَيْرِهِ (وَمَا فِي الْأَرْضِ) مِنْ ذَاتَةٍ وَشَجَرٍ وَنَبَاتٍ وَأَنْهَارٍ وَغَيْرِهَا أَيْ خَلَقَ ذَلِكَ لِمَنَافِعِكُمْ (جَمِيعًا) تَأْجِدُ (مِنْهُ) خَالِ أَيْ سَخَّرَهَا كَاتِبَةً مِنْهُ تَعَالَى (إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ) فِيهَا قِيُومُونَ (قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ) بِخَالِدُونَ (أَيَّامَ اللَّهِ) وَقَاتِمَةً أَيْ اغْفِرُوا لِلْكَفَّارِ مَا وَقَعَ مِنْهُمْ مِنَ الْأَذَى لَكُمْ وَهَذَا قِتْلُ الْأَمْرِ بِجَهَادِهِمْ (لِيُجْزِيَ) أَيْ اللَّهُ (وَفِي قِرَاءَةِ) بَالُون (قَوْمًا يَكَاكُلُوا يَكْبُونَ) مِنَ الْغَفْرِ لِلْكَفَّارِ أَذَاهُمْ (مِنْ عَمَلٍ صَالِحٍ) فَلَنْفُسِهِمْ عَمَلٍ (وَمِنْ أَسَاءِ فَعَلَتِهَا) أَسَاءَ (أَمْرًا إِلَى رَبِّكُمْ تَرْجَعُونَ) تَصِيرُونَ فِيْجَارِي الْمَصْلُحِ وَالْمُسِيءِ (وَلَعَدَّ آتَيْنَا نَبِيَّ إِسْرَافِيلَ الْكِتَابَ) الْقِرَاءَةَ (وَالْحُكْمَ) بِهِ بَيْنَ النَّاسِ (وَالنَّبِيَّةَ) لِمُوسَى وَهَارُونَ مِنْهُمْ (وَوَدَّعْنَا لَهُمُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ) الْخَلَالَاتِ كَالْمَنْ وَالسَّلْوَى (وَقَضَّيْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ) غَالِبِي زَمَانِهِمْ الْغَفْلَاءِ (وَأَكْتَبْنَا لَهُمُ يَتَاتِ مِنَ الْأَمْرِ) أَمْرَ الَّذِينَ مِنَ الْخَلَالِ وَالْحَزَامِ وَنَفَخَ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ (فَمَا اخْتَلَفُوا) فِي بَعْثِهِ (إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ نَبِيًّا بَيْنَهُمْ) أَيْ لِمَنْ حَدَثَ بَيْنَهُمْ حَسَدًا (لَهُ) (إِنَّ رَبَّكَ يَغْفِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ (أَمْرًا جَعَلْنَاكَ) يَا مُحَمَّدٌ (عَلَى شَرِيعَةٍ) طَرِيقَةٍ (مِنْ الْأَمْرِ) أَمْرَ الَّذِينَ (قَاتِمَةً) وَلَا تَتَّبِعُهُمْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ) فِي عِبَادَةِ غَيْرِ اللَّهِ (إِنَّهُمْ لَن يَغْنُوا) يَذْهَبُوا (عَنْكَ مِنَ اللَّهِ) مِنْ عِدَائِهِ (شَيْئًا) وَإِنَّ الظَّالِمِينَ) الْكَافِرِينَ (بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَاللَّهُ وَلَى الْمُتَّقِينَ) هَذَا) الْقُرْآنُ (بَصَائِرَ لِلنَّاسِ) مَقَالِمَ يَتَّبِعُونَ بِهَا فِي الْأَحْكَامِ وَالْخُذُودِ (وَهَدَى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ) بِالْمَثِ (أَمْرًا) بِمَغْنَى هَفْزَةِ الْإِنْكَارِ (رَحِيبَ) الَّذِينَ اجْتَرَحُوا) اخْتَسَبُوا (السُّبُحَاتِ) الْكُفْرَ وَالْمَقَاصِي (أَنْ تُجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءٌ) غَيْرَ (مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتِهِمْ) مِمَّا وَمَقْطُوفِ وَالْمُخْلَةِ بَدَلٍ مِنَ الْكَفْرِ وَالضَّمِيرِ لِلْكَفَّارِ الْمَقْتَى أَحْسَبُوا أَنْ تَجْعَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ فِي خَيْرٍ كَالْمُؤْمِنِينَ فِي رِغْدٍ مِنَ الْقَبْرِ مُسَاوٍ لِيُغْنِيَهُمْ فِي الدُّنْيَا عَثْ قَالُوا لِلْمُؤْمِنِينَ لَنْ يُغْنِيَ لِنَقْطَى مِنَ الْخَيْرِ بِمِثْلِ مَا يُغْنُونَ قَالَ تَعَالَى عَلَى وَلَقَدْ أَنْكَرَهُ بِالْهَفْزَةِ (سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ) أَيْ لَنْ الْأَمْرُ كَذَلِكَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ فِي الْقَذَابِ عَلَى خِلَافِ عَشَمِهِمْ فِي الدُّنْيَا وَالْمُؤْمِنُونَ فِي الْآخِرَةِ فِي الْقَوَابِ بِعَقْلِهِمْ. الصَّالِحَاتِ فِي الدُّنْيَا مِنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّيَامِ وَغَيْرِ ذَلِكَ وَمَا مُصْطَرَفُهُ أَيْ بَسْ حَكْمًا حَكْمَهُمْ هَذَا

ترجمہ: ہم اللہ ہفہ ذات دے دی چا چې ستاسو د پارہ سیند لره تابع کړو، چې په دې کښې د هغه په حکم (اجازت) سره کشتیانې او چلیپې، او تاسو د تجارت په ذریعہ د هغه فضل تلاش کړئ، او دا چې تاسو شکر اویاسی، نمر، سپوږمئ ستوری او اوبه وغیرہ او څه چې په اسمانونو کښې دی، او خنارو او اونې او گیا او نهرونه وغیرہ څه چې په زمکه کښې دی، هغه د خپل طرف ته ټول ستاسو تابع کړل، یعنی ذکر شوې څیزونه الله تعالی د انسانانو د فائدې د پارہ پیدا کړې دی، جمیعا تاکید دې، او (منه) حال دې، یعنی دې څیزونو لره نې تابع کړل په داسې حال کښې چې دا ټول د هغه د طرف نه دی، بې شکہ ددې په تابع کولو کښې د هغه خلقو د پارہ چې په دې کښې غور او فکر کوی، ډیرې نښې دی، چې ایمان راوړی، تاسو ایمان والو ته اووایئ چې هغه خلقو ته معافی اوکړی چې د الله د ورځو واقعاتو نه ویره نه کوی، یعنی د کافرانو د طرف نه چې تاسو ته کوم تکلیف درسیدلې دې هغه معاف کړئ، او دا دوی ته د جهاد حکم ورکولو نه مخکښې حکم دې، چې الله تعالی مومن قوم ته د هغه عمل ښه بدله ورکړی، یعنی د کافرانو د تکلیفونو د معاف کولو بدله، څوک چې نیکي کوی هغه به د خپلې نفع د پارہ کوی، او څوک چې خراب عمل کوی د هغې نقصان هم په هغه باندې دې، بیا تاسو لره خپل رب طرف ته واپس کیدل دی، چې هغه نیکانو او بدکارو ته بدله ورکړی، او یقینا مونږ بنی اسرائیل ته کتاب تورات او حکمت چې د هغې په ذریعہ د خلقو په مینځ کښې فیصله اوکړی، او هم په هغوی کښې مو موسی علیہ السلام او هارون علیہ السلام لره نبوت ورکړو، او مونږ هغوی ته پاکه حلاله روزی ورکړې وه، لکه من او سلوی، او مونږ هغوی ته د هغوی په زمانه کښې د ټولې دنیا په عقلمندو باندې فضیلت ورکړې وو، او مونږ دوی ته د دین په معامله کښې، یعنی حلال او حرام او د محمد ﷺ بعثت په باره کښې، ښکاره او صفا دلیلونه ورکړې وو، بیا دوی د علم راتلو نه پس د محمد ﷺ د پیغمبرنۍ باره کښې اختلاف اوکړو، د ضد د وجې نه په خپل مینځ کښې، یعنی د هغه دشمنۍ نه په سبب، چې ددوی په مینځ کښې د محمد ﷺ سره د حسد په وجه پیدا شوې وه، په کومو څیزونو کښې چه دوی اختلاف کوی ستار ب به ددوی په مینځ کښې د قیامت په ورځ عملی فیصله به اوکړی، بیا مونږ اې محمد ﷺ تاسو د دین په یو خاص طریقہ باندې کړئ، نو تاسو په دې طریقہ باندې چلیپئ، او د غیر الله د عبادت په معامله کښې ددې جاهلانو په خواش باندې مه چلیپئ، یاد اوسائئ چې دا خلق ستا نه د الله عذاب هرگز لرې کولې نشی، او بوهه شه، چې ظالمان کافر خلق په خپل مینځ کښې د یو بل دوستان وی، او د پرهیزگارو او مومنانو کارساز الله دې، او دا قرآن د خلقو د پارہ بصیرت او هدایت او رحمت دې، په بعثت بعد الموت باندې ایمان ساتونکی خلقو د پارہ، آیا د هغه خلقو کوم چې دگناهونو د کفر او معاصی جرمونه کوی، دا خیال دې چې مونږ به دوی د هغه خلقو په شان کړو چې ایمان ئې راوړې دې، ؟ او نیک عملونه ئې اوکړل، چه ددوی مرگ او ژوند بهیو شان شی؟

(۱) د ہمزہ انکار پہ معنی کنبی دے، سواء خبر مقدم دے، او ہماھرو مہماھر مبتدا او معطوف دہ، او جملہ د کاف نہ بدل دے، او دواړہ ضمیر ونہ د کافرانو د پارہ دی، دآیت معنی دا دہ چې ایا دا کافران گمان کوی چې مونږ دوی په آخرت کنبی د مومنانو پشان کړو، یعنی د ژوند په خوشحالولو کنبی، چې ددوی خوشحالی به یو شان وی، ځکه چې دوی مومنانو ته وئیلې وو چې فرض کړه مونږ ژوندی کړې شو نو مونږ ته به داسې خیر راکړې شی څنگه چې به تاسو ته درکړې شوې دی، همزه نې د انکاری منلو په صورت کنبی او فرمائیل خرابه فیصله ده کومه چې دوی کوی، یعنی خبره داسې نه ده، دوی به په آخرت کنبی د دنیا د عیش نه خلاف په عذاب کنبی وی، او مومنان به په آخرت کنبی په دنیا کنبی د کړې شوې نیک عملونو مثلاً مونځ، زکوٰۃ، روژه وغیرہ په وجه ثواب حاصلوی، (ما یمکون) کنبی (ما، مصدریہ ده، یعنی ددوی دا فیصله ډیره خرابه ده.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: وسخر لکم ما فی السموات وما فی الارض جمیعاً منه: واو عاطفه دې، ددې جملې عطف په مخکیننې جملہ باندې دې.

قوله: جمیعاً: دمانه حال دې، او «منه سخرها» ضمیر نه حال دې، ای سخرها کائنۃ منه تعالیٰ، علامه محلی جمیعاً لره د (ما) موصولہ تاکید گرخولې دې، کوم چې د سخر مفعول دې، غالباً داد علامه محلی **کائنۃ** وهم دې که جمیعاً د (ما) موصولہ تاکید وو، نو جمیعہ به وئیلې شو، علامه محلی غالباً په دې کنبی د ابن مالک اتباع کړې ده، ددې نه علاوه د جمیعاً په ذریعہ تاکید قلیل الاستعمال دې، لهذا قرآن په دې باندې محمول کول بهتره نه دی

قوله: منه: حال دې، ای سخرها کائنۃ منه تعالیٰ،

قوله: لیجزی قوماً بما كانوا یکسبون: ذکر شوې جملہ د معاف کولو علت دې، او د قوم نه مراد قوم مومن دې، او دما كانوا یکسبون نه مراد د معاف کولو عمل دې، مطلب دا دې چې د کافرانو د طرف نه په تکلیف رسولو باندې د صبر کولو حکم ورکړې شوې دې، دې د پارہ چې الله تعالیٰ د قیامت په ورځ معاف کونکو ته ښه بدله ورکړی، خو دا حکم د جهاد د حکم راتلونک د مخکینې زمانې دې.

د آیت دویمه معنی

د قوم نه مراد کفار دی، او د ما کسبوا نه مراد د مشرکانو هغه بې ډوله او غیر مناسبت حرکتونه دی چې مومنانو سره به نې د تکلیف رسولو په شکل کنبی کول، او د جزاء نه مراد سزا ده، مطلب دا دې چې ای مومنانو تاسو د انتقام او د بدلې کوشش مه کوئ، بلکہ مونږ به خپله ددوی نه بدله واخلو، خو اولنن معنی راجع ده.

قوله: قل للذين آمنوا يغفروا: د (قل، مقوله اغفروا ده، چې جواب امر يعنى د يغفروا للذين د دلالت د وجې نه محذوف ده، تقديرى عبارت دا دې قل لهم اغفروا يغفروا او (لهوى) امر مقدر "اغفروا" علت دې، علامه محلى د (ما كانوا يكسبون) تفسير په (من الغفر لكفار اذاهم) سره كولو كېنې اشاره او كړه چې اول معنى راجع ده.

قوله: ولقد اتينا بنى اسرائيل الكتاب: د بنى اسرائيلو درې كتابونه دى، زبور، تورات، او انجيل، خو په دې كېنې چونكه تورات اصل دې، كوم چې د دې نورو كتابونو په ځاى كفايت كوى، ځكه دلته په تورات باندې اكتفا شوې ده.

قوله: العقلاء: مناسب به وه چې مفسر د العقلاء په ځانې الثقليين ونيلى وي، ځكه چې په عقلاء كېنې ملائكه هم راځي، حالانكه فرشتې د اسمانى كتابونو مكلف نه دى، د بيضاوى عبارت وفضلناهم على العليين حيث اتيناهم ما لم يزلوا احد اغيروهم، د قاضى بيضاوى په قول حيث اتيناهم الغ كېنې دې خبرې ته اشاره ده، چې عالمي زمانه هم ضرورت نشته، ځكه چې مراد ددې فضائلو نه خصوصيت بيانول دى، كوم چې په حقيقت كېنې نورو ته حاصل نه وو، او د جزوى فضيلت نه كلي فضيلت نه ثابتېږي، مثلاً په بنى اسرائيلو كېنې د دير انبياؤ راتلل، د سيند شلولو نه پس لاره وركول، ددوى دشمن فرعون غرقيدل، د من او سلوى نازليدل، د يو كانړى نه دولس چينې جارى كيدل، ددې نه معلومه شوه چې د اجر او ثواب په اعتبار سره فضيلت مراد نه دې (جمل ملخص).

قوله: بعثة محمد: ددې عطف په الدين باندې دې، اى امر بعثه محمد.

قوله: لبقي حدث: په دې كېنې دوو خبرو ته اشاره ده، اول دا چې بغيا د اختلاف علت دې، او دويم دا چې د بنى اسرائيلو په مينځ كېنې د اختلاف سبب ددوى په خپل مينځ كېنې ضد او جهالت دې.

قوله: هذا بصائر للناس:

سوال: هذا مبتدا ده كوم چه واحد دې، او بصائر جمع ده، په دواړو كېنې مطابقت نشته؟
جواب: د هذا نه مراد دير ايتونه او مختلف دليلونه دى، لهذا د معنى په اعتبار سره په مبتدا خبر كېنې مطابقت شته.

قوله: فى عبادة غير الله: ددې تعلق د لا اله الا الله سره دې.

قوله: معالهم: د معلم جمع ده، هغه نښې ته وائي چې د هغې په ذريعې سره د لارې خوند نه كيږي، يعنى دا ايتونه احكامو طرف ته لار خوند نه كوي،

قوله: الذين اجتروا الهيات: د حسب فاعل دي، او جمله ان لجهلهم الخ د حسب د دوؤ
مفعول قائم مقام دي.

قوله سواء به رفع سره، **هماهرمعاه** در مبتدا خبر مقدم دې، او کسانى سواء به کالدين آموا کښې د ضمير مجرور نه حال واقع کيدو د وجې نه منصوب وئيلې دې، يا ځکه منصوب دې، چې د حسب مفعول ثالث دې، او بعضې حضراتو د نعملهم د مفعول نه بدل الاشتمال واقع کيدو د وجې نه منصوب وئيلې دې،

قوله: ليس الامر كذلك: په دې کښې دې خبرې ته اشاره ده چې په ام حسب کښې همزه د استفهام انکاری د باره ده.

مناسب دا وه چې مفسر علام لیس الامر کولک په ساوما همکون باندې مقدم کړې وي، ځکه چې دا جمله هم دي سره تړلې ده.

قوله: ما مصدرية: بئس ما محكون كئيب (ما، مصدریه ده، او د ما محكون په معنی کئیب ده، اود بئس فاعل دې، کوم چې ظاهر دې، خو چې کله فاعل ظاهر وی نو بیا تمیز نه وی، د شارح بئس حکما وئیل په دې خبره باندې دلالت کوی چې حکما تمیز دې، او چې کله تمیز وی نو فاعل مستتر وی، کوم چې د (ما، مصدریه کیدو سره منافی ده، ابن عطیه وئیلې دی چې (ما، مصدریه ده، ای ساء المحکمه حکمه په دې صورت کئیب الحکم فاعل دی، او حکمهم مخصوص بالذم

[آیاتونہ: ۲۲-۳۶]

وَجَعَلَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ الْهَاتِيَيْنِ فَتَعَلَّقَ بِخَلْقِ لَيْلَى عَلَى فُتْرَتِهِ وَوَعْدَاتِهِ وَلِيُخَيِّرَ كُلَّ نَفْسٍ مِمَّا كَسَبَتْ مِنْ التَّقَاتِ وَالطَّاعَاتِ فَلَا يَسَاوِي الْكَافِرَ الْمُؤْمِنَ (وَهُم لَا يَظْلُمُونَ) (أَقْرَأْتِ) أَخْبَرْنِي (مَنْ) اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ مَا يَهْدُوهُ مِنْ خَجَرٍ يَنْدُ خَجَرٌ يَزَاةً أَحْسَنَ وَأَحْسَنَهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمِهِ بِنُتْ تَعَالَى أَيْ عَالِمًا بِأَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الضَّلَالَةِ فَبَدَّلَ خَلْفَهُ (وَعَزَّمَهُ عَلَى سَمْعِهِ وَكَلْبِهِ) فَلَمْ يَسْمَعْ الْهَدَى وَلَمْ يَتَفَقَّهْ (وَجَعَلَ عَلَى بَصَرِهِ غِشَاوَةً) غَلَمَةً فَلَمْ يَبْصُرِ الْهَدَى وَتَغَيَّرَ هُنَا الْفَعُولُ الْقَائِي لِزَيْتِ الْبَهْتَدِيِّ (فَمَنْ تَعَلَّقَ بِهِ مِنْ بَعْدِ اللَّهِ) أَيْ يَنْدُ بِخِلَالِهِ رِيَاءَهُ أَيْ لَا يَهْتَدِي (أَفَلَا تَذَكَّرُونَ) تَتَبَطُّونَ فِيهِ إِذْ هَامَ (إِغْنَى) الشَّاعِنِ فِي الدَّلَالِ (وَقَالُوا) أَيْ مَنِّيكَزُوا أَتَيْتَ (مَا) هِيَ أَيْ الْحَيَاتَانِ (إِلَّا حَيَاتَانِ) أَلَيْ هِيَ (الدُّنْيَا تَمُوتُ وَمَعَهَا) أَيْ يَمُوتُ بَعْضُ وَبَعْضًا يَبْقَى بَانَ يُولَدُوا (وَمَا) يُولَدُكَ إِلَّا الدُّهْرُ أَيْ مُزْوَرُّ الزَّمَانِ قَالَ تَعَالَى (وَمَا أَهْمُ بِذَلِكَ) الْفَعُولُ (مِنْ عِلْمَانِ) مَا (هُم لَا يَظْلُمُونَ) (وَأَفَا) تَتَلَّى عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا مِنْ الْقُرْآنِ الدَّالَّةُ عَلَى فُتْرَتِنَا عَلَى الْبَهْتِ (بَيِّنَاتٍ) وَاضِحَاتٍ خَالٍ مَا كَانَ مُجْتَمِعًا لِأَنَّ قَالُوا التَّوَابَاتِ يَا أَهْلَاءَ (إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ) أَنَا نَبِيْتُ رَبِّ اللَّهِ مُخْبِرُكُمْ مِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (لَمْ يَكُنْ لَهُمْ) يَتَّبِعُكُمْ أَهْلَاءَ (إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ) ذَلِكَ (فِيهِ وَلَكِنْ أَكْثَرُ النَّاسِ) وَهُمْ الْقَاتِلُونَ مَا ذَكَرَ (لَا يَظْلُمُونَ)

ترجمہ: اسمانونو او زمکې لره الله تعالى په حکمت سره پیدا کړل، بالحق د خلق متعلق دې، چې د هغه په قدرت او وحدانیت باندې دلالت او کړی، او چې هر کس ته د هغه د کړې شوو کارونو که د گناهونو نه وی او د نیکو نه پورا پورا بدله ورکړی، نو کافر او مومن به برابر نه وی او په دوی باندې به ظلم نه کېږي، نو اووايه آيا تا داسې کس ليدلې دې چا چې خپل خواهشاتو لره معبود جوړ کړو يعنې کاترو لره يو بل پسې خوښوی، (معبود نې جوړوی) او الله تعالى ده لره د خپل علم ازلی مطابق گمراه کړې دې، يعنې الله تعالى ته ددوی د پیدا کولو نه مخکېنې پته ده چې دې د گمراهانو نه دې. او د هغه په غوږونو او زړه باندې ټي مهر لگولې دې، چې د هغې د وجې ده هدايت نه واوريدلو او نه پوهه شو او د هغه په سترگو باندې ټي هم پرده لگولې ده، چې د هغې د وجه نه هدايت نه وینی، دلته ر آيت مفعول ثانی آيهدی مقدر دې، اوس داسې کس ته د الله نه سوا څوک هدايت ورکولې شی، يعنې د الله ده لره د گمراه کولو نه پس څوک ده ته هدايت ورکولې شی؟ يعنې څوک هدايت ورکولې نشی، آيا اوس هم تاسو نصيحت نه حاصلوئ، په دې کښې د دؤ تاگانو نه د يو تاء په ذال کښې ادغام دې، او د بعث منکرينو او وټيل چې زمونږ ژوند خو صرف هغه ژوند دې کوم چې په دنيا کښې دې، مونږ مه کېږو او ژوندی کېږو، يعنې يو مړ شی نو بل ژوندې شی، په داسې طريقه چې پیدا کېږی، او مونږ صرف زمانه مړ کولې شی، يعنې ددې چليدل، الله تعالى او فرماڼيل دوی ته ددې خبرې بالکل پته نشته، دوی صرف د اټکل نه کار اخلي، او چې کله ددوی په مخکښې زمونږ واضح ايتونه تلاوت کړې شی، يعنې د قرآن ايتونه چې زمونږ په قلوبت علی البعث باندې دلالت کوی، نو دوی سره ددې خبرې نه سوابل دليل نه وی، که چېرې تاسو په دې خبره کښې رشتونې يې، چې مونږ به ژوندی کېږو، نو زمونږ پلار نيکه ژوندی راولی، بينات حال دې، ته ورته اووايه چې هم الله تاسو ژوندی کوی، کله چې تاسو يې جانہ نطفه ونی، بيا به تاسو ته مرگ درکړی، بيا به تاسو د قيامت په ورځ ژوندی کولو سره جمع کړی، چې په هغې کښې څه شک نشته، خودیر خلق چې ددې ذکر شوې خبرې قائل دی نه پوهیږی.

د قيوداتو فوائد او تسهيل

قوله: افرآيت: اخبرنی: په دې کښې سبب وټيلو سره مسبب مراد اخستلې شوې دې، ځکه چې رؤيت د اخبار سبب دې، لهذا رؤيت سبب او اخبار ددې مسبب، او اطلاق د مجاز د قبيلې نه دې، او استفهام په معنی د امر دې، او جامع طلب دې، ځکه چې امر او استفهام دواړه په طلب کښې مشترک دی.

قوله: اضله الله علی علم: علی علم، اضله فاعل د الله نه هم حال کيدې شی، او (ه) ضمير د مفعول نه هم حال کيدې شی، مفسر علام د فاعل نه حال گرځولو سره مطلب دا بيان کړې

دے، چہ اللہ تعالیٰ د خپل علم ازلی د وجہ نه د ده د گمراه کیدلو نه د خبریدو د وجه گمراه کړو، او کومو حضراتو چې (علی علم) په (اضلہ) کښې ده ضمیر نه حال ګرځولې دې. د هغوی په نیز مطلب دا دې چې اللہ تعالیٰ د لره د پوهې باوجود گمراه کړو. ای اهلہ و عوالمہ بالحق په دې کښې ډیر مذمت دې.

قولہ: وما لهم بذلك القول:، وذلك القول نه د منکرین خدا قول وما لهم بهذا القول مراد دې. یعنی دوی سره په دې قول خپل هیڅ دلیل نشته، نه عقلی او نه نقلی، بلکه دوی په انکړ او اندازې سره خبرې کوی.

[آیاتونه: ۳۶-۳۷]

ولله ملك السماوات والأرض ويوم تقوم الساعة، ينزل منه (يومين) يحشر المبعوثون، الكافرون أي ينظر خسرانهم بأن يعيروا إلى النار (وترى كل أمّة) أي أهل دين (حاليّة) على الركب أو مخيطة (كل أمّة تدعى إلى كتابها) كتاب اغتالها ويقال لهم (اليوم تجزون ما كنتم تعملون) أي جزاء (هذا كتابنا) ديوان الحفظه (يتلى عليكم بالحق) إنا كنا نستنسخ نبت ونحفظ (ما كنتم تعملون) (فأما الذين آمنوا وعملوا الصالحات فيجد علمهم مرتبهم في رتبه) جنة (ذلك هو الفوز المبين) البين الظاهر (وأما الذين كفروا) فيقال لهم (أفلم تكن آياتي) القرآن (تتلى عليكم فاستكبرتم) تكبرتم (وكنتم قومًا مجرمين) كافرين (وإذا قيل) لكم أيها الكفار (إن وعد الله) بالبعث (حق والساعة) بالرفع والنصب (لأرسلنك) فيها فأنتم ما تدري ما الساعة (إن) ما (نظن) (الظن) قال المبرد أصله إن نحن إلا نظن ظنًا (ومأخوذ من عشتريين) أنها آية (ويبدأ) ظهر (لهم) في الآخرة (سجّات ما عملوا) في الدنيا أي جزاؤها (وحاق) نزل (بهم) ما كانوا يستهزئون أي العذاب (وقيل اليوم نساكم) نترككم في النار (كما نسيتم لقاء يومكم هذا) أي تركتم العقل ليقاين (ومأواكم النار وما كنتم من تائبين) مالمين منه (فلكم بأنكم اتخذتم آيات الله القرآن هزواً وعزّاكم الحياة الدنيا) حتى قلتم لا نبت ولا حساب (فاليوم لا تخجلون) بالبناء للفاعل وللفعول (منها) من النار (ولأهم يستعجبون) لا يطلب منهم أن يرضوا بهم بالتوبة والطاعة لأنّها لا تنفع يومئذٍ قلبه المتعبد الوصف بالخيل على وفاء وغده في المكذبين (رب السماوات ورب الأرض رب العالمين) خالق ما ذكر والعالم ما سوى الله وجميع لا اختلاف أنواعه (ربّ يذل) (وله الكبرياء) العظيمة (في السماوات والأرض) حال أي كائنه فيهما (وهو العزيز الحكيم) تقدّم

ترجمه: په اسمانونو او زمکه کښې د الله تعالیٰ بادشاهی ده، په کومه ورځ به چې قیامت قائم شی، په هغه ورځ به باطل والو یعنی د کافرو معذد یوم العیامته به بدل دې، یعنی په هغه ورځ به ددوی نقصان ښکاره شی، په داسې طریقه چې دوی به جهنم ته داخل شی، ته به ګوري چې هریو فرقه یعنی مذهب والا به په ګډو باندې یا په اجتماعي توګه باندې ناست وی، هریو ډله به

خپلو اعمالنامو طرف ته راښلې شى، او دوى ته به اووئيږلې شى نن به تاسو ته ستاسو د عملونو بدله در كړې شى، دا دې زمونږ كتاب د حفاظت كونكى فرشتو رجستر چې ستاسو په حق كېنې رشتيا وائى، مونږ ستاسو عملونه ليكل، او محفوظ كول، نو كومو خلقو چې ايمان راوړو او نيك عملونه ئې او كړل نو هغوى به د هغوى رب په خپل رحمت په جنت كېنې داخل كړي. او هم دا ښكاره كاميابى ده، خو كومو خلقو چې كفر او كړو، نو هغوى ته به اووئيږلې شى، آيا تاسو ته زمونږ ايتونه نه اوريدلې كيدل؟ بيا هم تاسو تكبر كولو او تاسو ويى مجرمان كافران او كله چې اې كافرانو تاسو ته اووئيږلې شو چې د الله د بعث وعده حق ده، او د قيامت په راتلو كېنې هيڅ شك نشته، الساعة، باندې رفع او نصب نو تاسو به وئيل چې مونږ ته پته نشته چې قيامت څه څيز دې؟ مونږ ته هسې خيال راشي، مبرد وئيلې دى چې د ما نفلن الا فلنا اصل ان نفلن فلنا دې، خو مونږ ته يقين نشته، چې قيامت راتلونكې دې، په دوى باندې به په دنيا كېنې د كړې شوو كارونو خرابي ښكاره شى، يعنى دهغې سزا او چې كوم عذاب پسې دوى توقې كولي هم هغه په دوى باندې نازل شو دوى ته به اووئيږلې شى نن به مونږ تاسو په اور كېنې پريخودلو سره هير كړو څنگه چې تاسو ددې ورځې ملاقات هير كړې وو، يعنى ددې ورځې ملاقات د پاره مو عمل پريخودلې وو او ستاسو مخاڅي جهنم دې، او ستاسو مدد كولو والا څوك نشته، يعنى د اور نه بچ كولو والا، څوك نشته، دا ځكه چې تاسو د الله په آيتونو پسې توقې كړې وې، او د دنيا ژوند تاسو په دې څوكه كېنې اچولې وئى، تر دې چې تاسو اووئيږل چې نه بعث شته او نه حساب، نو نن ورځ به نه خو دوى د دروزخ نه ويستلې كېږي، او نه به د دوى نه عذر معذرت قبلېږي، يعنى دوى ته به ددې مطالبه نه كيږي، چې خپل رب لره د توبې او اطاعت په ذريعې سره رضا كړي، ځكه چې نن ددې څه فائده نشته، (يخرجون) معروف او مجهول دواړو دې، نو د الله تعري فو نه دى يعنى بهترينه ثناء ده، د مكذيبينو په باره كېنې د خپلې وعدې پوره په كولو كوم چې د اسمانونو او د زمكې او د ټولو جهانونو رب دې، د ذكر شوى ټولو څيزونو خالق دې، او (عالم) د الله نه د سوا څيزونو نوم دې، او عالمين ددې د مختلف قسمونو د وجه نه جمع راوړلې شوې دې، او رب د (الله) نه بدل دې په اسمانونو او زمكه كېنې د الله بادشاهى ده، فى السموات والارض حال دې، يعنى حال دا دې چې د هغه لوني او عظمت په اسمانونو او زمكه كېنې دې، او هغه غالب دې، او حكمت والا دې، ددې تشرېح مخكېنې تيره شوې ده،

د قيوداتو فوائد او تسهيل

قوله: يومئذ يحضر البطلون: د يوم يوم الساعة نه بدل د تاكيد د پاره دې، او يوم يوم يوم ظرف دې، او په يومئذ كېنې تنوين د مضاف اليه په عوض كېنې دې، تقديرى عبارت دا دې يومئذ يوم الساعة

قوله: ای بظہر عمرانہم: دا ددی سوال مقدر جواب دی، چې د باطلو خلق پرستو تاوان په علم ازلی کښې متعین او لازم دی، نو بیا په دې ورځ د تاوان څه مطلب دی؟

جواب: د باطل پرستو خلقو تاوان اگر چې د ازل نه متعین دی خو ددې ښکاره کیدل به په هغه ورځ وی چې کله دوی جهنم ته لاړشی.

قوله جائیه: واحد مؤنث غائب، په کونډو باندې ناسته، د کونډو په سر راغورزیدونکې، **جواب:** دلته جائیه جمع استعمال شوې ده، لکه **جماعة قاتلة**

قوله: نستنخ: جمع متکلم مضارع (استفعال) مونږ محفوظ ساتو، (ف) نسخا، زائله کول، بدلول، منسوخ کول، لیکل، نقل کول.

قوله: بالرفق والنصب: یعنی په الساعه باندې رفع او نصب دواړه جائز دی، رفع د مبتدا کیدو د وجې نه، لاریب فیها جمله مبتدا خبر، او نصب د (ان) په اسم باندې د عطف کیدو د وجې نه دي.

قوله: قال المبرد اصله ان نحن الانظن ظناً.

سوال: ظنا مصدر د تاکید د پاره واقع شوې دي، او کوم مصدر چې د تاکید د پاره واقع شی نو هغه استثناء مفرغ واقع کیدې نه شی، حالانکه دلته ظنا مصدر استثناء مفرغ واقع شوې ده، ځکه چې په دې سره د یو څیز ثابت کیدل او هم د هغې نفی لازم راځی، کوم چې جائز نه دي، او دا داسې ده لکه چې څوک اووایی، ما ضريت الا ضريت او دا استثناء **الکل عن کل** کیدو د وجې په اتفاق سره جائز ده.

جواب: مفسر د نحن اضافه اوکره، چې د هغې د وجې نه مستثنی د مستثنی منه نه مغائر شوه، ځکه چې د نفی مورد (مصدق) محذوف دي، او هغه (نحن) دي، او د اثبات مصداق (مورد) **ظن ظناً** دي، کلمه د الا اگر چې مؤخر ده، خو تقدیر مقدم ده، د آیت نه چې کوم حصر معلومیری د ځان د پاره د ظن اثبات او د ظن د ماعدا نفی ده، په من جمله ماعدا کښې یقین هم دي، او هم د یقین نفی مقصود ده، خو مطلقاً د ماعدا **الظن** نفی د یقین په نفی کښې د مبالغې د پاره ده، او هم دغه وجه ده چې مشرکینو په خپل قول وما نحن بمعطلین سره د ما نظن الا ظنا تاکید کړې دي.

قوله: جزاءها: د مضاف حذف طرف ته ئې اشاره اوکره چې د گناهونو د ښکاره کیدو نه مراد د هغې د بدلې ښکاره کیدل دی، د نسیان تفسیر په ترک سره کولو کښې اشاره اوکره چې د نسیان نه لازم معنی مراد ده، ځکه چې د انسان نه د نسیان گناه اوچته شوې ده، او د الله د پاره محال ده، او ترک د نسیان سره لازم دي.

ہولہ: دلكم بأنكم: اى العذاب العظیم بسبب انكم اتملتم آیات اللہ عز واد ذلك مرجع عذاب عظیم دے، او بأنكم كنبي با سببہ دہ،

ہولہ: لا يستعقبون: استعاب نہ جمع مذكر غائب، استفعال، ددوی نہ بہ د اللہ د راضی کرو خواہش نہ کیڑی، بعضی حضراتو ددی ترجمہ کرے دہ، چي ددوی عذرونہ نہ بہ نشی قبولے، علامہ معلی اولہ معنی مراد اخستی دہ،

ہولہ: فی السموات والارض: دالکیرامہ حال دے۔

پارہ نمبر- ۳۶ [خمر]

[۴۶] سورة الاحقاف

سورة الاحقاف مكية الإفل ارایتم ان كان من عند الله آية والا فاصبر كما صبر اولو العزم من الرسل
الاية والا ووصينا الإنسان بوالديه الثلاث آیات وهی اربع او خمس وثلاثون آية
سورت احقاف مکی سورت دے سوا د قل ارایتم (الآة) اوسوا د فاصبر كما صبر (الآة) اوسوا
د ووصينا الإنسان (دری آیاتونہ) اودا ۳۴ یا ۳۵ آیاتونہ دی۔

[ایاتونہ: ۱-۱۰]

بسم الله الرحمن الرحيم (حم) الله أعلم بمراده (هو تنزيل الكتاب) ال قرآن متدا (من الله) خبره
(العزيز) في ملكه (الحكيم) في صنعه (ما خلقنا السماوات والأرض وما بينهما إلا خلقا بالحق) لينزل على
فكرتنا (وعدنا نينا) (وأجل مسمى) إلى فتاتهما يوم القيامة (والذين كفروا عما أئذروا) خوفا به من العذاب
(معرضون) (قل أرايتهم أخبروني) (ماتدعون) تغذون (من دون الله) أي الأضنام مفعول أول (أروني)
أخبروني ما تأجيد (مادأخلقوا) مفعول ثان (من الأرض) بيان ما (أمرهم يترك) مشاركة (في) خلق
(السماوات) مع الله (وأم بغنى همزة الإتكار) (اثنوني بكتاب) منزل (من قبل هذا) ال قرآن (أو أنارة)
بقية (من علمهم) بلور عن الأولين بصحة دغواكم في عبادة الأضنام أنها تفر بكم إلى الله (إن كنتم
صادقين) في دغواكم (ومن) استفهام بغنى الثني أي لا أحد (أصل من يدعو) تغند (من دون الله)
أي غيره (من لا يسع قلبه إلى يوم القيامة) وهم الأضنام لا يجنون عابديهم إلى شيء بمالونه أبدا (وهو
عن دغائهم) عبادتهم (مخافلون) لأنهم جماد لا يغفلون (وإذا حير الناس كانوا) أي الأضنام (لهم)
لعابديهم (أعداؤكواوإعبادهم) بعبادة عابديهم (كافرين) جاحدين (ولأنتلسي علمهم) أي أهل مكة
آياتنا) ال قرآن (بينات) ظاهرات خال (قال الذين كفروا) منهم (لالحق) أي ال قرآن (لما جاءهم هذا)
مخرمين) بن ظاهراهم (بغنى بل وهمزة الإتكار) (يقولون افتراء) أي ال قرآن (قل إن افترتة) فرضا
(فلا تليكون لي من الله) أي من عذابه (شعيا) أي لا تغدرون على دفعه عني إذا غلبني الله (هو أعلم بما
تفحصون فيه) يقولون في ال قرآن (كفى به) تعالى (شحيذا بيني وبينكم وهو القفور) لمن تاب (الرحيم)

بہ فلم نجا جلدکم بالغلوبہ، قل ما کُنتُ بِذَٰلِکَ اِذْ یَاۤءَاۤءُ مِنْ الرَّسْلِ اِیْ اَوَّلِ مَرْسَلٍ قَدْ سَقٰ فَنَلٰی کَثِیْرُوْنَ مِنْہُمْ
مَکِثٌ تَکْذُوْبِیْ (وَمَا اَفْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا یُکْرَمُ) فِی الدُّنْیَا الْخُرُجُ مِنْ بِلَدِیْ اَمْ اَلْعِلُّ کَمَا فَعَلَ بِالْاَنْبِیَآءِ فَنَلٰی
اِذْ نَزَعُوْا بِالْحِمَارِ اَمْ یُخْصَفُ بِکُمْ کَالْمُکْذِبِیْنَ فَبَلَّغْکُمْ (اِنَّ) مَا (اَلْہٰی) (اَلَا مَا یُوحٰی اِلَیَّ) اِیْ اَنْ فَرَا نَ وَلَا
اَسَدُ مِنْ عِنْدِیْ شَیْءٌ (وَمَا اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ) بَشِّرِ الْاِنْدَادَ (قُلْ اُرَاتِہُمْ) اِغْیِزُوْنِیْ مَاذَا حَالُکُمْ اِنْ کَانَ اِیْ
اَنْ فَرَا (مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَکَفَرْتُمْ بِہُمْ) خُفِّلَ حَالُہُ (وَشَہِدْ شَہِیْدٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ) هُوَ عِنْدَ اللّٰہِ نَبِیْ سَلَامٍ
عَلٰی رِیْثَہُ اِیْ عَلَیْہِ اِنَّہُ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ (فَاَمِّنْ) الشَّہَادَ (وَاسْتَکْبِرْتُمْ) تَکْبِرْتُمْ مِنْ الْاِیْمَانِ وَجَوَابُ الشَّرْطِ
بِمَا عَطَفَ عَلَیْہِ السُّنْمُ طَالِبِیْنَ دُلَّ عَلَیْہِ (اِنَّ اللّٰہَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظَّالِمِیْنَ)

ترجمہ شروع کوم پہ نامہ دے اللہ چہ دیر بخشنو کھی او دیر مہریان دی حم ددی نہ خیل مراد اللہ
تعالی بہتر بیژنی، کتاب یعنی قرآن نازلول پہ خیل ملک کنبی غالب پہ خیل صنعت کنبی
حکمت والا (دالہ) د طرف نہ دی (الکتاب) مبتدا او (مِنَ اللّٰہِ) ددی خبر دی، مونہ آسمانونہ
اوزمکی او ددی پہ مینع کنبی تول خیزونہ پہ حکمت سرہ او دی یوی مقرری مودی (پوری) دپارہ
پیدا کری دی یعنی د قیامت پہ ورخ ددی د فناکید وپوری، دی دپارہ چہ زمونہ پہ قدرت
او وحدانیت باندی دلالت او کری او کافران خلق چہ دکوم خیز نہ ویرولہ شی (یعنی) د کوم
عذاب نہ چہ ویرولہ شی دہغی نہ مخ اروی، تہ ور تہ او وایہ آیا او گورشی شوک چہ دالہ
تعالی نہ علاوہ تاسو رابلی بندگی نی کوئی یعنی د بتانو، ماتہ او بتانی دوی د زمکی کومہ یوہ
حصہ پیدا کری دہ، ما، د کُنْزُوْنَ مفعول اول دی اُنْفَقَیْ پہ معنی اُخْرُوْیْ (د اُرَاتِہُمْ) تاکید دی
مَاذَا خَلَقُوْا مفعول ثانی دی (مِنَ الْاَرْضِ) د مَا بیان دی یاد آسمانونہ پہ پیدا کولو کنبی
دوی دالہ تعالی سرہ شراکت دی، مَا د استفہام انکاری پہ معنی کنبی دی ماتہ یو کتاب
کوم چہ ددی قرآن نہ ورا ندی نازل کری شوی وی راووشی یا بل شہ نقل کری شوی مضمون چہ
ستاسو د بت پرستی د دعویٰ پہ صحت باندی د اسلافونہ نقل کری شوی راروان وی چہ
دا بتان بہ تاسو دالہ تعالیٰ مقرب جوہہ کری گہ چری تاسو پہ خیلہ دعویٰ کنبی رہبتونی
یہ او دہغہ چاہ لوٹی گمراہ بہ شوک وی؟ استفہام پہ معنی د نفی دی یعنی ہی شوک نشتہ چہ
دالہ تعالیٰ نہ سوا داسی معبودانو تہ آواز کوئی یعنی بندگی نی کوئی چہ ترقیامتہ پوری ددوی
دعا قبولہ نہ کری شی او ہغہ بتان دی، د خیل عبادت کونکو د یو سوال ہیخ کلہ ہم جواب
نہ شی ورکولہ بلکہ ہغوی د آوازونونہ (یعنی دوی د بندگی) ناخبرہ دی شوک چہ دا خو
جمادات ہی عقل خیزونہ دی او کلہ چہ بہ خلق جمع کری شی نو دا بتان بہ د ہغوی یعنی خیلہ
بندگی کونکو دہمتان وی او دوی یعنی خیل عبادت کونکو د عبادت نہ بہ انکار او کری
او کلہ چہ دوی تہ یعنی اہل مکہ تہ زمونہ ہکارہ آیاتونہ یعنی قرآن لوستلو سرہ واورولہ شی نو
پہ دوی کنبی د حق نہ منکر یعنی منکرین قرآن رہبتیا خبرہ کومہ چہ دوی لہ راغلی دہ د ہغی

بارہ کنبی وائی چه داخو بنکاره جادو دې او هغوی دا وائی چه دا قرآن خوده (رسول) د خپل ځان نه جوړ کړې دې؟ آخر په معنی د بَل دې او همزه دانکارده، تاسو دوی ته اووایئ که فرض کړه داماد ځان نه جوړ کړې دې نو تاسو ماد الله تعالی د عذاب نه لپ شان هم نه شی بچ کولې یعنی کله چه الله تعالی ماته عذاب را کول غواړی نو تاسو هغه عذاب زمانه نه شی لرې کولې، د قرآن باره کنبی چه کومې خبرې تاسو جوړوئ هغه دا ښه پیژنی، زما اوستاسو په مینځ کنبی د گواهې دپاره هم هغه کافی دې چا چه توبه او کړه هغه هغوی لره ډیر لوی معاف کونکې دې او هغه په هغوی باندې ډیر لوی رحم کونکې دې، هم په دې وجه هغه ستاسو په سزا کنبی تادی نه کوی، ته ورته او وایه چه زه هغه ناشنا (عجیبه) رسول خو نه یم یعنی رومې (رسول خو نه یم) مانه وړاندې زما په شان ډیر رسولان تیر شوی دی نو تاسو زما تکذیب په کوم بنیاد باندې کوئ؟ اوزه نه پیژنم چه (صبا به) ماسره او تاسو سره په دنیا کنبی هغه معامله کولې شی آیا زه به د خپل ښار نه ویستلې شم یا به قتل کولې شم؟ لکه څنگه چه زما نه وړاندې انبیاء کرامو سره اوکړې شو، یا به په تاسو باندې کانری راوړولې شی یا به تاسو د وړاندینو مکذبینو په شان په زمکه کنبی ور خښولې شی زه خو صرف هم د هغه هغه تابعدارۍ کوم هغه چه زما طرف ته وحی رالپلې شی اوزه خو یوصفا صفا ویول (خبردار کونکې) نه سوا هیڅ نه یم، تاسو ورته اووایئ چه تاسو ماته دا اوبشایئ که قرآن هم د الله تعالی د طرف نه وی او تاسو ددې نه انکار او کړو نو ستاسو انجام به څه وی؟ (وگورئ هغه) جمله حالیه ده او ددې په شان کلام باندې خو یو بنی اسرائیلی گواه او هغه عبد الله بن سلام ؓ دې شهادت هم ورکړې دې یعنی به دې خبره باندې چه (قرآن) د الله تعالی د طرف نه دې او هغه شاهد ایمان راوړو او تاسو په تکبر کنبی پاتې شوی یعنی د ایمان په مقابل کنبی مو تکبر او کړو او د شرط سره د خپل معطوف جواب اَلْغُرُفَایُن دې په کوم چه اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظَّالِمِین دالت کوی

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: اَحْقَاف، دَحَلَف جمع ده، او حَلَف د شگړهغه غوندې ته وئیلی شی چه مستطیل او مرتفع او څه قدرې خکته وی او احقاف په یمن کنبی د یوې وادې نوم هم دې، د قوم عاد مرکزی مقام احقاف وو، دا د حضرت موت په شمال کنبی داسې واقع د چه ددې په مشرق کنبی عمان او شمال کنبی ربیع خالی واقع دې دیته صحرائې اعظم الدنیا هم وئیلی شی، پخوانی زمانه کنبی د حضرت موت او د نجران په مینځمې حصه کنبی عاد ارم یعنی د عاد اولی مشهوره قبیله آباده وه، کومه چه الله تعالی د هغوی د نافرمانی په سبب د سیلنی عذاب رالیرلو سره نیست او نابود (ختمه) کړې وه، عبد الوهاب نجار په قصص الانبیاء کنبی په صفحه ۷۱ باندې تصریح کړې ده چه ماته سید عبد الله بن احمد

بن عمر بن یحییٰ علوی رحمہ اللہ چہ دحضرموت اوسیدونکې دې بیان کړې چہ هغه ددې هلاک شوی قوم د پخوانی مساکن (آبادي) د لتون دپاره دحضرموت په شمالی میدان کښې اوسیدونکې پاتې شوې دې د پوره کوشش او لتون نه پس د غوندو په کنستلو کښې د سنگ مرمر څه لوبښی راوتل په کوم چہ په خط مسماری کښې څه کنده (نقش) کړې شوی وه لیکن افسوس د سرمایه د کمی په وجه دامهم په ځای پریخودلې شو. لغات ال قرآن

قوله: **إِلَّا الْحَقُّ**، **يَا حَقُّ** نه وړاندې **عَلَقًا** محذوف منلوسره مفسرعلام دې خبرې ته اشاره اوکړه چہ **يَا حَقُّ** د مطلب سره متعلق دی او **عَلَقًا** مصدر محذوف صفت دې، تقدیری عبارت دادې **الاعلًا مَلَكًا يَالْحَقُّ**.

قوله: **وَأَجَلٍ مُّتَمِّ** وازعاطفه دې د **أَجَلٍ** عطف په **يَا حَقُّ** باندې دې **أَيُّ مَقٍّ وَأَجَلٍ مُّتَمِّ** یعنی مونږ آسمانونه اوزمکې په حق او متعین مودې سره پیدا کړی دی یعنی ددې د فناکیدو یوه ورځ متعین ده او هغه د قیامت ورځ ده، په کلام کښې مضاف محذوف دې **أَيُّ وَلَا تَعْمِينَ أَجَلٍ مُّتَمِّ**.

قوله: **وَالَّذِينَ كَفَرُوا** موصول، صله مبتداء او **مُفْرَضُونَ** ددې خبر دې او **عَمَّا أَكْثَرُهُمْ** د **مُفْرَضُونَ** متعلق دې، ما اسم موصول دې **مُفْرَضُونَ** جمله صله ده عائد محذوف دې د کوم طرف ته چہ مفسرعلام په مقدر منلوسره اشاره کړې ده.

قوله: **عَمَّا أَكْثَرُهُمْ** کښې ما موصول او مصدریه دواړه کیدې شی د موصول په صورت کښې به تقدیری عبارت داشی **عَنْ عَذَابِ الَّذِي أَكْثَرُهُمْ مُفْرَضُونَ**.

قوله: **قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا كُذِّبْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ** د شارح رحمہ اللہ د قول مطابق **أَرَأَيْتُمْ** په معنی **أَفَرَأَيْتُمْ** کښه د **كُذِّبْتُمْ** دې **أَيُّ أَكْثَرُهُمْ مَا كُذِّبْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ** د **أَكْثَرُهُمْ** د **أَرَأَيْتُمْ** مفعول اول دې او **مَا كُذِّبْتُمْ** جمله قائم مقام د مفعول ثانی ده، د اھم احتال دې چہ **أَرَأَيْتُمْ** د **أَرَأَيْتُمْ** تاکید وی او په معنی د **أَكْثَرُهُمْ** وی، په دې صورت کښې به دا د باب تنازع فعلا نه وی، ځکه چہ **أَرَأَيْتُمْ** او **أَرَأَيْتُمْ** دواړه د مفعول ثانی طالب دی مفعول اول دواړو سره موجود دې **مَا كُذِّبْتُمْ** د **أَرَأَيْتُمْ** مفعول اول دې او **أَرَأَيْتُمْ** کښې یاه **دَ كُذِّبْتُمْ** مفعول اول دې او **مَا كُذِّبْتُمْ** امتنازع فیه دې، دواړه افعال دا خپل مفعول ثانی جوړول غواړی د بصرینو د مذهب مطابق فعل ثانی ته عمل ورکولو سره به د فعل اول مفعول ثانی محذوف منلې شی.

قوله: **مُشَارِكٌ فِي الْخَلْقِ**، مشارک په معنی د مشارکت دې که چرې مفسرعلام د **مُشَارِكٌ**

پہ خانی معارکہ فرمائیلیں وی نو دیرہ بہ واضعہ وہ بہ موجودہ نسخہ کنبی معارکہ دی۔
قوله: اِنْتَوْنِ داجملہ ہم منجملہ دَ قُلْ دَ مقولہ نہ دہ او اَلْقَوْنِ امر د تعجیز او تبکیت
 دپارہ دی اَنَقْلِ بہ د دلیل عقلی فقدان طرف تہ اشارہ کولونہ پس اَلْقَوْنِ بکتاب العسرہ ی
 د دلیل نقلی فقدان طرف تہ اشارہ کری دہ۔

قوله: مِنْ قَبْلِ هَذَا د بکتاب صفت دی کوم چہ مطلق دی کہ منزل وی او کہ غیر منزل
 اَمِ اَلْقَوْنِ بکتاب کان مِنْ قَبْلِ مگر مفسر علام د ابو البقاء پہ اتباع د کنبی مِنْ قَبْلِ
 متعلق خاص یعنی منزل نی محذوف منلی دی مگر مطلق پریخودل زیات بہتردی اَمِ
 کان مِنْ قَبْلِ هَذَا (جمل)

قوله: اَنَارًا بَقِیَّةً، د بَقِیَّةً اضافہ د بیان معنی دپارہ دہ اَنَارًا دَعْوَاهُ وَفَلَکَ پہ وزن مصدر دی
 او داد عربی قول مَحْنَتُ السَّاقَةِ عَلٰی اَنَارًا مِنْ الْحَرِّ ای علی ہلکہ منہ نہ مشتق دی او بعض د حضراتو
 اَنَارًا معنی روایہ او علامہ ہم بیان کری دہ۔ خلاصہ دا جہ د اہل لغت پہ اَنَارًا کنبی دی اَقوال
 دی ① اَلْاَنَارَ پہ معنی ہلکہ دا اَنَارًا العی د اَنَارًا نہ مشتق دی کَاَنَهَا بِهَلِیَّةٍ تَحَرُّجٌ فَتَحْتَارُ ② اَلْاَنَارَ،
 مِنْ اَلْاَنَارِ، اَمِ الرُّوَاہِ وَالنَّقْلِ ③ مِنْ اَلْاَنَارِ، پہ معنی العلامة د اعراب ال قرآن مراد علوم دی کوم
 چہ د اسلافو نہ سینہ پہ سینہ رانقل کیڑی۔

قوله: مِنْ قَبْلِ هَذَا: د کائن محذوف سرہ متعلق شو د بکتاب صفت دی او بکتاب د اَلْقَوْنِ
 سرہ متعلق دی او اَنَارًا پہ کتاب باندی معطوف دی۔

قوله: اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ شرط دی دَدِی جزاء فَاَقُوْی محذوف دہ او صَادِقِیْنَ د کتہ خبر دی۔

قوله: مَنْ لَا یَسْتَجِیْبُ الْعِرْمٰنَ نکرہ موصوفہ ہم کیدی شی روستہ جملہ بہ ددی صفت وی
 تقدیر عبارت بہ داسی وی: مَنْ اَهْلٌ مِنْ شَعْبٍ یَعْبُدُ هِمًّا لَا یَحْسِبُ او موصولہ ہم کیدی
 شی، پہ دی صورت کنبی بہ د مابعد جملہ ددی صلہ وی تقدیری عبارت بہ د اَوٰی مَنْ
 اَهْلٌ مِنْ شَعْبٍ یَعْبُدُ الْعِرْمٰنَ الَّذِیْ لَا یَحْسِبُ وَلَا یَنْفَعُ فِی الدُّنْیَا وَلَا فِی الْاٰخِرَةِ۔

قوله: مَنْ لَا یَسْتَجِیْبُ لَہُ جملہ د یَدْعُوْا مفعول بہ دی۔

قوله: اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ دا د لَا یَسْتَجِیْبُ غایت دی، د کوم نہ چہ پہ ظاہرہ معلومیڑی چہ
 د قیامت نہ پس بہ اسمعالت وی داسی چہ غایت پہ مغیا کنبی داخل نہ وی حالانکہ داسی
 نہ دہ بلکہ دلہ د بیان غایت نہ تائید مراد دی او غایت پہ مغیا کنبی داخل دی لکہ چہ
 دَاَلَّہُ تَعَالٰی قول وَاِنَّ عَلَیْکَ لَلْعِقَابَ اِلٰی یَوْمِ الْاٰخِرَةِ۔

د قول مطابق دې مگر په دې باندې ابو حیان رد کولو سره فرمائیلی دی چه که د زمحشری
په بیان کړې شوې تقدیر اومنلې شی نویباید فاء راوړل ضروری دی ځکه چه جمله
استفهامیه کله جواب شرط واقع کیږی نو په دې باندې فاء لازمیږی هم دغه وجه ده چه
نورو حضراتو هدهللمعرجواب شرط محذوف منلې دې. (اعراب ال قرآن

[پاتوله: ۱۰-۲۰]

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيِ فِي غُلْفِهِمْ أَكُنَّا (لَوْ كُنَّا) الْإِيمَانُ (عَبْرًا مَّا سَبَقُونَا إِلَيْهِ) وَالَّذِينَ آمَنُوا يَقُولُونَ
أَيُّ الْقَدِيمِينَ (يَوْمَ) أَيْنَ الْإِنْفِرَاتِ (فَكَيْفَ يُقُولُونَ هَذَا) أَيْنَ الْإِنْفِرَاتِ (أَلَمْ يَكُنْ) كَذِبٌ (قَدِيمًا) (وَمِنْ قَبْلِهِ) أَيْنَ الْإِنْفِرَاتِ
(كَيْتَابُ مُوسَى) أَيْنَ التَّوْرَةِ (إِمَامًا وَرَحْمَةً) لِلْمُؤْمِنِينَ (وَهَذَا) أَيْنَ الْإِنْفِرَاتِ (كَيْتَابُ مُصَدِّقٍ) لِلْكِتَابِ
قَبْلِهِ (لِسَاءَ عَازِفِينَ) خَالٍ مِنَ الْعَذَابِ فِي مُصَدِّقٍ (لِلَّذِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا) مُشْرِكِي مَكَّةَ (وَهُوَ) (بَشَرِي
لِلْمُحْسِنِينَ) الْمُؤْمِنِينَ (إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا) عَلَى الطَّاعَةِ (فَلَا حُوفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
(أُولَئِكَ) أَصْحَابُ الْجَنَّةِ (عَالِيَيْنَ فِيهَا) خَالٍ (حِزَامٍ) مُنْقَضٍ عَلَى الْمُنْقَضِ (بِفِعْلِهِ) الْمُفْقَرُ أَيْنَ يُخْرَجُونَ (عَمَّا كَانُوا
يَعْمَلُونَ) (وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَسَنًا) وَفِي قِرَاءَةِ إِحْسَانًا أَيْنَ أَمْرُهُ أَنْ يُخْبِرَ إِلَيْهِمَا فَتُصَبَّ إِحْسَانًا
عَلَى الْمُنْقَضِ (بِفِعْلِهِ) الْمُفْقَرُ وَمِنْهُ حَسَنًا (حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا) أَيْنَ عَلَى مُشَقَّةٍ (وَحَمَلَهَا وَفَصَّلَهَا
مِنَ الرِّضَاعِ) (كَلَّا لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ) بَيْتَهُ أَشْهَرُ أَقَلَّ مُدَّةِ الْخَلَلِ وَالْبَاقِي أَكْثَرَ مُدَّةِ الرِّضَاعِ (وَقِيلَ) إِنْ خِفْتُمْ بِهِ بَيْتَهُ
أَوْ يَسْتَعِزُّ أَرْضَهُ (حَتَّى) غَايَةِ الْخَلَّةِ مُقَدَّرَةٌ أَيْنَ وَغَايَتُ حَتَّى (إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ) لَمْ يَحْصِلْ قُوَّتُهُ وَغَفْلَةُ
وَرَأْيِهِ أَقَلُّ ثَلَاثٍ وَثَلَاثُونَ سَنَةً أَوْ ثَلَاثُونَ (وَيَلْبَثُ) أَرْبَعِينَ سَنَةً أَيْنَ تَمَامُهَا وَهُوَ أَكْثَرَ الْأَشْدِّ (قَالَ رَبِّ) (لَنْ
تُزَالَ فِي أَبِي) بَنِي الْعَدْنِ لَمَّا بَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً بَعْدَ سِتِّينَ مِنْ مُنْعَتِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرٌ بِهِ ثُمَّ
أَمْرٌ أَبَوَاهُ ثُمَّ أَبْنَاهُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَنَ عَدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عَاقِبٍ (أَوْ عَنِّي) الْهَنْبِيُّ (أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ
بِهَا عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ) وَفِي التَّوْحِيدِ (وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ) فَاعْتَقَ بِنِعْمَةِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يُعَذِّبُونَ فِي اللَّهِ
وَاصِلِحَ لِي فِي دَرْجِي فَكَلِمَةُ مُؤْمِنُونَ (إِنِّي نَبِيٌّ إِلَيْكَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ) (أُولَئِكَ) أَيْنَ قَاتِلُوا هَذَا الْقَوْلَ أَبُو
بَكْرٍ وَغَيْرُهُ (الَّذِينَ تَتَّقَلُّ عَنْهُمْ أَحْسَنَ) بِمَعْنَى خَيْرَ (مَاعَمِلُوا وَتَجَارَعَنَ سِقَاتِهِمْ) فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ خَالٍ
أَيْنَ كَاتِبِينَ فِي جَنَّاتِهِمْ (وَعَدَ الْعِدَّةُ) الَّذِي كَانُوا يُعَذِّبُونَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
جَنَّاتٍ) (وَالَّذِي قَالَ لِلْإِنْسَانِ) وَفِي قِرَاءَةِ بِالْإِذْغَامِ أَيْنَ بِهِ الْجِنْسُ (أَلَمْ) بِكُفْرِ الْفَاءِ وَفَتْحِهَا بِمَعْنَى مُعْذَرٍ
أَيْنَ نَتَقْنَا (لَكُمْ) أَنْتُمْ مِنْكُمْ (أَلَمْ تَأْنِي) وَفِي قِرَاءَةِ بِالْإِذْغَامِ (أَنْ أَخْرِجَ) مِنَ الْقَبْرِ (وَكُلَّ عَلَيَّ
الْقُرُونِ) الْأُمَمِ (مِنْ قَبْلِي) وَلَمْ تَخْرُجْ مِنَ الْقَبْرِ (وَهَمَّا يَسْتَفْهِمَانِ) اللَّهُ بِسَالَانِهِ الْعَوْتَ بِرُجُوعِهِ وَيَقُولَانِ إِنْ
لَمْ تَرْجِعْ (وَيَلْبَثُ) أَيْنَ هَلَاكَ بِمَعْنَى هَلَكْتَ (أَمِينَ) بِالْبَغِ (إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ) كَيْفَ يُقُولُ مَا هَذَا أَيْنَ الْقَوْلُ
بِالْبَغِ (إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ) إِكْبَادِيَهُمْ (أُولَئِكَ الَّذِينَ حَقَّ) وَجِبَ (عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ) بِالْفَتْحِ (وَفِي أَمْرِ) (وَرَجَعَتْ
عَلَيْتُ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالْإِنْسَانِ) (وَلِكُلِّ) مِنَ الْجَنَّةِ وَالْكَافِرِ (قَرَجَاتٍ)

لَفَزَجَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ غَالِيَةً وَذَرَجَاتِ الْكَافِرِينَ فِي النَّارِ سَائِلَةً (مِثْلًا عِلْمًا) أَيْ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ الطَّاعَاتِ وَالْكَافِرُونَ مِنَ الْمَعَاصِي (وَيُؤَيِّدُهُمْ) أَيْ اللَّهُ فِي قِرَاءَةِ الْبُكُورِ (أَعْمَالُهُمْ) أَيْ جَزَاءُهَا (وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ) خِيَا يُنْقَضُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَيُزَادُ لِلْكَافِرِ (وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ) بَانَ تُخْشَفُ لَهُمْ يُقَالُ لَهُمْ (أَلْهَيْتُمْ) بِهِمْ وَهُمْ زَيْنٌ وَبِهِمْ وَغَدَةٌ وَبِهَا وَتَسْهِيلُ الْخَاتِمَةِ (عَلَيْهَا تُكْمَلُ) بِاشْفَا لَكُمْ بَلَدًا لَكُمْ (فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ) تَمْتَعْتُمْ (بِهَا) فَالْيَوْمَ يُعْزَوْنَ عَذَابُ الْهُونِ (أَيْ الْهَوَانِ) (عَا كُنْتُمْ تُسْتَكْبَرُونَ) تَنْكَبُزُونَ (فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ) (وَمَا كُنْتُمْ تُفْسِقُونَ) بِهِ وَتَعْلَبُونَ بِهَا

ترجمہ: او کافرانو د ایمان والو پارہ کنبی او وکیل کہ چرې دا ایمان بہتر ھمیزوې نو دا خلق بہ زمونږ نه ددې طرف ته سبقت کونکی نه وې او چونکہ دې وینا کونکو ددې قرآن نه هدايت او نه موندلو نو اوس بہ دوی وائی چه دا یعنی قرآن مجید پخوانی دروغ دی حالانکہ ددې نه یعنی قرآن نه وړاندې د موسیٰ علیہ السلام کتاب یعنی تورات په هغې باندې ایمان راوړونکو دپارہ پیشوا اورحمت وودامام او رحمة دواړه (کائن من کتاب موسیٰ نه) حال دی دا قرآن د عربی ژبې کتاب دې دما قبل د کتابونو تصدیق کونکې دې د مصدق د ضمیر نه حال دې، دې دپارہ چه ظالمان یعنی د مکې مشرکان او یروی او د مؤمنانو دپارہ زیرې وی بیشکه کو مو خلقو چه او وکیل زمونږ رب الله تعالی دې بیا په طاعت باندې قائم پاتې شو نو نه به په هغوی باندې څه ویره وی او به غمزن وی دا څو اهل جنت دی چه همیشه به په دې کنبی اوسیږي (عالمون) حال دې د هغه اعمالو په بدله کنبی کوم چه په هغوی کول، جزا د خپل فعل مقدر نه د مصدریت په وجه منصوب دې (أَيُّ مَخْلُوقَاتٍ) جزا د مونږ انسان ته د خپل موریلار سره د ښه سلوک کولو حکم ورکړې دې په یو قراعت کنبی احسانا دې یعنی مونږ ده ته حکم ورکړې دې چه هغوی سره دې ښه سلوک کوی احسانا د خپل فعل مقدر نه د مصدریت د وجې نه منصوب دې او دغه شان خُتًا د ده مور دې په ویر مشقت سره په خپته کنبی ساتلې دې او په ویر تکلیف سره دې راورې دې په خپته کنبی ساتل او د پښ پرېکول په دیرش میاشتو کنبی پوره کیږي شپږ میاشتې کمه موده د حمل ده او باقی د رضاعت اکثر موده ده، وئیلی شوی دی چه که په ماشوم باندې شپږ میاشتې یا نهه میاشتې حامله پاتې شی نو باقی ورځې دې بجې ته پښ ورکوی تر دې چه کله هغه خپلې ځوانۍ ته حلی د جملہ مقدره غایت دې (أَيُّ عَائِلَةٍ حَلَى) او لَعْدُ د ده د قوت عقل او د راتې کمال دې او ددې کمه موده درې دیرش کاله ده او چه د څلویښتو کالو مودې ته او رسیدو او دغه د پوځوالی اکثر موده ده نو هغه او وکیل اې زما پروردگار الخ (د آیت) د حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنه په شان کنبی نازل شوې کله چه هغه د حضور پاک د بعثت نه دوه کاله پس د څلویښتو کالو عمر ته او رسیدو په حضور پاک باندې ئ ایمان راوړو بیا

د هغه والدینو ایمان راوړو بیا د صدیق اکبر علیه السلام خوی حضرت عبدالرحمن رضی الله عنه اود هغه خوی ابو عتیق ایمان راوړو، ته ماته توفیق راکړې ماته الهام او کړې چه زه ستاد دې نعمت شکر په حاثی راوړم کوم چه تا په ماباندې اوزما په مور پلاریاندې انعام او کړو او هغه توحید دې اودا چه زه داسې نیک عمل او کړم په کوم سره چه ته خوشحال شي، چنانچه نهه داسې مؤمنان غلامان ئې آزاد کړل چاته چه د الله تعالی په لار کښې تکلیف ورکولې شو او ماته زما د اولاد نه زاحت راکړې نوهغوی ټول په ټولو ایمان راوړو، اوزه ستا طرف ته رجوع کوم اوزه د حکم منونکونه یم، هم دغه هغه خلق دی ددې قول ویونکی حضرت ابوبکر رضی الله عنه وغیره، د چانیک اعمال چه مونږ قبولو اُخترت په معنی د خست دې، اود چا بدو اعمالو چه معافی کوو حال دادې چه د ابد اهل جنت نه وی (فی اصحب الجنة) حال دې الی کائن من جمله اهل الجنة د هغه رښتوني وعدې مطابق چه هغوی سره کړې شوې وه (او هغه وعده) د الله تعالی قول وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤِمِنَاتِ جَنَّاتٍ کُنَّ کُنَّ دې او چاچه خپل مور پلار ته او وئیل اف! تنگ کړم تاسو دواړو او په یو قرامت په کښې افراد سره دې، په دې سره د جنس اراده کړې شوې ده الی د فاء په کسرې او فتحې سره دې د مصدر په معنی کښې دې ستاسود پاره بدبوی او خرابی ده زه تاسو نه تنگ شوې یم تاسو ماته دا وایئ او په یو قرامت کښې اُکولئ په ادغام سره دې، چه زه به د قبر نه راویستلې شم حالانکه زمانه وړاندې ډیر امتونه تیر شوی دی او هغوی د قبرونو نه دی راویستلې شوې او هغه دواړه (یعنی والدینو) الله تعالی ته فریاد کوی (یعنی) د هغه (د ایمان طرف ته) د رجوع کولو دعا کوی او وائی که چرې ته واپس نه شوې نوته به هلاک شي هَلَاکَ بِه معنی د هَلَاکَ دې، په بعث بعد الموت باندې ایمان راوړه، ییشکه د الله تعالی د بعث وعده حق ده نوهغه جواب ورکوی چه دا یعنی د بعث بعد الموت خبرې خو صرف قصي دی یعنی د دروغو خبرې دی دا هغه خلق دی په چا باندې چه د دوی نه وړاندې امتونه که د پیرانونه وی او که د انسانانوته د عذاب وعده رښتوني شوه، ییشکه دوی د تاوانیانوته وو د جنس کافر او مؤمن نه د هر یو د پاره به د خپل خپل اعمالو مطابق درجات ملاوړې په داسې توگه چه د مؤمنانو درجې به په جنت عالیه کښې وی او د کافرانو درجات به په جهنم سافله کښې وی یعنی مؤمنانو چه کوم د فرمانبرداری کارونه او کړل او کافرانو د گناه کارونه او کړل دې د پاره چه هغه یعنی الله تعالی د دوی د اعمالو بدله ورکړی او په یو قرامت کښې په نون سره دې دې د پاره چه مونږ د هغوی د اعمالو پوره پوره بدله ورکړو او په هغوی باندې به یو ذره برابر ظلم نه شی کولې چه د مؤمنانو (نیک اعمال) کم کړې شی او د کافرانو په (بدو اعمالو) کښې اضافه او کړې شی او په کومه ورغ چه په کافرانو د اور مخې ته راوړلې شی په داسې طریقه چه د هغوی دمخې نه به د دوزخ پردې او چټې کړې شی هغوی ته به اوئیلی شی تاسو خپلې

نیکی پہ خپلو خوندونو کنبې مشغول کیدوسره هم په دنیا کنبې بریادگر لې د یوې همزې سره او دوو (محقق) همزو سره او یوهمزه اومد سره اودواړو سره مع ثانی (همزه) دتسهیل اوتاسو دهنې نه فائده اوچته کړه بس نن به تاسوته د ذلت د عذاب سزا درکولې شی هون په معنی هوان ده، په دې وجه چه په تاسو په دنیا کنبې ناحق تکبر کولو او په دې وجه هم چه تاسو حکم نه منلو او هم ددغې تاسوته د جهنم په ذریعه عذاب درکولې شی.

د قیوداتو فوائد اوتسهیل

قوله: لَوْكَانَ غُرُّاكَوْ حَرْفُ شَرْطِ دِيْ كَاَنَ غُرُّاْ جملہ شرط او مَسْئُوْلًا جملہ جزاء نو شرط او جزاء، دَ كَاَلْ مقولہ.

قوله: وَذَلِكُمْ يَتَّبِعُوْا بِهٖ اِذَا فَاعِلٌ مَحْذُوْفٌ دې، اِيْ ظَهَرَ عَنَّا دَهْمًا اِذْ لَمْ يَتَّبِعُوْا بِهٖ اِذْ كُنْهِي فَمَسْئُوْلُوْنَ د عامل جوړيدل د دوو وجاهاتو نه صحيح نه دی، اول خود دې وجې نه چه ددواړو زمانې مختلف دی اِذَا د ماضی دپاره دې او فَمَسْئُوْلُوْنَ د استقبال دپاره، دویمه وجه داده چه فاء خپل مابعد لره په ماقبل کنبې دعمل کولونه مانع ده.

قوله: مِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسٰى مِنْ قَبْلِهِ د کاین سره متعلق شو خبر مقدم دې او كِتَابُ مُوسٰى مبتداء مؤخرده جملہ د حال کیدو د وجې نه محلاً منصوب ده.

قوله: اِمَامًا وَّرَحْمَةً دواړه د خبر مقدم کاین د ضمیر نه حال دې او ابو عبید د مَحَلَّة مَحْذُوْف د مفعول کیدو د وجې نه منصوب گرځولې دې. (فتح القدیر شوکانی)

قوله: لِسَانًا عَرَبِيًّا موصوف صفت د مَصْنُوعِي د ضمیر نه حال دې او د مَصْنُوعِي ضمیر د کتاب طرف ته راجع دې.

قوله: لِيُنْذِرَ، د مَصْنُوعِي سره متعلق دې.

قوله: اِيْ عَلٰى مَشَقَّةٍ په دې سره مفسر علام اشاره او کړه چه گُرُّا په لزوم الحاقض منصوب دې اصل کنبې عَلٰى گُرُّوواو ابعض د حال د وجې نه منصوب وئيلې دې اِيْ ذَاتُ گُرُّوواو بعضو د مصدر محذوف صفت کیدو د وجې نه منصوب وئيلې دې اِيْ غَلَا گُرُّا.

قوله: ثَلَاثُوْنَ شَهْرًا په کلام کنبې حذف دې اِيْ مَدَّةٌ مَحَلَّةٌ وَفَصَالَةٌ لِّلثَلَاثُوْنَ شَهْرًا.

قوله: فِيْ اَصْحَابِ الْهِنَةِ دا د کاین محذوف متعلق کیدوسره د عَقْبُهُ د ضمیر نه حال دې کَمَا اَنَارَ الْاَلْوَعَارُ او داداسې دی لکه چه د عربو مقوله ده اَلْاَرْمَقِي الْاَصْحَابِي اِيْ فِيْ هَلْبِهِم او بعض حضراتو فی په معنی د مع اخستې ده، مع اصحاب الهنة او نورو حضراتو د مبتداء محذوف خبر گرځولې دې اِيْ هَلْبِيْ اصْحَابِ الْهِنَةِ.

[ایاتونہ: ۲۰-۳۶]

وَاذْكُرْ اَلْحَاغَاوِ هُوَ لُحودٌ عَلَيْهِ السَّلام (اِذْ) اَلْحَبْلُ بَذَلَ اِسْتِغْثَالَ (اَلَّذِي رَقِوْهُم) خَوْفُهُمْ (بِالْاَحْقَافِ) وَاِذْ بِالْبَنِي
 بِهٖ عَذَابُهُمْ (وَقَدْ عَلِمْتِ الْفُلُودُ) مَضَتْ الرُّسُلُ (مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ) اَنَّهُ مِنْ قَبْلِ لُحودٍ وَمِنْ بَعْدِهِ اِلَى
 اَقْوَامِهِمْ (اَنْ) اَيُّ بَانَ قَالَ (لَا تَعْبُدُوا اِلَّا اِلَهًا) وَجَنَّةٌ وَقَدْ خَلَتْ مَغْرَضَةٌ (اِلَى اَحْقَافٍ عَلَيْهِمْ) اِنْ عَذَبْنَاهُمْ
 غَيْرَ اِلَهٍ (عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ) قَالُوا اُفْجِتْنَا لِيَا فِكْنَا عَنْ اِهْتِنَا (بِنَصْرِنَا غِنِ عِبَادِنَا) قَاتِلْنَا اِيْمَانِدُنَا مِنْ
 الْعَذَابِ عَلَى عِبَادِنَا (اِنْ كُنْتُمْ مِنَ الصَّادِقِيْنَ) فِي اِنَّهٗ بَانَ قَالَ لُحودٌ (اَلْمَا اِلَعْلَمُ عِنْدَ اِلَهٍ) هُوَ الَّذِي
 يَغْلِبُ مَتَى يَأْتِيكُمْ الْعَذَابُ (وَأَيُّكُمْ مَّا اُرْسِلَتْ بِهِ) اَنْتُمْ (وَلَكِنَّ اَزَاكُمُ قَوْمًا يَجْتَهُوْنَ) بِاسْتِعْمَالِكُمْ الْعَذَابِ
 (فَلَمَّا رَاَوْهُ) اَيُّ مَا هُوَ الْعَذَابُ (عَارِضًا) سَخَابًا غَزَنَ فِي اَلْحَقِ السَّمَاءِ (مُسْتَقْبِلُ اَوْدِيَّتِهِمْ) قَالُوا هَذَا عَارِضٌ
 مُّعْطِرٌ اَيُّ مُنْطَرِ اِيَّانَا قَالَ تَعَالَى (بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ) مِنْ الْعَذَابِ (رِيعٌ) بَذَلَ مِنْ مَا (فِيهَا عَذَابُ
 اَلْيَوْمِ) مَوْلَم (مُحْدَثٌ) تَهْلِكُ (كُلُّ شَيْءٍ) مَرَّتْ عَلَيْهِ (بِأَمْرِ رَبِّهَا) وَاِذَا رَآهٖ اَيُّ كُنَّ شَيْءٌ اَرَادَ اِفْلَاحَهُ بِهَا
 فَاهْلَكَتْ رِجَالُهُمْ وَيَسْأَلُهُمْ وَيَصْدَرُهُمْ وَأَقْوَالُهُمْ بِأَن طَارَتْ بِذَلِكَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ وَغَزَنَتْهُ وَبَقِيَ لُحودٌ وَمَنْ
 آمَنَ مَعَهُ (فَأُصْبِحُوا لَآيَرِي) اَلْأَمْسَا كَيْتُهُمْ كَذَلِكَ (كَمَا جَزَيْنَاهُمْ) (تَجْزِي الْقَوْمِ الْمَجْرُمِيْنَ) غَيْرُهُمْ (وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ
 فِيهَا) فِي الَّذِي (اِنْ) نَافِيَةٌ أَوْ زَائِدَةٌ (مَكَّنَّاكُمْ) يَا أَهْلَ مَكَّةَ (فِيهِ) مِنْ اَلْقُوَّةِ وَالْعَمَلِ (وَجَعَلْنَا لَكُمْ مَتَعًا)
 يَنْقُتُ اسْتِغَاةً (وَأَبْعَا رَاَوْفِيَّةً) فَلَوْلَا (فَمَا أَغْنَى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا أَبْعَا رَاهُمْ وَلَا أَلْبَدُ عَنْهُمْ مِنْ شَيْءٍ) اَنَّهُ ذُنُوبًا
 مِنَ الْاِغْتَاءِ وَمِنْ زَائِدَةٍ (اِذْ) مَغْفُولَةٌ لَأَغْنَى وَأَشْرَيْتُ مَعْنَى التَّغْيِيلِ (كَأَنَّهُمْ يَجْعُدُونَ بِآيَاتِ اِلَهٍ) بِخُجْجِهِ اَلْبَيِّنَةِ
 (وَحَاقًا) نَزَلَ (بِهِمْ) مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ (اَيُّ الْعَذَابِ

توجه: دعاء دروہود علیہ السلام ذکر او کر کے کہلہ چہ ہفتہ خیل قوم کوم وخت چہ ہفتوی پہ احقاف کبھی
 مقیم وو او ویرولو (خبرداری کرلے) نہ واخلہ تر آخرہ پوری (الحاغاغ) نہ بدالاشتمال دی،
 احقاف پہ یمن کبھی یوہ وادی دہ ہم پہ دی کبھی دھغوی کورونہ وو اویقیا دودہ نہ ورائندی
 ہم ویرونکی یعنی رسولان تیرشوی وو اوددی نہ پس ہم یعنی دھود علیہ السلام نہ ورنندی ہم
 اودھغوی نہ پس ہم دخیلو قومونو طرف تہ داچہ ہغوی اووئیل د اللہ تعالیٰ نہ سواد بل
 چابندگی مہ کوئی، او قدخلت جملہ معترضہ دہ کہ چری تاسودغیر اللہ بندگی کوئی نوماتہ
 پہ تاسویباندی دیوئی لوئی ورخی د عذاب اندیشہ دہ، قوم جواب ورکرو آیاتہ مونہ لہ ددی دپارہ
 راغلی ئ چہ مونہ زمونہ دعبودانودہ بندگی نہ واری کہ چری تہ پہ دی خبرہ کبھی ریشتونہ ئ
 چہ عذاب بہ پہ مونہ باندی راخی نوحہ عذاب دھوم چہ تہ دبستانو پہ عبادت کولوباندی
 مونہ سرہ وعدہ کوئی راولہ، نھود علیہ السلام جواب ورکرو چہ دھغی علم خو ہم اللہ تعالیٰ تہ دی
 ہم ہفتہ تہ معلومہ دہ چہ پہ تاسو بہ کللہ عذاب راخی زہ خوچہ کوم پیغام راکولوسرہ
 ستاسو طرف تہ رالیپلی شوئی ہم ہفتہ تاسو تہ دروسوم، لیکن زہ گورم چہ تاسو خلق د عذاب پہ

بارہ کنبی تادی کولو سرہ نادانی کوئی لیکن کله چه هغوی دا یعنی عذاب چه داور یخو په شکل کنبی د آسمان په غارو باندې خور شوې وې دخپلو وادو طرف ته راتلونکې اولیدلو نووئ وئیل دا داسې اور یخې دی چه مونږ به خوب کړی یعنی په مونږ به راوړیږی، الله تعالی اوفرمانیل (نه) بلکه داهم هغه عذاب دې د کوم په باره کنبی چه تاسو تادی کوله (یعنی د هراطوفان دې) ښه د مانه بدل دې، په کوم کنبی چه دردناک عذاب دې، دا (عذاب) به هر هغه څیز دخپل رب په حکم سره تیاره او بریاد کړی په کوم چه دا تیر پړی یعنی هر هغه څیز به بریاد کړی دکوم چه الله تعالی په دې عذاب سره د بریادولو اراده اوکړی، نودغې (طوفانی عذاب) دهغوی سړی، اودهغوی ښځې، دهغوی ماشومان اود هغوی لوی اودهغوی مالونه هلاک کړل، په داسې طریقه چه دغه څیزونه ئی د آسمان اوزمکې په مینځ کنبی والوزول اوهغه ئ ذره ذره کړل او هوډ ﷻ اوچاچه په هغه ایمان راوړې وو صحیح سلامت بیچ شو، هغوی داسې شوچه دهغوی دکورونونه علاوه هیڅ هم په نظر نه راتلل، مونږ هم دغه شان څنگه چه هغوی ته سزا ورکړې شوه ددوی نه علاوه هر مجرم قوم ته سزا ورکوو اویقیناً مونږ هغوی ته هغه قوت او مال ورکړې وو ای اهل مکه! چه تاسو ته درکړې شوې هم نه دې، لنت نافیه دې یا زانده دې اومونږ هغوی ته غوښتو بهم په معنی د اسماع دې سترگې اوزړونه هر شه ورکړی وو مگر نه دهغوی هغه غوږونه په کار راغلل اونه سترگې اونه زړونه یعنی هیڅ ئ په کار رانغلل. ښ زانده دې (الله) د آغی معمول دې اودتعلیل په معنی باندې مشتمل دې هرکله چه هغوی دالله تعالی آیاتو نو یعنی دهغه د واضحه حجتونونه انکار اوکړو او په کوم عذاب پورې چه هغوی خنداگانې کولې هم هغه عذاب په هغوی باندې راولته شو ((راغې))

د قیوداتو فوائد اوتسهیل

قوله: أَخَاعَاد حضرت نوح ﷺ په قوم کنبی یو سړې تیر شوې دې د کوم سلسله نسب چه په دریو واسطو حضرت نوح ﷺ سره ملاویری روستود هغه نسل هم په دغه نوم سره یادیدلو کوم چه د طوفان نوح ﷺ نه پس د عربو په ملک کنبی د ټولونه وړاندې بااقتدار هم وو، عاذکه دسړی په معنی کنبی وی نومنصرف به وی اوکه چرې د قبیلې په معنی کنبی وی نو غیر منصرف به وی (لغات ال قرآن) اودلته دآدم نه مراد نسبی اُهوته دې نه چه دینی، بِالْأَحْقَافِ دا د جُف جمع ده، د شگو اوږدو اوچتو او راتاؤ شوو غونډوته وئیلې شی زیاتی تحقیق د سورت په شروع کنبی تیر شوې دې.

قوله: بِالْأَحْقَافِ دا د اَلْکُو صله نه ده لکه چه په ظاهره معلومیږی بلکه داد عاذه نه حال دې اَنی حَال کویمو مَفْرُوض بِالْأَحْقَافِ اوس پاتې شوه د اَلْکُو صله نو هغه لاهَصَوُّوا اَللّٰه دې کسانائی (جمل) پات شارح ﷺ اشاره اوکړه چه اَن مصدریه یا مخففه دې او بآء تصویریه ده یعنی

د تیرید و یہ صورت کنبی د حال او د کیفیت بیان لو د پارہ دہ یعنی ہفہ انبیاء اور رسولان پہ داسی حال او صورت کنبی تیرشوی دی چه خپل خپل قومونو لره و ویرونکی وو.

قوله: **كَايَكُنَا** (ض، س) نه لطفه ددې معنی دروغ و نیل دی مگر کله چه ددې صله قن راشی نو ددې معنی اړول، واپس کول که د عقیدې په اعتبار سره وی او که د عمل په اعتبار سره وی.

قوله: **مَا هُوَ الْعَذَابُ** ددې اضافي مقصد دې خبرې طرف ته اشاره کول دی چه **رَأَوُا** ضمیر د هغه ما طرف ته راگرځی کومه ما چه په **قَوْلِنَا** کنبی دہ اوز محشری **مَلَكًا** و نیلی دی چه د **رَأَوُا** ضمیر مبهم هم جائز دې د کوم ابهام چه عارضاً سره رفع کړې شو که د تمیز کیدو د وجې نه دې او که د حال کیدو د وجې نه او فرمائیلی ئ دی چه دا اعراب افصح دی ځکه چه په دې کنبی بیان بعد الإجماع دې.

سوال: **سُئِلَ** او **يَوْمَهُ** د عارضاً صفت دې حالانکه موصوف عارضاً نکره دې او معلول او **يَوْمَهُ** د اضافت د وجې نه معرفه دہ دغه شان **مُنْظَرًا** د عارض صفت دې حالانکه **مُنْظَرًا** د اضافت د وجې نه معرفه او عارض نکره دې؟

جواب: په دواړه ځایونو کنبی په صفت کنبی اضافت لفظیه دې چه د تعریف فائده نه ورکوی لهذا په صفت جوړید و کنبی هیڅ قباحت نشته، شارح **مَطَرًا** یا **مَحْذُوفًا** منلو سره هم دې جواب طرف ته اشاره کړې ده.

قوله: **فَاَمَّا كُنْتُ** ددې د اضافي مقصد **فَاَصْبَحَا** عطف صحیح کول دی.

قوله: **أَوَّلَادًا** (به، ما، له) ځکه چه ما زانده منلو په صورت کنبی به معنی دا وی چه مونږ هغوی ته هم هغه شان قدرت ورکړې دې لکه چه تاسو مو ته قدرت درکړې دې، په دې کنبی د قوم عاد قدرت مشبه او د قریشو قدرت مشبه به او مشبه به د مشبه نه اقوی وی، ددې نه ثابته شوه چه قریشو ته قدرت او تمکین د قوم عاد نه زیات ورکړې وو په دې سره د قریشو عظمت په ذهن کنبی راځی کوم چه خلاف مقصود دې، لهذا د شارح **مَلَكًا** د زانده و نیل زیاتی معلومیدې (جمل) **وَأَلْفَيْتُمْ** معنی التعلیل زمحشری **مَلَكًا** و نیلی دی **إِلَّا** ظرفیه دې جاری مجری د تعلیل دې او **أَلْفَيْتُمْ** په معنی د هلبه دې **بِقَالِ** **أَلْفَيْتُمْ** **الْأَيْمَنِ** **حَمْرَةً** **وَأَلْفَيْتُمْ** **إِلَى** **أَلْفَيْتُمْ** **عَلَى** **أَلْفَيْتُمْ**.

وَلَقَدْ اَمَلْتُمْ اَسَاحِقَ لُكْمَرٍ مِنَ الْقُرَى اَي مِنْ اَهْلِهَا كَثُفَرِد وَغَاد وَفَرَم لوط (وَصَرَفْنَا الْآيَاتِ) كَرَزَا الْحُجَجِ
 الْبَيْت (لَعَلَّهِمْ يَرْجِعُونَ) وَلَقَوْلَا غَلَا (نَعْتَرُهُمْ) بِذُلِّ الْعَذَابِ عَنْهُمْ (الَّذِينَ اُتُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ) اَيْ غَيْرِهِ
 (قُرْبَانًا) شَفَعْنَا بِهِمْ إِلَى اللَّهِ (أَهْلَهُ) نَعْتَهُ وَهُمْ الْأَسْنَامُ وَطُغُولُ الْخَلْدِ الْأَوَّلِ حَبِيرٌ مَخْلُوفٌ يَغُودُ عَلَى
 الْمَوْضُولِ اَيْ هُمْ وَلِقَرَانَا الثَّانِي وَالْآيَةُ بَدَلٌ مِنْهُ (بَلْ ضَلُّوا) غَابُوا (عَنْهُمْ) عِنْدَ نُزُولِ الْعَذَابِ (وَذَلِكَ) اَيِ
 اتِّخَاذِهِمُ الْأَسْنَامَ آيَةً قُرْبَانًا (لِكَبَرِهِمْ) كِبَاهُمْ (وَمَا كَانُوا يَقْتَرُونَ) يَكْذِبُونَ وَمَا مُصَدِّقَةٌ أَوْ مُؤْصِلَةٌ وَالْعَابِدُ
 مَخْلُوفٌ اَيِ فِيهِ (وَ) اذْكَر (إِذْ صَرَفْنَا) اَعْلَنَّا (الَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ الْبَحْرِ) جَنَ تَصْبِيحٍ بِالنَّيْزِ أَوْ جَنَ يَنْزَوَى وَكَانُوا
 سَبْقَةً أَوْ سَبْقَةً وَكَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْطَلِقُ نَحْلُ يَنْصَلِي بِأَسْحَابِهِ الْفَجْرَ رِزَاةَ الشَّيْخَانِ (يَسْتَعِينُونَ) اِلَ
 قُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوا قَالُوا اَيِ اَيِ قَالِ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ (الْحَسْبُ) اسْتَعَاذُوا لِسَبْعِيهِ (فَلَمَّا فَصَمِ) فَرِغَ مِنْ قِرَائَتِهِ
 (وَلَوْ) رَجَعُوا (إِلَى قَوْمِهِمْ مُنْذِرِينَ) مُخَوِّضِينَ قَوْمَهُمُ الْعَذَابِ اِنْ لَمْ يُؤْمِنُوا وَكَانُوا يَهُودًا وَقَدْ اسْتَسْأَلُوا (قَالُوا يَا
 قَوْمَنَا إِنَّا نَسْأَلُكُمْ كَيْتَابًا) هُوَ اَلْ قُرْآنُ (أَنْزَلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَى مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ) اَيِ تَقْلُومُهُ كَمَا تَقْرَأُ (يَتَّبِعُوا
 إِلَى الْحَقِّ) الْإِسْلَامَ (وَأَلَى طَرِيقِ مَسْتَقِيمٍ) اَيِ طَرِيقِهِ (يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ) نَحْنُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِلَى الْإِيمَانِ (وَأَجِيبُوا بِهِ يَغُفِّرَ) اللَّهُ (لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ) اَيِ بَعْضُهَا لِأَنَّ فِيهَا الْمَغْزِلَ وَلَا تَغْفِرُ إِلَّا بِرِضَا
 أَصْحَابِهِ (وَيُعَذِّبُكُمْ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ) مُؤْلَمَ (وَمَنْ لَا يُجِيبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ) اَيِ لَا يَعْجِزُ
 اللَّهُ بِالْمُغْزَبِ مِنْهُ فِيغُودُهُ (وَلَيْسَ لَهُ) لِمَنْ لَا يَجِبُ (مِنْ دُونِهِ) اَيِ اللَّهُ (أُولَئِكَ) أَنْصَارُ يَذْفُقُونَ غَتَهُ الْعَذَابِ
 (أُولَئِكَ) الَّذِينَ لَمْ يُجِيبُوا (بِهِ ضَلَالٍ مُبِينٍ) بَيْنَ ظَاهِرٍ أَوْ لَوْمَةٍ أَوْ يَغْلُفُوا اَيِ مَنَكِبُوا اَتَّبَعُوا (أَنَّ اللَّهَ الَّذِي
 خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا) اَيِ غَيْرَ أَنْ وَزِيدَتْ اَلْبَاءُ فِيهِ لِأَنَّ الْكَلَامَ فِي
 قُوَّةِ الْإِسْمِ اللَّهُ بِالْمَغْزَبِ (وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا) اَيِ هُوَ قَادِرٌ عَلَى إِيحَاءِ الْمَوْتَى (إِنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) وَيَوْمَ
 يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ (بِأَنَّ) يَذْفُقُوا بِهَا يُقَالُ لَهُمْ (أَلَيْسَ هَذَا) الشَّغْلُيبُ (بِالْحَقِّ) قَالُوا بَلَى وَرَبَّنَا قَالِ
 فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ (فَأَصْبَحَ) عَلَى قَوْمِكَ (كَصَابِرٍ) أُولُو الْعُزْمِ ذُو الثَّباتِ وَالصَّبْرِ عَلَى
 الشَّدَائِدِ (وَمِنَ الرُّسُلِ) قَبْلِكَ فَتَكُونُ ذَا عِزٍّ وَمِنَ الْبَنِيَانِ فَكُنْتُمْ ذُو عِزٍّ وَقِيلَ لِلشَّيْخِ فَلَيْسَ مِنْهُمْ آدَمُ
 لِقَوْلِهِ تَعَالَى (وَلَمْ يُعِدْ لَهُ عِزْمًا) وَلَا يُؤْتَى لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْخَوْتِ (وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ) لِقَوْلِكَ
 نُزُولِ الْعَذَابِ بِهِمْ قِيلَ كَأَنَّهُ حَجَرٌ مِنْهُمْ فَاعْتَبَرُوا نُزُولَ الْعَذَابِ بِهِمْ فَأَمَرَ بِالصَّبْرِ وَتَرَكَ الْإِسْتَعْجَالَ لِلْعَذَابِ
 لِأَنَّهُ نَازِلٌ لَا مَحَالَةَ (كَأَنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ مَأْجُودُونَ) مِنَ الْعَذَابِ فِي الْاِجْتِمَاعِ لَطْوِلِهِ (لَمْ يَلْتَمِسُوا) فِي الدُّنْيَا فِي
 ظَنِّهِمْ (لِأَسَاعَةِ مِنْ نَهَارٍ) هَذَا اَلْ قُرْآنُ (بِالْإِغْرَاءِ) تَبْلِيغٍ مِنَ اللَّهِ إِلَيْكُمْ (قَبْلُ) اَيِ لَا (يَعْلَمُكَ) عِنْدَ رُؤْيَا
 الْعَذَابِ (إِلَّا الْقَوْمَ الْقَاسِيُونَ) اَيِ الْكَافِرُونَ

لوجه: اوتيقنا مونې ستاسوخاوشا (دير) كلى يعنى كلى والا مثلاً شموديان اوعاديان او
 قوم لوط هلاى كړل اومونې آياتونه يعنى واضحه حجتونه قسم قسم بيان كړل دي دپاره چه

ہفتی (دکفر و شرک) نہ منع شی نوہفتی ددوی نہ عذاب لری کولو سرہ ددوی امداد ولې اونه
 کرو؟ کوم چه دوی دالله تعالیٰ نہ علاوہ دالله تعالیٰ نیزدیکت حاصلولو دپارہ خپل معبودان
 جوړ کړی وو او هغه بتان دی، دالله تعالیٰ ضمیمه مفعول محذوف دې کوم چه دوصول طرف ته
 راگرځی او هغه همدې او قرآنکا مفعول ثانی دې او الله تعالیٰ دې نہ بدل دې بلکه هفتی د نزول
 عذاب په وخت ددوی نہ غائب شو اودا یعنی بتان د تقرب دپارہ معبودان جوړول د هفتی
 دروغ اود خان نه جوړ کړې خبرې دی، او مامصدریه ده یا موصولہ او عائد محذوف دې او هغه
 د فیه ضمیر دې او یاد کړه کله چه مونږ د پیریانو جماعت ستاسو طرف ته متوجه کړو هغه پیریان د
 نصیبین یمن یا د نینوا اوسیدونکی وو او د هفتی شمیر اووه یا نهه وو او حضور پاک ﷺ
 په بطن نخله کښې خپل صحابه کرامو ته د سحر مونږ ورکولو (رواه الشیخان) دې دپارہ
 چه هفتی قرآن واوړی کله چه هفتی د نبی خوا ته اور سیدل نو هفتی په خپل مینځ کښې او وویل
 چپ شی او غوږ کیخود سره واوړی نو چه کله حضور پاک د قرأت نه فارغ شو نو هفتی د خپل
 قوم د عذاب نه ویرونکی جوړ شو که چېرې هفتی ایمان راتوړو واپس لاړل او دا یهودیان وو
 او هفتی او وویل ای زمونږ قومہ مونږ داسې کتاب قرآن اوریدلې دې کوم چه د موسیٰ ﷺ نه پس
 نازل شوی دې او د خپل حمان نه د وړاندینو کتابونو مثلاً تورات تصدیق کوی د حق یعنی اسلام
 وینا اومنئ په دې باندې ایمان راوړی نو الله تعالیٰ به ستاسو گناه معاف کړی، یعنی بعض
 گناهونه ځکه چه په گناهونو کښې حقوق العباد هم دی هغه د صاحب حق د رضامندی نه
 بغیر نه معاف کیږی اوتاسو ته به د دردناک عذاب نہ پناه درکړی، او کوم کس چه دالله تعالیٰ د
 داعی خبره اونه منی نو هغه الله تعالیٰ لره په زمکه کښې عاجز کولې نه شی، یعنی د هغه نہ په
 تختید ورسره الله تعالیٰ عاجز کولې نه شی نه د هغه د راگیرولونه بیج وتلې شی، او ددې
 خبرې د نه منونکی دپارہ دالله تعالیٰ نه بغیریل څوک مددگار نشته چه د هغه نہ دغه عذاب لری
 کړې شی، دا خلق یعنی خبره نه منونکی په ښکاره گمراهی کښې دی ولې دامنکرین بحث په دې
 خبره نہ پوهیږی؟ چه کوم الله تعالیٰ زمکه او آسمانونه پیدا کړل او د هغې په پیدا کولو کښې سترې
 شوې نه دې یعنی د دې نه عاجز شوې نه دې، ولې هغه په دې خبره باندې قادر نه دې چه مری
 راژوندی کړې شی ولې نه؟ بیشکه هغه د مرو په راژوندی کولو باندې قادر دې پیاوړی، د آت
 خبر دې او کلام الله بقاؤ په قوت کښې دی بیشکه هغه په هر څیز باندې قادر دې، هغه
 خلق چا چه کفر او کړو په کومه ورځ چه د اور منځ ته راوړلې شی په داسې توگه چه هفتی ته به په
 اور کښې عذاب ورکولې شی نو هفتی ته به وئیلی شی چه ولې دا عذاب حق نه دې؟ جواب
 په ورکړی او قسم دې زمونږ دارب (حق دې) (الله تعالیٰ) به او فرمائی اوس د خپل کفر په بدلہ کښې
 د عذاب مزه او څکۍ پس (ای پیغمبره) د خپل قوم تکلیف باندې هم داسې صبر او کره لکه چه

تائے ورنہ انہی اولوالعزم پیغمبرانو صبرگرمی دے (یعنی) ثابت قدم پاتے کیدونکو او پہ تکلیفونوباندے صبرکونکو پہ شان صبراو کرے، نوتہ بہ ہم اولوالعزم شی، او ہن بیانیہ دے پہ دے صورت کنہی بہ تول انبیاء کرام اولوالعزم شی او وٹیلی شوی دی چہ من تبعیضیہ دے نو آدم ﷺ بہ پہ دوی کنہی شمیرنہ وی دالہ تعالیٰ د قول وَلَمْ يَكُنْ لَهُ عِزًّا د وجہ نہ او نہ بہ یونس علیہ السلام پہ اولوالعزم پیغمبرانو کنہی شمیر وی دالہ تعالیٰ د قول وَلَا تَكُنْ مِمَّنْ سَاءَ مَا يَحْكُمُ د وجہ نہ اوتاسودہغوی دپارہ (عذاب غوبستلوکنہی) تادی مہ کوئی، یعنی پہ خپل قوم باندے د عذاب دنازلیدو بارہ کنہی تادی مہ کوئی، وٹیلی شوی دی لکہ چہ رسول اللہ ﷺ دہغوی نہ تنگ راغلی وو دَخہ پہ وجہ چہ حضور پاک پہ ہغوی باندے د عذاب نازلیدل خوین کری وو لہذا حضور پاک تہ د صبر او د عذاب غوبستلوکنہی تادنی د ترک کولو حکم ورکری شو، خکہ چہ عذاب خو پہ ہغوی باندے لامحالہ نازلیدونکے دے، پہ کومہ ورغ چہ داخل د آخرت عذاب او وینی دکوم چہ ہغوی سرہ وعدہ کولی شی نو ہغوی تہ بہ داسی معلومیچی چہ ہغوی پہ دنیا کنہی دہغوی پہ خیال کنہی د ورغی د یوی گھمٹی شوی وو، دا قرآن ستاسو طرف تہ دالہ تعالیٰ د طرف نہ تبلیغ دے، نو د عذاب لیدلو پہ وخت بہ د فاسق کافرنہ علاوہ ہیخو کہ نہ شی ہلاک کولی۔

د قیوداتو فوائد او تسہیل

قوله: وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا وَكَّلْنَا مِنْ الْقُرَىٰ داکلام مستانف دے دمکے مشرکانوتہ خطاب دے لام د قسم محذوف پہ جواب باندے داخل دے مِنَ الْقُرَى، دما بیان دے أَهْلَكْنَا داضافی مقصد دحذف مضاف طرف تہ اشارہ دہ۔

قوله: لَوْلَا، د لولا تفسیر پہ هَلَّا سرہ کولو کنہی ئ دا او خودل چہ لَوْلَا تحضیضیہ دے او مقصد تویخ دے۔

قوله: الَّذِينَ اتَّخَذُوا، الَّذِينَ اسم موصول اتَّخَذُوا ددے صلہ، موصول صلہ د کَعَرَفَ فاعل، د اتَّخَذُوا مفعول اول هُمْ محذوف دے اونانی قُرَیَّانَا دے او آیت د قُرَیَّانَا تہ بدل دے کما عَزَمَ بِهِ الْمَعْنَى، قُرَیَّانَا دباب تفعیل مصدر دے او داصحیح دہ چہ آیت د اتَّخَذُوا مفعول ثانی وی او قُرَیَّانَا حال یا مفعول لہ وی۔

قوله: ضَلُّوا إِلَى الْأَصْنَامِ او بعض حضراتو دَهَلُّوا فاعل کفار گمخولی دی یعنی عابدین بہ معبودین ترک کوی او د ہغوی نہ بہ د ویزاری اظہار او کری (اول اولی دے) (فتح القدیں)

قوله: نَفَرًا پہ معنی د جماعت چہ د دریونہ زیات او د لسونہ کم وی جمع الکفار۔

قوله: مِنَ الْجِنِّ دا دَلَّوْا صفت اول دے او تَلَّوْهُنَّ ال قرآن صفت ثانی دے۔

قوله: حَفَرُوْهُ دَٰخِمِيْر مَرَجِ قَرَّانِ اَوْنِيْ دَوَارِهْ كِيْدِيْ شِيْ.

قوله: فَلَمَّا قَضَىٰ جَمْهُوْرُوْهُ مَجْهُوْلُوْ سَتَلِيْ دِيْ اَوْ حَبِيْبُ بِنِ عَبِيْدِ مُحَمَّدٍ مَعْرُوْفُ لَوْ سَتَلِيْ دِيْ مَجْهُوْلُ پِهْ صَوْرَتِ كَنْبِيْ بِهْ دَٰ حَفَرُوْهُ ضَمِيْر دَٰ قَرَّانِ طَرَفِ تِهْ اَوْ دَ مَعْرُوْفُ پِهْ صَوْرَتِ كَنْبِيْ بِهْ دَ حَضُوْرِيَاكِ طَرَفِ تِهْ رَاجِعِ وِيْ. (فتح القدیر شوکانی)

قوله: مُنْذِرُوْنَ حَالِ مَقْدَرِهْ كِيْدُوْ وَجِيْ نِهْ مَنْصُوْبُ دِيْ اُمِيْ مَقْدَعُوْنَ الْاِكْثَارِ، نَصِيْبِيْنَ دِيْمِنِ يُوْكَلِيْ دِيْ، نِيْنُوْ پِهْ نُونِ مَكْسُوْرِهْ يَاءِ سَاكْنِهْ سِرِهْ، اَوْ پِهْ نُونِ شَانِيْ كَنْبِيْ فَتَحِهْ اَوْ ضَمِهْ دَوَارِهْ جَانَزْدِيْ، اَخَرِ كَنْبِيْ الْفِ مَقْصُوْرِهْ دِيْ.

قوله: بِبَطْنِ نَخْلٍ مَفْسِرِ عِلَامِ دَدِيْ وَاقِعِيْ نَسْبِ بَطْنِ نَخْلِ طَرَفِ تِهْ كِرِيْ دِيْ پِهْ دِيْ كَنْبِيْ تَسَامِحِ دِيْ خُكِهْ چِهْ هَفِهْ مَقَامِ چِرْتِهْ چِهْ دَ جَنَاتُوْ دَ قَرَّانِ اَوْرِيْدُوْ وَاقِعِهْ پِيْشِنِهْ شُوْ پِهْ هَفِهْ بَطْنِ نَخْلِهْ وُوْ هَمِ دِيْ تِهْ بِهْ نَخْلِهْ هَمِ وَتِيْلِيْ شُوْهْ اَوْدَا مَقَامِ دَمَكِيْ نِهْ دَ طَانَفِ پِهْ لَارِ كَنْبِيْ دَ يُوْ شِيْ پِهْ مَسَافَتِ بَانْدِيْ وَاقِعِ دِيْ اَوْ بَطْنِ نَخْلِ هَفِهْ مَقَامِ دِيْ چِرْتِهْ چِهْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَوةُ خَوْفِ كِرِيْ وُوْ اَوْدَا مَقَامِ دَمَدِيْنِيْ نِهْ دُوْهْ مَنْزِلِ لِرِيْوَالِيْ بَانْدِيْ دِيْ. (جمل)

قوله: فَيُضِلُّ الْمَبِيْنَ دَلْتَهْ دَ جَنَاتِ كَلَامِ پُوْرِهْ شُوْ دَ لَوْ كَفَرُوْا نَهْ دَالَلِ تَعَالٰی كَلَامِ شَرْوَعِ كِيْبِيْ

قوله: وَزَيْدُتِ الْبَاءِ فِيْهِ لَآنَ الْكَلَامِيْ قُوْلُوْا اَللّٰهُ يَمْلِكُ: دَعْلَامِهْ مَحْلِيْ مُحَمَّدٍ مَقْصِدِ دَدِيْ عِبَارَتِ پِهْ اَضَافِيْ سِرِهْ دَ يُوْ اِعْتَرَاضِ جَوَابِ كُوْلِ دِيْ، اِعْتَرَاضِ دَادِيْ چِهْ بَاءِ دَ كَلَامِ نَفِيْ نِهْ پَسِ زَائِدِهْ وِيْ اَوْ كُوْمِ چِهْ دَ اَرْتِ لَانْدِيْ دِيْ هَفِهْ مُثَبِتِ دِيْ لِهَذَا پِهْ بَقَاوِ كَنْبِيْ بَاءِ رَاوِرِلِ صَحِيْحِ تِهْ دِيْ؟

جواب: دَ جَوَابِ حَاصِلِ دَادِيْ چِهْ نَفِيْ دَ آيَتِ پِهْ شَرْوَعِ لَوْ كَفَرُوْا كَنْبِيْ وَاقِعِ دِهْ اَوْ كُوْمِ خَهْ چِهْ دَدِيْ نِهْ پَسِ دِيْ هَفِهْ هَمِ دَ نَفِيْ لَانْدِيْ دِيْ لَكِهْ چِهْ كَلَامِ دَ اَللّٰهُ يَمْلِكُ پِهْ قُوْتِ كَنْبِيْ دِيْ لِهَذَا دَ بَاءِ دَاخِلُوْلِ جَانَزْدِيْ اَوْ هَمِ دَغِهْ وَجِهْ دِهْ چِهْ دَدِيْ جَوَابِ دَالَلِ تَعَالٰی قَوْلِ بَلِ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَنْبِيْ بَلِيْ سِرِهْ وَرِ كِرِيْ شُوْ پِهْ دَاوَدِيْ خَبِرِيْ عِلَامَتِ دِيْ چِهْ كَلَامِ پِهْ قُوْتِ دَنَفِيْ كَنْبِيْ دِيْ خُكِهْ چِهْ دَ بَلِيْ پِهْ ذَرِيْعِهْ سِرِهْ دَ كَلَامِ مَنَفِيْ جَوَابِ رَاخِيْ.

قوله: يُقَالُ هَلُمَّ عَلَامِهْ مَحْلِيْ مُحَمَّدٍ بِقَالِ لِهْمِ مَحْذُوْفِ مَنْلُوْ سِرِهْ اِشَارِهْ اَوْ كِرِهْ چِهْ دَيُوْمِ نَاصِبِ يُقَالُ فَعْلٌ مَحْذُوْفٌ دِيْ اَوْدَ وَبَقَرْتُ نِهْ دَ اَللّٰهُ هَذَا بِالْحَقِّ پُوْرِيْ دَ بِقَالِ مَقُوْلِهْ دِهْ.

قوله: وَتَرْتَا كَنْبِيْ وَآؤِ قَسْمِيْهْ دَبَارِهْ دَ تَاكِيدِ دِيْ.

قوله: فَوَاللَّيْلَتِ اِذَا دَاوُلُوْ الْعَزْمِ تَفْسِيْرِيْ دَدِيْ مَعْنٰی دِهْ اَوْ جَتِ هَمَتِ وَالَا، ثَابِتِ قَدَمِ، كِهْ چِرِيْ مِنْ بِيَانِيْهْ اَوْ مَنَلِيْ شِيْ نُوْ تُوْلِ اَنْبِيَاءِ كَرَامِ بِهْ پِهْ اَوْلُوْ الْعَزْمِ كَنْبِيْ شَامِلِ شِيْ اَوْ بَعْضِ

إِلَى مَا يَنْفَعُهُمْ (وَيُصْلِحْ بِأَلْهِمُ خَالَهُمْ فِيهِمَا وَمَا فِي الدُّنْيَا لِمَن لَّمْ يُمْقُلْ وَأُذِرْجُوا فِي قُلُوبِهَا تَغْلِيَةً (وَيَذْهَبُ عَنْهُمُ الْجِنَّةَ عِزَّتُهَا) بَيْنَهَا (هَمُّهُمْ) فَيَهْتَدُونَ إِلَى مَسَاجِدِهِمْ مِنْهَا وَأَزْوَاجِهِمْ وَخَدَمَهُمْ مِنْ غَيْرِ اسْتِزْلَالٍ (بِأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ) أَيْ دِينِهِ وَرَسُولِهِ (يَتَّخِذْكُمْ عَلَى عَذَابِكُمْ) (وَتُحِبُّوا أَقْدَامَكُمْ) يَتَّخِذْكُمْ فِي الْمَعْرُكِ (وَالَّذِينَ كَفَرُوا) مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ مَعْدَا غَيْرِهِ يَتَّخِذُوا بِذَلِكَ عَلَيْهِ (قَتْعًا لَهُمْ) أَيْ خِلَافًا وَخِشَّةً مِنَ اللَّهِ (وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ) عَطِيفٌ عَلَى تَعْمُورِ (ذَلِكَ) النَّفْسِ وَالْإِضْلَالِ (بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أُنْزِلَ اللَّهُ) مِنْ الْقُرْآنِ الْمَشْتَمِلِ عَلَى التَّكْلِيفِ (فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ) (أَفَلَمْ يَرَوْا فِي الْأَرْضِ قَيْظُهُمْ أَكَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ دَمَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ) أَهْلَكَ أَنْفُسَهُمْ وَأَزْوَاجَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ (وَالَّذِينَ كَفَرُوا) (أَمْفَأَ هَؤُلَاءِ عَاقِبَةُ مَا كَانُوا) (ذَلِكَ) نَصْرَ الْمُؤْمِنِينَ وَفَقْرَ الْكَافِرِينَ (يَأْنِ اللَّهُ مُوَلِّي) وَلِي وَنَاصِرَ (الَّذِينَ آمَنُوا) وَالْكَافِرِينَ لِمَوْلَى لَهُمْ

توجہ: شروع کوم د اللہ پہ نوم سرہ چہ دیر مہریانہ او دیر رحم والا دی، د مکہ والو نہ کومو خلقو چہ کفر او کھو او نورو لرہ نہی د اللہ لاری نہ یعنی د ایمان نہ منع کرل اللہ تعالیٰ د هغوی عملونہ بریاد کرل، مثلاً روتن پہ بل خورل، صلہ رحمی کول، نو دوی بہ پہ آخرت کنبہ د خپلو عملونو ہیخ اجر او نہ مومی، البتہ پہ دنیا کنبہ بہ دوی تہ د اللہ پہ مہریانن سرہ ددوی د عملونو صلہ ورکړې کبړی، او هغه خلق یعنی انصار وغیرہ چہ ایمان نہی راوړو او نیک عملونہ نہی او کړل، او څہ چہ یہ محمد ﷺ باندې نازل شوې دی پہ هغې نہی ہم ایمان راوړو، او هغه ددوی د رب د طرف نہ حق دې، نو اللہ تعالیٰ د هغوی گناہونہ معاف کړل، او ددوی د حالت اصلاح نہی او کړہ، نو دوی د هغه نافرمانی نہ کوی، دا یعنی د عملونو بریادول او گناہونو لرہ معاف کول ددې وجہ نہ دی چہ کومو خلقو کفر او کړو نو هغوی د باطل شیطان تابعداری او کړہ، او کومو خلقو چہ ایمان راوړو هغوی د خپل رب د طرف نہ د حق یعنی د قرآن تابعداری او کړہ، کذلک، یعنی د دې بیان پہ شان، اللہ تعالیٰ د خلقو حالاتو لرہ بیانوی، نو دغہ شان د کافر عمل لرہ بریاد وی، او د مومن خطاگانہی معاف کړو، او چہ کله تاسودہ کافرانو سرہ مخامخ شئ نو پہ څټونو باندې گزار کوئ، ضرب، مصدر پہ لفظ د فعل سرہ، د خپل فعل پہ عوض کنبہ دې، یعنی فاعلہو او فاعلہو هغوی قتل کړئ، او قتل نہ بہ شت وھلو سرہ څکھ تعبیر او کړو چہ قتل زیات تر پہ څټ باندې وھلو سرہ پہ اسائن کبړی چہ کله دوی ښہ ټکړې کړئ، یعنی چہ کله دوی ښہ قتل کړئ نو ددوی قید کول ښہ مضبوط کړئ، یعنی قتلول پریرېدئ او هغوی قید کړئ، وثاق هغه څیز چہ د هغې پہ ذریعہ سرہ قیدیان ترلې شی، رسن وغیرہ، بیا اختیار دې کہ احسان پرې کوئ او کہ پریردئ (منا) د خپل فعل مصدر لفظی دې او د خپل فعل پہ عوض کنبہ دې، یعنی بغیر د څہ کولو نہ پہ دوی باندې احسان اغستلو سرہ دوی پریرېدئ، یا ددوی نہ فدیہ واخړئ یعنی پہ فدیہ کنبہ ددوی نہ مال واخړئ، یا د مسلمانو قیدیانو تبادلہ او کړئ، تر دې چہ جنگ یعنی

جنگ کولو والا خپلہ اسلحہ کپدی، تردی چه کافران مسلمانان شی یاہہ معاہدہ کنہی شریک شی، او دا د قید او د قتل غایت دی. ذلک د مبتداً مقدر خبر دی، ای الامر ذلک یعنی ددوی بہ معاملہ کنہی حکم ہم دغہ دی، او کہ اللہ غوہنشلہ نو خپلہ بہ نہی بغیر د قتال نہ ددوی نہ بدلہ اخستلی وه، خو تاسو نہی ته د قتال حکم درکرو چې په تاسو کنہی بعضی په دوی کنہی په بعضو باندی اوزمائی نو په تاسو کنہی چې کوم شہیدان کرې، هغه بہ جنت ته لار شی، او خوک چې په دوی کنہی قتل کرې شی هغه بہ جہنم ته لار شی، کوم خلق چې د اللہ په لار کنہی شہیدان شی، اللہ تعالیٰ بہ د هغوی عملونہ چرې ہم نہ ضائع کوی، او په یو قرامت کنہی قاتلوا دی، دا ایت د احد په ورځ باندی نازل شوې وو، په داسې حال چې په مسلمانانو کنہی رځومنه او قتل عام شوې وو، دیرز بہ اللہ تعالیٰ ددوی په دنیا او آخرت کنہی داسې خیز طرف ته رهنمائی اوکړی چې دوی ته بہ فائدہ ورکړی، او په دنیا او آخرت کنہی بہ ددوی د حال اصلاح اوکړی، او په دنیا کنہی چې څه دی، (ہدایت او اصلاح وغیرہ) د هغه د پارہ دی خوک چې شہید نہ شو، او کوم کسان چې مقتولین نہ شو هغوی په مقتولین کنہی د غلبې په توگہ شامل کرې شول، او دوی بہ داسې جنت ته ور داخل کړی چې د هغې بہ دوی سرہ پیژندگلواو شی نو دغہ شان بہ دوی په جنت کنہی خپل کور طرف ته، خپلو بیبیانو طرف ته او خپلو خادمانو طرف ته بغیر د معلومولو نہ اورسیږی، ای ایمان والو کہ چرې تاسو د اللہ مدد اوکړی یعنی د هغه د دین او د هغه د رسول مدد اوکړی نو هغه بہ تاسو ستاسو په دشمن باندی غالب کړی، او ستاسو خپې بہ کلکې کړی، یعنی په جنگ کنہی بہ تاسو مضبوط کړی، او اهل مکہ چا چې کفر اوکړو هغوی ہلاک شول، والذین کفروا مبتداً ده، او تعسوا ددی خبر دی، په حذف خبر باندی فقہا ھمدلالت کوی، نو ددوی د پارہ د اللہ د طرف نہ نقصان او ہلاکت دی، او ددوی عملونہ ضائع شول، ددی عطف بہ تعسوا باندی دی، دا ہلاکت او د عملونو ضائع کیدل ددی وجہ نہ دی چې دوی هغه څہ ناخوہنہ کړو څہ چې اللہ تعالیٰ نازل کړو، یعنی قرآن کوم چه په احکامو باندی مشتمل دی، نو اللہ تعالیٰ ددوی عملونہ ضائع کړل، آیا دا خلق په زمکہ باندی نہ گرځی او دوی کتلې نہ دی، چې کوم خلق ددوی نہ مخکنی تیر شوی دی د هغوی څہ انجام شو؟ اللہ تعالیٰ هغوی ہلاک کړل، یعنی په خپلہ هغوی، د هغوی اولاد او د هغوی مالونہ نہی ہلاک او برباد کړل، او د کافرانو د پارہ ہم داسې سزاگانې دی، یعنی ددی نہ د مخکنو خلقو په شان سزاگانې دی دا یعنی د مومنانو مدد او په کافرانو باندی غضب ددی وجہ نہ دی چې اللہ تعالیٰ د ایمان والو دوست، یعنی ولی او مدگار دی، او دا چې د کافرانو ہیڅ خوک کار ساز نشته.

د قیوداتو فوائد او تسہیل

ددی سورۃ نوم سورۃ قتال دی، د ترتیب مصحف په اعتبار سرہ ددی نمر ۴۷ دی، او دا

نوم د ایت نمبر ۲۰ فقرې و ذکر ہما الفصال نہ ماخوذ دې، ددې دوه نومونه نور هم دی، یو سورۃ محمد او دویم نوم سورۃ اللہن کفروا.

قوله صدوا، لازم متعدی دواړه مستعمل دی، یعنی منع کیدل او نورو لره منع کول، او الذین کفروا نه مراد د قریشو کافران دی.

قوله أضل أعمالهم، ای أبطلها وجعلها ضائعة.

قوله والذین آمنوا وعملوا الصلحت، د عملو الصالحات عطف په آمنوا باندې کړې شوې دې، په دې کښې دې خبرې ته اشاره ده چې عمل صالح د ایمان د حقیقت جزء نه دې، ځکه چې عطف د مغایرت تقاضا کوي، البته عمل صالح د کمال ایمان د پارہ د شرط په درجه کښې دې. (کما هو مختار الأسماء)

قوله وأمنوا بما أنزل علی محمد: دا د عطف د خاص علی العام د قبیلې نه دې، مقصد ددې د معطوف اهمیت او عظمت ښکاره کول دی، او دې خبرې ته اشاره هم ده چې د محمد ﷺ په بعثت باندې او څه چې حضور ﷺ راوړلی دی په هغې باندې دایمان نه ایمان نه تامیږي، یعنی که څوک توحید او د توحید لوازمات او د دین لوازمات او په مخکښو پیغمبرانو باندې ایمان راوړی خو د محمد ﷺ د نبوت قائل نه وی نو دهغه ایمان به د الله په نیز قبول نه وی.

قوله والذین آمنوا: مبتدا ده، او کلمه سیمه ددې خبر دې، او وهوالق من ربه مبتدا د او د خبر په مینځ کښې جمله معترضه ده.

قوله ذلك: مبتدا ده، او بأن اللہن کفروا، د مبتدا خبر دې.

قوله فإذا القیتهم الذین کفروا فغرب الرقاب: د ظرف یعنی د إذا القیتهم عامل محذوف دې، او د غرب الرقاب هم هغه عامل دې، تقدیری عبارت دا دې فاعل هو الرقاب وقت ملائکهم العبد.

قوله فغرب الرقاب: په دې کښې دې خبرې ته اشاره ده چې ضرب مصدر د خپل فعل امر لغویو انائب دې، ځکه چې ددې اصل فاعل هو الرقاب ضریا دې، فعل حذف کړې شو مصدر د مفعول طرف ته مضاف کولو سره د فعل قائم مقام کړې شو، د دې کښې په اختصار سره تاکید هم دې.

قوله إذا اتخمتوهم، کله چې تاسو دوی په ښې طریقې سره قتل کړئ اثمتموهم، د اثمات نه ماضی جمع مذكر حاضر، هم ضمیر جمع مذكر غائب، ای اکثرهم فاعل هو، او په مصباح کښې اثمتم فی الأرض سارالی العبد.

الَّتِي أَخْرَجْتَكَ رُوحِي لَقَدْ فَرَنِي أَهْلَكْتُاهُمْ رُوحِي مَعْنَى فَرَنِي الْأَوَّلَى فَلَا تَأْخِيرُهُمْ مِنْ إِعْلَانِ أَقْسَمِ
كَانَ عَلَى بَيْتِهِمْ خُبْرَةٌ وَنَزْدَانِ مِنْ رَبِّهِمْ وَهُمْ الْمُؤْمِنُونَ اَكْمَنَ تَيْنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِمْ فَرَاةً عَسَتْ وَهُمْ كُفَّارٌ مَكْرَهُ
وَأَتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ فِي عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ أَيْ لَا مُثَالَّةَ بَيْنَهُمَا (مَثَل) أَيْ صِفَةً (الْحَقَّةُ الَّتِي وَجَدَ الْمُتَّقُونَ)
الْمُشْرِكَةُ بَيْنَ ذَا جِلْبِهَا مَبْدَأُ خَيْرِهِ (فِيهَا أَهْلُهَا مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آيِسٍ) بَالَنْدُ وَالْقَصْرُ كُضَارِبٌ وَخَيْرٌ أَيْ خَيْرٌ مُتَعَمِّرٌ
بِجِلْبِ مَاءِ الدُّنْيَا فَيَتَغَيَّرُ بِغَارِضٍ وَأَهْلُهَا مِنْ لَكِنَ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُمْ بِجِلْبِ لَكِنَ الدُّنْيَا لِخُرُوجِهِ مِنَ الطَّرِيقِ
وَأَهْلُهَا مِنْ خَمَلٍ لَدَّهُمْ لَدِيدَةٌ (لِلشَّارِبِينَ) بِجِلْبِ خَمَرِ الدُّنْيَا فَإِنَّهَا كَمِهْطَةٍ عِنْدَ الشُّرْبِ وَأَهْلُهَا مِنْ عَسَلٍ
مُصَفًّى بِجِلْبِ عَسَلِ الدُّنْيَا فَإِنَّهُ بِخُرُوجِهِ مِنْ بَطْنِ النَّحْلِ يُخَالِطُ الشَّمْعَ وَغَيْرَهُ (وَلَهُمْ فِيهَا) أَصْنَافٌ مِنْ
كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ فَهُوَ رَاضٍ عَنْهُمْ مَعَ إِحْسَانِهِ إِلَيْهِمْ بِمَا ذَكَرَ بِجِلْبِ سَبَدِ الْفَيْدِ فِي الدُّنْيَا
فَإِنَّهُ قَدْ يَكُونُ مَعَ إِحْسَانِهِ إِلَيْهِمْ سَاعِطًا عَلَيْهِمْ (كَغْنٍ هُوَ عَالِدٌ فِي النَّارِ) خَيْرٌ مَبْدَأُ مُقَدَّرٍ أَيْ أَقْبَلُ هُوَ فِي هَذَا
الْثَمِيمِ (وَسَقُوا مَاءَ عِيَمَاءٍ) أَيْ خَدِيدَ الْخَزَارَةِ (فَقَطَّلَهُ أَمْعَاءُهُمْ) أَيْ مَصَارِيَهُمْ فَخَرَعَتْ مِنْ أَذْهَابِهِمْ وَهُوَ خَنْجَ
يَعْنِي بِالْقَصْرِ وَآلِهِ عَنْ يَأَى يَقُولُهُمْ يَمَانٍ (وَمِنْهُمْ) أَيْ الْكُفَّارُ (مَنْ يَنْجِمُ إِلَيْكَ) فِي خُطْبَةِ الْخُفَّةِ وَهُمْ
الْمُنَافِقُونَ (حَتَّى إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ يُنْقِضُوا الْحَبَابَةَ مِنْهُمْ بَنِ مَسْعُودٍ وَبَنِ عَمْرٍ
اسْتَفْهَاءٌ وَشُخْبَةٌ (مَاذَا قَالَ أَتَقَامُ) بَالَنْدُ وَالْقَصْرُ أَيْ السَّاعَةُ أَيْ لَا تَزُجُّ إِلَيْهِ (أُولَئِكَ الَّذِينَ ظَلَمَ اللَّهُ عَلَى
قُلُوبِهِمْ بِالْكَفْرِ) وَأَتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ فِي التَّفَاقُقِ وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا وَهُمْ الْمُؤْمِنُونَ (رَاقَهُمُ) اللَّهُ (هُدًى
وَأَنَّهُمْ تَتَوَّاهُمْ) أَلْقَمَهُمْ مَا يَتَّقُونَ بِهِ النَّارَ (قَبْلَ يَنْظُرُونَ) مَا يَنْتَظِرُونَ أَيْ كُفَّارٌ مَكْرَهُ (إِلَّا السَّاعَةَ) أَنْ
تَأْتِيَهُمْ بَدَلُ إِحْتِمَالٍ مِنَ السَّاعَةِ أَيْ تَسِرُ الْأَمْرُ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمْ (بُخْتَةٌ) فَجَاءَةٌ (فَقَدْ جَاءَ الْأَرْطَابُ) غَلَامَتَا
مِنْهَا بَخْتَةُ الثَّيْبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتِّسَاقُ الْقَمَرِ وَالْدُّخَانِ (قَالُوا هُمْ أَذَا جَاءَتْهُمْ السَّاعَةُ) (وَذَكَرَهُمْ)
تَذَكُّرُهُمْ أَيْ لَا يَنْفَعُهُمْ (فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) أَيْ ذُمْ يَا مُحَمَّدُ عَلَى عِلْمِكَ بِذَلِكَ النَّافِعِ فِي الْفَيْقَةِ
(وَأَسْتَغْفِرُ لِكُلِّكَ) لِأَجْلِهِ قِيلَ لَهُ ذَلِكَ مَعَ عِصْمَتِهِ لِقِسْفٍ بِهِ أَمْنُهُ وَقَدْ فَهَمَهُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
لِاسْفَرِ اللَّهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً (وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ) فِيهِ إِحْزَامٌ لَهُمْ بِأَمْرِ رَبِّهِمْ بِالْإِسْتِغْفَارِ لَهُمْ (وَاللَّهُ
يَعْلَمُ مُتَقَلِّبُكُمْ) فَتَضَرَّكُمُ لِإِحْثَالِكُمْ فِي الثَّهَارِ (وَمَتَوَّكُمُ) مَتَوَّكُمُ إِلَى مَضَاجِعِكُمْ مِنَ اللَّيْلِ أَيْ هُوَ عَلِيمٌ
بِجَمِيعِ أَحْوَالِكُمْ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْهَا فَالْخُرُوءُ وَالْبَطْبُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَغَيْرِهِمْ

لو جہہ: کوم خلقو چي ایمان راورو او نیک عملونه شي او کرل هغوی به الله تعالی یقینا داسي
باغونو کښي داخل کړی چي د هغې لاندې به نهرونه بهیږي، او کافران په دنیا کښي خو ورځي د
ژوند مزې اخلي، او د ځناورو په شان خوړل ځکل کوی، یعنی د دوی په مخې ته د خیتې او د
فرج د شهوت نه علاوه بل څه نه دی، او هغوی آخرت طرف ته نه متوجه کیږي، او جهنم
دهغوی د اوسیدو ځاني دي (یعنی دهغوی منزل، مقام او د اوسیدو ځاني جهنم دي، اې
پیغمبره) مونږ هومره کلی مراد د کلی اوسیدونکی چي په طاقت کښي ستا د هغه کلی یعنی د

مکې والا نه زيات وو، چې د کوم نه شي تاسو ويستلئ، په (آخر جتک) کښې د لفظ قرية خيال ساتلې شوې دې. هلاک کړې شول اول د قرية د معنى رعايت کړې شوې دې چې شوک دوى له زمونږ هلاکت نه د خلاصولو والا نه وو، نو ايا چرته کيدې شي چې هغه خلق چې د خپل پروردگار د طرف نه په حجت او دليل سره وى، او هغوى مومنان هم وى، د هغه کس په شان شي چې د هغه د پاره د هغه خراب عمل بنائسته کړې شوې وى، او هغه دې عمل لره ښه گنرلې وى او د بتانو په بندگي کښې د خپلو خواهشاتو تابعدارى کوى، يعنى ددوى په مينځ کښې هيڅ برابري نشته، او د هغه جنت صفت، چې د هغې نيکانو خلقو سره وعده کړې شوې ده، هغه جنت دې کوم چې مشترک دې په هغې کښې د داخليدونکو په مينځ کښې، (الجنة الله) مبتداء دې، (هيا ايمان) ددې خبر دې، دا دې چه په دې کښې دداسې اويو نهرونده دې چه هغه بد بوئى نه کوى (اسن) مد او بغير د مد نه دواړه قسمه دې، لکه ضارب وحذو، يعنى هغه اوبه بدليدونکى نه دى، په خلاف د دنيا د اويو، چې هغه د يو خيز د وجه بدليږى، او د پيو نهرونده دى چې د هغې مزه به نه بدليږى، په خلاف د دنيا د پيو، د غلاتزې نه د راوتلو په وجه، او د شرابو نهرونده دى چې په هغې کښې د څکونکو د پاره ډيره مزه ده، په خلاف د دنيا شراب چې هغه د څکلو په وخت بې مزه شى او صفا د شهو نهرونده دى، په خلاف د دنيا د شهو نه، ځکه چې د مچن د خيتې نه راوتلو په وجه په هغې کښې موم وغيره شامل وى، او دوى د پاره هلته هر قسم ميوې دى، او د هغوى د رب د طرف نه معرفت دې، او هغه ددوى نه راضى دې، په دوى باندې مذکور احسان کولو باوجود په خلاف د دنيا د غلامانو د مالکانو، چې هغوى بعضې وخت په هغوى باندې احسان کولو سره د هغوى نه خفه هم وى آيا دا د هغه کس په شان دې چې هميشه په اور کښې دې؟ دا د مبتدا محذوف يعنى (امن هو فى هذا النعيم) خبر دې، يعنى هغه کس چې په دې نعمتونو کښې وى، د هغه کس په شان دې چې هميشه به په اور کښې وى، او په چا به چې گرمي يعنى ډيرې گرمې اوبه څکولې شي، چې د هغوى کولمې به ټکړې ټکړې کړى، يعنى د هغوى کولمې به کټ کړى او په شرمگاهونو به بهر راوخى، او لهعادو معا بغير د مد جمع ده، او ددې الف د ياء په عوض کښې دې، په (تثنيه) کښې ددوى د قول معنائ په دليل سره، او په دې کافرانو کښې بعضې داسې دى چې د جمعې په خطبه کښې تاسو طرف ته په ظاهره غوږ لگولې وى، او هغه منافقان دى، تر دې چې کله دوى ستاد غوا نه لار شى، نو د علم خاوندانو عالمانو صحابو عليهم السلام نه چې په هغې کښې ابن مسعود او ابن عباس شامل دى، د توقو په توگه تپوس کوى چې اوس هغه څه اووئيل؟ (انفا) مد او بغير د مد نه، په معنى د ساعت، (اوس) مونږ د هغه طرف ته توجه نه ورکړو هم دا خلق دى چې الله تعالى ددوى په زړونو باندې د کفر په وجه مهر لگولې دې او دوى په منافقت کښې د خپلو خواهشاتو تابعدارى کوى، او کوم خلقو ته چې هدايت نصيب شو او هغه مومنان دى الله

تعالی دوی په هدایت کښې نور هم زیات کړل، او هغه غیز ته ېې خپله پرهیزگاری ورکړه، یعنی دوی ته ېې ددې توفیق ورکړو، چې د هغې د وجې نه به دوی د اور نه محفوظ وي، دې کفار مکه ته د قیامت انتظار دې، چې هغه به دوی ته اچانګ راشي، تاتیهم، د الساعة نه بدل الاشتمال دې، یعنی د یقین کولو اوس څه صورت پاتې نشو، خو دا چې په دوی باندې اچانګ قیامت راشي، یقیناً د هغې علامتو خو راغلی دی په هغې کښې یو د حضور ﷺ راتلل، او د سپوږمۍ شلېدل دی، او لوگېدې، یا چې کله دوی باندې قیامت راشي نو دوی به نصیحت چرته حاصلېږي؟ یعنی نصیحت به دوی ته فائده نه ورکوي، نو اې نبی ﷺ یقین اوساته چې د الله نه سوا بل معبود نشته، یعنی اې محمد ﷺ ته په خپل دې علم باندې کوم چې په قیامت کښې نفع وروکړنکې دې، کلک اوسه، او د خپلو خطاگانو بڅښنه غواړه، حضور ﷺ ته د معصوم کیدو باوجود د بڅښنې غوښتلو حکم اوشو چې ددوی امت ددوی ﷺ تابعداري اوکړي، او حضور ﷺ په دې باندې عمل هم کړې وو، ونې فرمائیل چې زه روزانه د الله نه سل ځله بڅښنه غواړم، او د مومنانو سرو او ښځو د پاره هم حضور ﷺ ته د مومنانو دپاره د استغفار حکم ورکول د امت د پاره عزت او اکرام دې او الله تعالی د ورځې ستاسو کار کولو د پاره تل راتلل او په شپه کښې ستاسو د اوسیدو ځای ښه پیژنی، یعنی هغه ستاسو د ټول حالاتو نه خبردار دې، د هغه نه په دې کښې یو څیز هم پټ نه دې، نو د هغه نه ویرېږئ، او خطاب مومنانو وغیره ټولو ته دې.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: مَثْوًى: ظرف مکان دې، تهکانه، د ډیرې مودې پورې د اوسیدو ځای، (جمع) مَثَاوًى.

قوله: وَالنَّاسُ مَثْوًى لَّهُمْ: مبتداً او خبر مستانفه ده.

قوله: كَآيِنًا: دا د کاف او اَیْ نه مرکب دې، (کم) خبریه معنی کښې دې، د مبتداً د وجهه محل مرفوع دې،

قوله: هِىَ اَشَدُّ لَغْوً: جمله د قریه صفت دې.

قوله: اَخْرَجْتُكَ: د اَخْرَجْتُكَ ضمیر مونث راوړلو کښې د قریه اولی رعایت کړې شوي دي، او د اَهْلُکُنْهَمْ په ضمیر کښې د قریه ثانیه د معنی رعایت کړې شوې دي، یعنی اهل قریه مراد کیدو د وجهه نه ضمیر مذکر راوړلې شوې دي.

قوله: الْمُشْرَکَّة: یعنی چې د کوم جنت متقیانو سره وعده کړې شوې ده، هغه د ټولو نیکانو په مینځ کښې مشترک دې، ځکه چې هر یو مومن د شرک نه په امن کښې دې،

البتہ د اوچتی درجی نیکانو د پارہ اوچت درجی والا جنت دی،

فولہ: الجنة التي: مبتداً ده، او فيها اقرب دې خبر دي.

سوال: خبر جمله ده، اوچي کله جمله خبر وی نو عائد ضروری وی حالانکه دلته عائد نشته؟

جواب: چې کله خبر عین مبتداً وی نو د عائد راول ضروری نه دی، دلته هم داسې ده.

فولہ: آسن: (س، ض) آسن، د اوبو بدلیدل، بدبوداره کیدل.

فولہ: لذیذ: په دې کښې اشاره ده چې مصدر په معنی د اسم فاعل دی، او اسناد مجازی دی، لکه زید عدل کښې، یعنی د جنت شراب دومره لذت والا دی گویا چې تول په ټوله لذت دی، دا د سوال او جواب په شکل کښې داسې هم وئیلې شې چې من مملو کښې د مصدر حمل په ذات باندې راځی، کوم چې صحیح نه دی.

جواب دا دی چې دا حمل د زید عدل د قبیل نه مبالغه دی.

فولہ: لهم فيها: لهم د کلن یا موجود متعلق کیدو سره خبر مقدم دی، فیها د محذوف متعلق دی، او مبتداً محذوف ده، څنگه چې مفسر علام (اصناف) محذوف منلو سره د مبتداً محذوف طرف ته اشاره کړې ده.

فولہ: فوراخ عنهم: ددې جملې د زیاتوالی مقصد د یو سوال جواب دی،

سوال: د الله تعالی قول ولهم فيها من کل الثمرات ومغفرة من ربه من معلومی چې څنگه به جنت ته د داخلیدو نه پس جنتیانو ته میوې میلاوېږي دغه شان به مغفرت هم په جنت کښې میلاوېږي، حالانکه مغفرت جنت ته د داخلیدو نه مخکښ کیدل پکار دی؟

جواب: د مغفرت نه دلته رضا مراد ده چه دا به په جنت کښې حاصلېږي.

فولہ: من هو عائد فی الثار: مبتداً محذوف خبر دی، مفسر علام مبتداً محذوف طرف ته په خپل قول اُن هو فی هذا النص سره اشاره کړې ده،

فولہ: أمعاء: کولمې، أمعاء د معاً جمع ده، ددې الف په یاء سره بدل کړې شوې دي، نه چې په واو سره، ځکه چې ددې واحد معی راځی، او تشبیه ئ معیان راځی، ددې خبرې دلیل دی چې د معاً الف د یاء نه بدل راغلې دي.

فولہ: مصارین: مصارین د مصار جمع الجمع ده، یعنی د مصیر جمع مصران، او د مصران جمع مصارین ده، ددې معنی ده کولمې، په فارسی کښې ورته روډه وئیلې شی؟

فولہ: لا یرجم الیه: دې طرف ته توجه نشی کولې، یا دا د التفات لائق نه دی، په صحیح نسخه کښې نرجع جمع متکلم دی، یعنی مونږ ددې خبرو طرف ته توجه نه کوو، تاسو

اوو انی جی حضرت اوس خہ اوو نیل؟

قوله: فَاَلَمْ يَخْبِرْ مَقْدَمُ دِي، او ذڪراهم مبتداً مؤخر ده، اِذَا جَاءَهُمُ السَّاعَةُ جملہ معترضہ ده، اود اِذَا جواب محذوف دي، تقدیری عبارت دادی اِذَا جَاءَهُمُ السَّاعَةُ فكيف يتذكرون؟

قوله: اُولَئِكَ: مبتداً ده، الذين طبع الله على قلوبهم ددي خبر.

قوله: والذين اهتدوا: مبتداً ده، او، زادوهم ددي خبر.

قوله: اَشْرَاطُهَا: اَشْرَاطُهَا شرط، بقسم الرأى عمى علامت

قوله: فاعلم أنه لا إله إلا الله: یعنی کله جی د مومنانو نیکیبختی او د کافرانو بدبختی معلومہ شوہ نو تاسو آئندہ ہم پہ خپل علم بالوحدانیت وغیرہ باندی قائم اوسیرئ.

قوله: استغفر لذنوبك: اُمی استغفر الله أن يعلم منك الذنب أو استغفر الله ليصمك وقيل الخطاب له والمراد الأمة خو ددي آخری توجیہ نہ، راروانہ جملہ (وللمؤمنين والمؤمنات)، انکار کوی.

[ایاتونہ: ۲۰-۲۸]

(وَقَوْلِ الَّذِينَ آمَنُوا) طَبَا لِلْجَهَادِ (كُلًّا) هَلَا (تَوَلَّيْتُ سُوْرَةً) فِيهَا ذِكْرُ الْجَهَادِ (فَإِذَا أُنزِلَتْ سُوْرَةٌ فَهَكَمَ) أَي لَمْ يَنْسَخْ فِيهَا شَيْءٌ (وَذَكَرَ فِيهَا الْقِتَالُ) أَي طَلَبَ (رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ) أَي خَلَقَ وَهُمْ الْمَنَافِقُونَ (يَتَّبِعُونَكَ لِيُنَظَّرَ لَكُمُ الْغَيْبُ مِنْ مَوْتٍ) غَوْلًا مِنْهُ وَكَرَاهَةً لَهُ أَي فَهُمْ يَخَافُونَ مِنَ الْقِتَالِ وَيَخْشَوْنَهُ (فَأَوَّلَىٰ حُمْرٍ مُبْدَاً خَبْرَهُ) طَبَا وَكَقَوْلٍ مَعْرُوفٍ أَي عَسَنَ لَكَ (فَإِذَا عَزَمْتَ الْأُمْرُ) أَي فَرَضَ الْقِتَالُ (فَلَوْ صَدَّقُوا اللَّهَ) فِي الْإِيمَانِ وَالطَّاعَةِ (لَكَانَ غَيْرَ آلِهِمْ) وَخَلْفَهُ لَوْ جَوَّابٌ إِذَا (قَبِلَ عَسَيْتُمْ) بِكُفْرِ الشَّيْءِ وَفَتْحَهَا فِيهِ الْبَيِّنَاتُ عَنْ الْغَيْبَةِ إِلَى الْخِطَابِ أَي لَمَلِكُمْ (إِنْ تَوَلَّيْتُمْ) أَعْرَضْتُمْ عَنِ الْإِيمَانِ (أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقْتُلُوا أَرْحَامَكُمْ) أَي تُفْسِدُوا إِلَى أَمْرِ الْخَاوِثَةِ مِنَ التَّمَنَّى وَالْقِتَالِ (أَوَّلَيْكُمْ) أَي الْمَنَافِقُونَ (الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ) عَنْ سَمْعِ الْخَلْقِ (وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ) عَنْ طَرِيقِ الْهُدَى (أَقْلَافًا يَتَّبِعُونَ أَلْ) قُرْآنَ) فَيَقْرَءُونَ الْخَلْقَ (أَمْ بَلْ عَلَىٰ قُلُوبٍ) لَهْمُ (أَقْلَافًا) فَلَا يَفْهَمُونَهُ (إِنَّ الَّذِينَ أُوْتُوا فِي الْإِيمَانِ) عَلَى أَدْبَارِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الْخِيَطَانُ سَوَّلَ) أَي تَتَنَ (وَهُمْ وَأَمَلَىٰ لَهُمْ) بِضَمِّ أَوَّلِهِ وَفَتْحِهِ وَالْهَمْزِ وَالْمُنْفَى الشَّيْطَانُ لَا زَادِيهِ تَعَالَى لَهُوَ الْمَصْلُ لَهُمْ (أَذْلِكُ) أَي إِحْضَالُهُمْ (بِأَيْتِهِمْ قَالُوا الَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ) أَي لِلْمُشْرِكِينَ (سَطَوْنَهُمْ فِي بَعْضِ الْأُمْرِ) أَي التَّغَاوُتَ عَلَى عِدَاوَةِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبْطِطُ النَّاسُ عَنِ الْجَهَادِ عَقَّةً قَالُوا ذَلِكَ بَرًّا فَاطْهَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى (وَأَلَّاهُ يَعْلَمُ أَسْرَارَهُمْ) بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ جَنَعَ سِرَّ وَكَسَرُهَا مَعْدَر (فَكَيْفَ) حَالَهُمْ (إِذَا تَوَلَّيْتُمْ الْمَلَائِكَةَ يَتَّبِعُونَ) خَالٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ (وَجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ) طُورَهُمْ بِمَقَامِعٍ مِنْ عَبِيدٍ (أَذْلِكُ) الْقَوْلُ عَلَى الْحَالَةِ الْمَذْكُورَةِ (بِأَيْتِهِمْ أَهْبَؤُوا مَا أَشَقَّطَ اللَّهُ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ) أَي الْقَتْلَ بِمَا يَرْضَاهُ (فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ)

لو جهه او کومو خلقو چې ايمان راوړو، هغوی د جهاد مطالبه کولو سره وائی ولي یو داسې سورت نازل نه شو چې په هغې کښې د جهاد د اجازت ذکر وی، چې کله یو محکم غیر منسوخ سورت نازل شوی چې په هغې کښې د جهاد د اجازت ذکر وی، یعنی د جهاد د مطالبې ذکر وی، نو ته هغه خلقو ته چې د چا په زړونو کښې مرض یعنی شک وی او هغه منافقان دی چه دوی ستا طرف ته داسې گوری لکه چې لکه په چا باندې د مرگ بې هوشی راغلی وی، د مرگ نه ویره کولو د وجې او د هغې د نه خوښولو د وجې هغوی د جهاد نه ویرېږی، او دا نه خوښوی، نو بهتره وه دوی لره چې ستا حکم شي منلې وي، او تا سره ښې خبرې، اولی لهم مبتدا ده، او طاعة ولول معلومه ددې خبر، یعنی ددوی د پاره ستا اطاعت او تا سره ښه خبره کول بهتر وو، او چې کله خبره پخه شوه، یعنی جهاد فرض شو، نو که د الله سره په ايمان او طاعت کښې رشتونې وو نو ددوی د پاره بهتره ده، او جمله (لو صدقوا) د (اذا) جواب دې، که تاسو د ايمان نه مخ واړوئ، نو تاسو نه لرې نه ده، چې تاسو په ملک کښې فساد شروع کړئ او صله رحمې کتې کړئ، او تاسو د جاهلیت یعنی د بغاوت او د قتل طرف ته واپس شئ، په (عسیتم) کښې سین په کسرې، او فتحې سره دواړه جائز دی، او په دې کښې د غائب نه د خطاب طرف ته التفات دې، او عسیتم په معنی د لعلکم دې، هم دغه فساد خوښونکی خلق دی، چې په چا باندې د الله لعنت دې، کوم چې د حق خبرې اوریدو نه گونگیان کړې شوې دی او د هدایت لارې کتلو نه ددوی سترگې رندې کړې شوی دی، آیا دا خلق په قرآن کښې غور او فکر نه کوی؟ چې حق او پیژنی، بلکه ددوی زړونو باندې د زړونو مناسب تالې لگېدلې دی، چې د هغې د وجه نه دوی په قرآن باندې نه پوهیږی، یقینا هغه خلق چې د منافقت د وجې نه په دوی هدایت ښکاره کیدو نه پس دوی واپس شول، (مرتد شول) یقینا شیطان ددوی د پاره ددوی عمل ښائسته کړې دې، او شیطان دوی ته د لرې خبرې ښودلی دی، اول (یعنی همزه) په ضمیمه او فتحې سره اود لام فتحې سره، او د لرې باندې پوهه کولو والا د الله په ارادې سره شیطان دې، لهذا شیطان دوی لره گمراه کونکې دې، او دا یعنی د شیطان دوی لره گمراه کول ددې وجې نه او شو چې دې منافقانو هغه خلقو ته چې د الله نازل شوې قرآن نه خوښوی، یعنی مشرکینو ته نې او وئیل چې مونږ به بعضې خبرې ستاسو اومنو، یعنی د نبی کریم ﷺ په مخالفت کښې د معاونت په سلسله کښې او خلقو لره د حضور ﷺ سره د جهاد نه منع کولو کښې به ستاسو مدد او کړو، منافقانو دا خبره د راز په توگه باندې وئیلې وه، خو الله دې خبرې لره ښکاره کړه، او الله تعالی ددوی پتو خبرو لره پیژنی، یا ددوی د رازونو نه خبردار دې، اسرار د همزې په فتحې سره د سر جمع ده، او دهمزې په کسرې سره مصدر دې، نو ددوی په هغه حالت وی؟ چې کله فرشتې ددوی روحونه قبض کوی، حال دا چې

ہفہ فرشتے بہ ددوی پہ مخونو او ددوی پہ شاگونو یعنی پہ ملاکانو باندی د اوسنہی بہ سټک سرہ وهل کوی، او دا یعنی پہ مذکورہ صورت کنبی روح اخستل ددی وجہ نہ وی چہ کومہ طریقہ د اللہ د خفگان وہ دوی پہ ہفہی باندی چلیدلی ووہ او د ہفہ د رضامندی نہ ئی نفرت او کروی یعنی ہفہ عمل نہ کوم چہ ہفہ رضا کولو، محکمہ اللہ تعالیٰ ددوی عملونہ بریاد کرل۔

د قیوداتو فوائد او تسہیل

قولہ: فَأُولَىٰ لِّهْمُ: لام پہ معنی د بآء ائی اَن کات الأولى جمع طاعة اللہ وطاعة رسولہ: یعنی کمزوری ایمان والا او منافقانو د پارہ د اللہ او د ہفہ د رسول تابعداری بہترہ وہ، دا مطلب د حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نہ عطاء ﷺ نقل کری دے، او بعضی حضراتو اولی د ویل نہ مشتق کری دے، ددی معنی ہلاکت او بریادی دہ، پہ دے صورت کنبی بہ دا کلمہ ضعیف ایمان والا د پارہ او د منافقانو د پارہ بددعاء او د وعید کلمہ وی، لؤلوی لہم باندی بہ وقف وی، ددی نہ پس بہ کلام مستانف وی۔

قولہ: فَأُولَىٰ لِّهْمُ: پہ دے کنبی درے ترکیبونہ کیدی شی، (۱) اولی مبتدا، لہم ددی متعلق، لام پہ معنی د بآء، طاعة وقول معروفہ ددی خبر، مفسر علام ہم دا ترکیب اختیار کری دے، (۲) اولی لہم د مبتدا محذوف خبر دے، تقدیری عبارت دا دے اطلاق لؤلوی لہم ائی اقرب لہم احق لہم، (۳) اولی مبتدا، او لہم ددی خبر، تقدیری عبارت دا دے اطلاق لہم ائی البقاء ہم دا اختیار کری دے، (اعراب ال قرآن

قولہ: فَاِذَا عَزَمْتَ الْأَمْرَ: چہ کلمہ امر د (جہاد) پخہ ارادہ او کری پہ دے کنبی اسناد مجازی دے، خکہ چہ عزم د عزم کونکے دے نہ چہ د امر۔

قولہ: فَلَوْصَدَّقُوا اللَّهَ: بعضی حضراتو وثیلی دی چہ لوصدقوا اللہ سرہ د خپل جواب نہ د (اذا) جواب دے، او بعضی حضراتو د اذا جواب گروہ محذوف گرخولی دے، او لوصدقوا اللہ شرط او لگان عدا لہم نہ دے جزاء گرخولی دہ۔

قولہ: فَبَلَّ عَصِمْتَ أَنْ تُولِيَهُمْ: عَصِمْتَ افعال رجاء (مقاربه) نہ فعل ماضی دے، یعنی ستاسو نہ لرے نہ دہ، پہ دے کنبی د مزید توبیخ او تقریر د پارہ د غیبت نہ خطاب طرف تہ التفات دے، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ د تولیتم معنی اِغْرَاضَ مِنْ الطَّاعَةِ کری دہ، مفسر علام ہم دا معنی مراد اخستلی دہ، او کلبی د تولیتم معنی اِن تولى امر الامة کری دہ، یعنی کہ تاسو د ملک د کارونو والیان او ذمہ دار مقرر کری شوی نو پہ ملک کنبی بہ د ظلم پہ ذریعہ سرہ فساد خور کرنی۔

قولہ: أَفْعَالًا: افعال د فعل جمع دہ، پہ معنی د تالا، د افعال اضافت قلوب طرف تہ

کولو کنبی ئ اشارہ اوکرہ چې دلته د قفل نه عرفی تالا مراد نه ده، بلکې یو خاص قسم غیبی تالا مراد ده، کومه چې د زړونو مناسب ده، مثلاً د توفیق اخستل، د غور او فکر صلاحیت ختمیدل، وغیره، مفسر علام په فلاهیموله سره هم دې غیبی تالې یعنی د سوچ او صلاحیت ختمیدلو طرف ته اشاره کړې ده.

هوله: اُمْلَى: په دې کنبې دوه قراخونه دی (۱)، د همزې ضمه او د لام کسره، سره د یاء د فتحې اُمْلَى ماضی مجهول، دوی ته مهلت ورکړې شو، (۲) په یو قراعت کنبې د یاء سکون سره مضاع معروف هم ده، یعنی دوی ته به مهلت ورکوم، اُمْلَى لهر دوی ته ئ لرې سوچ ورکړو، اوږده اوږده امیدونه ئ ورکړل، په دې صورت کنبې به ددې فاعل شیطان وی، او دوی ته ئې مهلت ورکړو، نیته ئې ورکړه، نو په دې صورت کنبې به فاعل الله وی.

هوله: الْمُئَلَى الشَّيْطَانُ بِإِذْنِ تَعَالَى: ددې عبارت مقصد د یو سوال جواب ورکول دی.

سوال: مهلت ورکول دا د الله تعالی کار دي، لهذا شیطان طرف ته ددې نسبت کول صحیح نه دی؟

جواب: نیته او مهلت ورکول په حقیقت کنبې هم د الله تعالی دي، خو د اسناد مجازی په توګه د شیطان طرف ته نسبت شوې دي، ځکه چې داد هغه د وسوسې په ذریعې سره کیږي.

هوله: ذَلِكَ: مبتدأ، بِالْمَهْمُ قَالُوا: ددې خبر، بَاء سببیه ده.

هوله: قَالُوا: قَالُوا: ددې فاعل منافقین دی، او د کَرِهُوا فاعل یهود دی، ګویا چې دا وئیل اوریدل او خبرې کول د منافقینو او د یهودو په مینځ کنبې وو، نه چې د منافقین او د مشرکانو په مینځ کنبې، ځنګه چه علامه محلی اختیار کړې ده، غالباً د قلم سبقت والې دي، (حاشیه جلالین)

[ایاتوله: ۲۹-۲۸]

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ أَنْ لَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ يَظْهَرُ أَضْغَانَهُمْ عَلَى النَّبِيِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِينَ (ولو لشاء لآرینا کهم عرفاکم وکُذِّبَتِ الْاِثْمَ فِي (فَلَعَرَفْتَهُمْ بِبَيِّنَاتِهِمْ غَلَانَتَهُمْ وَلَكُنْفَرْتَهُمْ) الْوَاوِ لَفَسَمَ مَخْلُوفٍ وَمَا يَتَقَدَّمَا جَوَابَهُ (فِي لَحْنِ الْقَوْلِ) أَيْ مَقْنَأً إِذَا تَكَلَّمُوا عِنْدَكَ بَانَ يَغْرَضُوا بِمَا فِيهِ تَهْجِيحُ أَفْرَ الْمُسْلِمِينَ (والله يعلم أعمالكم وَلَكُنْ لَكُمْ) نَخْبَرُكُمْ بِالْجِهَادِ وَغَيْرِهِ رَحَى تَعْلَمَ عِلْمَ ظُهُورِ (الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِينَ) فِي الْجِهَادِ وَغَيْرِهِ (وَتَكُونُ) نَظَرُ (أَخْبَارَكُمْ) مِنْ طَاعَتِكُمْ وَعِصْيَانِكُمْ فِي الْجِهَادِ وَغَيْرِهِ بَأْنَاءً وَاثْنُونَ فِي الْأَلْفَاظِ الثَّلَاثَةِ (إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ طَرِيقَ الْحَقِّ (وَقَالُوا الرَّسُولُ) خَالِفُوا (مِنْ بَعْدِ مَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ) هُوَ مَقْنَى سَبِيلِ اللَّهِ (أَنْ يَخْلَعُوا) اللَّهُ شَيْئًا وَسَيُصِطُّ أَهْلَهُمْ يَنْبُطِلُهَا مِنْ مَنَافَلَةٍ وَتَخَوُّهَا فَلَا يَزُونُ لَهَا فِي الْأَعْيَزَةِ قَوَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْمُطْغِيينَ

مِنْ أَصْحَابِ بَنِي إِسْرَءِيلَ فِي فِتْنَتِهِ وَالْجَبْرِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ بِالْمَعَاصِي مَثَلًا إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدَّوْا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ طَرَفَهُ وَهُوَ الْهَدَى (ثُمَّ مَا تَوَّاهُمْ كَلَامًا فَلَمْ يَغَيِّرِ اللَّهُ لَهُمْ نَزَلَتْ فِي أَصْحَابِ الْقَلْبِ (فَلَا تَقْنُتُوا) تَضَلُّوا (وَتَدْعُوا إِلَى السَّلَامِ) يَفْضَحُ الشَّنُّ وَتَسْرِعُ أَنْيَ الصَّلَاحِ مَعَ الْكُفَّارِ إِذَا لَقِيَهُمْ (وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ) خِلَافُ بَنِي وَآوَادِ الْفِعْلِ الْأَعْلَوْنَ الْقَاهِرُونَ (وَاللَّهُ مَعَكُمْ بِالْقُورَى وَالنَّصْرِ (وَلَنْ يَكْزِبَكُمْ) يَنْقِصُكُمْ (أَعْمَالَكُمْ) أَيْ ثَوَابَهَا (أَعْمَالُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) أَيْ الْإِخْفَالِ فِيهَا (لَوْبٌ وَهُوَ لَوْنٌ تَوَيَّمُوا وَتَقَبَّلُوا) اللَّهُ وَذَلِكَ مِنْ أَمُورِ الْإِعْزَازِ (يُؤَيِّدُكُمْ أَجُودَ كُفْرًا يَسْأَلُكُمْ أَمْوَالَكُمْ) جَمِيعَهَا بِلِ الزَّكَاةِ الْمَرْغُوبَةِ فِيهَا (وَإِنْ يَسْأَلْكُمْ مَهًا فَصُفِّكُمْ) يُتَالَعُ فِي طَلَبِهَا (تَقَبَّلُوا وَخُذُوا) الْبَخْلُ (أَخْضَانَكُمْ) لِبَنِي الْإِسْلَامِ (هَآ أَتَيْتُمْ) يَا (هَؤُلَاءِ تَدْعُونَ لِيُفْتَقِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ) مَا لَوْحُنْ عَلَيْكُمْ (فَيُنْكَرُكُمْ مَنْ يَنْقُلُ وَمَنْ يَقْبَلُ) قَدْ أَعْمَا يَقْبَلُ عَنْ نَفْسِهِ يُقَالُ يَبْجَلُ عَلَيْهِ وَغَنَهُ (وَاللَّهُ الْغَنِيُّ) عَنْ نَفَقَتِكُمْ (وَأَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ) إِلَيْهِ (وَأَنْ تَتَوَلَّوْا) عَنْ طَاعَتِهِ (يَسْتَبْدِلُ قَوْمًا غَيْرَكُمْ) أَيْ يَجْعَلُهُمْ بِذَلِكَ (ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ) فِي التَّوَلَّى عَنْ طَاعَتِهِ بَلْ مُطِيعِينَ لَهُ غَرْ وَجَلْ

ترجمہ: آیا دھفہ خلق چہ دھغوی پہ زرو نو کنبی بیماری ده، دا گنری چہ اللہ بہ دھغوی بنی تہیہ او مومنانو تہ ددوی د زہ ددشنی نہ بنکارہ کوئیہ کہ مونہ غوارو نو دا تول بہ مونہ تاتہ او بانیو، یعنی ددی تولو بہ مونہ تاسو نہ شناحت کری وو، او لام پہ فلتعرفتہم کنبی مکرر راولی شوې دی، نو تاسو بہ پہ دوی د مخونو علاماتو نہ پیژندلی، او یقینا تاسو بہ دوی د خبرو نہ اویوئو، واؤ د قسم محذوف د پارہ دی، او ددی مابعد جواب قسم دی، مطلب دا دی چې کله دوی تاسرہ خبری د کوی بہ نو داسی طریقہ تاسو تہ تعریض کوی چې بہ ہغی کنبی د مسلمانانو سپکاوی وی، ستاسو تول کارونہ اللہ تعالی تہ معلوم دی او یقینا مونہ بہ ستاسو تولو امتحان اخلو، یعنی د جہاد وغیرہ پہ ذریعہ بہ ستاسو امتحان اخلو چې پہ تاسو کنبی مجاہدین او پہ جہاد وغیرہ کنبی ثابت قدم خلق معلوم کرو، یعنی بنکارہ نہی کرو، او جہاد وغیرہ کنبی ستاسو د نافرمانی او فرمانبرداری حالت معلوم کرو، درې وارہ پہ افعال یاء او نون سرہ دی، یقینا چې کومو خلقو کفر او کرو او د اللہ لاری یعنی د حق لاری نہ نہی خلق منع کړل او د رسول ﷺ مخالفت نہی او کرو، روستو ددی نہ چې دوی د پارہ ہدایت بنکارہ شوې وو، د سبیل اللہ ہم دا معنی ده، دوی بہ ہیڅ کله د اللہ شہ نقصان ونکړی، دیوژن بہ ہفہ ددوی عملونہ پریاد کری، یعنی ددوی صدقہ وغیرہ بہ باطلہ کری، نو پہ آخرت کنبی بہ دوی تہ ددی ہیڅ ثواب نہ میلاویږی، دا ذکر شوې ایت د اصحاب بدر، یا د بنو قریظہ، او د بنو نضیر پہ خلقو باندی خوراک کونکو پہ بارہ کنبی نازل شوې دی، ای ایمان والو د اللہ اطاعت کوئ او د رسول خبرہ منئ، او خپل عملونہ د گناہونو پہ ذریعہ مہ باطلوئ، کومو خلقو چې کفر او کرو او نور نہی د اللہ لاری نہ چې ہفہ د ہدایت لارہ ده، منع کړل

بيا د كفر په حالت كېنې مړ شو يقين او كړې چه الله به هغوى هيڅ كله اونه بخښي، دا ذكر شوې ايت په بدر كېنې د كوهى والو باره كېنې نازل شوې دې، نو اې مسلمانانو همت مه ييلئ او د صلح درخواست مه كوئى السلم كېنې د سين په فتحې سره، او كسرې سره، يعنى چې كله ستاسو كافرانو سره مقابلې راشي نو د صلح درخواست مه كوئى، او هم تاسو په غالب ټي، او (الاعلون) نه واؤ كوم چې لام فعل دې، حذف كړې شوې دې، يعنى تاسو به غالب او قاهر يئ، په نصرت او مدد سره، الله تاسو سره دې، او ستاسو عملونه به يعنى د هغې ثواب په نه كوى، واقعي د دنيا ژوند يعنى په دې كېنې مشغوليدل، صرف لويې ټوټې دى، او كه تاسو ايمان راوړو، او د الله پاره مو تقوى اختيار كړه، او دا د آخرت د كارونو نه دې، نو هغه به تاسو ته ستاسو د عملونو اجر دركړي، هغه ستاسو نه ستاسو ټول مال نه غواړي، بلكه دهغې نه د زكوة فرض مقدار غواړي كه هغه ستاسو نه ستاسو مال او غواړي او ټول په ټوله او غواړي يعنى د هغې په غوښتلو كېنې مبالغه او كړى نو تاسو به شوم توب او كړئ، او شوم توب به د دين اسلام د پاره ستاسو ناخوښوالي ښكاره كړي، هو تاسو خلق داسې يئ چې تاسو د الله په لاره كېنې په يو مقدار سره خرچ كولو د پاره رابلئ شئ، كوم چې په تاسو باندې فرض دې، بعضي په تاسو كېنې هغه دى چې بخل كوي، او كوم كس چې بخل كوي هغه خپل ځان سره كنجوسى كوي، ونيلې كيږي (بخل عليه وعنه) الله ستاسو د خرچ كولو نه مستغني دې، او تاسو د هغه محتاجه يئ، او كه تاسو د هغه د اطاعت نه مخ اړوئ نو الله تعالى به ستاسو په ځانې بل قوم پيدا كړي، يعنى ستاسو به ځانې به نې كړي، بيا په هغوى د اطاعت نه مخ اړولو كېنې ستاسو په شان نه وي، بلكه د الله تعالى حكم منونكى به وي.

د قيوداتو فوائد او تسهيل

قوله: أرحمب الذين الخ: ام منقطعه دې، امى بل أحسب المنافقون، الذين دخپلې صلي (موجود لي قلوبهم مرض) سره، د حسب فاعل أن لن يخرج الله أفعالهم، د حسب د دوؤ مفعول قائم مقام دې،

قوله: أضغان: أضغان د ضغن جمع ده، بغض، دشمني

قوله: لأرينكم: دلته د رؤيت نه رؤيت بصرى مراد دې، دې وجې نه متعدى په دوو مفعولو سره دې، كه رؤيت قلبى مراد وو نو متعدى په درې مفعولو به وو، (أعراب ال قرآن بعضي حضراتو رؤية علميه هم مراد اخستې دې، مفسر علام د آرينا تفسير په عرفنا كولو كېنې هم دي ته اشاره كړې ده، او د معرفت نه داسې معرفت مراد دې، چې كالشاهد (يعنى سترگو ليدلو پشان) وي.

قوله: لأرينكم: د (لو) جواب دې، د (فلتعرّفتم) جواب په (لو) باندې عطف دې، لام تاكيد د پاره مكرر راوړې شوې دې، فاء عاطفه ده.

قوله: ولتعرفنہم: لام د قسم محذوف پہ جواب باندی داخل دی۔

قوله: لِحَرِّ الْقَوْلِ: د لحن دوه معنی دی، (۱) عطاف الی الاعراب (۲) عطاف الی الکلام لعن فی الکلام دا دی چې ظاهر د کلام پہ تعظیم باندی او باطن د کلام پہ تحقیر باندی دلالت کوی، او متکلم باطن د کلام مراد اخلی، یا کلمہ پہ داسی توگہ باندی ادا کول چې د هغی معنی بدلہ شی، او د تعظیم پہ خائې د تحقیر معنی پیدا شی، څنگہ به چې منافقینو حضور ﷺ ته خطاب کولو پہ وخت د راعنا په خائې راعنا وئیل، د راعنا معنی ده چې زمونږ رعایت اوساته، او د راعنا معنی ده چې زمونږ شپونکې، د السلام علیکم په خائې به ئې السام علیکم وئیل، (یعنی په تا باندی دې هلاکت وی، او مرگ دې

قوله: فی الأفعال الثلاث: دا درې صیغې د افعالو، لَمَّا، تَمَّ، یَتَمُّوْنَ، په دې درې واړو افعالو کښې واحد غائب او جمع متکلم دواړه قراخونه دی،
قوله: شاقوا: ماضی جمع مذکر غائب، هغوی مخالفت او کړو، دا د مشاقه او د شقاق نه اختلې شوې دې،

قوله: سَيُصِطُّ أَعْمَالُهُم: د اعمالو د بریادولو مطلب دا دی چې په آخرت به کښې ددوی اجر ختم شی، او د اعمالو نه هغه اعمال مراد دی کوم چې په عام معاشره کښې د خیر عملونه کنټرلې شی، مثلاً رسته داری پالل، د غریبانو، مسافرو مدد کول، اوږو تپو باندې خوراک کول، وغیره.

قوله: أُنْزِلَتْ فِی الْمَطْعِمِینَ: دلته د مطعمین نه مراد مشرکین مکہ دی، چا چې د غزوہ بدر په موقع باندې د کافرانو د لښکر د خوراک انتظام کړې وو.

قوله: أصحاب القلیب: قلیب په میدان بدر کښې د یو کوهی نوم دی، چې په هغې کښې د مشرکانو قتل شوې خلقو لره حضور ﷺ غورخولې وو.

قوله: فَلَاتَمَنَّا: تاسو همت مه بیلئ، کم همته کیږئ مه، فاء په جواب شرط باندې داخله ده، شرط محذوف دی، تقدیری عبارت دا دی، إِنْ تَمَنَّا لَکُمْ بِالْإِلَٰهَةِ الْعَظِيمَةِ عَزَّ وَجَلَّ الْإِسْلَامُ وَالْکُفْرُ فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلَاتَمَنَّا،

قوله: وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ: واؤ حالیه دې، جمله حال کیدو د وجې نه په محل د نصب کښې ده، اَمِ وَأَنْتُمْ الْعَالَمُونَ بِالسَّيْفِ وَالْحِجَةِ آمُرُ الْأَمْرَ، اَعْلَوْنَ په اصل کښې اَعْلَوْنَ وو، اولنې واؤ لام فعل دی، او دویم واؤ جمع دی، اول واؤ متحرک ددې ماقبل مفتوح کیدو د وجه نه الف سره بدل شو، الف د التقاء ساکنین د وجې نه او غورزیدو، اَعْلَوْنَ هُوَ، اَعْلَوْنَ الْقَاهِرُونَ په معنی دې، او بعضی نسخو کښې د قاهرین په خائې الظاهرین دې،

هوله والله معكم: دا هم جمله حالیه ده.

هوله پتو، و تریتر (ض) کمول.

هوله فَيُفِيكُمْ: د اِحْصَاء نه په یو کار کښې مبالغه کول، د جرړې نه او خکل، هم د دې نه اِحْصَاء العاراب دې، بریت ښه طریقې سره صفا کول، دلته په طلب کښې مبالغه مراد ده.

هوله هَا أَنْتُمْ: ها حرف تنبیه، او أَنْتُمْ مبتدا ده، او هَوْلَاء منادی ده، حرف ندا محذوف دې، کوم چې مفسر علام ښکاره کړې ده، تدعون خبر، جمله ندانیه د مبتدا او خبر په مینځ کښې جمله معترضه واقع شوې ده.

هوله: یقال بجل علیه وعنه: د دې عبارت مقصد دا خودل دی چې بجل که د هُمْ (حوص) معنی لره متضمن وی نو متعدی بقی وی، او چې کله د أَنتَک معنی لره متضمن وی نو بیا متعدی یې وی.

[۴۸] سورة الفتح

سورة الفتح مدنية تسع وعشرون آية

سورة الفتح مدنی دې، په دې کښې نهه دیرش آیاتونه دی.

[آیاتونه: ۱-۱۰]

(إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا فِي الْمُشْتَبَلِ جُنُودَ بِحَادِكَ فَقَتَامُيَّتًا بَيْنَا ظَاهِرًا إِلَيْكَ فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا) اللَّهُ بِجِهَادِكَ مَا تَقْدَرُ مِنْ ذَلِكَ وَمَا تَأَخَّرَ مِنْهُ لِيَرْغَبَ أَهْلُكَ فِي الْجِهَادِ وَهُوَ مُؤَلِّمٌ لِمَصْنَعِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَالذَّلِيلُ الْقَاطِعُ مِنَ الذُّنُوبِ وَاللَّامُ لِلْعَلَّةِ الْعَالِيَةِ فَمَذْخُولُهَا مُسَبَّبٌ لَا سَبَبَ وَفَتْحُهَا الْفَتْحُ الْكَوْنُ (نِعْمَتُهُ) إِنْغَامُهُ (عَلَيْكَ وَيَهْدِيكَ) بِهِ (وَيُرَاطَى) طَرَفًا (مُسْتَقِيمًا) يُمْتَكِ عَلَيْهِ وَهُوَ دِينُ الْإِسْلَامِ وَيَتَنَصَّرُكَ اللَّهُ) بِهِ (نَهْرًا عَزِيزًا) ذَا عِزٍّ لَا ذُلَّ لَهُ (هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَى أُولِي الْقُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيُزَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ) بِشَرَائِعِ الدِّينِ كُلَّمَا نَزَلَ وَاجِدَةٌ مِنْهَا آمَنُوا بِهَا وَمِنْهَا الْجِهَادُ (وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ) فَلَوْ أَرَادَ نَصْرَ دِينِهِ بِفِرْقَتِكَ لَفَعَلَ (وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا) بِخَلْفِهِ (حَكِيمًا) فِي شَيْءِهِ أَيْ لَمْ يَزَلْ مُتَصِفًا بِذَلِكَ (لِيُدْخَلَ) مُتَعَلِّقٌ بِمَحْدُوفٍ أَيْ أَمْرٌ بِالْجِهَادِ (وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا) وَيُكَفِّرُ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَكَانَ ذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا (وَيُعَذِّبُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّالِمِينَ) بِاللَّهِ ظَنُّ السُّوءِ بِفَتْحِ السُّنِّ وَحُضْمَةٍ فِي الْمَوَاضِعِ الثَّلَاثَةِ ظَنُّوا أَنَّهُ لَا يَنْصُرُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِمْ ذَا بَرَاءَةِ السُّوءِ بِالذُّلِّ وَالْعَذَابِ (وَعَذَابُ اللَّهِ أَشَدُّ) عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ (وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا) فَرَجَعْنَا وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا فِي شَيْءِهِ (حَكِيمًا) فِي شَيْءِهِ أَيْ لَمْ يَزَلْ مُتَصِفًا بِذَلِكَ (إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَهِيدًا) عَلَى أَهْلِكَ فِي الْفِتَانَةِ (وَمُبَشِّرًا) لَهُمْ فِي الدُّنْيَا (وَنَذِيرًا) مُثْلَرًا مُخَوِّفًا فِيهَا مِنْ عَمَلِ سُوءٍ بِالنَّارِ (لِيُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ) بِالْبَاءِ

کښې حکمت والا دې، په دې صفت هغه د هميشه د پاره متصف دې. يقينا مونږ ته د قيامت په ورځ د خپل امت د پاره گواهي ورکونکې او دوی لره په دنيا کښې د جنت خوشخبري اورونکې والا جوړ کړې ليرېلې يې، او په دنيا کښې د اور نه، د خراب عملونو د وجه نه وروونکې راليرېلې، چې تاسو خلق په الله او د هغه رسول باندې ايمان راوړئ، په لتؤمنرا کښې ياء او تاء دواړه دي، دلته هم، او دې نه پس په درې واړو ځايونو کښې او د هغوی مدد او کړئ او د ياء فوقانيه په صورت کښې دوؤ زاء سره وئيلې شوې دې، او د هغوی تعظيم او کړئ، د دواړو صيغو ضمير الله او د هغه رسول طرف ته راجع دې، او د هغه يعنی د الله سحر او ماينام پاکي بيان کړئ، بې شکه هغه خلق چه تاسو سره په حديبيه کښې بيعت رضوان کړی، نو يقينا هغوی الله سره بيعت کوی، او دا د من عظم الرسول فقد اطاع الله به شان دې. د الله لاس ددوی په لاس باندې دې، هغه لاس په کوم باندې چه مومنانو د حضور ﷺ سره بيعت کړې وو، يعنی الله تعالی ددوی ددې بيعت د کارواڼي نه خبردار دې، نو هغه به دوی ته بدله ورکړی، او چې کوم کس وعده ماته کړی، يعنی بيعت مات کړی، نو د هغه د وعدې ماتولو ويال به هم په هغه باندې وی، يعنی د هغه عهد ماتول به هم د هغه طرف ته واپس کيږی، او کوم کس چې هغه څه پوره کړی، د څه چې هغه د الله سره وعده کړې ده، نو الله تعالی به ده ته لوڼې اجر وکړی، فسؤکيه کښې ياء او نون دواړه دي.

د قيوداتو فوائد او تسهيل

قوله: إنا فتحنا لك فتحاً مبيناً: دفتحنا تفسير په قضينا کولو کښې مقصد ديوي شېهي جوړ کول دي.

شبه: فتح نه مراد فتح مکه ده، او فتح مکه په اتفاق سره په سن: ۸ هجري کښې شوې ده، او دا سورت د حديبيه نه د واپسئ په وخت په ضحنان چې د مکې نه ۲۵ کلو ميتر لرې دې، يا په قول د بعضي کراخ الغميم په مقام باندې ۲ هجري کښې نازل شوې دې، نو اوس دا شبه ده چې په سن ۸ هجري کښې شوې واقعه په سن ۲ هجري کښې په إنا فتحنا ماضی صيغې سره ولې تعبير اوکړې شوه؟

دفتح: مفسرينو ددې شېهي درې جوابونه ورکړي دي ① يو څو هغه دې چې هغې طرف ته علامه محلي د فتحنا تفسير په قضينا سره کولو کښې اشاره اوکړه،

ددې جواب خلاصه دا ده چې د فتحنا نه مراد **فَتْحُ الْأَزَلِّ** ده، **أَي حَكْمًا فِي الْأَزَلِّ**، **أَوْ قَضَاءً فِي الْأَزَلِّ** يقينا د صلح حديبيه نه مقدم ده، يعنی په سن: ۸ هجري کښې د فتحې مکې فيصله کړې شوې وه، په دې صورت کښې به په ماضی سره تعبير حقيقه وي،

② **دويم جواب:** دادې چه د فتح مکې يقيني واقع کيدلو په وجه ئې ماضی سره تعبير

کری دی، خُکے چہ دکوم خہ واقع کیدل یقینی وی هغه په ماضی سره تعبیر کوی، په دې صورت کښې به تعبیر بالماضی مجازاً وی، اودا به د ونفخ فی الصور نظیر وی.

⑤ **جواب:** دا دې چې حقیقی فتح صلح حدیبیه ده، خُکے چې صلح حدیبیه د فتح مکې او د نورو فتوحاتو د پاره سبب جوړه شوې وه، او حضور ﷺ هم صلح حدیبیه ته فتح مبین فرمائیلې وو، چې کله د کراع الغمیم په مقام باندې دا سورت نازل شو، نو حضور ﷺ صحابه کرامو ته اولوستلو، نو حضرت عمر رضی الله عنه هغه وخت هم سوال اوکړو چې ای د الله رسول! دا فتح مبین ده؟ حضور ﷺ افرمائیل چې قسم په هغه ذات باندې چې د چا په قبضه کښې زما ساه ده، چې دا فتح مبین ده، په دې صورت کښې به هم تعبیر په ماضی سره حقیقتاً وی،

قوله: عتوة: په زور اخستل، د تورې په زور حاصلول، دا د امام اعظم او امام مالک مذهب دې، د امام شافعی مذهب دا دې چې مکة په صلح سره فتح شوې وه.

قوله: یتئاً: د مبیناتفسیر په بینا کښې ئې کولو سره دې خبرې ته اشاره اوکړه چې مبین د اَبان نه دې، په معنی د لازم نه چې متعدی.

قوله: فی المستقبل: د فتح سره متعلق دې، په بعضو نسخو کښې د (فی) نه بغیر دې، ځنګه چہ زمونږ نسخه کښې دی، نو په دې صورت کښې به المستقبل، د بفتح صفت وی.

قوله: بجهادک: ددې تعلق د فتح مکة سره دې، ددې کلمې د اضافې مقصد د یو سوال جواب ورکول دی.

سوال: فتح مکة د الله فضل دې، خُکے چې په انا فتحنا کښې د فتح نسبت الله خپل خان طرف ته کړې دې، او د مغفرت تعلق د حضور ﷺ د ذات سره دې، ددې مطلب دا دې چې فتح کومه چې د الله تعالی فعل دې، دا علت دې د حضور ﷺ د مغفرت، او دا صحیح نه ده، خُکے چې د یو فعل د بل د فعل د پاره علت نشی جوړیدلې، لهدا په فتح مکة باندې د حضور ﷺ مغفرت مرتب کیدل صحیح نه دی؟ ددې سوال جواب د پاره مفسر علام د بجهادک اضافه اوکړه،

جواب: د جواب حاصل دا دې چې د بجهادک تعلق د فتح مکة سره دې، مطلب دا دې چې فتح خو الله تعالی ورکړه خو ددې ظاهری سبب او ذریعه د حضور ﷺ جهاد جوړ شو، په دې طریقہ باندې خپله د حضور ﷺ فعل د هغوی ﷺ د مغفرت علت جوړ شو، نه چې فعل باری تعالی، او دا صحیح ده، لهدا اوس خه اعتراض نشته،

قوله: هو مؤول: دا هم د یو سوال مقدر جواب دې.

سوال: سوال دا دې چې نبی ص معصوم وی، نو بیا د حضور ﷺ د گناهونو د معاف کولو څه مطلب دي؟

جواب: اول خبره دا ده چې په دې ایت کېنې تاویل دي، ① چې خطاب اگر چې حضور ﷺ ته دي خو مراد ددې نه امت دي، چې امت ته د جهاد شوق وی.

② دویم دا چې د ذنوب نه د حسات الأولیاء العزیزین د قاعدې مطابق خلاف اولی مراد دی، اود نبی ﷺ نه د خلاف اولی صدور کیدې شی، دا د عصمت انبیاء خلاف نه ده.

③ یا د مغفرت نه مراد ستر او پرده ده، مطلب دا چې د حضور په مینځ کېنې او د گناهونو د صادريدو په مینځ کېنې ستر او حجاب حائل کړی، چې د هغوی ﷺ نه گناهونه صادريدل بالکل نه وی.

قوله: لَتَرْعَبُ أَنتَ: دا په جهاد باندې د مغفرت مرتب کیدو علت دي، یعنی په جهاد باندې د مغفرت مرتب کیدلو د وجې نه به ستا امت د جهاد شوق لری.

قوله: وَاللَّامِلُ لِّلْعَاقِبَةِ: په لیغفر کېنې لام علت غائیه د پاره دي، ځکه چې د الله تعالی یو فعل معلل بالاعراض نشی کیدلې، یعنی یو څیز هغه لره په یو فعل باندې باعث (اوچتولې) نشی، البته لام مذکور د علت غائیه د پاره کیدې شی، یعنی د فعل نتیجې د پاره، چې کله وئیلې شی (لَتَرْعَبُ أَنتَ) ما قلم واخستلو د لیکلو د پاره، کتابت د اشتراء غایت دي، لهذا د لام مدخول یعنی مغفرت مسبب دي نه چې سبب، سبب فتح ده او مسبب مغفرت دي نه چې مغفرت سبب وی، او فتح مکه مسبب، یعنی د جهاد په ذریعه فتح مکه د مغفرت سبب دي، نه چې مغفرت د فتح مکه سبب.

قوله: وَيَتَزَمَّرُ: ددې عطف په یغفر باندې دي، او د لام لاندي دي.

قوله: يَتَزَمَّرُ: ددې اضافي مقصد د یو اعتراض جواب ورکول دی،

اعتراض دا دي چې حضور ﷺ خو د شروع نه هدایت یافته وو، بیا د حضور ﷺ په باره کښې **وَيَذْكُرُ مَا ظَهَرَ مِنْهَا** وئیلو څه مطلب دي؟

جواب: د جواب ماحصل دا دي چې د هدایت نه مراد دوام او استقرار دي.

قوله: ذَا عَرَفَ: دا هم د یو سوال جواب دي،

سوال: سوال دا دي چې عزیز د منصور صفت دي، نه چې د نصر، او دلته د نصر صفت واقع کیږی؟

جواب: د جواب خلاصه دا ده چې عزیز د فعیل په وزن باندې دي، او د فعیل وزن د

نسبت بیانولو د پارہ ہم راخی، لکه کُلفہ، ما د ہفہ فسق طرف تہ نسبت اوکرو، یا ما ہفہ تہ فاسق اوونیلو، دغہ شان دلته ہم عزیز پہ معنی د ذوعز دے، او ذوعز منصور وی **قوله:** فی المواضع الثلاثة: یعنی دویمہ او دریمہ موقع وھلنظر ظن السوء

تسبہ دا د شارح علیہ السلام نہ سبقت قلم دے، خکہ پہ اول او دریم مقام باندے پہ اتفاق سرہ صرف فتحہ دہ، لہذا صحیح دا وہ چہ داسی نی و نیلے وو فی الوضع العالی.

قوله: والتأمل فیہ: یعنی لتؤمنوا باللہ کنہی یا۔ او تاء دواہہ قرأتونہ دی، خو د تاء پہ صورت کنہی بہ دا اعتراض وی چہ لتؤمنوا باللہ د اناکرسنک تتمہ دہ، او پہ انا ارسنک کنہی خطاب حضور ﷺ تہ دے، او پہ لتؤمنوا کنہی خطاب امت تہ دے، پہ کلام واحد کنہی انتشار د مرجع لازمیری، حالانکہ آخر د کلام د اول کلام تتمہ دہ.

جواب: لتؤمنوا کنہی اگر چہ پہ ظاہرہ خطاب امت تہ معلومیہری خو پہ حقیقت کنہی خطاب حضور ﷺ تہ دے، خکہ چہ ہغوی ﷺ اصل د امت دی، لہذا اوس پہ کلام واحد کنہی تعدد د مرجع نہ لازمیری.

قوله: هو نوح من یطیع الرسول فقد أطاع الله: ددے عبارت د اضافی مقصد د شبہ جواب ورکول دی، شبہ دا دہ چہ د حضور ﷺ بیعت د اللہ بیعت گر خولے شوے دے. ددے نہ د اللہ د پارہ د اندامونو شبہ پیدا کیہی خکہ چہ حضور ﷺ پہ خپل لاس باندے د خلقونہ بیعت اخستلی وو، ددے نہ معلومیہری چہ اللہ بہ ہم پہ لاس باندے بیعت اخستلی وی؟ جواب: د جواب خلاصہ دا دہ، چہ ددے بیعت نہ عقد میثاق مراد دے، او دا بالکل داسی دہ لکہ من یطیع الرسول فقد أطاع الله یعنی خنکہ چہ د اللہ اطاعت د رسول اطاعت دے، دغہ شان د رسول اللہ ﷺ سرہ بیعت د اللہ سرہ بیعت کول دی.

[ایاتونہ: ۱۱-۱۷]

سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ خَوَلْنَا الدِّينَ مِنْ قَبْلِهِمْ خَلْفَهُمُ اللَّهُ عَنْ صُحْبِكَ لَمَّا طَبَّعْتُمْ لِيَخْرُجُوا مَعَكَ إِلَى مَكَّةَ عِزًّا مِنْ قَرْصِ فَرَسٍ لَكَ عَامَ الْخُدَيْيَةِ إِذَا رَجَعْتَ مِنْهَا (سُفَلَّتْنَا أَمْوَالَنَا وَأَهْلُونَا) عَنْ الْخُرُوجِ مَعَكَ (فَأَسْتَفْهِرْنَا) اللَّهُ مِنْ تَرَكِ الْخُرُوجِ مَعَكَ قَالَ تَعَالَى مُكَذِّبًا لَهُمْ (يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ) أَنِي مِنْ طَلَبِ الْإِسْتِغْفَارِ وَمَا قَبْلَهُ (مَالَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ) فَهُمْ كَاذِبُونَ فِي اغْتِذَاهِمْ (قُلْ قَسَمَ) اسْتِفْهَامُ بِمَعْنَى الثَّغْنِ أَيْ لَا أَحَدَ (بِمِلْكِكَ لَكُمْ مِنْ اللَّهِ شَيْئًا) إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا (فَنَجِّ الضَّادَ وَصَمَّهَا) أَوْ أَرَادَ بِكُمْ تَقَابُلَ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا) أَنِي لَمْ يَزَلْ مُصَيِّفًا بِذَلِكَ (بَلْ) فِي الْمَوْضِعِ لِلِإِنْقَالِ مِنْ غَرَضٍ إِلَى آخِرِ (وَلَقَدْ نَعَرْنَا) لَنْ يَنْقَلِبَ الرُّسُلُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ أَبَدًا فَذَرَيْنِ ذَلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ) أَنِي أَنَّهُمْ يُسْتَأْصَلُونَ بِالْقَتْلِ فَلَا يَزْجَمُونَ (وَلَقَدْ نَعَرْنَا ظَنَ السُّوءِ) عَلَا وَغَيْرُهُ (وَكُنْتُمْ قَوْمًا بِرُءَا) جَمْعُ بَائِرٍ أَيْ هَالِكِينَ عِنْدَ اللَّهِ بِهَذَا الظَّنِّ (وَمَنْ لَمْ يَزَلْ)

بِأَلِّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا نَارًا حَرِيدَةً وَلِلَّهِ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَتَّبِعُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ
مَن يَشَاءُ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا أَمِ إِنَّمَا يَنْزِلُ مُنْصِيفًا بَيْنَا ذِكْرًا سَيَقُولُ الْمُتَكَلِّفُونَ الْمَذْكُورُونَ إِذَا الطَّلَاقُ فَهُمُ
إِلَى مَقَابِلِهِمْ مِنْ مَقَابِلِ خَيْرٍ لِيَتَأْخُذُوا وَهَآذِرُونَ أَنزِلُوا نَجِّبَهُمْ لِنَأْخُذَ مِنْهُمْ (يُؤِيدُونَ) بِذَلِكَ أَن يَتَّيَدُوا
كَلَامُ اللَّهِ وَفِي قِرَاءَةِ كَلِمَةِ اللَّهِ بِكَسْرِ اللَّامِ أَمِ مَوَاعِيدِهِ بِمَقَابِلِ خَيْرٍ أَفْضَلُ الْخَدِيثِ خَاصَّةً أَقْلًا لِمَن تَصْبَحُونَا
كَذَلِكَ قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ أَمِ قَبْلَ عَوْدِنَا (سَيَقُولُونَ بَلْ نَحْنُ مُعْصِدُونَ) أَن نَضِيبَ مِنْكُمْ مِنْ الْقَدِيمِ فَفُتْنَا
ذَلِكَ (بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ) مِنَ الدِّينِ (إِلَّا قَلِيلًا) مِنْهُمْ (قُلْ لِلْمُتَكَلِّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ) الْمَذْكُورِينَ اخْتِيارًا
سُتَدْعَوْنَ إِلَى قَوْمٍ أُولَىٰ أَصْحَابِ (بِأَسْ كَيْدٍ) قِيلَ لَهُمْ بَنُو خَيْفَةَ أَصْحَابِ التَّيْمَامَةِ وَقِيلَ لِمَ لِمَ لِمَ
نَقَاتِلُوهُمْ خَالَ مُقَدَّرَةٌ فِي الْمَدْعُو إِلَيْهَا فِي الْمَقْصِدِ (أَوْ) هُمْ (يُسْلِمُونَ) فَلَا تَقَاتِلُون (فَإِن تَطِيعُوا) إِلَى
قَبَالِهِمْ (يُؤَاتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا) وَإِن تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يَعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا مَوْلَانَا لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى
حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ فِي تَرْكِ الْجِهَادِ (وَمَنْ يُعْلِلِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ فِي النَّارِ)
وَالثَّوْنِ (جَنَّتْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ) وَمَنْ يَتَوَلَّ يَْعَذِّبْهُ بِأَلَاءِ وَالنَّوْنِ (عَذَابًا أَلِيمًا).

ترجمه: د مدينې اطرافو کښې چې کوم کلی وال د حديبيه په سفر کښې د شرکت نه ووستو پاتې شوې وو يعنې هغه کلی وال کوم چې الله تعالى د رسول الله ﷺ د ملگرتيا نه ووستو پاتې کړې وو، يعنې محروم کړئ وو، حالانکه د حديبيه په کال باندې حضور ﷺ دوی ته په خپل معيت کښې د مکې طرف ته وتلو د پاره د قريشو د تعارض په خيال باندې د تللو د پاره ونيلې وو، دوی به ډير زړ او وای چې زموږ مال او خاندان مونږ لږه تاسو سره د وتلو نه مشغول کړې وو، نو تاسو زموږ د پاره تاسو سره د نه وتلو په وجه د الله نه د معافۍ دعا او غواړئ، الله تعالى ددوی تکذيب کولو سره او فرمائيل چې دوی د معافۍ د غوښتلو د پاره اوس چې څه وائی او ددې نه مخکښې چې ئې کوم عذر بيان کړو دا خبره صرف په ژبه باندې ده، په زړه کښې نشته، لهذا دوی په خپل عذر بيانولو کښې دروغژن دی، تاسو ورته او وایئ چې ستاسو د پاره د الله د طرف نه د يو څيز هم اختيار څوک لری؟، استفهام په معنی د نفی دې، يعنې هيڅ اختيار نه لری، که هغه تاسو ته د نقصان رسولو اراده او کړی، (ضر) د ضاد په فتحې او ضمی سره، يا تاسو ته د نفع رسولو اراده او کړی، بلکه څه چې تاسو خلق کوئ الله د هغې نه خبردار دې، يعنې هغه په دې صفت سره هميشه د پاره متصف دې، بلکه تاسو خودا گټل چې رسول ﷺ او مومنان به خپل خاندان ته واپس چرته هم رانشی، (بل) په دواړه خايونو کښې د يو غرض نه بل غرض ته د انتقال د پاره دې، او دا خبره ستاسو زړونو ته ښه هم لگيدله، چې ددې خلقو د قتل په ذريعه صفائی (خاتمه) او کړې شی، چې دوی ته واپس راتلل نصيب نه شی، او تاسو دا او دغه شان نور ډير بد گمانونه کړې وو، او تاسو خلق یی هلاک کيدونکی، بُوراً د (بائن) جمع ده، يعنې ددې بد گمانی د وجې نه د الله په نيز هلاک

کیدونکې، او کوم کس چې په الله او رسول باندې ایمان راټوری نو مونږ داسې کافرانو د پاره د دوزخ سخت اور تیار کړي دي، د اسمانونو او د زمکې د بادشاهي مالک هم الله دي، هغه چې چاته او غواړي نو معاف شي کړي او چاته چې او غواړي نو سزا ورکړي، چې کله تاسو د مال غنیمت اخستلو د پاره او هغه د خبیث مال غنیمت دې لار شي نو دا روستو پاتې کړې شوی خلق به ډیر زړ اووایی چې مونږ ته د محان سره د تلو اجازت را کړئ، چې مونږ هم د مال غنیمت نه څه حاصل کړو، دوی غواړي چې په دې طریقې سره د الله او د هغه د رسول حکم بدل کړي، او په یو قرائت کښې کلمه الله دي، د لام په کسرې سره، یعنی په مخصوص توگه باندې د اهل حدیبیه د پاره د مال غنیمت وعدو لره بدل کړي، تاسو ورته اووایی چې الله تعالی زموږ د حدیبیه نه د واپس کیدو نه مخکښې فرمائیلې دي چې تاسو مونږ سره چرې هم تلئ نشئ، نو ډیر زړه ددې په جواب کښې دوی اووایی چې دا خبره نه ده، بلکه تاسو مونږ سره په دې خبرې سره حسد کوئ، چې تاسو سره مونږ ته هم مال غنیمت ملاوشتی، ځکه تاسو دا خبره کوئ (حالانکه دا خبره نه ده) اصل خبره دا ده چې په دې خلقو کښې د دین خبرې لره ډیر کم خلق پیژني، تاسو دې روستو پاتې کړې شوو باند چیانو ته اووایی چې د امتحان په توگه به ډیر زر تاسو د یو سخت جهگمار قوم سره د مقابلې د پاره رابللې شئ، ونیلې شوې دی چې هغه د یمامه اوسیدونکي بنو حنفیه دی، او و نیلې شوی دی چې اهل فارس او روم دی، په داسې حال چې تاسو به هغوی سره جنگ کوئ، دا حال مقدره دي، او حالت قتال په حقیقت کښې مدعو الیها دي، یا هغوی مسلمانان شی، نوبیا به تاسو هغوی سره قتال نه کوئ، نو که تاسو هغوی سره په قتال کولو کښې اطاعت او کړو نو الله به تاسو ته ډیر بهتر اجر درکړي، او که تاسو مخ و اړولو څنگه چې مخکښې تاسو مخ اړولې وو، نو هغه به تاسو ته دردناک عذاب درکړي، نه په روند باندې څه گناه شته او نه په گوډ باندې څه گناه شته، او نه په مریض باندې څه گناه شته، د جهاد په نه کولو کښې او څوک چې د الله او د هغه د رسول اطاعت او کړي، نو هغه به الله تعالی داسې جنت ته داخل کړي چې په هغې کښې به نه رونه بهیږي، په (یدخله) کښې یاء او نون دواړه قراخونه دی، او څوک چې مخ و اړوي نو هغه ته به دردناک عذاب ورکړي، (یعذبه) په یاء او نون سره دي.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: حول المدينة: دا د الأعراب صفت دي، الملقن حول المدينة حال هر کدې هي تقدیری عبارت به دا وی، کائنات حول المدينة.

قوله: اذا رجعت: دا د سيقولون ظرف دي، أي سيقولون اذا رجعت من المدينة.

قوله: بل في الموضعين للانتقال: الغر، بل په دواړو ځايونو کښې د يو مضمون نه بل مضمون طرف ته د انتقال د پاره دي، (بل) اول نه وړاندې د مخلّفون په اعتذار کښې د

تکذیب بیان دی، اود بل نہ پس پہ عذرونو او پہ تخلف باندی د سزا (وعید) بیان دی، د دویم بل نہ پس دہغه سبب بیان دی، خہ چہ دوی پہ تخلف او عذرونو پیش کولو باندی آمادہ کرل، او دا ترقی فی الودیہ توگہ باندی دہ.

ہولہ لن تتبعونا: دا جملہ د نہی پہ معنی کنہی دہ، ای لا تصبروا معنا

ہولہ كذلك قال الله: أي حكم الله يعني الله تعالى د حدیبیہ نہ واپس کیدو نہ مخکنہی حکم او کرو چہ پہ غزوہ خیبر کنہی بہ ہغہ خلق شریک وی کوم چہ د حدیبیہ پہ سفر کنہی شریک شوې دی، او ہم ہغوی د خیبر د مال غنیمت مستحق دی.

ہولہ فيقولون بل تحسدوننا: یعنی زمونہ د خیبر پہ مال غنیمت کنہی د نہ شریک کیدو حکم، د الله حکم نہ دی بلکہ دا ستاسو د حسد نتیجہ دہ.

[ایاتولہ: ۱۸-۳۶]

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ بِالْخُدُيَّةِ (تَحْتَ الشَّجَرَةِ) مِنْ سَفَرَةٍ وَلَهُمْ أَلْفٌ وَلِلْهِمَّةِ أَوْ أَكْثَرُ لَمْ يَأْتِهِمْ عَلَى أَنْ يُتَاجَرُوا فَزَنَّا وَأَنْ لَا يَتَرَوْا مِنَ الْمَوْتِ (قَلِيمٌ) اللَّهُ رَمَاهُ فُلُوبِهِمْ مِنَ الصَّدَقِ وَالْوَفَاءِ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا هُوَ فَتْحُ خَيْبَرِ بَغْدَانِصِرَالِهِمْ مِنَ الْخُدُيَّةِ وَمَقَانِيرَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا مِنْ خَيْبَرِ (وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا) أَيْ لَمْ يَزَلْ مُصِيفًا بِذَلِكَ (وَعَدَكُمْ اللَّهُ مَقَانِيرَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا مِنَ الْفُرُوعِ) (فَجَعَلَ لَكُمْ هَذِهِ) غَيْمَةً خَيْبَرِ (وَكَلَّفَ أَيْدِي النَّاسِ عَنْكُمْ) فِي عِيَالِكُمْ لَمَّا خَرَجْتُمْ وَهَمَّتْ بِهِمُ الْيَهُودُ فَقَذَفَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّغْبَ (وَلَيَكُونَنَّ) أَيْ الْمُفْجَلَةُ عَظْفٌ عَلَى مَقَرٍّ أَيْ لَتَشْكُرُوهُ (آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ) فِي نَصْرِهِمْ (وَمَهْلِكُمْ مِرَاحًا مُسْتَقِيمًا) أَيْ طَرِيقَ التَّوَكُّلِ عَلَيْهِ وَتَفْوِضِ الْأَمْرِ إِلَيْهِ تَعَالَى (وَأُخْرَى) صِفَةً مَقَامٍ مُقَدَّرًا مِنْهَا (لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا) مِنْ فَارِسٍ وَالزُّومِ (قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا) عَلِيمٌ أَنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ (وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا) أَيْ لَمْ يَزَلْ مُصِيفًا بِذَلِكَ وَلَوْ قَاتَلَكُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْخُدُيَّةِ (لَوْكَلَّا الْأَذْهَابُ لَمْ يَلْمِجِدُونَ وَلِيًّا) بِحَرِّهِمْ (وَلَانَصِيرًا) (سُنَّةُ اللَّهِ) مُصْنَعٌ مُؤَكَّدٌ لِمُضْمَرٍ الْخُفْلَةُ قُبْلَهُ مِنْ هَزِيمَةِ الْكَافِرِينَ وَنَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ أَيْ سُنَّ اللَّهِ ذَلِكَ سُنَّةٌ (الَّتِي قَدْ عَلِمْتَ مِنْ قَبْلُ وَلَكِنْ تَعِدُ سُنَّةُ اللَّهِ بِتَبْدِيلِهِ) بِنَهْ (وَهُوَ الَّذِي كَلَّفَ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِطَرْقِ مَكَّةَ) بِالْخُدُيَّةِ (مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ) فَإِنَّ لَمَّا بَيْنَ مِنْهُمْ طَالُوا بِمَنْعِكُمْ لِيُصِيبُوا مِنْكُمْ فَأَخْلَوْا وَأَتَى يَوْمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَقًا عَنْهُمْ وَخَلَّى سَبِيلَهُمْ فَكَانَ ذَلِكَ سَبَبَ الصَّلَاحِ (وَكَانَ اللَّهُ جَاعِلُكُمْ بِبُيُوتٍ) بَأَنَاءٍ وَآثَاءٍ أَيْ لَمْ يَزَلْ مُصِيفًا بِذَلِكَ (هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) أَيْ عَنِ الْوُصُولِ إِلَيْهِ (وَالْهَدْيِ) مَغْلُوفٌ عَلَى كَمِ (مَعْقُوفًا) مَخْبُوسًا خَالِ (أَنْ يَسْلُمَ حَيْلَهُ) أَيْ مَكَانَهُ الَّذِي يَنْخَرُ فِيهِ عَادَةً وَهُوَ الْخَرَمُ بِذَلِكَ اشْتِغَالِ (وَلَوْلَا رَجَالٌ مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ) مُؤْجِدُونَ بِمَكَّةَ مَعَ الْكُفَّارِ (لَمْ تَعْلَمُوهُمْ) بِصِفَةِ الْإِيمَانِ (أَنْ تَطْلُوهُمْ) أَيْ تَقْتُلُوهُمْ مَعَ الْكُفَّارِ لَوْ إِذِنْ لَكُمْ فِي الْقِتْعِ بِذَلِكَ اشْتِغَالِ مِنْ هُمْ (فَتَصِيبُكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ) أَيْ

إِنَّمَا يَقْبَلُ عَلَيْهِمْ مِنْكُمْ بِهِ وَضَعَايَ الْعِصَةِ لِلْمُتَنَفِّينَ بِغُلْبِيبِ الذُّكُورِ وَعَوَابِ نَوَلَا مَخْلُوفِ أَيْ لِأَذِنِ لَكُمْ فِي
الْفَتْحِ لَكِنْ لَمْ يُلْزَمِ فِيهِ جِنْدِي (يُدْخِلُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ) كَالْمُؤْمِنِينَ الْمَذْكُورِينَ (أَوْتَرْتَلُوا) انْتَبِهُوا عَنْ
الْكُفَّارِ (لَعَلَّيْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ) مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ جِنْدِي بِأَن تَأْذِنَ لَكُمْ فِي فَتْحِهَا (عَذَابًا أَلِيمًا) فَلَمَّا رَأَى
جَعَلَ مُتَعَلِّقًا بِعَذَابِنَا (الَّذِينَ كَفَرُوا) فَاعِلٌ (فِي قُلُوبِهِمُ الْحَبِيبُ) الْأَتَقَةُ مِنَ الشَّرِّ (رَحْمَةً لِّلْمُجَاهِدِينَ) بَدَلَ مِنْ
الْعِصَةِ وَهِيَ صَدَقَتُهُ النَّبِيِّ وَأَصْحَابَهُ عَنِ الْمَسْجِدِ الْخَرَامِ (فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ)
فَصَالِحُوهُمْ عَلَى أَن يُقَدِّمُوا مِنْ قَابِلٍ وَلَمْ يَلْخَفْهُمْ مِنَ الْعِصَةِ مَا لَبِقَ الْكُفَّارَ حَتَّى يَقْبَلُوهُمْ (وَأَوْتَرْتُمُ) أَيْ
الْمُؤْمِنِينَ (كَلِمَةَ التَّقْوَى) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُعْتَدٍ رَسُولَ اللَّهِ وَأَحْبَثَ إِلَى التَّقْوَى لِأَنَّهُ سَبَّحَهَا (وَكَلَّوْا أَهْلَ)
بِهَا بِالْكَلِمَةِ مِنَ الْكُفَّارِ (وَأَهْلَهَا) عَطَفَ تَفْسِيرِي (وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا) أَيْ لَمْ يَزَلْ مُتَضَعًا بِذَلِكَ
وَمِنْ عَقْلِهِ تَعَالَى أَنَّهُمْ أَهْلُهَا

توجه: یقیناً الله تعالی د مومنانو نه راضی شو کله چې هغوی په حدیبیه کښې د اوږد لاندې حضور ﷺ سره بیعت او کړو، او هغه د بېول اونه ده، او اصحاب حدیبیه زر او درې سوه یا ددې نه لږ زیات وو، بیا دې حضراتو په دې باندې بیعت او کړو چې دوی به د قرشو مقابلې کوی، او دا چې د مرگ نه به نه تختی، الله ته ددوی د زړونو د وفا او د صدق حال معلوم وو، ځکه ئې په دوی باندې سکینت نازل کړو، او دوی ته ئې نژدې فتح ورکړه، او هغه د فتح حدیبیه نه واپسئ کښې د خیبر فتح وه، او ډیر غنیمتونه کوم چې به هغوی د خیبر نه حاصل کړی، او الله تعالی غالب حکمت والا دې، یعنی هغه په دې صفت سره د همیشه د پاره متصف دې، الله تعالی تاسو سره د ډیرو غنیمتونو وعده فرمائیلې ده، کوم چې به تاسو د فتوحاتو په ذریعه حاصلوئ، دا یعنی د خیبر غنیمت یئ خو تاسو ته زر درگړو او د خلقو لاسونه ئې ستاسو د اهل و عیال په باره کښې بند کړل، چې کله تاسو د حدیبیه نه وتلی او یهودص ستاسو د اهل و عیال قصد او کړو، نو الله د هغوی په زړونو کښې رعب واچولو، او چې فوری توگه باندې تاسو ته درکړې شوې، دا غنیمت د نورو وعدو د پاره د مومنانو په نصرت باندې د مومنانو د پاره ښه ده، لږکون ددې عطف لټشکړو مقدار باندې دې، او چې هغه تاسو په نیغه لاره باندې واچوی، او هغه نیغه لاره په هغه باندې بهر و سه کول او معامله هغه ته سپارل دی، او هغه تاسو ته نور غنیمتونه هم درکړی، اهرې د معائنې مقدار مبتداً صفت دې، چې په هغې باندې تاسو لاقبضه نه ده کړې، او هغه د فارس او د روم نه حاصل شوې غنیمتونه دی، او هغه د الله په قابو کښې دی، یعنی الله تعالی ددې خبرې نه ښه خبردار دې چې هغه ډیر زر تاسو ته ملایدونکی دی، او الله تعالی په هر څیز باندې قادر دې، یعنی هغه په دې صفت سره همیشه متصف دې، او حدیبیه کښې که کافرو تاسو سره جنگ کړې وو نو یقیناً هغوی به په شاه تختیدلې، بیا به نه هغوی کار ساز موندلو چې

حفاظت نهې کړې وو، او نه مدد گار، د الله هغه دستور مطابق کوم چې مخکښې نه راروان دي،
 سنة مصدر دې، چې د مخکښې جملې د مضمون تاکید کوي، او هغه مضمون د کافرانو
 شکست او د مومنانو مدد کول دی، یعنی الله تعالی دا دستور جوړ کړې دې، او ته به د
 الله دستور ددې نه چرته بدلیدونکې اونه وینې، او هم هغه ذات دې چې هغه ددوی لاسونو لره
 ستاسو نه او ستاسو لاسونه د دوی نه په عین مکه کښې په حدیبیه کښې بند کړل، پس ددې نه
 چې هغه تاسو ته په دوی باندې غلبه درکړه، په داسې توگه چې په دوی کښې اتیا کسانو
 ستاسو د لښکر گهیره او کړه چې په تاسو باندې حمله اوکړی، خو هغوی گرفتار شول،
 او هغوی د حضور ﷺ په خدمت کښې پیش کړې شول، نو حضور ﷺ هغوی معاف
 کړل، او هغوی نهې خلاص کړل، او هم دا خبره د صلح وجه جوړه شوه، او تاسو چې څه کوئ
 الله هغې لره گوری، په تعاملون کښې یاء او تاء دواړه دی، یعنی هغه په دې صفت سره
 همیشه د پاره متصف دې، دا هغه خلق دی چا چې کفر او کړو او تاسو نهې د محترم ښار نه یعنی
 هلته د رسیدو نه منع کړئ، او د قربانی څناور نهې هم هلته د رسیدو نه مخکښې بند کړل، حال دا
 چې هغه د قربانی د پاره وقف وو، یعنی ځای ته د رسیدو نه منع کړل، کوم ځای چې
 عام توگه باندې قربانی کیږی، او هغه حرم دې، ان یبلغ الهدی، نه بدل الاشتمال دې، او
 که ډیر مسلمانان سړی او مسلمانانې ښځې کافرانو سره یو ځانې پ همکه کښې موجود نه وو
 چې د هغوی د صفت ایمان نه ستاسو یې خبر کیدو د وجه نه ستاسو هغوی نه دل دل کولو احتمال
 نه وی، دا چې تاسو هغوی کافرانو سره قتل کړئ، که تاسو ته د فتح اجازت درکړې شوې
 وو آن تطوهره تعلیوه د ضمیر نه حال دې، چې د هغې د وجه نه به تاسو ته هم د یې خبری د وجه
 نه ضرر (پېښمانتیا) درسیدو، د غائب ضمیرونه دواړه د صفت د پاره دی، (مذکر او مؤنث
 د پاره) مذکر ته غلبه ورکولو سره، او د لولا جواب محذوف دې، او هغه لألن لکم فی الفتم
 دې، خو دې وخت کښې د فتح اجازت ورکړې شو، چې الله د ذکر شوی مومنانو په شان
 چالره چې او غواری په خپل رحمت کښې داخل کړی، او که دا مومنان د کفارو نه جدا وي، نو مونږ
 به هغه وخت دمکې کافرانو ته در دناک عذاب ورکړې وو، په داسې توگه چې مونږ به تاسو ته
 د مکې د فتحه کولو اجازت درکړې وو، او دې کافرانو په خپلو زړونو کښې حیت یعنی بغض
 ته ځانې ورکړو او بغض هم د جاهلیت اذعنا د عذاب سره متعلق دې، اللعن کفر واد جعل فاعل
 دې، حیت د تکبر د وجې نه سخت والی ته وائی، الجاهلیة د حیه نه بدل دې، او نبی علیه
 السلام لره او د هغوی صحابه کرامو لره مسجد حرام ته د رسیدو نه منع کوی، نو الله
 تعالی په خپل رسول او مومنانو باندې سکینت نازل کړو، چې د هغې د وجې نه دې خلقو په دې
 خبره باندې صلح اوکړه چې راروان کال به راځی، او کوم حمیت چې کافرانو ته لاحق

شوې وو هغه صحابو رضی اللہ عنہم ته نه وو لاحق شوې، تردې چې هغوی سره قتال کړې وې، او الله تعالی مومنانو لره د تقوی په خبره باندې کلک اوساتل، او هغه کلمه د لا اله الا الله رسول الله ده، او د تقوی اضافت د کلمې طرف ته ځکه دې چې دا کلمه د تقوی سبب دې، او هغوی د دې کلمې د کافرانو نه زیات حقدار او اهل وو، دا عطف تفسیری دې، او الله تعالی ته د هر څیز ښه پته ده، یعنی همیشه په دې صفت سره متصف دې، او د الله تعالی په معلوماتو کښې دا هم ده چې دا مومنان د دې کلمې زیات حقدار دی.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: إِذْ يَسْأَلُونَكَ: د رفی د وجې نه محلا منصوب دې، ځکه چې (اذ) د زمانه ماضی د پاره ظرف دې، ددې نه پس همیشه جمله واقع کیږي، د حکایت حال ماضی په توګه باندې (د مبیعت صورت د د استحضار د پاره د مضارع صیغه نې استعمال کړه، او تحت د بیایعونک ظرف دې.

قوله: سَمِعَ رَسُولُكَ رَجُلًا: د بېول اونه، بعضې حضراتو وئیلې دی چې د جهاؤ اونه ده، لږ لاهرواعلی الموت په بعضې نسخو کښې من الموت دې، مطلب ښکاره دې چې د مرګ نه به تختیدلې نشی، مفسر علام د (من) په ځانې (علی) راوړلو سره اشاره او کړه چې یو روایت کښې دا هم ده چې بیعت په مرګ (شهادت) باندې شوې وو، او په دویم روایت کښې دې چې بیعت په ثابت قدمی او په نه تختیدو باندې شوې وو.

قوله: فَعَلِمَ: د علم عطف په اذیعابولک باندې دې، اوس پاتې شو دا سوال چې معطوف ماضی دې او معطوف علیه مضارع؟

نو ددې جواب دا دې چې اذیعابولک هم د ماضی په معنی کښې دې، څنګه چې بره بیان کړې شوې دی.

قوله: فَأَنْزَلَ: ددې عطف په رضی باندې دې.

قوله: وَمَعَانِمَ كَثِيرَةً: ددې عطف په فاعلیماباندې دې.

قوله: وَعَدَ كَرَّمَ اللَّهُ: چونکه دا ځانې د احسان کولو دې لهدا د خطاب شرافت ورکولو د پاره د غیبت نه نې خطاب طرف ته التفات او کړو، دا اهل حدیبه ته خطاب دې.

قوله: مِنَ الْفَتْوحَاتِ: مفسر علام من الفتوحات وئیلو سره دې خبرې ته اشاره او کړه چې دا عطف د مغایرت د پاره دې، مطلب دا دې چې اول مَعَانِمَ کثیره نه، کوم چې معطوف علیه دې، مَعَانِمَ د خبر مراد دی، او د ثانی مَعَانِمَ کثیره نه کوم چې معطوف دې، د خبر نه علاوه مَعَانِمَ مراد دی.

قوله: غنیمۃ غیر: کہ ددی آیت نزول د فتح خیبر نہ پس وی، خنکۂ چې ښکاره ده نو د پوره سورت نازلیدل به د حدیبیہ نہ د واپسې په وخت نہ وی، او که نزول د فتح خیبر نہ مخکښې وی نو دا به د غیبو خبرونو نہ وی، او د ماضی سره تعبیر د تحقق وقوع د وجې به وی، او دا خبره مخکښې تیره شوې ده، چې ټول سورت د حدیبیہ نہ د واپسې په وخت د عسفان علاقې ته نزدې گرام الفهم کښې نازل شوې وو.

قوله: فی عیالکم أي عن عیالکم: فی عیالکم، د عینکم نه بدل دي، په دې کښې مضاف محذوف طرف ته اشاره ده.

قوله: أخری صفةً مفانم مقدراً: أخری د مفانم محذوف صفت دي، موصوف او صفت مبتدا، او لم تعدوا علیها ددې صفت دي، قد احاط الله بها د مبتدا خبر دي، د مذکوره ترکیب نه علاوه څلور ترکیبونه نور دي، د اوږد والی د ویرې نه م پریخودل، (جمل طرف ته رجوع او کړنې)

قوله: أظفر علیهم: د اظفر صله (علی) مستعمل نه ده، خو چونکه اظفر د اظهر په معنی کښې دي، ځکه ددې صله (علی) صحیح ده، مفسر علام په خپل قول قرآن همائن الله، نه اظفر علی اظهر طرف ته اشاره کړې ده.

قوله: معرة: په معنی د مکروه، گناه، پېښمانه کیدل.

قوله: جواب لولا محذوف: دلولا جواب محذوف دي، او هغه لاؤن لکم فی الفهم دي، ځنګه چې مفسر علام ظاهره کړې ده.

قوله: فأنزل الله سكينته: ددې عطف په مقدر باندې دي، تقدیری عبارت دا دي ای فصاحت صدور المسلمين واهتد الكرب عليهم فأنزل الله سكينته.

قوله: لأنها سببها: په دې کښې د مضاف حذف طرف ته اشاره کړې شوې ده، کلمه الطوى ای سبب الطوى، اضافت ادنی مناسبت د وجې نه دي، او بعضي حضراتو د تقوى نه مخکښې (اهل) محذوف منلې دي، ای کلمه اهل الطوى يعنى الله تعالى د اهل بدر د پاره د متقى خلقو کلمه خوښه کړه،

قوله: ألقى بها عطف تفسيری دي.

[آياتوله: ۲۷-۲۹]

لَقَدْ صَدَّقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الْوُحْيَ بِالْحَقِّ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ عَامَ الْخَنْزِيَّةِ قَبْلَ خُرُوجِهِ أَنَّهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ آمِينَ وَيَخْلِفُونَ وَيَقْمَرُونَ فَأَخْبَرَ بِذَلِكَ أَصْحَابَهُ لَقَرَحُوا فَلَمَّا خَرَجُوا

مَعَهُ وَصَدُّهُمْ الْكُفَّارُ بِالْخُذْيِيَّةِ وَخَفُّوا وَخَفُّ عَلَيْهِمْ ذَلِكَ وَزَابَ بَعْضُ الْمُنَافِقِينَ نَزَلَتْ وَقَوْلُهُ بِالْخُذْيِيَّةِ مَقْلُوبٌ
بَصْدُقْ أَوْ حَالٌ مِنَ الرُّوْبَا وَمَا بَعْدَهَا تَفْسِيرُهَا (لَقَدْ خَلَقْنَا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنِ شَاءَ اللَّهُ) لِلتَّبَرُّكِ (أَمْسَيْنَ خَلْقَيْنِ
رُؤُوسَكُمْ أَيْ جَمِيعَ شُعُورِهَا (وَمُقْتَصِرِينَ) بَعْضَ شُعُورِهَا وَلَهُمَا خَالِدٌ مُقَدَّرَتَانِ (لَا تَخْأَوْنَ) أَيْدَا (فَاعْلَمُوا
فِي الصَّلَاحِ) مَا لَا تَعْلَمُوا مِنَ الصَّلَاحِ (لَتَجْعَلَ مِنْ دُونِ ذَلِكَ) أَيْ الدُّخُولِ (فَتْحًا قَرِيبًا) هُوَ: فَتَحَ خَيْرَ
وَتَعَقَّقَتْ الرُّؤْيَا فِي الْقَامِ الْقَابِلِ (هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ) أَيْ دِينَ الْحَقِّ (عَلَى
الَّذِينَ كَفَرُوا) عَلَى جَمِيعِ بَاقِي الْأَذْيَانِ (وَكَفَى بِاللَّهِ كَيْدًا) أَيْكَ مُرْسَلٌ بِمَا ذَكَرَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (مُحَمَّدٌ
مِنْدَا (رَسُولُ اللَّهِ) خَيْرُهُ (وَالَّذِينَ مَعَهُ) أَيْ أَصْحَابُهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مَبْدَا خَيْرُهُ (أَشِدَّاءُ) غِلَاطٌ (عَلَى
الْكُفَّارِ) لَا يَزْعُمُونَهُمْ (رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ) خَيْرٌ نَابٍ أَيْ مُتَعَاتِفُونَ مُتَوَادُّونَ كَالْوَالِدِ مَعَ الْوَلَدِ (تَرَاهُمْ) تُبْعِرُهُمْ
(رُكْعًا سَجْدًا) خَالِدٌ (يَتَّبِعُونَ) مُتَنَانٌ يَطْلُبُونَ (فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ) غِلَاطُهُمْ مَبْدَا (فِي
وُجُوهِهِمْ) خَيْرُهُ (وَهُوَ لَوْ وَتَيَّاسٌ يُغْرَقُونَ) بِهِ فِي الْآخِرَةِ أَلَهُمْ سَجَدُوا فِي الدُّنْيَا (مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ) مُتَعَلِّقٌ بِمَا
تَعَلَّقَ بِهِ الْخَبَرُ أَيْ كَاتِبَةٌ وَأَغْرَبَ خَالًا مِنْ ضَمِيرِهِ الْمُتَعَلِّقُ إِلَى الْخَبَرِ (ذَلِكَ) الْوَصْفُ الْمَشْكُورُ (مَقْلَبُهُمْ
صِفَتُهُمْ مَبْدَا (فِي التَّوَارِقِ) خَيْرُهُ (وَمَثَلُهُمْ فِي الْأَمْثِلِ) مَبْدَا خَيْرُهُ (كَزُّوعٍ أُخْرِجَ شَطَأُهُ) بِشُكُونِ الطَّاءِ
وَفَتْحِهَا فِرَازُهُ (فَأَزْرَهُ) بِالْمَدِّ وَالْقَصْرِ قَوَاءٌ وَأَعَانَهُ (فَأَسْتَغْلَطَ) غَلَطَ (فَأَسْتَوَى) قَوِيٌّ وَاسْتَقَامَ (عَلَى سَوْقِهِمْ
أَصُولُهُ جَمْعُ سَاقٍ (يُصِيبُ الزُّرَّاعَ) أَيْ زُرَّاعَهُ لِيُخْبِتَهُ بِمِثْلِ الصَّخَابَةِ وَحِينَ اللَّهُ عَنْهُمْ بِذَلِكَ لَأَنْهَمُ بِدَاوَا فِي
قَلْبِهِ وَضَعْفٌ فَكْثُرُوا وَقَوُوا عَلَى أَحْسَنِ الْوُجُوهِ (لِيُخَيِّطَ بِهِمُ الْكُفَّارَ) مُتَعَلِّقٌ بِمُخْذَوِّفٍ ذَلَّ عَلَيْهِ مَا قَبْلَهُ أَيْ
كُتِبُوا بِذَلِكَ (وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ) الصَّخَابَةَ وَمِنْ لِيَّانِ الْجَنَسِ لَا لِيَبْعِثَ لَأَنْهَمُ
كُلَّهُمْ بِالصَّفَةِ الْمَذْكُورَةِ (مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا) الْجَنَّةَ وَهَذَا لَمَنْ يَنْدَعِمُ أَيْضًا فِي آيَاتِ

ترجمہ: یہی شکہ اللہ تعالیٰ خلیل رسول تہ رشتہ توئی خواب او خود لو، کوم چہ دی واقعی مطابق دی،
یعنی حضور ﷺ تہ ہی د حدیبہ پہ کال د حدیبہ طرف د وتلو نہ مخکینہی پہ خوب کنبہ
خود لہی شوہی وو، چہ دوی پہ خپلہ او ددوی ﷺ صحابہ کرام پہ امن او امان سرہ مکہ
تہ داخلہ پری او حلق کوی، او قصر کوی، حضور ﷺ د خوب خبر صحابہ کرامو تہ
ورکرو، نو د حضور ﷺ اصحاب دیر خوشحالہ شول، نو چہ کلہ ددوی د اصحاب دوی
ﷺ سرہ او وتل او کافرانو دوی پہ حدیبہ کنبہ منع کرل، او واپس شول، او دا واپسی
پہ دوی باندہی گرانہ پریوتلہ، او بعضہی منافقانو شک او کرونو دا ایت نازل شو، ہالقی
د صلی سرہ متعلق دی، یا د رؤیا نہ حال دی، او د رؤیا مابعد ددی رؤیا تفسیر دی، تاسو
خلق پہ پہ مسجد حرام کنبہ ان شا مالہ انشاء اللہ د برکت د پارہ دی پہ امن او امان سرہ
داخلہ پری، تاسو باندہی پہیر وخت ہم ویرہ نہ وی، اللہ تعالیٰ تہ چہ پہ صلح کنبہ د کوم خیر علم
دی، د ہفتی تاسو تہ پتہ نشتہ، ددی د داخلیدو نہ مخکینہی مویو زردی فتح درکری، او ہفتہ فتح د

خبر دے، او د خوب تعبیر پہ راروان کال پورہ شو، ہفہ داسی ذات دے چي خپل رسول تي پہ ہدایت سرہ او پہ حق دین سرہ راولیپلو، چي دے دین حق لہ پہ تولو باقی دینونو باندے غالب کری، او اللہ گواہ کافی دے، چي تاسو مذکورہ خیزونہ درکولو سرہ اولیہل شوی، اللہ تعالیٰ او فرمائیل محمد ﷺ د اللہ رسول دے، محمد ﷺ مبتدا دے، او رسول اللہ دے خبر دے، او کوم خلق چي د حضور ﷺ سرہ دی، یعنی د ہفوی ملگری مومنان (والذین معہ) مبتدا دے، اشداء ددے خبر دے، پہ کافرانو باندے سخت دی چي پہ ہفوی باندے رحم نہ کوی، او پہ خپل مینخ کنبي رحم زہ والا دی، (رحماء بینہم) خبر ثانی دے، یعنی پہ خپل مینخ کنبي مہریانو او محبت ساتی، خنکہ چي د پلار د خوی سرہ سلوک وی، تہ بہ دوی رکوع او سجدہ کونکي گورے، (رکعاً او سجداً) دوارہ حال دی، د اللہ فضل او د ضامنئی پہ طلب کنبي دی، جملہ مستانفہ دے، او یتفون دہطلون پہ معنی کنبي دے، ددوی ننبہ یعنی ددوی علامت ددوی پہ مخونو باندے د سجدو د اثر نہ دے، سیماہم) مبتدا دے، (فی وجوہہم) ددے خبر دے، او یو نور دے ہفہ یو سپینوالے دے، چي د ہفے پہ ذریعہ بہ پہ آخرت کنبي پیژندلے شی، چي دے خلقو پہ دنیا کنبي سجدہ او کرہ، (من الزلجود) ہم د ہفہ خیز سرہ متعلق دے، د کوم سرہ چي خبر متعلق دے، او ہفہ کائنۃ دے، او دغہ شان (من اثر السجود) د خبر د متعلق (کائنۃ) دہفہ ضمیر نہ حال گر خولے شو دے، کوم چي د خبر طرف تہ راجع دے، او ہم دا یعنی مذکورہ وصف پہ تورات کنبي ددوی صفت دے ذلک مثلہم، مبتدا خبر دے، او پہ انجیل کنبي ددے مثال دہفہ پتی پشان بیان کری شوی دے، چہ ہفے غوثی غورگہ راو بشکلی وی (مثلہم فی الانجیل) مبتدا دے، او گردع اُھرج اللہ د دے خبر دے، او شطا، د طاء پہ سکون او فتحی سرہ دے، ای ہطآہ ای فراہ، یعنی ہفہ خپل بجے راو خکلو، یعنی د شروع والا غوثی مراد دے، بیا تی ہفہ قوی کرو او د ہفہ مدد تی او کرو، (فاذرہ) مد او بغیر د مد نہ دوارہ طریقو سرہ دے، ہفہ تی مضبوط کرو بیا تی موتا کرو بیا بہ پہ خپلہ تہ باندے اودریدو، یعنی پہ خپلہ جرہ باندے، سوق د ساق جمع دے، زمیندارانو لہ خوشحالوی، یعنی ہفہ زمیندارانو لہ پہ خپل حسن سرہ، صحابہ کرام تی د پتی سرہ مشابہ کرل، خکہ چي ددوی ابتدا د لہوالی او د کمزورئی نہ شوے و، بیا ہفوی ډیر شول او بہتر طریقہ باندے طاقتور شول، چي کافران دوی تہ او پسغیپی، لیغیظ د محذوف سرہ متعلق دے، او پہ دے حذف باندے ددے ماقبل دلالت کوی، یعنی صحابہ تی د پتی سرہ مشابہ کرل، ددوی پہ دوستانو کنبي چي کومو خلقو ایمان راوړو، اللہ تعالیٰ ہفوی سرہ د اجر عظیم او د بخشنی وعدہ کری دے، (منہم) د د بیان جنس د پارہ دے، نہ چي د تبعیض د پارہ، خکہ چي تول صحابہ کرام پہ مذکورہ صفت سرہ متصف دی، او د اجر عظیم نہ مراد جنت دے، او دوارہ یعنی مغفرت او جنت ددوی نہ پس راتلونکی خلقو دپارہ ہم پہ ایتونو کنبي ذکر دی،

دقیوداتو فوائدو تسہیل

قوله: بالحق: دا د مصدر محذوف صفت دې، اى صدقاً معلماً بالحق.

قوله: لقد صدق الله: په لقد کښې لام د جواب قسم د تمهيد په توگه باندې دې. قسم محذوف دې، او لکن خلقت جواب قسم دې، چې په هغې باندې لام توطيه او تمهيد دلالت کوي.

قوله: للتبرک: يعنى ان شاء الله د تبرک او تعليم د پاره دې، نه چې د تعليق د پاره.

قوله: للتبرک: ددې جملې مقصد د يو سوال جواب دې.

سوال: د ان شاء الله نه معلومېږي چې (مخير) خبر ورکونکې د خبر په باره کښې په شک کښې دې، او دلته مخبر الله تعالى دې، او د الله د پاره شک ناممکن دې؟

جواب: دلته ان شاء الله د تبرک او د تعليم د پاره دې، نه چې د تعليق د پاره، لهذا هيڅ اعتراض نشته،

قوله: آمنين: ومحللین او مقصرين دا درې واړه د تدخلى د واړ محذوف نه حال دې، په دې صورت کښې به دا حال مترادفه وي، يا محللین ومقصرين دواړه د آمنين د ضمير نه حال دې، په دې صورت کښې به حال متداخله وي.

قوله: حالان مقداران: دا د يو اعتراض جواب دې.

اعتراض: د حال او د ذوالحال زمانه يوه وي، حالانکه د دخول زمانه کومه چې د احرام د حالت زمانه ده هغه بيله او د مقصرين او محللین زمانه يعنى د حلق او قصر زمانه بله ده؟

جواب: د جواب خلاصه دا ده، چې دا دواړه حال مقدره دې، يعنى هغوى به داسې حالت کښې داخلېږي، چې د دوى د پاره حلق او قصر په مقدار کښې ليکلې شوې دې.

قوله: لا تخافون: جمله مستانفه هم کيدې شى، او حال هم کيدې شى، د تدخلى د ضمير نه يا د آمنين د ضمير نه، يا د محللين د ضمير نه، يا د مقصرين د ضمير نه.

قوله: لا تخافون أبداً:

سوال: د أبداً د اضافي څه فائده ده؟

جواب: د جواب حاصل دا دې چې د آمنين نه پس د لا تخافون اضافه کول تکرار معلومېږي، ځکه چې څوک په امن وي، هغه به ويري هم وي، ددې تکرار شبهې دفع کولو د پاره ئې د أبداً د قيد اضافه او کړه، ځکه چې د آمنين مطلب خو دا دې، چې د احرام په حالت کښې تاسو په امن کښې يئ، ځکه چې مشرکين مکه به محرم ته تعرض نه کولو، دغه شان حرم

ته داخلیدونکی کس ته به ئ هم نه تعرض نه کولو، خو د احرام نه د وتلو نه پس او د حرم د وتلو نه پس څه گارنتی نه وه چې اوس به هم داخلې په امن وی، نو لا تخافون ابدأ و نیلو سره اشاره ئ اوکړه، چې حالت احرام او غیر حالت احرام، د حرم نه بهر یا دننه په هر صورت کښې به همیشه د پاره په امن او بې ویرې وی.

قوله: من دون ذلك: أي الدخول.

قوله: متعاطفون: معاودون دواړه اسم فاعل جمع مذكر غائب، د تعاطف او د توادد (تفاعل) نه ماخوځ دی، په خپل مینځ کښې مهربانی کول، محبت کول.

قوله: في وجوههم: دا د کائنۍ محذوف متعلق شو او د ساهم مبتدا خبر دي.

قوله: من اثر السجود: هم د کائنۍ محذوف سره متعلق دي، او په من اثر السجود کښې دا هم کیدې شی چې د کائنۍ د ضمیر نه حال کیدو سره محلا منصوب وی.

قوله: ذلك: مبتدا اول دي، او (مثلهم) مبتدا ثانی ده، او (فی التوراة) د مبتدا ثانی خبر دي، مبتدا او خبر جمله د مبتدا اول خبر دي.

قوله: مثلهم فی الانجیل: مبتدا ده، کورم اهرم هطاه ددي خبر دي.

قوله: شطأ: هط، فراخ النبات ته و نیلې شی، یعنی د تخم نه اولنې غوټن، چې هغې ته انکھوا یا سوئ (د بوتی اولنې تیغ) و نیلې شی، سترغکې ورته و نیلو. دا وجه معلومېږي چې دا سترغکې (تیغ) د د تخم د هغه ځانې نه رااوځي کوم ځانې ته چې د تخم سترگه وائی، چې په اکثر تخمونو کښې کوم ډیر نمایان او ښکاره وئی، مثلاً د کهجورې هډوکې، یا د ناریل سترگه، عربی کښې دي ته فراخ وائی، فراخ او فرخ په اصل کښې د مرغی بچی ته وائی، څنگه چې بچی ته د مرغی نه پیدا کیدو د وجه بچی و نیلې شی دغه شان سترغکې د تخم نه د وتلو د وجه په منزله د فراخ کښې وی.

قوله: زراع: دا د زراعت جمع ده کاشتکار ته وائی.

[۴۹] سورة الحجرات

سورة الحجرات مدنية، ثمانی عشرة آية

سورة الحجرات مدنی دي، په دي کښې اتلس آیاتونه دي

[آیاتونه: ۱-۱۰]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا بَقُولٍ وَلَا فِعْلٍ (يَكُنْ يَدَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ) أَسْمَعُ عَنْهُ أَمِي يَقْرَأُ لَهُمَا (وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ) يَقُولُكُمْ عَلَيْهِمْ وَفِيكُمْ نَزَلَتْ فِي مُحَادَثَةِ أَبِي بَكْرٍ وَغَيْرِ رَجَبٍ اللَّهُ عَنْهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَأْيِيدِ الْأَفْرَغِ بْنِ خَابِسٍ أَوْ الْفَتْحِ بْنِ مُغْدٍ نَزَلَتْ فِيمَنْ رَفَعَ صَوْتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ إِذَا تَلَفْتُمْ

(قَوْلُ صَوْتِ النَّبِيِّ) إِذَا تَقَى وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ إِذَا تَاخَبْتُمْوهُ (كَجَهْرَ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ) بَلْ دُونَ ذَلِكَ إِجْلَالَهُ (أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ) أَيْ غَشِيَتْ ذَلِكَ بِالزُّلْمِ وَالْخُفْرِ الْمَلَكُوتِي وَنَزَلَ لِيَمُنَّ كَانَ يَخْفِضُ صَوْتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ يَكْفُرُ وَغَيْرُهُمَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ (أَنَّ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ أَسْوَاقَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ) اخْتَبَرَهُ (اللَّهُ فُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى) أَيْ يَتَطَهَّرُ مِنْهُمْ (فَهُمْ مُطَهَّرُونَ) وَأَجْرٌ عَظِيمٌ الْجَنَّةَ وَنَزَلَ فِي قَوْمٍ جَاءُوا وَكَلَّمَ الظُّهَيْرَةَ وَالنَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ فَتَادَهُ (إِنَّ الَّذِينَ يَتَأَدُّونَكَ مِنْ قَدَامِ الْحُجُرَاتِ) حُجُرَاتٍ بِسَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ حُجْرَةً وَهِيَ مَا يَخْفَى عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ بِحَاظِمْ وَخَوْفِهِ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ تَأَدَّى خَلْفَ حُجْرَةٍ لِأَنَّهُمْ لَمْ يَخْلُصُوا فِي أَمْرِ حُجْرَةٍ فَتَادَهُ الْأَغْرَابَ بِطَلْفٍ وَجَفَاءً (أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ) فِيمَا فَعَلُوا مَخْلَكَ الزُّبْعِ وَمَا تَنَابَهُ مِنَ الْعَظِيمِ (وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا) أَنَّهُمْ فِي مَحَلٍّ رَفِيعٍ بِالْإِنْدَاءِ وَقِيلَ فَاعِلٌ لِلْفِعْلِ مُفْتَرٍ أَيْ قَبْلِ (حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ غَيْرَ أَهْمًا لِلَّهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ) لَمَنْ تَابَ مِنْهُمْ وَنَزَلَ فِي الْوَلِيدِ بْنِ عَقْبَةَ وَقَدْ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نَبِيِّ الْمُصْطَلِقِ مُصَدِّقًا فَخَالَفَهُمْ لِرِزْقٍ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فِي الْبَحَالِيَةِ فَرَجَعَ وَقَالَ إِنَّهُمْ مَنَعُوا الصَّدَقَةَ وَهَمُّوا بِقِتْلِهِ فَهَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَزْوِهِمْ فَجَاؤُوا مُتَكِبِينَ مَا قَالَهُ عَنْهُمْ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاقِقٌ مِنْكُمْ خَيْرٌ (فَقَبِيحًا) صِدْقُهُ مِنْ كَذِبِهِ وَفِي قِرَاءَةِ فَتَشَبَّهُوا مِنَ الثَّبَاتِ (أَنْ تُصَيِّبُوا قَوْمًا) مَقْضُوعٌ لَهُ أَيْ غَشِيَتْ ذَلِكَ (بِجَهَالِكُمْ) خَالَ مِنَ الْفَاعِلِ أَيْ جَاهِلِينَ (فَتَصْبَحُوا) تَصَيَّرُوا (عَلَى مَا فَعَلْتُمْ) مِنَ الْخَطَا وَالْقَوْمِ (تَأْيِيبِينَ) وَأَرْسَلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ بَعْدَ عَوْدِهِمْ إِلَى بِلَادِهِمْ خَالِدًا فَلَمْ يَزَ فِيهِمْ إِلَّا الطَّاعَةُ وَالْخَيْرُ فَاخْتَارَ النَّبِيُّ بِذلِكَ (وَأَعْلَمُوا أَنَّ فِيكَ رَسُولَ اللَّهِ) فَلَا تَقُولُوا الْبَاطِلَ فَإِنَّ اللَّهَ يَخْبِرُهُ بِالْخَالِ (وَلَوْ يُعْلِمُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأُمْرِ الَّذِي تُخْبِرُونَ بِهِ عَلَى خِلَافِ الْوَاقِعِ فَيُرْتَبِ عَلَى ذَلِكَ مُفْتَضَاءً (لَعَلَّيْتُمْ لَا يُنْفِئُكُمْ دُونَهُ لَمْ الشُّبُّ إِلَى الْفُرْبِ (وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبِيبُ إِلَيْكُمْ الْإِيمَانِ وَزَيْنَهُ) حَسَنَةً (فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّةَ إِلَيْكُمْ الْكُفْرُ وَالْفُسُوقُ وَالْعِصْيَانُ) اسْتِزْرَاكَ مِنْ خَيْثُ الْمَغْنَى دُونَ اللَّفْظِ لِأَنَّ مَنْ حُبَّ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ الْبَغْ غَابِرَتْ فِيهِ حَيْفَةٌ مِنْ تَقَدُّمِ دِرْهِمٍ (أُولَئِكَ هُمُ) إِلَيْهِ الْيَفَاتُ عَنِ الْخُطَابِ (الرَّائِضُونَ) الْكَابِتُونَ عَلَى دِينِهِمْ (فَضْلًا مِنَ اللَّهِ) مُصَدَّرٌ مُضَوَّبٌ بِفِعْلِهِ الْمُفْتَرِ أَيْ الْفَضْلُ (وَلَقَدْ) بِنَهُ (وَاللَّهُ عَلَيْهِمْ بِهِمْ (حَكِيمٌ) فِي إِتْقَانِهِ عَلَيْهِمْ (وَأَنَّ طَائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) الْآيَةُ نَزَلَتْ فِي لُغْبِيَّةٍ مِنْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا وَمَرَّ عَلَى بَنِي قَالِ الْحِمَارِ فَسَدَ بَنِي أَبِي اللَّهِ فَقَالَ بَنِي رَوَاحَةَ وَاللَّهُ لَيُؤَلِّجَ جِمَارَهُ أَطْعَبَ رِيحًا مِنْ مِسْكِكَ فَكَانَ بَيْنَ قَوْمَيْنِمَا ضَرْبُ بِالْأَيْدِي وَالْتِمَالِ وَالشَّغْفِ (افْتَلَكُوا) جَمَعَ نَظَرًا إِلَى الْمَغْنَى لِأَنَّ كُلَّ طَائِفَةٍ جَمَاعَةٌ وَفَرَى افْتَتَحَا (فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا) ثُمَّ نَظَرَا إِلَى اللَّفْظِ (فَإِنْ بَعَثْتَ) نَعَدْتُ (إِسْدَاهُمَا عَلَى الْأُغْرَى) فَتَقَالُوا الَّتِي تَبْنَى حَتَّى تَقِيَهُمْ (إِلَى أَمْرِ اللَّهِ) الْحَقُّ (فَإِنْ قَالَتْ فَاصْلَحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ) بِالْإِنْصَافِ (وَأَقْرِطُوا) اغْدِلُوا (إِنَّ اللَّهَ يَهْدِي الْمُقْلِينَ) (إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ) فِي الدِّينِ (فَأَصْلَحُوا بَيْنَ أَمْرِيكُمْ) إِذَا تَنَازَعَا وَفَرَى (إِخْوَتَكُمْ بِالْقَوْلَانِ) وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

توجہ: شروع کوم د اللہ پہ نوم سرہ چہ دیر مہریانہ او دیر رحم کول والا دی، ای خلقو ا کومو چہ ایمان راوړي دې قدم د تقدّم په معنی کښې، یعنی په قول او فعل کښې په اللہ او د هغه په رسول باندې وړاندې والي مه کوئ، یعنی ددې دواړو د اجازت نه بغیر او د اللہ نه ویرېئ بې شکہ اللہ تعالیٰ ستاسو خبرو لړه اوړیدونکي او ستاسو په کارونو باندې عالم دي، دا ایت د حضور ﷺ سره د ابوبکر او عمر رضی اللہ عنہما اقرع ابن حابس یا قعقاع بن معبد لړه د امیر جوړولو د نزاع باره کښې نازل شو، او دا مخکښې ایت د هغه کس په باره کښې نازل شو چا چې خپل آواز د حضور ﷺ په مخکښې اوچت کړو، ای ایمان والو چې کله تاسو خبرې کوئ نو د حضور ﷺ په آواز باندې خپل آواز مه اوچتوئ، کله چې د هغوی خبرې کوی، او نه د هغوی په مخکښې په تیزه آواز سره خبرې کوئ، کله چې تاسو هغوی سره خبرې کوئ، ستاسو عملونه به ضائع شی، او تاسو ته به ددې احساس هم نه وی، ددې ذکر شوې اوچت آواز د وجې نه ستاسو د عملونو د ضائع کیدو پیش نظر د حضور ﷺ سره په اوچت آواز خبرې مه کوئ، او دا راروان ایت د هغه کس په باره کښې نازل شو چا چې به خپل آواز د حضور ﷺ په وړاندې ټټ ساتلو، لکه ابوبکر او عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ، بې شکہ هغه خلق چه د رسول ﷺ په مخکښې خپل آوازونه لاندې ساتي دا هغه خلق دی چې د چا زړونه اللہ تعالیٰ د تقویٰ د پاره ازماييلي دي، چې د هغوی تقویٰ ښکاره شی، او د هغوی د پاره مغفرت او لوڼې اجر دې یعنی جنت، او راروان ایت نازل شو د هغه خلقو په باره کښې چې د ماسپڅین په وخت کښې راغلل او حضور ﷺ (په خپل کور کښې وو، نو هغوی دوی ته آوازونه شروع کړل، بې شکہ هغه خلق چې تاسو ته د حجرو بهر نه آوازونه کوی، یعنی ستاسو په باره کښې ورته دا پته نشته، چې تاسو په کوم کور کښې یئ؟ په سختې او تریخ آواز سره د باند چیانو په شان رابلل کوی په دوی کښې دیر ستاسو د مقام او ستاسو دمناسب تعظیم نه ناخبره وو، په دې سلسله کښې څه چې دې وویل، او که دې خلقو صبر کړي وو تردې چې حضور ﷺ خپله دوی طرف ته راوتلي وو، نو دا به دوی د پاره دیر بهتره وه، (انهم) د ابتدا د وجې نه د رفع په محل کښې دې، او دا هم وئیلې شوی دی چې دا د فعل مقدر فاعل دې، یعنی د (ثبت) اللہ د هغه کس د پاره بغښونکي رحم کونکي دي چا چې د دوی نه توبه او ویستله، او دا راروان ایت د ولید بن عقبه په باره کښې نازل شو، او حضور ﷺ دوی د بنی مصطلق طرف ته د زکوٰۃ راغونډولو د پاره لیږلې وو، نو هغوی د دشمنی د وجې چې ددوی او د بنی مصطلق په مینځ کښې د زمانۃ جاهلیت د وخت نه وه، د دوی نه ئ خطر محسوس کړه چې د هغې د وجې نه دوی واپس راغلل او راتلو سره ئې اووئیل چې هغوی د صدقې ورکولو نه انکار اوکړو، او هغوی زما د قتل اراده اوکړه، نو حضور ﷺ هغوی سره د جنگ کولو اراده اوکړه، نو د بنی مصطلق خلق د حضور ﷺ په خدمت کښې حاضر

شول، او دوی ته منسوبه کومه خبره چې عقبه ﷺ دوی ته کړې وه، د هغې انکار ئی اوکړو، ای ایمان والو! که تاسو ته یو فاسق خبر درکړی نو د هغې د حق او د رشتیا بڼه تحقیق کوئ او په یو قراست کښې (تثبتوا) دې د ثبات نه، (یعنی صبر کوئ تندۍ مه کوئ) داسې نه وی چې په ناپوهتیا کښې یو قوم ته تکلیف اورسوئ، (ان تصیبوا) مفعول له دې، یعنی ددې خطري د وجې نه بهماله د (تصیبوا) دفاعل نه حال دې، په داسې حال کښې چې تاسو ته پته نه وی، بیا په غلطۍ سره چه تاسو قوم سره څه اوکړل په هغې باندې به پښیمانه یئ، د دې حضراتو خپلو ښارونو ته واپس تلو نه پس حضور ﷺ دوی ته خالد ﷺ اولیولو نو هغوی د اطاعت او د خیر نه سوابل څه اونه لیدل، نو خالد ﷺ ددې کار خبر حضور ﷺ ته ورکړو، او یاد ساتئ چې ستاسو په مینځ کښې الله او د هغه رسول موجود دي، لهذا څه غلطه خبره مه کوئ، الله تعالی به هغوی ته د حقیقت حال خبر ورکړی، او که هغه په ډیرو معاملو کښې چې د هغې تاسو د واقعي نه خلاف خبر ورکوی ستاسو خبره اومنی، بیا په هغې باندې د هغې مقتضی هم مرتب شی، نو تاسو به گنهگار شئ، نه چې هغوی ﷺ د مرتب سبب جوړیدو د وجې نه، نه ددې کار د کولو د وجه نه، خو الله تاسو ته د ایمان محبت درکړو او ستاسو زړونو کښې ئې ځایسته کړو، خوښ ئې جوړ کړو، کفر او گناه او نافرمانی ئې ستاسو په نظرونو کښې ناخوښه کړل، (لکن) سره استدراک دې، د معنی په حیثیت سره نه چې د لفظ په حیثیت سره، ځکه چې د من حب الیه المؤمنان المعروف متغایر دي، د هغوی صفت نه چې د کوم ذکر په ماقبل کښې اوشو دا خلق په دې کښې د خطاب نه غیبت طرف ته التفات دې، لاره موندونکی دی، یعنی په خپل دین باندې ثابت قدم پاتې کیدونکې دي، د الله په فضل او احسان سره فضلاً مصدر منصوب دي، د خپل فعل افضل د وجې نه، او الله ددوی د حالاتو نه خبردار دي، او په دوی باندې انعام کولو والا دي، باحکمت دي، او که د مومنانو دوه جماعتونه په جنگ شی، نو ددوی په مینځ کښې صلح اوکړئ، دا ایت د یوې واقعي په باره کښې نازل شوې دي، واقعه دا ده چې حضور ﷺ په یو ځای باندې سور شو نو هغوی ﷺ په عبد الله بن ابی باندې تیر شول، نو خر تش بول اوکړل، چې د هغې د وجې نه عبد الله ابن ابی خپله بوزه پټه کړه، نو ابن رواحه رضی او قمرانیل، قسم په الله د حضور ﷺ د خر تش بول ستا د مشک نه زیات خوشبوداره دی، نو د دې دواړو قومونو کښې جنگ اوشو، او خپلې او دندې اوچلیدې، (طائفه) ته نظر کولو سره، (اقتتلوا) ئې جمع راوړو، ځکه چې هره طائفه یو جماعت وی، او اقتتلوا هم وئیلې شوې دي، او بینهما د لفظ رعایت د وجې تشنیه راوړې شوې دي، نو که په دې دواړو جماعتونو کښې یو جماعت په بل باندې زیاتې اوکړی، نو ټول هغه جماعت سره چا چې زیاتې کړې کړې دي، جنگ اوکړئ، تردې چې هغوی د الله حکم طرف ته واپس شی، نو که واپس شول، نو په انصاف سره فیصله

اوکړئ، او عدل کوئ، یې شکه الله تعالی انصاف کونکی خوښوی، یاد ساتئ ټول مسلمانان دیني روڼه دی، نو په دوه روڼو کښې کله چې هغوی جنگ اوکړی صلح کوئ، (ألمیکه) په تا. فوقانیه سره هم وئیلې شوې دې، او په اصلاح کولو کښې د الله نه ویریږئ، چې په تاسو باندې رحم اوکړي شی.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: لا تَقْدُمُوا: په دې کښې دوه صورتونه دي، اول دا چې دا متعدی دې د تعمیم په قصد سره ددې مفعول حذف کړې شوې دې، یا د نفس فعل قصد کولو د وجې نه مفعول پریخودلې شوې دې، لکه عرب وائی، فلات تَکْتُمُوا، دویم صورت دا دې چې دا لازم دې، څنگه چې وَجْه وَتَوَجَّه، هغه متوجه شو، او ددې تائید د ابن عباس رضی الله عنہ او د ضحاک او یعقوب د قرات تَلَذُّوا کوی، او واحدی وئیلې دی، چې قَدَم دلتنه د تَقَدَّمَ په معنی کښې دې، یعنی تاسو مخکښې مه ځئ، (فتح القدير) مفسر علام قدم په معنی د تَقَدَّمَ اخستلو سره اشاره اوکړه چې قَدَم د لازم په معنی کښې دې، لهذا ددې مفعول محذوف راویستلو ته ضرورت نشته.

قوله: المبلغ عنه: دا د رسوله صفت دې، او د الله او د هغه د رسول نه د مخکښې نه تلو مطلب دا دې، چې ددوی د حکم او اجازت نه بغیر نه په قول کښې مخکښې والې کوئ، او نه په فعل کښې، بعضې حضراتو وئیلې دي، چې د تَلَذُّوا مفعول محذوف دې، اى لا تَلَذُّوا أمر.

قوله: إِذَا نَاجَيْتُمُوهُ: ددې جملې د اضافې مقصد د یو سوال مقدر جواب دې،

سوال: اول جمله یعنی لا تَرَاهُوا أَصَوَاکُمْ او دویمه جمله ولا تَهْتَدُوا له بالقول، د دواړو مفهوم یو دې، او عطف د مغایرت تقاضه کوی نو بیا د تکرار څه مقصد؟

جواب: د دواړو جملو مفهوم او مصداق یو دې، د اولنې جملې مفهوم دا ددې چې کله حضور ﷺ سره خبرې کیږي، یعنی سوال او جواب کیږي نو چه داسې طریقې سره خبرې مه کوئ چې ستاسو اواز د حضور ﷺ په اواز باندې اوچت شی، او د دویمې جملې مطلب دا دې، چې کله تاسو د حضور ﷺ نه تپوس کوئ، او حضور ﷺ په خاموشۍ سره دا اوری، نو په زور سره خبرې مه کوئ، څنگه چې تاسو خپل مینځ کښې خبرې کوئ،

قوله: بَلْ قُوتِ ذَلِكَ: مطلب دا دې، چې هر حالت کښې د حضور ﷺ د اواز نه خپل اواز لاندې ساتئ، که نېی علیه السلام سره خبرې کیږي یا تاسو خبرې کوئ، او حضور ﷺ په خاموشۍ سره ستاسو خبرې اوری.

قوله: إحدلاً: داد ولا ترفعوا أصواتكم علت دي، مطلب دا دي چي په هر وخت کښي د حضور ﷺ د جلالت شان خيال پکار دی.

قوله: خشية ذلك: ددي عبارت د اضافي مقصد دا بنودل دی، چي ان تحبط د مضار په حذف سره د مفعول له کيدو د وجي نه منصوب المحل دي تقديری عبارت داسي دي، انتوا عما بهتم لغيره حوطاً لهکم،

فائدة: لا ترفعوا ولا تهمزوا دواړو په خشية کښي تنازع کړې ده، هر يو خشية لره خپل مفعول جوړول غواړي، د بصريينو د مذهب مطابق دويم ته عمل ورکول پکار دی، او د اول د پارہ مو مفعول محذوف او کنترول، (که چي دا د باب تنازع فعلاً نه دي)،

قوله: أولئك الذين، الغ: أولئك مبتدأ ده، الذين المنصوب للموصول او صله جمله د (ان خبر دي **قوله:** لتظهر منهم: ددي عبارت د اضافي مقصد د يو سوال مقدر جواب دي.

سوال: امتحان د تقوى سبب نه وي، حالانکه په المعنى الله قلوبهم للتقوى کښي امتحان لره د تقوى سبب بيان کړې شوي دي؟

جواب: امتحان د تقوى سبب نه دي خو د تقوى د ظاهريدو سبب ضرور دي، دا د اطلاق السبب على المسبب د قبيلې نه دي، ځکه چي امتحان په زړه کښي پته تقوى ښکاره کوي، ددي شېهي دفع کولو د پارہ ئ لظهور منهم اضافه کړې ده،

قوله: يَوْماً: د تاء په کسري سره او د راء په تخفيف سره، په معنى د حسد، دشمنى، شک،

قوله: فتثبتوا: داد تثبيت نه امر جمع مذکر حاضر دي، تاسو توقف او کړئ، توندى مه کوئ،

قوله: خشية ذلك: دا دي خبرې ته اشاره ده چي ان تصيوا قوماً ده تصيوا مفعول له دي، ان تصيوا نه مخکښي مضار محذوف دي، اى عفة إصابة قوم

قوله: عَنَتُمْ: دعت نه ماضى جمع مذکر حاضر، تاسو گنهگار شوي، تاسو په مشکل کښي پريوتلي.

قوله: دونه: يعنى د دروغو او د غلط بيانن د وجي چي کومه نتيجه راوړي، د هغي ذمه دار به غلط بيانى کولو کوونکى وي، نه چي حضور ﷺ، ځکه چي هغوى ﷺ خو ستاسو د گواهي په وجه په فيصله کولو باندې مجبور دي.

قوله: إثم الثبب إلى العرقب: يعنى تاسو به د مرتب شوي نتيجه ذريعه او سبب جوړيدو د وجي گنهگار به يئ، نه چي د گناه د کولو د وجي.

قوله: استدراك من حيث المعنى دون اللفظ: ددی عبارت مقصد د یو سوال جواب ورکول دي.

سوال: سوال دا دې چې لکن د استدراك د پارہ دي، او د استدراك د پارہ ضروری ده چې مابعد د ماقبل لخوا اوائفا مخالف وي، او دلته داسې نه ده، لهذا دا استدراك صحيح نه دي؟

جواب: د (لکن) مابعد د ماقبل نه اگر چې لخوا اوائفا متغائر نه دي، خو معنا متغائر دي، لهذا استدراك صحيح دي، او معنوی اختلاف دا دي، چې د من حب الاله انسان صفت د هغه خلقو نه مختلف دي، چې د هغوی ذکر مخکښې تیر شو، په دې طريقې سره مستدرک د مستدرک منه نه مختلف دي، لهذا استدراك هم صحيح دي.

قوله: مصدر منصوب بفعله المقدّر: یعنی فضلا د خپل فعل مفعول مطلق کیدو د وجې نه منصوب دي، خو دا صحيح نه ده، په دې کښې تسامح ده، ځکه چې فضلا اسم مصدر دي، مصدر ددې إفضالاً دي، البته مفعول له صحيح دي، او عامل په دې کښې حَبَّ دي، د عامل او معمول په مینځ کښې اولئك هم الاهدون جمله معترضه ده.

قوله: اتَّكَلُوا عَظْمَ نَظَرًا إِلَى المعنى: دا د یوې شېبې جواب دي.

شبه: اتكلوا جمع صیغه ئې راوړې ده، حالانکه ددې ضمیر طائفتان (تثنیه) طرف ته راجع کیږي، لهذا د ضمیر او د مرجع په مینځ کښې مطابقت نشته؟

دفعه: د طائفتان د معنې رعایت کولو د وجې د جمع صیغه راوړې شوې ده، ځکه چې هر یو طائفه په ډیرو کسانو باندې مشتمل وي، او په ټولګډ کښې تثنیه راوړې شوې ده، د طائفتان د لفظ رعایت کولو د وجې.

[ایاتونه: ۱۱-۱۸]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا الْآيَةَ نَزَلَتْ لِي وَلَدَ نِيمٍ جِن سَخِرُوا مِنْ لِقَاءِ الْمُتْلِمِينَ كَقَطَارٍ وَمَنْهَبٍ وَالشَّخِطَةِ الْإِزْبَاءِ وَالْإِخْفَارِ (قَوْمٌ أَمَى رَجَالٌ مِنْكُمْ مِنْ قَوْمِ عَسَى أَنْ يَكُونُوا عَوْرَةً مِنْهُمْ) عِنْدَ اللَّهِ وَلَا نِسَاءً مِنْكُمْ (مِنْ نِسَاءِ عَسَى أَنْ يَكُنَّ عَوْرَةً مِنْهُمْ) وَلَا تَلْبِسُوا أَلْسِنَكُمْ لَا تَغْيِرُوا فَتَغْيِرُوا أَيْ لَا يَغْبِثُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَلَا تَتَّبِعُوا بِالْأَلْقَابِ لَا يَدْخُو بَعْضُكُمْ بَعْضًا بَلَقَبٍ يَكْرَهُهُ وَمَنْهَبٌ لَا يَلْبِسُ بِأَكَاظِيرٍ (يَلْبَسُ الْإِسْمُ أَيْ أَلْبَسُوا) مِنْ الشَّخِطَةِ وَالْفَنَزِ وَالْفَنَائِرِ (الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِحْسَانِ) بَدَلٌ مِنَ الْإِسْمِ أَنَّهُ لَيْسَ لِقَائِهِمْ عَادَةً (وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ ذَلِكَ) (فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ) (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِلْمٌ) أَيْ ظُلْمٌ وَهُوَ كَثِيرٌ كَقَطَرٍ الشَّوْءِ بِأَقْلٍ الْخَيْرِ مِنَ الْمُلَمِّينَ وَهُمْ كَثِيرٌ بِخِلَافِهِ بِالْفَتَايِ مِنْهُمْ فَلَا ظِلْمَ لِي فِي

تَخَوُّ مَا يَظْهَرُ مِنْهُمْ وَلَا تَجْهَرُوا) حلف منہ اِحدی الناعمین وَلَا تَتَّبِعُوا هَوَاتِ الْفَاسِقِیْنَ وَمَقَابِلَهُمْ بِالْخَبِثِ غَنَّا وَلَا تَقْتَبِ بِغَضَبِكُمْ بَعْضًا لَا يَذْكُرُهُ بَشَرٌ يَكْزُمُهُ وَإِنْ كَانَ فِيهِ أَجِيبٌ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا بِالْفَخْصِ وَالشَّيْبِ أَيْ لَا تَخْشَوْا بِهِ (فَكُرْهُمُوهُ) اِنِی فَاظِمٌ بِہِ عَنِہٗ كَمَا كُنْتُ لَحْمِہٖ بَعْدَ مَقَاتِلِہٖ وَلَقَدْ فَرَحَ عَنْكُمْ النَّبِیُّ فَاكْرَهُوهُ فَاتَّكِرُوا الْاَوَّلَ (وَالْقَوْلُ اللّٰهُ) اِنِی طَافٌ بِہِ الْاِطْمِیَابِ بِأَنْ تَقُولُوا مِنْہٗ (إِنَّ اللّٰهَ تَرَابٌ لَّابِلُ ثَوْبَةِ الْقَابِلِیْنَ رَحِیْمٌ) بِہُمْ بِأَيُّهَا النَّاسُ اِلَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَّكْرٍ وَأُنْثٰی) اَدَمَ وَخَوَّاهُ (وَجَعَلْنَاكُمْ شُرَھِمَ) جَمْعُ خُصْبٍ يَفْتَحُ الشَّيْنُ لَهَا أَهْلَى طَبَقَاتِ الشَّيْبِ (وَكَبَابِلُ) مِنْ ذَوْنِ الشُّجُوبِ وَتَغْنَمُهَا الْفَتَاوِی لَمْ يَطْلُوبْ لَمْ اَلْاَلْعَادِ لَمْ اَلْاَلْعَائِلِ اَعْرِجَهَا بِمَالِہٖ خَزَنَةُ خُصْبٍ كَمَا كُنْتُ لِبِلَّةِ فَرْشِہٖ جَمَارَ بِخَشْرِ الْغَنِّ لَعْنَتِي بَطْنِ عَلِیْمٍ فَخَدَ الْفَتٰی فَبِلَّةِ (لِتَعَارَفُوا) خَلِیْفَ مِنْہٗ اِخْدٰی النَّاعِمِیْنَ لِیَعْرِفَ بَغْضَكُمْ بَغْضًا لَا یُفَاخِرُوْا بِظُلْمِ الشَّيْبِ وَاتَّأَمَّرَ الْفَخْرُ بِالْفَقْرِ (إِنْ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتَقَاكُمْ) اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ بِكُمْ (حَبِیْبٌ) بِوِطْنِكُمْ (وَقَالَتِ الْأَعْرَابُ) نَعْرِ مِنْ نَبِیِّ اَسَدٍ (أَمَّا) صَدَقْنَا بِقَوْلِنَا (قُلْ) لَّهْمُ (لَمْ تَتَّوَبُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا) اِنْفَدْنَا خَائِرًا (وَلَكَّا) اِنِی لَمْ یَدْخُلِ الرِّیْمَانُ فِی قُلُوبِكُمْ اِلٰی الْاَنَ لَكِنَّهُ یَنْزَوِعُ مِنْكُمْ (وَإِنْ تُعْلِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَہٗ بِالْإِیْمَانِ وَغَیْرِہٖ) لَا یَلْتَكُمُ بِالْفَخْرِ وَتَرْكِہٖ وَیَبْدَالِہٖ اِلَّا لَا یَنْقُصُكُمْ (مِنْ أَعْمَالِكُمْ) اِنِی مِنْ قَوَائِمِہَا رَشِیْقًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ لِّلْمُذِیْبِیْنَ (رَحِیْمٌ) بِہُمْ (أَمَّا الْمُؤْمِنُونَ) اِنِی الصَّادِقُونَ فِی إِيْمَانِهِمْ كَمَا صَرَّحَ بِہٖ بَعْدَ (الَّذِیْنَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوا) لَمْ یَشْكُوا فِی الْإِیْمَانِ (وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ) فَجَاهِدَهُمْ یَظْهَرُ بِصِدْقِ إِيْمَانِهِمْ (أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ) فِی إِيْمَانِهِمْ لَا مِنْ قَالُوا آمَنَّا وَلَمْ یُوجَدْ مِنْهُمْ خِیرُ الْإِسْلَامِ (قُلْ) لَّهْمُ (أَطِيعُوا اللّٰهَ بِطَاعَتِكُمْ) مُصْطَفًی عَلَیْمٌ بِغَفْیِ خَفَرِ اِنِی أَتَشْرِیْزُہٗ بِمَا أَنْتُمْ عَلَیْہِ فِی قَوْلِكُمْ آمَنَّا (وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمَاوَاتِ وَمَا فِی الْأَرْضِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ) بِمُتَّوْنٍ عَلَیْكَ أَنْ أَسْلَمُوا مِنْ غَیْرِ قِتَالٍ بِخِلَافِ عَزْمِہٖ مِنْ اَسْلَمَ بَعْدَ قِتَالِہٖ مِنْهُمْ (قُلْ لَا تَحْمِلُوا عَمَلَكُمْ) مَنْصُوبٌ بِنَزْعِ الْخَالِصِ اَلْبَدَ وَیُفْکَرُ قِتْلُ اَنْ فِی الْفَوْضِیَّتِی (بَلِی اللّٰهُ یَحْنُ عَلَیْكُمْ اَنْ هَذَا أَكْرَمُ لِلْإِیْمَانِ اِنْ كَثُرَ صَادِقُونَ) فِی قَوْلِكُمْ آمَنَّا (إِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ) اِنِی مَا غَابَ فِیْہَا (وَاللّٰهُ بِصَوْرِہُمْ یَعْلَمُونَ) بِاَلْبَاءِ وَالْقَاءِ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ مِنْہٗ

ترجمہ: اے ایمان والو، نہ دے سہی پہ سہو پسے توقہ کوی۔ کیدہی شی چہ دوی بہ دہ ہفوی نہ دہ اللہ پہ نیو بہتری وی، او نہ دے ہنجہی پہ ہنجو پسے، ممکن دہ چہ ہفہ ہنجہی دہی ہنجو نہ بہتری وی، دا ایت د وفد بنو تمیم پہ بارہ کنہی نازل شو، کلہ چہ ہفوی فقیرانو مسلمانانو پسے توقہ او کرہی مثلاً د عمار، صہیب رضی اللہ عنہما پسے او سخریہ تحقیر او تذلیل تہ وائی، او پہ خپل مینخ کنہی یوبل بانڈی عیب مہ لگوئی، چہ تاسو د بل عیب لتوئی او بیا نوئی نو ستاسو بہ عیب لتولہی او بیانولہی شی، یعنی خوک دے د چا عیب لتول اور بیانول نہ کوی، او نہ یوبل تہ خراب لقب ورکوی، یعنی پہ خپل مینخ کنہی یوبل پہ داسی لقب سرہ مہ رابلن کوم چہ ہفہ ناخوہہ گنری، او ہم د دغہ خرابو لقبونو نہ باہاسی ما کلوہم دے، ایمان سرہ

متصف گیدو نہ پس د فسق مذکورہ نوم ایغودل چہ ہفہ توقہ کول ، عیب لتول او خراب لقب ، لگیل بد کار دی ، (الفسوق) د اسم نہ بدل دے ، ددے خبرے فائدہ ور کولو د وجہ نہ چہ دا نوم ورا نول عادتہ بار بار کیڑی ، او پہ صغیرہ گناہ باندے اصرار کولو سرہ صغیرہ کبیرہ شی ، او ددے نہ توبہ نہ ویستونکی دیر ظالمان دی ، ای ایمان والو! بدگمانی نہ بیج اوسے ، یقین اوساتے چہ بعضی بدگمانی گناہ دہ ، یعنی گنہگار کونکی دہ ، او دا اکثر وی ، لکہ مومنانو اہل خیر و خلقو سرہ بدگمانی کول ، او ہفہ (اہل خیر) دیر دی ، بخلاف د ہفہ بدظنی نہ ، پہ فاسقانو مومنانو کنبے نو پہ دے بدگمانی کنبے ہیخ گناہ نشته ، د ہفہ گناہونو پہ بارہ کنبے کوم چہ ہغوی پہ یشکارہ توگہ باندے کوی ، او د چا عیب مہ لٹوے ، او د چا غیبت مہ مہ کوئے ، د (تجسسوا) نہ یو تاء حذف کرے شوے دہ ، یعنی د مسلمانانو د عیبونو او د رازونو پہ تلاش کنبے مہ کیڑی ، او نہ د ہغوی یو داسے خیز سرہ تذکرہ کوئے چہ ہغوی تے نہ خویشوی ، اگر کہ ہفہ کارونہ پہ ہغوی کنبے موجود وی ، آیا پہ تاسو کنبے یو کس دا خبرہ خویشوی چہ د خپل مر د دے غیبت نہ ناخبرہ رور غوبنہ اوخوری؟ (میتا) پہ تخفیف او تشدید سرہ دے ، (یقینا) نہ بہ تے خویشوی ، لہذا تاسو مہ دے خبرے لورہ ناخوبنہ او گنہے ، خکہ چہ دہفہ پہ ژوند کنبے دہفہ غیبت کول دہفہ د مرگ نہ پس ددہ غوبنہ خورلو پہ شان دی ، او تاسو تہ دوئم مثال پیش کرے شو ، نو تاسو ہفہ ناخوبنہ کرو ، نو اول مہ ناخوبنہ کرئی ، او د اللہ نہ ویرپیئی ، یعنی د غیبت پہ بارہ کنبے د ہفہ د سزا نہ ، پہ داسے توگہ چہ د ہفے نہ توبہ او باسن ، بی شکہ اللہ تعالیٰ توبہ قبولو والا ، پہ دوی باندے مہربانہ دے ، یعنی د توبہ ویستونکو توبہ قبولی ، ای خلقو! مونہ تاسو د یو سری او د یوے بٹمے نہ پیدا کرے تے ، د آدم علیہ السلام او د حوا علیہا السلام او مونہ تاسو قومونہ او قبیلے جوڑے کرے ، ہوبہ د ہصب ہم دہ د شین پہ فتحے سرہ او ہفہ (شعب) د نسب پہ طبقاتو کنبے د تولو نہ برہ دہ ، او قبیلہ دا د شعب نہ لاندے دہ ، او د ہفے لاندے عمائر دی ، بیا بطون دی ، او د ہفے نہ لاندے افخاژ دی ، او د دے تولو پہ آخر فصیلہ دے ، ددے مثال خزیمہ شعب دے ، کنانہ قبیلہ دہ ، قریش عمارہ دی ، د عین پہ کسری سرہ ، او قصی بطن دے ، ہاشم فخذ دے ، عباس فصیلہ دے ، چہ تاسو یو بل او پیژئن ، د تعارفو نہ یو تاء حذف کرے شوے دہ ، چہ تاسو یو بل او پیژئن ، نہ چہ پہ اوچت نسب باندے فخر او کرے ، او فخر خو صرف د تقوی د وجہ دے ، او پہ تاسو کنبے د تولو نہ زیات شریف ہفہ دے چہ د تولو نہ زیات متقی وی ، اللہ تعالیٰ ستاسو پہ بارہ کنبے نہ خبردار دے او ستاسو د باطن نہ بورہ خبردار دے ، د بنو اسد یاندے پیچانو یو جماعت وائی ، چہ مونہ ایمان راوړو ، یعنی مونہ د زورہ نہ تصدیق او کرو ، تاسو دوی تہ او وائی چہ تاسو ایمان نہ دے راوړی ، لیکن داسی وائی چہ مونہ اسلام راوړو ، یعنی پہ یشکارہ توگہ باندے تابعدار شو ، خو اوسہ پورے ستاسو پہ ژړونو

تہ ایمان نہ دی داخل شو، خو تاسو نہ ددی امید ساتلې شی، تاسو کہہ د الله او د هغه د رسول
په ایمان وغیرہ کښې تابعدارۍ او کړې نو هغه به ستاسو د عملونو نه یعنی د هغې د ثواب نه
هیڅ هم نه کموی، (بلتکم) همزه او ترک همزه سره، او همزه الف سره بدلولو سره، یعنی
ستاسو اجر به نه کموی، بې شکه الله تعالی مومنانو لره معاف کونکې او په هغوی باندې
رحم کونکې دي، مومنان خو هغه دی چې په الله او رسول باندې ټي ایمان راوړو، یعنی په خپل
ایمان کښې رشتونۍ دی، لکه روستو ټي ددې صراحت او کړو، بیا هغوی په ایمان کښې
شک اونکړو، او په خپل مالونو او خپل ځانونو سره ټي د الله په لاره کښې جهاد او کړو، ددوی د
جهاد نه د دوی د ایمان صداقت ښکاره کیږي، (په خپله دعاوی د ایمان کښې) هم دغه خلق
رشتونۍ دی نه هغه څوک چه د هغوی د طرف نه د ظاهري اتباع نه علاوه نور هیڅ اونه
موندلې شو، تاسو دوی ته اووایئ آیا تاسو الله ته د خپلې دیندارۍ خبر ورکوئ، غلطون دعلم،
مضط دې، په معنی شعر، یعنی تاسو هغه د هغه څه نه خبروئ، په څه چې تاسو په خپل
قول آسمان کښې یئ، او الله د هرهغه شیز نه چې په اسمانونو او زمکه کښې دي، خبردار دي، دا خلق
بغیر د قتال نه اسلام راوړلو باندې په تاباندې احسان کوی، په خلاف د نورو چې هغوی د
قتال نه پس اسلام راوړو، تاسو ورته اووایئ چې په خپل اسلام راوړلو باندې په ما احسان مه
کوئ، (اسلامکم) نزع د حافظ بآء د وجې نه منصوب دي، او په دواړو ځایونو کښې د
(أن) نه مخکښې بآء مقدر ده، بلکه په حقیقت کښې د الله په تاسو باندې احسان دي چې هغه
تاسو ته د ایمان هدایت درکړو، په شرط ددې چې تاسو خپل قول کښې رشتونۍ یئ، الله تعالی د
زمکې او اسمانونو ټول پټ څیزونه پیژنی یعنی په زمکه او اسمان کښې چې کوم څیزونه پټ
ی، او الله تعالی ستاسو عملونو باندې هم پوهیږي، په یاء او تاء سره، په دې کښې د هغه نه
یو څیز هم پټ نه دي.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: لا یخسر مضارع منفی واحد مذکر غائب (س) سَخَرْتُ، توقې کول. مسخرې کول.

قوله: الاذدر اموالاً مختار: دا عطف تفسیری دي، سپکاوي کول.

قوله: قوماً رجلاً: په رجال سره ئ اشاره ئې او کړه چې قوم اسم جمع ده، په معنی د
رجال، چونکه قوم د نساء په مقابله کښې راغلې دي، لهذا دلته تري سرې مراد دي او د
عربو په لغت کښې قوم د رجال په معنی کښې استعمال شوې دي.

قال الشاعر:

أقومال حسن ألسام

وما أدري ولست أعال أدري

د شاعر مراد د قوم نه رجال دي، او «رجال» ته قوم ځکه وئيلې شوی دی، چې هغوی

قوامون على النساءى، اوس پاتې شو سړو او ښځو ته قوم وئيل، لکه قوم فرعون، قوم لوط، وغيره، نو هغه د تبعیت په توګه دى، أصالة قوم رجال ته وائى.

قوله: عسى أن يكون: جمله مستانفه ده، د علت د بیانولو د پاره، او عسى د فاعل د وجه نه د خبر نه مستغنى دې،

قوله: اللمز: لمر اشاره کول په سترګو سره.

قوله: لا تمییوا فتعابوا: دادلائمزوا انفسکم توجیه ده، یعنې که تاسو د نورو عیبونه راوباسئ نو خلق به ستاسو عیبونه رااوباسی، نو داسې شوه چې تاسو پخپله خپل عیبونه راوباسئ، دا د من فکک فکک د قبیل نه دې، یا لکه څنګه چې حضور ﷺ او فرمائیل لا تسوا انکم خپل مور پلار ته کنخل مه کوئ، صحابه عرض اوکړو چې یا رسول الله خپل مور پلار ته څوک څنګه کنخل کولې شی؟، حضور ﷺ او فرمائیل چې تاسو د چا مور پلار ته کنخل اوکړئ نو هغه به ستاسو پلار ته کنخل اوکړی، نو داسې شوه چې تاسو پخپله خپل پلار مور ته کنخل اوکړل.

قوله: ای لاتنابزوا: دانتابزوانه نهی جمع مذكر حاضر صیغه ده، تم کی کی ښه نه ده، تاسو د چا بد مه راوباسئ، چاته بد اواز سره آواز مه کوئ، د چا نوم مه خرابوئ.

قوله: ای المذکور من السخريه واللمز والتنايز: د مفسر علام مقصد ددې عبارت د اضافې نه د یو سوال جواب ورکول دى،

سوال: په الاسم باندې الف لام د عهد دې، کوم چې جمع باندې دلالت کوی، او مراد ترې نه اسماء ثلثه مذکوره یعنې السخريه، اللمز، التنايز دي، لهذا مناسب وه چې د اسم مفرد راوړلو په ځای الاسماء یې جمع راوړې وو.

جواب: اسم دلته د ذکر مشهور په معنی کښې دې، کوم چې د عربو د قول طارعه نه مشتق دې، اسماء ثلثه د المذکور په معنی کښې دې، لهذا د الاسم مفرد راوړل صحیح دى، او د اسم نه مراد ذکر او شهرت دې، نه چې هغه معروف اسم، کوم چې مقابل د حرف او فعل راځی، او نه بمعنی علم، او دا د سمو نه مشتق دې، چې د هغې معنی ده، او چتوالې.

قوله: یس الاسم الفسوق: بنس فعل ماضی، الاسم ددې فاعل، الفسوق د الاسم نه بدل دې، مفسر علام هم دا ترکیب اختیار کړې دې، په دې صورت کښې به مخصوص بالذم معذوف وی، اى هو ډیر واضح ترکیب دا دې چې الفسوق مخصوص بالذم او مکرخولې شی، دمذکوره جملي مشهور ترکیب دادې، چې الفسوق مبتداً او بنس الاسم خبر مقدم وی.

قوله: لإفادۃ أنه فسق لتكرره عادة: یعنی سخریہ وغیرہ کوم چہ ذکر شو، اگرچہ گناہ صغیرہ ده، خو چہ کله پہ صغیرہ باندی اصرار وی او د هغی ارتکاب بار بار اوکری شی، نو هغه گناہ کبیرہ جوړه شی، او په عام توگه باندی عادة هم داسې کیږی، چہ انسان دا القاب بار بار ذکر کوی.

قوله: لایحس به: دا د میتا صفت دې، یعنی مړ چہ محسوس نه کوی، یعنی که هغه لره خوک اوخوری نو هغه ته احساس نه کیږی، مفسر علام د لایحس اضافه کولو سره دې خبرې ته اشاره اوکړه، چہ د میت او مفتاب له (د چا چہ غیبت اوکړې شی) په مینځ کښې وجه د مشابهت عدم علم دې، د کوم انسان چہ غائبانه غیبت کولې شی هغه ته هم د غیبت علم نه وی، او د مړی غوښې خوړلو سره هم مړی ته علم او احساس نه وی، گویا چہ عدم علم په دواړو کښې مشترک دې.

قوله: مضعف علم: یعنی تعلیم د اعلام په معنی کښې دې، کوم چہ متعدی په دوو مفعولو سره دې، دویم مفعول دینکم دې، چہ د هغې طرف ته په باء سره متعدی دې.

قوله: إن کنتم صادقين: فی ادعائکم الإیمان شرط دې، ددې جواب محذوف دې، الله المنة علیکم

قوله: فی الموضعین: یعنی د (أن) نه مخکښې باء مقدره ده، په دوو خایونو کښې (أن اسلموا) دې، او دویم خانی (أن هداکم) بانی (أسلموا) بانی هداکم

[۵۰] سورة ق

سورة ق مکیة الا ولقد خلقنا السموت، الایة همدایة خمس واربعون ایه

سورة ق مکی دې، سوا د آیت: خلقنا السموت، چه دا مدنی دې، په دې کښې پنځه څلویښت آیتونه دی.

[ایاتوله: ۱-۱۵]

(ق) الله اعلم بمزاوہ به (وَالْقُرْآنَ الْمَجِيدَ) الکريم ما آمن ظلمار مکتہ یؤمنہ صلی الله علیه وسلم (بَلْ عَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ) رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِهِمْ يُخَوِّفُهُمْ بَالِغٌ مِنْ أَنْفُسِهِمْ بَعْدَ الْبَغْتِ (لَقَالُوا الْكَافِرُونَ هَذَا، الْإِنْسَانُ شَيْءٌ عَجِيبٌ) (أَلَا إِذَا بَخِيفِي الْهَمَزَيْنِ وَتَشْوِيلِ اللَّامِ) وَأَدْخَالَ أَلِفَ بَيْنَهُمَا عَلَى الْوُجْهِينِ (وَقَتْنَا وَكُنَّا نَرَاهَا) نَزَجَ (ذَلِكَ رَجْعُهُ بَيِّنٌ) فِي هَذِهِ الْبَغْتِ (قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْأَرْضُ) تَأْكُلُ (وَمِنْهُمْ وَاعِدْنَا كِتَابَ عَلَيْهُمْ) لَوْ أَنَّ الْفُلُوحَ الْمُخْلُوطَ فِيهِ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ الْمُتَفَلِّتَةِ (بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ) بَالِ الْقُرْآنِ (لَمَّا جَاءَهُمْ قُرْآنٌ فِي هَاتِيكَ النِّبَا) صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنَ (بَلْ أَمْرٌ مَرِيعٌ) مُضْطَرِبٌ قَالُوا مَرَّةً سَاحِرٌ وَبِخَرٍ وَمَرَّةً خَائِرٌ وَجِفْرٍ وَمَرَّةً

کاین وکھانہ (أَفَلَمْ يَنْظُرُوا) بِمُؤَلِّمِهِمْ مُتَعَبِينَ بِمُؤَلِّمِهِمْ جِن أَنْكَرُوا أَنْفَعَتْ (إِلَى السَّمَاءِ) کَافَّةً (فَوَقَّهَهُمْ كَيْفَ بَيَّنَّاهَا) بِلَا غَمَدٍ (وَدَيَّنَّاهَا) بِالْكَوَاكِبِ (وَمَاهَاهَا مِنْ قُرُوبٍ) شُلُوقٍ تَبَيَّنَا (وَالْأَرْضِ) مَغْطُوفٍ عَلَى مَوْجِعٍ إِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ (مَدَدْنَاهَا) دَعَوْنَاهَا عَلَى وَجْهِ الْمَاءِ (وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ) جَنَالَ ثَقْبَتَا (وَأَلْقَيْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ) صِنْفٍ (مَوْجِعٍ) يَنْهَجُ بِهِ لِيُخْسِبَهُ (تَهْبِطَهُ) مَغْطُوفٌ لَهُ أَنِ لَعْنَتَا ذَلِكَ تَبَيَّرَا مَا (وَذَكَرِي) تَذَكَّرَا (لِكُلِّ عِبْدٍ مُنِيبٍ) رَاجِعٍ إِلَى طَاعَتِنَا (وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا) عَجِيرَ الْبَرْقَةِ (فَأَلْقَيْنَا بِهِ جَنَاتٍ) بَسَاتِينَ (وَصَبَّ) الزَّيْعَ (الْحَبِيدِ) الْمُحْصُودَ (وَالْأَنْهَالَ بِأَيْقَاتٍ) طَوَالًا خَالٍ مُفْتَرَّةٍ (لَهَا ظُلُمٌ ثَقِيلٌ) مُتَزَاكِبٍ بِنَفْسِهِ فَوْقَ بَنَفْسٍ (رِزْقًا لِلْعِبَادِ) مَفْعُولٌ لَهُ (وَأَحْيَيْنَاهُ بِبَلَدَةٍ مَيِّتَةٍ) يَسْتَوِي فِيهِ الْمَذْكَرُ وَالْمُؤَنَّثُ (كَذَلِكَ) أَيِ بَنَى هَذَا الْإِحْيَاءَ (الْخُرُوجِ) مِنَ الْقُبُورِ كَيْفَ تُنْكَرُونَ وَالْإِسْفَهَامَ لِلتَّغْيِيرِ وَالْمَعْنَى أَنَّهُمْ نَظَرُوا وَعَلِمُوا مَا ذَكَرْنَا كَذَبَتْ قُلُوبُهُمْ قَوْمٌ نُوْرٍ تَأْتِيهِ الْغُفْلُ بِمَعْنَى قَوْمٍ (وَأَصْحَابُ الرُّسُلِ) هِيَ بَنَرُ كَانُوا يُقِيمِينَ عَلَيْهَا بِمَوَاسِيهِمْ يُخْلِفُونَ الْأَصْنَافَ وَتَبَيَّنَ قِيلَ غَضَلَةٌ بَنَ صَفْوَانٍ وَقِيلَ غَيْرُهُ (وَالْمُحْمَدُ) قَوْمٌ صَالِحٌ (وَعَادُ) قَوْمٌ مُودٍ (وَفِرْعَوْنُ وَآخِرُونَ لَوْطُ) (وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ) الْفَيْضَةُ قَوْمٌ خُتِبَ (وَقَوْمُهُمْ) هُوَ مَلِكٌ كَانَ يَأْتِيهِ السَّلْمُ وَدَعَا قَوْمَهُ إِلَى الْإِسْلَامِ فَكَذَّبُوهُ (كُلٌّ) مِنَ الْمَذْكُورِينَ (كَذَّبَ الرُّسُلَ) كَفَرْنِي (فَحَقَّ وَعِيدُ) وَجَبَ لَزُورُ الْقُلُوبِ عَلَى الْخَبِيرِ فَلَا يُضِيقُ صَدْرَكَ مِنْ كُفْرِ قَرِيشٍ بِكَ (أَفَصْبَيْنَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ) أَيِ لَمْ تَفْعَلْ بِهِ فَلَا نَعْمًا بِالْإِعَادَةِ (بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ) شَكٍّ (مِنْ خَلْقِ جَدِيدٍ) وَهُوَ أَنْفَعَتْ

ترجمہ: شروع کوم د اللہ پہ نوم سرہ چہ دیر مہربانہ او دیر رحم کونکي دي، ق ددي نہ اللہ تعالیٰ خپل مراد بنہ پيژنی. قسم دي په قرآن باندې چه کفار مکہ ايمان را ونورو، بلکه په دي خبره شي تعجب او کړو چې هغوی ته د هغوی نه يو ويرونکي یعنی هم ددوی نه يو رسول ﷺ چې ددوی د ژوندی کيدو نه پس د جهنم د اور نه ويروی، راغلو، نو کافرانو او وئيل چې دا يروول عجيبه خبره ده، آيا چې کله مونږ مړه شو او خاورې شو، نو مونږ به دوباره ژوندی کيږو، د دواړو همزو تحقيق او دويمې تسهيل، او په دواړو صورتونو کښې ددوی په مينځ کښې الف داخلولو سره، دا واپسې ډيره لرې خبره ده، زمکه چې ددوی نه څه او خوری هغه مونږ ته معلوم دی، او مونږ سره محفوظ کونکي کتاب دي، او هغه لوح محفوظ دي، چې په هغې کښې د ټولو څيزونو تقدير ليکلې شوي دي، بلکه دوی خو حق ته يعنی قرآن ته کله چې دوی ته راغلو، دروغ او وئيل، نو دوی په يو پريشانې کښې پريوتل، يعنی اضطراب والا حالت کښې، کله نې ورته ساحر او جادو او وئيلو، او کله شعر او شاعر او کله نې ورته اهن او کهانت او وئيلو، آيا د دوی خپل عقلونو په سترگو د عبرت سره اسمان ته اونه کتل؟ کله چې دوی د بعث بعد الموت انکار او کړو، حال دا دي چې هغه په دوی باندې د پاسه دي، چې مونږ هغه بغير د ستونو نه څنگه جوړ کړو، او مونږ هغې ته د ستورو په وجه ښکلا ورکړه، او په دي کښې څه چاودې عيب لگولو والا نشته، او آيا دوی زمکې ته اونه کتل، د الی السماء په محل

باندې عطف دې، چې مونږ هغې لږه د اوبو په سطح باندې څنګه خوره کړه، او مونږ په هغې باندې غرونه کيځودل، چې هغه نې ټينګه کړې ده، او مونږ په دې کښې هر قسم ښکېلې پټې پيدا کړل، چې د هغې د ښکولې والی نه خوشحالی حاصلېږي، د سترګو کولولو د پاره اود نصيحت حاصلولو د پاره، مفعول له دې، يعنی مونږ دا کار يکړی د سترګو کولولو د پاره او د نصيحت حاصلولو د پاره اوکړه، د هر هغه بنده د پاره چې زمونږ تابعداري ته رجوع کونکې وي، او مونږ د اسمان نه پرکتی يعنی ډير برکت والا اوبه نازل کړې، بيا مو په هغې سره باغونه زرغون کړل، او کټ کيدو والا د فصل غله، او د کهجورو په شان اوچتې اونې، (بِسْمَتِ) حال مقدره دې، چې د هغې غونچې د يو بل د پاسه دي، يعنی کوم چې يو بل د پاسه لگيدلی دی، بندګانو ته د روزی ورکولو د پاره دا مفعول له دې، او مونږ په اوبو سره مړه زمکه ژوندی کړه، په ميتا کښې مذكر او مؤنث دواړه برابر دی، دغه شان يعنی ددې ژوندی کولو په شان به د قبرونو نه وتل وي، بيا تاسو ددې نه ولې انکار کوئ، او (أفلم ينظروا) کښې استفهام تقريری دې، او معنی ئې دا ده چې هغوی مذکورہ خيزونه يقيناً اوکتل او پوهه پرې شول، او ددوی نه مخکښې قوم د نوح عليه السلام د فعل تانيث د قوم د معنی د وجې نه دې، اورس والودا يو کوهې وو چې دلته به دوی خپلو ځناورو سره اوسيدل، او د بتانو عبادت به ئې کولو، ونيلې شوی دی، چې ددوی نبی حنظلله بن صفوان عليه السلام وو، او ونيلې شوی دی، چې ددوی نه علاوه وو، قوم ثمود او د هود قوم عاديانو، فرعون، او د لوط عليه السلام روتو (قوم) او ايکه والو، يعنی د شعيب عليه السلام قوم، څنگل، بار والا، او د تبع قوم او هغه د يمن بادشاه وو، چا چې اسلام قبول کړې وو، او هغه خپل قوم ته د اسلام دعوت ورکړې وو، خو قوم د هغه اونه منل، ذکر شوې ټولو قومونو د قريشو په شان د رسولانو تکذيب اوکړو، نو په ټولو باندې عذاب ثابت شو، يعنی په ټولو باندې د عذاب نازلیدل ثابت شول، لهذا د قريشو په انکار باندې دې ستاسو زړه تنګ نشی، آيا مونږ د اول ځل پيدا کولو باندې سترې شو؟ يعنی مونږ ددې نه سترې شوی نه يو، لهذا د دوباره پيدا کولو هم نه سترې کيږو، بلکه دا خلق د پيدائش په باره کښې په شک کښې دی، او (نوې پيدائش) د قبر نه بيا پاسيدل دی.

د قيوداتو فوائد او تسهيل

قوله: ق: د جمهورو په نيز قاف په سکون سره دې، او په شاذ قراة کښې کسرې، فتحې او ضمي باندې مبنی هم ونيلې شوې دې.

قوله: مَا آمَنَ كُفَّارُ مَكَّةَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شارح رحمته الله مذکورہ عبارت محذوف ګنړلو سره اشاره اوکړه چې دا د قسم جواب محذوف دې.

قوله: بَلْ عَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ: الخ: جواب قسم سره دا د مشرکينو د مکې د اعراض خراب

احوال بیانوی، مطلب دا چې هغوی نه صرف دا چې په محمد ﷺ باندې ایمان راوړو، بلکه ددې نه لویه خبره دا چې هم ددوی نه د یو رسول راتلل ددوی د پاره د ډیرې حیرانتیا خبره وه.

قوله: نوح: په دې سره دې خبرې ته اشاره ده چې د (متنا) عامل محذوف دې، تقدیری عبارت دا دې **أترجم** ادا معنی وکړاوه، په دې حذف باندې رجوع دلالت کوی.

قوله: غایة البعد: یعنی د عقل او د امکان نه ډیره لرې ده، چې د مرگ نه پس انسان بیا دوباره ژوندې شی.

قوله: مریح: صفت مشبه دې، ماده مرج، شکی او مشکل خبره، د غیر یقیني کیفیت، گډوډ حالت، یعنی دا مشرکین مکه د قرآن او رسول ﷺ په باره کښې په شک کښې پراته دی، دوی ته خپله په یوه خبره باندې قرار نشته، کله حضور علیه السلام ته ساحر، او قرآن ته سحر، او کله حضور ﷺ ته شاعر او قرآن ته شعر، او کله حضور ﷺ ته کاهن او قرآن ته کهانت وائی.

قوله: أفلم ينظروا: همزه په محذوف باندې داخل ده، تقدیری عبارت به دا رنگه شی، **أفما** **للمنظروا** إلى السماء.

قوله: کائنة: شارح علام کائنة محذوف راویستلو سره اشاره اوکړه چې فوقهم، د (السماء) نه حال دې.

قوله: إلى السماء: د ينظروا مفعول کیدو د وجې نه محلا منصوب دې.

قوله: کیف یکنهنأ: کیف مفعول مقدم دې، او جمله بنینها د سماء نه بدل دې.

قوله: والأرض: د (إلى السماء) په محل باندې عطف دې، او والأرض د فعل محذوف (مددنا) د وجه هم منصوب کیدې شی، چې د هغې تفسیر د مابعد فعل کوی، **أی** **مددناها**، په دې صورت کښې به د **ما أفرعنا** مله **على شریطة التصيد** قبیل نه وی.

قوله: الزرع: مفسر علام الزرع محذوف منلو سره اشاره اوکړه چې الحصيد صفت دې، الزرع موصوف کړې شو سره صفت ددې قائم مقام کړې شو، او حصيد په معنی د محصود دې، یعنی هغه فعل چې د هغې شان کت کیدل وی، لکه غنم، جوار وغیره.

قوله: والنفل بیعت: **بأساقت**، **دال** فعل نه حال مقدر دې، **أی** **لقد والله لها السوق** ځکه چې حال او ذوالحال د دواړو زمانه یوه وی، حالانکه (نخل) د (نبات) راختلو په وخت کښې **بأساقت** اوږدې نه وی، روستو بیا اوږدېږي.

سوال: نخل ذو الحال مفرد دې، او باسقات حال جمع دې، حالانکه په حال او ذوالحال کښې مطابقت ضروری وی؟

جواب: نخل د منافع کثیره او د ډیر اوږدوالی د وجې نه قائم مقام د جمع دې.

قوله: لها طعم نصید: دا که د نخل نه حال وی نو حال مترادفه دې، او که د باسقات د ضمیر نه حال وی نو حال متداخله دې.

قوله: نصید: صفت مشبه، په معنی د منضود، اسم مفعول، یو بل پسې لگیدلې یو بل د پاسه.

قوله: یتوي فيه المذکر والمؤنث: ددې عبارت مقصد د یو اعتراض جواب دې، اعتراض دا دې چې مېته د بلده صفت دې، بلده مؤنث دې، او میتا صفت مذکر دې، حالانکه په موصوف صفت کښې مطابقت ضروری وی؟

جواب: میتا کښې مذکر او مؤنث دواړه برابر دی، لهذا د میتا صفت واقع کیدل صحیح دی، خو په دې جواب کښې نظر دې، ځکه چې د فعلیل وزن په مذکر او مؤنث کښې برابر وی، او میتا د فعلیل په وزن باندې نه دې، ددې صحیح جواب دا دې، چې بلده دلته د مکان په معنی کښې دې.

قوله: الاستفهام للتقرير: صحیح به دا وه چې مفسر علام للإتکاروالنوع وثنیلې وو.

قوله: والمعنى انهم نظروا وعلما: د شارح دا عبارت زائد او بې محل دې، ځکه چه که هغوی کتلې او پوهیدلې نو ایمان به ئې راوړې وو، خو داسې اونه شوه،
قوله: لمعنى قوماً بمعنى أمة:

قوله: أصحاب الرس: رس، کوهې، امام بخاری د رس معنی د معدن کړې ده، او ددې جمع ئې رساس خودلې ده.

قوله: عیناً: (س) د عو، یعنی عینه معنی مونږ سترې شو، عاجزه شو.

[پاتوله: ۱۶-۲۹]

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ خَالِئَهُ فَتَقَدَّرَ نَحْنُ (مَا) مُصَنَّفَةٌ (كُتُوبُ) تُخَدَّثُ (بِهِ) الْإِنَاءَ زَائِدَةً أَوْ لِلتَّعْدِيدِ وَالضَّمِيرُ لِلْإِنْسَانِ نَفْسُهُ وَتَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ بِالْإِلْمِ مِنْ حَيْثُ الْوَرِيدِ، الْإِضَافَةُ لِلنَّبِيَّانِ وَالْوَرِيدَانِ عِزَّةً بِصَفَتَيْهِ الْفَتْحُ (إِذْ) مُنْصَوِّبَةٌ بِأَذْكُرْ مَقْدَرًا (يَتَكَلَّى) يَأْخُذُ وَتَنْتِ الْمَتَلَكِّيَّانِ، الْمَلَكَاةُ الْمُؤَثَّلَانِ بِالْإِنْسَانِ مَا يَغْمَلُهُ عَنِ الْيَوْنِ وَعَنِ الشَّجَالِ، بِنْتُ (قَوِيدِ) أَيْ مُعْبَدَانِ وَلَهُوَ مَعْدَنُ غَيْرِهِ مَا قُبِلَ (مَا) بِالْفَتْحِ مِنْ قَوْلِهِ (أَلَا تَذْكُرُ كَيْسَ) خَاطِبُ (عَتِيدِ) خَاصِرٌ وَكُلُّ مَنْفَعَةٍ يَغْنَى الْغَنَى (وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ) غَمَرَتْهُ وَجَدَتْهُ (بِالْحَقِّ) مِنْ أَمْرِ الْأَمْرِ خَلَّى الْمُنْكَرَ لَهَا عَيْنًا وَلَهُ نَفْسُ الشَّدَّةِ (ذَلِكَ) أَيْ الْفَوْتُ (مَا) كُنْتُ وَنَهْ

عَیِّد) تَهْرَبْ وَتَفْرَعْ (وَتَفْرَعْ فِی الصُّورِ) لِنَبْتِ (ذَٰلِکَ) اِنِّیْ یَوْمَ الْفُلُحِ (یَوْمَ الْوَعْدِ) لِنُکْفَارِ بِالْعَذَابِ (وَجَاءَتْ) بِہِ (کُلُّ نَفْسٍ) اِلٰی الْمَحْشَرِ (مَعَهَا سَابِقٌ) مَلَکٌ یَسْوِفُہَا اِلَیْہِ (وَعَیِّد) یَشْہَدُ عَلَیْہَا بِمَعْلَمِہَا وَہُوَ الْاَیْدِی وَالْاَزْجَلْ وَیَقَالُ لِنَکَاظِرٍ لِّکَذِّبُکُمْ فِی الدُّنْیَا (فِی غَفْلَتِہِ مِنْ هَٰذَا) اِنَّہٗ بِکَ اَنْتَبِہُ لِنُکْفَلْنَا عَنْکَ غِطَاؤُکَ اَرْثَا غَفْلَتُکَ بِمَا تَشَاہِدُہُ الْیَوْمَ (فَقَضَّ عَلَی الْیَوْمِ حَیِّد) حَاذَ تَفَرُّکَ بِہِ مَا اَنْکَرْتِہُ فِی الدُّنْیَا وَکَالَ قُرْبِہِ) اَلْمَلَکَ الْمُوْکَّلَ بِہِ (هَٰذَا مَا) اِنِّیْ اَلَّذِی (لَدَیَّ عَیِّد) حَاجِبٌ فِیْقَالُ لِمَالِکِ (اَلْقِیَافِی جَبَّتِہِ) اِنِّیْ اَلَّذِی اَوْ اَلْقِیَافِی وَہِ فَرَا الْحَسَنَ فَاَنْبَدْتُ اَلثَّوْنَ اِلَیْہَا (کُلُّ کَفَّارٍ عَیِّد) مُعَانِدٌ لِلْحَقِّ مَنَافِعُ الْمَغْیِبِی مَیْزَاوُ (مُعْتَدٍ) ظَالِمٌ (مُزِیْبٌ) شَاکٌ فِی دِیْنِہِ (اَلَّذِی جَعَلَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا اُخَرَ) مَبْدَا حُضُنْ مَعْنٰی الشَّرْطِ شَبْرَہ (فَالْقِیَافَ فِی الْعَذَابِ الْخَیِّدِ) تَفْسِیْرَہُ یَقُلْ مَا تَقْنَمُ (قَالَ قُرْبِہِ) الشَّیْطَانُ (رَبِّمَا مَا اَطْعَمْتِہِ) اَحْلَلْتِہُ (وَلٰکِنْ کَانَ فِی ضَلَالٍ بَعِیْدٍ) لَدَعَوْتِہُ فَاسْتَجَابَ لِیْ وَقَالَ هُوَ اَطْعَمَنِی بِذِیَابِہِ لَہُ (قَالَ) تَعَالٰی (لَا تُغْنِیْہُمُ الْوَدَّی) اِنِّیْ مَا یَنْفَعُ الْخِصَامَ هُنَا (وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَیْکُمْ) فِی الدُّنْیَا (بِالْوَعْدِ) بِالْعَذَابِ فِی الْآخِرَۃِ لَوْ لَمْ تُؤْمِنُوْا وَلَا یَذَّ بِنَہُ (مَا یَبْدُلُ) یَغْیَرُ (اَلْقَوْلُ لَدَیَّ) فِی ذَٰلِکَ (وَمَا اَنَا بِظَلَامٍ لِّلْعَبِیْدِ) فَاَعَذِبْہُمْ بِمَیْرٍ یَّجْزِمُ وَظَلَامَ یَنْتَحِیْ ذِی ظَلَمَ لِقَوْلِہِ (لَا ظَلَمَ الْیَوْمَ)

ترجمہ: او مونہ انسان پیدا کرو، او مونہ د ہفہ پہ زہ کنبی د نفس وسوسہ اچولو باندی ہم پوہیو، (نعلم) د (نحن) د تقدیر سرہ حال دی، (بہ) کنبی باء زائدہ دہ، یا د تعدیہ د پارہ دہ، او د (بہ) ضمیر انسان طرف تہ راجع دی، او مونہ انسان تہ د علم پہ اعتبار سرہ د ہفہ د شہرگ نہ ہم نزدیکیو، (جبل الورد) کنبی اضافت بیانیہ دی، (وریدان) خت طرف تہ د وہ رگونہ دی، چہ کلہ اخلی، او لیککی د وہ اغستونکی، د دہ عمل د وہ فرشتہ کومی چہ پہ انسان باندی مقرر دی، د انسان بی طرف او گس طرف تہ ناستی وی، د (اذ) ناصب (اذکر) مقدر دی، (قعید) پہ معنی د (قاعدان) دی، دا مبتدا دہ، ددی ماقبل ددی خبر دی، (انسان) یو لفظ د خلی نہ ویستلی تہ وی خود اچہ دہ سرہ یونگرانی کونکی موجود وی (قعید او عتید) کنبی ہر یو د تشبیہ پہ معنی کنبی دی، او د مرگ بی ہوشی د آخرت حقیقت راوہو، یعنی د مرگ بی ہوشی او سختوالی ٹی راوہو، تردی چہ خوک د آخرت نہ انکار کونکی وو ہفہ بہ ہم پہ کولاؤ سترگو اوینی، او ہفہ امر اخر نفس سختوالی دی، دا ہفہ مرگ دی، دکوم تہ چہ تہ تشبیدی اوویریدی بہ، اود راپورتہ کیدو دپارہ بہ پہ صور (شیلی) کنبی پھوک اووہلی شی او ہمداد د پھوکلو ورخ دکافرانو د پارہ د وعید ورخ بہ وی، او ددی وعید پہ ورخ بہ ہر نفس محشر طرف تہ داسی راوان وی چہ دہ سرہ بہ یو شرونگی ہم وی، یعنی فرشتہ بہ وی، چہ ہفہ بہ میدان حشر طرف تہ شری، او یو گواہ بہ وی چہ دہ خلاف بہ دہ د اعمالو گواہی ورکوی، او ہفہ لاسونہ خبی وغیرہ دی، او کافر تہ بہ ونیلی شی، پہ دنیا کنبی بی شکہ تہ پہ تا باندی نن ورخ راتلونکی دی مصیبت تہ پہ غفلت کنبی

وي، غومونې ستا دمخي نه پرده اوچته کړه، يعنی ستا غفلت مو ختم کړو، چې د هغې د وچې نه ته د نن ورځ راتلونکې مصیبت گورې، نو نن ستا نظر ډیر تیز دي، يعنی د څه نه چه تا په دنیا کېنې انکار کولو هغه وینی هغه چې په ده باندې مقرر وو، عرض به اوکړی، دا هغه عه دی کوم چې ماسره تیار دي، مالک او د هغه ملگری يعنی د دوزخ نگران ته به اووښلې شی، او غورزوه جهنم ته د حق دشمن هر ضدی کافر، يعنی او غورزوه، یا ضرور او غورزوه، او حسن (القین) نون خفیه سره وښلې دي، نون خفیه نې په الف سره بدل کړو، کوم چې د خیر زکوٰۃ نه منع کوونکې وی او د حد نه تیریدونکې ظالم وی، او په دین کېنې شک اچونکې چا چې د الله تعالی سره بل معبود جوړ کړې وی، (الذی) مبتداً متضمن معنی د شرط لره دي، ددې خبر (فالقیه) دي، داسې کس په سخت عذاب کېنې واچوه، د دې تفسیر د ماقبل په شان دي، هغه شیطان کوم چې ده سره وه، وائی به ای زموږ پروردگار! ما دی گمراه کړې نه دی، دې غو پخپله په لرې گمراه کېنې وو، نو ما دې راوبللو، نو دۀ زما خبره اومنله، الله تعالی ارشاد به او فرمائی، زما په مخکېنې د جهگړې خبرې مه کوئ، دلته جهگړې هیڅ فائده درنکړی، ما خو مخکېنې نه په دنیا کېنې تاسو ته د آخرت د عذاب وعید رالېږلې وو، که تاسو ایمان راوړنو نو دا به ضرور واقع کیږي.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: توسوس: الوسوسة الصوت الخفي: وسوسة پټ آواز ته وائی، چې په هغې کېنې په زړه کېنې راتلونکې خیالات هم شامل دی، ولقد خلقنا الإنسان جملة مستأنفة ده، او په لقد کېنې لام د قسم محذوف په جواب باندې داخل دي، اى وعزتنا وجلالنا للذی خلقنا الإنسان الإنسان کېنې الف لام د جنس دي، کوم چې په آدم او اولاد ادم دواړو باندې صادقې، مفسر علام حال بنظر الحق د اضافې سره مقصد د یو سوال جواب ورکول دی.

سوال: ونعلم، دا د خلقنا د ضمیر نه حال دي، او مضارع مثبت چې کله حال واقع شی نو بیا واؤ حالیه نه راځی، صرف ضمیر کافی وی، واؤ هغه وخت راځی، چې کله جمله اسمیه وی، او دلته داسې نه ده؟

قوله: ما توسوس: (ما) مصدریه هم کیدې شی، څنگه چې مفسر علام اشاره اوکړه تقدیری عبارت به دا وی، ولعل وسوسة نفسه إياه يعنی د انسان په زړه کېنې د نفس وسوسې اچولو باندې مونږ خبردار یو، او (ما) موصوله هم کیدې شی، په دې صورت کېنې به د (به) ضمیر عائد وی، او تقدیری عبارت به دا وی، ولعل الأمر الذى تحدث نفسه به يعنی مونږ دې خبره باندې پوهیږو کومه چې دده نفس دده په زړه کېنې اچوی، د (ما) موصوله په صورت کېنې به د (به) باء زائده وی، او ضمیر به د (ما) موصوله طرف ته راجع وی، او که

(ما، مصدر به وی، نو باء به د تعدیہ وی، او ضمیر به انسان ته راجع وی.

قوله: من أقرب إله بالعلم:

سوال: د بالعلم اضاف آخه فائده ده؟

جواب: مفسر علام د بالعلم اضافه کولو سره اشاره اوکړه چې دلته د قربت نه قربت علمیه مراد دې، نه چې قربت جسمیه، ځکه چې الله تعالی د جسم نه منزّه دې، د جبل الوريد نه د ډیر نيزديکت طرف ته اشاره ده، جبل رگ ته وائی، او جبل الوريد د شا رگ ته وائی، چې هغې ته رگ جاں هم وئیلې شی، دا رگونه دوه وی، د خټ دواړو طرف ته یو یو، ددې کټ کیدو سره یقینا مرگ واقع کیږی، ذبیحه کښې دې دواړه رگونه لره کټکول ضروری دی.

قوله: ما یعمله: دا د یتلقى مفعول دې، یعنی انسان چې څه کوی هغه مقرر کړې شوې دواړه فرشتې اخلی، او لیکې ئې.

قوله: ای قاعدان: دا هم د یوې شېبې جواب دې.

شبه: جمله د المتلقیان نه حال دې، ذوالحال تشبیه ده، او حال مفرده دېوې حالانکه په دواړو کښې مطابقت ضروری دې؟

هاف: قعید په وزن د فعیل دې، او د فعیل په وزن کښې واحد، تشبیه جمع ټول برابر دی، لهذا قعید مفرد د تشبیه قائم مقام دې، قعید مبتداً او ددې ماقبل یعنی عن الهمم وعن اتصال ددې خبر مقدم دې، بیا جمله د المعلقان نه حال دې.

قوله: لیدیہ رقیب: رقیب مبتداً مؤخر ده، او لیدیہ خبر مقدم دې.

قوله: عتید: تیار حاضر، دا د عبادنه دې، چې د هغې معنی ده، د ضرورت نه مخکښې د یو څیز ذخیره کول.

قوله: وهونفس الشدة: غوره به وه که مفسر رحمه الله دا عبارت حذف کړې وې، ځکه چه د ماقبل په موجودگي کښې ددې هیڅ ضرورت نشته، البته که د هو مرجع امر د آخرت وی اود شدة نه مراد امر شدید وی او هغه احوال د آخرت دی نو څه خبره جوړیدې شی.

قوله: ألق ألق: دا دې خبرې طرف ته اشاره ده چه ألقا په اصل کښې ألق، ألق وو، تکرار د فعل سره یعنی واچوه، واچوه، اویو فعل حذف کولو سره دهغې ضمیر فاعل ئې د اول فعل سره ملاؤکړو، چه دهغې په وجه ضمیر مثنی شو.

قوله: أو ألقین: ددې مطلب دادې چه په ألقا کښې الف دتثنيه نه دې، بلکه نون تاکید

Maktaba Tul Ishaat.com

لَفُتُوا (فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ قِيَمٍ) لَهْمْ أَوْ لَيَمْرُغَمْ مِنْ الْمَوْتِ هَلَمْ يَجِدُوا (إِنْ لَيْ فِي فَلَيْك) اَلْمَلَكُود (لَيْزَكْرِي) لَيْطَه (لَيْمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ) غَفَل (أَوْ أَلْقَى السَّحْمَ) اسْتَفْعَ الْوَهْد (وَهُوَ كَهَيْدٍ) حَاجِر بِالْمَلَب (وَلَكَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ أُولَئِكَ الْأَعْدَ وَأَجْرُهُمَا الْجَهَنَّمُ (وَمَا سَتَاتَيْنِ الْغُوبِ) قَبْ نَزَلَ رِزَا عَلَى الْيَهُودِ فِي قَوْلِهِمْ إِنْ اللَّهُ اسْتَخَرَا يَوْمَ السَّنَةِ وَالْبَطَاءِ الْقَبْ غَنَّا بِقُرْبِهِ تَعَالَى عَنْ صِلَاتِ الْمَخْلُوقِينَ وَبَقِيَتِ الْمَنَاسِكُ بَنِيهِ وَتَمَنَ عَمْرُه (إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ) (قَاصِي) عِطَابِ يَلْتَمِزُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (عَلَى مَا يَكُونُونَ) أَيْ الْيَهُودُ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الشُّبُهَةِ وَالْكَذِبِ (وَسَيَرُوحُ بِحَبْلِ رَيْك) مَلَكٌ عَابِدٌ (قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ) أَيْ صَلَاةُ الصُّبْحِ (وَكَبَلِ الْغُوبِ) أَيْ صَلَاةُ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ (وَمِنْ الْكَيْلِ كَسَبْتُمْ) أَيْ مَلَكٌ الْعِشَاءِ (وَأَذْهَبَارِ السُّجُودِ) يَلْعَنُ الْهَمْزَةُ جَنَعَ ذَرَّ وَكُسِرَتْ مُصَنَّرٌ أَذْهَبَ أَيْ مَلَكٌ شَوَائِلِ الْمُنْتَوِنَةِ عَقِبَ الْفَرَائِضِ وَقِيلَ الْفَرَادُ حَقِيقَةُ الشَّيْخِ فِي عَلَيْهِ الْأَوْقَاتِ مَلَايَا لِلْحَمْدِ (وَأَسْكِرْ) يَا مُخَاطَبُ فَقُولِي (يَوْمَ تَبَاوَأَ الْمَنَادُ) هُوَ إِسْرَائِيلُ (مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ) مِنَ السَّمَاءِ وَهُوَ صَخْرَةٌ بَنَتْ الْمَقْبِسِ أَقْرَبُ مَوْجِعٍ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ يَقُولُ أَتَيْهَا الْعِظَامُ النَّبَاتِيَّةُ وَالْأَوْصَالُ الْمُتَقَطَّعَةُ وَاللُّحُومُ الْمُتَفَرِّقَةُ وَالشُّعُورُ الْمُتَفَرِّقَةُ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَخْتَمِنَ لِغُصْلِ الْقَضَاءِ (يَوْمَ) تَذَلُ مِنْ يَوْمٍ قَبْلَهُ (يَسْمَعُونَ) أَيْ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ (الصَّيْطَةُ بِالْحَقِّ) بَالِغَتْ وَهِيَ التَّفْخَةُ الثَّانِيَّةُ مِنْ إِسْرَائِيلَ وَتَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ قَبْلَ نَدَائِهِ وَتَعْنِي (فَلَيْك) أَيْ يَوْمَ التَّدَاءِ وَالشَّمَاعِ (يَوْمَ الْغُورِ) مِنَ الْقُبُورِ وَنَاصِبُ يَوْمٍ يَتَذَيَّ مَقْدَرًا أَيْ يَعْلَمُونَ عَاقِبَةَ تَكْلِيمِهِمْ (إِنَّا نَحْنُ نَحْيُ وَنُمِيتُ وَالْيَنَّا الْمُصِيبُ) (يَوْمَ) تَذَلُ مِنْ يَوْمٍ قَبْلَهُ وَمَا بَيْنَهُمَا اغْتِيَاضُ (تُكْفَقُ) بِتَخْفِيفِ الشَّيْ وَتَشْدِيدِهَا بِإِذْغَامِ الْهَاءِ الثَّانِيَةِ فِي الْأَمَلِ فِيهَا (الْأَرْضُ عَنْهُمْ يَرَاغَا) جَنَعَ سَرِيعَ خَالٍ مِنْ مُقَدَّرٍ أَيْ فَخَرُجُونَ مُسْرِعِينَ (فَلَيْك) حَسْرَةً عَلَى نَاسِيهِمْ فِيهِ لُغْلُ بَيْنِ الْمُؤْصُوفِ وَالصَّفَةِ بِمُتَعَلِّقِهَا لِلَاخْتِصَاصِ وَهُوَ لَا يَحْزُرُ وَذَلِكَ إِخْرَاجُهُ إِلَى مَعْنَى الْخَشَرِ الْمُخْبِرِ بِهِ عَنْهُ وَهُوَ الْإِخْتِيَاءُ بَعْدَ الْفَنَاءِ وَالْخَنَعُ لِلْعَرْضِ وَالْحَسَابِ (نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَكُونُونَ) أَيْ كُفَّارُ كُرْنَشَ (وَمَا أَتَيْتَ عَلَيْهِمْ بِبَيِّنَاتٍ) تُخَبِّرُهُمْ عَلَى الْإِيمَانِ وَقَدْ قَبِلَ الْأَمْرَ بِالْجَهَادِ (قَدْ كَذَّبَ بِآلِ قُرْآنٍ مَنْ يَخَافُ وَعِيدِ) وَهَمُ الْمُؤْمِنُونَ.

توجہ: پہ کومہ ورع چہ مونہ بہ د دوزخ نہ تپوس او کرو آیا تہ دک شوی؟ د (یوم) ناصب (ظلام) دہی، نقول پہ نون او یاء سرہ دہی، استفہام د جہنم نہ، یعنی د ہفہ د دکولو د وعدہ د تحقیق د پارہ دہی، او جہنم بہ جواب ورکری، آیا نورہم زیات شتہ؟ پہ ما کنبہ چہ خہ اچوخی شوی دی د ہفہ نہ زیات گنجائش نشتہ، یعنی خہ دک شوم، او جنت بہ پرہیزگارانو د پارہ بالکل نزدیکی کرہی شی، دومرہ چہ لو شان بہ ہم د ہفوی نہ لری نہ وی، نو دوی بہ ہفہ گوری، او دوی تہ بہ وٹلی شی چہ دا خہ چہ بہ نظر راخی دا ہفہ خہ دی چہ تاسو سرہ ئی بہ دنیا کنبہ وعدہ کرہی شوی وہ، پہ یاء او تاء سرہ، او للمتقین نہ دا قول (لکل آواب) بدل دہی، د ہر ہفہ کس د پارہ چہ د اللہ اطاعت طرف تہ رجوع کونکی او د حدود و حفاظت

کونکې زړه راوړې وی، چه در حمن غائبانه ویره لری یعنی دهغه نه ویریږی حالانکه هغه ئې لیدلې نه دې، اودهغه د اطاعت طرف ته متوجه کیدونکې زړه ئې راوړلې وی او پر هیڅ کارانو ته به دا هم اووئیلې شی، په دې کښې سلامتیا سره داخل شی یعنی د هر خفگان نه به ویری، یا د سلامتۍ سره، یا سلام کوئ او داخل شي دا ورځ چې په کومه ورځ به داخلیدل کیږی، د همیشه د پاره په جنت کښې د داخلیدو ورځ ده، دوی د پاره چې هلته دوی څه غواړی همیشه د پاره به ورته میلایږی، بلکه مونږ سره د دوی د طلب او د عمل نه زیات دی، او د دوی نه مخکښې هم مونږ ډیر امتونه هلاک کړی دی، یعنی د قریشو نه مخکښې د کافرانو ډیرو امتونو لره مونږ هلاک کړی دی، او هغوی ددوی نه په طاقت کښې زیات وو، ټول ښارونه ئې کتلې وو (گرچیدلی وو) آیا دوی ته او نورو ته د مرګ نه د تختیدو ځانې میلاو شو؟ میلاو نشو، نو بهی شک په دې کښې هر زړه والا (د عقل خاوند) د پاره نصیحت دې، او دهغه چا د پاره چې د زړه په حاضرئ د نصیحت اوریدو د پاره غوږ کیږدی، او یقینا مونږ اسمانونه او زمکه او څه چې ددې په مینځ کښې دی په شپږ ورځو کښې پیدا کړل په هغې کښې اولنئ ورځ اتوار ده، او آخری ورځ جمعه ده، او مونږ ته ستروالې بالکل په دې رارسیدلې، دا ایت د یهودو د دې قول د رد د پاره نازل شوې دې چې د هغې په ورځ الله تعالی ارام او کړو، او ستړی والې دده نه منتفی کیدل د الله تعالی د مخلوق د صفاتو نه د منزه کیدو د وجې دی، او دده او دده د غیر په مینځ کښې د عدم مجانست د په وجه دې، د هغه شان خو دا دې چې کله د یو څیز اراده او کړی نو هغه دې څیز د پاره (کن) لفظ اوواښ نو هغه څیز موجود شی، نو دا یعنی یهود وغیره د تشبیه او د تکذیب چې کومه خبره کوی، تاسو په دې باندې صبر کوئ، دا حضور ﷺ ته خطاب دې، او د خپل رب د حمد سره تسبیح بیان کړه، حمد بیانولو سره مونږ کوه د نمر راختلو نه مخکښې یعنی د سحر مونږ اوه نمر پروتولو نه مخکښې یعنی د ماسپښین او مازیکر مونږ او د شپې په څه وخت کښې تسبیح بیانوه. یعنی د مانیام او ماسخوتن مونږ او کړې او د مونږ نه پس هم اډبار د همزې په فتحې سره د ډبر جمع ده، او د همزې په کسرې سره، د (اډبر) مصدر دې، مطلب دا دې چې د فرائضو نه پس نوافل مستونه ادا کړئ، او وئیلې شوې دی چې په دې وختونو کښې د حمد سره تسبیح وئیل مراد دی، او ای مخاطب زما خبرې لره واوړه، په کومه ورځ به چه یو آواز کونکې او هغه اسرافیل ؑ دې، اسمان نه د نزدې ځانې نه آواز اوکړی، او هغه د بیت المقدس صخره (کانهې) دې، صخره د زمکې نه اسمان طرف ته د ټولو نزدې ځانې دې، او هغه آواز کونکې به آواز اوکړی ای وراستو شوو هډوکو، او جدا شن جوړونو، او ټکرې ټکرې غوښو، او خواره ویختو، الله تاسو ته حکم درکوی چې د مقدمې د فیصلې د پاره راجمع شئ، په کومه ورځ به چه د پاسیدلو د پاره آواز ټول مخلوق واوړی، او دا به د اسرافیل ؑ د

دويم ځل شپيلی وی، او دا احتمال هم دی، چې دا شپيلی به د اسرافیل علیه السلام اواز نه مخکښې یا روستو وی، هغه د اواز او د اوریدو ورځ به د قبرونو نه د وتلو ورځ وی، او د یوم ناصب ینادی مقدر دی، یعنی دوی به د تکذیب د انجام نه خبر شی، بې شکه مونږ ژوندی کول کوو، او مونږ مړه کول کوو، او مونږ طرف ته واپس راتلل دی، په کومه ورځ چې زمکه به په دوی باندې اوشلېږي، داسې حالت کښې چې دوی به توندی کونکی وی، تشقّق، د شین تخفیف او تشدید سره، تاء ثانی په اصل کښې مدغم کولو سره، نو په منډه به روځی، سراعا د سریع جمع ده، سراعا د مقدر نه حال دی، اُمی فخر جون مرهون دا راجمع کول مونږ ته ډیر اسان دی، په دې کښې د صفت او موصوف په مینځ کښې د صفت د متعلق فصل دی، اختصاص د پاره، او دا (فصل) مضر نه دی، او (ذکر) سره د حشر د هغې طرف ته اشاره ده، کوم چې د (ذکر) مخبریه دی، او هغه معنی «د فناء نه پس ژوندی کول او د پیشی او حساب د پاره راجمع کول دی» مونږ ته ښه معلوم دی څه چه کفار مکه وائی او تاسو په دوی باندې زیرهستی کونکی نه شې، چې دوی په ایمان راوړلو باندې مجبور کړنې، او دا حکم د جهاد د اجازت نه مخکښې وو، نو تاسو د قرآن په ذریعه پوهه کوئ هغه چاره چې زما د وعید نه اویریدل او هغه مومنان دی.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: یوم: ناصبه غلام، دیوم منصوب کیدو دوه وجې کیدې شی، اول دا چې (اذکر) فعل محذوف ناصب وی، دویم دا چې په مخکښې آیت کښې غلام ناصب وی، مفسر غلام دویم صورت اختیار کړې دی.

قوله: هل امتلأت: استفهام تحقیقی یعنی تقریری دی، الله تعالی چې د جهنم سره کومه د ډکولو وعده کړې ده د هغې د پورا کولو او ثابتولو د پاره، یعنی ما چې تاسره د ډکولو کومه وعده کړې وه هغه پوره شوه؟ جهنم به د استفهام سوالی په توگه جواب ورکړی، آیا نور شته؟ یعنی اوس نور په ما کښې څانې نشته، جواب اگر که په صورت د استفهام دی، خو سوال په معنی د خبر دی، چې د هغې طرف ته مفسر غلام په (هل امتلأت) سره اشاره کړې ده.

سوال: د جهنم د سوال په صورت کښې په جواب ورکولو کښې څه فائده ده؟

جواب: چه په سوال او جواب کښې مطابقت اوشی.

قوله: مکانات:

سوال: مکانات محذوف منلو څه فائده ده؟

جواب: مکانات محذوف منلو سره دې خبرې ته اشاره اوشوه چې هر همد د جنة صفت نه دی، بلکه د مکانات محذوف صفت دی، ځکه چې که د جنت صفت وې نو هر همد د جنة و.

قوله: غَوَّيْنِد: دأولها الهمزة تأكيد دي، خكه چې د دواړو مفهوم يو دي، لكه عرب واني
عَلَّاهُ كَلَّي (ب) لَبَّ غَوَّيْنِد.

قوله: لکل آواب: د متقين نه په اعادي د جار سره بدل دي، او دا هم وئيلي شوې دي
چې هذا موصوف او ماتوعدون ددې خبر دي، موصوف صفت مبتدا، او کل لولې ددې
خبرې دي.

قوله: عَالَهُ وَلَمَّوْه: ددې عبارت د اضافي مقصد دا خودل دي، چې بالغيب حال دي، يا
مفعول، يعنی د رحمان نه حال دي، يعنی هغه د رحمن نه اوپريدو، حال دا دي چې هغه
رحمن د نظر نه غائب دي، يا د خَشْيَ د فاعل نه حال دي، يعنی هغه د الله نه وپريدلو، په
داسې حال کښې چې الله ئې ليدلې نه دي.

قوله: لَمَّوْه: دلمرد اضافي مقصد دا خودل دي، چې لمره قميص مبتدا خبر محذوف دي، او
(من) زانده دي، او استفهام انکاری دي، مطلب دا دي چې مخکښې امتيانو دنيا چاڼر
کړه خو هغوی ته د مرگ نه ورته پناه ملاو نشوه، دغه شان اې د مکې اوسيدونکو تاسو
ته به هم، د مرگ نه پناه ملاو نشی.

قوله: مِّن لَّغُوب: (من) په فاعل باندې زائد دي، لغوب (ن) مصدر دي، په معنی د (تعب)
ستړېوالې.

قوله: لَعْدَمِ الْجَانَةِ: په بعضو نسخو کښې عدم اللفظة دي، يعنی د خالق او د مخلوق په
مينځ کښې څه قسم جنسی ربط او تعلق نه کيدو د وجې دي.

قوله: مَقُولَى مَقُولَى مَقْدَر مَنَلو سره ئ اشاره اوکړه، چې مقولې د استمع مفعول دي.

قوله: يَكُونُونَ عَابَةً تُكْذِبُهُمْ: دا (يَوْمَئِذٍ الْبَنَاد) عامل ناصب دي، د مفسر يَكُونُونَ د پاره
بهره دا وه چې عامل ئې د معمول سره ذکر کړې وي،

قوله: يَوْمَ تَشَقُّ: دا د خپل ماقبل (يَوْمَ الْفُرُجِ) نه بدل دي، او إِنَّا نَحْنُ الْعَرَبُ مينځ کښې جمله
معترضه ده.

قوله: يَادَا غَاثَ: الغاء الغائية في الأصل فيها، تتفق اصل کښې تنفق وو، اصل کښې تاء ثانيه
په شين کښې مدغم کړې شوه.

قوله: يِرَاعَا: دلفرجون د ضمير نه حال دي، او د اعنهم د ضمير نه هم حال کيدې شی.

قوله: فِيهِ لَعْلُ بَيْنَ الْمَوْصُوفِ وَالصِّفَةِ يَكْتَلِبُهَا: علينا د موصوف او صفت په مينځ کښې
فاصل دي، تقديری عبارت دا دي، فلك حصر علينا اختصاص د پاره علينا جار مجرور

مقدم کریں، یعنی دا راجع کول ہم زمونہ د پارہ آسان دی، او فصل چونکہ د اجنبی نہ دی، خکہ مضر ہم نہ دی۔

قوله: ذلك إشارة إلى معنى الحشر المعبر به عنه: د مذکورہ عبارت را و لو مقصد دیو سوال جواب دی،

سوال: ذلك حشر علينا بعد كنسب مخبر عنه او مخبر به دواہ یو دی، خکہ چہ د ذلك مشار الیه حشر دی، کوم چہ مخبر عنه دی، او یسیر مخبر به دی، او حشر موصوفہ ہونہ صفت او موصوف صفت یو خیز وی، نو پہ دی طریقہ سرہ مخبر بہ او مخبر عنه دواہ یو شو، حالانکہ دا جدا پکار دی؟

جواب: خلاصہ دا دہ چہ د ذلك مشار الیه حشر نہ دی، بلکہ ددی معنی دہ، یعنی احسا بعد القتال و ہم یمن الجواز المطرقة کوم چہ مخبر عنه دی، او یسیر مخبر به دی، دغہ شان دواہ جدا شول، فلا اعتراض علیہ۔

[۵۱] سورة الذاریات

سورة الذاریات مکیة ستون ایتہ

سورة الذاریات مکی دی پہ دی کنسب شپیتہ آیتونہ دی۔

[ایاتونہ: ۱-۲۲]

وَالذَّارِيَاتُ الرَّاحَ تَلْزُو التُّرَابَ وَغَيْرَهُ (ذَرَّوْا) مَضَر وَتَقَال تَلْزِيهِ ذَرَّيَا تَهْتَبُ بِوَاقِعَاتٍ الشُّبُحِ تَحْمِلُ الْمَاءَ (وَقَرَّأَ) يَفْلَا مَفْعُولُ الْحَامِلَاتِ (وَالْحَارِيَّاتُ) الشُّبُحِ تَحْمِلُ عَلَى وَجْهِ الْمَاءِ (يُحْمَلُ) بِشَوْوَةٍ مَضَر فِي مَوْضِعِ الْخَالِ أَيْ مَيْسَرَةٍ (وَالْمَقْتَبَاتُ) أَمْرًا الْمَلَكَةُ تَقْسِمُ الْأَرْزَاقَ وَالْأَنْطَارَ وَغَيْرَهَا بَيْنَ الْبِلَادِ وَالْبِيَادِ (أَلْمَأْوَعُونَ) مَا مَضَرْتَهُ أَيْ وَغَدَمَهُ بِالْمَغْتَبِ وَغَيْرِهِ (لَصَاقِقُ) لَوْغَدُ صَادِقُ (وَأَنَّ الْيَتِيمَ) الْخِزَاءُ بَعْدَ الْجَنَابِ (لَوَالِقِ) لَا مَحَالَةَ وَالْعَمَاءُ ذَاتُ الْحُكْمِ جَمْعُ عِبْكَ حَطَرِيَّةٌ وَطَرِيقُ أَيْ صَاحِبَةُ الطَّرِيقِ فِي الْبَحْلَفَةِ كَالطَّرِيقِ فِي الرَّمْلِ (إِنَّمَا) بَا أَهْلُ مَكَّةَ فِي شَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَنْ قَوْلُ مُتَغَلِّبٍ قِيلَ شَاعِرٌ سَاجِرٌ كَأَنَّ شِعْرَ بَحْرٍ كِهَانَةً (يُلَاقِكُ) يَضْرِبُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَنْ قَوْلُ قَوْلِ الْإِيمَانِ بِوَاقِعَاتٍ (وَمَنْ أَقْبَلَ) مَضَرٌ عَنِ الْهَدْيَةِ فِي عِلْمِ اللَّهِ تَعَالَى (وَقِيلَ الْخَرَّاصُونَ) لَمِنْ الْكَلْبَانِ أَصْحَابُ الْقَوْلِ الْمُخْطَلَفِ (الَّذِينَ هُمْ فِي غَمْرَةٍ) جَهْلٌ يَفْتَرُهُمْ (سَاهُونَ) غَافِلُونَ عَنْ أَمْرِ الْآخِرَةِ (يَسْأَلُونَ) النَّبِيَّ اسْتَظْهَمَ اسْتَظْهَرَ (أَيَّانَ يَوْمَ الدِّينِ) أَيْ مَتَى مَجِيئُهُ وَجَوَابُهُمْ نَجْمِي (يَوْمَهُمْ عَلَى النَّارِ) يُلْقَتُونَ أَيْ يُلْقَوْنَ فِيهَا وَيَقَالُ لَهُمْ جَمْعُ التَّغْلِبِ (لَوْ كُنَّا فَتَنَّاكُمْ) تَغْلِيكُمْ (هَذَا) التَّغْلِبُ (الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَحْيُونَ) فِي الدُّنْيَا اسْتَظْهَرَ (إِنَّ الْمُتَوَكِّلِينَ فِي جَنَّاتٍ) يَسْتَلِينَ (وَعَمَّوْنَ) تَحْمِلُ فِيهَا (أَعْمِينَ) خَالٌ مِنَ الْعَمِيرِ فِي غَيْرِ إِنْ مَا أَكَاهُمْ أَفْطَاهُمْ (وَتَهُمُ) مِنَ التُّرَابِ (إِنَّمَا كُنَّا أَقْبَلُ ذَلِكَ) أَيْ دَعَلُوهُ

الْجَنَّةِ (مُحْسِنِينَ) فِي الدُّنْيَا كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ) يَنَامُونَ وَمَا زَالَتِ وَتَهَجُّوْنَ خَيْرَ كَانَ وَلِيْلًا
ظَرْفَ أَيِّ يَنَامُونَ فِي زَمَنٍ يَجِيرُ مِنَ اللَّيْلِ وَيَصِلُونَ أَكْثَرَهُ (وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ هُمْ يَسْتَعْفِفُونَ) يَقُولُونَ اللَّهُ مَا أَغْفِرَ لَنَا
(وَقَى أَمْوَالَهُمْ حَقَّ لِلْسَّابِلِ وَالْمَحْرُومِ) الَّذِي لَا يَسَالُ لِنَعْفِهِ (وَقَى الْأَرْضَ) مِنَ الْجِبَالِ وَالْبَحَارِ وَالْأَنْفَارِ
وَالنَّارِ وَالنَّاتِ وَغَيْرِهَا (آيَاتٍ) دَلَالَاتٌ عَلَى قُدْرَةِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَحْدَانِيَتِهِ (لِلْمُؤْمِنِينَ) (وَقَى
أَنْفُسَكُمْ) آيَاتٍ أَيْضًا مِنْ مَنَّا خَلَقْنَاكُمْ إِلَى مُنْقَضِهَا وَمَا فِي تَرْكِيبِ خَلْقِكُمْ مِنَ الْفِتَابِ (أَفَلَا تُبْصِرُونَ)
ذَلِكَ فَتَنْتَبِلُونَ بِهِ عَلَى صَالِحِهِ وَقُدْرَتِهِ (وَقَى السَّمَاءَ وَرِزْقَكُمْ) أَيُّ الْمَطَرِ الْمُسْتَبِ عَنْهُ النَّاتِ الَّذِي هُوَ رِزْقُ
(وَمَا تَوْعَدُونَ) مِنَ الْمَنَابِ وَالْغُثَاثِ وَالْجُبَابِ أَيْ مَكْتُوبٌ ذَلِكَ فِي السَّمَاءِ (قُورَبَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ) إِنَّهُمْ لَيُنِ
مَا تَوْعَدُونَ (لَحَقَّ) مِثْلُ مَا أَنْتُمْ تَتْلُونَ) بِرَبِّهِمْ بِمِثْلِ صِفَةٍ وَمَا مَزِيدَةٍ وَيَفْجَحُ اللَّامُ مُرَكَّبَةً مَعَ مَا الْمَعْنَى بِمِثْلِ
نُطْقِكُمْ فِي حَقِيقَتِهِ أَيْ مَقْلُوبِيَّتِهِ جَنْدُكُمْ ضَرْبُورَةٌ صُدُورُهُ عَنْكُمْ

توجہ: شروع کوم د اللہ پہ نوم سرہ چہ دیر مہربانہ او دیر رحم کولو والا دے، قسم دے پہ ہفہ
ہواگانو باندے چہ دورے وغیرہ لرہ خورے کوی، (ذروا) مصدر دے، او وئیلے شی کلمہ دنیا
یعنی ہواگانے دورو لرہ الوزی، بیا قسم دے د ہفہ اور یخو چہ د او بو دروندوالی
اوجتونکے دی، (وقرا) د حاملات مفعول دے بیا قسم دے، د ہفہ کشتیانو چہ د او بو پہ
سطح باندے پہ سہولت سرہ گرخی، یسزا مصدر دے، د حال پہ خاے باندے، یعنی حال دا
چہ ہفہ پہ تیز رفتاری سرہ روانے وی، بیا قسم دے پہ ہفہ فرشتو باندے چہ یو لوی کار لرہ
یعنی رزق باران وغیرہ د بندگانو او بناریو پہ مینخ کنبے تقسیمونکے دی او کومہ چہ
تاسو سرہ وعدہ کیپی، (ما) مصدریہ دہ، یعنی دوی سرہ د بعث وغیرہ وعدہ رشتونی دہ، او
د حساب نہ پس د اعمالو بدلہ بے شکہ راتلونکے دہ، او قسم دے د لارو والا اسمان باندے
حُبُک د حبیکہ جمع دہ، خٹکہ چہ طُرُق د طریقہ جمع دہ، یعنی ہفہ اسمان پیدائشی توگہ
باندے لارو والا دے، خٹکہ چہ پہ شکہ کنبے لارے وی، بے شکہ تاسو اے مکے والو د
حضور ﷺ او قرآن پہ شان کنبے مختلف خبرے کوی، د نبی علیہ السلام پہ بارہ کنبے
او وئیلے شول، چہ جادوگر دے، کاهن دے، او د قرآن پہ بارہ کنبے او وئیلے شول چہ
شعر دے، جادو دے، کھانت دے، د دے نہ یعنی د نبی علیہ السلام او د قرآن نہ، یعنی پہ
دوی باندے ایمان نہ ہفہ کس اہولے شی کوم کس چہ د اللہ پہ علم کنبے د ہدایت نہ
اور بدلے شوے وی، تباہ دے شی، بے سندہ پہ اتکل سرہ خبرے کونکے، لعنتی شول مختلف
خبرو والا، دروغزن کوم چہ پہ جہالت کنبے غرق دی، چا لرہ چہ جہالت غرق کرے دی، او د
آخرت د کار نہ غافل دی، د نبی علیہ السلام نہ د استہزاء پہ توگہ تپوس کوی چہ قیامت
ورخ پہ کلہ وی؟ یعنی ہفہ بہ کلہ راخی؟ د دے جواب دا دے چہ قیامت بہ پہ ہفہ ورخ
راخی پہ کومہ ورخ چہ دوی پہ اور کنبے ویرت کرے شی، یعنی دوی تہ بہ پہ اور کنبے عذاب

ورکولې شی، او عذاب ورکولو وخت کښې به دوی ته اوونیلې شی د خپلې سزا مړه اوځمکې، دا هغه عذاب دې چې په هغې کښې به تاسو په دنیا کښې د توقو په توګه توندی کوله، بې شکه تقوی والا به په باغونو کښې او چینو کښې وی، کومې چې به په باغونو کښې جاری وی، ددوی رب چې دوی ته څه ثواب ورکړی، هغه به اخلی، دوی خود دې نه مخکښې په دنیا کښې نیکان وو، او دوی به د شپې ډیر کم خوب کولو، بیهجعون په معنی د ینامون دې، او بیهجعون د (کان) خبر دې، او قلیلا ظرف دې، یعنی د شپې به په کمه حصه کښې اوده کیدل، او په اکثره حصه کښې به نې مونځ کولو، اوده سحر په وخت به نې استغفار کولو، دا به نې وثیل المهر اغرلنا او ددوی په مالونو کښې د غوښتونکو او د نه غوښتونکو حق دې، او محروم هغه کس دې چې د سوال نه د بچ کیدو د وجه نه سوال نه کوی، (چې د هغې په نتیجه کښې محروم پاتې شی) او په زمکه کښې د یقین کونکو د پاره په غرونو، سیندونو، اونو، میوو او فصلونو وغیره کښې ډیرې نښې دی، کومې چې د الله په قدرت او وحدانیت باندې دلالت کوی، او خپله ستاسو په ذات کښې هم نښې دی، ستاسو د پیدائش د شروع نه واخله تر د آخره پورې، او هغه چې ستاسو په تخلیق کښې د عجائبات دی، آیا تاسو په دې کښې غور نه کوئ، چې تاسو ددې نه د هغه په صنعتت او قدرت باندې استدلال او کړنئ، او په اسمانونو کښې ستاسو رزق یعنی باران چې د فصل سبب دې، او هغه رزق دې، او هغه څه دی د څه چې تاسو سره وعده کړې، د اسمانونو او د زمکې د پروردگار قسم دا یعنی د څه وعده چه تاسو سره کړې، بالکل حق دی، لکه څنګه چې ستاسو خبرې کوئ. مثل په رفع سره، د (حق) صفت دې، او (ما) زانده ده، او د (مثل) لام په فتحې سره، د (ما) سره مرکب دې، او معنی دا ده چې د څه تاسو سره وعده کړې هغه په حقیقت کیدو کښې داسې دی لکه څنګه چې ستاسو خبرې کول حقیقت دی، یعنی څنګه چې ستاسو په نیز ستاسو خبرې په معلومیدو کښې یقینی دی، ددې خبرو ستاسو نه بالبداهت صادریدو د وجې، دغه شان تاسو سره شوې وعده هم حقیقت دې.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: والذاریت: واؤ قسمیه دې، ذاریت د ذاریة جمع ده، الوزونکې، خورونکې، ددې موصوف الریاح محذوف دې، أمی الریاح الذاریات خورونکې هواګانې، دا دُزى یَلْزَمُهُ دُزْیَا بِالْذِی یَلْزَمُ دُزْیَا مَعْتَل لَام واوی یا یانی نه مشتق دې، (ض، ن) والذاریات مقسم به دې.

قوله: ویقال دُزى یَلْزَمُ دُزْیَا: دې سره یانې کیدو طرف ته اشاره ده.

قوله: قَهْبُبه: ددې اضافه کول د معنی د بیان د پاره دی هوا هغه خوروی، الوزوی،

قوله: إِمَّا تُوعِدُونَ: علامه محلی (ما) مصدریه ګرځولې ده، یعنی د (وعد) په معنی

کنبی دے، تقدیری عبارت دا دے اِن وَعَدْتُمْ لَوْ عَصَاوُیْ

قوله: اِنَّمَا تَوَعَّدُونَ لِمَصَادِقٍ: معطوف علیہ دے، او اِن اللہ لو اِہم معطوف دے، معطوف او معطوف علیہ جملہ جواب قسم دے، او دا ہم صحیح دے چے پے (اِنما) کنبی (ما) موصولہ وی، او توعدون صلہ وی عائد محذوف اِی بہ جملہ د (اِن اسم، او لصادق د (اِن خبر، او (اِن حرف مشبہ بالفعل دے۔

قوله: وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْحُبُكِ: واؤ قسمیہ دے، جارہ پے معنی د اَللّٰہِ الصَّامِتِ موصوف، الحبک صفت، موصوف صفت جملہ جواب قسم۔

قوله: حُبْك: حبیکہ جمع دے، لکہ طرق د طریقہ جمع دے، پے معنی د لاری، د اوبو چپہ، او پے شگہ کنبی د هوا د وجہ نہ جورے شوے ننبی، او بعضی حضراتو حبک د حباک جمع گرخولی دے، لکہ مقل، دیوال جمع دے، حبیکہ وحباک د ستورو لاری تہ ہم وائی۔

قوله: فِي الْخَلْقَةِ كَالطَّرِيقِ فِي الرَّمْلِ: ددے عبارت د راوړلو فائدہ دا دے چے دا اسمانی لاری خیالی یا معنوی نہ دی، بلکہ محسوس او موجود فی الخارج دی، اگر چے د یر لربولی د وجہ نہ پے نظر نہ راخی،

قوله: يُؤْفِكُ عَنْهُ: یؤفک واحد مذکر غائب مضارع (افکض) اړولې شی۔

قوله: يُوَفِّرُ عَنِ الْهُدَايَةِ فِي عِلْمِ اللَّهِ تَعَالَى: ددے عبارت د راوړلو مقصد د یو سوال مقدر جواب ورکول دی۔

سوال: د یؤفک عنہ من افک نہ معلوم پیری چے خوک اړیدلې وی، هغه به اړولې کیږی، دا خو تحصیل د حاصل دے، خکه چے خوک اړیدلې وی د هغه د اړولو هیڅ مطلب نشته؟

جواب: خوک چے د الله تعالیٰ پے علم ازلی کنبی اړولې شوې وی، هغه به پے خارج او پے ظاهر کنبی باندې اړولې شی۔

پارہ نمبر: ۳۷ [قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ؟]

[ایاتونہ: ۲۴-۴۶]

قَالَ أَتَأْتِكُمْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثِ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمَكْرُمِيِّ، وَهَمْ مَلَائِكَةُ آتَا عَشْرَ أَوْ عَشْرَةَ أَوْ ثَلَاثَةَ مِنْهُمْ جِبِلِّ (إِذْ) ظَفَرٌ بِخَبِيثِ ضَيْفٍ (وَعَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا) أَيْ هَذَا اللَّفْظُ (قَالَ سَلَامٌ أَيْ هَذَا اللَّفْظُ (قَوْمٌ مُنْكَرُونَ) لَا نَعْرِفُهُمْ قَالَ ذَلِكَ فِي نَفْسِهِ وَهُوَ غَيْرُ مَبْدَأٍ مُفْتَرٍ أَيْ هَوَاءَ (قَوْمًا) قَالَ (إِلَى أَهْلِهِ) بَرًّا (لِقَوْمٍ يَجْعَلُ سَيِّئِينَ) وَفِي سُورَةِ هُودٍ (يُجْعَلُ خَبِيثًا) أَيْ مُشْوِي (لِقَوْمٍ يَكْفُرُونَ) قَالَ لَا تَأْتِكُلُونَهُمْ غَرَضٌ عَلَيْهِمُ الْإِتْمَالُ فَلَمْ يَجِبُوا (قَالُوا وَهَسَ) أَضْمَرَ فِي نَفْسِهِ (وَجَبَّحْتُمْ جَبَّحَةً قَالُوا لَا تَقْلُبْ) إِنْ

رسل ربك (وَيَكْفُرُوا بِمَا لَمْ يُعْلِمِهِمْ) ذِي عِلْمٍ كَبِيرٍ وَهُوَ إِسْحَاقُ كَمَا ذَكَرَ فِي هُودٍ (فَأَقْبَلَكُمُ الْفِرْعَوْنُ سَارَةً إِلَى مِرْقَةٍ مِّنْخَرَةٍ خَالَ أَنَّىٰ جَاءَتْ صَابِغَةً) فَصَبَّغَتْ وَجْهَهَا لَطْفَةً (وَوَكَالَتْ غُصْنًا عَقِيمًا) لَمْ تَلِدْ لَهَا وَغَنَرَهَا بَنُو وَتَسْتَوْنَ سَنَةً وَغَنَرُ الْإِبْرَاهِيمَ مِائَةَ أَوْ مِئَتَيْنِ سَنَةً وَغَنَرَهَا يَسْتَوْنَ سَنَةً (قَالُوا أَكُلْكُم) ابْنِي يَمْلِكُ قَوْلًا فِي الْبَشَارَةِ (قَالَ رَبُّكَ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ) فِي مَعْنَاهِ الْعَلِيمُ بِخَلْقِهِ (قَالَ فَمَا عَطَاكُمْ) شَانِكُمْ (أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ) (قَالُوا إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ قَوْمِ ثَمُودَ مِنْ قَبْلِهِمْ) كَافِرِينَ هُمْ قَوْمُ لُوطٍ (لِيُزِيلَ عَنْهُمْ جَبَارَةً مِنْ طِينٍ) مَطْبُوعٌ بِالشَّارِ (مُسَوَّمَةً) مُطْلَمَةً عَلَيْهَا اسْمٌ مِّنْ يُزَمَّى بِهَا (وَجُنْدَ رَبِّكَ) ظَرْفٌ لَهَا (لِيُكْسِرُوا فِيهَا) لِأَنِّي أَنَا اللَّهُ مَعَكُمْ هُمْ (فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا) أَمِي قَوْمِ لُوطٍ (مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ) لِإِفْلَاحِ الْكَافِرِينَ (فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ) وَهُمْ لُوطٌ وَابْنَتَاهُ وَصَلُوا بِالْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ أَمِي هُمْ مُعْتَمِدُونَ بِمُلُوكِهِمْ عَامِلُونَ بِخَوَارِجِهِمُ الطَّاعَاتِ (وَوَرَّكُنَا فِيهَا) بَعْدَ إِفْلَاحِ الْكَافِرِينَ (آيَةً) غَلَامَةٌ عَلَى إِفْلَاحِهِمْ (لِيُذَكِّرَ الَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ) فَلَا يَفْعَلُونَ بِمِثْلِ فِعْلِهِمْ (وَقِيلَ مُوسَىٰ) مَقْطُوفٌ عَلَىٰ فِيهَا الْمَعْنَى وَجَعَلْنَا فِي قَبْضَةِ مُوسَىٰ آيَةً (إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ) مُلْكًا (مَلَكًا) (مَلَكًا) (مَلَكًا) بِخَبْرَةٍ وَاحِدَةٍ (فَقَوْلَىٰ) أَعْرِضْ عَنِ الْإِيمَانِ (يُؤْمِنُ) نَحْ جُنُودِهِ لِأَنَّهُمْ لَهُ كَالرَّجُلِيِّ (وَقَالَ) لِيُؤْمِسَ هُوَ (سَاجِدًا) وَهُوَ (وَجُنُودُهُ) قَبْلَ نَاقَتِهِمْ طَرَحَانَهُمْ (فِي الْيَمِّ) الْبَحْرِ فَعَرَفُوا (وَهُوَ) أَمِي فِرْعَوْنَ (مُحْلِي) أَبَ بِنَا يَلَامُ عَلَيْهِ مِنْ تَكْلِيبِ الرُّسُلِ وَذَعْوَى الْإِيمَانِ (وَقِيلَ) إِفْلَاحِ (عَادٍ) آيَةً (إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ) هِيَ الَّتِي لَا خَيْرَ فِيهَا لِأَنَّهُ لَا تَحْبِلُ النَّظَرَ وَلَا تُلْجِجُ الشَّجَرَ وَهِيَ الدَّبُورُ (مَا تَذَكَّرِينَ) هِيَ نَفْسُ أَوْ نَالِ (أَنَّتْ عَلَيْهِ) لِأَنَّ جَعْلَهُ كَالرِّيحِ كَانَتْ فِي الْمُنْفَقَاتِ (وَقِيلَ) إِفْلَاحِ (مُحَمَّدٍ) آيَةً (إِذْ قِيلَ لَهُمْ) بَعْدَ غَرِّ الثَّاقَةِ (مَتَّعُوا حَتَّىٰ حِينٍ) إِلَى انْقِضَاءِ أَجَالِكُمْ كَمَا فِي آيَةِ (مَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ) (فَعَتُوا) تَكَبَّرُوا (عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ) أَمِي عَنْ امْتِنَانِهِ (فَأَعَدَّ لَهُمُ الصَّاعِقَةَ) بَعْدَ مُضِيِّ الثَّلَاثَةِ أَيَّامٍ أَمِي الصَّيْحَةُ الْمُهْلِكَةُ (وَهُمْ يَنْظُرُونَ) أَمِي بِالْبَهَارِ (فَمَا اسْتَطَاعُوا مِنْ قِيَامٍ) أَمِي مَا قَلَبُوا عَلَى الثُّهُوسِ حِينَ تُزُولُ الْعَذَابُ (وَمَا كَانُوا مُتَّتَعِينَ) عَلَى عَنْ أَهْلِكُمْ (وَقَوْمُهُمْ) بِالْبَحْرِ غُطِفَ عَلَى ثَمُودَ أَمِي وَفِي إِفْلَاحِهِمْ بِنَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ آيَةً وَبِالنَّصْبِ أَمِي وَأَهْلُكُنَا قَوْمُ نُوحٍ مِنْ قَبْلِ أَمِي قَبْلَ إِفْلَاحِ هَؤُلَاءِ الْمَذْكُورِينَ (إِنَّهُمْ كَانُوا أَقْوَمًا فَاسْقُونَ).

ترجمہ: اے محمد ﷺ آیا د ابراهيم ﷺ د عزتمندو ميلمانو واقعہ تاتہ رارسيدلي ده؟ او هغه دولس يا لس يا درې کسان وو، په هغوی کښې جبرائيل ﷺ هم وو، چي کله هغه مليمانه دوی ته راغلل إذ د حدمت هيف ظرف دې، نو هغوی سلام اوگړو، يعنی لفظ سلاما ئې اوونيلو، ابراهيم ﷺ هم په جواب کښې لفظ سلام اوونيلو، ابراهيم ﷺ خپل زړه کښې اوونيل دا خو ناشنا خلق دې، قوم منکرون، د مبتدا مقدر خبر دې، او هغه هؤلآودې، بيا هغوی په پټه پټه باندې خپل کورونو ته لاړل او يو (وريت شوې) سورب سخي راوړو او په سورة هود کښې دې جاکو پوځل چې یعنی وريت شوې سخي ئې راوړو، او د هغوی په مخکښې ئې

کیخودلو او وې وئیل چې تاسو خوراک ولې نه کوئ؟ یعنی د هغوی په مخکښې نې خوراک کیخودلو خو هغوی توجه اونکړه، نو په زړه کښې ددوی نه ویریدلو، یعنی په خپل زړه کښې نې د هغوی نه ویره محسوس کړه، نو هغه میلمانو او وئیل چې ویرېده، بې شکه مونږ ستا د پروردگار د طرف نه رالیږلې شوې یو، هغوی ابراهیم علیه السلام ته د یو پوهه هوښیار هلاک زوی ورکړ، یعنی د ډیر علم والا هلاک او هغه اسحق علیه السلام وو، څنگه چې سوره هود کښې ذکر دی، نو د هغه بی بی ساره چغه کړه او مخې ته راغله، (فی صرة) حال دې، یعنی په حیرانتیا سره نې چغه کړه، او مخې ته راغله، او مخ کې اووهلو، او وې وئیل چې یو دهن شته چا چې چرته یو ماشوم هم زیگولې نه دې، او د هغوی عمر یو کم سل کاله وو، او د ابراهیم علیه السلام عمر سل کاله وو، یا یوسل او سل کاله وو، او ددوی د بی بی عمر لس کم سل کاله وو، فرشتو او وئیل چې ستا رب هم داسې فرماتلې دی، یعنی زموږ د زیری په شان ابراهیم علیه السلام او فرماتل، تاسو په کوم کار کښې رالیږلې شوې ئې؟ فرشتو جواب ورکړو مونږ مجرم قوم طرف ته رالیږلې شوې یو، یعنی د لوط علیه السلام قوم طرف ته، چې مونږ په هغوی باندې په اور کښې پوخ شوې د خاورې کانډې او وروو، په کوم باندې چې ستا د رب د طرف نه نښې لگیدلې دی د حد نه تیریدونکو خلقو دپاره، د اغلام بازي په وجه د هغوی سره یعنی چه کوم کس به په کوم کانډې سره هلاکولې شی په هغې باندې ددوی د نوم علامت لگیدلې وو، یعنی ددوی نوم پرې لیکلې شوې دې، عند ربک د مسومة ظرف دې، نو چې څومره ایمان دار هلته یعنی د قوم لوط په کلی کښې موجود وو، مونږ اووړستل، د کافرانو د هلاکولو د پاره، مونږ هلته د مسلمانانو صرف یو کور او منډلو، او هغه د لوط علیه السلام او د هغه د لونډو کور وو، د کور والو د ایمان او اسلام سره صفت بیان شوې دې، یعنی په خپلو زړونو سره تصدیق کونکي او په خپلو اندامونو سره تابعداري کونکي، او مونږ په دغه کلی کښې د کافرانو هلاکولو نه پس، د هغوی په هلاکت د هغه خلقو د پاره کوم چې د دردناک عذاب نه ویرېږي ښه پریخودله، چې ددوی په شان حرکت اونکړی، او د موسی علیه السلام په قصه کښې هم ددې عطف په فیها باندې دې، او معنی ئې دا ده او مونږ موسی علیه السلام په قصه کښې هم علامت او یخودې دې، مونږ هغه واضح دلیل سره فرعون ته اولیږلو، نو فرعون سره د خپل لښکر نه د ایمان نه مخ واړولو، (لنبرک ته ئې رکن او وئیلو) ځکه چې لښکر د هغه د پاره د رکن په شان وو، او فرعون د موسی علیه السلام په باره کښې او وئیل چې هغه خو جادوگر یا لیونې دې، نو په آخر کښې مونږ هغه او د هغه لښکر او نیولو او په سمندر کښې مو غرق کړو، نو هغوی ټول غرق شول، او هغه فرعون د ملامتیا قابل وو یعنی داسې حرکت کونکې وو چې په هغې باندې هغه ملامت کړې شی، او هغه د رسولانو تکذیب او د خدائې دعوی وه، او د قوم عاد په هلاکولو کښې هم ښه ده، چې کله مونږ په هغوی باندې شته بې فیضه سیل راوولیږله، هغه داسې هوا وه چې

په هغې کښې څه خیر نه وو، ځکه چې هغه هوا نه باران راوستونکې وه او نه اونو لره میوه جوړونکې وه، وئیلې شوی دی چې هغه جنوبی هوا وه، چې په کوم څیز به تیریدله که انسان به وو، یا څه مال هغه به شي د روست شوي هلوکي په شان ریزه ریزه کړو، او د ښو کښې هم نښه ده، چې کله دوی ته د اوبې د هلاکولو نه پس او وئیلې شو چې څو ورځې یعنی د خپلې ژوند موده پوره کیدو پورې مړه واخلئ ځنګه چې آیت مهمتوای د لکه لاله لاله کښې دی، څو هغوی د خپل رب حکم یعنی د هغې د پورا کولو نه اعراض او کړو، چې په هغې باندې هغوی لره د درې ورځو تیریدو نه پس عذاب او نیول یعنی یو هلاک کونکې چغې او هغوی عذاب لره په روښانه ورځ کښې په کولاړ سترگو سره کتلو، نو نه خو هغوی اودریدل یعنی د عذاب د نازلیدو په وخت کښې هغوی په اودریدلو باندې قادر نه شول، او نه هغوی ددوی د هلاک کونکي نه بدله واخستله، او ددوی نه مخکښې د قوم نوح هم دا حال شوې دي، یعنی دې ذکر شوو مکذبینو لره د هلاکولو نه پس او هغه ډیر نافرمانه خلق وو.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ: هل دلته د شوق راوستلو، دلچسپي پیدا کولو او ددې قصې عظمت شان بیانولو د پاره دی، او دا هم وئیلې شوې دی، چې هل په معنی د (قد) دي، لکه څنګه چې د الله تعالی قول هَلْ لِي عَلَى الْإِنْسَانِ حَنْ مِنَ الْدَّهْرِ، الله، دلته هم په معنی د (قد) کښې استعمال دي.

سوال: د ابراهیم علیه السلام په خدمت کښې د راتلونکي میلنو تعداد د دریو نه زیات وو، چې د هغې د پاره ضیوف د جمع صیغه استعمالول پکار وو، حالانکه دلته ضیف د مفرد صیغه استعمال شوې ده؟

جواب: ضیف په اصل کښې مصدر دي، چې د هغې اطلاق په واحد تشبیه جمع ټولو باندې کیږي، لهذا څه اعتراض نشته.

قوله: إِذْ ذُكِّرُوا: بعضې حضراتو وئیلې دي چې اذ ذلک (اذکر) فعل محذوف ظرف دي، او هم هغه ددې ناصب دي، او بعضې حضراتو حدیث ددې عامل ګرځولي دي، اى هل اذک حذیر الواقع فی وقت دعوه طهر علیه او بعضې حضراتو المکرر ددې ناصب ګرځولي دي، ځکه چې ابراهیم علیه السلام د میلنو د داخلیدو په وخت د هغوی اکرام کړي وو.

قوله: فَقَالُوا سَلَامًا: سلاما مفعول مطلق دي، ددې فعل ناصب سلامت محذوف دي، اى سلامت سلاما یا سلم علیکم سلاما دي، مصدر د فعل هم قائم مقام وو، په دې وجه فعل حذف کړي شو.

قوله: قَالاَ سَلَامًا: ابراہیم علیہ السلام اور مائیل سلام، سلام نہ کرے کیدو باوجود مبتدا جو ریدل صحیح دی، خکہ چہ سلام د دعا معنی لہ متضمن دے، لغات ال قرآن، درویش پہ ثبات او دوام باندے دلالت کولو د پارہ د رفع طرف تہ نی عدول کرے دے، چہ د ابراہیم علیہ السلام د میلنو د سلام نہ بہتر شی

قوله: فَأَوْحَسَ: ہفہ او موندلہ، ہفہ محسوس کرہ، دا د اہماس نہ ماضی واحد مذکر غائب دے، د اہماس معنی دہ پہ زہہ کنہی محسوس کول، او پہ زہہ کنہی پتہ اواز راتلل **قوله:** أَفَمَرُفِي نَفْسِهِ: ددے اضافہ صرف د معنی بیانولو د پارہ دہ.

قوله: مَرَّةً: سختی چہ تہ وائی، مہرہ الہاب د دروازے آواز، مَرَّةً لَکُم د قلم لیکلو آواز، اَلْکَلَامُ صَاحِبُہ اے حاجت صاحبہ پہ چہو چہو راغلہ، او بعضی حضراتو د اَلْکَلَامُ ترجمہ اُحَلَّت سرہ کرے دہ، یعنی سارہ چہی وھل شروع کرل، دا د اَلْکَلَامُ حَقِيقَتِی د قبیلے نہ دے، یعنی تا ماتہ کنخل کول شروع کرل

قوله: فَصَكَّتْ وَجْهَهَا: یعنی سارہ پہ بوہہا والی کنہی د خوی خوشخبری اوریدو سرہ د حیرانتیا نہ مخ او وھلو، قَالَتْ عَمْرُوہُ عَمْرُوہُ اے اَنَا عَمْرُوہُ عَمْرُوہُ لَکُم اَلْکَلَامُ

قوله: کذلک، دا د مصدر محذوف صفت کیدو د وجہ نہ جہ نہ منصوب دے، اے قَال تولا مثل ذلک الذی قلنا.

قوله: قَالَ فَمَا غَطَّ بِکُمُ اَیُّهَا الْمُرْسَلُونَ: دا جملہ مستانفہ دہ، او د یو سوال مقدر جواب دے، گویا دا اوٹیلی شو چہ ابراہیم علیہ السلام د فرشتو سرہ د مذکورہ خبرو نہ پس خہ او فرمائیل:

جواب نی ورکرو قَال فَمَا غَطَّ بِکُمُ اَیُّهَا الْمُرْسَلُونَ

قوله: خطبہ: د خطب معنی شان، قصہ، امر عظیم او اہم کار دے،

قوله: حِجَارَةً مِنْ طِینٍ مَطْبُوعَةٍ بِالْأَنَارِ: حمارا دا د حجر جمع دہ.

سوال: د (من طین) د اضافی خہ مقصد دے؟

جواب: ددے اضافی مقصد د مجاز احتمال لہ دفع کول دی، خکہ چہ بعضی وخت حجارة او حجر گلی تہ ہم وٹیلے شی، کہ د حجارة مجازی معنی مراد وی نو سرہ مطلب بہ دا وی چہ قوم لوط د گلی پہ ذریعہ ہلاک شوے وو، حالانکہ داسی نہ دہ، دا بالکل ہم داسی دہ لکہ چہ اللہ تعالیٰ او فرمائیل طِینَ مَطْبُوعَةٍ بِهَا چہ دے کنہی د بطور ہماچہ د اضافی مقصد د مجاز احتمال لہ دفع کول دی، خکہ چہ بعضی وخت تیز رفتار کس تہ

ہم مجازاً طائر و نیلہ شی

سوال: مفسر علامہ مطبوع بالنار اضافہ د خہ مقصد د وجہی کرې ده؟

جواب: ددې شېبې جواب دې چې حجاره خو د خاورې نه وی نو بیا دلته د خاورې کانرې ولې و نیلې شوې دې؟ دلته د حجاره من طین نه په اور کښې پخه کرې شوې خاوره مراد ده چې په سختی او کلک والی کښې د کانرې په شان وی، دې ته سیمل و نیلې شی چه د سنگ گل معرب دې، چې هغې ته کود کانرې هم و نیلې شی.

قوله: مَسْمُومَةٌ: د مسمومه معنی معلومہ یعنی نښه کرې شوې، مسمومه یا خو د حجاره د صفت د وجہی نه منصوب دې، یا د حجاره نه حال کیدو د وجهه نه منصوب دې

قوله: عتدريك: دا د مسمومه ظرف دې، ای معلومہ عتدله.

قوله: فَأَعْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا: دې خائ نه د الله تعالی کلام شروع کیږی، وړاندې د ابراهیم علیہ السلام او د فرشتو د خبرو ذکر وو.

سوال: د فیها مرجع قرنی قوم لوط دې، حالانکه په ماقبل کښې ددې ذکر نشته. په دې کښې إضمار قبل الذکر لازم یرې؟

جواب: چونکه قرنی قوم لوط معروف او معهود فی الذهن وو، ځکه ضمیر راوړل صحیح دی، لکه چې لاندې اشعارو کښې شاعر فرمائی،

په پهرینه د الکافه د رڼې په
او کسې گلی میں قند چکا

قوله: وَفِي مُوسَى: ددې عطف په (فیها) باندې دې، او د ترکنا لاندې دې، ځنګه چې مفسر علامه جملنا فی قصه موسی آیه و نیلو سره اشاره او کره، یعنی مونږ د زړه سترگو لرونکو د پاره د موسی علیه السلام په قصه کښې د عبرت سامان ایڅودې دې، او د (وفی موسی) عطف په (فیها) باندې دې.

قوله: فَمَجْنُونَةٌ: اضافه کولو سره ئ اشاره او کره چې بُرکنه کښې باء په معنی مع ده.

قوله: سَاحِرًا وَفَجْنُونًا: او په معنی د (واو) هم کیدې شی، او هم دا زیاته غوره معلومیرې، ځکه چې موسی علیہ السلام به هغوی په دواړه لقبونو سره یادولو، قرآن کریم یو ځل د فرعونیانو قول نقل کولو سره او فرمائیل إن هذا ساحر علیهم او بل خانې د فرعونیانو قول د موسی علیہ السلام په باره کښې نقل کولو سره او فرمائیل رسولکم الذی أرسل الیکم لجنون، ددې نه معلومیرې چې او په معنی د (مع) دې، او دا احتمال هم دې، چې لوعلی بالهأوی، او مراد قوم په شک کښې غورزول او هغوی لره په دھوکه کښې اچول وی

قوله وَجُنُودُهُ: دا هم صحيح ده چې د (اخذناه) په ضميرِ مفعولى (ه) باندې عطف وى، چه دا مفعول معه وى، او هم دا ظاهر ده

قوله عقيم: شنده ښځه، الهه العقمه نه مراد هغه هوا ده چې بې فيض وى او نقصان والا وى، او نه د باران سبب وى او نه مشر شجر وى، د ډيرو مفسرينو خيال دې چې هغه هوا (دبوز، وه، د حديث نه هم ددې تائيد كيږي، نبى عليه السلام او فرمايل لعنت بالعاصم واهلكت عاد بالدور او بعضو جنوبى هوا هم مراد اخستلې ده

قوله لا تلقموا لىعامه: يعنى حامله كول، باور كول، ماده لقح ده، نزل لقحا، حامله كيدل **قوله** الصعقة: صاعقه آسمانى بجلي ته هم وائى، او جفې سورو ته هم وائى، دلته هم دويمه معنى مراد ده، چې بل آيت ان عذابهم بالصعقه مخالف نشى.

قوله على من اهلكهم: دادما كانوا متصمين تفسير دې، يعنى هغوى په هلاك كړنكي باندې غالب راغلل، يا د هغه نه ئ انتقام وانخستلو، خو دا معنى صحيح نه ده، ځكه چې د الله تعالى نه بدله اخستلو باندې څوك هم قادر نه دى، او نه په هغه باندې څوك غالب راتلې شى، لهذا بهتر به وه چې علامه محلى د على من اهلكهم په ځانې باندې وما كانوا اذعن عن أنفسهم العذاب فرمائيلې وو

[اياتونه: ۴۷-۶۰]

وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا يَافِي، بِقُوَّةٍ (وَإِنَّا لَكَاوِمُونَ) فَأَذْرَوْنَ يُقَالُ أَذَرَ الرَّجُلُ يَدَ الرَّجُلِ وَأَوْسَعَ الرَّجُلُ صَارَ ذَا بَعْثَ وَقُوَّةٍ وَالْأَرْضُ قَرَشَتَاهَا مُهَذَنَاهَا (فَيَغْمِرُ الْمَاهِدُونَ) نَحْنُ (وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ) مُتَخَلِّقٌ يَقُولُهُ عُلَفَتَا عُلَفَتَا نَوَجَّيْنِ مِنْغَيْنِ كَالذِّكْرِ وَالْأُنثَى وَالسَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَالشَّجَرِ وَالشَّنْسِ وَالْقَمَرِ وَالشَّهْلِ وَالْجَبَلِ وَالصَّيْفِ وَالسَّيْفِ وَالْخَلْقِ وَالْخَائِضِ وَالشُّورِ وَالظُّلْمَةِ (لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ) بِحَذَفٍ إِحْدَى الثَّانِيَيْنِ مِنَ الْأَوَّلِ فَتَعْنُونُ أَنَّ خَلْقَ الْأَزْوَاجِ فَرَدٌ فَتَعْنُوهُ (فَقِيلُوا إِلَى اللَّهِ) أَنِ إِلَى نَوَابِهِ مِنْ عِقَابِهِ بَانَ يُطِيعُوهُ وَلَا تَعْصُوهُ (إِلَى لَعَلَّكُمْ يَتَذَكَّرُونَ) بَيْنَ الْإِنْذَارِ (وَلَا تُفَعِّلُوا مَعَ اللَّهِ) إِذَا أَحْرَأَ إِلَى لَعَلَّكُمْ يَتَذَكَّرُونَ مِنْهُمْ) يُفَعِّلُ قَبْلَ فَعْلِهِ قُلْ لَهُمْ (كَذَلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا قَالُوا هُوَ رَسُولٌ أَوهَمُونُ) أَنِ يَمْلُ تَكْلِيمُهُمْ لَكَ يَقُولُهُمْ إِنَّكَ سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ تَكْلِيمُ الْأَنْفِ قَبْلَهُمْ أَنْفَهُمْ يَقُولُهُمْ ذَلِكَ (أَوْاصُوا) كَلِمَهُمْ (بِهِ) اسْتِفْهَامٌ بِمَعْنَى الثَّنَى (بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوتٌ) خَعَفَهُمْ عَلَى هَذَا الْقَوْلِ طَغَانُهُمْ (فَقُولْ) أَغْرَضَ رَعْنُهُمْ قَبْلَ أَنْتَ يَحْكُمُهُمْ لِأَنَّكَ بِلَهُمُ الرِّسَالَةَ (وَدَلِّي) عِطْ بِالْقُرْآنِ (فَإِنَّ الدِّكْرَى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ) مَنْ عَلِمَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّهُ يُؤْمِنُ (وَمَا عَلَّمْتُ الْإِنْسَ وَالْإِنْسَ) (وَمَا عَلَّمْتُ الْإِنْسَ) وَلَا يَنْتَهِى ذَلِكَ عَذَابُ الْكَافِرِينَ لِأَنَّ الْغَايَةَ لَا يَنْزِمُ وَجُودَهَا حَتَّى هِيَ قَوْلُكَ تَبَيَّنَتْ هَذَا الْقَلَمُ لَا يَخْتَبِ بِهْ فَبَيْنَكَ قَدْ لَا تَكْتُبُ بِهِ (مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِذْقٍ) لِي وَلَا أَنْفُسِهِمْ وَغَيْرَهُمْ (وَمَا أُرِيدُ أَنْ

بَطْمُونٍ) وَلَا أَنْفُسَهُمْ وَلَا جِهَرَهُمْ (إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ) الشَّهِيدُ (فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ بِالْخُفْرِ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَغَيْرِهِمْ (ذُنُوبًا) نَصِيبًا مِنَ الْعَذَابِ (مِثْلَ دُنُوبِ) نَصِيبٍ (أَصْحَابِهِمْ) الْهَالِكِينَ قَبْلَهُمْ (فَلَا يَنْتَفِعُونَ) بِالْعَذَابِ إِنْ أَعْرَضُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ (قَوْلٍ) جَذَّةٌ عُذَابٍ (لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ) فِي أَيَّامِهِمُ الَّذِي يُوعَدُونَ) أَيَّ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

توجهه او آسمان مونږ په خپل قدرت قوت سره جوړ کړو، او بې شک مونږ ډیر قدرت والا یو، یعنی مونږ په دې باندې قادر یو، اَدَالُ الرَّجُلِ بَلَدِ سِرِّ مضبوط شو، او ونیلې کیرې، اوسم الرجل وسعت او قدرت والا شو، او مونږ زمکه خوره کړه، نو اوږوره مونږ څومره ښه خورونکي یو، او مونږ هر څیز جوړې جوړې جوړ کړو، مثلاً تر او ماده، آسمان او زمکه، نمر او سپوږمۍ، میدان او غر، گرمۍ او یخنی، خوږ او ترېخ، رنډ او تیاره، چې تاسو سبق حاصل کړئ، (تذکرون) کښې په اصل کښې د دوو تاء نه یو تاء حذف کولو سره، چې تاسو ته پته اولگي، چې د ازواج خالق، فرد دې لهدا د هغه بندگي او کړۍ، (ای محمد ﷺ) تاسو دوی ته اووایئ، یقیناً څه تاسو له د هغه د طرف نه صفا صفا خبردارونکي یم، او هغه سره بل څوک معبود مه جوړوئ، څه د هغه د طرف نه ستاسو طرف ته ښکاره وپرونکي یم، فقروانه مخکښې به قل لھم مقدر او منلې شی، دغه شان کوم خلق چې مخکښې تیر شوی دی، هغوی ته چې کوم یو رسول هم راغلې وو، د هغه باره کښې ئې اووئیل چې دا جادوگر دې، یا لیوني، یعنی څنگه چې دا خلق د خپل قول لڼک ساهر او مجنون په ذریعې سره ستا تکذیب کوی، دغه شان هم دې الفاظو سره ددوی نه مخکښې امتونو هم د خپلو پیغمبرانو تکذیب کړې وو، آیا دوی ددې خبرې یو بل ته وصیت کولو سره مری؟ دا استفهام په معنی د نفې دې، (نا) بلکه دا ټول په ټول سرکش خلق دی، ددوی سرکش دوی په دې خبرې یوځای کړی دی، نو تاسو ددوی نه مخ واوروئ، په تاسو باندې هېڅ ملامتی نشته، ځکه چې تاسو دوی ته پیغام اورسولو، او تاسو د قرآن په ذریعنه نصیحت کوئ، یقیناً دا نصیحت به ایمان والو ته نفع ورکړی، د جا باره کښې چه الله تعالی ته علم دې، چې هغوی به ایمان راوړی، ما جنات او انسانان صرف دې د پاره پیدا کړی دی، چې هغوی صرف عباد بندگي او کړی او دا (مقصد تخلیق) د کافرانو د عبادت نه کولو سره منافقۍ نه دې، ځکه چې د غایت وجود لازم نه وی، لکه چې اووانی، ما دا قلم جوړ کړو د لیکلو د پاره، او کله داسې هم کیدې شی، چې ته په دې قلم باندې لیکل نه کوي، نه څه د دوی نه د خپل خان د پاره روزی غواړم، نه خپله دوی د پاره، او نه د دوی د غیر د پاره، او نه څه دا غواړم چې هغوی ما باندې خوراک او کړی، او نه خپله، او نه د هغې غیر باندې، او الله خو پخپله ټولو ته رزق ورکونکي دي، ډیر طاقت ور دي، بې شک، مکې وغیره د هغه خلقو د پاره چا چې د کفر په ذریعې په خپل ځان باندې ظلم او کړو، د

عذاب نمبر دی، ددوی د ہم مشریدہ نمبر پہ شان، کوم چې د دوی نه مخکنې هلاک شوی دی لہذا هغوی دې زما د عذاب پہ غوښتلو کښې جلدی نه کوی، که څه ددوی ته د قیامت ورځې پورې مهلت ورکړم ددې کافرانو د پارہ ډیره خرابی ده، یعنی سخت عذاب به وی، و هغه ورځ په راتلو سره د کومې چې دوی سره وعده شوې ده، یعنی د قیامت ورځ.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: وَالسَّمَاءَ بَيْنَهُمَا: جمهورو په والسماء باندې، او والارض باندې علی سبل الارتفاع نصب وئیلې دې، تقدیری عبارت به دا وی، وَلَبِئْسَ السَّمَاءُ بَيْنَهُمَا وَفَرَسَ الْأَرْضَ فَرَسَهَا، او ابوالسماک او ابن مقسم په دواړو ځایونو کښې د مبتدا د وجې نه رفع وئیلې ده، او ددې دواړو مابعد ددوی خبر دې، اول یعنی نصب اولی دې، د جمله فعلیه عطف په جمله فعلیه باندې کیدو د وجه نه.

قوله: وَإِنَّا لَنُوسِعُونَ: دا جمله د شارح د تقریر په بنا حال مؤکده دې، ځکه چې شارح دا خبره متعین کړې ده، چې موسعون، د قاصدون په معنی کښې دې، لہذا موسعون د لیسر لازم نه وی، او دا داسې ده لکه چې وئیلې شی، لَوَدَّكَ الْعَجْرَاءُ صَارَكَافِدَةً کله چې دا خبره په عقل کښې راغله، چې لموسعون د شارح د تقریر مطابق لازم دې نو بیا د جلالین په کومو نسخو کښې چې د لموسعون نه پس (لها) دې، هغه صحیح نه دې، البته د هغه خلکو په نیز چا چې لموسعون ته متعدی وئیلې دی، د هغوی په نیز به (لها) صحیح وی، او په دې صورت کښې به لموسعون حال مؤسسه وی: کوم چې یوه نوې فائده ورکوی.

قوله: خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ

سوال: د زوجین اووه مثالونه ئې ولې ورکړل؟ حالانکه یو مثال هم کافی وو؟

جواب: ډیر مثالونه ورکولو سره ئې دې خبرې ته اشاره اوکړه چې د جوړو او د ازواجو چې کومه خبره ده دا محسوساتو پورې محدود ده، چې عرش، کرسی، قلم، لوح محفوظ باندې اعتراض رانشی.

قوله: استفهام معنی النفی: مطلب دا دې چې اولین او آخرین د نبیانو په تکذیب کښې یووالې، او په یو خبره باندې جمع کولو والا څیز، یو بل ته وصیت کول نه دی، ځکه چې زمانې مختلف دی، لہذا وصیت کول ممکن نه دی، بلکه اصل سبب او علت مشترکه بغاوت، بغض او دشمنی ده، کوم چې په دواړه فریقو کښې بدرجه اتم موجود دې.

قوله: لِأَنَّ النَّفَاةَ لَا يَلْزَمُ: د شارح مقصد ددې عبارت نه دا شبه لرې کول دی، چې په لموسعون کښې لام د علت باعثه د پارہ دې، یعنی د جناتو او د انسانانو پیدا کولو علت

او غرض عبادت دې، ددې نه لازميږي چې د الله تعالى افعال معلل بالاغراض وي، حالانکه د الله تعالى يو فعل معلل بالاغراض نه دې، ددې جواب نه ورکړو چې لمېدون کښې لام عاقبت او ضرورت د پاره دې، چې هغې ته علت غائيه هم ونيلې شي، نه چې د علت باعثه د پاره.

قوله ولا ينافي ذلك عدم عبادة الكافرين: ددې عبارت اضافي مقصد د يو سوال جواب دې. **سوال:** چې کله د جناتو او د انسانانو علت غائيه عبادت دې، نو بيا هر انسان لره عبادت کول پکار دي، حالانکه مونږ گورو چې کافر د الله تعالى عبادت نه کوي؟

جواب: د غايت وقوع ضروري او لازم نه وي، مثلاً يو قلم وي د ليکلو د پاره، خو بعض وختونو په هغې باندې ليکل نه: کيږي، حالانکه د قلم جوړولو غرض او غايت هم ليکل دي، دويم جواب بعضې حضراتو دا ورکړې دې چې دلته د عباد نه مراد عباد مومنين دي، کوم چې د تسميم بعد القصص د قبيلې نه دې، او مومنان د ايمان په اعتبار سره عبادت گزار وي.

قوله: لا نفهم: ددې کلمې د اضافي مقصد د يوې شېبې جواب کول دي.

شېبه: په عام توگه د دنيا د سردارانو او د غلامانو د مالکانو دا عادت او طريقه وي چې د غلام اخستلو مقصد ددوی نه د خپل خان د پاره او د پخپله د غلامانو د نفقي د پاره کار اخستل وي، نو آيا د الله تعالى هم دا مقصد دې؟

دفعه: د عام مالکانو پشان د الله تعالى نه دا عادت دې، او نه ئ ضرورت دې، بلکه هغه خو خپله بندگانو ته روزی ورکوي،

قوله: ذَلُولًا: د ذال فتح سره د (ذنب) جمع ده، غټې دولچې ته وائي، په اصطلاحی او عرفی معنی کښې حصه، او نمبر ته وائي.

[۵۲] سورة الطور

سورة الطور مكية تسع واربعون اية

سورة الطور مکی دې، په دې کښې نهه څلويښت (۴۹)، آيتونه دي.

[اياتوله: ۱-۱۰]

وَالطُّورِ اَی الْجَبَلِ الَّذِي كَلَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مُوسٰی وَكِتَابِ مَسْطُورٍ فِي رَقٍّ مُّثْقَرٍ اَی الثَّوَرَةِ اَوْ اَلِ قرآن
(وَالْهَيْتِ الْمَعْمُورِ هُوَ فِي الشَّعَاءِ الثَّالِثَةِ اَوْ السَّادَةِ اَوْ السَّابِقَةِ بِجِبَالِ الْكَفَّةِ يَزُورُهُ كُلُّ يَوْمٍ سِتُّونَ اَلْفَ
عَلَكِ بِالطُّوَابِ وَالْمَلَائِكَةُ لَا يَغْفِرُونَ لِهَيْبَةِ اَهْلِهَا وَالْكَفُّ الْمَرْفُوعُ اَی الشَّعَاءِ وَالْهَيْبَةُ الْمَجْجُورُ اَی الْفَتْلُوه
اِنَّ عَذَابَ ذٰلِكَ لَوَاقِعٌ لَّا تَزِلُ عَنْهُ لَمَّا لَمْ يَنْفَخِ فِي رِجَالِهِمْ غَنَ (يَوْمَ) يَفْجُرُ السَّمَاءُ مَوْرًا

تَنفَرُكَ وَتَدْرُوكِ الْجِبَالَ سِيرًا) نصیرِ ہباءِ مَنکُورًا وَذَٰلِكَ فِی یَوْمِ الْقِیَامَةِ (قَوْلٌ) شدہ عذابِ یومِدنِ
لِلْمُکَذِّبِیْنَ) للرسولِ (الَّذِیْنَ هُمْ فِی غَوْضٍ) باطل (یَلْعَبُونَ) اُنِی یَتَشَاغَلُونَ بِکُفْرِهِمْ یَوْمَ یُرَدُّعُونَ اِلَی النَّارِ
جَهَنَّمَ دَعَا) یَذْفَعُونَ بِغَفَبٍ بِذَلِّ مِنْ یَوْمٍ ثَمُورٍ وَیَقَالُ لَهُمْ تَنكِیْتُ (هَٰذِهِ النَّارُ الَّتِی کُنتُمْ جَاءُتَکُمْ بِهَا تَکْذِبُونَ) اُنْفِیْعِرْ
هَٰذَا الْعَذَابُ الَّذِی تَرَوْنَ کَمَا کُنْتُمْ تَقُولُونَ فِی الْوَحْیِ هَٰذَا سِحْرٌ (أَمْرًا تَمْلَکُ تَبْصِرُونَ) اَصْلُهَا قَاصِرٌ
عَلَيْهَا (أَوْ لَا تُصِیْرُوا) صَبْرُکُمْ وَجَزَعُکُمْ اِسْوَاءَ عَلَیْکُمْ) لِأَنَّ صَبْرَکُمْ لَا یَنْفَعُکُمْ (إِنَّمَا تُحْزِنُونَ مَا کُنتُمْ تَعْمَلُونَ)
أَنِی خِزَاةٌ (إِنِ الْمُتَّقِیْنَ فِی جَنَاتٍ وَنَعِیمٍ) (فَاکْبِرِیْنَ) مُتَلَذِّذِیْنَ (بِمَا) مُصَدِّقَةٌ (أَنَّهُمْ) أَغْطَاهُمْ (رَبَّهُمْ)
وَوَقَّاهُمْ رَبَّهُمْ عَذَابَ الْجَحِیمِ) عَطْفًا عَلَی آثَامِهِمْ اُنِی یَاتِیَانِهِمْ وَوَقَّاتِهِمْ وَیَقَالُ لَهُمْ (کُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِئًا) خَالِ
أَنِی مُهْنِئٌ (بِمَا) الباء سببہ (کُنتُمْ تَعْمَلُونَ) (مُتَّکِبِیْنَ) خَالِ مِنْ الضَّحِیرِ الْمُسْتَحْکِیْنِ فِی قَوْلِهِ (فِی جَنَاتٍ)
عَلَى سُرْرٍ مَصْفُوفَةٍ) بِغَضِهَا اِلَی جَنْبِ بَغْضٍ (وَدَّعْنَاهُمْ) غُطِفَ عَلَی جَنَاتٍ اُنِی قَرْنَاهُمْ (وَحُجُوعِیْنَ) عَظَمِ
الْأَعْیْنَ جَسَانَهَا (وَالَّذِیْنَ آمَنُوا) مَبْدَا (وَأَتَّبَعْنَاهُمْ) وَفِی قِرَاءَةِ وَاتَّبَعْنَاهُمْ مَغْطُوفٌ عَلَی آمَنُوا (فَرِیَاتِهِمْ)
وَفِی قِرَاءَةِ دُرَّتِهِمْ الصَّغَارِ وَالْکِبَارِ (بِإِیمَانٍ) مِنْ الْکِبَارِ وَمِنْ أَوْلَادِهِمِ الصَّغَارِ وَالْخَبَرِ (أَلْحَقْنَا بِهِمْ فَرِیَاتِهِمْ)
الْمَذْکُورِیْنَ فِی الْجَنَّةِ فِیْکُونُونَ فِی ذَرْجِهِمْ وَإِنْ لَمْ یَفْعَلُوا تَکْرُمَةً لِلْآبَاءِ بِاجْتِنَاعِ الْأَوْلَادِ اِیَّتِهِمْ (وَمَا
أَلْتَنَاهُمْ بِفَتْحِ اللَّامِ وَخَسْرًا نَقَصْنَاهُمْ (مِنْ عَمَلِهِمْ) (وَالَّذِی) (شَرٌّ) یُزَادُ فِی عَمَلِ الْأَوْلَادِ (کُلُّ شَرٍّ) بِمَا
کَسَبَ) مِنْ عَمَلٍ خَبَرٍ أَوْ شَرٍّ (رَهِیْنَ) مَزَلُونَ بِوَاحِدٍ بِالشَّرِّ وَبِجَارِی بِالْخَبَرِ (وَأَمَدَدْنَاهُمْ) زِدْنَاهُمْ فِی وَفَتْ
بَعْدَ وَفَتْ (وَبَاقِیَةٍ) وَلَحْمٍ مِمَّا یُشْتَرُونَ) وَإِنْ لَمْ یَصْرَحُوا بِطَلَبِهِ (یَتَشَاغَرُونَ) یَتَقَاطَرُونَ بِنَهْمٍ (فِیْهَا) اُنِی الْجَنَّةُ
(كَأَسَا) خَفَرًا (لَا تَقُوفِیْهَا) اُنِی سَبَبِ شَرْبِهَا یَبْقَعُ بِنَهْمٍ (وَلَا تُأْتِیْهِمْ) بِهِ یَلْحَقُهُمْ بِخِلَافِ خَمَرِ الدُّنْیَا
(وَيَطُوفُ عَلَیْهِمْ) لِلْجَنَّةِ (عِلْمَانِ) أَرْقَاءَ (هُمْ كَاتِبُهُمْ) حُسْنًا وَلَطَافَةً (لَوْ لَوْ مُکْتُونٌ) مَصُونٌ فِی الصَّدَفِ
لَأَنَّهُ فِیْهَا أَحْسَنُ مِنْهُ فِی غَیْرِهَا (وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَی بَعْضٍ یَتَسَاءَلُونَ) یَسْأَلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا عَمَّا کَانُوا عَلَیْهِ
وَمَا وَصَلُوا اِلَیْهِ تَلَذُّذًا وَاعْتِزَافًا بِالنَّعْمَةِ (قَالُوا) اِیْمَاءُ اِلَی عِلَّةِ الْوُصُولِ (إِنَّا کُنَّا قَبْلَ فِی أَهْلِنَا) فِی الدُّنْیَا
(مُشْفِقِیْنَ) خَائِفِیْنَ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ (فَقَسَّ اللَّهُ عَلَیْنَا) بِالْمَغْفِرَةِ (وَوَقَّانَا عَذَابَ السَّعُورِ) النَّارِ لِذُخُولِهَا فِی
النَّسَمِ وَقَالُوا اِیْمَاءُ اُنْیَا (إِنَّا کُنَّا مِنْ قَبْلُ) اُنِی فِی الدُّنْیَا (تُدْعُوهُ) نَعْبُدُهُ مُؤَخِّدِیْنَ (إِنَّهُمْ) بِالْکُفْرِ اِسْتِغْنَافًا
وَإِنْ کَانَ تَغْلِیْلًا مَعْنَى وَبِالْفَتْحِ تَغْلِیْلًا لَفْظًا (هُوَ الْوَلَدُ) الْمُخْبِرُ الصَّادِقُ فِی وَغَدِهِ (الرَّحِیمُ) الْعَظِیمُ الرَّحْمَةُ.

ترجمہ: شروع کوم د الله په نوم سره، چې دیر مهربانه او دیر رحم کولو والادي، قسم دي په (طور) باندې يعنی په هغه غر باندې په کوم چې موسی عليه السلام ته د الله تعالی سره د خبرو شرف حاصل شوي دي، او قسم دي په هغه ليکلي شوي کتاب باندې، کوم چې په ښکاره کاغذ کښي دي. يعنی د تورات يا د قران او قسم دي په بيت المعمور باندې چې هغه په دريم يا اووم آسمان باندې کعبې ته بالکل مخامخ دي، روزانه د طواف او د مونځ د پاره اوويا زړه فرشتې ددې زیارت د پاره حاضرېږي او آننده به ددوی نمبر کله هم رانشی، او قسم دي په

او چټ جهټ باندې يعنى آسمان باندې او قسم دې په هغه ډک کړې شوى سمندر باندې، بې شک
ستا د رب عذاب د هغې په مستحق باندې نازلېدونکې دې، د هغې څوک بندونکې نشته، په
کومه ورځ چې آسمان په خوځېدو شى، يعنى حرکت او چکر وهل شروع کړى او غرونه د خپل
خانې نه روان شى، او د الوتو دورو په شان شى، او دا به د قيامت په ورځ وي، نو هلاکت
يعنى سخت عذاب دې په دغه ورځ د رسولانو تکذيب کونکو د پاره، کوم چې په باطل کښې
لوېې کوى، يعنى په خپل کفر کښې مشغول دى، په کومه ورځ چې په دېکو دېکو د جهنم اور ته
پوتلې شى، په سختۍ سره به دېکې ورکولې شى، يو همغږونه بدل دې، او ددوى لاجواب
کولو د پاره به اووښلې شى، دا هغه دوزخ دې کوم ته چې تاسو دروغ وئيل، نو آيا دا عذاب
کوم ته چې تاسو دروغ وئيل جادو دې، څنگه چې به په تاسو د وحى باره کښې وئيل، چې
دا جادو دې، يا تاسو نه پوهېږئ، دوزخ ته داخل شى په دې باندې صبر کوئ او که نه کوئ،
ستاسو صبر کول او نه کول دواړه برابر دى، ځکه چې ستاسو صبر کول تاسو ته څه فائده
نه ورکوى، تاسو ته به هغه شان بدله ملاوېږي څنگه چې تاسو عمل کولو، يعنى هم ستاسو د
عمل بدله به ملاوېږي، متقيان به بې شکه په باغونو کښې او د عيش په سامانونو کښې مزي
اخلې، خوند به اخلې، د هغه څيزونو نه کوم چې ددوى رب دوى ته ورکړى وي، او ددوى
پروردگار به دوى د جهنم د عذاب نه اوساتى، وولاهم عطف په آناه باندې دې، يعنى دوى ته
ورکولو سره، او ددوى حفاظت کولو سره، او دوى ته به وئيلې شى، خورئ، څکئ، په مزو
سره، هڼيا، حال دې، په معنى د مښتن د خپلو اعمالو په وجه هغوى به برابر په تختونو
باندې ډډه وهلى ناست وي، متکلمين، د الله تعالى قول ښه کښې د ضمير مستتر نه حال
دې، او ددوى به ډير ښکلې سترگو والا حورو سره جوړه او تړو، او کومو خلقو چې ايمان راوړو، دا
مبتدا ده، او په ايمان کښې ددوى بالغ او نابالغ اولاد ددوى تابعدارى او کره، د الله عطف په
آنها باندې دې، بالغان به خپله ددوى د ايمان د وجې نه، او ماشومان به ددوى د مورپلار
د ايمان د وجې نه په جنت کښې د دوى سره يوځاى کړو، چې د هغې د وجې نه به ددوى
اولاد ددوى د مورپلار په درجه کښې وي، د مورپلار د اکرام په توگه باندې ددوى اولاد
دوى سره جمع کولو سره، اگرچه دې بچو د مورپلار په شان عمل نه وو کړې، او د اجر
چې کوم مقدار ددوى د اولاد په حق کښې زيات شوې دې، هغه مقدار به مونږ ددوى د
مورپلار د اجر نه نه کموو، الله کښې لام په فتحې، او کسرې سره دې، من هغې کښې من
زانده دې، هر کس د خپل اعمال په عوض کښې گانړه دې، که د خير عمل وي، يا د شر، رهين
په معنى د مرهون دې، د بدو عملونو په وجه به نيول کېږي، او د نیکو عملونو په وجه به
اجر ورکولې شى، او مونږ ددوى د پاره تازه ميوو، او د غوښتو، کوم قسم چې دوى ته خوښ

وی، اگرچہ پہ ظاہرہ بہ نہی غوبستہ کرے نہ وی، خہ پراخی بہ اوکرو، او پہ جنت کنبی بہ د خوش طبعی د پاره د شرابو جام یویل نہ اخلی راخلی، او دوی بہ د شراب خکلو د وجہ نہ نہ بیہودہ خبری کوی، او نہ بدکرداری، چہ د شرابو د وجہ دوی تہ اولگی، پہ خلاف د دنیا د شرابو نہ، او دوی تہ بہ د خدمت د پاره داسی ہلاکان نمی راخی، چہ خاص ددوی د پاره بہ وی، او ہفوی بہ پہ حسن او پاکوالی کنبی داسی وی لکہ پہ صدف کنبی چہ ملفرہ پرتہ وی، خکہ چہ ہفہ موتی کوم چہ پہ صدف کنبی وی د ہفہ موتی نہ بہتر وی کوم چہ پہ صدف کنبی نہ وی، او دوی بہ یویل تہ متوجہ کیدو سرہ خیلو کنبی خبری کوی، یعنی خیلو کنبی بہ د ہفہ کارانو کوم چہ دوی پہ دنیا کنبی کرے وی، بحث کوی، او د ہفہ خیزنو پہ بارہ کنبی ہم کوم چہ دوی تہ ورکری شول، او دا تول بہ د لذت حاصلولو د پاره او د نعمت اعتراف کولو پہ طور وی، او د سبب وصول علت طرف تہ اشارہ کولو سرہ ہوائی، مونہ ددی نہ مخکنی پہ دنیا کنبی د اللہ د عذاب نہ دیر ویریدلو، نو اللہ تعالیٰ زمونہ یغینہ کولو سرہ پہ مونہ باندی لوئی احسان اوکرو، او مونہ نہی د جہنم د اور نہ بیچ کرو، د جہنم اور نہ سموم خکہ وائی چہ ہفہ مسامات تہ داخلیری، او بطور اشارہ دا بہ ہم وائی، چہ مونہ خود دی نہ مخکنی پہ دنیا کنبی ہم ہفہ تہ اواز کولو یعنی د ہفہ بندگی مو کولہ، او ہفہ واقعی لوئی محسن او مہریان دی، لوئی رحمت والا دی، (انہ) پہ کسری سرہ استیاف دی، اگرچہ معنی تعلیل وی، او (انہ) پہ فتحی سرہ لفظا تعلیل دی، د (البر) معنی دہ ہفہ محسن کوم چہ پہ خیلہ وعدہ کنبی رشتونی وی.

د قیوداتو فوائد او تسہیل

قوله: وَالطُّور: د عربی پہ ژبہ کنبی غر تہ وائی، بعضی اہل لغت تصریح کرے دہ، چہ طور شین غر تہ وائی، چہ کلہ پہ دی باندی الف لام داخل شی نو پہ جزیرہ نمائے سینا کنبی یو مخصوص غر مراد وی، دا ہفہ غر دی، کوم چہ د مصر او مدین پہ مینخ کنبی واقع دی، موسی علیہ السلام تہ ہم پہ دی غر باندی تجلی شوے وہ، او ہم پہ دی غر باندی ور تہ د کلام شرف حاصل شوے وو. (لغات القرآن)

قوله: فَيَرْقِي مَلَكُوتَهُ: ددی جمع رقوق، بِالْفَصْرِ كَتَبَهُ، وَالْكَسْرُ قَلِيلًا

قوله: السَّجُور: اسم مفعول واحد مذكر، ذَكَرَ، ددی معنی د دیر گرم ہم راخی، (ن) سجورا، گرمول، ذکول

قوله: يُدْعَوْنَ: ددغہ جمع مذكر غائب مضارع مجهول، دوی بہ پہ دیکو سرہ شرلی شی

قوله: يَوْمَ يُدْعَوْنَ: دهمود الصاء مورآنہ بدل دی،

قوله: تَمُورٌ (ن) مورآ، شلیدل، رقیدل

ہو۔ بما: کہنی (ما) مصدریہ۔

سوال: (ما) تہ مصدریہ ولی او نیلے شو؟

جواب: (ما) تہ مصدریہ خکہ او نیلے شوہ کہ چرے (ما) موصولہ او گر خولی شی نو یہ معطوف کنبے بہ صلہ یعنی، دو قاضیہ د عائد نہ خالی کیدل لازم شی، خکہ چے فعل خپل مفعول (ہو) واخستلو، او صلہ بغیر د عائد نہ پاتے شوہ، حالانکہ صلہ چے کلہ جملہ وی نو د عائد را ورل ضروری وی، او دا ہم صحیح دہ چے ما موصولہ وی، او جملہ دو قاضیہ جملہ مستانفہ پہ تقدیر د قد سرہ حالیہ وی۔

ہو۔ وان کا نہ تعلیل معنی: لہ کہ چرے پہ کسرے سرہ او نیلے شی، نو دا جملہ بہ مستانفہ وی خو د معنی پہ اعتبار سرہ بہ د لدعوہ علت وی، مطلب دا چے مونہ د ہفہ بندگی خکہ کولہ چے ہفہ محسن او رحیم دے، او کہ الہ پہ فتحے سرہ او نیلے شی، نو د لدعوہ بہ لفظا علت وی۔

[ایاتونہ: ۲۹-۴۹]

(قَدْ كُنَّا) دُم عَلَى تَذَكِيرِ الْمُشْرِكِينَ وَلَا تَرْجِعْ عَنْهُ لِقَوْلِهِمْ لَكَ كَاهِنٌ مَخْنُونٌ (فَمَا أَتَتْ يَنْعِمَ رَبِّكَ) بِإِنْعَامِهِ عَلَيْكَ (يَكَاهِنُ) خَيْرٌ مَا (وَلَا يَخْتُونُ) مَغْطُوفٌ عَلَيْهِ (أَمْ بَلْ يَقُولُونَ) هُوَ (شَاعِرٌ تَرْيِصُ بِهِ رَبِّبُ السَّمَوَاتِ) خَوَادِثُ الشُّعْرِ فَيَهْلِكُ كَقَبْرِهِ مِنَ الشَّعَاءِ (قُلْ تَرِيعُوا) غَلَاظِي (فَأَيُّ مَعَكُمْ مِنَ الْمُتَرِيعِينَ) هَلَاكُكُمْ فَذُنُوبًا بِالسَّيْفِ يَوْمَ تَنْزِلِ وَالْزَّرِيسُ الْإِنْظَارُ (أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَهْلُكُمْ) غُفُولُهُمْ (يَهْدُوا) قَوْلُهُمْ لَهْ سَاحِرٌ كَاهِنٌ مَخْنُونٌ أَيْ لَا تَأْمُرُهُمْ بِذَلِكَ (أَمْ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ) بِعَادِهِمْ (أَمْ يَقُولُونَ تَقُولُهُ) اخْتَلَقَ الْإِنْقَادُ لَمْ يَخْتَلَفْ (بَلْ لَا يُؤْمِنُونَ) اسْتِكْبَارًا فَإِنْ قَالُوا اخْتَلَفْ (فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ) مُخْتَلَفٍ (إِثْلُهُ) إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ، فِي قَوْلِهِمْ (أَمْ خَلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ) مِنْ غَيْرِ خَالِقٍ (أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ) أَنْفُسُهُمْ وَلَا يُغْفَلُ مَخْلُوقٌ بِغَيْرِ خَالِقٍ وَلَا مَفْلُوحٌ يَخْلُقُ فَلَا بُدَّ لَهُمْ مِنْ خَالِقٍ هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ فَلِمَ لَا يُؤْخَذُونَ وَيُؤْذَنُونَ بِرَسُولِهِ (وَكَيْفَ) أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ) وَلَا يَقْدِرُ عَلَى خَلْقِهِمَا إِلَّا اللَّهُ الْخَالِقُ فَلِمَ لَا يُغْتَبَوْنَ (بَلْ لَا يُؤْمِنُونَ) بِهِ وَلَا لَأَشْرَ نَبِيِّهِ (أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ) مِنَ التَّبُوءِ وَالرِّزْقِ وَغَيْرِهِمَا فَيَحْشَوْنَ مَنْ شَاءُوا بِمَا شَاءُوا (أَمْ هُمُ السَّيِّطُونَ) الْمَسْطُورُونَ الْخَازِنُونَ وَفِيهِ سَيِّطَرٌ وَيُظَلُّ بِطَرٍ (أَمْ هُمْ سَلَمٌ) مَرْفُوعٌ إِلَى السَّمَاءِ (يَسْتَكْبِرُونَ) فِيهِ أَيْ عَلَيْهِ كَلَامُ الْغَلَاظِيَةِ حَتَّى يُمَكِّنَهُمْ مُنَازَعَةُ النَّبِيِّ بِرُغْبِهِمْ إِنْ ادَّعَوْا ذَلِكَ (فَلْيَأْتِ مُسْتَكْبِرُهُمْ) مُدْعَى الْإِسْتِغْنَاءِ عَلَيْهِ (بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ) بِخُجَّةٍ بَيِّنَةٍ وَاضِحَةٍ وَلِيُظْهِرَ هَذَا الرُّغْمَ بِرُغْبِهِمْ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ بَنَاتُ اللَّهِ قَالَ تَعَالَى (أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ) بِرُغْبِهِمْ (وَلَكُمُ السَّمَوَاتُ) تَعَالَى اللَّهُ عَفَا زَعْمَتُهُ (أَمْ تَأْمُرُهُمْ) أَجْرًا عَلَى مَا جَنَّتْهُمْ بِهِ مِنَ الذَّنْبِ (فَيَمْنَعُونَ) غَرَمَ ذَلِكَ (مُنْقَلُونَ) فَلَا يُسَلِّمُونَ (أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ) أَيْ عِلْمُهُ (فَيُكْذِّبُونَ) ذَلِكَ حَتَّى يُمَكِّنَهُمْ مُنَازَعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَغْتِ وَأُمُورِ الْآخِرَةِ

وَرَبُّهُمْ (أَمْرٌ يُدَوِّنُ كَيْدًا) بِكَ لِيُهْلِكَكَ فِي ذَارِ الْآثَوَةِ (قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هُمْ الْمَكِيدُونَ) الْفُلُورُونَ
 الْفُلُورُونَ فَخِطَهُ اللَّهُ فِيهِمْ ثُمَّ أَهْلَكَهُمْ بِنَارٍ (أَمْ هُمْ آلهٌ غَيْرُ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ) وَبِالْآيَةِ
 وَالْإِسْفَهَامِ بَامٍ فِي مَوَاحِيصِهَا لِلْفُجُوحِ وَالْفُزُوحِ (وَأَنْ يَرَوْا كِسْفًا) بَغْضًا (مِنْ السَّمَاءِ سَاقِطًا) عَلَيْهِمْ كَمَا قَالُوا
 (أَنَّا نَسْفُطُ عَلَيْكُمْ كِسْفًا مِنَ السَّمَاءِ) أَيْ نَغْلِبُكُمْ لَكُمْ (يَقُولُوا) هَذَا سَحَابٌ مَرْكُومٌ مُتَرَاجِبٌ نَرُؤُهُ بِوَلَا يُمِيزُونَ
 (قَدَرَهُمْ حَتَّى يَلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ) يَمُوتُونَ (يَوْمَ لَا يُغْنِي) نَذْلٌ مِنْ نُونَهُمْ (عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا
 وَلَا هُمْ يَنْصَحُونَ) يُنْفَخُونَ مِنَ الْعَذَابِ فِي الْآخِرَةِ (وَأَنْ يَلْبَسَ ظُلُمًا) بِكُفْرِهِمْ (عَدَاةً أَدْوَنَ ذَلِكَ) فِي الدُّنْيَا
 قَبْلَ مَوْتِهِمْ لَمَلَبُوا بِالْجُوعِ وَالْفَحْطِ سَحَابٌ سَبِينٌ وَبِالْقَتْلِ يَوْمَ نَذَرِ (وَلَكِنْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ) أَنَّ الْعَذَابَ يَنْزِلُ
 بِهِمْ (وَأَصْوَرَ لَكُمُورَكُمْ) لِأَنَّهُمْ لَا يَهْتَدُونَ وَلَا يَعْبِقُ صَدْرُكُمْ (قَالَ كَافِرٌ بَاعَيْنَا) بِمَزَامِيرِ نَارِكَ (وَنَحْفَظُكَ) (وَسَبَّحُ
 مُنْكَبِتًا (وَمَحْمُودًا رَتِّكَ) أَيْ قُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ (حِينَ تَقُومُ) مِنْ مَنَامِكَ أَوْ مِنْ مَجْلِسِكَ (وَبَيْنَ اللَّيْلِ
 فَسَبِّحْهُ) خَفِيفَةً أَيْضًا (وَأَذْكُرِ الْقُحُورَ) مُعْذِرًا أَيْ عَقِبَ غُرُوبِهَا سَبِّحْهُ أَيْضًا أَوْ صَلِّ فِي الْأَوَّلِ الْبُشَاءِ نَزَلِي
 الثَّانِي الْفَجْرِ وَقِيلَ الصَّحْبِ

ترجمہ: او تاسو دوی پوه کوئ، یعنی د مشرکانو د پوهه کولو پابندی کوئ، او ددوی تاسو
 ته کاهن و نیلو سره تاسو د دوی د پوهه کولو نه روستو کیرینی مه، ځکه چه ته د خپل رب په
 فضل سره یعنی تاسو د هغه په انعام سره نه کاهن ئی او نه مجنون، بکاهن د ما خبر دې، او
 لاهوت په دې باندې معطوف دې، آیا کافران داسې وائی چې دې شاعر دې، نو مونږ په دوی
 باندې د زمانې د حوادثو انتظار کوو، نو د نورو شاعرانو په شان به دې هم هلاک شی،
 تاسو او وائی چې تاسو څما د هلاکت انتظار کوئ، ځه هم تاسو سره ستاسو د هلاکت په انتظار
 یم، چنانچه د بدر په ورځ د تورې په ذریعه دوی ته سزا ورکړې شوه، او د تره معنی د
 انتظار ده، آیا ددوی عقل دوی ته دا وربشائی، یعنی ستاسو په باره کښې ساحر، کاهن،
 شاعر، او مجنون ورته بشائی، یعنی داسې نه بشائی، یا د خپل اعتماد د وجې نه دوی
 سرکش دی، آیا دوی دا وائی چې قرآن ده پخپله جوړ کړې دې، یعنی د خپل ځان نه ئې جوړ کړې
 دې، بلکه حقیقت دا دې چې دا خلق د تکبر د وجې نه ایمان نه راوړی، نو که ددوی دا خبره
 کول دی چې دا قرآن ده پخپله جوړ کړې دې، نو دوی دې هم ددې پشان یو کلام جوړ کړې
 راوړی، که چرې دوی په خپله خبره کښې رشتونې وی، آیا دا خلق بغیر د خالق نه پخپله پیدا شوې
 دی، یا دوی پخپله پیدا کونکی دی، او دا خبره د عقل خلاف ده چې د یو مخلوق وجود دې
 د خالق نه بغیر وی، او نه دا خبره په عقل کښې د راتلو ده چې معدوم چا لره پیدا کړی،
 لهذا دا خبره ثابت شوه چې ددوی خامخا څوک خالق شته، او هغه یواځې الله دې، نو بیا
 ولې د هغه د توحید منونکې نه جوړیږی، او د هغه په رسولانو او کتابونو باندې ایمان نه
 راوړی، آیا دوی آسمانونه او زمکې پیدا کړی دی؟ حالانکه دې په تخلیق باندې د الله خالق

نہ علاوہ ہیخ خوک قادر نشسته، نو بیا د ہفہ بندگی ولہ نہ کوی، بلکہ حقیقت دا دے چہ دا خلق یقین نہ لری، گنی د ہفہ پہ نبی باندے بہ نہ ایمان راوے وو، آیا ددوی پہ قبضہ کنہی دی د نبوت او رزق وغیرہ ستا د رب خوانہی چہ دوی نہ د چا د پارہ غواری او خہ چہ غواری خاص کری، یا دا خلق حاکمان دی، یعنی مسلط حاکمان دی، او ددے فعل صطر دے، او ددے پہ شان بطور معرود، بطور بشارتہ دے، د خانورو د اکثر دے، او بقرہ مصطفیٰ دھق و افسد و اھلک دے، آیا دوی سرہ پونری دہ؟ آسمان تہ د ختلو آلہ، چہ پہ دھنی باندے ختلو سرہ د فرشتو خبری اووری، تردے چہ ددوی د پارہ نبی ﷺ سرہ د دوی پہ خیال کنہی منازعت ممکن شوے دے، کہ ددوی دا دعوی دہ نو ہفہ د اوریدو دعوی دار دے پہ دے باندے عہ واضح دلیل پیش کری، او ددے گمان، ددوی د ہفہ گمان سرہ مشابہ کیدو د وجہ چہ فرشتے د اللہ لونہ دی، اللہ تعالیٰ او فرمائیل آیا د اللہ د پارہ ستاسو پہ گمان کنہی لونہ دی، او ستاسو د پارہ محامن دی، اللہ تعالیٰ ہفہ خہ نہ بری دے د خہ چہ دوی گمان کوی، آیا تاسو دوی نہ پہ ہفہ دین باندے کوم چہ تاسو دوی تہ راوے دے عہ بدلہ طلب کوئے؟ چہ دوی د ہفہ د وزن نہ درانہ دی، چہ د ہفہ د وجہ نہ دوی اسلام نہ قبولی، یا دوی سرہ غیب یعنی علم غیب دے کوم چہ دوی لیکے، تردے چہ ددوی د پارہ د نبی ﷺ سرہ، ددوی پہ خیال کنہی پہ بعثت او د آخرت پہ معاملہ کنہی نزاع کول ممکن شو۔ آیا دا خلق تا سرہ پہ دارالندوہ کنہی عہ ددو کوی ارادہ کوی، چہ تاسو ہلاک کری، نو تاسو یقین اوسانتہ دھوکہ خوړونکې مغلوب کیدلو والا ہلاک کیدو والا ہم دا کافران دی، نو دغہ شان اللہ تعالیٰ ددوی نہ د حضور ﷺ حفاظت او کرو، بیا نہ دوی پہ بدر کنہی ہلاک کرل، آیا د اللہ نہ سوا ددوی بل معبود شتہ؟ سبحان اللہ ہیخ کلہ ہم نہ، اللہ تعالیٰ د (معبودان باطلہ) نہ د مہر معبود نہ پاک دے، کوم چہ دوی د ہفہ سرہ شریک جوړوی، او استفہام (ام) سرہ پہ تولو خایونو کنہی د تقبیح او توبیخ د پارہ دے، کہ چرے دا خلق د آسمان یو تکرہ د خپلہ پاس نہ راغورزیدونکې اوینی څنگہ چہ دوی وئیلے وو، چہ د آسمان یو تکرہ پہ مونږ باندے را اغورزو، یعنی دوی تہ عذاب ورکولو د پارہ، نو اوپہ وائی چہ دا خو یو بل د پاسہ اوریخې دی، یعنی ډیرې اوریخې دی، خپے پہ ہفہ سرہ بہ مونږ خړوب شو، او ایمان نہ راوړی۔ نو تاسو دوی پریدئی تردے چہ دوی د ہفہ ورغ سرہ مخامخ شی، پہ کومہ ورغ چہ بہ دوی تہ مرگ راشی، پہ کومہ ورغ بہ چہ ددوی تډیرونہ ہیخ پہ کار رانشی، نو ملائقی دیو مہرنہ بدل دے، او نہ بہ دوی تہ مدد ملاوپی، یعنی پہ آخرت کنہی بہ ددوی نہ عذاب نہ لرې کیږی، او د ہفہ خلقو د پارہ چا چہ د کفر پہ ذریعہ پہ حان ظلم اوکړو، ددے عذاب نہ مخکنې ہم عذاب راتلونکې دے، یعنی پہ دنیا کنہی ددوی د مرگ نہ مخکنې، چنانچہ د لوړې او د قحط پہ ذریعہ اووہ کالہ پہ عذاب کنہی مبتلا کرې شو، او پہ بدر کنہی د قتل پہ ذریعہ، خو

په دوی کښې د یرو ته معلوم نه ده، چې په دوی باندې به عذاب نازلېږي، او تاسو د خپل رب په دې تجویز باندې صبر او کړئ، دوی ته مهلت ورکولو سره، او ستاسو زړه دې نه تنگ نشي، ځکه چې ته زموږ په حفاظت کښې یئ، یعنی ته زموږ په نظر کښې یئ، مونږ تاته گورو، او ستا حفاظت کړو، او ته د خپل رب د اوده کیدو نه پس یا د مجلس نه د پاسیدو نه پس تسبیح او تعمید کوه، یعنی سبحان الله وبحمده وایه، او د شپې هم حقیقتاً د هغه تسبیح کوه او د ستورو د ویدو نه پس هم، اډبار مصدر دې، یعنی د ستورو د غروب کیدو نه پس تسبیح بیانوه، او اول کښې، د مغرب او د عشاء مونږ مراد دې، او د دویم نه د فجر سنت مراد دی، او دا هم وئیلې شوې دی چې د سحر مونږ مراد دې.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: قَدْ عَلَى تَذَكُّرِ الْمُشْرِكِينَ: فذکر تفسیر په همدسره کولو کښې دې خبرې ته اشاره اوشوه، چې ذکر د ائیت په معنی دې، یعنی چې څنگه تاسو اوڅه پورې دوی ته نصیحت کولو دغه شان راروان وخت هم کوئ، ددوی د خبرو د وجې نه زړه تنگیدو سره ددوی نه بې برخې او کناره کشی مه کوئ.

قوله: بِنِعْمَةِ رَبِّكَ أَنتَ بَكَّاهُ

قوله: فَمَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِكَاهُنَ وَلَا مُجْنُون: بامقسم د پاره، ربك مقسم به، کوم چې د (ما) د اسم (انت) او د خبر (کاهن) په مینځ کښې واقع دوي، تقدیری عبارت دا دې، مَا أَنتَ وَفَصَلَةُ رَبِّكَ بِكَاهُنَ وَلَا مُجْنُون، کاهن هغه کس ته وائی، چې دعوی کوی چې زه بغیر د وحی نه غیب پیژنم، او بعضې حضراتو وئیلې دی، چې په بلعنه کښې (باء) سببیه ده، او جمله منفيه د مضمون سره متعلق ده، معنی دا ده، اَنْتَ لَيْسَ بِكَاهِنٍ وَلَا مُجْنُونٍ سَبَبُ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكَ یعنی ستاسو نه د الله په فضل سره کهانت او جنون منتفی دې.

قوله: أَمْرًا بَلَّغُوا: امر په دې ایتونو کښې پنځلس ځایونو کښې راغلې دې، په هر ځای کښې ددې تقدیر په (بل) او همزه سره دې، او همزه استفهام انکاری توییځی د پاره ده، لهدا د مفسر علام د پاره مناسب وه چې هر ځای (بل) او همزه استفهام سره مقدار منلې وی.

قوله: قُلْ كُفُّوا أَعْيُنَكُمْ عَنْ رَأْسِهِ د تهدید د پاره دې.

قوله: أَعْلَامُهُمْ: عَلَمٌ لَوْجَةٌ د وارو جمع ده، عَلَمٌ په معنی د خوب، او د حلم یکسر الحاء معنی ده بردباری او صبر، او چونکه بردباری د عقل د وجه نه راځي، په دې وجه د حلم معنی د عقل هم کیږي، گویا چې دلته مسبب وئیلو سره سبب مراد اخستلې شوې دې.

قوله: لَمْ يَخْلُقْ: په دې سره ئ اشاره اوکړه چې اهرقولون لکوله کښې همزه د استفهام انکاری د پاره ده.

قوله: فَرَأَوْا قَالُوا: دې سره ئې اشاره اوکړه چې قَالُوا اعمده د شرط محذوف جزاء ده.

قوله: وَلِشَبِّهِ هَذَا الزَّهْرُ بِزَعْرِهَا أَنَّ الْمَلَائِكَةَ بَنَاتُ اللَّهِ: ددې عبارت د اضافې مقصد د یوې شېبې ازاله کول دی، شبه دا ده چې د الله تعالی قول اهرله البنات ولکمر البنون د ماقبل سره هېڅ ربط نشته.

جواب: د جواب خلاصه دا ده چې په مخکښې آیت کښې د مشرکینو هغه زعم بیان شوي دي چې محمد ﷺ د خپل خان نه جوړ شوي قرآن خلقو ته پیش کوي، ددوی دا خیال فاسد او باطل دي،

په دویم ایت کښې د مشرکینو د دې زعم فاسد او د باطل گمان ذکر دي چې ملائکه د الله تعالی لورنې دي، دواړه خیالونه او دواړه گمانونه په فساد او باطلوالی کښې مشترک دي، او هم دغه وجه د اشتراک ده، په دواړو ایتونو کښې ربط ثابت شو.

قوله: غَرَّمَهُمْ تَفْسِيرَ: په غرم سره کولو کښې ئې اشاره اوکړه چې مغرم مصدر میمی دي.

قوله: فَمِنْ دَارِ النَّدْوَةِ: مفسر علام د پاره مناسب وه چې لفظ د دارالندوه ئې حذف کړې وو، ځکه چې په دارالندوه کښې د مشرکینو جمع کیدل د هجرت په شپه کښې شوې وو، چې په هغې د حضور ﷺ د قتل سازش جوړ شوې وو، او دا سورت مکې دي، کوم چې د هجرت نه مخکښې نازل شوې وو، لهذا سازش په دارالندوه سره مقید کول مشکل دی، نو په دې وجه د دارالندوه قید حذف کول بهتر دي، ځکه چې د مکر او سازش سلسله د بعثت د اول ورځې نه شروع ده.

قوله: فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كَيْفًا: دا ایت د قوم شعیب علیه السلام په باره کښې نازل شوې دي، څنگه چې په سورة شعراء کښې ذکر دی، د مفسر علام د پاره مناسب وو چې د هغه ایت نه ئې استدلال کړې وو، کوم چې د قریشو باره کښې په سورة اسراء کښې نازل شوې دي، هغه دا دي، اَوَلَمْ نَقُطِّعْ لَهُمُ الْبُيُوتَ الَّتِي كَانُوا فِيهَا يَدْعُونَ لِقَاءِ رَبِّهِمْ

قوله: فذَرَهُمْ: دا د شرط مقدر جزاء ده، شرط مقدر دا دي، لِذَلِكَ نَوَالِي الْعَادِلِي هَذَا لَدَهُمْ.

[۵۲] سورۃ النجم

سورۃ النجم مکئیہ ثنتان وستون ایتہ

سورۃ النجم مکئی دے، پہ دے کنبی دوه شپیتہ آیتونہ دی۔

[آیتونہ: ۱-۲۵]

وَالنَّجْمِ الثَّوْبِ إِذَا هَوَىٰ غَابَ مَاصِلَ صَاحِبِكُمْ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَنْ طَرِيقِ الْهَدْيَةِ وَمَا
 عَوَىٰ مَا لَا تَبْنَى الْفَنَىٰ وَهُوَ جَهْلٌ مِنْ اغْتِيَادٍ قَابِدٍ وَمَا يَنْطَلِقُ بِمَا يَأْتِيكُمْ بِهِ (عَيْنُ الْهَوَىٰ) هَوَىٰ نَفْسَهُ (إِنْ)
 مَا هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ) إِلَيْهِ (عِلْمُهُ) إِيَّاهُ مَلِكٌ (شَدِيدُ الْقُوَىٰ) (ذُو مِرَّةٍ) قُوَّةٌ وَحِدَةٌ أَوْ مَنْظَرٌ عَسَنَ أَنِّي جَنِبِلُ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ (قَاسَتْوَى) اسْتَفْزَرَ (وَهُوَ بِالْأَلْفَى الْأَعْلَى) أَلْفُ الشُّنُسِ أَنَّى عِنْدَ مَطْلَعِهَا عَلَى صُورَتِهِ الَّتِي خُلِقَ
 عَلَيْهَا فَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ بِحِزَاءٍ قَدْ سَدَّ الْأَلْفَى إِلَى الْمَغْرِبِ فَخَرَّ مُغْشًى عَلَيْهِ وَكَانَ قَدْ
 سَأَلَهُ أَنْ يُبَيِّنَ نَفْسَهُ عَلَى صُورَتِهِ الَّتِي خُلِقَ عَلَيْهَا فَوَاعَدَهُ بِحِزَاءٍ فَتَزَلَّ جَنِبِلُ لَهُ فِي صُورَةِ الْآدَمِيِّينَ (مُرَدَّنًا)
 قَرِيبٌ مِنْهُ (قَدَّزَلَى) رَاذٍ فِي الْقَرَبِ (فَكَانَ) مِنْهُ (قَابٌ) فَتَرَى (قَوَسَيْنِ أَوْ أَفْئِي) مِنْ ذَلِكَ حَتَّى أَفَاقَ وَتَكُنْ
 رِزْقُهُ (قَاوْحِي) تَعَالَى (إِلَى عِبْدِهِ) جَنِبِلُ (مَا أَوْحَى) جَنِبِلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ
 الْمَوْحَى تَفْجِيحًا لِشَايِهِ (مَا كَذَّبَ) بِالْخَفِيفِ وَالشَّدِيدِ أَتَكَرَّرَ (الْفَوَادِ) فَوَادُ النَّبِيِّ (مَا رَأَى) بِصَرِّهِ مِنْ صُورَةِ
 جَنِبِلِ (أَقْتَمَلُونَهُ) تَجَادَلُونَهُ وَتَغْلِبُونَهُ (عَلَى مَا يَرَى) خُطَابٌ لِلْمُشْرِكِينَ الْمُنْكَرِينَ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لِجَنِبِلِ (وَلَقَدْ رَأَاهُ) عَلَى صُورَتِهِ (نَزَلَهُ) مَرَّةً (أُخْرَى) (عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى) لَمَّا أُسْرِيَ بِهِ فِي
 السَّمَاوَاتِ وَهِيَ خِزْرَةٌ تَبْقَى عَنْ يَمِينِ الْفَرْشِ لَا يَتَجَاوَزُهَا أَحَدٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَغَيْرِهِمْ (عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَى)
 تَأْوِي إِلَيْهَا الْمَلَائِكَةُ وَأَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ وَالْمُغْنَمِينَ (إِذْ) حِينَ يُقَشَّى السِّدْرَةُ مَا يُقَشَّى مِنْ طَبَرٍ وَغَيْرِهِ وَإِذْ
 مَعْمُولٌ لِرَأَاهُ (مَا زَاغَ الْبَصَرُ) مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَمَا طَفَى) أَنَّى مَا عَالَ بِصَرِّهِ عَنْ مَرَّتِهِ الْمَقْصُودِ
 لَهُ وَلَا جَاوِزَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ (لَقَدْ رَأَى) فِيهَا (مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى) الْعِظَامُ أَنَّى بَغَضَهَا فَرَأَى مِنْ عَجَابِ
 الْمَلَكُوتِ وَطَرَفًا أَخْضَرَ سَدَّ أَلْفَ السَّمَاءِ وَجَنِبِلُ لَهُ سَمَاعِلَةُ جَنَاحِ (أَفْرَاطِ الْمَلَاتِ وَالْعَزَى) (وَمَنَاةُ الثَّالِثَةِ)
 لِلنَّبِيِّ قَبْلُهَا (الْأُخْرَى) صِفَةُ ذَمٍّ لِلثَّالِثَةِ وَهِيَ أَصْنَامٌ مِنْ جِبَارَةِ كَانَ الْمُشْرِكُونَ يُعْبُدُونَهَا وَيَزْعُمُونَ أَنَّهَا
 تَنْشَعُ لَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَمَفْعُولُ أَفْرَاطِ الْأَوَّلِ الْمَلَاتِ وَمَا غُطِفَ عَلَيْهِ وَالثَّانِي مَخْدُوفٌ وَالْمَقْتَى أَخْبَرُونِي إِلَهُهُ
 الْأَصْنَامُ فَذَرَتْهُ عَلَى خِيَمَةٍ مَا تَقَبَّلُونَهَا ذُونَ اللَّهِ الْقَادِرُ عَلَى مَا تَقَلُّمُ ذِكْرِهِ وَلَمَّا زَعَمُوا أَيْضًا أَنَّ الْمَلَائِكَةَ
 بَنَاتُ اللَّهِ مَعَ كَرَامَتِهِمُ الْبَنَاتُ نَزَلَتْ (الْكُتُبُ الذِّكْرُ وَالْأَنْشَى) (تِلْكَ إِذَا قَامَ ضِيؤُيْ) جَاوِزَةً مِنْ حَازَةِ بَصِيرَةٍ
 إِذَا ظَلَمَتْهُ وَجَارَ عَلَيْهِ (إِنْ هِيَ) أَنَّى مَا الْمَلَكُوتَاتُ (إِلَّا أَسْمَاءُ سَمِيحَتُوهَا) أَيْ سَمِيمٌ بِهَا (أَتَتُمْ وَأَهْلَاكُمْ)
 اِمْتِنَانًا تَعْبُدُونَهَا (مَا أُنْزِلَ إِلَهُ يَهْدِي) أَنَّى بِعِبَادَتِهَا (مِنْ سُلْطَانٍ) خُجَّةٌ وَتَرْهَانُ (إِنْ) مَا (يَتَّبِعُونَ) فِي
 عِبَادَتِهَا (إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنْفُسُ) مِمَّا زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مِنْ أَنَّهَا تَنْشَعُ لَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى (وَلَقَدْ
 جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمْ الْهُدَى) عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْتَرْهَانِ الْقَاطِعِ لَمْ يَزَجِعُوا عَمَّا لَهُمْ عَلَيْهِ

﴿أَمَّا لِلنَّاسِ﴾ اَيٰٓيٰٓ كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ ﴿أَمَّا نَحْنُ﴾ يٰٓزُنٰٓرُ اَنْ اَلَا نَعْلَمُ اَنْتُمْ نَفْسُكَ لَكُمْ اَلَمَّ اَنْتُمْ كَذٰلِكَ ﴿فَلَمَّا لَآجِرَةً وَّالْأُولٰٓئِیْ﴾ اَيٰٓيٰٓ الدُّنْيَا فَلَا يَنْفَعُ لَهَا اِلَّا مَا يُهْدٰى تَعَالٰی

توجه: شروع کوم د الله په نوم سره چې دیر مهربان او دیر رحم کولو والا دې، قسم دې، په ثریا ستوری باندې، هر کله چې راوغوړیږي، یعنی غائب شی، ستاسو ملګري محمد ﷺ د هدایت د لارې نه اوریدلې نه دې، یعنی هغه په عقیده کښې کوروالې اختیار کړې نه دې، او دا (یعنی غی)، د فاسدې عقیدې نه پیدا کیدونکې جهالت دې، او هغه چې هغه تاسو ته ییانوی د خپل نفس د خواش نه شي نه ییانوی، هغه خو صرف وحی ده، کوم چې د هغه طرف ته نازلېږي، ددې وحی هغه ته یو فرشته تعلیم ورکوي، کومه چې دیره طاقتوره او زوروره ده، یعنی قوت او شدت والا ده، یا حسین المنظر ده، یعنی جبرئیل ﷺ یا هغه نیغه او دریده په داسې حالت کښې چې هغه د مشرق په اوچت افق باندې وو، یعنی د نمر د راخو په ځانې، په خپل اصلی صورت کښې په کوم چې هغه پیدا شوې دې، حضور ﷺ هغه اولیدو او هغه وخت حضور ﷺ په غار حراء کښې وو، په داسې حال کښې چې د مغرب پورې هغه ټول افق ډک کړې وو، بیا حضور ﷺ بیهوشه راپریوتلو، او دوی ﷺ د جبرئیل ﷺ نه سوال کړې وو چې ماته څان په هغه صورت کښې اوښایه په کوم چې پیدا شوې یې، نو دغه شان جبرئیل ﷺ د نبی علیه السلام سره په حراء په ځانې کښې د دې وعده اوکړه، نو هلته جبرئیل په اصل شکل کښې څان ښکاره کړو، بیا هغه د حضور ﷺ نیزدې شو بیا راګوز شو، یعنی دیر نیزدې شو، نو حضور ﷺ ته د دوو قوسونو په اندازه یا ددې نه هم زیات نژدې شو، تردې چې حضور ﷺ د بیهوشې نه هوش کښې راغې، او د هغوی ویره هم لاره، بیا الله تعالی خپل بنده جبرئیل طرف ته وحی اوکړه، کومه چې جبرئیل ﷺ حضور ﷺ ته رااورسوله، او د (مُوحِی به) ذکر ته یې ونکړو، یعنی د عظمت شان د ښکاره کولو د پاره نه یې مبهم اوساتلو، د حضور ﷺ زړه مبارک ددې صورت تردید ونکړو، کوم صورت چې حضور ﷺ په خپل نظر سره د جبرئیل اولیدلو، کذب په تخفیف او تشدید سره دې، نو آیا تاسو ددې پیغمبر په لیدلې شوی څیز مجادله کوئ، او په هغه باندې د غالب کیدو کوشش کوئ، دا خطاب هغه مشرکانو ته دې کوم چې د نبی علیه السلام جبرئیل ﷺ لره د لیدلو نه منکر وو، او هغه ټي خو په اصل صورت کښې یو ځل په سدرۃ المتتهی باندې هم کتلې وو، کله چې د شېبې په وخت هغوی (نبی علیه السلام) آسمانونو ته بوتللې شوې وو، او د عرش په بنی طرف د بیرې اونه ده د هغې نه وړاندې فرشته وغیره مخکښې تلې نشی، د هغې سره جنت الماوی دې، په کوم ځانې چې فرشته او د شهیدانو روحونه یا د متقیانو روحونه استوګنه کړی، کله چه سدرۃ المتتهی لره پته کړه هغه څیزونو کوم په دې باندې خواره

وو، مرغی وغیره، او إذا راه معمول دې، د نبی علیه السلام نظر نه کوې شو او نه تجاوز اوکړو، یعنی د نبی علیه السلام نظر په دغه شپه د مرکز نظر نه وانوریدو، او نه نې تجاوز اوکړو، یقیناً هغه په دغه شپه کښې د خپل رب لوېو نښو کښې بعضې اولیدلې، هغوی ښه عالم ملکوت په عجائباتو کښې شین قالین اوکتلو، کوم چې د آسمان افق ډک کړې وو، او جبرئیل علیه السلام نې اوکتلو چې د هغه شپې سوه وزری وو، آیا تاسولات او عزى اوروستو منات کتلي دي، یعنی ددې باره کښې مو غور کړې دې، کوم چې د مخکښې دوؤ دریم دې، الآخری، د ثلثة صفت ذم دې، او هغه د کانری بتان دی، مشرکینو به ددې عبادت کولو، او دا دعوی به نې کوله چې دوی به الله تعالی ته زمونږ سفارش کوی، او د (ارستم، مفعول اول (اللات) دې، او په دې باندې چې د چا عطف شوې دې هغه دې، او دویم مفعول محذوف دې، او معنی دا ده، چې ماته اوواڼې چې آیا دې بتانو ته په څه څیز باندې قدرت حاصل دې؟ چې د هغې د وجې نه تاسو الله تعالی پریخودو او ددوی عبادت کوئ، کوم چې قادر دې، څنگه چې مخکښې ذکر شول او ددوی دعوی هم دا وه چې فرشتې د الله لورنې دي، باوجود ددې نه چې دوی خپله لورنې نه خوښوی، نو اَلْکُفَرُ الْکَبَرُ وَلَهُ الْاَکْثَرُ (الآله) نازل شو، یعنی ستاسو د پاره دې ځامن وی او د هغه د پاره دې لورنې، دا خودیردد ظلم تقسیم دې، یعنی ظالمانه دې، د اَهْطَاكَ بِهَلَاکَه مَآخُذ دې، چې په دوی باندې ظلم او زیاتې اوکړی، دا صرف څو نومونه دی کوم چې تاسو یعنی ددوی تاسو نومونه اینې دي، او ستاسو پلارانو ددې بتانو لره ایښودلې دي، چې د هغې تاسو عبادت کوئ، ددوی عبادت په باره کښې الله تعالی څه دلیل او حجت نازل کړې نه دې، دا خلق د هغه د بندگي په باره کښې صرف د گمان او د خواهشاتو تابع داری کوی، یعنی د هغه گمانونو کوم چې شیطان ددوی د پاره ځانسته کړې دي، دا چې دا بتان به د الله مخکښې ددوی شفاعت کوی، او یقیناً دوی ته ددوی د رب د طرف نه د نبی ﷺ په ژبه مبارک په بوخ دلیل سره هدایت راغلي دي، بیا هم دوی د خپل اختیار کړی عادت نه منع نه شول، آیا د انسان د پاره یعنی په دوی کښې د هر یو انسان د پاره هغه میسر دی د څه چې هغه خواهش کوی، دا چې بتان به ددوی شفاعت اوکړی، خبره داسې نه ده، هغه جهان او دا جهان هم د هغه په قبضه کښې دي، لهذا په دواړه جهانونو کښې به صرف هغه کیرې څه چې هغه غواړی

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله وَالْأَنجَم: واؤ قسمیه دې، النجم ستوري، (جمع) نجوم واهم اسم جنس دې، په دې باندې اسمیت غالب شوې دې، چې کله مطلق اووښلې شی، نو ثریا ستورې مراد اخستلې شی، د النجم نه دلته څه مراد دې؟ په دې کښې څو اقوال دي.

(۱) يو جماعت وٽيلي دى چې جنسي نجوم مراد دى،
(۲) ثريا ستوري مراد دې، (مفسر هم دا قول اختيار كړې دې) مجاهد وغيره هم دا مراد اخستې دې.

(۳) سدى وانى چې زهره ستوري مراد دې، د عربو يوې قبيلې به ددې عبادت كولو،
(۴) بعضې حضراتو خپلو والا گياھ مراد اخستې ده، څنگه چې د الله تعالى قول واللهم
واللهم جنان كنې د اخفش هم دا قول دې.

(۵) وټيلې شوې دى چې محمد ﷺ ترې مراد دې،
(۶) بعضې حضراتو قرآن مراد اخستې دې، د نَجْمًا نَجْمًا نازلیدو د وجې نه، د مجاهد او
د فراء هم دا قول دې، ددې نه علاوه نور هم ډير اقوال دي، خو راجع قول ثريا دې، (فتح
القدیر شوکاني) ثريا د اووه ستورو مجموعه ده، شپږ په هغې كېنې ښكاره دى او يو پټ
دې، بعضې حضراتو د اووه نه هم زياته مجموعه وټيلې دى، خلق د ثريا نه د خپلو
نظرونو امتحان اخلى، په شفاء كېنې، قاضى عياض ليكلي دي، چې حضور ﷺ به د
ثريا اووه ستوري ليدل، او د مجاهد نه هم داسې قول مروى دې.

قوله: [إِذَا هُوَ: (ض)] أى سقط وغاب

قوله: مَاضِلٌ صاحبكم وما غَوَى: دا د عطف الخاص على العام د قبيلې نه دې، هلاکت
هر قسم گمراهي، که اعتقادی وی او که عملی، او غواية اعتقادی گمراهي، او بعضې
حضراتو وټيلې دى، هلال علمى گمراهي، غواية عملی گمراهي، او بعضې حضراتو
دواړو ته مترادف وټيلې دى.

قوله: عَنِ الْهُوَى: اسم مصدر (سمع) د نفس ناجائز رغبت، عَنْ الْهُوَى: د مَاضِلٍ سره
متعلق دې، يعنى د نبی عليه السلام يو كلام هم د نفس د خواهش نه نه وى.

قوله: إِنْ هُوَ: د هو مرجع نطق دې، كوم چې د ينطق نه معلومېږي.

قوله: يَوْحَى: دا د وحى صفت دې، د مجاز احتمال ختمولو د پاره.

قوله: عَلَيْهِ إِيَّاهُ: هموز منصوب متصل حضور ﷺ ته راجع دې، او مفعول اول دې، او
دويم ضمير منصوب منفصل كوم چې مفسر علام محذوف گرځولې دې، هغه مفعول
ثانى دې، او د وحى طرف ته راجع دې.

قوله: شَدِيدُ الْهُوَى: دا د موصوف محذوف صفت دې، كوم ته چې مفسر علام ملك
محذوف منلو سره اشاره كړې ده، مراد جبرئيل عليه السلام دې.

قوله: قُوْرًا: مرة قوت باطنى ته وانى، لكه علام، معرفت، حركت، او بعضې حضراتو د مرانه

علم، او بعضو حسن او جمال مراد اخستې دې، منظر حسن و نیلو سره هم دې معنی طرف ته اشاره شوې ده، همدلہ القوی ظاہری طاقت، یعنی اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام ته ظاہری او باطنی قوت بدرجہ اتم ورکړی دی.

قوله: لَأَسْتَوِي: علمه همدلہ القوی بالذی ددې عطف دې.

قوله: وهو بالأسفل الأعلى: جمله حالیه ده،

قوله: فَتَدُلُّ: تدلی نه ماضی واحد مذکر غائب، هغه راکوز شو، هغه زوړند شو، هغه نزدې شو، دا د قُلْتُ الدَّلْوَى الیونہ ماخوږ دې، ما په کوهی کښې دولچه زوړنده کړه. یا ورکوزه مې کړه.

سوال: نزدې کیدل د نازلیدو نه پس راځی، لہذا دا وئیل چې نزدې شو، او بیا نازل شو، مناسب نه معلومېږی؟

جواب: مفسر علام د زادی العرب اضافه کولو سره ددې شېبې جواب ورکړو یعنی جبرئیل علیہ السلام نزدې شو او بیا نور هم زیات نزدې شو، او بعضې حضراتو د مذکورہ شېبې جواب دا ورکړې دې چې په کلام کښې تقدیم او تاخیر دې، تقدیری عبارت دا دې لَمَّا تَدُلُّ یعنی جبرئیل علیہ السلام راکوز شو او نزدې شو.

قوله: قَاب قَوْسَيْنِ: القَاب والقَبه والقَاد القَبه المقداره په عربو کښې د ناپ او تول کولو مختلف طریقې دی، په هغې کښې یوه طریقه په قوس (کمان) سره د ناپ کولو هم وه، د قوس نه علاوه عربو به په نیزه یعنی کورا، ذراع الماء، الخطوة (قدم) القوس (لحقت) هتو، د)

شهادت او غټې گوتې د مینځ حصه، والأصم (انکسفت کسوفه) سره به نې هم ناپ کولو یعنی جبرئیل علیہ السلام حضور ﷺ ته دومره نزدې شو چې صرف د دوو کمانو مقدار پاتې شو، بعضې حضراتو وئیلې دی چې قاب هغه فاصلې ته وائی کوم چې د کمان د لاسکی او ژانې په مینځ کښې وی، او د دوو کمانونو دوه قاب وی.

قوله: أَوَادُنِي: کښې او په معنی د بل دې، لکه د الله تعالیٰ قول لَوَدُنِي کښې او په معنی د بل دې، او که او په خپله اصل معنی کښې وی، نو شک به د رانی یعنی کتونکې په اعتبار سره وی.

قوله: حَتَّى أَفْأَقَ: دا د محذوف غایت دې، تقدیری عبارت دا دې، اَبَى مَعَهُ اِلَهِمَّ اِلَاقَ

قوله: مَا كَذِبَ اِلَّا تَشْدِيدُ وَالتَّخْفِيفُ: دواړه قرأتونه سببیه دی، د تشدید په صورت کښې به ترجمه وی (کوم څه چې نبی علیه السلام اولیدل زړه په هغې کښې شک اونکړو)

قوله: من سورة جبرئيل: دا د ما بيان دې،

قوله: وَاَلَمْ يَكُنْ لَهُ دُعَاءُ مَلَكُوتِهِ: د تمارون دويم تفسير په تغلبونه سره کولو کښې دا اشاره اوکره چې تمارونه د تغلبونه معنی لره متضمن دې، او ددې صله (علی) راولړ صحیح دی.

قوله: الْمَأْمُورُ: مصدر او اسم ظرف دې قیام کول، سکونت اختیار رول، د اوسیدو ځانې، ض، که په صله کښې الی راشی نو پناه اغستل او که ددې صله لام وی نو مهربانی کول، لکه اوی له به هغه باندې نې مهربانی اوکره، په هغه نې رحم اوکړو.

قوله: لَقَدْ رَأَى: لام په جواب قسم دې، او قسم المسموحذوف دې.

قوله: من آیات ربه الکبری: من تبعیضیه دې، او د رأی مفعول دې، څنگه چې مفسر علام اشاره اوکره، او کبری د آیات صفت دې.

سوال: الآيات موصوف جمع ده، او کبری صفت واحد دې، په موصوف او صفت کښې مطابقت نشته؟

جواب: الآيات داسې جمع ده چې د هغې واحد مؤنث راولړ صحیح دی، ددې نه علاوه د فواصل رعایت ساتلو د پاره په دې کښې نور هم حسن پیدا شو.

په دې کښې دویم ترکیب دا هم کیدې شی، چې الکبری د رأی مفعول به، او من آیات ربه حال مقدم، تقدیری عبارت دا دې، لَقَدْ رَأَى الْآيَاتِ الْكُبْرَى حَالِ كَوْمَا مِنْ هَلَاكِ الْآيَاتِ ربه.

قوله: رَفُوفًا: قالین، رَفُوفًا غُفْرَةً شین قالین، خادر، شنه باغیچه، او ددې واحد رفرفة راخی (لغات القرآن).

قوله: أَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّى، استفهام توبيخی دې، لات د هغه بت نوم دې، کوم چې په کعبه کښې نصب وو، بعضې حضراتو وئیلی دی چې دا بت په طائف کښې وو، او دا د بنو ثقیف دیوتا (معبود) وو، ددې په تحقیق کښې بعضې حضراتو وئیلی دی، چې دا د لُتُ الْحِمْيَرِ نه ماخوډ دې، لات د اسم فاعل صیغه ده، اغړلو والا، ملاوولو والا، یو کس چې حجاجو ته به نې ستوان جوړول او ځکل به نې پرې، کلی وئیلی دی، چې د هغه اصل نوم صرمه بن غنم وو (خلاصة التفاسیر)، هر کله چې د هغه انتقال اوشو نو په کوم کانري چې به هغه کیناستو او ستوان به جوړول او ځکول به نې، خلقو د هغه کانري نه یې یو غټ بت جوړکړو، چې روستو خلقو د هغې عبادت شروع کړو، داهم هغه لات وو، (خلاصة التفاسیر).

قوله: عَزَّى: دا د اغز تانیث دې، دا د قبيلة غطفان د بت نوم دې، او بعضو وئیلی دی چې دا د یو بیول اونې نوم دې، حضور ﷺ خالد بن ولید دا اونه کټ کولو د پاره لیږلې وو،

کله ئې چې دا کټ کړه نو ددې نه د بهوت په شکل کښې يو ښاپيری بېرو ويختو والا، او لاس په سر باندې ايځودلو سره او په تيزه تيزه چغې وهلو سره راوتله، خالد بن وليد رضي الله عنه هغه قتل کړه، بيا هغوی حضور ﷺ ته اطلاع اوکړه نو حضور ﷺ او فرماښل چې هم دا عزى بت وو.

قوله: مَنَاءُ: دا يو کانړې وو، کوم چې د هذيل او د خزاعه بت وو، او حضرت ابن عباس رضي الله عنه او فرماښل چې دا د بنو ثقيف ديوتا (معبود) وو، دا د مَلِكِي نې نه ماخوځ دې، او ددې معنی د بهيولو ده، چونکه په دۀ سره به ډيره زيات خنار ذبح کيدل، چې د هغې د وجې نه به ډيره وينه بهيدله، ددې وجې نه ددې نوم مناء کيځودلې شو.

قوله: الْأَعْرَی: دا د ثالسه صفت ډم دې، يعنی د رتبې په اعتبار سره دريم نمبر دې. **سوال:** چې کله ثالسه يې اووئيل نو ددې آخری کيدل خپله معلوم شو، نو بيا دلته د آخری راوړلو څه ضرورت؟

جواب: الآخری صفت ډم دې، ځکه چې مراد په رتبه کښې تاخير دې، نه چې په ذکر او شمير کښې، ځنګه چې د الله تعالی قول دې **قَالَتُ أَعْرَهُمُ لَا لَهُمْ لِي مَضَاوِعُ**

قوله: الثَّانِي مَحْذُوفٌ: اللات خپل معطوفاتو سره د لَوَافِعُ مَعَى أَفْعُولِي مفعول اول، او لَفْنَه الْأَصْنَافُ مَعِ جمله استفهاميه مفعول ثانی دې.

قوله: تَلَك: ددې مشاراليه قسمة دې، کوم چې د ماقبل جمله استفهاميه نه مفهوم دې **قوله:** خِيَّزِي: دا د ضيز نه ماخوځ دې، په معنی د ظلم، د (پا)، د رعایت د وجې نه د ضاد ضمه په کسرې سره بدله کړې شوه، ځنګه چې په بيض کښې شوی دی، ځکه چې د (فعلي) وزن د صفت د پاره مستعمل نه دې.

سوال: مفسر علام د مجهول هاتفسير په معجمها سره ولې اوکړو؟

جواب: ددې مقصد يو اعتراض جواب کول وو.

اعتراض دا دې چې د اسماء نوم نه کيځودلې کيږي، ځنګه چې په ظاهره د مجهول هاتفسير معلوم کيږي، بلکه د مسمی نوم ايځودلې شی؟

د جواب خلاصه دا ده چې په کلام کښې حذف دې، اصل کلام سمیتم بها دې، او ددې مفعول محذوف دې، او هغه اصناما دې، ځنګه چې مفسر علام ښکاره کړو.

[پاټونه: ۳۱-۳۲]

وَأَمَّا مِنْ مِّمَّنْ عِنْدَ اللَّهِ (فِي السَّمَاوَاتِ) وَمَا أَرْزَاهُمْ عِنْدَ اللَّهِ (لَا يُفْقِئُ شَيْئًا عَنْهُمْ شَيْئًا) الْأَمِينُ
 يَقْدِرُ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ لَمْ يَكُنْ فِيهَا (لَمْ يَكُنْ) مِنْ جَنَادِهِ (وَيُطَوِّسُ) عَنْهُ لِقَوْلِهِ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنْ رِضَى وَيَعْلَمُونَ
 أَنَّهُ لَا يُوجَدُ بَيْنَهُمْ إِلَّا بَعْدَ الْإِذْنِ فِيهَا مَنْ ذَا الَّذِي يَنْشُدُ عِنْدَهُ إِلَّا يَدَّعِي (إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ
 لَيَكُونُنَّ الْمَلَائِكَةُ تَحِيَّةً الْأُنْثَى) حَيْثُ قَالُوا لَمْ يَنْتَ اللَّهُ (وَمَا أَهْمُ بِهِمْ) بِهَذَا الْقَوْلِ (مِنْ عِلْمَانِ) مَا
 (يَتَوَكَّلُونَ) فِيهِ (إِلَّا الظَّنُّ) الَّذِي تَحْتَمِلُونَهُ (وَأَنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا) أَمَّا عَنْ الْعِلْمِ فِيمَا الْمَطْلُوبُ فِيهِ
 الْعِلْمُ (فَاعْرِضْ عَنْ مَنْ تَوَلَّى عَنْ ذِكْرِنَا) أَنَّهُ إِنْ قَرَأَ (وَلَمْ يُؤْذِرْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا) وَهَذَا قَبْلَ الْآخِرِ بِالْجِهَادِ
 (ذَلِكَ) أَنَّهُ طَلَبَ الدُّنْيَا (مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعِلْمِ) أَنَّهُ يَهْتَدِي بِهَذَا عِلْمُهُمْ أَنَّ آثَرُوا الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ (إِنَّ رَبَّكَ هُوَ
 أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ اهْتَدَى) عَلِيمٌ بِهِمَا فَبِجَانِبِهِمَا (وَلَيْكُمَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ)
 هُوَ عَالِمٌ لَذَلِكَ وَمِنَ السَّمَاءِ وَالْمُهَنْدِي يُجِزِلُ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ (يُجِزِي الَّذِينَ أَسَاءُوا وَيَجْمَعُ عَمَلَهُمْ
 مِنَ الشَّرِّ وَغَيْرِهِ) (يَجْمَعُ الَّذِينَ أَحْسَنُوا) بِالْتَّوْحِيدِ وَغَيْرِهِ مِنَ الطَّاعَاتِ (بِالْحُسْنَى) الْخَيْرَةِ وَبَيْنَ الْمُخْسِينِ
 بِقَوْلِهِ (الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الرِّثْمِ وَالْفَوَاحِشِ إِلَّا اللَّغَمَ) هُوَ حِفْظُ الدُّنُوبِ كَمَا تَنْظُرُ وَالْقَلْبَةُ وَالنَّفْسَةُ هُوَ
 اسْتِغْنَاءٌ مِّنْ قَطِيعٍ وَالْمَقْنَى لَكِنَّ اللَّغَمَ يَغْفِرُ بِجَنَابِ الْكَبَائِرِ (إِنَّ رَبَّكَ أَسْمَى الْمَغْفُورَةِ) بِذَلِكَ وَيَقُولُ الثَّوْبَةُ
 وَنَزَلَ فِيمَنْ كَانَ يَقُولُ صَلَاتِنَا صَلَاتِنَا خَيْرًا (هُوَ أَعْلَمُ) أَنَّهُ عَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ مِنَ الْأَرْضِ) أَنَّهُ خَلَقَ
 أَبْنَاءَهُمْ أَتَمَّ مِنَ الثَّرَابِ (وَأَذَانُهُمْ أَجْمَعَةً) جَمْعٌ خَيْرٌ (فِي بَطْنِ أَمَانَتِهِمْ فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ) لَا تَمْدَحُوا عَلَى
 سَبِيلِ الْإِفْخَابِ أَمَّا عَلَى سَبِيلِ الْإِفْخَابِ فَخَيْرٌ (هُوَ أَعْلَمُ) أَيَّ عَالَمٍ (يَحْيِي الْقُلُوبَ)

توجه: او په آسمانونو کښې شومره فرشتې موجود دي، يعنې ډيرې فرشتې موجود دي، او د
 الله په نيز ډيرې عزت منډې هم دي، بيا به هم د هغوی سفارش شه فائده ورنکړي، خوروستو
 ددې نه چې الله دوی ته د شفاعت اجازت ورکړي، د خپلو بندگانو نه د چا د پاره چې او غواړي
 او د هغه نه راضي شي، د الله تعالی قول ولا يفتعون الا لمن ارتضى د وجې نه، او دا خبره
 معلومه ده چې د فرشتو سفارش به د اجازت نه پس وي، د چا مجال دې چې د هغه په
 مخکښې د اجازت نه بغير سفارش او کړي، ټپې شکه هغه خلق څوک چې په آخرت باندې يقين
 نه ساتي، نو هغوی د فرشتو د زنانو نومونه کېږي، په داسې توگه چې هغوی د فرشتو باره
 کښې وائي چې هغوی د الله لورنې دي، حالانکه دوی ته ددې مقولې باره کښې هيڅ علم
 نشته، او دوی په دې قول کښې د هغه خالي گمان تابعداري کوي، کوم چې دوی کړې دې، او
 يقيناً گمان د علم په عاتې هيڅ فائده ورکولې نشي، يعنې کوم څانې چې علم مطلوب وي هلته
 به گمان کار چلېدې نه شي، نو تاسو هم د هغه کس نه مخ واړوئ چې زموږ نه ذکر نه يعنې د
 قرآن نه مخ واړولو، او د هغه مقصد صرف د دنيا ژوند دي، او دا حکم د جهاد د حکم نه

مخکنې دې، او دا یعنی دنیا غوښتل د دوی د علم اشتهاء ده، یعنی ددوی د علم آخری منزل هم دا دې، چې دنیا له به آخرت باندې ترجیح ورکړی، بې شکه ستا پروردگار دوی لږه ډیرینه پیژنی، څوک چې د هغه دلارې نه واوریدو (گمراه شو)، او د هغه چا نه هم پوره خبردار دې چا چې د هدایت لار اختیار کړه، یعنی دې دواړو نه خبردار دې، لهذا دې دواړو ته به جزاء ورکړی، او په آسمانونو او زمکه کېنې چې څه دی هغه ټول د الله تعالی ملکیت دې، یعنی هغه د دې مالک دې، او په دې کېنې گمراه او هدایت موندونکی هم دی، هغه چې چالره او غواری گمراه نهې کړی او چاته چې او غواری هدایت ورکړی، چې هغه کس ته سزا ورکړی چا چې د شرک او کفر په وجه بد عملونه او کړل، او هغه خلقو ته د جنت صله ورکړی چا چې د توحید او طاعت په ذریعه نیک عملونه او کړل، اود نیکانو بیان نهې په دې خپل قول اللّٰهُ یُحْیِیوْنَ الْمَوْتِیْنَ افرمائیلو، نیکان هغه خلق دی چې د لوڼې لوڼې گناهونو نه ځان ساتی، او د بې حیا کارونو نه هم، مگر د وړو وړو گناهونو مرتکب کېږی، او لمم وړو گناهونو ته واتی، لکه یو نظر کتل، یو بوسه (مچو) اخستل، او یو ځل لاس وړل، دا استثنا منقطع ده، او معنی دا ده چې صفاتر به د کبائرو نه د اجتناب کولو د وجه معاف کړې شی، او بې شکه ستارې ډیر فراهه پښه کوونکې دي، ددې په ذریعه او توبه قیلولو په ذریعه (ارواڼ) آیت د هغه کس په باره کېنې نازل شو کوم کس چې د فخر په توگه او وئیل چې زموږ موندځونه، روژې، زموږ حج حالانکه هغه تاسو لږه ډیر خپرونی، کله چې هغه تاسو د خاورې ته پیدا کړی، یعنی ستاسو نیکه آدم ﷺ نهې د خاورې نه پیدا کړو، هر کله چې تاسو د مور په خټه کېنې ماشومان وئ، آجته د جنین جمع ده، لهذا تاسو د خپل ځانونو پاکي مه بیانوی، او که د نعمت د اعتراف په توگه وی نو بیا خو حسن ده، متقیانو لږه هغه ښه پیژنی.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: کَمِیْنٌ مَّلَکٌ کم خبریه، د کثرت د بیان د پاره دې، لهذا ملک اگر چې مفرد دې، خو په معنی د جمع کېنې دې، لهذا د لائق هماغهم مطابق دې، او کمر من ملک مبتدا و لائق ددې خبر، دواړه محلا مرفوع دی.

قوله: وَمَا أَکْرَمَهُم جملة تعجیبه ده، د فرشتو د زیات عزت بیانولو دپاره راوړلې شوې ده.

قوله: وَمَقْلُومًا أَنه لا توجد منهم إلا بعد الإذن لها: ددې عبارت د اضافي مقصد دا شبه لرې کول دی چې لائق هماغهم هغه نه معلومیږی چې د ملائکو سفارش به وی خو هغه په فائده مند نه وی، حالانکه د سر نه به شفاعت نه وی، مذکور عبارت سره مفسر علام جواب ورکړو، چې هماغه هماغه هماغه معنی کېنې دې.

دویم مقصد دا خود هم دی چې د شفاعت د پاره دوه خبرې ضروری دی، اول دا چې د

چا د پاره شفاعت کيږي الله تعالى د هغه په سفارش باندې راضي هم وي، دا خبره د لا
معي هماغه معناه معلوم کيږي

دويم دا چې شفاعت کونکي ته اجازت هم وي دا خبره د من ذا الذي يعصم عبيد الا بالله نه
معلوم کيږي، چې کله دواړه خبرې جمع شي هله به سفارش کيدې شي گني نه.

قوله أي عن العلم: په دې عبارت سره مفسر علام اشاره اوکړه چې من په معنی د عن
دې، او حق په معنی د علم دې.

قوله: ومنه الضال والمتهدى: ددې عبارت د اضافي مقصد د يو سوال جواب ورکول دي،
سوال دا دې چه آسمانونو او د زمکې او د وماهيا ملکيت د الله تعالى د پاره بالذات
ثابت دې، او کوم خيږ چې بالذات ثابت وي هغه خيږ معلول بالعله نه وي، حالانکه

لهي الله الغرني د ملك سموات والارض علت گرځولي دې؟

د جواب حاصل دا دې چې ليځي د اضرار او د هدايت تحليل دې، کوم چې ملك السموات
والارض وهيا کښې شامل دې. تقديري عبارت دا دې، **يُهلل ويهدى لهي** او دا هم
صحيح ده چې لام د عاقبت وي، مطلب دا چې تخليق د کائنات څکه دې چې په مخلوق
کښې به نيکوکار هم وي او گنهگار هم، نيکانو لره به نيکه بدله ورکړي کيږي او بدکارو
لره به بده بدله ورکړي کيږي.

قوله: الذين يجتنبون: الغرر د الله اُستوانه بدل دې، يا عطف بيان دې يا نعت دې، يا
د لطف محذوف مفعول دې، يا د مبتدا محذوف خبر دې، **أي هم الله**

قوله: اللّهُ: واره گناهونه، د لم لغوی معنی کم او وړوکي کيدل، ددې دا استعمالات
دي، **اللَّهُ المكان**، لږ ساعت قيام نه اوکړو، **اللَّهُ الطعام** لږه شان روتې خوړل، دغه شان يو
خيږ له صرف لاس وړل، يا هغې ته نيزدې کيدل، يا يو کار يو يا دوه ځل کول، په هغې
باندې دوام او استمرار نه کول، يا صرف په زړه کښې خيال تيريدل، دا ټول صورتونه په
لمه کښې راځي، هم ددې مفهوم او استعمال په وجه ددې معنی وړه گناه سره کيږي،
يعنی د يو لوڼې گناه د مبادياتو ارتکاب خو د لوڼې گناه نه ځان ساتل، يا يو گناه لره يو
يا دوه ځل کول، يا هميشه پريخودل، يا د يو گناه خيال په زړه کښې راتلل، خو عملا دې
ته نژدې نه ورتلل، دا ټول واره گناهونه دي، کوم چې به الله تعالى د لوڼې گناهونو نه بچ
کيدو د وجې معاف کړي.

قوله: استثناء منقطع: يعنی **إلا اللّهُ** مستثنی منقطع ده، يعنی په کباثرو کښې شامل نه
دي، او که په کباثرو کښې شامل وي نو مستثنی به متصل وي.

[ایاتولہ: ۳۳-۶۲]

اَلْاٰرْبَابِ الَّذِي تَوَكَّلُ عَنِ الْاِيْمَانِ ارْتَدَّ لَمَّا غَيَّرَ بِهِ وَلَوْلَا اِنِّي غَشِيْتُ جِلْبَابَ اللّٰهِ لَفُتِحَ لَكَ الْفُجُورُ لَ اَنْ
يَخِيلَ عَنْهُ عَذَابَ اللّٰهِ اِنْ رَجَعَ اِلَى جِرْمِهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ غَالِهِ كَمَا فَرَجَعَ وَاَعْطَى قَلِيلًا مِنْ اَعْمَالِ الْفُجُورِ
(وَالَّذِي) نَفَعَ الْبَاقِيَ مَخْرُودٍ مِنَ الْكُذِبَةِ وَهِيَ اَرْضٌ مَثَلَةُ كَالْمُخْرَجَةِ فَنَفَعَ خَابِرَ الْبَرِّ اِذَا وَصَلَ اِلَيْهَا مِنْ
الْحَرِّ (اَعْنِدَهُ عِلْمُ الْقَيْبِ قَبُوْرِي) يَغْلَمُ مِنْ جَهَنَّمَ اَنْ يَخْرُجَ عَنْهُ عَذَابُ الْاَجْرَةِ لَا وَلَوْ اَلْوَلَدُ بَرٌّ
الْمُفْرِجَةُ اَوْ غَيْرُهُ وَجَهَنَّمَ اَعْنِدَهُ الْمَقْفُولُ الَّذِي لِيَزَانَتْ بِغَضَبِي اَخْبَرَنِي (أَمْ) بَلْ (لَمْ يَكُنْ يَخْتَفِي) صُحُفٌ مُوسَى
اَسْفَارُ التَّوْرَةِ اَوْ صُحُفٌ قَبْلُهَا (و) صُحُفٌ (اِبْرَاهِيْمَ الَّذِي وُلِّي) ثُمَّ مَا اَمَرَ بِهِ نَحْوُ وَاِذَا اَتَى اِبْرَاهِيْمَ رَبَّهُ
بِكَلِمَاتٍ فَاتَمَّهَنَ وَهِيَ مَا (أَمْ) نَ لَا تَزِدُّوْا زَوْجَةً وَذَرُّوْا اُخْرَى) الْخَ وَانْ مُخْتَلَفٌ مِنَ الْفِيلَةِ اَيْ لَا تَخْبِلُ نَفْسُ
ذَنْبٌ غَيْرُهَا (وَأَنْ) اَيْ اِنَّهُ (لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعَى) مِنْ خَيْرٍ فَلَيْسَ لَكَ مِنْ شَيْءٍ غَيْرُهُ لِلْخَيْرِ هُمُ (وَأَنْ)
سَعَى سَوْفَ يُرَى يَنْصَرُ فِي الْاَجْرَةِ (لَمْ يُجْزَأْ الْجَزَاءُ اَلْوَلِي) الْاَتَمُّ يُقَالُ يُجْزِئُهُ سَعِي وَسَعِي (وَأَنْ)
بِالْفَتْحِ عَطْفًا وَفَرَى بِالْكَسْرِ اسْتِغْنَاً وَكَذَا مَا يَتَقَدَّمُ فَلَا يَكُونُ مَضْمُونُ الْجُمْلَةِ فِي الصُّحُفِ عَلَى الثَّانِي
(اِلَى رَبِّكَ الْمُتَّقِي) الْمَرْجِعُ وَالتَّصْوِيرُ بَعْدَ الْمَوْتِ فَيُجَازِيهِمْ (وَأَنَّهُ هُوَ أَصْحَكَ) مَنْ شَاءَ اَفْرَعَهُ (وَأَهْلَى) مَنْ
شَاءَ اَخْرَجَهُ (وَأَنَّهُ هُوَ اَمَاتُ) فِي الدُّنْيَا (وَأَحْيَا) لِلْبَيْتِ (وَأَنَّهُ عَلِقَ الزَّوْجَيْنِ) الصَّفِيْنِ (الذِّكْرُ وَالْاُنْثَى) مِنْ
نُطْقَةٍ مَتَى (اِذَا اُمْتُ) نَصَبٌ فِي الرَّحِمِ (وَأَنْ عَلَيْهِ الشَّافُ) بِالْفَتْحِ وَالْفَصْرِ (الْاُخْرَى) الْاُخْلَقَةُ الْاُخْرَى
لِلْبَيْتِ بَعْدَ الْاُخْلَقَةِ الْاُولَى (وَأَنَّهُ هُوَ اَغْنَى) النَّاسَ بِالْكَفَايَةِ بِالْاَمْوَالِ (وَأَقْنَى) اَعْطَى اَعْمَالِ الْمُتَشَدِّقَةِ
(وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الْيَقْرَى) هُوَ مُوَكَّبٌ خَلْفَ الْجُزْءِ كَانَتْ تُعْبَدُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ (وَأَنَّهُ اَهْلَكَ عَادًا الْاُولَى) وَفِي
فِرْعَانَ يَازْعَامَ الثَّنَوِيْنِ فِي الْاَلَمِ وَحَقَّتْ بِهَا خَيْرَةٌ وَهِيَ قَوْمُ عَادٍ وَالْاُخْرَى قَوْمُ صَالِحٍ (وَعَمُودًا) بِالضَّرْفِ اسْمُ
لِلْأَبِ وَلَا مَرْفَ لِلْقَبِيلَةِ وَهُوَ مَقْطُوفٌ عَلَى عَادًا (فَمَا اَنْقَى) مِنْهُمْ اَعْدَاءُ (وَقَوْمُ نُوحٍ مِنْ قَبْلِ) اَيْ قَبْلَ عَادٍ
وَقَوْمُ اَهْلِكْنَاهُمْ (اِنَّهُمْ كَانُوا اَهْمًا اُظْلَمُوا اُظْلَمُوا) مِنْ عَادٍ وَلَقَدْ يَطُولُ لَيْتُ نُوْحٍ فِيهِمْ فَلَيْتُ فِيهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ
اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا وَلَهُمْ نَجَى عَنِ اِيْمَانِهِمْ بِهِ يَزْدُوْنَةُ وَتَضَرُّوْنَةُ (وَالْمُؤْتَقِنَةُ) وَهِيَ فَرَى قَوْمُ لُوطٍ (اَقْوَى)
اَسْفَلَتْهُ بَعْدَ رَحْمَتِهَا اِلَى السَّمَاءِ مَقْلُوْبَةً اِلَى الْاَرْضِ بِاَنْزِلِ جَهَنَّمَ بِذَلِكَ (فَلَقَّا هَا) مِنَ الْجَحَاةِ بَعْدَ ذَلِكَ رَحًا
عَلَى اَنْهُمْ قَهْوِلًا وَفِي هُوْدٍ جَعَلْنَا غَالِيَهَا سَاطِلَهَا وَاَنْظَرْنَا عَنْهَا جَحَاةً مِنْ سِجِّيلٍ (لِقَائِي الْاَمْرِي) اَنْفُسُهُ
الدَّالَّةُ عَلَى وَخْدَانِهِ وَلَذَرَهُ (تَكَاذَبِي) تَفَشَّكَتْ اَيْهَا الْاِنْسَانُ اَوْ تَكْلِبِي (هَذَا) شَعْنُ (تَذِيْرِي) التَّذِيْرُ
الْاُولَى) مِنْ جَنْسِهِمْ اَيْ رَسُوْلٌ كَالرَّسُوْلِ قَبْلَهُ اَرْسَلَ اِلَيْكُمْ كَمَا اَرْسَلُوا اِلَى الْقَوْمِ مِنْ (اَزْوَاجِ الْاَزْوَاقِ) لَيْتَ
الْبَيَانَةِ (لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللّٰهِ) لَيْسَ (كَاَيُّهَا) اَيْ لَا تَكْتَبِيهَا وَتُظْهِرُهَا اِلَّا هُوَ مَخْفِيَةٌ (لَا يَخْبِيهَا اِلَّا) اِلَّا
هُوَ (اَقْبِنِ هَذَا الصَّحِيْحَ) اَيْ اَنْ لَوْ اَنْ (تَصْبِرِي) تَكْلِبِي (وَكُفْعَتِي) اَسْتَفْزَاءُ (وَلَا تَكُونِي) اِسْتِمَاعٌ وَغَنَى
وَوَجِدَهُ (وَأَنْتُمْ سَائِدُونَ) لَاهُوْنَ هَاطِلُونَ عَنَّا يَطْلُبُ مِنْكُمْ (فَاَسْتَفْزِدُوا يَوْمَ الَّذِي خَلَقْتُمْ) (وَاَعْبُدُوا) وَلَا
تَسْجُدُوا لِلْاَصْنَامِ وَلَا تَعْبُدُوا

ترجمہ: آیاتا ہفہ کس لیدلہی دے کوم چہ د ایمان نہ واوریدو، یعنی مرتد شو، کله چہ بہ ایمان باندے ہفہ تہ پیغور ورکری شو، او وے وئیل چہ ماتہ د اللہ د عذاب نہ ویرہ راغلہ، نو دہ د پارہ پیغور ورکونکے ددے خبرے ضامن شو چہ ہفہ بہ ددہ د طرف نہ د اللہ عذاب پہ خپل سر واخلی، کہ ہفہ د خپل شرک نہ واپس شی او د خپل مال نہ بہ دومرہ ورکری، نو دغه شان دا کس مرتد شو، او ہفہ کس د مقرر شوی مال نہ لہ حصہ ورکړہ، او باقی مال شے ہیسار کړو، اگدے د کدیہ نہ ماخوڈ دے، کدیہ د کانری پہ شان د زمکے ہفہ سخته حصہ چہ کوہی کنستو والا د کوہی د کنستلو نہ بند کړی، کہ چہ ہفہ دے کانری تہ اورسی، آیا دوی سرہ د غیب علم دے چہ ددے خبرے ورته پتہ دہ او ددے علمونو نہ یو علم دا ہم دے چہ دویم کس بہ د ہفہ عذاب پہ خپل سر واخلی، داسے نشی کیدے، او ہفہ کس ولید بن مغیرہ دے، یا ددہ نہ علاوہ بل څوک دی، او جملہ ائندہ رکت محلی اعلیٰ مفعول ثانی دے، آیا دوی تہ د د ہفہ څہ خبر ورکری شوے نہ دے کوم چہ د موسیٰ علیہ السلام پہ صحیفو کنبی دی، د تورات پہ سفر نامو کنبی یا ددے نہ مخکنبی صحیفو کنبی، او د ابراہیم علیہ السلام پہ صحیفو کنبی، چا چہ ہفہ حق پورہ کړو، د کوم چہ دے تہ حکم ورکری شوے وو، او چہ کله ابراہیم علیہ السلام لہ اللہ تعالیٰ د یو څو خبرو پہ ذریعہ امتحان اوکړو، کوم چہ ہفہ پورہ کړو، او الا لہ وازد وازدہ اُخری اللہ د (ما) بیان دے، دا چہ یو اوچتونکے بہ د بل وژن لہ نہ اوچتوی، او (ان حفظہ عن العطلہ دے، اے اے لہ لہ تحمل نفس کلب غولہا یقینا یو نفس بہ د بل نفس وزن اوچتولے نشی، او دا چہ انسان تہ بہ صرف د ہفہ د نیک عمل د کوشش صلہ میل وپری، د کوم چہ ہفہ کوشش کړی وی، چنانچہ ہفہ تہ بہ د غیر د سعی صلہ نہ ملا وپری، او دا چہ د ہفہ کوشش بہ دیر زړ اوکتلے شی، یعنی پہ آخرت کنبی بہ خپل سعی لہ اووینی، او بیا بہ ہفہ تہ پورہ پورہ بدلہ ورکری شی، وئیلے شی جہہ صعبہ ویرعی ما د ہفہ د سعی بدلہ ورکړہ، او دا چہ ستا پروردگار طرف تہ د هر غیز اتھا دہ، یعنی د مرگ نہ پس ستا پروردگار طرف تہ واپس کیدل دی، نو ہفہ بہ دوی تہ بدلہ ورکری، او کہ اُن بہ فتحی سرہ وی نو پہ الا لہ وازد وازدہ اُخری باندے بہ عطف وی، او کہ پہ کسرے سرہ وی نو جملہ بہ مستانفہ وی، او ہم دا دواړہ صورتونہ بہ پہ مابعد کنبی ہم وی، یعنی وائہو اُصلک نہ ہادن الاولی پورے، پہ دویم صورت کنبی بہ د راروانو جملو مضمون پہ مذکورہ صحیفو کنبی نہ وی، او دا چہ ہم ہفہ چا لہ چہ اوغواری خندوی ئی یعنی خوشحالہ کوی ئی، او چا لہ چہ اوغواری ژدوی ئی، یعنی خفا کوی ئی، او دا چہ ہم ہفہ پہ دنیا کنبی مرگ ورکوی او ژوندی کوی، د بعث د پارہ او دا چہ ہفہ مذکور او مؤثد دواړہ قسمونہ د نطفی نہ منی نہ پیدا کړل، کله چہ پہ رحم کنبی واپولے شی، او دا چہ د ہفہ پہ ذمہ کنبی دی پہ دویم

حُل پیدا کول، نشأۃ پہ مد او قصر سرہ، یعنی د اول تخلیق نہ پس دویم تخلیق او دا چہ مال د کفایت پہ ذریعہ ہفہ خلقو لہ مستغنی کرل، او مال نہ ورکرو، کوم چہ ہفہ جمع کرو، او ہفہ د شِعْرُہی رب دے، دا یو ستورے دے چہ د جَوَزَا نہ پس راخی، چہ د ہفہ پہ زمانہ جاہلیت کنبی د دے عبادت کیدلو، او ہفہ عادِ اولیٰ ہلاک کرل، او پہ یو قرآن کنبی تنوین پہ لام کنبی ادغام کولو سرہ، او د لام پہ ضمی سرہ بغیر د ہمزے نہ دے، او دا قوم ہود دے، (عاد، آخری د صالح علیہ السلام قوم دے، او ثمودیان نہ ہلاک کرل، ثمود منصرف دے د پلار نوم کیدو د وجہ نہ، غیر منصرف دے د قبیلے نوم کیدو پہ صورت کنبی، او ہفہ پہ عاد باندے معطوف دے، نو پہ دوی کنبی نہ یو ہم باقی پری نغودلو، او ددوی نہ مخکنبی قوم نوح علیہ السلام لہ یعنی د ثمودیانو او عادیانو نہ مخکنبی مونہ ہفہ ہلاک کرل، او بی شکہ ہغوی د عاد او ثمود نہ زیات ظالمان او سرکشہ وو، د نوح علیہ السلام پہ دوی کنبی د نہ نیم سوہ کالہ ایساریدو پہ وجہ، او ہغوی د ایمان نہ راوړلو سرہ سرہ ہفہ نہ تکلیف ہم رسولو، او ہفہ بہ نہ وھلو، او اولتہ کرے شوے کلی او ہفہ د قوم لوط کلی وو، چغترے کرل، یعنی ہغوی نہ د زمکے نہ برہ اوړلو نہ پس پہ زمکہ واپس راواچول، جبرئیل علیہ السلام تہ ددے حکم ورکولو سرہ، ددے نہ پس نہ دے کلو لہ پہ کانرو پت کرل (ہا غشی، لہ د ہیبتناکی بنکارہ کولو د پارہ مبہم ساتلے دے، او پہ سورہ ہود کنبی دی چہ مونہ ہفہ کلی لاندے باندے کرو، او مونہ پہ ہغوی باندے کانری اووړول، نو تہ دے انسانہ د خپل رب پہ کوم کوم نعمتونو کنبی کوم چہ دہفہ پہ وحدانیت او قدرت باندے دلالت کوی شک کوی، او ہفہ دروغ گنری، اے انسان دا محمد علیہ السلام د مخکنبی والوپہ شان ورونکی دے، یعنی د دے د مخکنبی رسولانو پہ شان دے، تاسو طرف تہ رالیړلے شوے دے، خنکہ چہ ہغوی خپلو قومونو تہ لیږلے شوے وو، نزدی راتلونکے نزدی راغلو، یعنی قیامت نزدی راغلو، او د اللہ نہ سوادے لہ بل شوک بنکارہ کولو والا نشته، یعنی ہم ہفہ بہ دا بنکارہ کوی، خنکہ چہ د اللہ تعالیٰ قول لا یملہا لوقہا الا ہود دے وخت بہ ہم اللہ بنکارہ کری، آیا تاسو دے کلام قرآن نہ پہ حیرانتیا کنبی یئ، او توقی کوئ، او د ہفہ پہ وعدو او وعیدونو او ریدو سرہ ژاړی نہ، او تاسو پہ غفلت کنبی پراته یئ، یعنی ستاسو نہ چہ د کوم خیز طلب کیږی تاسو د ہغی نہ پہ غفلت کنبی پراته یئ، نو تاسو اللہ تہ سجدہ او کرئ، چا چہ تاسو پیدا کرئ، او د ہفہ بندگی کوئ، او بتانو تہ سجدہ مہ کوئ، او مہ د ہغوی بندگی کوئ.

د قیوداتو فوائد او تسہیل

ہولہ: أفرأيت الذي تُولي: همزہ استفہام تقریر د پارہ دہ.

ہولہ: رأيت بمعنى أعيرني: الذي اسم موصول او صلہ مفعول اول.

قوله: وَأَعْطَى قَلِيلًا وَأَكْثَى: أعطى به تولى باندې معطوف دې، او قلیلاد مصدر محذوف صفت دې، أعطى اعطاء قلیل، قلیل مفعول به مگر خول هم صحیح دی

قوله: أَعْنَدَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ: الغر: همزه د استفهام انکاری ده، او جمله د رأیت مفعول ثانی دې.

قوله: تَوَلَّى: أَيْ لَسَمَ ثَمَّ ارْكَذَ: د اکثرو دا قول دې، چې ددې نه مراد ولید بن مقیره دې، او دا آیت هم د هغه باره کنبې نازل شوې دې.

قوله: أَعْطَاهُ مِنْ مَّالِهِ: أعطاه ضمیر مستتر د تولى فاعل مستتر طرف ته راجع دې، او (ها) ضمیر بارز د هُوَ د فاعل طرف ته راجع دې، یعنی ضامن په الذی تولى باندې دوه خیزونه لازم کړل، یو دا چې د توحید پریخودلو سره شرک طرف ته راشی، دویم دا چې د ضمان په عوض د مال یو مخصوص مقدار هغه ته ورکړی، او ضامن په خپل خان باندې صرف یو خیز لازم کړو، او هغه په آخرت کنبې د الله د عذاب ضمان دې.

قوله: تَمَرَّأَ أَمْرُهُ: ابراهیم علیه السلام دې احکامو لره په خوشحالی سره پوره کړل د کومو چې هغه ته حکم شوې وو، تَمَرَّأَ وَلَدَهُ وَكَوْنَهُ فِي النَّارِ وَغَصَّالٍ فَطَرَتْ هَجْرَتَ وَطَنٍ وَغِيْرَهُ

قوله: وَيَسَّانَ مَا: الْأَلَدُ وَالزَّادُ وَالدَّ اُحْرَى الْغَرُ، يعنى الْأَلَدُ، عا کنبې د ما نه بدل واقع کیدو د وجې نه محلا مرفوع دې، او مراد د مفسر علام د قول إلی آخره نه فهای الاممیک تعماری پورې دې.

قوله: بِالْفَتْحِ: عَطْفًا وَقَرَى بِالْكَسْرِ لِمَعْنَاهُ، يعنى دَأْتِ إِلَى رِيكَ الْمَعْنَى په ان کنبې دوه احتماله دی، اول دا چې په الْأَلَدُ وَالزَّادُ اُحْرَى باندې عطف کړې شی، او آن منصوب او وئیلې شی په دې صورت کنبې به فهای الاممیک تعماری پورې به د ما بیان وی، او آخر پورې به تول مضمون د صحف موسی او د صحف ابرهیم (علیهما السلام) کنبې وی، او که دا بالکسر او وئیلې شی، نو په دې صورت کنبې به إلی رِيكَ الْمَعْنَى نه آخر پورې جمله مستانفه به وی، او آخر پورې به مضمون په صحف ابرهیم او موسی (علیهما السلام) کنبې نه وی، بلکه صرف اول درېو (۱) الْأَلَدُ وَالزَّادُ وَالدَّ اُحْرَى (۲) اُنْ لِسَ لِلْأَسَانِ إِلَّا مَا سَعَى (۳) اُنْ سَعَى سَوَفَ تَزِي ثُمَّ يَهْرَءُ الْجَوَادُ الْأَوَّلَى، مضمون په صحف ابراهیم علیه السلام او موسی علیه السلام کنبې وی.

قوله: وَكَذَآ مَا بَعْدَهَا: د مابعد نه مراد وَأَنَّهُ أَهْصَكَ وَلَبِئْسَ نَهْ تَرِ وَأَنَّهُ عُلِقَ الزَّوْجَيْنِ الذِّكْرُ وَالْأُنْثَى پورې دې.

ملحوظه: عا فی صحف موسی کنبې د ما په بیان کنبې اُنْ یوولس (۱۱) خایونو کنبې واقع شوې دې، دا په دې صورت کنبې دی چې د إلی رِيكَ الْمَعْنَى په الْأَلَدُ وَالزَّادُ اُحْرَى باندې عطف کولو

سرہ ان مفتوح اووٹیلی شی، گنی خو صرف اول درې خایونو کنبې به ان مفتوح وی، او باقی اته خایونو کنبې به مکسور وی.

قوله: وَأَقْنَى: إقناءه ماضی واحد مذکر غائب، هغه جمع کرو، **أَمَى** أعطى المال الذى ائتمنته لثمة هغه مال کوم چې جمع کړې شی، او د خرچ کولو اراده نه وی، د **أَقْنَى** مفسرینو او اهل لغتو مختلف معنی بیان کړې دي، قتا هه فرمائى چې ابن عباس رضی اللہ عنہ ددې معنی ارضی، راضی کول، اخستلې ده، عکرمه د ابن عباس نه ددې معنی قنّع روایت کړې ده، په معنی د مطمئن کول، امام رازی فرمائى چې د انسان د ضرورت نه زیات کوم مال چه هغه ته ورکړې شی هغه إقناء ده، د ابو عبیده او نورو اهل لغت قول دې چې **أَقْنَى** د ثَمَّةَ نه مشتق دې، چې د هغې معنی محفوظ او باقی پاتې کیدونکې مال، مثلاً مکان، زمکه، باغات وغیره، ابن زید، ابن کیسان او اخفش د **أَقْنَى** معنی أفقر خودلې ده، یعنې هغه ئ فقیر کړو، ابن جریر هم دا معنی اخستلې ده، او همزه افعال ئې دسلب ماخذ د پاره اخستلې ده، لکه آشکی د سلب شکایت په معنی کنبې دې، د سیاق او سباق نه هم دا معنی معلومېږي، ځکه چې د سابق نه د متقابل څیزونو ذکر راروان دې، چې هغه چاته او غواړی غنى ئې کړی او چاته چې او غواړی فقیر ئې کړی،

قوله: هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ: شعری د اسمان د ټولو نه روښانه ستورې دې، دې ته کلب اکبر هم وئیلې شی، ددې نور هم مختلف نومونه دي، په انگریزئی کنبې دې ته **dog star** وائی، په عربو کنبې په ددې عبادت کیدلو، د قریشو قبیلې بنو خزاعه به په خاص توگه ددې عبادت کولو، وئیلې شی چې دا د نمر نه دریویش چنده زیاته رنرا کونکې دې، خو د زمکې نه ددې فاصله اته نوری کالو نه هم زیاته ده، ځکه دا د نمر نه وړه او لوړه رنرا کونکې ښکاری، د رنرا رفتار په یو سیکنډ کنبې یو لاکه چهیاسی هزار فی میل دې، ددې د عبادت ابتدا ابو کبشه کړې وو، کوم چې د سادات قریش نه وو، دې د حضور ﷺ د امهات د طرف نه جد اعلی دې، ځکه به قریشو حضور ﷺ ته ابن ابی کبشه وئیلو، په دې مناسبت سره چې کله حضور ﷺ د عربو د دین خلاف دعوت شروع کړو، نو خلقو بیا دوی ته ابن ابی کبشه وئیل شروع کړل، یعنې چې څنگه ابو کبشه په خپله زمانه کنبې د بت پرستی مخالف کولو سره ستاره پرستی شروع کړه، دغه شان حضور ﷺ د بت پرستی مخالفت کولو سره د خداپرستی دعوت ورکول شروع کړل، دا په سخته گرمې موسم کنبې د جوزا نه پس راخیژی، دې ته شعری یمانی هم وئیلې شی و ددې په مقابل کنبې یو شعری شامی دې، هغه هم د رنرا کونکې ستورو نه دې، هغې ته کلب اصغر وائی.

قوله: الْمُتَكَلِّفُ: إيهافه (الاتصال) نه اسم فاعل واحد مؤنث، جمع (المؤتفكات) الله کړې

شوی کلی، مراد د لوط علیہ السلام د قوم کلی دی، کوم چې د موجوده بحیره مردار په ځانې باندې آباد دی، چې د هغې د ټولو نه لوڼې ښار سندوم یا سدوم وو، د حضرت لوط علیہ السلام حکم نه منلو او د ظلم او لواطت په وجه الله تعالی دوی الته کرل، او د کانړو په باران سره ې تباہ او برباد کرل.

قوله: وفي هود: لهعلنا، صحيح دا وه چې وې هود فلما جاء أمرنا جعلنا عاليها سافلها ې فرمانيې وو، يا ې وې الحجر لهعلنا عاليها سافلها فرمانيې وو،

قوله: تلك: تماری: تفسیر په تشک سره کولو کښې ې اشاره اوکړه چې تفاعل د تعدد نې الفاعل نه خالی دې.

قوله: نفس: مفسر علام نفس محذوف منلو سره اشاره اوکړه چې کاشفه د موصوف محذوف صفت دې،

قوله: سامدون: الصود اللہو (ت) وقيل الاعراض وقيل الاستكمار، وقيل هو الغناء (لوبي، سندري)

[٥٤] سورة القمر

سورة القمر مكية الا سيهزم الجمع (اية) وهي خمس وخمسون اية

سورة القمر مکی دی، سوا د آیت: سیهزم الجمع نه، اوپه دې کښې پنځه پنځوس آیتونه دی.

[آیاتونه: ١- ٢٣]

اَفَتَرَى السَّاعَةَ فَرِحْتَ الْفَيْتَامَةَ وَالْحَقُّ الْقَمَرُ انْفَلَقَ فَلَقْنَيْنِ عَلَى أَبِي فُتَيْسٍ وَفَيْتَعَانَ ابْنَهُ لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُلِّطَ فَقَالَ اشْهَدُوا رِوَاةُ الشَّيْخَانِ (وَأَنْ يَرَوْا) أَيْ كُنَّا فَرِحْنَا (آيَةً) مُفْجِرَةً لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يُعْرَضُوا وَيَقُولُوا) هَذَا بِمَحْرُومَتَيْنِ قَوِيٍّ مِنَ الْبِرَّةِ الْقُوَّةِ أَوْ دَائِمٍ (وَكَذَبُوا) الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَأَتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ) فِي الْبَاطِلِ (وَكُلُّ أَمْرٍ مِنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ مُسْتَقَرٌّ) بِأَخِيهِ فِي الْخَيْرَةِ أَوْ النَّارِ (وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنَ الْآلِهَاتِمُ أَخْبَارٌ بِأَفْلاكِ الْأُمَمِ الْمَكْذُوبَةِ) رُسُلُهُمْ (عَافِيَهُمْ مُزْدَجَرٌ) لَهُمْ اسْمُ مُضْطَرَأٍّ أَوْ اسْمُ مَكَانٍ وَالدَّالُّ بِذَلِكَ مِنْ تَاءِ الْإِلْفِ وَالْوَازِعِزَّةُ وَزَعَزَتُهُ نَهْنَهُ بِطَلْقٍ وَمَا مُضْطَرَأُّ أَوْ مُضْطَرَفٌ (جِيكُمُ) غَيْرُ مَجْنُونٍ مُغْلُوفٍ أَوْ بِذَلِكَ مِنْ مَا أَوْ مِنْ مُزْدَجَرٍ (بِالْقَمَرِ) ثَامَّةٌ (فَمَا تَقْنِ) تَفْعُ لَهُمْ (النُّجُومُ) جَنَعٌ نَدِيرٌ يَتَقْنَى مُنْذِرٌ أَيْ الْأُمُورِ الْمُنْذِرَةِ لَهُمْ وَمَا لِلْقَمَرِ أَوْ لِلنُّجُومِ الْإِتْكَارِيَّةُ وَهِيَ عَلَى الثَّانِي مَفْعُولٌ مُقَدِّمٌ (قَتُولٌ عَنْهُمْ) هُوَ فَاتِدَةٌ مَا قَبْلَهُ وَتَمَّ بِهِ الْكَلَامُ (يَوْمَ يَرِيدُ الدَّاعِرُ) هُوَ إِسْرَافِيلُ وَنَاصِبٌ يَوْمَ يَخْرُجُونَ بَعْدَ (إِلَى شَيْءٍ) وَكُنْهُمْ بِعِصْمِ الْكَافِ وَتَكُونُهَا أَيْ مُنْكَرٌ تَكْرَهُهُ النَّفُوسُ وَهُوَ الْحَسَابُ (عَاشَعًا) أَيْ ذَلِيلًا وَفِي قِرَاءَةِ خُشْعًا بِعِصْمِ الْخَاءِ وَفَتْحِ الشَّيْنِ مُشَدَّدَةً (أَبْصَارَهُمْ) خَالٍ مِنَ الدَّاعِلِ (يَخْرُجُونَ) أَيْ النَّاسُ (مِنْ الْأَجْدَاثِ) الْقُبُورِ (كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُنْتَشِرٌ) لَا يَنْدُونَ أَيْنَ يَلْجَأُونَ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجِرَّةِ وَالْخُفْلَةِ خَالٍ مِنَ فَاعِلٍ يَخْرُجُونَ وَكَذَا قَوْلُهُ (مُطْلَعِينَ) مُنْزَعِينَ عَادِيٍّ اغْتَالَهُمْ (إِلَى الدَّاعِرِ) يَقُولُ الْكَافِرُونَ) مِنْهُمْ (هَذَا يَوْمَ عَرِيسٍ) صَغَبٌ عَلَى

الکافِرِينَ مِمَّا فِي الْمَذَلِّ (يَوْمَ هِيَ بَارِئَةٌ عَنِ الْكَافِرِينَ) کذبت قلبہما قبل فرس (قورمور) ثالث العمل
 بِنَفْسِي قَوْمٍ (فَلَمَّا بُوْءَ عَهْدُهُمْ) نوحا (وَالَّذِينَ أَقْبَلُوهُ فَجَعَلْنَاهُمْ فِي الْقُرْأَةِ أَشْتَبَ) وغیرہ (لِذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ) بالفتح ای
 بانی (مغلوب فانتصر) (فَلَمَّا خَسَفَ) بالقحیْب (وَالشَّدِيدِ) (أَبْوَابُ السَّمَاءِ) بِمَا مُنْتَبِهٍ مُنْصَبَتْ انْصَبَتْ ذَهَبًا
 (وَلَقَدْ كَرَّمْنَا الْأَرْضَ عَیُّوْلًا) نفع (فَالْتَفَتْنَا النَّامُ) غاء السماء والأرض (عَلَى أَرْضٍ خَالٍ) (وَلَقَدْ كَرَّمْنَا) لُحْنٍ بِوَلِي
 الْأَزَلِ وَهُوَ هَلَاكُهُمْ فَرَكًا (وَمَحَلَّاهُمْ) ائنی نوحا (عَلَى سَبِيلِنَا) (ذَاتُ الْوَاحِشِ) وَهُوَ مَا تُشَدُّ بِهِ الْأَلْوَابُ مِنْ
 النِّسَامِ وَغَيْرِهَا وَأَعْدَاهَا دِثَارٌ مِّمَّا تَبَّ (تَجَرَّيْ بِأَعْيُنِنَا) بِغَزَايَ مِمَّا أُنِي مَحْلُوطَةٌ (جَزَامٌ) مَنْصُوبٌ بِفَعْلِ مُفْتَرٍ
 أُنِي أَغْرَقُوا انْصَارًا (لَمَنْ كَانَ كُفِرًا) وَهُوَ نوح عَلَيْهِ السَّلَام وَلَمَّا كَفَرَ بِالْبَنَاءِ لِلْفَاجِلِ أُنِي أَغْرَقُوا جَدًّا لَهُمْ
 (وَلَقَدْ تَرَكْنَاهُمَا) أَنْفَلْنَا عَلَيْهِ الْفِلْعَلَةَ (أَيُّهَا) لَمَنْ يَغْتَبِرُ بِهَا أُنِي شَاعَ خَبَرُهَا وَاسْتَفْزَرَ (أَقْبَلَ مِنْ مَّذَكَّرٍ) فَخَبِرَ
 وَفُضِّطَ بِهَا وَأَصْلُهُ مُذَكَّرٌ أَهْدَلَتِ الْهَاءُ دَالًا مَهْمَلَةً وَادْغَمَتْ فِيهَا (فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذْرِي) ائنی ائذاري
 اسْتَظْهَرُوا تَقَرُّرَ وَكَيْفَ خَبَرٌ كَانَ. وَهِيَ لِلشَّلَالِ عَنِ الْحَالِ وَالْمَعْنَى خَفَلَ الْمُخَاطَبِينَ عَلَى الْإِفْزَارِ بِوَلُوحٍ عَذَابِهِ
 تَعَالَى بِالْمُكَلِّبِينَ لِنُوحٍ مَوْقِعِهِ (وَلَقَدْ يَسْرْنَا) الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ سَهْنًا لِلْجَفْظِ وَهَيَّأَنَاهُ لِلتَّذَكُّرِ (أَقْبَلَ مِنْ مَّذَكَّرٍ)
 مُثَبِّطٌ بِهِ وَخَافِطٌ لَهُ (وَالْإِسْطِظْهَارُ) بِمَعْنَى الْأَمْرِ أُنِي اخْفَظُوا وَاعْظُوا بِهِ وَلَيْسَ يُخَفِظُ مِنْ تَحْبُّبِ اللَّهِ عَنْ ظَهْرِ
 الْقَلْبِ غَيْرِهِ. (كَذَّبَتْ عَادٌ) بَنِيهِمْ هُودًا فَعَذَّبُوا (فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذْرِي) ائذاري لَهُمْ بِالْعَذَابِ قَبْلَ نُزُولِهِ
 أُنِي وَقَعَ مَوْقِعُهُ وَقَدْ بَيَّنَّ بِقَوْلِهِ (إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا) أُنِي شَدِيدَةً الصَّوْتِ (فِي يَوْمٍ تَخْشَى) شُلُومَ
 (مُسْتَقِيمٍ) ذَاتِ الشُّلُومِ أَوْ قُوَّتِهِ وَكَانَ يَوْمُ الْأَرْبَعَاءِ آخِرُ الشَّهْرِ (تَرْجِعُ النَّاسُ) تَقْلَعُهُمْ مِنْ خُفْرِ الْأَرْضِ الْفَنَسِينَ
 فِيهَا وَتَصْرَعُهُمْ عَلَى رُؤُوسِهِمْ فَتَقْدَرُ رِقَابُهُمْ فَتَبِينُ الرُّؤُوسُ عَنِ الْجَسَدِ (كَأَنَّهُمْ) وَخَالَهُمْ مَا ذُكِرَ (أَعْيَانُ)
 أَصُولُ (تَحُلُّ مُنْقَطِعٍ) مُنْقَطِعٌ سَاقِطٌ عَلَى الْأَرْضِ وَشَبَّهُوا بِالتَّخْلِ لِطَوْلِهِمْ وَذُكِّرَ هُنَا وَأُنْثِيَ فِي الْخَافَةِ (تَحُلُّ
 خَاوِيَةٍ) مُرَاعَاةً لِلْفَوَاصِلِ فِي الْمَوْضِعِينَ (فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذْرِي) (وَلَقَدْ يَسْرْنَا) الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ قَبْلَ مَنْ مَذَكَّرَ

ترجمہ: شروع کوم د الله په نوم سره چې ډیر مهربانه او رحم والا دي، قیامت نژدې راغلو او
 سپوږمې اوشلیده، یعنی تکرې تکرې شوه، یو تکره په جبل ابی قیس باندې او بله په
 جبل قعیق باندې وه، د حضور د معجزې په توګه، کله چې د حضور ﷺ نه د معجزې
 سوال اوکړې شو نو وی فرمائیل چې ګواه شی، «رواه الشیخان» او که د قریشو کافران د
 نبی علیه السلام یو معجزه اوګوری لکه شق القمر نو اعراض کوی او وائی چې دا لوی جادو
 دي، طاقتور جادو دي، دا مرة بمعنی قوه یا بمعنی دایم د مخکې نه راروان، او دي
 خلقو د نبی ص تکذیب اوکړو او په باطل کښې شي د خپلو خواهاشاتو تابعداري اوکړه، او هر
 یو ګار که د خیر وی او که د شر، ددې په مستحقینو باندې په جنت یا دوزخ کښې واقع
 کیدونکې دي، اویقینا دوی ته د خپلو رسولانو د تکذیب کونکو خلقو خبر راغلي دي، چې
 په هغې کښې ددوی دپاره خبرداري دي، مزدجر اسم مصدر دي یا اسم مکان دي، او دال په

تاء افتعال سره بدل کړې شوې دې، او (ازدجرت) د (زجرت) په معنی کښې دې، یعنی ما هغه په سختی سره اورتلو، او (ما) موصوله ده یا موصوفه، او قرآن د کامل عقل خبره ده، خو دوی ته ویرولو والا خبرو هم څه فائده ورنکړه، نذر د نذیر جمع ده، په معنی د منذر، یعنی هغه خبرې چې دوی لره ویرونکې وې او (ما) د نفی د پاره دې، یا استفهام انکاری ده، په دویم صورت کښې به د لغن مفعول مقدم وی، نو اې نبی ﷺ تاسو دوی نه مخ واړوئ، یا د ماقبل فائده ده، او په دې باندې کلام تام شو، په کومه ورځ چې آواز کونکي یو ناخوښه څیز طرف ته آواز اوکړی، او هغه اسرافیل علیه السلام دې، او د یومرناصب روستو راتلونکې مخرجون دې، لگړد کاف په ضمې او سکون سره دې، یعنی ناخوښه څیز کوم لره به چې نفسونه د هغې د سختوالي د وجې نه ناخوښه گنړی، او هغه حساب دې، دا خلق به ذلت سره نظرونه ښکته کړي او په یو قراءت کښې حَقُّعَاد خاء په ضمې او شین مشدد سره، د قبرونو نه په تیزنی سره را اوځي، حَقُّعَاد مخرجون د ضمیر فاعل نه حال دې، گویا چې هغوی خواره ملخان دی، هغوی ته به د ویرې د وجې نه دا پته نه لگی چې هغوی کوم طرف ته روان دی، او جمله د مخرجون د فاعل نه حال دې، او دغه شان د الله تعالی قول مبطمین دې، یعنی په تیزنی سره به د آواز کونکي طرف ته ځی، په دوی کښې به کافران او وائی دا سخته ورځ ده، یعنی په کافرانو باندې سخته ده، څنگه په سورة مدثر کښې یومر عبید علی الکافین دی. ددوی نه یعنی د قریشو نه مخکښې قوم نوح هم زمونږ بنده (نوح علیه السلام) دروغ گټلې وو، او مجنون وئیلو سره ئې رتلې وو، یعنی کنخلو وغیره سره ئې رتلې وو، نو هغه خپل رب ته سوال اوکړه الی په فتحې سره، یعنی بالی دې څه بې بس یم، ځما مدد اوکړه، نو مونږ د اسمان دروازې د تیز بهیدونکې اویو د پاره کولاؤ کړې، ففعلنا کښې تاء په تخفیف سره او تشدید سره، نو مونږ د زمکې چینو لره جاری کړې نو د زمکې چینې رااوختکیدلې، بیا اوبه ملاؤ شوې یعنی د زمکې او آسمان اوبه په داسې حالت باندې شوې چې په کوم حالت باندې د ازل نه مقدر شوې وې، او هغه حالت ددوی غرق کیدل او هلاکیدل وو، او مونږ نوح علیه السلام د تختو او میخونو والا کشتی کښې سور کړو، دَسْر هغه څیز دې چې د هغې په ذریعې سره تختي یوځانې کولې شی، میخونه وغیره، ددې واحد دَسَار دې، لکه کتب د کتاب جمع ده، کومه چې زمونږ په نگرانی کښې زمونږ د نظرونو مخې ته یعنی زمونږ په حفاظت کښې چلیدله، هغوی د هغه کس په انتقام کښې غرق کړې شو د چا چې ناشکری شوې وه، جزاء د فعل مقدر د وجې نه منصوب دې، اَمِی اَمْرُوا النَّصَارَ (انصاما) او هغه کس نوح علیه السلام وو، کفر معروف هم وئیلې شوې دې، یعنی دوی غرق کړې شول د هغه د نافرمانی کولو د وجې نه، بې شک مونږ دې لره یعنی دا کار (واقعه) ښه جوړولو سره باقی اوستاته، د هغه کس د

پارہ چہ ددی واقعی نہ عبرت حاصل کری، یعنی ددی واقعی خبر خور شو، او باقی پاتی شو، نو آیا شوک شتہ نصیحت حاصلونکي، یعنی عبرت او نصیحت حاصلونکي، د مذکور اصل مذکور دی، تاء پہ دال مہملہ سرہ بدلہ کری شوہ، دغہ شان ذال معجمہ پہ دال سرہ بدل کری شو، او بیا دال پہ دال کنبی ادغام کری شو، نو خنگہ وو زمونہ عذاب، او ویرول، نذر عقی لذاری استفہام تقریری دی، او کیف د کان خبر دی، او کیف د حالت نہ سوال کولو د پارہ دی، او معنی د ایت مخاطبینو لہ د نوح علیہ السلام پہ مکذبینو باندی د عذاب د واقع کیدلو اقرار باندی آمادہ کوی، چہ عذاب پہ خانی باندی واقع شوې دی، او دانی خیل قول انالرساء الفرسہ بیان کرو، چہ مونہ پہ دوی باندی پہ یو منحوس ورغ کنبی د ہمیشہ نموست والا یو تیزہ مسلسل چلیدونکي طاقتورہ سیلی را اولیہلہ، یعنی سخت اواز والا، او ہغہ د میاشتی آخری چارشنبہ وہ، چہ پہ کندو کنبی پتہ خلقو لہ ئی ہم بہر اویشتل، او دوی ئی سر د لاندي راویشتل، او ددوی ختو نہ بہ ئی ماتول، چہ د ہغی د وجہ نہ بہ ددوی سرو نہ د جسم نہ جدا کیدل، یعنی ددوی مذکورہ حالت داسی وو، گویا چہ ہغوی پہ زمکہ باندی پرتی د کتہ کری شوو کھجورو تہی وی، او ددوی ایدو قد کیدو د وجہ نہ ددوی مشابہت ئی کھجورو تنو سرہ ورکرو، نخل دلتہ مذکر او پہ سورۃ حاقہ کنبی مونث، پہ دواوہ خایونو کنبی د فواصل د رعایت د وجہ نہ، نخل حاقہ مونث ذکر کرو، نو خنگہ وو زمونہ عذاب او ویرول، او بی شکہ مونہ قرآن د نصیحت د پارہ آسان کری دی، نو شتہ شوک نصیحت حاصلونکي؟

د قیوداتو فوائد او تسہیل

قوله: قربت القیامة: د اقرب تفسیر پہ قرب کنبی ئی کولو سرہ اشارہ او کرہ چہ مزید پہ معنی د مجرد دی. لکہ اقرب معنی قدر

سوال: مجرد د مزید سرہ ولې تعبیر کری شو؟

جواب: د قرب پہ معنی کنبی مبالغہ بنکارہ کولو د پارہ، خکہ چہ د حروف زیاتوالی د معنی پہ زیاتوالی باندی دلالت کوی.

قوله: انشأ القمر: القمر دیار لسمی او خور لسمی شپې مینخن سپوږم ته وائی، ددی نہ مخکښی سپوږم ته هلال، او خور لسمی شپې ته بدر وائی.

قمر نظام شمسی ته د ټولو نه نزدی سیارہ ده، د سابقہ تحقیق مطابق قمر د زمکې نہ دوه لاکھه څلوېښت زره میلہ لرې ده، خو اوس د نوې تحقیق مطابق د زمکې نہ د قمر فاصلہ دوه لاکھه شپږیشت زره نهه سوه او یا عشاریہ نهه میلہ ده، ددی نہ مخکښی دومره

صحیح ناپ شوی نه وو، کوم چې د کیلی فورنیا (امریکه) یونیورسټی د رصد گاه نه خوشې کړې شوي اپالوگیاره کښې لگیدلې د پیمانش آلې په ذریعہ معلوم کړې شوي دي، اپالوگیاره ۱۹ جولائی د چارشنې په ورځ ۱۹۶۹ کښې په خلائی سفر باندې راون شوي وو.

فوله: قوي اودائم: ددې اضافي مقصد د مستمر معنی بیانول وو، مفسر علام د مستمر دوه معنې بیان کړې دي، اول بمعنی قوي، په دې صورت کښې به د مرة نه ماخوډ وی، ځکه چې د مرة معنی د قوت ده، چې یو کار قوي او مستحکم شی نو ونیلې شی الله العلی ای قوي واسعکم، مطلب دا دې چې دا ډیر طاقتور جادو دې، دویم په معنی د دافسره، په دې صورت کښې به د استمرار نه مشتق وی، ددې معنی ده دائمی یا چه دمخکښې نه راروان وی.

مطلب دا چې حضور ﷺ د شپې او ورځې چې کومه جادوگری شروع کړې ده، دا هم د هغې یو کړی ده، د مذکورہ معانیو نه علاوه د مستمر دوه نورې هم معنې دي، کومې چې بعضې مفسرینو اختیار کړې دي، اول تیریدونکې، فنا کیدونکې، باقی نه پاتې کیدونکې، په دې صورت کښې به مستمر د ماږ په معنی د ذاهب نه ماخوډ وی، په دې صورت کښې به مطلب دا وی چې څنگه نور جادو تیر شو داسې به داهم تیر شی، او د دې اثر به هم ډیر وخت پاتې نشی، دویمه معنی د ناخوشگوار، بې مزې، د تریو کپړې، په دې صورت کښې به د مزنه مشتق وی، چې د هغې معنی ده تریخ، په دې صورت کښې به مطلب دا وی چې څنگه یو تریخ څیز د حلق نه لاندې نه ځی، دغه شان د محمد ﷺ خبرې هم زموږ د حلق نه لاندې نه ځی.

سوال: د کذبوا عطف په معرضوا باندې دې، معطوف علیه مضارع دې، او معطوف ماضی، په دې کښې څه نکتہ ده؟

جواب: په دې کښې دا نکتہ ده چې د ماضی صیغه راوړلو سره ئ دا اشاره اوکړه چې تکذیب او د خواهشاتو تابعدارۍ ددوی زور عادت دې، دا څه نوې نه دې.

فوله: وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنَ الْاَنْبَاءِ مَا لِيَهُمْ مَزْجَر: کښې (من) بتعصیه دې، مراد د امم مکذبه هغه خبرونه دي کومې چې په قرآن کښې بیان شوي دي.

فوله: مُزْجَر: مصدر میمی دې، په معنی دازدجار دې، اسم مکان هم کیدې شی یعنی دوی ته داسې خبرونه راغلل کوم چې په مقام د اذهار کښې دي، من الانباء د حال کیدو د وجې نه په محل د نصب کښې دې، او (ما) ذوالحال دې، (ما) موصوله او موصوفه دواړه

کیدے شی، او پہ دواړه صورتونو کښې (ما، د (جاء) فاعل دې، او (فیه) خبر مقدم، او مودعہ مبتدا مؤخر، او جملہ د (ما، صلہ ده

قوله غیر مبتدا محذوف: ای هو حکمہ.

قوله مُطْعَمِينَ: اطماع نه اسم فاعل دې، او د یخرجون د ضمیر نه حال دې، معنی څه به نې اوچت کړې وی او په منډه به ځی

قوله يَقُولُ الْكَافِرُونَ: دا جملہ مستانفہ ده. په دې صورت کښې به د یو سوال مقدر جواب وی، د قیامت د ورځې دستخوالې او هیبتناکۍ د بیان نه سوال پیدا کیږي، چې په دغه وخت به د کافرانو څه حالت وی؟

جواب نې ورکړو چې هغوی به وائی چې دا خو ډیره سخته ورځ ده او بعضې حضراتو د یخرجون د ضمیر نه حال ګرځولې دې، خو په دې صورت کښې به یو سوال پیدا کیږي، چې جملہ کله حال وی نو په دې کښې رابط ضروری وی، حالانکه دلته څه رابط نشته؟

جواب: مفسر علام منهم مقدر منلو سره ددې سوال جواب ورکړې دې.

قوله: أَيْتُ الْقَلْعِ لِعَنَى قَوْمٍ: په دې عبارت سره هم د یو سوال مقدر جواب مقصود دې.

سوال: قوم کوم چې مذکر دې، د کذبت فاعل دې، په فعل او فاعل کښې مطابقت نشته؟

جواب: قوم د معنی په اعتبار سره مؤنث دې، یعنی د امة په معنی کښې دې، په افراد کثیره باندې د مشتمل کیدو د وجې نه مؤنث معنوی دې.

قوله: لِهَرْنَا الْأَرْضَ عَيُونًا: عیونا تمیز کیدو د وجې نه منصوب دې، کوم چې د مفعول نه

محول دې، تقدیری عبارت دا دې لِهَرْنَا عَيُونِ الْأَرْضِ، او بعضې حضراتو د فاعل نه

محول ګرځولې دې، تقدیری عبارت به دا وی، انْفَعَرَتْ عَيُونُ الْأَرْضِ:

[ایاتونه: ۲۳-۴۰]

اَكْذَبَتْ تَمُودَ بِالْأَنْدَادِ، جَمْعٌ نَدِيرٌ بِمَعْنَى نَدِيرٍ أَيْ بِالْأَنْدَادِ الَّتِي أَنْزَلْنَاهُمْ بِهَا نَبِيَّهُمْ صَالِحٌ إِنَّ لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ وَتَنَبَّؤُهُمْ فَقَالُوا أَتَنْبَأُ عَلَى الْأَشْيَاقِ أَمْ إِنَّا أَزْوَاجٌ صِفَاتٌ لَشَرٍّ أَتَنْبَأُهُمْ مُفسِّرٌ لِلْفِعْلِ التَّانِبِ لَهُ وَالْإِسْطِغَامِ بِمَعْنَى التَّمَنِّي كَيْفَ تَنْبَعُ وَتَخْرُجُ جَنَاحُهُ كَبِيرَةٌ وَهُوَ وَاجِدٌ بِنَا وَلَيْسَ بِمَلِكٍ أَيْ لَا تَنْبَعُ إِلَّا إِذَا، إِنَّ التَّنَبُّهَ أَيْ تَنَبَّأَ، ذَهَابَ عَنْ الصَّوَابِ رَوَّعَهُ جُنُونٌ أَلْقَى، بِتَخْفِيقِ الْهَمَزَيْنِ وَتَنْهِيلِ الثَّانِيَةِ وَادْخَالِ أَلِفٍ بَيْنَهُمَا عَلَى الْوُجْهِينِ وَتَرْكِهِ الْيُكْرَ الْوُجْهِ عَلَيْهِمِنْ يَنْبَأُ أَيْ لَمْ يَخُذْ إِلَيْهِ (بَلْ هُوَ كَذَّابٌ) فِي قَوْلِهِ إِنَّهُ أَوْجَى إِلَيْهِ مَا ذَكَرَ (أَشْرَ) مَتَكَرٍ بَطَرٌ قَالَ تَعَالَى (سَيُكَلِّمُونَ عُذًّا) فِي الْآخِرَةِ (مَنْ الْكَذَّابُ الْأَوَّلُ) وَهُوَ هُمْ بَأَن يُغْلَبُوا عَلَى تَكْذِيبِهِمْ نَبِيَّهُمْ صَالِحًا (إِنَّا مُرْسِلُونَ النَّاقَةَ) مُخْرِجُونَهَا مِنَ الْهَضْبَةِ الْمُشْرِغَةِ كَمَا سَأَلُوا

فَنفَعُ مِخْنَةً لِّخَيْرِهِمْ فَأَرْسَلْنَاهُمْ بِمَا صَلَحَ أَيُّ النَّظَرِ مَا لَهُمْ صَابِقُونَ وَمَا يُنْتَعِ بِهِنَّ (وَاصْطَلَبُوا)
 الطَّاءُ بَدَلُ مِنْ تَاءِ الْإِلْفِ قَالَ أَيُّ صَبْرٍ عَلَى أَذَاهُمْ وَتَوْبَتُهُمْ أَنَّ الصَّادِ قِيَمَتُهُ مَقْسُومٌ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الثَّانَةِ يَوْمَ
 لَهُمْ وَيَوْمَ لَهَا (كُلُّ يَرْبٍ) نَصِيبٌ مِنَ الْمَاءِ (مُحْتَضِرٌ) يَحْضُرُهُ الْقَوْمُ يَوْمُهُمْ وَالثَّانَةِ يَوْمُهَا فَتَضَاوَا عَلَى ذَلِكَ
 ثُمَّ مَلَّوْهُ فَهَمُّوا بِقَتْلِ الثَّانَةِ (فَتَدَاوَا صَاحِبَهُمْ) لِقْدَارًا لِيَقْتُلَهَا (فَتَحَاطَلَى) تَنَازَلَ السَّيْفُ (فَقَعَقَ) بِهِ الثَّانَةَ أَيُّ
 قَتَلَهَا مُوَافَقَةً لَهُمْ (فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَكَدَّرِي) إِذْ دَارِي لَهُمْ بِالْعَذَابِ قَبْلَ نَزْوِلِهِ أَيُّ وَقَعَ مَوْقِعُهُ وَبَيْنَهُ يَقُولُهُ (إِنَّا
 أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيَّعَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا كَالْكَاشِمِيرِ الْمُحْتَظِرِ) هُوَ الَّذِي يَخْجُلُ لِقِيَمَتِهِ خَطِيرَةً مِنْ بَابِ الشَّجَرِ وَالشُّوكِ
 يَخْفِظُهُنَّ فِيهَا مِنَ الدَّنَابِ وَالسَّبَاعِ وَمَا سَقَطَ مِنْ ذَلِكَ فَذَاتُهُ هُوَ الْهِسْمِ (وَلَقَدْ يَسْرُنَا لِقُرْآنٍ لِلذِّكْرِ فِیهِ
 مِنْ مَدَكٍ) كَذَبَتْ قَوْمٌ لَوْطًا بِالنُّذُرِ بِالْأُمُورِ الْفُتْوَرَةِ لَهُمْ عَلَى لِسَانِهِ (إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاجِبًا) بِحِجَابِ نَرْمِيهِمْ
 بِالْخَصْبَاءِ وَهِيَ صِفَارُ الْحِجَابَةِ الْوَاحِدَةُ دُونَ مِلْءِ الْكَفِّ فَهَلَكُوا (إِلَّا آلَ لُوطٍ) وَلَهُمْ ابْتِئَاءُ مَعَهُ (فَحَبَّطْنَا هُمْ
 بِسَحَابٍ) مِنَ الْأَسْحَارِ وَقَتِ الصُّبْحِ مِنْ يَوْمٍ غَيْرِ مُعَيَّنٍ وَلَوْ أَرَادَ مِنْ يَوْمٍ مُعَيَّنٍ لَمُنِعَ مِنَ الصَّرْفِ لِأَنَّهُ مَعْرِفَةٌ
 مَقْضُولٌ عَنِ السَّخَرِ لِأَنَّ حَقَّهُ أَنْ يُسْتَفْعَلَ فِي الْمَعْرِفَةِ بَالٌ وَقَدْ أُرْسِلَ الْخَاصِبُ عَلَى آلِ لُوطٍ أَوْ لَا فُلُوْا
 وَغَبَّرَ عَنِ الْإِسْتِئَاءِ عَلَى الْأَوَّلِ بِأَنَّهُ مُثْبِلٌ وَعَلَى الثَّانِي بِأَنَّهُ مُنْقَطِعٌ وَإِنْ كَانَ مِنَ الْجِنْسِ تَشْبُهًا (فَنَفَعُ)
 مُضَرَّرٌ أَيُّ إِنْعَامًا (مِنْ عِنْدِنَا كَذَلِكَ) أَيُّ يَمْلِكُ ذَلِكَ الْجَزَاءُ (فَهَزَى مَنْ شَكَّرَ) أَنْفَعْنَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ أَوْ مَنْ آمَنَ
 بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاطَاعَهُمَا (وَلَقَدْ أُنْذِرْهُمْ) خَوْفَهُمْ لُوطٌ (بَطَلَشْتُمْ) أَخَذْتُمْ إِلَهُكُمْ بِالْعَذَابِ (فَقَارَأُوا) فَخَالُوا
 وَكَذَّبُوا (بِالنُّذُرِ) بِالنَّذَارِ (وَلَقَدْ أَرَادُوا دُفُوعًا عَنْ صَيْفِهِ) أَنْ يَخْلِي بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ أَتَوْهُ فِي صُورَةِ الْأَحْصَافِ
 لِيَخْبِتُوا بِهِمْ وَكَانُوا مَلَائِكَةً (فَطَلَسْنَا أَعْيُنَهُمْ) أَعْمَيْنَاهَا وَخَعَلْنَاهَا بِلَا شَيْءٍ كَمَا فِي الْوَجْهِ بِأَنَّهُ صَفَقَهَا جَنِبِلَ
 بِخَنَاجِهِ (فَقُذِّقُوا) قُفْلْنَا لَهُمْ ذُقُوا (عَذَابِي وَكَدَّرِي) إِذْ دَارِي وَتَخَوَّفِي أَيُّ فَرَسَتْهُ وَفَازَتْهُ (وَلَقَدْ صَبَّحَهُ نَكَرةٌ)
 وَقَتِ الصُّبْحِ مِنْ يَوْمٍ غَيْرِ مُعَيَّنٍ (عَذَابٌ مُسْتَقِيمٌ) دَائِمٌ مُثْبِلٌ بِعَذَابِ الْأَعْرَةِ (فَذُوقُوا عَذَابِي وَنَذِرِي) (وَلَقَدْ
 يَسْرُنَا لِقُرْآنٍ لِلذِّكْرِ فِیهِ مِنْ مَدَكٍ)

توجہ: نمودیانود و بیرونکی همیز و نو یعنی د تنبیہاتو تکذیب او کرو، نذر د نذیر جمع ده،
 یعنی د هغه امورو په کومو چې د هغوی نبي صالح ﷺ دوی او بیرونول، که هغوی په هغې
 ایمان را ونورو او د هغې تابع داری ئې اونکړه، نو هغوی او وویل چې آیا مونږ د داسې کس
 اتباع او کرو چې زموږ نه یو فرد دې، بشرأ دما اهر قاعدې د وجې منصوب دې، منا، او واحد
 دواړه د بشرأ صفتونه دی، لولعهه دهرأ فعل ناصب مفسر دې، او استفهام په معنی د
 نفی دې. معنی دا ده چې مونږ د هغه ولې اتباع او کرو او مونږ لونی جماعت یو، او هغه
 په مونږ کښې یو دې، او فرشته هم نه ده، یعنی مونږ به د هغه اتباع نه کوو، او که مونږ د
 هغه اتباع او کړه نو په گمراهې کښې، یعنی د نیغې لارې نه به اوړیدلې یو او په حالت د
 لیو توب کښې به یو آیا په مونږ کښې په ده باندې وحی نازل شو؟ یعنی ده طرف ته وحی

رالیرلې شوې نه ده، (الْقَلْبِ) د دواړو همزو تحقیق سره، او د دویمې تسهیل سره، او په دواړه صورتونو کېنې ددې په مینځ کېنې همزه داخلولو سره، او إدخال پریخودلو سره، بلکه دوی په دې خپله دعوی کېنې کومه چې دوی بیان کړه، چه ده ته د وحی په ذریعه رالیرلې شوې ده؟ دروغژن تکبر کونکې شیخی کونکې دې، الله تعالی او فرمائیل دوی ته به ویرز یعنی د قیامت په ورځ معلومه شی، چې دروغژن او شیخی کونکې څوک دې؟ حالانکه دروغژن دوی خپله دی، ځکه چې دوی ته به د خپل نبی صالح ﷺ په تکذیب باندې عذاب ورکولې شی، مونږ ددوی د امتحان دپاره یوه اوښه ددوی د مطالبې مطابق د کانړۍ نه راویستونکې یو، چې مونږ ددوی امتحان واخلو، اې صالح ﷺ ته ددوی انتظار کوو، چې دوی څه کونکې دی، او دوی سره څه معامله کیدونکې ده، او ته ددوی په تکلیفونو باندې صبر کوو، د اضطرب طاء د تاء افتعال نه بدل راغلې ده، او دوی ته اووایه چې اوښه ددوی او د اوښې په مینځ کېنې تقسیم شوې دی یو ورځ ددوی نمبر دې، او یو ورځ د اوښې، هر یو به په خپل خپل نمبر باندې حاضرېږي، قوم به په خپل نمبر او اوښه په خپل نمبر، هغه خلق به دې طریقه باندې یو زمانه پورې قائم وو، بیا دوی ددې نه تنگ شول او د اوښې د قتلولو اراده ئې اوکړه، نو هغوی خپل ملگري قدار ته ددې اوښې د قتل د پاره واورکړو، نو هغه توره واخستله، او په دې تورې سره د اوښې خپې کټ کړې، یعنی د هغوی په موافقت او مشورې ئې اوښې لره قتل کړه، نو بیا څنگه وو څما عذاب او ویرول؟ یعنی څما دوی لره د عذاب نازلیدو نه مخکېنې د عذاب نه ویرول څنگه وو، یعنی په برحقه واقع شو، او دې عذاب لره الله تعالی په خپل قول إنا أرسلنا علیهم صفة الم سره بیان کړو، نو مونږ په دوی باندې یو چغه رااولیدله، نو دوی داسې شول لکه دپاره جوړونکې پاتې شوې گیاه، هغه هغه کس چې د خپلو بیزو گلو د پاره د اوچې گیاه او ازغو وغیره نه بپاره جوړه کړی، په هغې کېنې د شرمخ او درندگانو نه د چیلو حفاظت کوی او ددې گیاه نه چه څه او غورزېږی نو بیزي هغه په خپلو خپو سره ډل ډل کړی، هم دا هغه دې، بې شکه مونږ قرآن د نصیحت دپاره آسان کړې دې، څوک شته نصیحت حاصلونکې، قوم لوط هم هغه څیزونو ته دروغ او وئیل چې هغې سره دوی د لوط علیه السلام په ژبه اویرولې شول، بې شکه مونږ په دوی باندې کانړی ورولول والا هوا رااولیدله، یعنی داسې هوا چې په دوی باندې به ئې کانړی وروول، او هغه به د ورو کانړو نه یو وو، نه چې ټوله لپه، نو دوی هلاک شول، سوا د آل لوط ﷺ نه او آل لوط سره د لوط ﷺ ددوی دوه لونه وې، مونږ دوی ته دلیو سحر په وخت خلاصې وړکړو، یعنی د غیر متعین ورځې سحر کېنې، او که د یوم معین سحر مراد وی نو غیر منصرف به وی، ځکه چې دا معرفه ده او د السحر نه معدول دې، ځکه ددې حق دا دې چې په معرفه کېنې په الف لام سره استعمال شی، پاتې شوه دا خبره چې په اهل لوط باندې کانړې ورونکې هوا

نازلہ شوہ او کہ نہ، نو پہ دے کنبی دوه قوله دی، اول صورت یعنی د هوا لیرلو پہ صورت کنبی به دا تعبیر استثناء متصل وی، او دویم صورت یعنی نہ لیرلو پہ صورت کنبی به دا تعبیر استثناء منقطع به وی، نساہلاً، (سترگو پتولو سره) کہ مستثنی د مستثنی منہ د جنس نہ وی زمونږ د خصوصی انعام احسان په توگه باندې نعمه مصدر دې، د انعاما په معنی کنبی دې، مونږ هم داسې یعنی ددې په شان هر هغه کس ته بدله ورکوو، چې زمونږ د نعمتونو شکر په ادا کوی، حال دا چې هغه کس مومن وی یا هغه کس چه په الله او د هغه په رسول باندې نې ایمان راوړې وی، او د هغه تابعداری نې کړې وی، او دوی لره لوط علیہ السلام زمونږ د عذاب نه اویرول، نو په جهگړه شول او د هغه د ویرولو تکذیب نې اوکړو او د لوط علیہ السلام نه نې د هغه د میلنو مطالبه اوکړه، یعنی د هغوی نه نې ددې خبرې مطالبه اوکړه چې ددوی او دې خلقو په میخ کنبی دې حائل نه جوړیږی کوم چې د ده خواه له د میلنو په شکل کنبی راغلې وو، چې هغوی سره دوی دا خبیث عمل اوکړی، او هغه میلمانه فرشتې وې، نو مونږ د هغوی سترگې وړانې کړې، یعنی هغوی موړانده کړل، او سترگو لره موبغیر د کندو نه مخ سره یو شان کړې، په داسې طریقه چې جبرئیل علیہ السلام دوی په مخ باندې اووہل، او مونږ دوی ته اووئیل حُما عذاب او ویرولو اوس اوڅکئ، یعنی حُما د عذاب او ویرولو شمره او نتیجه اوڅکئ، او بې شکه دوی لره یو ورځ سحر وختی یو دایمی عذاب اونیول، یعنی د آخرت د عذاب سره ملاویدونکی عذاب، دوی اونیول، نو حُما د عذاب او د ویرولو مزه اوڅکئ، او بې شکه مونږ قرآن د نصیحت د پاره آسان کړې دې، شته څوک نصیحت حاصلونکې؟

د قیوداتو فوائد اوتسهیل

قوله: بِالْأُمُورِ الَّتِي أَنْذَرَهُمْ بِهَا: دمنډو تفسیر په الْأُمُورِ الْمُنْذِرَةِ سره کولو کنبی نې اشاره اوکړه چې دلته د منذر نه مراد انبیاء نه دی، بلکه هغه امور مراد دی د کومو نه چې ویرولې شوې دی، دویم صورت دا هم کیدې شی چې نذر، د نذیر بمعنی رسل جمع وی، او د نذر نه مراد رسولان وی، او د نذیر په خائ نذر د جمع صیغه راوړلو کنبی دا نکته ده چې د یو رسول تکذیب د ټولو رسولانو تکذیب دې.

قوله: مَنْصُوبٌ عَلَى الْاِسْتِغْفَالِ: یعنی بهر آدماء امر عامله د قاعدې د وجې نه منصوب دې، تقدیری عبارت دا دې اُنْهِمُ بِهَرَّامًا وَاَحَدًا اُنْهِمُ، فعل ناصب د محذوف مفسر دې.

قوله: جُنُونٌ: د سر تفسیر په جنون سره کولو کنبی نې اشاره اوکړه چې سر مفرد دې، جمع نه ده، ددې معنی د عقل سپکوالې، وئیلې شی، ناکله معروده د مجنون په شان تلونکې اوبڼه، او د سر په معنی د اور، جمع کیدې شی، په اَللّٰهِ کنبی څلور قراتونه

دی، او خلور واره سبعیه دی.

قوله: فتنۃ فتنۃ درملوا مفعول له دې، یعنی مونږ ددوی امتحان د پاره د یو کانډی نه اوبښه رااوباسو.

قوله: وَبَيِّنَ الْنَّافَاة: د مفسر علام مقصد ددې اضافې نه یوه شبه لرې کول وو، چې دا الله تعالی د قول الْمَاؤِلَمَةُ ښه نه معلومېږي چې د اوبو نمبر د صالح عليه السلام د قوم په مینځ کېږي وو، حالانکه د اوبو نمبر د اوبښې او د قوم په مینځ کېږي وو؟ ددې شبهې لرې کولو د پاره ئې وینن النافاة اضافه اوکړه.

قوله: موافقة لهم: ددې عبارت د اضافې مقصد ددې ایت او د سوره شعراء په ایت کېږي تطبیق کول دی، په سوره شعراء کېږي **فَعَرَّوْهَا** د جمع صیغې سره ده، او دلته **فَعَرَّوْهَا** واحد صیغې سره دې؟

د تطبیق صورت دا دې چې قاتل بالمباشر خو قذار وو، خو د قتل په مشوره کېږي ټول شریک وو، ځکه دلته بالمباشر قاتل طرف ته نسبت اوکړې شو، او په سورة شعراء کېږي ئې بالواسطه قاتلان هم په قتل کېږي شریک کولو د پاره د جمع صیغه راوړه.

قوله: هَشِيم: صیغه د صفت مشبه په معنی د مهشوم، اسم مفعول، ریزه ریزه شوې، خراب کړې شوې.

قوله: مِنَ الْأَسْحَار: ددې اضافې مقصد دا خودل دی، چې سحر نکره ده، یعنی د غیر معین ورځې سحر،

قوله: وَلَوْ أَرَادَ مِنْ يَوْمٍ مُّعَيَّنٍ لِّمَعْنٍ مِنَ الْعَرَفِ، الغ: ددې اضافې مقصد دا ښودل دی، چې بِسَحَرٍ منصرف دې، ځکه چې دا نکره منلو په صورت کېږي د اسباب منع صرف نه صرف یو سبب (عدل) په دې کېږي موندلې شی، ځکه چې سحر د السحر نه معدول شوې دې، او که ددې نه د معین ورځې سحر مراد واخستلې شی نو په دې کېږي علمیت هم موجود وی، په دې صورت کېږي به دوه اسبابو یعنی عدل او علمیت د وجې غیر منصرف وی.

قوله: كَسَحًا: په یوه نسخه کېږي تسامحا دې، مطلب دا دې چې إِلَّا أَلْ لوط مستثنی منقطع گرځول د چشم پوشی د وجې نه کیدې شی، گنی ددې بل صورت نشته، ځکه چې آل لوط هم د قوم افراد دی، چې د هغې د وجې په مستثنی منه کېږي داخل دې، لهذا دا به مستثنی متصل وی، خو په ظاهر حال باندې نظر کولو سره دا مستثنی منقطع گرځولې شوې ده.

قوله: نَعْمَةً مُّصَدَّر: یعنی نعمة د یمما مفعول مطلق، بغیر لفظه تاکید د پاره دې، ځکه چې

ترجمہ : او فرعونیانو یعنی د فرعون قوم ته سره د فرعون نه، ویرونکې د ویرولو خبرې، د موسیٰ (علیہ السلام) او د هارون (علیہ السلام) په ژبه راغلي، خو هغوی ایمان راوړو. بلکه د ټولو نبیونې تکذیب او کړو، کومې چې موسیٰ (علیہ السلام) ته ورکړې شوې وې، نو دغه شان مونږ هغوی په عذاب کښې اونیول، د طاقتور او قدرت لرونکې د نیولو په شان چې هغه لره هیڅ یو څیز عاجزه کولې نشی، ای قریشیو! آیا ستاسو کافران د هغه کافرانو نه کوم چې د قوم نوح نه د قوم فرعون پورې ذکر شول ښه دی؟ چې دوی ته به عذاب ورکولې نشی، یا ستاسو د پاره اې د قریشو کافرانو په کتابونو کښې د عذاب نه خلاصیدل لیکلې شوې دي؟ او استفهام په دواړو ځایونو کښې په معنی د نفی دې، یعنی داسې خبره نه ده، آیا د قریشو کافران دا وائی چې مونږ په محمد (صلی الله علیه و آله) باندې غالب راتلونکې ډله یو او چې کله د بدر په ورځ ابو جهل او وئیل چې مونږ غالب راتلونکې ډله یو، نو ایت سید المرسلین و یولون الله نازل شو ډیر زړه ډله شکست خوړلو سره په شاه او تختی، نو دغه شان په بدر کښې دوی ته شکست او شو، او محمد (صلی الله علیه و آله) په دوی باندې غالب شو بلکه قیامت د دوی سره د عذاب د وعدې وخت دې، او قیامت یعنی د هغې عذاب لوښې مصیبت او د دنیا د عذاب نه ډیر سخت ناخوښه دې، بې شکه مجرمان په گمراهې کښې یعنی په دنیا کښې د قتل په ذریعه په هلاکت کښې د ی او لمبې وهونکې اور کښې دی، مسرعاتشديد سره دې، یعنی په آخرت کښې شعلې وهونکې اور، په کومه ورځ به چې دوی په پر مخې اور ته راښکلي شي، یعنی په آخرت کښې، او دوی ته به او وئیلې شی د دوزخ د اور مژه او څکې، ستاسو جهنم ته داخلیدو د وجې نه، مونږ هریو څیز په اندازه سره پیدا کړې دي، د ځل هې فعل ناصب هغه فعل مقدر دې چې د هغې تفسیر خلقته کوی، یقیناً د ځل هې نه حال دې، ای مقدوره لوکل دمبتدا کیدو د وجې نه مرفوع هم لوستلې شوې دې، او دهغې خبر خلقته دې، او زموږ حکم د هغه څیز د پاره د کوم د وجود چې مونږ اراده کوو، صرف یو ځل وی، په تیزی کښې د سترگو د رب په شان، او هغه حکم کلمه دکن ده، نو هغه څیز بغیر د هیساریدو نه موجود شی، او د هغه حکم به هغه وخت وی چې کله هغه د یو څیز د پاره د کن اراده او کړی، نو هغه څیز موجود شی، او مونږ په مخکښې امتونو کښې په کفر کښې ستاسو په شان خلق هلاک کړل، نو څوک شته نصیحت حاصلونکې؟ استفهام په معنی د امر دې یعنی چه نصیحت حاصل کړئ، کوم عملونه چې دا خلق کوی هغه په اعمال نامو کښې یعنی د حفاظت کونکې فرشتو په کتابونو کښې لیکلې شوې دي، هر وړه او لویه گناه یا عمل په لوح محفوظ کښې لیکلې شوې دي، یقیناً زموږ نه ویریدونکې به د باغونو او د نهرونو په فضا کښې وی، د نهر نه د جنس اراده کړې شوې ده، او د جمع په توگه د نون او د هاء په ضمې سره هم وئیلې شوې دي، لکه اسد، او اسد

بضم الف، معنی دا دہ چې هغوی به د اوبو، پیو، شہدو او د شرابو نہرونو نه ځکل کوی، په یو ښه ځانې یعنی مجلس حق کښې په وی نه به هلته لغوه خبرې وی او نه به د گناه خبرې، د (مقعد) نه د جنس اراده کړې شوې ده، او مقاعد هم وئیلې شوې دي، معنی دا دہ چې هغوی به په جنت کښې په داسې مجلسونو کښې وی چې د لغویاتو او د گناهونو نه به پاک وی، په خلاف د دنیا د مجلسونو، چې هغه د داسې قسم خبرو نه ډیر کم پاک وی او مقعد حدیث ته د ان خبر ثانی په طور هم اعراب ورکړې شوې دي، او د جنت نه د بدل په توگه هم، او هغه په بدل البعض وغیره باندې صادق راځی، د قدرت والا بادشاه سره، یعنی عند ملکی مثال په طور د مبالغې دي، حقیقه عندی مراد نه دي، یعنی هغه غالب وسعت والا بادشاه داسې قدرت لرونکې دي، چې هیڅ یو څیز هغه لږه عاجز کولې نه شي، او هغه الله تعالی دي، او د عند نه په رتبه کښې نزديکت طرف ته اشاره ده، او قدرت (قریة) د الله په فضل سره دي.

د قیوداتو فوائد اوتسهیل

قوله: الإنذار: مفسر علام د لغو تفسیر په الإنذار سره کولو کښې اشاره اوکړه چې نذر مصدر دي، په معنی د ویرولو ویرونکې، دلته د نذر جمع هم کیدې شي، ویروونکی
الآيات التيم: العصا، ۲ اليد البيضاء، ۳ والمنين، ۴ الطمس، ۵ الجراد، ۶ القمل، ۷ الضفادع، ۸ الدم، ۹ الطوفان

قوله: خير من اولئكم: یعنی اي قریش، آيا ستاسو کافران د مخکښې کافرانو نه په قوت کښې زیات دي، ښکاره خبره ده چې نه دی.

قوله: اذنی: دا د داهیه نه اسم تفضیل دي،

قوله: أمر: سخت، ډیر تریخ

قوله: سحر: أي فارصعه شغله وهونکې اور

قوله: يَوْمَ تُحْشَبُونَ: يوم د فعل مقدر ظرف دي، تقدیری عبارت دا دي يقال لهم يومئذ او د سحر هم ظرف کیدې شي.

قوله: إنا كل شيء منصوب بفعل، الخ: د کل په نصب سره د ما ألفه رد قاعدې مطابق د جمهورو قرامت دي، او هم دا راجح دي، ځکه چې د کل رفع اعتقاد فاسد طرف ته موهم ده، په داسې توگه چې کل مبتدا شي، او خلقناه جمله د شي، صفت وی، او بقدر ددې خبر، اوس به ترجمه دا وی، هر هغه څیز چې الله تعالی پیدا کړې دي په اندازې سره دي، ددې نه دا وهم پیدا کیږي چې بعضې څیزونه داسې هم دی چې د الله تعالی مخلوق نه دي،

حالانکه د اهل سنت والجماعة عقیده ده چې هریو څیز د الله مخلوق دي، او په اندازې سره دي، او د نصب په صورت کښې به ترجمه دا وی چې مونږ هریو څیز یو منصوبې او اندازی سره پیدا کړي دي.

خلاصه هلام . اناکُل شی علقنه بقدر: کل کنبی دوه احتماله دی، رفع او نصب، او بیا د رفع په صورت کنبی دوه احتماله دی، یو صحیح او بل فاسد، علقناه د کل خبر جوړ کړې شی، نو دا صورت به صحیح وی، معنی به دا وی چې هر خیز مونږ په اندازې سره پیدا کړې دې، هم دا د اهل السنة والجماعة مسلک دې، خو د رفع په صورت کنبی یو بل احتمال هم دې، کوم چې فاسد دې او هغه دا دې، چې علقناه د شی صفت وی، او بقدر د کل خبر وی، نو دا معنی د اهل السنة والجماعة په نیز باطل ده، ددې مطلب به دا وی چې هر هغه خیز چې مونږ پیدا کړې دې په اندازې سره دې، نو ددې نه دا مفهوم کیږي چې بعضې خیزونه داسې هم دی چې د غیر الله پیدا کړې شوې دی، او هغه په اندازې سره نه دی، دا مذهب د معتزله دې، په خلاف د دې که په کل باندې نصب شی، چې په دې کنبی د فاسدې معنی احتمال نشته، او د نصب صورت به دا وی چې کل به د فعل محذوف مفعول وی، چې د هغې تفسیر روستو فعل علقناه کوی، دې ته باب اشتغال او د ما امر عامله علی ضریطة الطریق عاده و نیلې شی، پلکند د کله په معنی کنبی دې، او فعل سره متعلق دې، په دې صورت کنبی علقناه د کل هر صفت جوړولو احتمال نشته، چې د فساد معنی وهم راشی، ځکه چې صفت په موصوف کنبی عامل کیدې نشی، او کوم چې عامل نه وی هغه د عامل تفسیر هم کولی نشی.

قوله: وَكُلُّ شَيْءٍ فَعْلُوهُ فِي الزَّوْرِ: دلته د مخکښې خلاف په کل باندې رفع متعین ده، ځکه چې د نصب په صورت کېښې د معنی فساد ښکاره دې، ځکه که په کل باندې نصب او نیلې شی نو تقدیری عبارت به دا وی **فَعْلُوهُ** هر یی **الزور**، هغوی هر یو څیز په لوح محفوظ کېښې داخل کړې دې، حالانکه په لوح محفوظ کېښې د داخلو کار د الله تعالی دې، نه چې د مخلوق، دغه شان په لوح محفوظ کېښې د عاملینو د اعمالونه علاوه نور هم ډیر څیزونه دي، چې د هغې د عاملینو سره هیڅ تعلق نشته، او د رفع د قرات په صورت کېښې به مطلب دا وی چې کوم عمل هم هغوی کوی هغه په لوح محفوظ کېښې محفوظ دی.

ځواب: آري، په الهنډ: نهر، اگرچه واحد دې، خو جنت چونکه جمع ده، لهذا د هغې مناسبت سره جنس مراد دې، چې په هغې کښې د جمع د معنې لحاظ اوکړې شې، د فواصل د رعایت د پاره مفرد راوړلې شوې دې، او په بعضې قراتونو کښې نهر، بضم نون، جمع هم راوړلې شوې ده.

قوله: فی مَقْعَدِ صَدَقٍ: اُمّی مقامِ حسن و مرصوف اضافت و صفت طرف تہ شوی دے، یہ دے کنبی دوه ترکیبونه کیدے شی، اول دا چہ د اِن خبر ثانی وی، او فی جَنَاتِ خبر اول وی، دویم دا چہ د جنات نہ بدل البعض وی، خُکَہ چہ مَقْعَدِ صَدَقِ د جنات بعض دے.

قوله: وَغُورٌ: دا اشارہ دہ چہ فی مَقْعَدِ صَدَقِ بدل الاشتمال ہم کیدے شی، خُکَہ چہ جنات بہ مقد صدق باندے مشتمل دے.

قوله: عِنْدَ مَلِیکٍ: کہ مَقْعَدِ صَدَقِ بدل جور کرے شی نو عند ملک بہ د اِن خبر ثانی وی، او کہ مقعد صدق د اِن خبر ثانی جور کرے شی نو عند ملک بہ خبر ثالث وی.

قوله: عِنْدَ إِشَارَةِ الرَّبِّ: عند ملک کنبی عنده بطور د مبالغہ فی القرب فی العربة تمثیل دے، او د عندہ قُرب رُکبی بیانول مقصود دی، خُکَہ چہ اللہ تعالیٰ تہ قرب مکانی مقصود نہ دے، خُکَہ چہ ہفہ د جسم نہ پاک دے، او قرب مکانی د جسم او جسمیات خاصہ دہ.

[۵۵] سورۃ الرحمن

سورۃ الرحمن مکیۃ او الایسالہ من فی السموت والارض (الایۃ) لمدنیۃ وہی ست او ثمان و سبعین ایۃ سورۃ الرحمن مکی دے سوا دآیت: الایسالہ من فی السموت والارض، دا مدنی دے، او بہ دے کنبی شہرہ اویا، یا اتہ اویا آیاتونہ دی.

[ایاتونہ: ۱-۲۵]

(الرحمن) اللہ تعالیٰ (علمہ من شاء (القرآن) (خَلَقَ الْإِنْسَانَ) اُمّی (الْجَنَسِ) (عَلَّمَ الْبَيَانَ) (الثَّقَلَ الْغَمَسَ) (وَالْقَمَرَ مُجْمَعًا) (يَخْرُجَانِ) (وَالْأَنجُمَ) مَا لَا سَاقَ لَهُ مِنَ الثَّباتِ (وَالشَّجَرِ) مَا لَهُ سَاقَ (يَسْجُدَانِ) (يَخْضَعَانِ) لِمَا يَزِيدُ مِنْهُنَّ (وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْبِيزَانَ) (أَنزَلَ الْغَدَلَ) (أَلَّا تَطْغَوْا) اُمّی (لَا تُخَوِّزُوا) (فِي الْبِيزَانِ) مَا يُوزَنُ بِهِ (وَأَقْبِمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ) (بِالْغَدَلِ) (وَلَا تُخْسِرُوا الْبِيزَانَ) (تَقْسُوا) (الموزون) (وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا) (أَنزَلَهَا) (لِلْأَنْهَارِ) (يَخْلُقُ الْإِنْسَ وَالْجَنَ وَغَيْرَهُمْ) (فِي مَافَاكِيهَ) (وَالْأَنْفُلِ) (الْمَغْشُودِ) (ذَاتِ الْأَكْهَامِ) (أَوْعِيَةً) (طَلْعَهَا) (وَالْحَبَّ) (كَالْحَبْطَةِ) (وَالشَّعِيرِ) (ذُو الْعَصْفِ) (الْبَيْنِ) (وَالرَّجْمَانِ) (الْوَرَقِ) (الْمُشْقُومِ) (فِي أَيِّ آدَمَ) (يَعْمَ) (رَبِّكُمْ) (أَنهَا الْإِنْسَ) (وَالْجَنَ) (رُكَّكِي بَابًا) (ذُكِرَتْ) (إِخْدَى) (وَالْجَنَ) (مَرَّةً) (وَالْإِسْطِهَا) (فِيهَا) (لِشْفَرِهِ) (لِمَا رَوَى) (الْحَاكِمُ) (عَنْ) (جَابِرٍ) (قَالَ) (قَرَأَ) (عَلَيْنَا) (رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (سُورَةَ) (الرَّحْمَنِ) (عَفَى) (عَفَمَهَا) (لَمْ) (قَالَ) (عَالِي) (أَرْكَمَ) (كَمْ) (سُكُونًا) (لِلْجَنَ) (كَانُوا) (أَحْسَنَ) (بِنُحْمٍ) (رَدًا) (مَا قَرَأَتْ) (غَنَظَهُمْ) (هَذِهِ) (الْآيَةُ) (مِنْ) (مَرَّةٍ) (فِي أَيِّ) (الْآدَمِ) (رَبِّكُمْ) (رُكَّكِي بَابًا) (إِلَّا) (قَالُوا) (وَلَا) (بَشَرٌ) (مِنْ) (بَعْلِكُمْ) (رَبَّنَا) (تَكْذِبُ) (فَلَمَّا) (الْحَمْدُ) (بِحَلَقِ) (الْإِنْسَانَ) (آدَمَ) (مِنْ) (صَلَاةٍ) (بَيْنَ) (يَابَسَ) (يُسْنَعُ) (لَهُ) (صَلَاةٌ) (أَمَّ) (صَلَاتٍ) (إِذَا) (تَنَزَّلَ) (كَالْمُغْطَا) (وَهُوَ) (مَا) (طَبَعَ) (مِنَ) (الطِّينِ) (وَعَلَّقَ) (الْجَنَانِ) (أَمَّا) (الْجَنَ) (وَهُوَ) (إِنْسٌ) (مِنْ) (مَافَاكِيهِ) (لَمْ) (قَالَ) (لَهُمْ) (الْغَالِصُ) (مِنْ) (الدَّخَانِ) (فِي أَيِّ) (الْآدَمِ) (رَبِّكُمْ) (تَكْذِبَانِ) (رَبِّ) (الشَّمْرِ) (قُوتِي) (مَشْرِقِ) (الشَّعَاءِ) (وَمَشْرِقِ) (الصَّنِيفِ) (وَدَبِ) (الْمَغْرِبِينَ) (كَذَلِكَ) (فِي أَيِّ) (الْآدَمِ) (رَبِّكُمْ) (تَكْذِبَانِ) (مَرَّجَ) (أَرْسَلَ) (الْمَغْرِبِينَ) (الْقَدْبَ) (وَالْمِلْحَ) (بِلَتَقِيَانِ) (فِي

رَأَى الْعَيْنَ (يَنْتَهَمَا بَرَزَخَ) خَاجَزٌ مِنْ قُدْرَتِهِ تَعَالَى (لَا يَنْفِيَانِ) لَا يَنْفِي وَاحِدٌ مِنْهُمَا عَلَى الْآخِرِ لِيُخْلَطَ بِهِ (فَبَأَى آلَاهُ رِيكَمَا تَكْذِبَانِ) بِخُرْجٍ بِالْبَاءِ لِلْمَفْعُولِ وَالْفَاعِلِ (مِنْهُمَا) مِنْ فُجْوَوعِهِمَا الصَّادِقِ بِأَخْبَرِهِمَا وَهُوَ الْمَلِجُ (الْأَلْوُتُ وَالْمَرْجَانُ) خَزَزَ أَحْمَرُ أَوْ صَدَارَ اللَّوْلُ (فَبَأَى آلَاهُ رِيكَمَا تَكْذِبَانِ) (وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنَافِرُ) (الْمُخَذَّاتُ) (فِي الْبُرُكَ الْأَعْلَامِ) كَالْجِبَالِ عَظْمًا وَارْتِفَاعًا (فَبَأَى آلَاهُ رِيكَمَا تَكْذِبَانِ)

توجہ سے شروع کوم د اللہ پہ نوم سرہ چہ دیر مہربانہ او دیر رحم کولو والادی، رحمن چہ چاتہ او غوینتل قرآن ٹی ورتہ او بنودلو، انسان یعنی جنس انسان ٹی پیدا کرو، او ہفہ تہ ٹی د خبرو چل او بنودلو، نمر او سپوہمی پہ مقرر حساب سرہ گرخی او خیلپی یعنی ہفہ گیا، چہ د ہفہ تہ نہ وی، او اونہی یعنی تنہی والا اونہی، چہ خہ ددوی نہ مطلوب دی د ہفہی تابعدار دی او ہم ہفہ آسمان او چت کرو، او تلہ ٹی کیخودلہ، یعنی انصاف ٹی قائم کرو چہ تاسو خلق پہ تول کنبی تجاوز اونکری، او تاسو پہ انصاف سرہ وزن برابر کری، او پہ تول کنبی کم مہ وروکری، یعنی بہ وزن کنبی کمی مہ کوئی، او مغلولو یعنی جن او انس د پارہ ٹی زمکہ خورہ کرہ، چہ پہ ہفہی کنبی د میو او د کھجورو اونہی دی، چہ معلوم دی، چہ د ہفہی میو و باندی غلاف دی، اکبام، د وگی غلاف، او غلہ لکہ غنم، او جوار، بھوس والا، او پانیرو والا، او خوشبو والا گلونہ ٹی پیدا کرل، نو ای جئاتو او انسانانو تاسو بہ د خپل رب د کوم کوم نعمت نہ انکار کوئی؟ داایت یودیرش خلہ ذکر شوئی دی، او استفہام پہ دی کنبی د تقریر د پارہ د دی، خنگہ چہ حاکم د جابر رضی اللہ عنہ نہ روایت کری دی فرمائی چہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مونہی تہ تول سورہ رحمن اولوستلو بیا ٹی او فرمائیل چہ خہ خبرہ دہ خہ تاسو خاموشہ وینم؟ جنات د جواب پہ اعتبار سرہ یقینا تاسو نہ بنہ وو، ما چہ کلہ ہم ہفوی تہ دا ایت فہائی آلاہ ریکما تکذب اورولہ دی، چرتہ داسی شوئی تہ دہ چہ ہفوی ولا یفہی ومن لک ربنا نکذب فلک الحمد ونیلپی نہ وی، چہ ای خمونہ رب! مونہی ستا دیو نعمت ہم ناشکری نہ کوو، ہم تالہ تول تعریفونہ دی، ہم ہفہ انسان آدم علیہ السلام دیو داسی خاوری نہ چہ تہیکری پشان تہکیدلہ پیدا کرو، یعنی داسی اوچہ خاوری نہ چہ پہ ہفہی کنبی آواز وو، او داسی خاوری نہ چہ ہفہ پخہ کری شوئی وہ، او جئاتو لہ یعنی د جئاتو پلار، او ہفہ ابلیس دی، د خالص اورنہ پیدا کرو او مارج ہفہ شغلہ دہ چہ پہ ہفہی کنبی لوگی نہ وی، نو ای جئاتو او انسانانو! تاسو بہ د خپل رب د کوم کوم نعمت نہ انکار کوئی؟ ۱۷۳۰ مکتب

شور او خوب دہ سیندو نہ ٹی جاری کرل، چہ پہ بنکارہ یو خائی شوی وو، پہ حقیقت کنبی پہ دی دوارو کنبی فاصلہ دی، یعنی د اللہ تعالیٰ د قدرت مانع دی، چہ دوارہ مخکنبی کیدی نشی، یعنی پہ دی دوارو کنبی یو پہ بل باندی تجاوز نہ کوی، چہ ہفہ سرہ ملاؤشی، نو ای جئاتو او انسانانو! تاسو بہ د خپل رب د کوم کوم نعمت نہ انکار کوئی؟ او دہی دوارو نہ یعنی د دوارو د مجموعی نہ

ملغری او مرجان راؤخی د مجموعی اطلاق پہ یو باندې هم کیږی، او هغه د شور سیند دې، هرج معروف او مجهول دواړه دی، لاولغی ملغری، مرجان وړې ملغری، نو اې جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟ هم د الله په ملکیت کېنې دی هغه جهازونه کشتی چې په سیند کېنې د غر پشان اوچتې دی، یعنی په بلندی او لسی والی کېنې د غر پشان دی، نو اې جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: الرَّحْمَنُ: مبتدا، مابعد ددې خبر، د تعدید او حجت قائمولو په توګه خبر بغیر د عطف نه متعدد هم کیدې شی، څنګه چې دلته بغیر د عطف دې، الرحمن مبتدا، او مابعد ددې خبر، دا د هغه خلقو په نیز دی څوک چې الرحمن پوره ایت نه منی، او کوم خلق چې نې پوره ایت منی، د هغوی په نیز الرحمن د مبتدا محذوف خبر دې، اې الله الرحمن بالرحمن مبتدا ده، او ریتا ددې خبر محذوف دې.

قوله: مَنْ شَاءَ: ددې عبارت په اضافې سره نې اشاره اوکره چې علم متعدی په دوو مفعولو سره دې، او مفعول اول ددې محذوف دې.

قوله: النطق: ګویائی (خبرې کول)، اظهار ما فی الضمیر، دا قوت په حیواناتو (خناورو) کېنې نشته.

قوله: حُسْبَان: دا د حسب مصدر مفرد دې، بمعنی حساب، لکه عُقْرَان وکُفْرَان او دا هم کیدې شی چې د حساب جمع وی، لکه د شِهَاب جمع شُهَبَان، او د رَغِيف جمع رَغْفَان، (په شان روتې) مطلب دا دې چې نمر او سپوږمې په خپل حساب سره په خپل برجونو کېنې ګرځی، د ویخته برابر هم خپله ډیوتی نه پریګدی.

فاظه: د نمر قطر ۸۶۶۵۰۰ (اته لاکهه، شپږ شپته زره پنځه سوه میله) دې، او هغه د دیارلس لاکهه زمکو برابر دې، نمر د زمکې په شان کلک (مانع) نه دې، او نه د اوبو په شان بهیدونکې (سیال) دې، بلکه د اوبو نه یونیم چنده ټینګه (کشیف)، د شهود په شان، (فلکیات جدیدة)

قوله: أَىْ لِأَجْلِ أَنْ لَا تُجْبَرُوا: دا دې خبرې ته اشاره ده چې په ألا تطلوا کېنې اُن مصدریه دې، نه چې نافی، او د اُن نه مخکېنې لام علت مقدر دې.

قوله: أَلْهَام: أَلْهَام جمع د ګَوَّه په معنی د شکوفه (غلاف)، جالې.

قوله: أَلَام: نعمتونه، واحد إلی و اِلَی، لکه مِغی، و حَصَى و اِلَی اِلَی.

قوله: رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ: رب بهر رفع سره، د رفع درې وجې کیدې شی،

① دا چې رب المشرقین په ترکیب اضافی سره مبتدا، او مريم المصن ددې خبر، او د مبتدا او خبر په مینځ کښې جمله معترضه وی.

② چې رب المشرقین د مبتدا محذوف خبر وی، آی هورب المشرقین

③ د خلق د فاعل نه بدل وی، او بعضې حضراتو من ښکانه بدل منلو سره مجرور هم ونيلې دې.

قوله: يَلْتَقِيَانِ: دا د بحرین نه حال دې.

قوله: مجموعهما الصادق بأحدهما: د شارح دا ونيل چې د دواړو په مجموعه باندې د واحد اطلاق صحیح دی، صحیح نه ده، ځکه چې د مجموعې نه بعض هغه وخت مراد اخستل صحیح وی چې کله د بعض نه متعدد مراد وی، ګنی جمع ونيلو سره واحد مراد اخستل بالکل صحیح نه دی.

[ایاتوله: ۳۶-۴۵]

كُلٌّ مِّنْ عَلَیْهَا أَمِ الْأَرْضِ مِنَ الْخِیَوَانِ (قَابِ) هَالِكٌ وَغَیْرُ بَمَنْ تَغْلِبُا لِلْفَقْلَاءِ (وَيَفْیِ وَجْهَ رَبِّكَ) ذَاتُهُ (أَوُ الْجَلَالِ) الْفُظْمَةُ (وَالْإِكْرَامِ) لِلْمُؤْمِنِینَ بِأَمْعِهِ عَلَيْهِمْ (فَبِأَىْ آلَاءِ رَبِّكَ تَكْذِبَانِ) (يَسْأَلُهُ مَنْ فِی السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ) يُطِیْ أَوْ خَالٌ مَا یَخْتَارُونَ (لَهُ مِنَ الْقُوَّةِ عَلَى الْعِبَادَةِ وَالرِّزْقِ وَالْمَغْفِرَةِ وَغَیْرُ ذَلِكَ (كُلُّ یَوْمٍ وَفَتْ (هُوَ فِی شَأْنٍ) أَمْرٌ یُّظْهِرُهُ عَلَى وَفْقٍ مَا قُدِّرَ فِی الْأَزَلِ مِنْ إِحْیَاءٍ وَإِمَاتَةٍ وَإِعْزَازٍ وَإِذْلَالٍ وَإِعْثَاءٍ وَإِعْذَابٍ وَإِجَابَةٍ دَاعٍ وَإِعْطَاءٍ سَائِلٍ وَغَیْرُ ذَلِكَ (فَبِأَىْ آلَاءِ رَبِّكَ تَكْذِبَانِ) (سَتَقَرُّ لَكُمْ) سَتَقْفِدُ لِحْسَابِكُمْ (أَنْتُمْ) السَّعْلَانِ) الْإِنْسُ وَالْجِنُّ (بِمَا مَعَّرَ الْجَنِّ وَالْإِنْسُ إِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا) تَخْرُجُوا (مِنْ أَقْطَارِ نَوَاصِی السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ قَائِلِدُوا) أَمْرٌ تَعْجِزُ (لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ) بقوة ولا قوة لكم على ذلك (فَبِأَىْ آلَاءِ رَبِّكَ تَكْذِبَانِ) (يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شَوْطِائِنِ نَارٍ هُوَ لَهَا مِنَ الْخَالِصِ مِنَ الدُّخَانِ أَوْ مَعَهُ (وَحُتَّاسٌ) أَمْرٌ دُخَانٌ لَا لَهَا بِهِ (فَلَا تَنْصَبِرَانِ) تَنْصَبِرَانِ مِنْ ذَلِكَ بَلْ يَسْأَلُكُمْ إِلَى الْمَحْشَرِ (فَبِأَىْ آلَاءِ رَبِّكَ تَكْذِبَانِ) (فَلَمَّا أَتَتْهُمُ السَّمَاءُ الْفَرِجَتْ أَنْبَاءُ بِئْسُوا لِلْمَلَائِكَةِ (فَلَمَّا كُنَتْ وَرْدَةً) أَمْرٌ يَفْلَحُ مُخْمَرَةٌ (كَالْبَدِّ هَانِ) (عَالَاؤِهِمُ الْآخِرُ عَلَى خِلَافِ الْفَهْدِ بِهَا وَجُوبٌ إِذَا مَا أَعْطَمَ الْهَوَى (فَبِأَىْ آلَاءِ رَبِّكَ تَكْذِبَانِ) (قَبُومِهِنَّ لَا يُسْأَلُ عَنْ ذُنُوبِهِ إِنْسٌ وَلَا جَانٌ) عَنْ ذُنُوبِهِ وَتَسْأَلُونَ فِی وَفْتِ آخِرِ (قَوْرَتِكَ لَسْنَا لَنُفْهِمْ أَجْمَعِينَ) وَالْجَنُّ هُنَا وَفِيهَا سَائِلِي بِمَعْنَى الْجَنِّي وَالْإِنْسُ فِيهَا بِمَعْنَى الْإِنْسِي (فَبِأَىْ آلَاءِ رَبِّكَ تَكْذِبَانِ) (يَعْرِفُ الْمُجْرِمُونَ بِسْمَاهُمْ) سَوَادِ الْوُجُوهِ وَزُفَّةُ الْعُنُونِ (قَبُومَهُنَّ بِالنَّوَاصِی وَالْأَقْدَامِ) (فَبِأَىْ آلَاءِ رَبِّكَ تَكْذِبَانِ) تُضَمُّ نَاصِبَةٌ كُلٌّ مِنْهُنَّ إِلَى قَدَمَيْهِ مِنْ خَلْفٍ أَوْ لَدَامٍ وَتُنْقَلَى فِی الثَّارِ وَتُنْقَلُ لَهُنَّ (هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمَجْرِمُونَ) (يَطْلُقُونَ) يَسْقُونَ (بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ جِوْشِهِ) مَاءٌ حَارٌّ (أَنْ) شَدِيدُ الْحَرَارَةِ يُسْقَوْنَ إِذَا اسْتَطَاعُوا مِنْ حَرِّ النَّارِ وَهُوَ مَقْصُودٌ كَمَا فِي (فَبِأَىْ آلَاءِ رَبِّكَ تَكْذِبَانِ)

توجہ: خدہ چہ پہ دے باندے یعنی بہ زمکہ باندے دی تول فنا کید و نکے دی، ذوی العقول تہ غلبہ ورکولو سرہ پہ (من) سرہ نہ تعبیر اوکرو، صرف ستا با عظمت بہ مومنانو باندے د خپلو انعاماتو احسان کونکے رب ذات بہ باقی پاتے شی، نو ای جناتو او انسانانو اتاسو بہ د خپل رب د کوم کوم نعمت نہ انکار کوئے؟ او تولو اسمانونو او زمکے والا ہم د هغه نہ غوښتل کوئے، یعنی بہ زبان حال یا بہ زبان قال سرہ ترے غواړی، د کوم خیز چې هغوی تہ حاجت وی کہ بہ عبادت باندے قدرت وی یا رزق یا مغفرت وغیرہ، هغه هر وخت په یو شان کښې وی، یعنی هغه بہ داسې شغل کښې وی کوم چې هغه بہ پوره عالم کښې، د هغه مطابق ظاهروی کوم چې نه په ازل کښې مقدر کړې دے مثلاً ژوند ورکول، مرگ ورکول، عزت ورکول، او ذلیلہ کول، او مالدار او غریب کول، او د دعا کونکے دعا قبولول، او سوال کونکے تہ ورکول وغیرہ وغیرہ نو ای جناتو او انسانانو اتاسو بہ د خپل رب د کوم کوم نعمت نہ انکار کوئے؟ تا مکل ۶۳۳۵

ای د انسانانو او د جناتو دلی اکہ تاسو د اسمانونو او د زمکے د حدودو نہ وتلے شی نو او غم، امر د تعجیز د پارہ دے، تاسو د طاقت نہ بغیر وتلے نشے، او تاسو سرہ هغه طاقت نشته، نو ای جناتو او انسانانو اتاسو بہ د خپل رب د کوم کوم نعمت نہ انکار کوئے؟ هغه بہ ستاسو د پاسه د اور شعلې (لمبې) پرپدی، شواظ د اور هغه شعله (لمبہ) چې بہ هغې کښې لوگې نہ وی، یا لوگې وی پکښې، او خالص لوگې بہ پرپدی، یعنی داسې لوگې چې په هغې کښې شغلہ نہ وی، بیا بہ تاسو د هغه مقابلہ کولې نشے، بلکه هغه بہ تاسو محشر طرف تہ راکاږی، نو ای جناتو او انسانانو! تاسو بہ د خپل رب د کوم کوم نعمت نہ انکار کوئے؟ پس کله چې اسمان او شلیپری یعنی د فرشتو د را کوږیدو د پارہ دروازی کولای کړې شی او د غرمې په شان سور شی، لکه سرہ خرمن، یعنی د مخکښینی حالت په خلاف، او د اذاجواب فما أعظم الملول محذوف دے، یعنی خومره د ویرې منظر بہ وی؟ نو ای جناتو او انسانانو! تاسو بہ د خپل رب د کوم کوم نعمت نہ انکار کوئے؟ په دغه ورځ بہ د انسانانو او د جناتو د گناهونو تپوس نہ کیږی، او بہ بل وخت کښې بہ کیږی، څنگه چې نه ای فرمائیل هوریک للستلهم اجمعین، یعنی قسم دے ستا د رب! مونږ بہ خامخا د دوی نہ تپوس کوو، او جائت دلته هم او دینه مخکښې د حق په معنی کښې دے، او انس هم په مذکورہ ځایونو کښې د انسی په معنی کښې دے، نو ای جناتو او انسانانو! تاسو بہ د خپل رب د کوم کوم نعمت نہ انکار کوئے؟ مجرمان بہ د خپلو حلیو (علامو) نہ پیژندلې کیږی، یعنی د مخونو د توروالی نہ او د سترگو د شینوالی نہ د دوی د تندۍ وختو او د دوی د قدمونو بہ نیولې کیږی، نو ای جناتو او انسانانو! تاسو بہ د خپل رب د کوم کوم نعمت نہ انکار کوئے؟ یعنی په دوی کښې بہ د هر یو تندې د مخکښې یا د روستو نہ د قدمونو سرہ ملاو کړې شی، او په جهنم کښې بہ او غورځولې شی او دوی تہ بہ و نیلې

شی دغه دې هغه جهنم د کوم چې مجرمانو تکذیب کولو د جهنم او د سختو گرمو اوبو په مینځ کېنې په دوی چکر لگوي، یعنی منډې به وې، او چې کله د اور د گرمی نه فریاد او کړې نو دوی باندې به گرمې اوبه ځکلولې شي، (آن د قاض په شان منقوص دې، نو اې جناتو او انسانانو! تاسو به خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟)

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: أَىْ اْأَرْضِ مِنَ اْأَحْيَاءِ: مفسر علام د علیها تفسیر په اُمی الأرض سره کولو کېنې اشاره او کړه چې جنت او دوزخ، حورې او غلمان به فنا کېږي نه، بلکه د زمکې خیزونه به فنا کېږي، او کل یومروغی هان سره په یهودو باندې رد او کړې شو چې د هغوی عقیده ده چې الله تعالی په شپږو ورځو کېنې ټول کائنات پیدا کړو، د جمعه په ورځ په آخری وخت کېنې ئ د آدم علیهم السلام تخلیق او کړو، او د هفتې په ورځ ئې هیڅ کار اونکړو، هم دا وجه ده چې یهود د خالی په ورځ جهنمی کوي.

قوله: سَقَطَ: سفرغ لکه تفسیر ئې په مقصد سره کولو کېنې اشاره او کړه چې د فراغت نه مراد توجه او قصد کول دی، ځکه چې الله تعالی ته داسې مصروفیت نه وی چې په نورو کارونو کېنې د مشغولیدو نه مانع وی، داسې قسم کارونو کېنې مشغولیدل د مخلوق سره خاص دی.

قوله: ثَقُلان: جن او انس ته ثقلان ځکه وائی چی دوی په ژوند او مرگ دواړو کېنې په زمکه باندې ثقل وی.

قوله: قَالُوا: امر د تعجیز د پاره دې، یعنی که تاسو د سلطنت د حدونو نه وتلې شئ نو اوڅن، دا داسې ده لکه قَالُوا: اِسْرَافَ من مثله.

قوله: کَالْبَهَائِ: د کائنات خبرثانی هم کیدې شي او د وده صفت هم کیدې شي، او د کائنات د اسم نه حال هم، وَهَانَ، فُتِنَ جمع ده، لکه رُمُوعٌ وَمَآءٌ، په دې صورت کېنې به دهان د تلچېت په معنی کېنې وی، تلچېت هغه خیز ته وائی چه په تیلو کېنې یو خیز پوځ شي او تیل ترینه لرې کړې شي بیا چه د تیلو په ویځ کېنې څه پاتې شي هغې ته تلچېت وائی، لکه څنگه چې په بل آیت کېنې اسمان لره د تلچېت سره تشبیه ورکړې شوې ده، کَمَا قَالَ اللهُ تَعَالَى یَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ کَالْذَّهْلِ، او مهل د تیل تلچېت ته وئیلې شي، دویم صورت دا دې چې دهان اسم مفرد وی، څنگه چې زمحشری وئیلې دی، دهان لَمَلَمَ اَیْدهن به.

قوله: وَالْجَنَّ هُنَا وَفِیْهَا سَآتِیٌّ مَعْنَى الْجَنِّ وَالْإِنْسِ فِیْهَا مَعْنَى الْإِنْسِ: د دې ټول عبارت راورلو مقصد د مفسر علام د یو سوال جواب ورکول دی.

سوال: دا دے چي جان او انس دا دوارہ اسم جنس دی، او سوال د جنس نہ نہ کیری بلکہ د افراد د جنس نہ کیری؟

جواب: د دے سوال جواب ورکولو د پارہ مفسر علام او فرمائیل چي جان، دھي پہ معنی کنبی، اوالس، الی پہ معنی کنبی دے، او دا دوارہ د جنس د افراد نہ دی، دا دوارہ د هغه الفاظ نہ دی چي د هغی پہ جنس او فرد کنبی امتیاز د یاء پہ اضافی سره کیری۔ لکه زمر، ولھی۔

فولہ: زرقۃ العیون: اسمانی رنگ سترگی، دے تہ د پیشو سترگی هم ونیلې شی، او دے تہ کرنجی سترگی هم ونیلې شی

فولہ: آپ: دا د ائی نہ د اسم فاعل صیغہ ده، یشیدلې اوبه۔

[ایاتوفه: ۴۶-۷۸]

وَلَمَنْ خَافَ أَنْ يَكُلَّ مِنْهُمْ أَوْ يَلْمُوهُمْ مَقَامَرَتِهِمْ قِيَامَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ لِلْجَبَانِ فَتَرَكَ مَعْصِيَهُ (جَبَان) (فَبَأَى آلَ عَرِيكَمَا تَكْذِبَانِ) (ذَوَاتًا) ثَنِيَّةٌ ذَوَاتٌ عَلَى الْأَضْلَى وَلَا مَهَيَاءَ (أَفَنَانَ) اغْصَانُ جَمْعُ فَنَنِ كَطَلِّ (فَبَأَى آلَ عَرِيكَمَا تَكْذِبَانِ) (فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ) (فَبَأَى آلَ عَرِيكَمَا تَكْذِبَانِ) (فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِئَةٍ) فِي الدُّنْيَا أَوْ كُلِّ مَا يَنْفَعُهُ بِهِ (رَوْحَانِ) نَوْعَانِ رَطْبٍ وَنَابِسٍ وَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا فِي الدُّنْيَا كَالْخَنْطَلِ خَلَوُ (فَبَأَى آلَ عَرِيكَمَا تَكْذِبَانِ) (مُتَكَيِّبِينَ) خَالَ عَايِلَهُ مَخْذُوفٌ أَيْ يَنْتَعِمُونَ (عَلَى فَرْشٍ بَطَانِهَا مِنْ) (سِتْرٍ) مَا غُلِظَ مِنْ الدُّنْيَا وَخَشَنَ وَالظُّهَارِ مِنَ السُّنْدُسِ (وَجَنَّتِ الْجَنَّتَيْنِ) ثَمَرُهُمَا (ذَانِ) قُرْبٌ يَنَالُهُ الْقَائِمُ وَالْقَاعِدُ وَالْمُضْطَجِعُ (فَبَأَى آلَ عَرِيكَمَا تَكْذِبَانِ) (فِيهِمَا) فِي الْجَنَّتَيْنِ وَمَا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْأَعْلَالِ وَالْفُصُورِ (قَالِمَاتِ الْقُلُوبِ) الْعَيْنُ عَلَى أَرْوَاجِهِنَّ الْمُتَكَيِّبِينَ مِنَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ (لَمْ يَطْلُبْهُنَّ) يَنْفَضُّهُنَّ وَهُنَّ مِنَ الْخُورِ أَوْ مِنْ بِنَاءِ الدُّنْيَا الْمَشَاتِ (إِنْ سَ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانِ) (فَبَأَى آلَ عَرِيكَمَا تَكْذِبَانِ) (كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ) صَفَاءُ (وَالْمَرْجَانُ) اللَّوْلُوُ بِيَضٍ (فَبَأَى آلَ عَرِيكَمَا تَكْذِبَانِ) (هَلْ) مَا جَزَاءُ الْإِحْسَانِ بِالطَّاعَةِ (أَلَا الْإِحْسَانُ) بِالنِّعَمِ (فَبَأَى آلَ عَرِيكَمَا تَكْذِبَانِ) (وَمِنْ دُونِهِمَا) الْجَنَّتَيْنِ الْمَذْكُورَتَيْنِ (جَنَّتَانِ) أَيْضًا لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ (فَبَأَى آلَ عَرِيكَمَا تَكْذِبَانِ) (مَدَامَتَانِ) سَوَادَانِ مِنْ شِدَّةِ عَضْرَتِهِمَا (فَبَأَى آلَ عَرِيكَمَا تَكْذِبَانِ) (فِيهِمَا) عَيْنَانِ نَضَاعَتَانِ (فَوَارِتَانِ) بِالنَّمَاءِ (فَبَأَى آلَ عَرِيكَمَا تَكْذِبَانِ) (فِيهِمَا فَاكِئَةٌ وَخُلٌّ) وَمَا نَ مِنْهَا وَفِيلٌ مِنْ غَيْرِهَا (فَبَأَى آلَ عَرِيكَمَا تَكْذِبَانِ) (فِيهِمَا) أَيْ الْجَنَّتَيْنِ وَمَا فِيهِمَا (مُحِيرَاتِ) اخْلَاقًا (حَسَانِ) وَجُوهًا (فَبَأَى آلَ عَرِيكَمَا تَكْذِبَانِ) (حُورٌ) شَبَابَاتٌ سَوَادُ الْغُبُونِ وَبَيَاضُهَا (مَقْصُورَاتِ) مَسْجُودَاتِ (فِي الْخِيَامِ) مِنْ فَرْجٍ مُجَوِّفٍ مُضَافَةً إِلَى الْفُصُورِ شَبِيهَةٌ بِالْحُدُودِ (فَبَأَى آلَ عَرِيكَمَا تَكْذِبَانِ) (لَمْ يَطْلُبْهُنَّ) إِنْ سَ قَبْلَهُمَا قَبْلَ أَرْوَاجِهِنَّ (وَلَا جَانِ) (فَبَأَى آلَ عَرِيكَمَا تَكْذِبَانِ) (مُتَكَيِّبِينَ) أَيْ أَرْوَاجَهُمَا وَغَايِرَهُمَا تَقَدَّمَ (عَلَى رُفُوفِ

خُفِيَ جَنَعُ زُفْرَةٍ أَيْ نُسُطُ أَوْ وَسَائِدٍ (وَعَبَقْرُوقِي جِسَانٍ) جَنَعَ عَنَقَرَةٍ أَيْ طَائِفِ (فَهَايَ أَلَامِ رِيكَا تَكْذِبَانِ) اِنْبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْاَلْهَالِ وَالْاَزْكَوَامِ تَقَدَّمَ وَلَفِظُ اسْمِ زَائِدٍ

نوجھہ او دھفہ کس د پارہ یعنی پہ دوی کنبی د هر يو د پارہ یا د دوی د مجموعی د پارہ چي د خپل رب په مخکښي د حساب د پارہ د ولاړي نه اوريدو، او د هغه نافرماني نې پريخوده، دوه باغونه دي، نو اې جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟ دواړه باغونه به د گټرو څانگو والا وي، ذوات، ذوات تشنيه ده، د اصل مطابق، او او ددې لام يا ده، انسان، د فلان جمع ده، لکه اطلال چه طلل جمع ده، نو اې جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟ په دې دواړو باغونو کښي دوه بهيدونکي چيني دي نو اې جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟ په دې دواړه باغونو کښي د دنيا د هر قسم ميوو يا د هر هغه ميوې د کوم نه چې خوند اخستلې شي، دوه جوړي دي، لوند او اوچ او په دې دواړه قسم ميوو کښي چه په دنيا کښي کومه تروه ده هغه به خوگه شي، لکه حنظل، «مره غونې» نو اې جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟ جتيانو به په داسي فروشونو باندې ډډه لگولي وي چې د هغې استر به د شنو ريځمو وي، متکئين حال دي، ددې عامل پتلعمون محذوف دي، استبرق د ريځمو هغه کپړي ته وئيلې شي چې پيړو او دانې دار وي، او ابرا، يعني بره والا کپړا به د سندس وي، يعني د باريک ريځمو. او ددې دواړو باغونو ميوې به بالکل نژدې نژدې وي، چې هغه به ملاست کس، ناست کس او ولاړ کس ټول اخستلې شي، نو اې جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟ په دې باغونو کښي او په څه چې دا باغونه مشتمل وي، يعني محلات او بالاخانې وغيره، به داسي ښځي وي چې خپل نظرونه به ټي د جن پيړي، او انس نه، په خپلو خاوندانو باندې ښکته کړي وي، ډډه به نې لگولې وي ددې نه مخکښي به هيڅ يو انسان په دوی کښي تصرف نه وي کړي. او نه به جناتو، يعني دې سره به چا وطني کړې نه وي، او دا به د حورو د قبيلې نه وي، يا به د دنيا د ښځو د قبيلې نه وي کومې چې به د ولادت د واسطې نه بغير پيدا شوې وي، نو اې جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟ هغه حوري به په صفائي کښي ه ياقوت او په سپينوالي کښي به د ملفلرو په شان وي، نو اې جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟ ۱/۳۵۰

مذکوره دواړو باغونو نه علاوه دوه نور باغونه هم دي چې په درجه کښي به ددې نه کم وي، د هغه چا د پارہ څوک چې د الله په مخکښي د ولاړي نه اوريدلو، نو اې جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟ دواړه باغونه به د شوخ شين رنگ وي، ددې

شین والی د زیاتوالی د وجې نه نو ای جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟ دې دواړو باغونو کښې به دوه چینې وی چې د داسې اویو سره به جوش وهی، چې کله به ختمیږی نه، نو ای جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟ او په دې دواړو باغونو کښې میوې، کهجورې او انار به وی هغه دواړه یعنی کهجورې او انار به د میوو نه وی، او وئیلې شوی دی چې ددې نه علاوه به وی، نو ای جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟ او د دې باغونو په کورونو کښې به ښکلې پنځې وی، نو ای جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟ هغه ښځې به سپین رنگ والا، او د هغوی د سترگو تورې والې به ډیر تور، او سپین والې به ښې ډیر سپین وی، هغوی به د ملغلرو په څیمو کښې پټې وی، حال دا چې هغه څیمې به په محلونو باندې د زیاتې خادر په شان وی، نو ای جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟ ددوی نه مخکښې به په دوی باندې نه یو انسان تصرف کړې وی او نه یو جن، یعنی د دې خاوندانو نه مخکښې، نو ای جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟ ددوی خاوندان شنه تختونو او څاسته متکو باندې ډډه وهلې ناست وی، او ددې اعراب په ماقبل کښې د تیر شوی په شان دې، رفوفه د رفوفه جمع ده، شنه بالختونو ته وائی، نو ای جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟ استاد پروردگار نوم پرکت والا دې، کوم چې د عزت او جلال والا دې، او لفظ اسم زائد دې.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: قیامه: دا د مقام تفسیر دې، په دې کښې دې خبرې ته اشاره ده چې مقام دلته مصدر دې.

قوله: ذوات علی الأصل ولا مهاباة: ذوات په تشبیه کښې دوه لغت دی، یو د اصل په اعتبار سره، او دویم د لفظ په اعتبار سره، د ذات اصل ذویه دې، په دې کښې عین کلمه واؤ دې، او لام کلمه یاه ده، ددې مفرد په اصل کښې ذوات دې، د اصل مطابق ددې تشبیه ذواتان دې، د اضافت د وجې نه نو نن د تشبیه ساقط شوې دې، چې د هغې د وجې نه ذواتا پاتې شو، او مفرد ئې خلاف اصل ذات استعمال کړو.

قوله: جمع فتن: لکه اطلال جمع د طلل، ددې اضافې سره د مفسر علام مقصد دا بیان دې چې انسان د فتن جمع ده، نه چې د فن، ځنګه چې اطلال د طلل جمع ده نه چې د طلل.

قوله: جنات الجنین دان: جنات الجنین مبتدا او دان ددې خبر، جتنی بمعنی مجنی، او دان په اصل کښې دانو وو.

قوله: فی الجنین وما اشتملتا: دا د فیهن تفسیر دې، ددې تفسیر مقصد د یو سوال جواب ورکول دی.

سوال: د فیہن مرجع جنتان دې، کوم چې تشنیه ده، لہذا دې طرف ته راجع کیدونکې ضمیر به هم د تشنیه وی، چې په ضمیر او مرجع کښې مطابقت راشی؟ مفسر علام د وما اقبلنا علیہ من العلای والقصور اضافہ کولو سره ددې سوال جواب ورکړو.

جواب: خلاصہ دا ده چې د فیہن مرجع صرف جنتان نه دې، بلکہ هغه څه هم مرجع ده څو ته چې جنتان شامل دی، مثلاً محلات، بالاخانې وغیرہ.

قوله: من نساء الدنيا المنشآت: المنافع دلساء الدنيا صفت المنافع راوړلو سره نې اشاره او کره چې د دنیا ښځې به هم جنت والا ته ملاوېږي، خو دوی به دوباره جوړولې شی. یعنی دوباره به ددوی تخلیق او کرې شی، خو دا تخلیق به د ولادت په واسطه نه وی. بلکہ الله تعالیٰ به په خپل دست قدرت سره جوړ کړي.

قوله: صفاء ویاضاً: جنتی ښځو لره په صفائی کښې د یاقوت سره، او په سپین والی کښې د ملغلرو سره تشبیه ورکول مقصود دی، نه چې ددې په ټولو صفتونه کښې.

قوله: هل ما جزاء الإنسان إلا الإحسان: د هل استعمال په څلورو طریقو سره کیږي. ① الله تعالیٰ قول هل اتي على الانسان،

② معنی استظهار لکه د الله تعالیٰ قول: فهل وجدتم ما وعد ربكم حقاً،

③ معنی امر لکه د الله تعالیٰ قول فهل اتممتهم،

④ معنی نفی لکه د الله تعالیٰ قول فهل على الرسل إلا البلاغ المبين، دلته هم هل د نفی په معنی کښې دې.

قوله: مذهباً قتان: دا د الدهمة نه ماخوږ دې، ددې معنی ده، توروالې، هم ددې نه فرس ادهم دې، او شین والې چې کله ډیر شی نو توروالی ته مائل شی.

قوله: وهما منبأ: یعنی نخل او رمان، دا دواړه د امام ابویوسف او محمد (رحمهما الله) په نیز په میوو کښې شامل دی، او د امام ابوحنیفه رحمته الله په نیز په میوو کښې شامل نه دې، ځکه چې عطف مغاثر غواړي.

قوله: من دژ مجوف مضافة إلى القصور شبهة بالخدود: یعنی هغه ځیمې به د خالی ملغلرو وی، یعنی دومره غټې ملغلرې به وی چې هغه به دننه خالی کولو سره د ځیمې جوړولو قابل وی، او مضافة إلى القصور مطلب دا دې چې هغه ځیمې به د محل په مینځ کښې وی، او په منزله د خادر به وی، ځنګه چې په کور کښې ښځې وی، او د هغوی په سرو نو باندې خادري وی.

پهله: عبقری: دا عبقر طرف ته منسوب دې، د عربو دا خیال دې چې دا د جناتو یو کلبې دې، لہذا هر عجیب او غریب خیز دې طرف ته منسوب کوی او په قاموس کښې دی چې عبقر هغه خایې ته وائی کوم خانې چې جنات په کثرت سره وی، او عبقری هغې ته وائی چې په هر طریقې سره کامل وی

[٥٦] سورة الواقعة

سورة الواقعة مكية إلا: البهذا الحديث (الاية) وثلة من الاولين (الاية)

وهي ستاوسيعاوتسع وتسعون اية

سورة الواقعة مکی دی، سوا د آیت: **أَمْهَدُ الْحَدِيثِ**، او آیت: **وَلَقَدْ مَعَنَ الْأُولَیْنَ**، او دا شېر
نوی، یا اووه نوی یا نهه نوی آیتونه دی

[ایاتونہ: ۱-۲۸]

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ، فَأَمَّتِ الْقِيَامَةُ لَيْسَ يَوْعَتُنَا كَأَذِيَةِ، نَفْسٍ تَكْذِبُ بِأَن تَنْفِيهَا كَمَا نَفَتْهَا فِي الدُّنْيَا
 رَافِضَةً رَافِعَةً، أَيْ هِيَ مَظْهُورَةٌ لِيَخْفِيَ أَقْوَامٌ بِدُخُولِهِمُ النَّارَ وَلَزَعَ آخَرِينَ بِدُخُولِهِمُ الْجَنَّةَ، إِذَا رَجَعَتْ
 الْأَرْضُ رَجَاءً، خَرَجَتْ حَرَكَةً شَدِيدَةً، وَنَسَتْ الْجِبَالَ نَسًّا، فَتَتْ (فَكَانَتْ هَبَاءً، غباراً، مِنْبَثًا، مَشْتَرِفاً، وَإِذَا
 الْبَاقِيَةُ بَدَلٌ مِنَ الْأَوَّلَى) وَكُنْتُمْ فِي الْقِيَامَةِ (أَزْوَاجًا) أَصْافًا ثَلَاثَةً، (فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ) وَهُمْ الَّذِينَ يُؤْتُونَ
 كُتُبَهُمْ وَأَيْمَانَهُمْ مَبْدَأَ خَيْرِهِ (مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ) تَعْظِيمٌ لِإِنَائِهِمْ بِدُخُولِهِمُ الْجَنَّةَ (وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ) أَيْ
 الشَّمَالِ بِأَن يُؤْتَى كُلُّ مِنْهُمُ كِتَابُهُ بِشِمَالِهِ (مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ) تَخْفِيرٌ لِإِنَائِهِمْ بِدُخُولِهِمُ النَّارَ، (وَالسَّابِقُونَ)
 إِلَى الْخَيْرِ وَهُمْ الْأَنْبِيَاءُ مَبْدَأُ (السَّابِقُونَ) تَأَكِيدٌ لِعَظِيمِ شَانِهِمْ (أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ) فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ، ثَلَاثَةٌ
 مِنَ الْأَوَّلِينَ، مَبْدَأُ أَيْ جَمَاعَةٌ مِنَ الْأُمَمِ الْحَاضِرَةِ (وَقَلِيلٌ مِنَ الْآخِرِينَ) مِنْ أُمَّةٍ مُتَّخِذٍ صَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَهُمْ السَّابِقُونَ مِنَ الْأُمَمِ الْمَاجِيَةِ وَهَلِهُ الْأُمَّةُ وَالْخَيْرُ عَلَى سَعَرِ مَوْضُوعَةٍ، مَشْخُوعَةٌ بِقَضَائِبِ النَّعْبِ
 وَالْأَحْزَابِ مُتَكَيِّمِينَ عَلَيْهِمَا مُتَقَابِلِينَ، خَالِدِينَ فِي النَّعِيمِ فِي الْخَيْرِ، يُكَلِّفُ عَلَيْهِمُ لِلْخِدْمَةِ (وَلِئَازٍ
 مُقَدَّرُونَ) عَلَى فَكْلِ الْأَوْزَادِ لَا يَهْرُمُونَ (بِأَكْوَابٍ) أَفْذَحَ لَا غَرَا لَهَا (وَأَهَابِيقٍ) لَهَا غَرَا وَخَرَابِجُ (وَكُلَّاسٍ)
 إِنَاءُ حُزْبِ الْخَمْرِ (مِنْ مَعِينٍ) أَيْ خَمْرٌ جَارِيَةٌ مِنْ مَتْنَعٍ لَا يَنْقُصُ أَبَدًا (لَا يَصْدَعُونَ عَنْهَا وَلَا يَزْفُقُونَ) يَفْنَحُ
 الرَّايَ وَتَحْسَرُ مِنْ نَزْفِ الشَّارِبِ وَأَنْزَفَ أَيْ لَا يَخْضَلُ لَهُمْ مِنْهَا شَذَاعٌ وَلَا ذَمَابُ غُفْلٍ بِخِلَافِ عَمَرِ
 الدُّنْيَا وَفَاقَهَا مَا يَتَغَيَّرُونَ) وَلِحَوْلِ طَرَفِ مَا يَشْتَبَهُونَ (لَهُمْ لِلْإِسْتِمَاعِ) حُودٌ بِنَاءُ شَدِيدَاتٍ سَوَادِ الْقُنُونِ
 فَتَبَاحُهَا (عَيْنٌ) ضِيخَامُ الْقُنُونِ كَسِرَتْ عَنْهُ بَذَلُ صَمَتِهَا لِجَنَاسَةِ الْيَاءِ وَمُفْرَدُهُ عَيْنَاءُ كَحَمَزَاءُ وَفِي قِرَاءَةِ
 بَحْرٍ خُورٍ عَيْنٌ كَأَمَقَالِ الْوُزُو الْكُنُونِ، الْمَصُونُ إِجْزَاءً مَقْغُولٌ لَهُ أَوْ مَضَرٌّ وَالْمُغَابِلُ الْمَقْفَرُ أَيْ جَفَلْنَا لَهُمْ
 مَا ذَكَرَ لِلْجَزَاءِ أَوْ جَزَيْتَهُمْ (عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ) (لَا يَتَمَنَّوْنَ فِيهَا) فِي الْخَنَةِ (لَقَوْمًا) فَاجِشًا مِنَ الْكَلَامِ (وَلَا
 تُلَاقِيهِمْ) مَا يُلَاقِيهِمُ الْإِلَ، لَكِنْ، قَلِيلًا، قَوْلًا (سَلَامًا سَلَامًا) بَذَلٌ مِنْ قِلَالِهِمْ بِمَعْنَاهِ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا

أَصَابَ الْيَمِينَ، (یہی یدار) خیر النبی (مَلْعُودٌ) لَا ذُلَّكَ فِيهِ (وَطَلَمَ) خَسِرَ الْفُوزَ (مَنْهُودٌ) بِالْخَلْفِ مِنْ
أَسْفَلِهِ إِلَى أَعْلَاهُ (وَطَلَمَ مَمْدُودٌ) ذَابِمٌ (وَمَامٌ مَسْكُوبٌ) جَارٌ دَالِمًا (وَفَاكِبَةٌ كَثِيرَةٌ) (الْمَطْلُوعَةُ) فِي زَمَنٍ (وَلَا
مَنْوَعَةٌ) بَيْنِي (وَفَرَشَ مَرْوُوعَةٌ) عَلَى السَّرِّ (إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنَّمَا) أَمَى الْغُورَ الْبَيْنِ مِنْ هَرٍ
وَلَا دَهٍ (لَمْ نَخْلُقْنَهُنَّ الْبَكَارَ) غَذَارَى كَلْمًا أَنَا هُنَّ أَزْوَاجُهُنَّ وَجَدُوهُنَّ غَذَارَى وَلَا (جَمْعٌ عَرَبِيًّا) بَعْضُ الزَّوْجِ وَتَكُونُ
جَمْعٌ غُرُوبٌ وَهِيَ الْمُنْخَبَةُ إِلَى زَوْجِهَا عِنْدًا لَهُ (أَزْوَاجًا) جَمْعٌ يَزِبُ أَيْ مُسْتَفْتَاتٌ فِي السَّرِّ (لِأَصْحَابِ
الْيَمِينِ) حِلَّةٌ أَنشَأْنَاهُنَّ أَوْ جَعَلْنَاهُنَّ

توجہ: شروع کوم د اللہ پہ نوم سرہ چي ڊير مہريانہ او بي استہاء رحم کولو والا دي، چي کله واقع
کيدونکي واقع شي، يعنی چي قيامت قائم شي، د هغي د وقوع به هيڅ يو نفس تکذيب کونکي
نه وي، چي د هغي انکار او کړي، څنگه چي ئي په دنيا کښي د هغي نه انکار کولو، هغه به
اوچتونکي او راغورزونکي وي، هغه به د قومونو زوال ښکاره کړي، د هغوی په جهنم کښي
د داخليدو سره، او د نورو قومونو اوچتوالي به هم ښکاره کړي، د هغوی په جنت کښي
داخليدو سره. هر کله چي زمکه پوره طريقې سره اوړقولي شي، يعنی سخت حرکت به ورکړي
شي، او غرونه به ريزه ريزه کړي شي، او هغه به د خورې دورې په شان شي، دويم إذاد اول لثانہ
بدل دي، او تاسو به په قيامت کښي درې قسمه ډلې شي، نو بي لاس والا او دا به هغه خلق
وي چاته چي عملنامه په بي لاس کښي ورکړي شي، فاصص الہیة مبتدا ده، او ماصص
الہیة ددي خبر، څه بهتر به وي بي لاس والا ددوی جنت کښي داخليدو د وجي نه، ددوی د
اوچت شان بيان دي، او گس لاس والا په داسي توگه چي به دوی کښي به هر يو ته عملنامه
په گس لاس کښي ورکړي شي، څه خراب دی گس لاس والا، ددوی دوزخ کښي داخليدو د
وجي نه، ددوی د سپک شان بيان دي، او د خير طرف ته مخکښي کيدونکي او هغه انبياء
(عليہم السلام) دي، مبتدا ده، مخکښي والي کونکي دي، ددوی د اوچت شان تاکيد دي،
هم دغه خلق دی مقرب د نعمتونو والا جنت کښي، يو لويه ډله د مخکښي خلقو والا نه، ثلث من
الأولین مبتدا ده، يعنی په مخکښي امتونو کښي يو لويه ډله د رومينو، (لله من الأولین)
مبتدا ده يعنی د تيرو شوو امتونو نه يو لوڼي جماعت، اوروستو کښي يوه وره ډله د امت
محمد ﷺ نه، او دا د تير شوو امتونو نه، او ددي امت نه سبقت کونکی دی، په داسي
بسترو باندې به وي، چي د سرو او د جواهراتو نه به ښرولي شوې وي، په هغي باندې به ډډه
وهونکي يو بل ته مخامخ ناست وي، د خبر د ضمير نه دواړه حال دي، دوی ته په داسي هلاکان
چي هميشه به هلاکان وي، يعنی د هلاکانو په شکل کښي به وي، بوداگان کيرې به نه، داسي
د اوبو لوڅي به ئي راخستي وي چي په هغي کښي به لاسکی نه وي اولوتې چي په هغي کښي
به لاسکی، او سخسوره (نلکه) وي. تلل راتلل کوي، د بھيدونکي شراپو نه به د ډکو جامونو

سره، تلل راتلل کوی، کاس د شراب خکلو لوښی ته وائی، یعنی د داسې چينو شراب چې کله به هم نه ختمیږي، نه به دې سره په سر باندې دره راځي، او نه به عقل کښې کچې راځي، ینزفون د زاء په فتحې او کسرې سره، دا د نرف الشارب وانرف نه ماخوذ دې، یعنی نه به دوی باندې د سر درد راځي او نه به ټې عقل زاتل کيږي، په خلاف د دنیا د شرابو، او داسې میوې چې دوی ته خوښې وي، او د مرغو غوښه کومه چې دوی ته خوښه وي، او ددوی د فاندې د پاره غټې غټې سترگو والا حوري، یعنی داسې حورې چې د هغوی د سترگو تور والې ډیر تور، او سپینوالې به ټې ډیر سپین وي، عیون کښې عین ته د ضمې په عوض کسره ورکړې شوه، د یاء د موافقت د وجې ددې واحد عیناء دې، څنگه چې د حمر واحد حمراء دې، او په یو قراحت کښې حور عین جر سره دې، چې د محفوظ ملغلرو په شان به وي، دا صله ده د هغوی د اعمالو، جزاء مفعول له دې، یا مصدر دې، او عامل محذوف دې، تقدیری عبارت دا دې چلنا لهرما ذکر للخواه، یا حینا همرته به هلته یعنی په جنت کښې پکواس وي، یعنی فحش خبرې اوري، او نه به د گناهونو خبرې اوري، صرف د سلام سلام اواز به اوري، سلاما سلاما د قیلاً نه بدل دې، یعنی هغوی به دا اواز اوري، او ښی لاس والا، او څه ښه دی ښی لاس والا، هغوی به بغیر د غنو والا یرو کښې وي، سدر د بیرې اونې ته وائی، اولاندې باندې کیلو کښې به وي، طلع د کیلې اونې ته وئیلې شی، چې د لاندې نه بره پورې به ډکې وي، او اوږدو اوږدو همیشه پاتې کیدونکې سورو کښې به وي، او همیشه جاری اویو کښې به وي، او په ډیرو میوو کښې به وي، نه به یو وخت هغه ختمیږي، او نه به د قیمت ادا کولو د پاره بندول وي، او په تولایانو باندې په اوچتو اوچتو تختونو باندې به وي، مونږ دا حورې خاص توگه باندې د ولادت نه بغیر پیدا کړې دي، او مونږ دا باکره جوړې کړې دي، یعنی داسې پیغلې چې کله هم دوی ته ددوی خاوند راتگ کوی نو دوی په باکرې مومی، او څه تکلیف به هم نه وي، محبت کونکي یو عمر والا به وي، غریبا د راء په ضمې او سکون سره، ښځې د ښی لاس والو د پاره، لاصحب الهمین، انشاءالله نه سره متعلق دې، یا د چلنا همر سره متعلق دې، (یعنی دا ټول څیزونه به د اصحب الهمین د پاره وي).

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: إذا وقعت الواقعة: واقعه د قیامت په ډیرو نومونو کښې یو نوم دې، قیامت ته واقعه ځکه وئیلې شی چې دا به خامخا واقع کيږي، إذا وقعت الواقعة کښې په إذا کښې څو وجوهات دي، په هغې کښې بعضې دا دي، چې إذا د ظرف محض د پاره دې، یعنی په دې کښې د شرط معنی نشته، او ددې عامل لیس دې، ددې معنی نفی لره متضمن کیدو د وجه نه، گویا چې اووئیلې شول انقی التکلیف وقت وقوعها، یا شرطیه دې، ددې جواب

محذوف دې، تقدیری عبارت دا دې اذالعت الواقعة کَانَ کِتَ وکِتَ او هم دا په دې کښې عامل دې،

قوله لیس لوقعتها: په معنی د فی کښې دې، مضاف محذوف دې، تقدیری عبارت دا دې لیس نفس کاذبة توجدل وقت وقوعها، د کاذبة موصوف نفس محذوف دې،

قوله حافضة رافعة: هې د مبتدا محذوف خبر دې، څنگه چې مفسر علام د هې اضافه کولو سره اشاره او کړه، د مظلوم لفظ سره نې اشاره او کړه چې خفض او رفع د علم ازلی په اعتبار سره مقدر شوې دې، خو قیامت به دا را ښکاره کړي

قوله اذارجت الارض: یا خو د اول إذا نه بدل دې، څنگه چې مفسر علام مختاره کړې ده، یا دویم إذا د اولی د تاکید دپاره دې، یا شرطیه دې، او د عامل نې مقدر دې، او دا هم کیدې شی، چې ددې نه پس فعل رَجَت ددې عامل وی،

قوله فاصحب المیمنة ما اصحب المیمنة: اصحب المیمنة مبتدا اول، او ما استفهامیه مبتدا ثانی. اصحب المیمنة جمله د مبتدا ثانی خبر، مبتدا ثانی خپل خبر سره د مبتدا اول د پاره خبر

سوال: خبر چې کله جمله وی نو په دې کښې عائد راوړل ضروری وی، او دلته عائد نشته دې څه وجه ده؟

جواب: اسم ظاهر د ضمیر قائم مقام دې، لهذا د عائد ضرورت نشته، د روستو جعلی به هم دا ترکیب وی، (ما، اگرچې د خیز د حقیقت باره کښې د سوال د پاره راځی خو کله ددې په ذریعې سره د صفت او د حالت سوال هم مطلوب وی، لکه ته چې وائی ما یرید؟ فیقال عالم او طیبه

قوله ثلة: په ضمی سره د انسانانو لوڼې دلې ته، او په فتحې سره د چیلو کنډک ته وائی **قوله** مَوْضُونَةُ، الْوَضْنُ بمعنی نَفْسُ الْهَرَجْ: زغره جوړول، دلته مطلق د بنرلو په معنی کښې دې،

قوله علی سر موضونة: دادلثة من الاولین دمستقرین متعلق کیدو سره د مبتدا خبر دې، او معکین علیها متعلین دا دواړو د مستقرین د ضمیر نه حال دی

قوله يطوف عليهم: دا جمله مستانغه ده، او دا هم جائز ده چې د مُقَرَّبُونَ نه حال وی، المعنى يدور حولهم للخدمة غلمان لا يقرمون ولا يكفون

قوله لا يقرمون: دادخللون تفسیر دې،

قوله أباريق: د ابريق جمع لوتا، دا د برق نه مشتق دې، لوتې به چونکه ډیر پرق والا وی، ځکه دې ته ابريق وائی،

ہولہ: حور عین: مبتدأ دہ، ددی خبر محذوف دے، چہ ہفہی طرف تہ مفسر علام د خیل قول لاسماع سرہ اشارہ کری دہ،

ہولہ: مخضود: عَقَدَ العَجْرُ عَصْدًا کہ ماخوذ دے، (ض) ازغی شوکول،

ہولہ: بٹمن: کہ مفسر علام بشی فرمانیلی و و نو دیرہ بہ بنہ وہ، خکہ چہ صرف د ثمن او د قیمت د وجہ نہ نہ، بلکہ پہ طریقہ سرہ بہ جنتیان منع کولہ نشی

[ایاتونہ: ۲۹-۷۴]

وَعَمَّ ثَلَاثَةَ مِنَ الْأُولَى (وثلثه من الآخرين) (وأصحاب الشمال ما أصحاب الشمال) (في مَعْمُومٍ ریح خارة من النار تنفذ في السَّامَ (وَحَمِيمٍ) ماء شَدِيد الخِزَارَةِ (وَيَطَّلُ مِنْ مَعْمُومٍ دُخَانٌ شَدِيدُ السَّوَادِ (لَا يَأْتِيهِمْ) حَقِيرَةٌ مِنَ الظَّلَالِ (وَلَا كَرِيمٍ) حَسَنَ الْمَنْظَرِ (إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ) فِي الدُّنْيَا (مُتَرَفِّينَ) مُتَعَمِّينَ لَا يَنْتَعُونَ فِي الطَّاعَةِ (وَكَانُوا يُعْمَرُونَ عَلَى الْيَحْتِ) الذَّنْبِ (الْعَظِيمِ) أَيْ الشَّرِكِ (وَكَانُوا يَقُولُونَ إِذَا مَاتُوا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَنَا لَنَبْعُوثُ) فِي الْهَمَزَتَيْنِ فِي الْمَوْضِعَيْنِ التَّخْفِيقِ وَتَسْهِيلِ الثَّانِيَةِ وَإِذْخَالِ أَلِفٍ بَيْنَهُمَا عَلَى الْوَجْهِينِ (أَوْ أَبَاؤُنَا الْأُولَى) يَفْتَحُ الْوَاوَ لِلْعَطْفِ وَالْهَمْزَةُ لِلِاسْتِفْهَامِ وَهُوَ فِي ذَلِكَ وَفِيهَا قَبْلَهُ لِلِاسْتِعَادِ وَفِي قِرَاءَةِ بِسْكَونِ الْوَاوِ عَطْفًا بَاوٍ وَالْمِعْطُوفُ عَلَيْهِ مَحَلُّ إِنْ وَاسَمَهَا (قُلْ إِنْ الْأُولَى وَالْآخِرِينَ) (لَسَجُوعُونَ إِلَى مِيقَاتٍ) يُؤَفَّتْ (يَوْمَ مَعْلُومٍ) أَيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيْهَا الضَّالُّونَ الْمَكْذِبُونَ) (لَا تَكُونُونَ مِنْ شَجَرَةٍ مِنْ زُكُومٍ) بَيَانٌ لِلشَّجَرِ (فَمَا لَتَوْنَ مِنْهَا) مِنَ الشَّجَرِ (الْبَطُونِ) (فَسَارِبُونَ عَلَيْهِ) أَيْ الزُّقُومِ الْمَأْكُولِ (مِنْ الْحَمِيمِ) (فَسَارِبُونَ شَرِبَ) يَفْتَحُ الشَّيْنُ وَحَتَمَهَا فَصْتَرُ (الْحَمِيمِ) الْإِزَالِ الْعَطَاشِ جَنَعَ حَيْثَمَا لِلذِّكْرِ وَهَيْئَتِي لِلْأُنْثَى كَمِطْشَانٍ وَعَطَشِي (هَذَا أَزْهَمُهُ) مَا أَعْدَ لَهُمْ (يَوْمَ الدِّينِ) يَوْمَ الْقِيَامَةِ (ثُمَّ خَلَقْنَاكُمْ) أَوْجَدْنَاكُمْ مِنْ عَمَمٍ (قُلُوكُمْ) فَلَا (تَصْدِيقُونَ) بِالْبَيْتِ إِذْ الْقَادِرُ عَلَى الْإِنْشَاءِ قَادِرٌ عَلَى الْإِعَادَةِ (أَفَرَأَيْتُمْ مَا كُفِّتُونَ) تُرْفِشُونَ مِنَ الْمَنِيِّ فِي أَرْحَامِ النِّسَاءِ (أَلَا تَتَذَكَّرُونَ) بِتَخْفِيقِ الْهَمَزَتَيْنِ وَإِنْخَالِ الثَّانِيَةِ أَلِفًا وَتَسْهِيلِهَا وَإِذْخَالِ أَلِفٍ بَيْنَ الْمُسْهَلَةِ وَالْأُخْرَى وَتَرْكِهِ فِي الْمَوَاضِعِ الْآخَرَى (تَخْلُقُونَهُ) أَيْ الْمَنِي بَشَرًا (أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ) (ثُمَّ قَدَرْنَا) بِالتَّشْدِيدِ وَالتَّخْفِيفِ (بَيْنَكُمْ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمُسْبِقِينَ) بِفَاجِئَةٍ (عَلَى) عَنْ (أَنْ تَبْدِلَ) نَحْمَلُ (أَمْثَالَكُمْ) مَكَانَكُمْ (وَلَنُخْلِقَكُمْ) نَخْلُقْكُمْ (فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ) مِنَ الصُّورِ كَالْقِرْدَةِ وَالْخَنَازِيرِ (وَلَقَدْ عَلَّمْتُمُ النَّشَأَ الْأُولَى) وَفِي قِرَاءَةِ بِسْكَونِ الشَّيْنِ (قُلُوكُمْ تَذَكَّرُونَ) فِيهِ إِذْخَالُ النَّاءِ الثَّانِيَةِ فِي الْأَصْلِ فِي الذَّالِ (أَفَرَأَيْتُمْ مَا كُفِّتُونَ) تُفْرِشُونَ فِي الْأَرْضِ وَتَلْقُونَ الْبَدْرَ فِيهَا (أَلَا تَتَذَكَّرُونَ) تَسْبُوهُ (أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ) (لَوْ كُنَّا لَجَعَلْنَاهُ عِطَامًا) نَبَاتًا يَأْتِي لَا عَبَّ فِيهِ (فَقَالَتْهُمْ) أَصْلُهُ ظَلَمْتُمْ بِكُسْرِ الْأَلَمِ خَلَقْتُ تَخْفِيفًا أَيْ أَفْضَلْتُ نَهَارًا (تَقْكُمُونَ) خَلَقْتُ بَنُو إِخْدَى الثَّانِيَةِ فِي الْأَصْلِ تَغْنُجُونَ مِنْ ذَلِكَ وَتَقُولُونَ (إِنَّا لَنَعْرَمُونَ) نَقْفَةُ زُرْعَانِ (بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ) مَسْجُوعُونَ زُرْعَانَا (أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ) (أَلَا تَأْتِيهِمْ أَنْزَالُ مَاءٍ مِنَ السَّمَاءِ) (فَنَحْنُ أَعْلَمُ بِذَاتِ الْغُيُوبِ) (أَلَمْ نَجْعَلِ الْيَوْمَ لَكُمُ الْمَاءَ دَنَاقًا) (فَلَا تَنسَوْنَ الْوَحْدَ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ) (فَلَا تَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ أَنْ يَكُونَ مِنْ عَذَابٍ لَكُمْ) (فَلَا تَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ أَنْ يَكُونَ مِنْ عَذَابٍ لَكُمْ) (فَلَا تَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ أَنْ يَكُونَ مِنْ عَذَابٍ لَكُمْ)

او تشديد سره، او مونږ ددې نه عاجز نه يو، چې مونږ ستاسو په ځانې باندې ستاسو په شان پيدا كړو، او ستاسو داسې شكلونه جوړ كړو چې تاسو ئې پيژنئ هم نه، لكه بيزو او خنزير او تاسو ته دا اول پيدائش علم شه، او په يو قرامت كېنې نشأه د شين په سكون سره، تاسو ولې نه پوهيږئ؟ په تذكرون كېنې د تاء ثانيه په اصل كېنې په ذال كېنې ادغام دې، آيا تاسو چرته په دې خبره باندې غور كړې دې څه چې تاسو كړئ؟ يعنې زمكه اړوئ او په دې كېنې تخم كړئ، آيا تاسو دا راتوكوئ؟ يا ئې مونږ راتوكوو كه چرې مونږ او غواړو نو دا پيداوار به زړه زړه كړو، يعنې اوچه گياه به ترې جوړه كړو چې په هغې كېنې يو دانه هم نه وي، نو تاسو به ټوله ورځ په حيرانتيا كېنې پاتې شئ، د ظلمت اصل ظلمت، د لام په كسرې سره دې، لام تخفيفا حذف كړې شوې دې، يعنې تاسو به ټوله ورځ حيرانه پاتې شئ، په تفكهون كېنې يو تاء حذف كړې شوې ده يعنې تاسو ته به دا خبره عجيبه ښكاره شي، او دا به اوواڼي چه مونږ باندې خود پټي د خرچې هم تاوان راغلو، بلكه مونږ خو د رزق نه بالكل معروم پاتې شو، او يا تاسو چرته په هغه اوبو كېنې غور كړې نه دې؟ كومې چې تاسو څكې، آيا دا د اوريځو نه تاسو نازلوئ؟ يا ئې مونږ نازلوو، مزن، د مزنه جمع ده، په معنى د ريځ، كه مونږ او غواړو نو دا په مالگيښ كړو، چې د هغې څكل به ممكن نه وي، نو تاسو شكروالې نه كوئ؟ آيا تاسو چرته په هغه اور باندې غور كړې دې كوم چې تاسو روښانه كوئ؟ يعنې تاسو ئې د شپې اونې نه راوباسئ آيا تاسو دا اونه پيدا كړې ده لكه مرخ، غفار او كلخ يا مونږ پيدا كوڼكى يو موندل يعنې دې اونو لړه د جهنم د اور د پاره د ياد راوستلو د پاره، او د مسافرو د پاره پورا د فائدي څيز جوړ كړې دې، مقوين، د اقوى القوم نه ماخوذ دې، يعنې هموار (شې) ميدان ته اوزسيدو، القوى د قاف په كسرې سره، او د ياء مد سره، يعنې قفر (هموار ميدان) داسې څنكل كوم ځانې چې گياه او اوبه نه وي، نو د خپل عظيم الشان رب يعنې د الله تعالى پاكي بيان كړه، د اسم لفظ زائد دې.

د قيوداتو فوائد او تسهيل

قوله: همثلة من الاولين: البخر، دا هم د مبتدا محذوف خبر دې، څنگه چې مفسر علام اشاره كړې ده،

قوله: سموم: لږ (دوب)، تيز لوگي، هغه گرمه هوا چې د زهر و په شان اثر كوي، مونث سماعى دې، (جمع) سمائم، سموم ته سموم ځكه وائى چې هغه د جسم مساماتو ته داخليږي، او هم ددې نه السم په معنى زهر د ماخوذ دې، ځكه چې زهر هم مساماتو ته داخليدو سره د انسان د هلاكت سبب گرځي،

قوله: انهم كانوا قبل ذلك مترفين: دا جمله د ماقبل د علت كيدو د وجې نه تعليليه ده،

یعنی اصحاب شمال بہ د مذکورہ عذاب خکہ مستحق وی چې هغوی بہ په خپله خوشحالی کښې مست کیدو سره سره په شرک او کفر باندې کوم چې دتولو نه لوی گناهونه دی، همیشوالې کولو، او د بعث بعد الموت نه انکار کونکی وو.

قوله: اِدْخَالُ الْآلِفِ بَيْنَهُمَا عَلَى الْوَجْهِينِ: د مفسر علام د پارہ مناسب وه چې د (وترکه) اضافه ئې کړې وه، چې خلور قرآتونه شی، د مفسر علام د عبارت نه صرف دوه قرآتونه مفہوم کیږي.

قوله: وَالْمَعْطُوفُ عَلَيْهِ تَحْلُ اِنْ وَاِسْمُهَا: اِنْ وَاِسْمُهَا کښې واو په معنی د مع دې، یعنی ایاوُناالاولون عطف د اِنْ په محل باندې دې، سره د خپل اسم، هم په دې وجې ایاوُناالاولون مرفوع دې، دا په دې صورت کښې دی چې کله معطوف د انا په خبر لمبشون باندې عطف کړې شی، تقدیری عبارت دا دې انا وَاِیَاوُنا لِمَعْمُودِ، گنی عطف به د لِمَعْمُودِ په ضمیر مرفوع مستتر باندې وی.

سوال: ضمیر مرفوع مستتر متصل باندې د عطف د پارہ ضروری ده چې د ضمیر مرفوع منفصل په ذریعہ تاکید راوړې شی، کوم چې دلته موجود نه دی، تقدیری عبارت په لِمَعْمُودِ څن پکار دې؟

جواب: د ضمیر مرفوع منفصل په ذریعہ تاکید هغه وخت ضروری دې کله چې دمعطوف او معطوف علیه په مینځ کښې فصل نه وی، گنی ضروری نه دې، دلته کو ایاوُنا کښې د همزه استفهام فصل موجود دې.

قوله: لَوْقَت: اَلْیَوْمَ لَوَقَاتِهَا په معنی د وقت دې، او لام په معنی د فی دې.

سوال: د لمجموعون صله فی راخی، نه چې اِلٰی، حالانکه دلته اِلٰی راوړلې شوې ده؟

جواب: لِمَجْمُوعُونَ دلسوالون معنی ته متضمن کیدو د وجې نه ددې صله اِلٰی راوړلې شوې ده.

قوله: مَا لَیْنُونُ مِنْهَا: د منها ضمیر شجر طرف ته راجع دې د اسم جنس کیدو د وجې نه، خکۀ چې په اسم جنس کښې د مذکر او مؤنث دواړو گنجائش وی.

قوله: الْهَیْمَرُ: سخت تږې اوبښ ته واڼی، هیام د استسقاء مرض په کوم کښې تنده زیاته لگی، په اوبو سره ئې تنده نه ماتییږي، دې مرض ته جلندهر هم واڼی، د مفسر علام د وینا مقصد دا دې چې همددَهَمَاتِ مذكر، او د هَیْمَرُ د مؤنث دواړو جمع ده، د مفسر علام هیم د هیمان لږه جمع جوړول سبقت قلم دې، صحیح دا ده چې اَهِیْم جمع ده، خکۀ چې هَیْم په اصل کښې هیم وو، د هاء په ضمی سره، په وزن د حمر، د هاء ضمی لږه د یاء د

موافقت د پاره په کسرې سره بدله کړې شو، او د لعل اهل جمع ده، لکه حمردا حرم جمع ده
لعله لونهاء جعلناه اُجاجا

سوال: د لو په جواب کښې لام راوړل ضروری وی، لهذا جعلناه پکار دې، لام تاکید د
خه مصلحت دپاره حذف کړې شوې دې؟

جواب: دلته د لام تاکید حاجت نشته، ځکه چې د اوریغو ملکیت او ددې اوبه ترخې
جوړول دا د هیڅ انسان په قدرت کښې نشته، دا کار خو د مالک الکمل الله رب العلمین
دې، په خلاف د پتی او د زمکې نه، په هغې د ملک شائبه شته، ځکه مخکښې په لولعاه
جعلناه حطام کښې لام تاکید راوړلې شوې دې.

[ایاتونه: ۷۵-۹۶]

فَلَا أَقِيمَ لَا زَائِدَةَ (يَمُوتُ أَقِيمَ لَعُوبَهَا وَإِلَهُهُ) أَيِ الْقَسَمِ بِهَا (لَقَسَمَ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمًا) لَوْ
كُنْتُمْ مِنْ ذَوِي الْعِلْمِ لَعَلَّمْتُمْ عَظُمَ هَذَا الْقَسَمِ (إِنَّهُ) أَيِ الْمَلُوعِ عَلَيْكُمْ (إِنْ لَقَرَأَنَ كَرِيمًا) (فِي كِتَابٍ) مَكْتُوبٍ
(مَكْنُونٍ) مَضُونٍ وَهُوَ الْمُنْصَخَفُ (لَا يَحْتَسِبُ) خَيْرَ بِغَفَى النَّهْيِ (إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ) الَّذِينَ طَهَّرُوا أَنْفُسَهُمْ مِنْ
الْأَخْذَاتِ (تَنْزِيلٍ) مَنْزِلٍ (مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ) (أَقْبَهُدَ الْحَدِيثِ) أَلْ قَرَأَنَ (أَتَتَمُّ مَذْهَبُونَ) مِنْهَا وَتُونَ مَكْنُونُونَ
(وَيَجْعَلُونَ رِزْقَهُمْ) مِنْ الْمَطَرِ أَيْ شُكْرَهُ (أَتَكْفُرُ كَذِبُونَ) بِشَفَا اللَّهِ خَيْثُ فَلَنْتُمْ مَطَرُنَا بِنُؤْدَى كُنَّا (فَلَوْلَا)
فَهَلَا إِذَا بَلَّغْتَ الرُّوحَ وَفَتِ التَّرْعَ (الْخُلُقُومُ) هُوَ مَجْزَى الطَّعَامِ وَأَتَتَمُّ يَا حَاضِرِي الْمَيْتِ (حِينَئِذٍ)
تَنْظُرُونَ) إِلَيْهِ (وَتَحْنُ أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنْكُمْ) بِالْعِلْمِ (وَلَكِنْ لَا تَبْصُرُونَ) مِنَ الْبَصِيرَةِ أَيْ لَا تَعْلَمُونَ ذَلِكَ (فَلَوْلَا)
فَهَلَا (إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ) مَخْزِينَ بِأَنْ يُبْعَثُوا أَيْ غَيْرَ مَبْعُوثِينَ وَغَيْبَكُمْ (تَرْجِعُونَهَا) تَرْجُونَ الرُّوحَ إِلَى
الْجَنَّةِ بَعْدَ بُلُوغِ الْخُلُقُومِ (إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ) لِيَمَّا زَعَمْتُمْ فَلَوْلَا الثَّانِيَّةُ تَأْكِيدٌ لِلْأُولَى وَإِذَا ظَرْفٌ لِيَرْجِعُونَ
الْمُنْفَعِلُ بِهِ الشَّرْطَانِ وَالْمَعْنَى هَلَا تَرْجِعُونَهَا إِنْ نَفَيْتُمْ الْبَيْتَ صَادِقِينَ فِي نَفْيِهِ أَيْ لِيَتَّبِعِيَ عَنْ مَجْلَهَا الْمَوْتَ
كَالْبَيْتِ (فَأَمَّا إِنْ كَانَ) الْمَيْتِ (مِنَ الْمُقْرَبِينَ) (أَوْ رُوحٍ) أَيْ فَلَهُ اسْتِرَاحَةٌ (وَرِيحَانٍ) رِزْقٌ حَسَنٌ (وَجَنَّةٌ نَجِيمًا)
وَقُلْ الْجَنَابِ لِأَمَّا أَوْ لَنْ أَوْ لَهَا أَقْوَالُ (وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ) (فَسَلَامٌ لَكُمْ) أَيْ لَهُ السَّلَامَةُ مِنْ
الْعَذَابِ (مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ) مِنْ جِهَةِ أَنَّهُ مِنْهُمْ (وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمَكْذِبِينَ الضَّالِّينَ) (فَنَزَلَ مِنْهُمْ) (وَتَصْلِيَةٌ
مِنْهُمْ) (إِنْ هَذَا هُوَ الْحَقُّ الْيَقِينُ) مِنْ إِضَافَةِ الْمَوْصُوفِ إِلَى صِفَتِهِ (فَسَوْفَ يَأْمُرُكَ الْعَلِيُّ) تَقْتَدُ

لوجه: نوحه قسم خورم، د پتيدونكى ستورو د غائب كيدو، كه تاسو پوهيږئ نو دا يعنى دا قسم
يو لوتي قسم دې، يعنى كه تاسو علم والا ئې نو ددې قسم د عظمت به درته پته اولگى، دا
يعنى چې څه تاسو ته اورولې شى، قرآن دې كوم چې په محفوظ كتاب كښې دې، او هغه
مصحف دې، پاك خلق دې لاس وړى، لا يمسه كښې نهى په معنى د خبر دې، يعنى هغه
خوك چې خپل خان ئې د احداث نه پاك كړو، د رب العالمين د طرف نه نازل شوې دې، نو آيا

دا کلام یعنی قرآن یو سرسری کلام گنځي، یعنی اهمیت نه ورکوي تکذیب نه کوي، آيا تاسو ددې تکذیب لره غذا (دهندا) جوړه کړې ده، او تاسو د باران په ذریعه د هغه د رزق د شکر په ځاني باندې ناشکری کوئ، یعنی د الله تاسو لره خړوب کولو نه پس **مُولُواْ لَهُ وَنُيْلُواْ** سره ناشکری کوئ، یعنی د فلاني ستوری د طلوع یا د غروب د وجه نه باران اوشو، نو چې کله روح د زندګن په وخت کښې مري ته راوړسي، او دا د خوراک نالې ده اې مري ته حاضریدونکو خلقو تاسو دې مري ته گورئ او مونږ د مرکیدونکي ته ستاسو په نسبت د علم په اعتبار سره ډیر زیات نزدې یو، خو تاسو کتلې نشئ، تبصرون د بصیرت نه ماخوډ دي، یعنی تاسو ته زموږ د موجودګي علم نه وی، پس که تاسو ژوندی کولو سره ستاسو حساب کتاب اخستل نه شي یعنی ستاسو د عقیدې مطابق که تاسو ژوندی کولې نشئ نو ولې تاسو روح خلق ته د رسیدو نه پس جسم ته واپس نه کړو که چېرې تاسو په خپله دعوي کښې رشتونې یی، دویم لولا د اول لولا تاکید دي، او په **إِذَا هَلَفْتَ** کښې **إِذَا** د ترجعون ظرف دي، او ترجعون سره دوه شرطونه متعلق دي، یعنی که د بعث په نفی کښې تاسو رشتونې یی نو دا ولې نه واپس کوئ چې مرګ د نفس د محل نه منتفی شی، اوس که چېرې مري د مقربینو نه وی نو د هغه د پاره راحت دي، او رزق حسن دي او آرام والا جنت دي، فروح یا خود اما جواب دي، یا د ان، یا د دواړو، په دې کښې درې اقوال دي، او کوم کس چې د اصحاب الیمین نه وی تو ستا د پاره یعنی د اصحاب الیمین د پاره د عذاب نه سلامتی ده، دې وجې نه چې هغه د اصحاب الیمین نه دي، خو که څوک دروغ گنځونکو او د گمراهانو نه وی نو د یشیدلې اویو میلستیا ده، او دوزخ ته تلل دي، دا خبر سراسر حق قطعاً یقینی دي، موصوف د خپل صفت طرف ته د اضافت د قبیلې نه دي، نو ته د خپل عظیم الشان رب تسبیح بیان کړه، څنګه چې مخکښې ذکر شو.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: **فَلَا تَقْسَمُ عِوَاقِمُ الْهُمُومِ** لا د جمهورو مفسرینو په نیز د تاکید د پاره زائد ده، په معنی د فاقسیم دي، لکه لا والله او بعضو دا ترجیه کړې ده چې لا د مخاطب د گمان د نفی د پاره، او منفی مخذوف دي، او هغه د کفارو کلام دي، او دا د لیس کما تقول په معنی کښې دي، فراء و نیلې دي چې دا لا د نفی د پاره ده، او د **لَسِ الْأُمُورُ كَمَا تَقُولُونَ** په معنی کښې دي، بعضې حضراتو دې ته ضعیف و نیلې دي.

قوله: **مَوَاقِمُ** د موقع جمع ده، چې د هغې معنی ده د ستورو د ډوبیدو ځاني یا وخت، او بعضې حضراتو د دې نه د نجوم منزلونه، او بعضو ترې نزول قرآن مراد اخستې دي، ځکه چې قرآن مجید هم رو رو (بتدریج) په حضور ص باندې نازل شوی وو.

قوله: وانه لقسم لو تعلمون عظیم: لا اقسام قسم دے، او لقرآن کریم جواب قسم دے، او لہ لقسم لو تعلمون عظیم: قسم او جواب قسم پہ مینخ کنبی جملہ معترضہ دہ، او پہ جملہ معترضہ کنبی ہم د موصوف او صفت پہ مینخ کنبی جملہ معترضہ راغلی دہ او ہفہ لو تعلمون دہ.

قوله: لعلمتم عظم هذا القسم: ددی پہ اضافی سرہ مفسر علام د جواب لو د حذف طرف تہ اشارہ کرے دہ.

قوله: وهو المصحف: بعضی حضرات د کتاب مکتون نہ لوح محفوظ مراد اخستی دے، پہ دے صورت کنبی بہ د لامعہ معنی وی لایعلم علیہ الا الملائکۃ البطورون پہ دے صورت کنبی بہ دا ایت بغیر د طہارت د قرآن د مسح کولو د جواز دلیل نہ وی.

قوله: غیر معنی النہی: ددی اضافی مقصد د یو سوال جواب دے.

سوال: پہ قرآن کنبی وٹیلے شوے دی لامعہ الا البطورون دا خلاف واقعہ دہ خکہ چے دیر خلق قرآن بغیر د طہارت مسح کوی، او قرآن د خلاف واقعہ خبر نشی ورکولی؟

جواب: خبر پہ معنی د نہی دے.

قوله: مُثَلَّل: پہ ددی سرہ ٹی اشارہ او کرہ چے تنزیل مصدر پہ معنی د منزل اسم مفعول استعمال دے.

قوله: افهذ الحديث: کنبی استفہام تویبخی دے، یعنی ستاسو د پارہ دا مناسب نہ دہ.

قوله: مدهنون: دا د ادهان نہ دے، ادهان د تدهین پہ معنی کنبی دے، یو خیز باندے تیل لگولو سرہ نرمول، مدهنت فی اللہن ہم ددی نہ دے، پہ دین کنبی مدهنت اختیارول، او ددی لازم معنی نفاق ہم دہ، کوم خیز چے تیل لگولو باندے نرمیری، د ہقی باطن د ظاہر نہ خلاف وی، د برہ نہ نرم معلومیچی خو دتنہ ددی برعکس وی، پہ نفاق کنبی ہم داسی وی، دلتہ مراد مطلقا کفر دے، او قرآن لہرہ سرسری او معمولی گنرل، او دے تہ اہمیت نہ ورکول ہم د ادهان مصداق دے.

قوله: من البطر: پہ دے کنبی اشارہ دہ چے د رزق نہ مراد سبب د رزق دے، او لی حکوہ سرہ ٹی اشارہ او کرہ چے عبارت د مضاف پہ حذف سرہ دے، تقدیری عبارت داسی دے نکرون ہکر البطر، یعنی د اللہ تعالیٰ د نعمتونو ناشکری کول تاسو خپلہ مشغلہ او خوراک جوڑ کرے دے. تردے چے خدائی باران د بعضو ستورو پریوتلو او راختلو طرف تہ منسوب کوی.

قوله: بِقِيَا اللَّهِ: دا مصدر خپل فاعل طرف ته مضاف دې، په اصل کښې سلی الله دی
قوله: إِذَا ظُفِرَ لِرَجْعُونِ: ادا هفت لرجعون: د رجعون ظرف مقدم دې، ترجعون سره دوه
 شرطونه متعلق دی، او هغه ان کتیم غیر مدملین وان کتیم صادقین دی، د متعلق کیدو
 مطلب دا دې چې هغه د دواړو جزا ده.

قوله: بِه کلام کښې قلب دې او معنی دا ده هلا تر جوعو بها ان لنعم البعث صادقین فی قلبه
قوله: فَلَهُ رَوْحٌ: په دې کښې اشاره ده چې روح مبتدا ده، او فله خبر مقدم دې.
قوله: هَلِ الْجَوَابُ لِأَمَّا أَوْلَانِ: اولهبا: فروج، الخ، جواب دې، په دې کښې درې اقوال دی.
 ① د أما جواب، ② د ان جواب، ③ او د دواړو جواب دی، راجع دا ده چې د فروج ومان
 النرد اما جواب دې، او د ان جواب محذوف دې، ځکه چې د ان د جواب حذف کثیر
 الوقوع دې.

قوله: أَيْ لِهَ السَّلَامَةُ مِنَ الْعَذَابِ: په دې کښې اشاره ده چې سلام په معنی د سلامت دې
قوله: مِنْ جِهَةٍ أَنَّهُ مِنْهُمْ: په دې کښې اشاره ده چې مِنْ أَصْحَابِ الْهَيْئِ کښې من تعلیه
 دې، اَمِنْ أَهْلِ أَنَّهُ مِنْهُمْ

قوله: تقدم: یعنی سهر تره او لفظ اسم زائد دې.

[۵۷] سورة الحديد

سورة الحديد مکیة او مدیة تسع وعشرون آية

سورة الحديد مکی یا مدنی دې، په دې کښې یوکم دیرش (۲۹) آیتونه دی.

[آیاتونه: ۱-۱۰]

بِسْمِ اللَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ) اَي نَزَعَهُ كُلُّ شَيْءٍ فَالْإِلَهِ غَزِيْدَةٌ وَجِيءٌ بِمَا دُونَ مِنْ تَغْيِيْبِهَا لِلْخَلْقِ وَهُوَ
 الْعَزِيْزُ فِي مُلْكِهِ الْحَكِيْمُ فِي مَنَعِهِ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمِيْنُ بِالْإِنْشَاءِ وَبِالْمَحِيْثِ بَعْدَهُ وَهُوَ
 عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (هُوَ الْأَوَّلُ) فَبَلْ كُلُّ شَيْءٍ بِلا بَدَايَةِ (وَالْآخِرُ) نَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ بِلا نَهَايَةِ (وَالظَّاهِرُ) بِالْأَدَلَةِ
 عَلَيْهِ (وَالْبَاطِنُ) عَنْ إِدْرَاكِ الْحَوَاسِ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ هُوَ الَّذِي عَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ
 مِنْ أَثَمِ الدُّنْيَا أُولَئِكَ الْأَخْدُ وَآخِرُهَا الْجُمْفَةُ لَمْ اسْتَوِ عَلَى الْعَرْشِ الْكَرْسِيُّ اسْتَوَى بِلَيْقٍ بِهِ (يَعْلَمُ مَا يَلْمِزُ)
 يَنْزِلُ فِي الْأَرْضِ) كَالْمَطَرِ وَالْأَمْوَاتِ (وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا) كَالثَّوْبِ وَالْمَعَادِنِ (وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ) كَالرَّيْحِ
 وَالْعَذَابِ (وَمَا يَخْرُجُ) بِضَعْدٍ فِيهَا) كَالْأَغْمَالِ الصَّالِحَةِ وَالسَّيِّئَةِ (وَهُوَ مَعَكُمْ) بِعِلْمِهِ (أَيْنَ مَأْكُتُمْ وَاللَّهُ بِمَا
 تَعْمَلُونَ بَصِيْرٌ) لَمْ يَمْلِكِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَاللَّهُ تَرْجَمَهُ الْأُمُورُ الْمَنْجُوذَاتِ جَمِيْعَهَا (يُولِيْعُ الْكَلِمَ) يَدْخُلُهُ
 فِي النَّهَارِ فَتَبْدُ وَتَخْفُضُ اللَّيْلُ (وَيُولِيْعُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ) فَتَبْدُ وَتَخْفُضُ النَّهَارِ (وَهُوَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ)

بنا فيها من الأسرار والْمُخْفَنَاتِ (آمِنُوا) دَاوَمُوا عَلَى الْإِيمَانِ (يَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْقُلُوا) فِي سَبِيلِ اللَّهِ (يَا جَهَنَّمَ مُتَلَلِّينَ فِيهِ) مِنْ مَالٍ مَنْ تَقَنَّنَكُمْ وَسَخَّلْنَاكُمْ فِيهِ مَنْ يَنْدُكُم نَزَلَ فِي غَزْوَةِ الْفِتْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ نَبُوكَ (قَالِ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَأَنْقُلُوا) إِشَارَةً إِلَى عِمَّانَ رَحِي اللَّهِ عَنْهُ (لَهُمْ أَهْرَ كَبِيرٌ) (وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ) يَطَّابَ لِلْكَفَّارِ أَمَّا لَا مَنَاعَ لَكُمْ مِنَ الْإِيمَانِ (يَا اللَّهُ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أُجِيبَتْ) بِحُكْمِ الْفِتْرَةِ وَغَيْرِ الْغَنَاءِ وَفَتَحَهَا وَنَصَبَ مَا بَعْدَهُ (مِيقَاتِكُمْ) عَلَيْهِ أَمَّا أَخَذَهُ اللَّهُ فِي غَالِمِ اللَّزْ حِينَ أَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ (أَلَسْتُمْ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى) (إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ) أَمَّا مُهَيِّدِينَ الْإِيمَانِ بِهِ فَادْرُوا إِلَيْهِ (هُوَ الَّذِي يَنْزِلُ عَلَى عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ) آيَاتِ الْفَرَّانِ (يُخَوِّضُكُمْ مِنَ الظَّلُمَاتِ) الْكُفْرِ (إِلَى النُّورِ) الْإِيمَانِ (وَأَنَّ اللَّهَ بِكُمْ) فِي إِعْرَاجِكُمْ مِنَ الْكُفْرِ إِلَى الْإِيمَانِ (الرُّغُوفَ رَحِيمٌ) (وَمَا لَكُمْ) بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ (أَلَّا) فِيهِ إِذْغَامٌ تُونَ أَنْ فِي لَامٍ لَا (تَتَّقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ) بِنَا فِيهِمَا فَتَصِلُ إِلَيْهِ أَمْوَالُكُمْ مِنْ غَيْرِ أَجْرِ الْإِنْفَاقِ بِعِلَافٍ مَا تَوْ أَنْفَقْتُمْ فَتَلْجَزُونَ (لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ) لِنَفْسِهِ (وَقَاتِلْ أَوْلِيكَ) أَكْثَرُ دَرَجَةٍ مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدِ وَقَاتِلُوا وَكَلَامٍ مِنَ الْفَرِيقَيْنِ وَفِي قِرَاءَةِ بِالرَّفْعِ مَبْدَا (وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ) الْجَنَّةَ (وَاللَّهُ يَمَّا تَعْمَلُونَ خَيْرٍ) فَيَجَازِيَكُمْ بِهِ

توجه: شروع کوم د الله په نوم سره چې دیر مهربانه او دیر رحم کولو والا دي، په زمکه او اسمان کېنې چې څه دی د الله تعالی پاکي بیانوی، یعنی هر څیز د هغه پاکي بیانوی، په (الله) کېنې لام زائد دي، د (من) په ځانې د (ما) استعمال اکثر ته غلبې ورکولو په اعتبار سره دي، او هغه په خپل ملک کېنې زبردست او په خپل صنعت کېنې حکمت والا دي، د زمکې او د اسمان بادشاهی هم د هغه ده، پیدا کولو سره ژوندی کول کوی د هغې نه پس مرگ ورکوی او هغه په هر څیز باندې قادر دي او هم هغه اول دي، بغیر د ابتداء نه د هر څیز نه مخکېنې او هم هغه آخر دي، یعنی بغیر د انتهاء نه د هر څیز نه پس به هم وی، هم هغه ښکاره کونکی دي په هغه باندې دلائل موجود دیدو د وجه نه او هغه د حواسو د ادراک نه مخکې دي، او هغه هر څیز باندې پوهیدونکې دي، چا چې اسمان او زمکه د دنیا د ورځو مطابق په شپو ورځو کېنې پیدا کړل، په دې کېنې اول ورځ د اتوار او آخری ورځ د جمعې وه، بیا هغه په عرش کرسی باندې مستوی شو داسې استواء چې د هغه د شان مناسب ده، او هر هغه غیز پیژنی کوم چه زمکه کېنې داخلېږی، لکه د باران اوبه، او مری او په هغه باندې هم کوم چې د زمکې نه رااوځی، لکه نباتات او معدنیات وغیره، او کوم چې د اسمان نه نازلېږی، لکه رحمت او عذاب، او کوم څیز چې هغه طرف ته ځوی، لکه بد اعمال او صحیح اعمال، او تاسو چې پرته هم شي هغه د علم په اعتبار سره تاسو سره دي، او تاسو چې څه کوی الله هغه وینی، د اسمانونو او د زمکې بادشاهت هغه سره دي، او هم هغه طرف ته به ټول کارونه جمع کېږی، یعنی ټول موجودات هغه شپه په ورځ کېنې داخلوی، نو ورځ لویه شی، او شپه کمه شی، او ورځ په شپه کېنې داخلوی، نو شپه لویه

شی، او ورخ کمه شی، او هغه د سینو په رازونو باندې پوره عالم دی، یعنی په سینو کښې چې کوم رازونه او معتقدات دی هغه ډیر ښه پیژنی، په الله تعالی او د هغه په رسول باندې ایمان راوړی، یعنی په ایمان باندې قائم اوسئ، د الله په لاره کښې د هغه مال نه خرچ کوئ د کوم چې هغه تاسو نائب جوړ کړی، د هغه خلقو په مال کښې کوم چې ستاسو نه مخکښې تیر شوی دی، او په هغې کښې به ستاسو نه پس خلق ستاسو خلیفه جوړ کړی، دا آیت د غزوه عسره په باره کښې نازل شوې دې، او هغه غزوه تبوک ده، نو په تاسو کښې چې کوم خلقو ایمان راوړو او د الله په لاره کښې ټې خرچ کړو د هغوی د پاره لوټې اجر دې، په دې کښې حضرت عثمان رضی اللہ عنہ طرف ته اشاره ده تاسو په الله تعالی باندې ایمان ولې نه راوړئ، دا خطاب کافرانو ته دې، یعنی په الله تعالی باندې ایمان راوړلو کښې ستاسو مخې ته هیڅ مانع نشته، حالانکه پخپله رسول تاسو ته د ایمان راوړلو دعوت درکوی، او پخپله الله تعالی ستاسو ته دا وعده اخستلې ده، که چرې تاسو ایمان راوړئ، یعنی که په هغه باندې د ایمان راوړلو اراده وی نو د هغې طرف ته سبقت او کړئ، اُخذ، د همزې په ضمی او د خاء په کسرې سره، او د دواړو په فتحې سره او ددې د مابعد په فتحې سره، یعنی الله تعالی د انسانانو نه په عالم ذر کښې کله چې دوی په خپل خان باندې گواه کړی وو په اُست برکسر سره، نو ټولو جواب ورکړو چې بلی، هم هغه دې چې په خپل بنده باندې د قرآن واضح ایتونه نازلوی، چې تاسو د کفر د تیارو نه د ایمان رنځا طرف ته راویاسی الله تعالی تاسو د کفر نه ایمان طرف ته ویستلو سره په تاسو باندې ډیره نرمی کولو والا، رحم کولو والا دې، په تاسو باندې څه شوی دی، چې د ایمان نه پس د الله په لاره کښې خرچ نه کوئ، د آسمانونو او د زمکې میراث سره د ټولو څیزونه چې کوم په دې کښې دی، د الله د پاره دې، ستاسو ټول مالونه بغیر د اجر د انفاق نه هغه طرف ته رسئ، په خلاف د هغه مال کوم چې تاسو خرچ کړئ، نو په هغې باندې به تاسو ته اجر درکړې شی، په تاسو کښې چې کومو خلقو د فتح مکه نه وړاندې فی سبیل الله خرچ کړې دې، او فی سبیل الله جهاد ټې او کړو، هم دا هغه خلق دې چې لوی درجو والا دی، د هغه خلقو نه چا چې د فتح مکه نه پس خرچ کړو او قتال ټې او کړو په دواړو فریقو کښې هریو سره د الله تعالی د جنت وعده ده، او په یو قرامت کښې گل په رفع سره مبتدا ده، څه چې تاسو کوئ الله تعالی د هغې نه خبردار دې، نو هغه به تاسو ته ددې بدله درکړی.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

سوال: سَمَّ لِلَّهِ لَعْنَى سَمَّ متعدی په لام سره گرځولې شوې دې، حالانکه سیح پخپله متعدی بنفسه استعمالیږی؟

جواب: لام زائد تاکید د پاره دې، لکه كَصَحَّ لَهُ وَكَوْنَتْ لَهُ مَا د تعلیل د پاره دې، مفسر

علام د سحر الله تفسير په ژبه سره کولو کښې او فاللام مزیده اضافه کولو کښې ددې اعتراض جواب ورکړې دي.

قوله: بالانشاء: دې لفظ سره ئې اشاره او کره چې دیحیی نه مراد ژوندې پریښودل نه دی، ځکه چې نمرود به بعضو لره قتلول، او بعضې به ئې ژوندې پریښودل، نمرود د ابراهیم پر مخ سره محاجه کولو په وخت کښې انا آھی وکھت او وئیل، او دوه کسان ئې راوغوښتل، چې په هغې کښې ئې یو قتل کړو، او دویم ئې ژوندې پریښودلو او وئې انا آھی وکھت بعضې قتلول ژوندی کول نه دی، بلکه د یحیی نه مراد انشاء حیات دي.

قوله: الكرسي: مناسب وو چې د العرش تفسير په کرسی سره کولو په ځانې کښې په خپل حالت باندې پریښودې وو.

قوله: استواء یلق به: دا د سلفو تفسير دي، خلف ددې تاویل په قهر او غلبې سره کوي.

قوله: والیثة: بهتر به وه چې دا ئې حذف کړې وو، ځکه چې اسمان طرف ته کلمات طیبات خپری، نه چې اعمال سیته.

قوله: فووا علی الایمان: ددې عبارت د اضافې مقصد د یو سوال جواب دي.

سوال: خطاب مومنین ته دي، لهذا آمنوا وئیل تحصیل د حاصل دي؟

جواب: د آمنوا نه مراد دوام او قرار علی الایمان دي، کوم چې د مومنین نه هم مطلوب دي.

قوله: والرسول یدعواکم: دلاومنون د ضمیر نه حال دي.

قوله: وقد اعد میثاقکم: دا د یدعواکم د کم ضمیر نه حال دي.

قوله: أي مريدین الایمان: دا هم د یو سوال جواب دي.

سوال: اول یې او فرمائیل لاومنون بالله چې د هغې مقتضی دا ده چې خطاب مومنین ته نه دي، او د هغې نه پس ئې او فرمائیل ان کتم مومنین چې د هغې مقتضی دا ده چې خطاب مومنانو ته دي؟

جواب: مراد دا دي چې تاسو په الله او رسول محمد ﷺ باندې ایمان راوړئ، که چېرې تاسو په موسی ﷺ او عیسی ﷺ باندې ایمان لری، ځکه چې دغه پیغمبرانو شریعت هم ددې خبرې مقتضی وو چې تاسو په محمد ﷺ باندې ایمان راوړئ.

قوله: قبادروا الیه: په دې کښې اشاره ده چې جواب شرط محذوف دي، او هغه قبادروا الیه الخ دي.

قوله: من أنفق من قبل: دا د لایسوی فاعل دې، او استوی د دوو خیزونو نه په کم کښې نه وی، معلومه شوه چې ددې مقابل دهغې د واضح کیدو د وجې نه حذف کړې شوی دی، او هغه من أنفق من معي القصه دي.

هواله: کُلا: دوعده الله مفعول مقدم دې، او ابن عامر کُل مبتدا کیدو د وجې نه پدرفع سره ونيلى دې او مابعد ددې خبر دې.

[آیاتونہ: ۱۱-۱۹]

[illegible]

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ الْمَنكُورِ (۱۰۰) عَلَى الْمَنكُورِ مِنَ الْأَمْرِ (۱۰۱) هُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَلُذُوبُوا يَأْتِيَنَّهُمُ الدَّالَّةُ عَلَى زُخْدِهَا إِنَّمَا أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ

ترجمہ: کوم کس دے چي خپل مال الله ته قرض حسنہ ورکړي، يعنې د الله تعالى په لاره کښې خرچ او کړي په داسې توگه چي خالص د الله تعالى د پاره خرچ او کړي، بيا الله تعالى د هغه کس د پاره دا قرض زيات کړي، او په قرامت کښې ګټه په هغه سره دې چي هغه د لس چنده نه تر د اووه سوه چنده پورې دې، څنگه چي په سورة بقره کښې ذکر دی، او د هغه د پاره د اجر زياتيدو سره سره د عزتمند اجر هم دې، يعنې د هغه اجر سره رضامندی او قبوليت دې، د هغه ورځي ذکر او کړه چي په کومه ورځ به تاسو مومنانو او مومنانو لره او گوړي چي د هغوی نور د هغوی مخکښي دي، او د هغوی ښي طرف ته روان وي (منډې به وي)، او دوی ته به ونيلې شي، نن ستاسو د پاره د داسې جنت دې يعنې په هغې کښې د د اخليدو خوشخبري ده، چي د هغې لاندې به نهرونه جاري وي، چي په هغې کښې به هميشه شي، دالويه کاميابي ده، په کومه ورځ به چه منافق سړي او منافقي ښځي ايمان والو ته اووايي، لږ مونږ طرف ته هم او گوړي، او په يو قرامت کښې د همزې په فتحې سره او د ظا په کسرې سره، يعنې لږ مونږ هم انتظار او کړي، چي مونږ هم ستاسو دنور نه لږه رنڼه حاصله کړو، او دوی ته به د توقو په توگه او ونيلې شي، تاسو واپس شي او رنڼا تلاش کړي، نو هغوی به واپس شي، نو ددوی او د مومنانو په مينځ کښې به ديوال حائل کړې شي، ونيلې شوی دی چي دا به د اعراف ديوال وي، ددې به يو دروازه وي، ددې په دتنه حصه کښې د مومنانو طرف ته به رحمت وي، او ددې نه بهر د منافقانو طرف ته به عذاب وي، دا خلق به په چغو دوی ته وائي آيا په طاعت کښې مونږ تاسو سره نه وو؟ هغوی به وائي چي آو تاسو خو وي خو تاسو خپل ځان د نفاق په فتنه کښې ګير کړي وو، او په مومنانو باندې د حوادثو په انتظار کښې اوسيدلي، او په دين اسلام کښې مو شک کولو او تاسو لره ستاسو خواهشاتو په د هوکه کښې اچولي وئ، تردې چي د الله تعالى حکم يعنې مرګ رااوړسيدو، او تاسو د الله په باره کښې يو د هوکه باز شيطان په د هوکه کښې اچولي وئ، الغرض دا چي نن به نه ستاسو نه فديه قبولې شي په ياء او تاء سره دې، او نه به د کافرانو نه، ستاسو د ټولو ځاني دوزخ دې، او هم هغه ستاسو لائق دې، يعنې ستاسو د پاره بهر دې، او هغه خراب ځاي دې، آيا د ايمان والو د پاره اوسه پورې هغه وخت رارسيدلي نه دي؟ دا ايت د صحابه کرامو څرګند په شان کښې هغه وخت نازل شو چي کله هغوی مذاق او دل لگي زياته شروع کړه، چي د هغوی زړونه د ذکر الهی او دې حق يعنې قرآن سره نرم شي، کوم چي نازل شوي دي، نزل په تخفيف او تشديد سره دې، د هغه خلقو په شان چاته چي ددوی نه مخکښې کتاب ورکړې شوي وو، او هغه يهوديان او نصاري دي، بيا چي کله دوی باندې يو

اوپر دہ زمانہ تیرہ شوہ یعنی د دوی او ددوی دانبیاء پہ مینخ کنہی، اوپر دہ زمانہ تیرہ شوہ، نو ددوی زرو نہ سخت شول، د اللہ د ذکر د پارہ نرم باتی نہ شول، او پہ دوی کنہی دیر فاسقان دی، یقین او کرہ مومنانو مذکورہ تہ خطاب دی، چہ اللہ زمکی لہ گیاه راتو کولو سرہ ددی مرگ نہ پس ژوندی کوی، نو ستاسو زرو نو سرہ بہ ہم داسی او کری، ہغی لہ د خشوع طرف تہ واپس کولو سرہ مونہ ستاسو د پارہ خپل آیتونہ بیان کرل، چہ بہ ہری طریقہ سرہ زمونہ بہ قدرت باندی دلالت کوی، چہ تاسو پوہہ شی، بہی شکہ صدقہ ورکولو والا سہی داد تصدق نہ ماخود دی، تاء پہ صاد کنہی مدغم کرې شوې دہ، یعنی ہغہ خلق چا چہ صدقہ او کرہ، او ہغہ بنہی چا چہ صدقہ او کرہ او پہ یو قرات کنہی د صاد پہ تخفیف سرہ دی، د تصدیق نہ ماخود دی، او مراد ایمان دی، او خوگ چہ پہ خلوص سرہ قرض حسنہ ورکوی، دا تغلیبا نارینو او زنائو دواہو طرف تہ راجع دی، او د فعل عطف پہ ہغہ اسم باندی دی کوم چہ د الف لام پہ صلہ کنہی دی، خکہ جائز دی چہ اسم دلته د فعل پہ معنی کنہی واقع وی، د تصدق د ذکر نہ پس قرض ددی صفت سرہ ذکر کول د تصدق مقید کولو د پارہ دی، ددوی بہ قرض ددوی د پارہ سرہ زیات کرې شی، او پہ یو قرات کنہی یضعف پہ تشدید سرہ دی، او ددوی د پارہ خویش (عزت مند) اجر دی، او کوم خلق چہ پہ اللہ باندی او د ہغہ پہ رسول باندی ایمان راوری، ہم داسی خلق د خپل رب پہ نیز صدیقین یعنی پہ تصدیق کنہی مبالغہ کونکی دی، او مغنہی تکذیب کونکو امتونو باندی گواہ دی، ددوی د پارہ د دوی اجر او د دوی نور دی، او چہ کومو خلقو کفر او کرو او زمونہ پہ وحدانیت باندی دلالت کونکی آیتونو تہ تی دروغ او وٹیل، د ہغوی د پارہ د جہنم اور دی۔

د قیوداتو فوائد او تسہیل

قوله: من الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً: پہ دی کنہی د ترکیب پہ اعتبار سرہ خلور صورتونہ دی،

① من استفہامیہ مبتدأ، ذا ددی خبر او الذی یقرض اللہ ددی صفت یا بدل۔

② من ذا مبتدأ او الذی ددی خبر۔

③ ذا مبتدأ موصوف، الذی یقرض اللہ موصول او صلہ صفت او من خبر مقدم، پہ دی معنی کنہی استفہام کیدو د وجہ نہ مقدم کرې شو۔

قوله: یضاعفہ: د فاء نہ پس د اُن مقدرہ پہ ذریعہ جواب استفہام کیدو د وجہ نہ منصوب دی، استیناف یا یقرض باندی د عطف کیدو د وجہ نہ مرفوع دی۔

قوله: رضا واقبال: معطوف علیہ او معطوف د مقترن فاعل:

قوله: اذکر: مفسر علام اذکر محذوف منلو سرہ اشارہ او کرہ چہ یوم د فعل محذوف

ظرف دي، يعنى هغه ورځ ياد كړه، او دا هم كيدې شى چې د اجر كريم ظرف وي، يعنى په هغه ورځ اجر كريم دي، او دريم صورت دا هم جائز دي، چې د يسمي ظرف وي، يعنى ته به گوري چې د مومنانو او د مومنانو نور به په هغه ورځ ددوى مخې ته منډې وهى.

قوله: يسمى: جمله حالیه ده خو دا په هغه صورت كېنې چې يسمى په يوم كېنې عامل اونه گرځولې شى.

قوله: ويكون: ويكون مقدر منلو سره ئې دا احتمال ختم كړو چې بالمعنى دى ماتحت وي، او معنى دا وي چې نور به ددوى نېسى طرف ته ددوى نه لرې وي، ځكه چې د ايمان نه جميع جهات دلته مراد دى.

قوله: دعولها: دې لره محذوف منلو سره ئې اشاره او كړه چې جنت په حذف د مضاف سره دي، بشر كم د مبتدا خبر دي، تقديري عبارت دا دي بهر كم اليوم يدعول الهة.

قوله: ذلك: هى دعول الهة

قوله: يوم يقول المنافقون: دا د يوم ترى نه بدل دي.

قوله: له باب باطنه فيه الرحمة: له باب د نور صفت اول دي، او باطنه فيه الرحمة صفت ثاني دي،

قوله: الغرور بالفتح: په معنى دهيطان، كما قال المفسر وبالفتح هذوذا، مصدر عفى الغرور بالباطل

قوله: ما واكل النار: ما واكل خبر مقدم، النار مبتدا مؤخر، ددې عكس هم جائز دي.

قوله: هى مولاكم: مولا مصدر هم كيدې شى، اى ولايتكم اى ذات ولايتكم، يا معنى مكان نحو اى مكان ولايتكم، يا معنى اولى، نحو مولا اى اولى هى نامركه، هغه اور ددوى ناصر او مددگار دي، او دا استهزاء ده.

قوله: ألم يأت للذين آمنوا: د جمهورو په نيز په سكون د همزي او د نون په كسرې سره لى يأتى، (دى يرمى) مضارع واحد مذكر غائب، بيا ياء كومه چې عين كلمه ده، د التقاء ساكنين د وجې نه حذف كړې شوې ده.

قوله: راجع إلى الذكور والاناث: ددې اضافې مقصد دي خبرې ته اشاره كول دى چې د اقرهوا الله عطف په دواړو فعلونو يعنى المصدقين او المصدقات باندې دي، صرف په اول باندې د منلو په صورت كېنې د صلي د تاميندو نه بغير عطف لازم شى كوم چې جائز نه دي.

سوال: د اقرهوا الله عطف په المصدقين باندې دي، كوم چې اسم دي، لهذا د فعل عطف په اسم باندې راځي كوم چې صحيح نه دي؟

جواب: په كوم اسم باندې چې الف لام بمعنى الذى داخل وي، هغه اسم هم د فعل په

لِنَاسٍ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ عِلْمَ مُشَاهَدَةً نَفْطُوفَ عَلَى لِقَافِ النَّاسِ (مَنْ يَتَّخِذْهُ) بَانَ يَنْصُرُ بِهِ بِلَا بِ الْخَرْبِ
بِزِ الْخَبِيرِ وَغَيْرِ (وَرَسُولُهُ بِالْقَيْسِ) خَالَ مِنْ هَاءٍ يَنْصُرُهُ أَيُّ خَالِهَا عَنْهُمْ فِي الدُّنْيَا قَالَ بِنِ عَاسٍ يَنْصُرُونَهُ
وَلَا يَنْصُرُونَهُ (إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ) لَا عَاجِلَةَ إِلَى النُّصْرَةِ لَكِنَّا نَنْفَعُ غَزَايَا بِنَا

لوجه ښه پوهه شی چې د دنیا ژوند صرف لویې توقې زینت او په خپل مینځ کېنې د فخر او مال او دولت د یو بل نه د زیاتولو کوشش دي، یعنی په دې کېنې مشغولیدل دي، خو طاعت او هغه څیزونه چې په دې کېنې معاون دی مثلاً توبه د آخرت د امورو نه ده، د مذکوره څیزونو مثال، ددې څیزونو مثال ستاسو د پاره د حیرانتیا سبب جوړیدو او زر فنا کیدو کېنې داسې دی لکه څنگه چې باران ته پیدا شوې غله زمیندار لره خوشحالوی، بیا چې کله هغه اوج شی، نو ته دې لره زیر وینې، بیا هغه زړه زړه شی، بیا د هوا په ذریعه نیست و نابود شی، او په آخرت کېنې د هغوی د پاره سخت عذاب دي، کوم خلق چې په آخرت باندې دنیا ته ترجیح ورکوی او د الله د طرف نه نصرت او خوشنودی ده د هغه کس دپاره چا چې آخرت لره په دنیا باندې ترجیح ورکړه، او د دنیا ژوند یعنی ددې نه فائده اخستل، صرف د دوه کي سامان دي، د خپل رب مغفرت طرف ته او د جنت طرف ته منډه کړې، چې د هغې فراخوالي د زمکې او آسمان برابر دي، که یو بل سره ملاو کړې شی، او د عرض نه مراد وسعت دي، نه چې پلنوالي، دا د هغه خلقو دپاره جوړ کړې شوې دې څوک چې په الله او رسول باندې ایمان راوړی، دا د الله فضل دي چاته چې او غواړی ورته کړی، او الله لوتې فضل والا دي، نه په دنیا کېنې څه مصیبت راځي یعنی قحط و غیره او نه خاص ستاسو په نفسونو کېنې لکه ماشومان و غیره مړه کیدل، او مرض، خو دا چې هغه په کتاب یعنی لوح محفوظ کېنې لیکلې شوې دي، ددې نفسونو د پیدا کولو نه مخکېنې او په نعمت کېنې به هم داسې و نیلې شی، څنگه چې د مصیبت په باره کېنې او و نیلې شول، دا کار د الله دپاره ویر آسان دي، په لگیلا کېنې کې د فعل ناصب دي، د ان په معنی کېنې، یعنی الله تعالی ددې خبر ورکړو، چې تاسو په فوت شوې څیزونو باندې خفه نشئ، او نه تاسو په هغه نعمت باندې کوم چې تاسو ته درکړې شوې دي، د فخر په توګه د خوشحالی اظهار او کړئ، بلکه په نعمت باندې د شکریه په توګه د خوشحالی اظهار او کړئ، اذکم مد سره، د اعطاکم په معنی کېنې دي، او په قصر سره د جاکړم په معنی کېنې دي، او الله تعالی په ورکړې شوې نعمتونو باندې تکیه کونکې او په دې نعمت باندې په خلقو باندې فخر کونکې نه خوینوی، هغه خلق چې خپل ځان باندې د واجباتو باره کېنې بخل کوی. او په دې کېنې خلقو ته هم د بخل تعلیم ورکوی، نو د هغوی د پاره سخت وعید دي، واورئ کوم کس چې په خپل ځان باندې د واجباتو نه مخ واوروی، بې شکه الله تعالی هو ضمیر فصل دي او په یو قرامت کېنې د هو په سقوط سره دي، بې نیازه او د خپلو دوستانو د حمد او ثناء سزاوار (لاحق) دي، یقیناً مونږ خپل رسولان ملای کو لره د انبیاء طرف ته یقنی د لټلو

ورکولو سرہ راولپہل، او مونہ د هغوی سرہ کتاب بمعنی کُتُب او تلہ یعنی عدل لہ نازل کرو، چي خلق پہ عدل باندې قائم نشی، او مونہ اوسپنہ نازلہ کرہ، یعنی د زمکې د کانونو نہ مو راویستلہ، چي پہ هغې کنبې سخت ہیبت دې، د هغې پہ ذریعې قتال کولې شی، او د خلقوہ پارہ نورې ہم ډیرې فائدې دی، دا ځکه چې اللہ د مشاهدې پہ توگه معلوم کړی د لیعلم عطف پہ لیقوم باندې دې، چې څوک د هغه او د هغه د رسول بغیر لیدلو نہ مدد کوی، یعنی چې څوک د هغه دین د اوسپنې پہ آلاتو وغیرہ سرہ مدد کوی؟ (بالغیب) د بصرہ د باء نہ حال دې یعنی په دنیا کنبې د هغوی نہ غائبانہ طور باندې، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمائیلى دی چه د هغوی مدد کوی حالانکہ هغوی ئې لیدلی نہ وی، بی شکه اللہ تعالی قوت والا او زبردست دې، هغه ته د مدد حاجت نشته، مگر څوک چې مدد کوی نو هم هغه ته به ئې فائدہ وی.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: أي الإشتغال فيها: په دې کنبې دې خبرې ته اشاره ده چې مال او اولاد فی نفسه خراب خیزونه نه دی خو په دې کنبې انهماک، مشغولیدل، ناخوښه او منع دی

قوله: أي هي: په دې کنبې اشاره ده چې فی اعجابها، دهی مبتدا محذوف خبر دې.

قوله: الزراع: په دې کنبې دې خبرې ته اشاره ده چې کفار د کفر په معنی زارع جمع ده، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمائی المراد بالكفار الزارع زهری وائی چې عرب زارع ته کافر وائی، ځکه چې هغه تخم لره په خاورو کنبې پتوی، یُکفر عطفی است.

قوله: التمتع فيها: د دې اضافې مقصد دې خبرې ته اشاره ده چې ما الحیوة الدنيا په حذف مضاف سره دې چې د متاع الغرور حمل په حیوة الدنيا باندې اوشی.

قوله: والعرض السعة: دا ددې سوال جواب دې چې د جنت عرض یعنی د پلنوالی ذکر ئې اوکړو او د اوږدوالی ذکر ئې اونکړو؟

جواب: د جواب ماحصل دا دې چې دلته د العرض نه مراد پلنوالی نه دې کوم چې د اوږدوالی مقابل دې، بلکې مطلقا وسعت مراد دې، چې په هغې کنبې اوږدوالی او پلنوالی دواړه شامل دی.

قوله: ويقال في النعمة كذلك: یعنی څرنګه چه په نفس او مال کنبې مصیبتونه او آزمائشونه د اللہ تعالی د طرفه راځی همدغسې نعمتونه او راحتونه هم د هغه په تقدیر او حکم سره راځی.

قوله: منه: أي من فضل الله.

هوله له وعيد شديد: په دې سره اشاره ده چې: الذين يظنون انهم مبتدء ده ددې خبر هم وعيد محذوف دې.

هوله: ومن يقول: من شرطيه دې ددې جواب محذوف دې او هغه فالويل عليه دې.
[ايا تونه: ٣٦ - ٢٩]

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ يَنْصَحُوا النَّاسَ الظَّالِمِينَ الْأَنْبِيَاءُ الَّذِينَ آمَنُوا بِرُسُلِهِمْ وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوا رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةً هِيَ رَفَضَ الشَّيْءَ وَاتَّخَذَ الصَّوَامِعَ (الْبَدْعُوها) مِنْ قَبْلِ أَنْفُسِهِمْ (مَا كُنْتُمْ عَلَيْكُمْ) مَا آمَنَّا بِهَا (إِلَّا) لَكِنْ لَعَلَّوْا (الْبَيْتَاءِ) رِضْوَانٍ (اللَّهُ) فَمَارَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا إِذْ تَرَكَهَا كَثِيرٌ مِنْهُمْ وَكَلَّفُوا بِدِينِ عِيسَى وَذَعَلُوا فِي دِينِ نَبِيِّهِمْ وَبَقِيَ عَلَى دِينِ عِيسَى كَثِيرٌ مِنْهُمْ فَأَمَّا بَنِيَّانَا (فَأَتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا) بِهِ مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسَقُونَ (يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا) بِعِيسَى (اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرُسُولِهِ) مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِيسَى (يُتَكَلَّمُ كَقُلُوبٍ) نَصِيحِينَ (مِنْ رَحْمَتِهِ) لِإِيمَانِكُمْ بِالْحَقِّ (وَيَجْعَلُ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ) عَلَى الصِّرَاطِ وَيُغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (يَلْزَمُ قُلُوبَهُمْ) أَيْ أَغْلَمَكُمْ بِذَلِكَ لِيَعْلَمَ (أَهْلُ الْكِتَابِ) التَّوْرَةِ الَّذِينَ لَمْ يُؤْمِنُوا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنْ) مُخْلَفَةٌ مِنَ الْقَبِيلَةِ وَاسْمُهَا ضَمِيرُ الثَّانِ وَالْمَعْنَى أَنَّهُمْ (لَا يَقْدِرُونَ) عَلَى شَيْءٍ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ) خِلَافَ مَا فِي زَعْمِهِمْ أَنَّهُمْ أَجَاءَ اللَّهُ وَأَهْلَ رِضْوَانِهِ (وَأَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يَوْتِيهِ) يُغْنِيهِ (مَنْ يَشَاءُ) فَاتَى الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ كَمَا تَقْدِمُ (وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ)

توجه: بې شکه مونږ نوح عليه السلام او ابراهيم عليه السلام له پيغمبر جوړولو سره راووليېل، مونږ ددې دواړو په اولاد کښې کتاب او نبوت جاري کړو يعنې خلور واره کتابونه تورات، زبور، انجيل او قرآن، دا ټول د ابراهيم عليه السلام په اولاد کښې دی، په دوی کښې خوځه لاره موندنکی وو او اکثر نافرمان وو، بيا هم مونږ هغوی پسې پرتله پسې رسولان لېدل او د دوی نه پس مو عيسی ابن مريم عليه السلام اولېږلو، او هغوی ته مو انجيل ورکړو، او د هغه منونکو په زړه کښې مورحت او شفقت پيدا کړو او رهبانيت هغه ښځو لره پرېښودل دی او خلوت خانې ته جوړول دی، نو هغوی په خپله ايجاد کړو مونږ په هغوی باندې واجب کړې نه وو، يعنې مونږ هغوی ته ددې حکم کړې نه وو، خو هغه خلکو رهبانيت لره د الله تعالی رضا لټولو د پاره اختيار کړو نو هغوی ددې پوره طريقې سره رعايت اونکړو، کله چه په دوی کښې ډيرو دا پرېښودلو، او د عيسی عليه السلام د دين نه منکر شول، او د خپلو بادشاهگانو دين يې اختيار کړو، او ډير د عيسی عليه السلام په دين باندې قائم وو، بيا تې زمونږ په نبی عليه السلام ايمان راوړو، نو په دوی کښې چې کومو په نبی عليه السلام باندې ايمان راوړو مونږ هغوی ته اجر ورکړو، او زيات تر په هغوی کښې نافرمان

وو، ای خلقو چې ځا په عیسیٰ (علیه السلام) باندې ایمان راوړې دې، د الله نه اویرېږي، او د هغه په رسول محمد (صلی الله علیه و آله) باندې ایمان راوړو، الله به تاسو په خپل رحمت سره ستاسو په دوؤ نییانو باندې د ایمان راوړلو د وجې دوه حصې (اجر) درکړي. او الله تعالیٰ به تاسو ته داسې نور درکړي چې د هغې د وجې سره به تاسو په پل صراط باندې تیرېږي، او هغه به تاسو ته مغفرت نصیب کړي، او هغه غفور اورحیم دي، او چې پته اولگي یعنی تاسو ئې د دې نه خبر کړئ، چې اهل کتاب ته یعنی تورات والو کومو چې په محمد (صلی الله علیه و آله) باندې ایمان رانورو، او ان مخففه عن الثقیله دي، او ددې اسم ضمیر شان دي، او معنی دا ده چې هغوی د الله فضل نه په یو غیز باندې هم قادر نه دي، ددوی د گمان په خلاف چې دوی د الله محبوب دي، او الله دوی نه راضی دي، بې شکه فضل د الله په قبضه کښې دي، چاته چې او غواړي ورکړي، ددې اهل کتاب نه ایمان راوړونکو ته ئې به د دوؤ اجر ونه ورکړل، څنگه چې مخکښې تیر شوي دي، الله لوی فضل والا دي.

د قیوداتو فوائدو تسهیل

قوله: ولقد ارسلنا نوحاً وإبرهیم: الآیة، وَاَوْعَظْهُمْ عَلَيْهِ لَقَدْ ارسلنا رسلنا دي، لام جواب قسم د پاره دي، او قسم یعنی اَوْ قسم محذوف دي، د اعتناء او د تعظیم د زیاتوالی د پاره قسم مکرر راوړې شوي دي.

سوال: حضرت نوح (علیه السلام) او ابراهیم (علیه السلام) ولې خاص کړي شول؟

جواب: مذکوره دواړه حضراتو بطور خاص ځکه ذکر شول چې ټول انبیاء هم د دوی د اولاد نه دي، حضرت نوح (علیه السلام) ابوالثانی دي، او ابراهیم (علیه السلام) ابو العرب والروم و بنی اسرائیل دي.

قوله: وجعلنا فی ذریعتهما: د مفعول ثانی مقدم په محل کښې دي، النبوة مفعول اول دي.

قوله: الکتاب: په دې کښې اشاره ده چې په الکتاب کښې الف لام د جنس دي.

قوله: وهبنا نیه: رهبانیت د اکثرو په نیز د باب اشتعال د قاعدې مطابق منصوب دي، تقدیری عبارت دا دي اهدعوا رهبانیه اهدعوه، او بعضې حضراتو په رافعه باندې د عطف د وجې منصوب وئيلي دي و او اهدعوه، د رهبانیه صفت دي.

قوله: لکن: د لا تفسیر په لکن سره کولو کښې ئې اشاره اوکره چې دا مستثنیٰ منقطع ده، او وئيلي شوی دی چې مستثنیٰ متصل ده، تقدیری عبارت دا دي ما کتبناها علیه لعم من الالهة الا لا تعاد مرهات الله په دې حالت کښې عموم د احوال نه استثناء ده، او کتب په معنی د قضی دي.

پولہ: دھانیہ: دھانیہ معنی پہ عبادت او ریاضت کنہی د حد نہ مبالغہ کول دی، او د خلق نہ خانلہ کیدو سرہ پہ گوت کنہی کیناستل دی، دراء پہ ضمی سرہ ہم ونیلہ شوی دی، پہ دے صورت کنہی د دھان طرف تہ نسبت وی، کوم چہ د رابہ جمع دہ، لکہ رکان چہ راکب جمع دہ.

پولہ: اُی اعلکم بذاک لیعلم: پہ دے کنہی اشارہ دہ، چہ پہ لئلا کنہی لا زانده دہ، د ناکید د پاره،

پولہ: واللہ ذوالفضل العظیم: اللہ مبتدا، ذو الفضل ددی خبر، العظیم الفضل صفت دی

پاره نمبر- ۲۸ [قَدْ سَمِعَ اللَّهُ]

[۵۸] سورة المجادلة

سورة المجادلة مدنیة ثنتان وعشرون آية

سورة المجادلة مدنی دی، پہ دے کنہی دوه ویشت آیاتونہ دی.

[آیاتونہ: ۱-۶]

قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الْكُفَرِ إِنَّكَ لَمَّا كُنْتَ فِي زَوْجِهَا الْمُنَظَّاهِ مِنْهَا وَكَانَ قَوْلَ لَهَا آتِ عَلَيَّ كَظْهَرِ أُمِّي وَقَدْ سَأَلَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَجَابَهَا بِأَنَّهَا خَرُتْ عَلَيْهِ عَلَى مَا هُوَ الْمُتَعَوَّدُ عَلَيْهِمْ مِنْ أَنَّ الظَّاهِرَ مُوجِبُ فِرْقَةٍ مُؤَيَّدَةٍ وَهِيَ خَوْلَةُ بِنْتُ ثَعْلَبَةَ وَهُوَ أَوْسُ بْنُ الصَّامِتِ (وَكُنْتُ كَيْلِي إِلَى اللَّهِ) وَخَدِيعَتِهَا وَفَاطِمَتِهَا وَحَبِيبَتِهَا إِنْ سَخَنَتْهُمْ إِلَيْهِ صَاحُوا أَوْ إِلَيْهَا جَاغُوا (وَاللَّهُ يَنْصُرُ مَن يَخَافُكُمْ) تَرَا جَعَلْنَا (إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ) عَالِمُ (الَّذِينَ يَظْهَرُونَ) أَصْلَهُ يَنْظُرُونَ أَذْغَمَتْ النَّاءُ فِي الظَّاءِ وَفِي فِرَاءَةِ وَالْفَاءُ بَيْنَ الظَّاءِ وَالنَّاءِ الْخَفِيفَةِ وَهِيَ أُخْرَى كَيْفَ يَلُونُ وَالْمَوْضِعُ الثَّانِي كَذَلِكَ (وَمِنْكُمْ مَن نَّسَاءَهُمْ مَا هُنَّ أُمَّهَاتُهُمْ أَلَّا يَلَايَ) بِفِرْقَةٍ وَتَاءٍ وَفِي تَاءٍ (وَلَكِنَّهُمْ عَمَّا هُمْ بِالظَّاهِرِ لَيَقُولُونَ مُنْكَرًا مِنَ الْقَوْلِ وَزُجْرًا) كَذَبًا (وَأَنَّ اللَّهَ لَشَوَّاعٌ) لِلْمُنَظَّاهِ بِالْكَفَّارَةِ (وَالَّذِينَ يَظْهَرُونَ مِنْ نَّسَاءِهِمْ لَمْ يَعُودُوا لِمَا قَالُوا) أَنِّي فِيهِ بَأْنٌ يَخْلِفُوهُ بِأَسْنَاءِ الظَّاهِرِ مِنْهَا الَّتِي هُوَ خِلَافُ مَقْصُودِ الظَّاهِرِ مِنْ وَصْفِ الْفِرَاةِ بِالنَّسَاءِ (فَلْيَحْذَرُوا فِيهَا) أَنِّي إِعْتَقَلْتُهَا عَلَيْهِ (مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَا) بِالْوَطءِ (فَلَمْ تَوْعَدُوا) بِهِنَّ (وَاللَّهُ يَمَّا تَعْمَلُونَ) عَمِلُوا (وَمَنْ لَمْ يَجِدْ) رَقَبَةً (فَصِيَامُكُمْ) مَشْهُورِينَ مُتَّابِينَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَا قَمْنٌ لَمْ يَسْتَعْلَمِ) أَنِّي الصَّامِتِ (فَلْيَطَّعُوا رَبِّيَّتَيْنِ) سَيِّئَتَيْنِ عَلَيْهِ أَنِّي مِنْ قَبْلِ أَنْ يَنْتَازَا خِلَالًا لِلْمُطْلَقِ عَلَى الْمُقَدِّ لِكُلِّ سَيِّئَةٍ مَذٍ مِنْ غَايِبِ قُوتِ الْبَلَدِ (ذَلِكَ) أَنِّي التَّخْفِيفُ فِي الْكُفَّارَةِ (لِيُظْهِرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ) وَلَيْكَلَّا (أَيُّ الْأَعْمَالِ الْمَذْكُورَةِ) (حُدُودِ اللَّهِ وَلِيْلَكَا فِرْقَتَيْنِ) بِهَا (عَذَابُ أَلِيمٌ) مُؤَلِّمٌ (إِنَّ اللَّهَ لَنَبِيٍّ مَخْفُونٍ) يَخْلِفُونَ (وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ كُتُوبًا) إِذْ لَوْ (كَمَا كُنْتَ الْبَيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ) فِي مَخَالِقَتِهِمْ وَسُلْطَانِهِمْ (وَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ) ذَالَةَ عَلَى صِدْقِ الرِّسُولِ (وَلِيْلَكَا فِرْقَتَيْنِ) بِالْآيَاتِ (عَذَابُ مُبِينٍ) لَوْ إِهَانَةٌ (يَوْمَ يَحْمِلُهُمُ اللَّهُ فِيهِمْ) بِمَا عَمِلُوا أَحْصَاهُ اللَّهُ وَنَسُوهُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ

لو جھہ: شروع کوم د الله په نوم سره چې ډیر مهربانه او ډیر رحم کولو والا دي، اې نبی ﷺ یقیناً الله تعالی د هغه ښځې خبرې واوریدلې، چې کومې تا سره د خپل ظهار کونکې خاوند په باره کښې تکرار (بحث) کولو، او د هغې خاوند هغې ته وئیلې وو، ائسا هلې کله یې اې ته خدا د مور د ملا په شان په ما حرامه نې، او د حضور ﷺ نه دې باره کښې هغه ښځې تپوس او کړو، نو حضور ص هغې ته د عرف مطابق جواب ورکړو، چې ته په هغه باندې حرامه نې، څنگه چې د هغوی دستور وو، ظهار به د دانسی جدائی موجب منلې شو، او هغه خوله بنت ثعلبه وه، او د هغه خاوند اوس بن صامت وو، او الله تعالی ته نې د خپل خانلولی، او د خپلې لورې، او د ماشومانو شکایت کولو، که دا بچی خپل خاوند ته ورکړی نو د ضائع کیدو ویره وه، او که خان سره نې اوساتی نو د لورې نه د مړ کیدو ویره وه، او الله تعالی ستاسو د دواړو سوال او جواب اوریدلو، بې شکه الله تعالی اوریدو او کتلوالا دي، په تاسو کښې چې کوم خلق خپلو ښځو سره ظهار او کړی، د یظهورون اصل یتظهورون دي، تاء په ظاء کښې ادغام کړې شوه، او په یو قرائت کښې د ظاء او هاء خفیفه په مینځ کښې الف سره، او په بل قرائت کښې بظاهرون د بظالون په وزن باندې دي، په نورو ځایونو کښې هم داسې ده، هغوی په اصل کښې ددوی میندې نه جوړیږی، د هغوی میندې خو هغه دی د چا نه چې دوی پیدا شوی دی، اوللانی، همزه، او یاء او بغیر د یاء نه دي، او کوم خلق چې ظهار کوی هغوی یو نامعقول او دروغ خبره کوی، او بې شکه الله تعالی مظاهر لره د کفارې په ذریعہ یغبنونکې او معاف کونکې دي، او کوم خلق چې د خپلو بیبیانو سره ظهار کوی، بیا په ظهار کښې د خپل قول نه رجوع کول غواړی، یعنی د ظهار په باره کښې وئیلې شوې خبرو نه رجوع کول غواړی، په داسې طریقه چې د وئیلې شوې خبرې خلاف کول غواړی، دا ظاهر کړې شوې ښځې په ساتلو سره کوم چې د ظهار د مقصد خلاف دی، او هغه مقصد ښځو لره د حرمت په وصف سره متصف کول دی، نو په هغه باندې ښځې ته لاس لگولو نه (جماع کولو نه) مخکښې یو غلام آزادول دي، په دې حکم (کفارې) سره تاسو ته نصیحت کیږی، او الله تعالی ستاسو د اعمالو نه خبردار دي، خو چې کوم کس غلام او نه مومی نو د یو ځای کیدلو نه مخکښې دې مسلسل دوه میاشتې روژې اونیسې، او کوم کس چې د روژو هم طاقت نه لری نو په هغه باندې د یو ځای کیدلو نه مخکښې شپيته مسکینانو باندې خوراک کول دي، مطلق لره مقید باندې محمول کولو سره، هر یو مسکین ته د یو مد (د ښار د غالب خوراک په اعتبار سره) او په کفارہ کښې دا اسانتیا محکمه دي د پاره چې تاسو په الله او د هغه په رسول باندې ایمان راوړئ، دا یعنی مذکورہ احکام د الله بیان کړی حدود دی، او ددې احکامو د منکرینو د پاره دردناک عذاب دي، بې شکه کوم خلق چې د الله او د هغه د رسول مخالفت کوی هغوی به ذلیلہ کړې شی، لکه څنگه چه ددوی نه مخکښې خلق د خپلو رسولانو د مخالفت د

و چې نه ذلیلہ کړې شوی وو، او بې شکہ مونږ واضحہ ایتونہ نازل کړې دی، کوم چې د رسول په صداقت باندې دلالت کوی، او ددې ایتونو انکار کوونکو د پاره سپکونکې عذاب دې، په کومه ورځ چې الله تعالی دوی راپورته کړی بیا به دوی د خپلو کړې شوو عملونو په پاره ګڼې خبر کړی، کوم چې الله تعالی شمیر کړې دی، او کوم چې دوی هیر کړې وو، او الله تعالی د هر څیز نه خبردار دې.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

سورت مجادلہ د تعداد سورت په اعتبار سره د د قرآن مجید د دویم نصف اول سورت دې، په قرآن ګڼې ټول یو سل څورلس سورتونه دی، دا اته پنځو سستم (۵۸) سورت دې، ددې سورت خصوصیت دا دې چې په دې ګڼې یو ایت داسې نشته چې په هغې ګڼې یو یا دوه درې ځل د الله تعالی نوم اخستلې شوې نه وی، بلکه پنځه دیرش (۲۰) ځله په د ګڼې د الله تعالی نوم دې.

قوله: قد سمع الله: آی احاب الله قد د تحقیق د پاره دې.

قوله: فی زوجها: آی فی شان زوجها

قوله: لیا قالوا: آی لقولهم، ما مصدریه ده.

قوله: فصریرقة: آی إعاقها علیه آی إعاقها، د تمریرقة تفسیر د معنی د بیان د پاره دې، تجریر رقة دا ترکیب اضافی مبتدا ده، او علیه ددې خبر، ښه به وه چې مفسر د علیه په ځانې علیهم وټیلې وړ، ځکه چې دا جمله د واللہن ټظہرون خبر دې، لهذا د خبر هم جمع کیدل ضروری دی، فصریرقة باندې فاء ځکه داخله ده چې مبتدا د شرط معنی لره متضمن ده.

قوله: بالوطی: دان ټمسا تفسیر په وطی سره د امام شافعی رحمہ اللہ د مسلک مطابق دې، د امام ابو حنیفہ «رح» په نیز دواعی د وطی هم د وطی په معنی ګڼې دې.

قوله: تملا لبلطلق علی المقید: دا تفسیر د امام شافعی رحمہ اللہ د مسلک مطابق دې، مطلب دا دې چې څنگه غلام ازادول او روژې نیول د جماع نه مخکې ضروری دی، دغه شان اطعام هم د جماع نه مخکې کول پکار دی، په اطعام ګڼې اگر چې آن ټمسا قید نشته، خو دا هم دا په تمریرقة وصما همین باندې قیاس کولو د وجې د قبل آن ټمسا قید سره مقید دې.

قوله: لكل مسکین مد غائب الموت البذل: دا تفسیر هم د امام شافعی د مسلک مطابق دې، ځکه چې د هغه په نیز هر یو مسکین ته یو مد ورکول ضروری دی، که غنم وی یا جوار یا

کهجورې، د امام صاحب په نیز که غنم وی نو نیم صاع او که جوار وی نو یو صاع
 هوله ای التخیف فی الکفارة: په کفاره د ظهار کښې چې کوم د درېو خیزونو په مینځ
 کښې اختیار ورکړې شوې دې، دا هم د تخفیف یو قسم او اسانتیا ده، ځکه که یو قسم
 خیز مقرر شوې وو، نو یو قسم زحمت به وو.

هوله گڼوا: یقیني الوقوع د وجې د ماضی صیغه استعمال شوې ده.

[ایاتونه: ۷-۱۲]

أَلَمْ تَرَ تَعْلَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَا يُكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ بِهِمْ بِعِلْمِهِ
 وَلَا خِصَّةٍ إِلَّا هُوَ دَاخِلُهُمْ وَلَا أَكْثَرُ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ثُمَّ إِنِّي مَعَهُمْ عَمَّا قَالُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ
 اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ أَلَمْ تَرَ تَنْظُرُ إِلَى الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ النَّبِيَّ يَوْمَئِذٍ يَمُنُّونَ بِمَا نَزَّلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَيَقُولُونَ بِلَا إِلَهِ إِلَّا اللَّهُ
 وَالْعُدْوَانُ وَمَعْصِيَةُ الرَّسُولِ هُمْ الْيَهُودُ نَهَضُوا فِي قُلُوبِهِم الرِّبَا وَإِذَا جَاءَهُمْ حَيْكُومٌ مِنْ اللَّهِ فَكُنُوزُهُمْ
 أَيْ تَحْدِثُهُمْ بَرًّا نَاطِرِينَ إِلَى الْمُنَافِقِينَ لِيُوقِعُوا فِي قُلُوبِهِم الرِّبَا وَإِذَا جَاءَهُمْ حَيْكُومٌ مِنْ اللَّهِ فَكُنُوزُهُمْ
 يُحِبُّونَ بِهِنَّ اللَّهُ وَهُوَ قَوْلُهُمْ السَّامِ عَلَيْكَ أَيْنَ الْمَوْتُ وَيَقُولُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ لَوْلَا هَذَا يَعْبُدُ اللَّهُ يُعَاذِلُ
 مِنَ الْحَبَةِ وَأَنَّهُ لَيْسَ بِنَبِيِّ إِذْ كَانَ نَبِيًّا رَحِمَهُمْ جَنَّتُمْ يَصْلَوْنَهَا فَيُشْسِ الْمَصِيبُ مِنْ رَأْيِهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا
 تَنَاجَوْهُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْأَلْفِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَةُ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبَرِّ وَالتَّقْوَى وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ
 تُحْشَرُونَ (أَمَّا النَّبِيُّ) بِالْإِسْمِ وَنَحْوُهُ (مِنَ الشَّيْطَانِ) بِفَرْزِهِ (لِيَحْزَنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ) هُوَ (بِضَافَةٍ) شَرِيفَةٍ
 (إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ) أَيْ إِيَادَتِهِ (وَعَلَى اللَّهِ فليتوكل المؤمنون) (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا) تَوَسَّعُوا
 (فِي الْمَجَالِسِ) فَخَلِّسِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالذِّكْرَ حَتَّى يَخْلُسَ مِنْ جَاءَتِكُمْ وَفِي قِرَاءَةِ الْمَجَالِسِ
 (فَاتَّسَّحُوا) يَتَسَّعُ اللَّهُ لَكُمْ فِي الْجَنَّةِ (وَإِذَا قِيلَ اسْكُرُوا) فَوُتُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْغَيْرَاتِ (فَاتَّسَّحُوا)
 وَفِي قِرَاءَةِ بَعْثِ الشَّيْءِ فِيهِمَا (يَوْمَئِذٍ) اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ بِالطَّاعَةِ فِي ذَلِكَ (وَمَا) يَرْفَعُ الَّذِينَ أَوْتُوا الْعِلْمَ
 دَرَجَاتٍ فِي الْجَنَّةِ (وَاللَّهُ مَا تَعْلَمُونَ عَمِيرٌ) (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ الرَّسُولَ) أَرْذَلْتُمْ مَنَاجَاتِهِ (فَقُضُوا)
 بَيْنَ يَدَيِّ نَجْوَاكُمْ فَلَنُفَا (صَدَقَ ذَلِكَ عَمِلَ لَكُمْ وَأَطْلَبَ لِلنَّبِيِّكُمْ) (فَإِنْ لَمْ يَجِدُوا) مَا تَتَصَدَّقُونَ بِهِ (فَإِنْ
 اللَّهُ غَفُورٌ لِمَنَاجَيْتُمْ) (رَحِيمٌ) بِكُمْ يَغْفِي فَلَا عَلَيْكُمْ فِي الْمَنَاجَاةِ مِنْ غَيْرِ مَدْفَعَةٍ لَمْ تَسْخِ ذَلِكَ
 بِغُزْلِهِ (أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ) بِخَبَرِ الْهَزْنَيْنِ وَبِإِذْنِ النَّبِيِّ الْإِنْفِ وَتَشَهُّدِهَا وَإِذْ خَالَفَ بَيْنَ الْمَسْهَلَةِ وَالْأَعْرَى وَتَرَكَ
 أَيْ خَفِضَ مِنْ أَنَّ تَقِيْمُوا بَيْنَ يَدَيِّ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ لِقَبْرِ (فَإِذَا لَمْ تَفْعَلُوا) الصَّدَقَةَ (وَكَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ)
 رَجَعَ بِكُمْ عَنْهَا (فَاتَّقُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ) أَيْ ذَاوُوا عَلَى ذَلِكَ (وَاللَّهُ عَمِيرٌ مَا
 تَعْلَمُونَ)

نورجه: آيا تا په دې باندې غور کړې نه دې چې په اسمانونو او زمکه کښې چې شه دی ټول د الله
 تعالی دی، د درېو کسانو پټې خبرې داسې نه دي چې علوم د علم په اعتبار سره الله نه وي، او

نه د پنځو کسانو پټې خبرې، خو دا چې شپږمه دوی کښې الله تعالی نه وی، او نه ددې نه کم او نه ددې نه زیات، خو دا چې الله دوی سره وی، کوم ځانې کښې چې دوی وی، بیا به دې ټولو ته د قیامت په ورځ ددوی کړې شوی عملونه اوښائی، الله تعالی په هر څیز باندې خبردار دي، آیا تا هغه خلقو ته اونه کتل څوک چې د پټو خبرو (جرگو) نه منع کړې شوې وو، بیا هم دوی هغه منع کړې شوې کار کوی، او په خپل مینځ کښې د گناه، د ظلم او زیاتن، او د پیغمبر د نافرمانۍ پټې خبرې کوی. او هغه یهود وو، حضور ﷺ دوی د پټو خبرو (جرگو) نه منع کړی وو، یعنی مومنانو ته به کتلو سره به نې پټې پټې خبرې کولې چې مومنان په شک کښې واچوی، او اې نبی ﷺ چې کله دوی تاله راشی، نو تاته په هغه لفظونو سره سلام کوی په کوم لفظونو چې الله نه دي کړي. او ددوی هغه لفظ السامعک دې یعنی په تاسو دې مرگ وی. او دوی په خپل مینځ کښې واښی چې الله تعالی مونږ ته په دې سلام باندې کوم چې مونږ کوو، سزا ولې نه راکوی، او دا چې دا نبی نه دي، که دې نبی وو نو الله تعالی به خامخا مونږ په عذاب کښې گرفتار کړی وو. ددوی د پاره جهنم کافی دي کوم ته به چه دوی داخلېږی، نو هغه ډیر خراب ځانې د اوسیدو دي، اې مومنانو چې کله تاسو پټې خبرې کوئ، نو دا خبرې دي د گناه، ظلم او زیاتن او د پیغمبر د نافرمانۍ نه وی، بلکه د نیکۍ او د پرهیزگارۍ خبرې کوئ، او دا الله نه ویرېږی چاته چې به تاسو ټول جمع کیږی، د گناه وغیره پټې خبرې شیطانی کارونه دي، د هغه فریب د وجه نه چې په هغې سره اهل ایمان نه خفگان رسی، اگر چه د الله د اجازت او ارادې نه بغیر د څوک هم هغوی ته نقصان رسولې نشی، او ایمان والو له پکار دی چې په الله تعالی باندې بهر وسه اوساتی، اې ایمان والو، چې کله تاسو ته اووئیلې شی چې په مجلس کښې ځانې فراخه کړی، د حضور ص په مجلس کښې یا د ذکر په مجلس کښې، چې روستو راتلونکې هم تاسو سره کینی، او په یو قرات کښې د مجلس په ځانې مجالس استعمال شوې دي. نو ځانې پرېږدی، نو الله تعالی به ستاسو د پاره په جنت کښې فراخی پیدا کړی، او چې کله تاسو ته اووئیلې شی، چې د مونغ وغیره یا د یو بل نیک کار کولو د پاره اودرېښی، نو اودرېښی، او په یو قرات کښې **هاللهوا** کښې دواړه یعنی شین او زاء په ضمې سره دي، او الله تعالی به په تاسو کښې د ایمان والو ددې حکم د اطاعت د وجې او د هغه خلقو چاته چې علم ورکړې شوې دي، په جنت کښې درجات اوچت کړی، او څه چې تاسو کوئ الله تعالی د هغې نه پوره خبردار دي، اې ایمان والو، چې کله تاسو رسول ﷺ سره پټې خبرې په تنهای کښې مشوره کول غواړی نو د خپلو پټو خبرو کولو نه مخکښې فقیرانو ته څه صدقه ورکړی، د استاسو په حق کښې بهتره ده، ستاسو گناهونو د پاره پاک والې دي، خو که د صدقه کولو څیز نه مومی نو الله تعالی ستاسو پټو خبرو دپاره پخښونکي او مهربانه دي، یعنی د صدقې نه بغیر ستاسو په پټو خبرو کښې څه حرج نشته، بیا دا حکم د الله تعالی حکم **أشفتکم** سره منسوخ شو، د دواړو همزو تحقیق او د دویم الف بدلولو سره، او دویم تسهیل سره، او د مسهله او د غیر مسهله په مینځ

کښې الف داخلولو سره او نه داخلولو سره، آيا تاسو د خپل پتو خبرونه مخکښې د فقيرانو د پاره صدقه ورکولو نه اويريدئ، نو چې کله تاسو دا اونکړل يعنې صدقه مو ور نکړله او الله تعالى هم تاسو معاف کړئ، او په تاسو باندې نې د هغې د وجوب نه رجوع اوکړه، نو اوس مونږنو لره قائم کړئ، او زکوة ادا کوئ، او د الله تعالى او د هغه د رسول اطاعت کوئ، يعنې د هغې پابندى کوئ، څه چې تاسو کوئ الله تعالى د هغې نه خبردار دي.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: أَلَمْ تَتَعَلَّمْ دَوَائِي سِرِّهِ تَعَلَّمَ سِرَّهُ كَوَلِّهِ كُنْهِ نِيَّ إِشَارِهِ أَوَكْرَهُ جَبَّ دَرْوَيْتِ نَهْ رَوَيْتِ قَلْبِي مَرَاد دِي.

قوله: ما يكون: ما نافية ده، او يكون تامه ده، یعنی یوجد و یقع، من زائده دې، نجوی مصدر دې، د تناجی په معنی کښې دې، او د یكون فاعل دې، جمله ما يكون مستانده د ماقبل د تاکید د پاره ده، کوم چې د الله تعالی د وسعت علم تاکید کوی، **الْمُؤْمِنُ** **الْعَدُوُّ** **مُؤْمِنٌ** پټې خبرې کول، په **مُؤْمِنٌ** لفظ کښې اضافه المصدر إلى الفاعل دې، دلته د إله نه پس واقع کیدونکې جملې مستثنی متصل کیدو د وجې نه په محل د نصب کښې دې، او د عموم حال نه مستثنی دې، **أَيُّ مَا يَوْجَدُ مِنْ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ لَا فِي حَالٍ مِنْ هَذِهِ الْأَحْوَالِ**.

قوله: المترالى اللذين نهما، الخ: دا آيت د يهود او منافقينو په باره كېنې نازل شوې دې.

قوله: معصیت الرسول: معصیت دلته او واپسې په تاء مجروره (اوږده) سره ده لیکلې شوې دی، په حالت د وقف کښې بعضې قراءه په ها باندې وقف کوی، او بعضې په تاء باندې، خود وصل په صورت کښې تاء باندې متفق دي.

قوله: انشروا: تاسو پاڻي، (ض، ن) امر جمع مذكر حاضر.

[ایاتونہ: ۱۴-۲۲]

وَالَّذِينَ نَظَرُوا إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْ الْمُتَافِقِينَ (قَوْمًا) هُمُ الْيَهُودُ (غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَا هُمْ إِلَّا الْمُتَفِقُونَ) (يُنَكِّرُكُمْ مِنْ الْفُلُوبِيِّينَ وَلَا يَمَيِّزُهُمْ مِنَ الْيَهُودِ بَلْ هُمْ مَذْبُحُونَ) (وَيَخْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ) (أَيُّ قَوْلِهِمْ) (إِنَّهُمْ مُؤْمِنُونَ) (وَهُمْ يَقْتُلُونَ) (أَنَّهُمْ كَاذِبُونَ) (يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ هَلْ عَزَا إِيَّاهُ عَيْدٌ) (إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) (مِنَ الْمُفَاسِقِ) (أَتَعْبُدُوا إِلَّا مَا نَهَى عَنْهُ رَبِّي) (نَزَّلَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَأَنْوَالَهُمْ) (وَقَسَدُوا) (بِهَا الْفُلُوبِيِّينَ) (عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ) (أَيُّ الْجِهَادِ فِيهِمْ) (يَقْبَلُهُمْ) (وَأَخَذَ أَنْوَالَهُمْ) (فَلَهُمْ عَذَابٌ مُبِينٌ) (ذُو إِهَانَةٍ لَن تَقْبَلَ عَنْهُمْ أَنْوَالَهُمْ وَلَا أَوْلَادَهُمْ مِنْ اللَّهِ) (مَنْ عَدَاهُ) (رِشْقًا) (مِنَ الْإِغْثَاءِ) (أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ) (أَذْكُرُ) (بِمَا نَعْتَبُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا) (فَيَخْلِفُونَ لَهُمْ) (أَنَّهُمْ مُؤْمِنُونَ) (كَمَا يَخْلِفُونَ لَكُمْ) (وَيَحْسَبُونَ أَنَّكُمْ عَلَى شَرٍّ) (مِنْ نَجْعِ عَلَيْهِمْ) (فِي الْأَجْرَةِ) (كَأَلْبَانًا) (إِلَّا أَنَّهُمْ هُمُ الْكَافِرُونَ) (اسْتَوْدَعُوا) (أَسْتَوْدَعُوا) (عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ) (بَطَاعَتِهِمْ) (لَهُ) (فَأَنَّا هُمْ ذَكَرُ اللَّهِ) (أُولَئِكَ حِزْبُ

الشَّيْطَانِ اتَّبَاعَهُ (الْإِنِ حَزَبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْغَالِبُونَ) (إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ) يُخَالِفُونَ (اللَّهُ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ) الْمُتَقَلِّبِينَ (كَتَبَ اللَّهُ) فِي اللُّوحِ الْمَحْفُوظِ أَوْ قَضَى (لِلْغُلَبَيْنِ) أَنَا وَرُسُلِي بِالْحِجَةِ أَوْ السِّدِّ (إِنَّ اللَّهَ قَوِي عَزِيزٌ) لَا يُغَيِّرُ قَوْمًا بِإِيمَانِهِ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَفِّقُونَ) يُضَادُّونَ (مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَمِيرَةً لَهُمْ) نَلَّ يَفْعِدُونَهُمْ بِالشُّوْهِ وَيَقْتُلُونَهُمْ عَلَى الْإِيمَانِ كَمَا وَقَعَ لِحِجَاغَةِ بَيْنِ الصَّخَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ (أُولَئِكَ) الَّذِينَ لَا يُؤَادُّونَهُمْ (كَتَبَ) أَتَيْتُ (فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحِي) بَنُوهُ (فِيهِ) تَعَالَى (وَيُؤَدِّيهِمْ جَنَاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ) بِطَاعَتِهِ (وَرَضَا عَنْهُ) بِفَوَائِدِهِ (أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ) يُتَّقُونَ أَمْرَهُ وَيَتَّبِعُونَ نَهْيَهُ (الْإِنِ حَزَبَ اللَّهُ هُمُ الْغَالِبُونَ) الْفَائِزُونَ

توجه آیتا هغه خلق منافقانو لره اوليدل، چا چې هغه قوم سره دوستی او کره په چا باندې چې د الله تعالی غضب نازل شوې دې، او هغه يهود دی، دا منافقان نه ستاسو نه دی، يعنی د مومنانو نه، او نه د هغوی نه دی، يعنی د يهوديانو نه، بلکه په مينځ کښې دی، دروغ قسمونه خوري، يعنی په دې خبره باندې چې دوی مسلمانان دی، حالانکه هغوی پخپله هم علم لری چه دوی په خپلو قسمونو کښې دروغ ژن دی الله دوی د پاره سخت عذاب تيار کړې دې بي شکه دوی چې کوم نافرمانی کوی نو ډير بد کوی، دې خلقو خپلو قسمونو لره ډهال جوړ کړې دې، يعنی د خپل خان او مال د پاره نې ډهال جوړ کړې دې، نو د قسمونو په ذريعه مومنان د الله د لارې يعنی د خپل خان خلاف د جهاد کولو نه يعنی د خپل خان د قتل کولو، او خپل مال د اخستلو نه بچ کوی، نو ددوی د پاره رسوا کونکې عذاب دې، ددوی مالونه او ددوی اولاد به د الله د عذاب نه بچ کولو کښې هيڅ پکار به رانشی، يعنی د اغناء نه دې، دا خو جهنميان دی، په دې کښې به هميشه اوسيری، او هغه ورځ ياد کړه، په کومه به ورځ چې الله تعالی دوی راپاسوی، نو د هغه په مخکښې به هم قسمونه خوري، چه هغه مؤمن دې لکه څنگه چه ستاسو په مخکښې قسمونه خوري او گنری چه د دنيا په شان په آخرت کښې به هم ددوی قسمونه دوی ته څه فائده ورنکړی، يقين اوساته چې هم دا دروغ ژن دی، ددوی د شيطان اتباع کولو د وجې نه، شيطان په دوی باندې غلبه حاصله کړې ده، او ددوی نه نې د الله ذکر هير کړې دې، دا شيطانی لښکر دې، د هغه متبعين دی، په دې کښې هيڅ شک نشته چې هم شيطانی لښکر په تاوان کښې دې، کوم خلق چې د الله او د هغه د رسول مخالفت کوی هم دا خلق د مغلوبينو نه دی، الله تعالی لوح محفوظ کښې ليکلې دی يا فيصله نې کړې ده، چې بي شکه څه او څما رسولان به د دليل په ذريعه يا د تورې په ذريعه غالب وی، بي شکه الله تعالی ډير زور آرو او غالب دې، په الله باندې او د قيامت په ورځ ايمان راوړونکی خلقو لره به، چې هم د الله او د هغه رسول مخالفت کونکو سره محبت کونکی اونه مومي يعنی رشتونې دوستی کولو والا،

اگر که هغه مخالفت کونکې ددې مومنانو پلار نيکه يا خامن يا روريان يا ددوی خاندان والا ولي نه وي، بلکه دوی ته تکليف رسول او د ايمان د خاطره دوی سره د قتال قصد ساتی، څنگه چې د صحابه يو جماعت سره دا واقعه راغلې وه، هم دا خلق چې کوم دوی سره رشتونی دوستی نه ساتی، هم دا هغه خلق دی چې د هغوی په زړونو کېښې الله تعالی ايمان ثابت کړې دي، او چې د هغوی تائيد الله تعالی په خپل نور سره کړې دي، او څوک چې به داسې جستونو ته داخل کړی چې د هغې لاندې به نه‌روونه روان وي، په هغې کېښې به اوسيری، او الله تعالی دوی نه د دوی د اطاعت د وجې نه راضي دي، او دوی د الله د ثواب نه خوشحاله دي، دا د الله لښکر دي، کوم چې د هغه د حکم اتباع کوی، او د هغه د منع کيږې شوې څيزونو نه منع کوی، خبردار! يقيناً د الله تعالی دله هم کامياب خلق دی.

تحقيق وتركيب ونسبيل ونفسري فوائد:

قوله: المرتضى الذين تولوا قوما غضب الله عليهم: دا كلام مستأنف دې، د منافقانو په حالت باندې د حيرانتيا د اظهار د پاره راوړلې شوې دې، چا چې به د يهودو سره دوستي كوله، او د هغوى خيرخواهې به ئې كوله، د مسلمانانو رازونه به ئې يهودو ته رسول، دا كسان نه مسلمانان وو او نه كافران، بلكه ددوى يو سر د اسلام سره ملاؤ وو، او بل ئې كفر سره، ځكه چې منافقان په بشكاره مسلمانان وو او په باطن كښې كافران، لكه چې د دوو كشتو سواره، چې د هغوى هلاكت يقينى وي.

قولہ: تولوا: تولی نہ مضارع جمع مذکر غائب، داخل دوستی کوی۔

قوله: ما هم منك مولا و لا منهم: دا جمله يا خو مستانفه ده، يا د تولوا د فاعل نه حال دي.

قبوله: وهم یعلمون: دا جمله د یحلفون د ضمیر نه حال دی.

قولہ: ایمانہرجنہ: دا دواړه د اتخاذوا مفعول دی، مطلب دا چې دې منافقانو خپل قسمونو لړه د خپل مال د پاره او د خپل ځان د پاره وهال او د حفاظت سبب جوړ دي.

قبوله: من عذابه: دا حذف د مضاف طرف ته اشاره ده.

قوله: من الإغناء: همّائه پس من الإغناء محذوف منلو سره نه اشاره اوکړه، چې دا د کن نفس مفعول مطلق دي، اى لن نفس إغناهمها.

قوله: و محبون بد یحلفون د ضمیر فاعل نه حال دی.

قوله: استحوذوا د اصل مطابق فعل ماضی ده، کی طلب و استحوذ هغه مسلط شو، هغه قابو کرو استحوذ نه دې پروژن استصواب او دا خلاف القیاس دې، ځکه چې قیاس لستلا دې. لکه لستلا لولستاهم، او په الف سره بدلولو سره.

هوله لاهلين: دا د اقسام فعل محذوف جواب هم كيدې شى، هم په دې وجه نه پرې لام قسم داخل شوې دې، او دا هم كيدې شى چې گڼه الله د قسم په معنى كښې وى، او لاهلين جواب قسم وى

[۵۹] سورة العنكبوت

سورة العنكبوت مدنية اربع وعشرون آية

سورة العنكبوت مدنی دې، په دې كښې خلیريشت آیاتونه دي.

[آياتوله: ۱-۱۰]

سَمِيعٌ لِلْمَالِ وَالْمَنَآلِ وَالْحَمَاقَاتِ وَالْأَرْضِ، أَمَّا نَزَعَةٌ فَاللَّامِ نَزَعَةٌ وَهِيَ الْإِنثَانُ بِنَا ثَغْلِبِ بِالْكَثَرِ (وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) فِي مَلِكِهِ وَصَمْعِهِ هُوَ الَّذِي أَحْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، لَمْ يَكُنِ الْيَهُودُ مِنْ أَتَيْهِدُ وَبَارَهُمْ فَسَاجِدِينَ بِالْقَدِيبَةِ (لِأَوَّلِ الْحَشْرِ) هُوَ عَشْرُهُمْ إِلَى الشَّامِ وَآخِرُهُ أَنْ أَجْلَاهُمْ عَمُرُ فِي خِلَافِهِ إِلَى غَيْرِ (مَا ظَنَنْتُمْ) أَنَّهُ الْمَلْمُؤُونَ (أَنْ يَفْرُجُوا وَظَنُوا أَنَّهُمْ مَا يَعْتَمِدُ غَيْرُ أَنْ (حُصُونَهُمْ) فَاعِلُهُ تَمَّ بِهِ الْغَيْرُ مِنْ اللَّهِ) مِنْ عَذَابِهِ (فَأَنَّا نَهَرُ اللَّهُ) أَمْرُهُ وَعَذَابُهُ (مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا) لَمْ يَخْطِرْ بِهَالِكِهِمْ مِنْ جَهَةِ الْمَلَكَيْنِ (وَقَدْ ذُكِّرَ) أَلْفَى (فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبُ) بِسُكُونِ الْغَيْنِ وَضَمِّهَا الْخَوْفُ يَقْتُلُ سِتْعَمُ كُتْبُ بِنِ الْأَشْرَفِ (يُخْرِجُونَ) بِالشَّدِيدِ وَالتَّخْفِيفِ مِنْ أَخْرَبِ (يَبُوتُهُمْ) لِيَنْقَلِبُوا مَا اسْتَحْسَنُوا مِنْهَا مِنْ غُتْبِ وَغَيْرِهِ (بِأَيْدِيهِمُ) الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ (وَكَلَا أَنْ كُتِبَ اللَّهُ) قَضَى (عَلَيْهِمُ الْجَلَاءُ) الْخُرُوجُ مِنْ الْأَوْطَانِ (لَعَلَّهُمْ فِي الدُّنْيَا) بِالْقَتْلِ وَالسِّي كَمَا فَعَلَ بِمِرْطَةِ مِنَ الْيَهُودِ (وَلَهُمْ فِي الْأَعْرَاقِ عَذَابُ النَّارِ) ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا خَالِفُوا (اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَمَنْ يُشَاقِ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ) لَهُ (مَا قَطَعْتُمْ) يَا مُسْلِمُونَ (مِنْ لَيْتِهِ) نَخْلَةً (أَوْ تَرَكْتُمْهَا قَائِمَةً عَلَى أَوُحُلِهَا قَائِمَةً) أَمْ أَمْرُكُمْ فِي ذَلِكَ (وَكَيْفَ تَزَيَّ) بِالْإِذْنِ فِي الْقَطْعِ (الْقَائِمِينَ) الْيَهُودُ فِي أَغْيَاضِهِمْ أَنْ قَطَعَ الشَّجَرِ الثَّلْثِ فَسَادَ (وَمَا أَقَامَ) رَدَّ (اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَمَنْ قَامَ) أَوْعُظُّهُمْ اسْتَرْفَعَتْ يَا مُسْلِمُونَ (عَلَيْهِمْ) زَايِدَةً (وَحَيْلٌ وَلَا وَكَا) إِنْ لَمْ تَقْصُوا فِيهِ شَقَّةً (وَلَكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) فَلَا حَقَّ لَكُمْ فِيهِ وَتَخْشَى بِهِ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ ذَكَرَ مَقَّةً فِي آيَةِ الْآيَةِ مِنَ الْأَمْتِافِ الْأَتْنَةِ عَلَى مَا كَانَ يَلْبِسُهُ مِنْ أَنْ يَكُنْ مِنْهُمْ خُمْسُ الْخُمْسِ وَلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاقِي يَفْعَلُ فِيهِ مَا يَشَاءُ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ (وَاللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى) كَمَا لَمَزَاهُ وَوَادِي الْقُرَى وَتَتَبَعَ (وَلَيْلِي) بِأَمْرِهِ بِمَا يَشَاءُ (وَاللَّهِ) قَلْبِي (حَاجِبِ) الْقُرَى) فَرَاةَ الشَّيْءِ مِنْ بَنِي هَاجِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ (وَالْقَائِمِ) أَطْفَالُ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ هَلَكْتَ أَتَاوَلَهُمْ وَلَهُمْ لَمَزَاهُ (وَالْمَسَاكِينِ) ذَوِي الْحَاجَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ (وَمِنَ السُّبُلِ) الْمُتَنَقِّلُ فِي سَفَرِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَمْ تَسْتَعْجِلُ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْتِافِ الْأَتْنَةِ عَلَى مَا كَانَ يَلْبِسُهُ مِنْ أَنْ يَكُنْ مِنَ الْأَتْنَةِ خُمْسُ الْخُمْسِ وَلَهُ الْبَاقِي (رَكْعَتٌ لَا) تَحْتِ بِخَفَى اللَّامِ وَأَنْ مَطْرَةٌ تَقْدَمُ (يَكُونُ) الْقَرْنُ جِلَّةٌ يَلْبَسِيهِ

کَذٰلِكَ دَوْلَةٌ مِّدَاوَلَا يَهِنُ الْاَغْنِيَاءُ مِنْكُمْ وَمَا اَتَاكُمْ (الرسول) من الشيء وغيره (المخدوۃ وما نهاكم عنه فانتهوا واتقوا الله ان الله شديد العقاب) (يَلْفُظُوا) مُتَغَلِّقٌ بِمُخْلَوِّهِ اَنْ يَّغْتَبُوا (الْمُهَاجِرِينَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالُهُمْ يُنَافِقُونَ فَغَلَا مِنْ اَللّٰهِ وَخَوَاتِمْ وَيَتَنَصَّرُونَ اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُونَ) فِي اِيْمَانِهِمْ (وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ اَيَّ الْمَدِيْنَةِ (وَالْاِيْمَانِ) اَيَّ الْاَيْوَةِ وَهُمْ الْاَنْصَارُ (مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً) حَتّٰى اَيُّمَا اُوْلُواْ اَيَّ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِنْ اَمْوَالِ بَنِي النُّعْبِرِ الْمُخْتَصَةِ بِهِمْ (وَيُؤْتُوْنَ عَلَى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَتْ بِهِمْ عَصَاصَةٌ) عَاجَةً اِلٰى مَا يُلَازِمُوْنَ بِهِ (وَمَنْ يُّوقِ شَرَّ نَفْسِهِ) حَرَمَهَا عَلَى الْمَالِ (فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمَفْلُحُونَ (وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِهِمْ) مِنْ بَنَدِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ (يَقُولُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًا) حَقًّا (لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِمَا اِنَّكَ رُوْفٌ رَّحِيْمٌ

ترجمہ: شروع کوم د اللہ پہ نوم سرہ چي دير مہربانہ او دير رحم والادي، پہ آسمانو نو او زمکہ کني چي کوم خيزونه دي تول د اللہ تسيبح بيانوي، يعني د هغه پاکی بيانوي، او د (من) په خانې باندي ما راوړل اکثر (غير ذوی العقول) ته غلبه ورکولو د وجي دي او هغه د خپل ملک په انتظام کني غالب او حکمت والادي، او هم هغه دي چا چي اهل کتاب کافرانو لره چي هغه د بنونصير يهوديان وو، په مدينه کني ددوی د کورونو نه په اول حشر کني او يستل، ددوی دا إخراج د مدينې نه خيبر طرف ته وو، او دويم حشر هغه وو چي کله حضرت عمر رضی اللہ عنہ ددوی په خپل خلافت کني د خيبر نه شام ته او شړل.

نویس: په متن کني تسامح ده کوم چي په ترجمه کني صحيح کړي شوي ده، اي مومنانو ستاسو په وهم او گمان کني هم نه وو، چي دوی په اوغي، او دوی هم دا گنړل، چي ددوی قلعه گانې به د اللہ د عذاب نه ددوی حفاظت او کړي، مانعتهم د آن خبر دي، او حصونهم د مانعتهم فاعل دي، دي سره خبر تام شو، خو اللہ يعني د هغه حکم او د هغه عذاب د داسي محالي نه راغلو چي ددوی په وهم او گمان کني هم نه وو، يعني د مومنانو د طرف نه ددوی په زړه کني چري دا خبره کله راغلي هم نه وه، او اللہ دوی په زړونو کني رعب واچولو، رعب د عين په سکون او په ضمي سره، ددوی سردار کعب بن اشرف قتل کولو سره، او هغوی خپل کورونه په خپل لاس سره وړانول، بخويون، اعراب نه په تشديد او تخفيف سره دي چي هغوی خپل خوښ خيزونه لرگي وغيره منتقل کړي، او د مومنانو په لاسونو ي وړانول، نو اي هوښيارانو عبرت حاصل کړئ، او که اللہ تعالی ددوی د پاره جلا وطني (د وطن نه وتل) په تقدير کني ليکلي نه وه، نو په دنيا کني به يي دوی ته د قتل او د قيد سزا ورکړي وه، څنگه چي د قريظه يهوديانو سره اوشول، او په آخرت کني ددوی د پاره سخت عذاب دي، دا حکم اوشول چي دوی د اللہ او د هغه د رسول مخالفت او کړو، او غوک هم چي د اللہ

مخالفت اوکری اللہ بہ ہفہ تہ سخت عذاب ورکری، ای مسلمانانو! تاسو چې کومې کھجورې کټ کړې یا مو پرېښودلې، دا ټول د اللہ په حکم وو، یعنی اللہ تاسو ته ددې اختیار درکړې وو، او دې د پارہ چې د کټ کولو اجازت ورکولو سره فاسقانو یهودیانو لره اللہ رسوا کړې، ددوی د اعتراض په جواب کښې چې میوه دارې اونې کټ کول فساد دې، او ددوی چې کوم مال اللہ تعالیٰ د خپل رسول لاس ته راوستلو ای مسلمانانو! تاسو په دې پاندې اسونو له منډې ورکړې دی او نه اوبښانو لره یعنی تاسو په دې مال کښې څه تکلیف او چټ کړې نه دې، خو اللہ چې په چا او غواړی خپل رسول پرې غالب کړې، او اللہ په هر څیز پاندې قادر دې، لہذا په دې مال کښې ستاسو حق نشته، او هغه مال د حضور ﷺ او د هغه خلقو د پارہ خاص کړې شوې دې د کومو څلورو قسمونو چې په بل آیت کښې د حضور ﷺ سره ذکر شوې دې، چې د هغې مطابق به حضور ﷺ دا مال تقسیمولو، په داسې توگه چې په هغې کښې د هر یو د پارہ لسمه حصہ او باقی د حضور ﷺ د پارہ ده، چې په هغې کښې هغوی (ص) چاته غواړی ورکړې، نو د هغه نه دوی مهاجرینو ته او د انصارو درېو فقیرانو ته ورکړل، د کلی والو لکه د صفراء، وادی القری او د ینیع کوم مال چہ اللہ تعالیٰ ستاسو د جنگ جھگړو نه بغیر د خپل رسول لاس ته راوستلو، هغه د اللہ دې، چې په هغې کښې د چا د پارہ او غواړی حکم اوکړې، او د رسول دې او د رشتہ دارو دې، یعنی په بنی ہاشم او بنی مطلب کښې د حضور ﷺ د رشتہ دارو د پارہ دې، او د یتیمانو یعنی د مسلمانانو هغه ماشومانو د پارہ د چا چې پلاران وفات شوی دی، او هغوی محتاج دی، او د مسکینانو یعنی په مسلمانانو کښې د حاجتمندو او د مسافران یعنی هغه مسلمانان مسافران چې کوم خپل سفر جاری ساتلې نشی، یعنی ددې مال مستحق نبی (ص) دې او څلور قسمه نور خلق دی څنگه چې به حضور ﷺ تقسیمولو، په داسې توگه چې د څلورو وارو د مجموعې د پارہ لسمه حصہ او باقی د حضور (ص) د پارہ ده چې ستاسو د مالدارو په لاسونو کښې مال گردش اونکړی، کیلا، کی په معنی د لام دې، او د لام نه پس ان مقدر دې، (کیلا) سره په مذکورہ طریقې باندې د تقسیمولو د علت بیان دې، اور رسول چې تاسو ته کوم مال د فتنی وغیرہ درکړی هغه اخلئ، او چې د څه نه منع کړی نو د هغې نه منع شی، او د اللہ نه اویرئ، اللہ تعالیٰ سخت عذاب ورکولو والا دې، د هغه فقیرانو او مهاجرینو د پارہ شاباشی ده کوم چہ د خپلو کورونو او د مالونو نه ویستلې شوې دی او هغوی د اللہ فضل او د هغه د رضامندی طالب دی، او هغوی د اللہ او د هغه رسول مدد کوی، په حقیقت کښې ہم دا دی رشتونی خلق په خپل ایمان کښې او د هغه خلقو د پارہ چا چې خپلو کورونو کښې یعنی په مدینہ کښې او په ایمان کښې ددوی نه مخکښې ځانې جوړ کړو یعنی ایمان سره ئې مینہ اوساتله، او هغه انصار دی، خپل طرف ته هجرت کولو سره د راتلونکو خلقو سره محبت ساتی، او دې مهاجرینو ته چې څه ورکړې شی په هغې سره دوی په خپل

زړونو کښې تنگی نه محسوسوي، يعنی نبي ﷺ مهاجرينو ته د بنونضير نه د حاصل شوي مال نه، کوم چې د حضور ﷺ د پاره خاص وو، څه ورکړی وو، بلکه په خپل ځان باندې دوی ته ترجيح ورکوي، که په خپله ورته ددې مال حاجت ولې نه وي، او څوک چې د خپل نفس د بغل نه بچ کړې شو، يعنی د مال د حرص نه هم هغه کامياب خلق دی، او هغه خلق چې دوی نه يعنی د مهاجرينو او د انصارو نه پس په د قیامت پورې راځي، وائي چې اې زمونږ پروردگار مونږ ته پخښنه او کره او زمونږ هغه راتړو ته کومو چې زمونږ نه مخکښي ايمان راوړې دي، او د ايمان والود طرف نه زمونږ په زړونو کښې بغض مه اچوه، اې زمونږ پروردگار اېې شکه ته شفقت او مهرباني کولو والاښي.

د قيوداتو فوائد او تسهيل

سورة حشر يو کم شپيتم سورت دې، ددې دويم نوم سورة النضير دې، دا د ټولو په اتفاق سره مدنی سورة دې.

قوله: بنونضير: دا قبيله د هارون عليه السلام د اولاد نه وه،

قوله: لأهل الحشر: لام په معنی د فی دې، اُهی فی لول الحشر، او لام په معنی د عند هم کيدې شی، لکه للملوك الحشر کښې چې دې، دغه وخت به لام د توقیت د پاره وی، لأهل الحشر دا اضافت د صفت إلى الموصوف د قبيلې نه دې، اُهی الحشر الأول.

قوله: إلى غیر: صحیح من غیر دې.

قوله: تَمَرِهِمُ الْغَيْرُ: اُهمر کښې هم د أن اسم دې، مَانَعَة، اسم فاعل، هم ددې مفعول، حُصُونَهُم ددې فاعل، اسم فاعل د خپل فاعل او مفعول سره د أن خبر، لکه أن هذا قاتل لويه او دا هم کيدې شی چې حُصُونَهُم مبتدا مؤخر وی، او مانعته ددې خبر وی، مبتدا خبر د أن خبر.

قوله: حُصُونَهُم: د حصن جمع ده، به معنی د قلعه.

قوله: منْ أَرْب: ددې تعلق د تخفیف سره دې، مطلب دا چې که یخريون په تخفیف سره اولوستلي شی نو د اُرب نه به وی، او که په تشدید سره اولوستلي شی نو د تغفیل نه به وی.

قوله: لَوْلَا أَنْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ: أَنْ مصدریه دې، اُن د خپل مابعد سره د مصدر په تاویل کښې مبتدا محلاً مرفوع، ددې خبر وجوباً محذوف دې، او هغه موجود دې، اُهی لولا کتاب الله عليهم موجود عليهم، لعلهم لولا جواب دې،

قوله: الْهَلَامُ: اُهی الْهَرَمُ من الوطن مع الأهل والولد: جلاوطنی سره د خپل خاندان سره د وطن پرېښودلو ته وائي، په خلاف د خروج نه، چې هغه د خپل ټول خاندان سره هم او یواځې هم کيدې شی.

هولە: اللّٰه: داد لىن جمع دە، نېي كەجورې تە واتى، ئى اللّٰه اللّٰه كىم دەدې جمع ايان راخى
هولە: وليهزي الفاسقين: واؤ عاطفە دې، معطوف عليه محذوف دې، تقدیری عبارت
 دادا دې، الذين قطعوا ليهزي المؤمنين وعزى المنافقين

هوله: للمفقر المهاجرين: بخود دا ده چې د فقراء تعلق د فعل محذوف سره اوکړې شی، څنگه چې د علامه محلی رائي ده، علامه محلی اعجبوا فعل محذوف منلې دې، تقدیری عبارت به دا وی **المفقر للمفقر المهاجرين الذين اخرجوا (الاية)** دا اظهار د تعجب علی سبیل المدح دې، یعنی تعجب دې چې مهاجرينو يو حیرت انگیزه کارنامه اوکړه، چې خپل رشته داران، کور، مال و دولت، غرض دا چې د الله او د رسول په محبت کښې نې خپل هر څه په داو اولگول، او بې سر او سامانې او مسافر کیدو سره په پردی وطن کښی مقیم شول.

للفقراء د فعل محذوف سره متعلق کولو فائده به دا وی چې د ذی القریٰ د پاره به فقر شرط نه وی، بلکه په مال غنیمت (فنی) کښې به د رسته دارو حق وی، که هغوی محتاج او حاجتمند وی او که نه وی، هم دا مسلک د امام شافعی رحمه الله هم دې، مفسر علام چوکۍ شافعی دې، ځکه ئې اعجبوا فعل محذوف منلې دې، چې **للفقراء ذی القریٰ** نه بدل اونه ګرځي. دویم صورت دا دې چې فقراء د ذی القریٰ نه بدل او ګرځولې شی، ځنګه چه امام اعظم ابوحنیفه (رح) **للفقراء** لره د ذی القریٰ او ددې د مابعد نه بدل الکل ګرځوی، چې د هغې مطلب دا دې چې فقر او حاجت د رسته دارو سره، د ټولو مذکورینو د پاره شرط دې، ددې مطلب به دا وی چې په ذوی القریٰ کښې چې کوم نادار او محتاج وی، هغوی به د مال فنی حقدار وی او که محتاج نه وی نو حقدار به هم نه وی.

قوله: والذين تبوءوا الدار: مدح انصار د پاره كلام مستأنف دې، يا ددې عطف په للفقراء باندې هم كيدې شی الذين به په مذكوره دواړو صورتونو كښې يا خو مبتدا وى، يا به ددې عطف په للفقراء باندې وى، په دې صورت كښې به الذين د جر په محل كښې وى، چې الذين مبتدا شی نو همون من هاهله جمله به ددې خبر شی.

قولہ: **الْفَوَ: دا اشارہ دہ، چي ایمان د فعل محذوف د وجہ نہ منصوب دي**

[آیات ۱۱-۱۷]

الْأَعْرَافِ نَظَرُ إِلَى الَّذِينَ تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ لِأَسْوَءِ الدِّينِ كَقُرْءَانِ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَهُمْ بَنُو التَّعْبِيرِ وَأَسْوَءُهَا
فِي الْخَلْرِ (لَيْتَ) لَمْ نَسْمَعْ فِي الْآيَةِ (أَخْرَجْتُمْ) مِنَ الدِّينَةِ (لَا تَرْجُو) مَعَكُمْ وَلَا لَكُمْ (يَكْفُ) فِي
مِلَالِكُمْ (أَعَدَّ) أَيْدَاكُمْ (أَنْ تَقُولُوا) عَدِلْتُ مِنْهُ الْإِلَهَ الْفَوْقَةَ (لِنَصْرِكُمْ) وَاللَّهُ يَشْهَدُ بِأَعْمَالِكُمْ (لَيْتَ)

أَخْرَجُوا الْأَيْدِيَّ جُونَ مَعَهُمْ وَلَيْسَ قُوَّتُهُمْ إِلَّا بِنَصْرِهِمْ وَلَيْسَ نَصْرُهُمْ إِلَّا جِئًا لِيَضْرِبَهُمْ (يُؤَكِّدُونَ الْأَذْهَانَ) وَاسْتَفْعَى بِجَوَابِ الْقَسَمِ الْمَقْدَرِ عَنْ جَوَابِ الشَّرْطِ فِي الْمَوَاضِعِ الْخَفِيَّةِ (أَعْرَافًا يُنْصَعِرُونَ) أَيْ الْيَهُودَ (الْكَثْرَ أَكْثَرًا) رَهْبَةً خَوْفًا (فِي صُدُورِهِمْ) أَيْ الْمَنَافِقِينَ (مِنَ اللَّهِ) لِتَأْخِيرِ عَذَابِهِ (ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ) لَا يُقَاتِلُونَكُمْ أَيْ الْيَهُودَ (جَمِيعًا) مُخْتَصِمِينَ (إِلَّا فِي قُرَى مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَدَادٍ جِدَارٍ) سُورَ وَفِي إِزَاءَةِ جُنَرٍ (بِأَسْهُمٍ) عَزَبَهُمْ (بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحَسُّبُهُمْ جَمِيعًا) مُخْتَصِمِينَ (وَقُلُوبُهُمْ شَتَّى) مُتَفَرِّقَةٌ خِلَافَ الْحَسَبِ (ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ) فِي تَرْكِ الْإِيمَانِ (كَتَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قُرَيْبًا) بِزَمَنِ قُرَيْبٍ وَهُمْ أَهْلُ بَنِي إِسْرَافِيلَ (الْمُشْرِكِينَ) إِذْ أَتَوْا بِأَهْلَ أَمْرِهِمْ غُلُوبَتَهُ فِي الدُّنْيَا مِنْ الْقَتْلِ وَغَيْرِهِ (وَهُمْ عَذَابُ الْيَمِّ) مُؤَلَّمٌ فِي الْأَعْرَةِ مَقْلَهُمْ أَيْ فِي سَمَاعِهِمْ مِنَ الْمَنَافِقِينَ وَتَحَلُّفُهُمْ عَنْهُمْ (كَتَلَى الشَّيْطَانِ) إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ أَكْفَرْتُمْ لَنَا كَفَرْتُمْ قَالَ إِلَى يَرْيَ مِنْكَ إِلَى أَعَافِ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (كَذِبًا مِنْهُ وَرِيَاءٌ) (فَكَانَ عَاقِبَتُهُمَا) أَيْ الْغَاوِي وَالْمُفْضَوِي وَفُرِيَ بِالرَّفْعِ اسْمُ كَانَ (أَنْتَهُمَا فِي النَّارِ عَالِدَيْنِ فِيهَا) وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ (أَيِ الْكَافِرِينَ)

ترجمہ: آیات منافقانہ تہ اونہ کتل؟ چہ خپل اہل کتاب رونو تہ وائی او ہفہ بنو نضیر او ددوی د کفر رونہ دی، کہ چری تاسو د مدینہ نہ اویستلې شوئ پہ خلور وارو خایونو کنبې لام د قسم دې، نو مونہ بہم تاسو سرہ اوخو، او ستاسو د ذلت بارہ کنبې بہ مونہ ہیخ کلہ دچا خبرہ نہ منو، او کہ تاسو سرہ جنگ اوکړې شو قوتلتم کنبې لام قسم حذف کړې شوې دې، نوپہ الله قسم مونہ بہ ستاسو مدد کوو، او الله گواہی ورکوی چہ دوی بالکل دروغن دی، کہ چری هغوی د وطن نہ اویستلې شول نو دوی بہ ورسره اونہ ځی، او کہ هغوی سرہ جنگ اوکړې شول نو دوی بہ ورسره مدد اونکړی، او فرض کړہ کہ دوی د هغوی مدد کولو لہ راغلل نو پہ شاہ بہ اوتبتی، پہ پنځم خانې کنبې د قسم مقدر د جواب د وجې نہ د جواب شرط نہ استغناء ده، بیا بہ د یهود مدد نہ شی کیدی، مسلمانانو یقین اوسائے ستاسو ویرہ ددې منافقانو پہ زړونو کنبې پہ نسبت د الله د ویرې ویرہ زیاتہ ده، د هفہ د عذاب د روستو کیدو د وجہ نہ، دا حکمہ چہ دانا پوہه خلق دی، دا یعنی یهود ټول پہ شریکہ تاسو سرہ جنگ نہ شی کولې، دا بلہ خبرہ ده چہ پہ بندو قلعه گانو کنبې وی یا د یوال شاتہ وی، او پہ یو قراعت کنبې د جدار پہ خانې باندې جدر دې، ددوی جنگ خو ددوی پہ مینځ کنبې ویر سخت دې، اگر چہ تاسو دوی یو ځائی (متفق) گنړئ، خو دگمان پہ خلاف ددوی زړونہ د یو بل نہ جدا دی، حکمہ چہ دا ویر بې عقلہ خلق دی، د ایمان پہ پریښودلو کنبې ددې خلقو مثال د هفہ خلقو پہ شان دې کوم چہ ددوی نہ مخکښې تیر شوی دی، پہ نزدې زمانہ کنبې، او هفہ مشرکین اہل بدر دی، کومو چہ د خپل کارونو سزا او حکملہ، دې انجام قتل وغیرہ، پہ دنیا کنبې، او ددوی د پارہ پہ آخرت کنبې دردناک عذاب دې، او ددوی مثال د منافقانو خبرو اوریدو کنبې او د دوی نہ تخلف اختیارولو کنبې د شیطان پہ شان دې، چہ هفہ انسان تہ اووئیل چہ کفر اوکړہ، نو چہ کلہ هفہ

کفر اوکړو نو شیطان اووئیل چې غه ستا نه ییزاره یم، مخه خو د الله رب العلمین نه ویرسیم، او دده دا قول په ریا او په دروغو باندې مبنی وو، نو ددې دواړو انجام دا شو چې په اور د دورزخ کښې به همیشه د پاره اوسیږی، یعنی گمراه کونکې او گمراه کیدونکې، او هاتقېما، لسم د کان په توگه مرفوع هم وئیلې شوې دې، او د ظالمانو کافرانو د پاره هم دغه سزا ده.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: [هوانهم فی الکفر: ددې عبارت د اضافې مقصد دا بنودل دی، چې په قرآن کښې منافقان د بنونضیر (یهود)، رونه گرځولې شوې دی، دا کفر کښې د یو مذهب کیدو په اعتبار سره دی، نه چې په اعتبار د یو نسب کیدو، ځکه چې بنونضیر وغیره ټول یهود وو، او د منافقانو تعلق اوس او خزرچ سره وو.

قوله: : لا م قسم فی أربعة مواقع: په څلور ځایونو کښې لام قسم دې، کوم چې په قسم محذوف باندې دلالت کوی، او هغه څلور ځایونه دا دی، ① کین اخرجتم ② لأن اخرجوه ③ ولکن قوتلوه ④ ولکن نصرهم، پنځم ځای یو بل دې، او هغه ⑤ لکن قوتلکم العر دې، دلته لام قسم مقدر کړې شوې دې.

قوله: : واستغنی بجواب القسم: یعنی جواب قسم مذکوره پنځه ځایونو کښې د جواب قسم د وجې نه د جواب شرط نه مستغنی دې، ځکه چې قاعده معروفه ده چې کله شرط او قسم دواړه جمع شی، نو د مؤخر جواب به محذوف وی، ابن مالک وئیلی دی،

واخذنی لکذی اجتمع شرط وقسم جواب ما ائخرت فهو ملکزم **ترجمه:** چې کله قسم او شرط جمع شی، نو په دې کښې د مؤخر جزاء به په لازمی توگه سره حذف کیږی،

هغه پنځه ځایونه کوم چې د قسم محذوف جواب واقع شوې دې، او چې د کوم د دلالت د وجې نه جواب شرط حذف کړې شوې دې دا دی:

للمرجن للنصر لکم، لا یخرجون، لا یصروهم، لو کن الأدبار

قوله: : فنجتمعین: په دې کښې اشاره ده چې هېما، دلایلا لکونکمر ضمیر فاعل نه حال واقع شوې دې.

قوله: : متکلم فی ترک الإیمان: په دې کښې اشاره اوکړه، چې کفل الذین العر، د مثلهم مبتدا محذوف خبر دې.

قوله: : وقُرئ بالرفع اسم کان: عاتقېما کښې په تاء باندې نصب او رفع دواړه جائز دی، د نصب وجه دا ده چې د کان خبر مقدم دې، او اېهما فی النار، آن خپل اسم او خبر سره د کان

اسم مؤخر دي، او د تاء د رفع په صورت کښې عاقبتېها د کان اسم، او انهما في النار جمله د کان خبر دي.

[الاوله: ۱۸-۲۴]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَتَقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ
وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كُفُوا اللَّهَ ثُمَّ رَأَوْا تَأْيِيدَ اللَّهِ لِقَوْمِهِمْ إِذَا طَاعُوا فَأُتُوا مِنْ اللَّهِ بِأُكُلٍ عَظِيمٍ
الْعَاسِقُونَ لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ الْغَائِثُونَ لَوِ اتَّخَذَ اللَّهُ آلًا لَوَلَّى شَيْءٌ عَلَى
جَبَلٍ وَجَعَلْنَا فِيهِ نَهْجًا وَجَعَلْنَا الْإِنْسَانَ رَكْابًا غَاشِيًا مَتَّصِعًا مَتَشَفِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ
لِنَذَرُكَ أَفْهَمًا يَتَّبِعُهَا الَّذِينَ لَا يَكْفُرُونَ فَيُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ السِّرِّ
وَالْعَلَانِيَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ الظَّاهِرُ غَمًّا لَا يَبْلُغُ بِهِ (السَّلَامُ
لِوِ السَّلَامَةِ مِنَ الْغَائِثِ) الْمُؤْمِنُونَ الْمُفْتَدُونَ رُسُلُهُ يَخْلُقُ الْمُعْجَزَةَ لَهُمْ (الْمُهَيِّجُونَ) مِنْ هَيْمَنَ يَهْمِنُ بِالْكَفْرِ
رَبِّهَا عَلَى الشَّيْءِ أَمَّا الشُّهَدَاءُ عَلَى عِبَادِهِ بِأَعْمَالِهِمْ (الْعَزِيزُ) الْقَوِيُّ (الْجَبَّارُ) جَبَرَتْ خَلْقَهُ عَلَى مَا لَوْ
(الْمُتَكَبِّرُ) غَمًّا لَا يَبْلُغُ بِهِ (سُبْحَانَ اللَّهِ) نَزَّ نَفْسَهُ (عَمَّا يُشْرِكُونَ) يَوْمَ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْفَاعِلُ مِنَ
الْفِعْلِ (الْمُصَوِّرُ) الْأَتَمُّ الْخُسْنُ الشَّعْثَةُ وَالشُّعُونَ الْوَارِدُ بِهَا الْخَبِيرُ وَالْخُسْنُ مُؤْتَى الْأَخْسَنُ (يُسَبِّحُهَا
مَافِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) تَقَدَّمَ أَوَّلُهَا

لوجه: اي ايمان والو دالله ته ويرپيښي، او هر کس دي غور او کړي، چې صبا له (د قيامت ورځ
دياره، د اعمالو څه ذخيره شي لپري ده، ۲ او (هر وخت، د الله نه ويرپيښي، الله ستاسو د اعمالو نه
خبردار دي، او تاسو د هغه خلقو په شان مه کيږئ کومو چې د الله احکام هير کړي دي، هغې دفعه
اطاعت نهې ترک کړو، نو الله هم دوی د خپل ځانونو نه غافل کړل، دي خبرې نه چې دوی د خپل
خان د پاره نيکي مخکښې اوليري، هم داسې خلق فاسقان وي، او جنت والا او دوزخ والا برابر
کيدې نشي، کوم چې جنتيان دي هغوی کامياب دي او که مونږ دا قرآن په يو غر باندې نازل کړي
وو، او په هغې کښې د انسان په شان شعور اچولې شوې وو نو تا په کتلې وو چې هغه به د الله
د ويري نه شلیدلې وو، مونږ دا ذکر شوی مثالونه د خلقو د پاره بيانوو، چې هغوی غور او کړي،
بيا ايمان راوړي، هم دغه الله دي د هغه نه سوا بل معبود نشته، د غائب او د حاضر يعنی د پټ او
ښکاره پيژندونکي دي، او هغه مهربان او رحم کولو والا دي، هم هغه الله دي د هغه نه سوا بل
معبود نشته، پادشاه دي، د ټول خبرو نه کومې چې د هغه د شان لائق نه دي پاک دي، د ټولو
عيبونو نه محفوظ دي، د خپل رسولانو د هغوی د پاره د معجزاتو تخليق کولو سره نصرت
کولو والا دي، نگهبان دي، دا د هَيْمَنَ يَهْمِنُ نه مشتق دي، چې کله په يو څيز باندې
نگهبان وي، د خپلو بندگانو د اعمالو کتلو والا دي، طاقت وړ دي، جبار دي، هغه خپل
مخلوق جوړ کړو څنگه چې نهې غوښتل، او پټ ذات دي، د هغه څيز نه کوم چې د هغه لائق

نه دی، الله پاک دې، هغه خپله پاکى خپله بيان کړې ده، د هغه خمیزونو نه کوم چې هغوى د هغه شریک جوړوى، هم دغه الله پیدا کولو والا، عدم ته وجود ورکولو والا، صورت جوړولو والا، د هغه یو کم سل ډیر بنائسته نومونه دی، د کومو باره کښې چې حدیث راغلې دې، او حسنى د احسن مؤنث دې، په اسمانونو او زمکه کښې چې شخه دى ټول د هغه پاکى بیانوى، هم هغه غالب او حکمت والا دې، هم داسې ددې سورت په شروع کښې تیر شوى دى.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

هوله: تَرَكُوا طَاعَتَهُ: ددې عبارت په اضافې سره دا اشاره کول دى، چې دلته د نسیان لازم معنى مراد ده، کوم چې ترک ده، ځکه چې د نسیان د پاره ترک لازم دې، نه چې عدم حفظ والذکر.

هوله: اَنْ يُّقَدِّمُوا لَهَا عَمِيْرًا: په دې کښې دې خبرې ته اشاره ده چې عبارت د مضاف په حذف سره دې، تقدیری عبارت دا دې فَالَسَّاهُمْ تَقْدِيْرُهُمْ عَمِلًا لِّلْفَسْهِمِ.

[۶۰] سورة الممتحنة

سورة الممتحنة مدنية ثلاث عشرة آية

سورة الممتحنة مدنی دې، په دې کښې دیارلس آیاتونه دى.

[آیاتونه: ۱-۶]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا وَعْدَ الْيَوْمِ وَعَدُواكُمْ أَيُّ كُفَّارٍ مِّثْلَهُ (أُولَئِكَ قُلُوبُهُمْ) ثُمَّ صَلُّوا (إِلَيْهِمْ) فَهَذَا الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَوَّاهُمُ الَّذِي أَسْرَهُ إِلَيْكُمْ وَفَزَيَّ بِخَبْرِهِ (بِالْوَدَّاءِ) بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ كَتَبَ خَاطِبُ بْنُ أَبِي نَلْفَةَ إِلَيْهِمْ كِتَابًا بِذَلِكَ لَمَّا لَمْ يَنْصَرِفْ مِنْ الْأَوْلَادِ وَالْأَهْلِ الْمُشْرِكِينَ فَاسْتَوْدَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَرْسَلَهُ مَعَهُ لِإِعْلَامِ اللَّهِ تَعَالَى لَهُ بِذَلِكَ وَقَبِلَ غَيْرَ خَاطِبٍ فِيهِ (وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَهُمْ مِنَ الْحَقِّ) أَيُّ دِينِ الْإِسْلَامِ وَالْإِرَانِ (يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَلِيَّائَهُمْ مِنْ مِثْلِهِ يَضْفِيهِمْ عَلَيْكُمْ أَنْ تَوَسَّيُوا) أَيُّ لِإِجْلٍ أَنْ أَتَمَّتْ (بِاللَّهِ) رِيكَمَنْ كُنْتُمْ غَرَضَكُمْ جِهَادًا لِلْجَهَادِ (فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَوْثِقِي) وَجَوَابَ الشَّرْطِ ذَلِكَ عَلَيْهِ مَا قَبِلَهُ أَيُّ فَلَا تَخْلَعُوهُمْ أَوْلِيَاءَ (يُحِبُّونَ إِلَيْهِمْ بِالْوَدَّاءِ) وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَغْنَيْتُمْ وَمَا أَغْنَيْتُمْ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ أَيُّ إِسْرَارٍ خَيْرَ النَّبِيِّ إِلَيْهِمْ (لَقَدْ حَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ) أَخْطَأَ طَرِيقَ الْهَدْيِ وَالْإِسْوَاءِ فِي الْأَصْلِ الْوَسْطِ (إِنْ يَتَّقُواكُمْ) يَنْظُرُوا بِكُمْ (يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَسْطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ بِالْقَتْلِ وَالْعَرْبِ وَالْإِسْتِغْرَاءِ بِالسُّوءِ) بِالْجَبِّ وَالشَّعْمِ (وَهُوَ) مَسَا (لَوْ كَفَرُونَ) (لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ فَرَاهَتْكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ) الْمُشْرِكُونَ الَّذِينَ لِأَجْلِهِمْ أَسْرَضْتُمْ الْخَبَرَ مِنَ الْقَذَابِ فِي الْآخِرَةِ (يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْعَلُونَ) بِالْبَاءِ لِلْمَفْعُولِ وَالْفَاعِلِ (بَيْنَكُمْ) وَبَيْنَهُمْ لَتَكُونُوا فِي الْجَنَّةِ وَهُمْ فِي جَمْلَةِ الْكُفَّارِ فِي النَّارِ (وَاللَّهُ عَالِمُ عَمَلِكُمْ بِصِدْقِ) (قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أَسْمَاءُ) بِخَيْرِ الْهَمْزَةِ وَحَمَّتْهَا فِي الْمَوْجِبَةِ فَذَوْرَ رَحْمَتِهِ (يُؤْتِيهِمْ) أَيُّ بِهْ فَوَلَا وَفَلَا (وَالَّذِينَ مَعَهُ) مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (إِذْ

قَالُوا لَقَدْ مِثَرُ آبَاءِكُمْ جَنَعَ نَرْوَى كَطَرِيبِ اِمْنِكُمْ وَمِثَا لَقُصْدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ كَلَفَرْنَا بِكُمْ الْكُزْبَا لَكُمْ اِهْدَا
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اَبَدًا بِنَخْلِي الْمُنَرِّينِ وَابْدَالِ الْقَابَةِ اَوَا اِخْتَى لَكُمْ اِيَّا اللّٰهَ وَحْدَهُ الْاَلْوَلِ
اِبْرَاهِيْمَ لَا يَبِيْهَ لَأَسْتَغْفِرُونَ لَكَ مُسْتَنِي مِنْ اَسْوَةِ فَنَسَ لَكُمْ الْفَاسِي بِهِ فِي ذَلِكَ بَانَ لَسْمَعُزُوا لِلْكَفَارِ وَلِهَافِ
وَمَا اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ اَي مِنْ عَذَابِهِ وَلَوَابِهِ (مِنْ شَرِّهِ) كُنِيَ بِهِ عَنْ اَنَّهُ لَا يَمْلِكُ لَهُ شَيْءٌ اِلَّا سَطْفَارَ لِهَافِ
مَنْ عَلَيْهِ مُسْتَنِي مِنْ غَيْثِ الْفَزَادِ بِنَهُ وَانْ كَانَ مِنْ غَيْثِ طَابِرِهِ مَقَا نَسَاى بِهِ اَقْلَ لَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنْ
اللّٰهِ شَيْعًا وَاسْطَفَارَهُ لَكُمْ قَبْلَ اَنْ يَنْبِيْنَ لَهُ اَنَّهُ عَذُوْا لِلّٰهِ كَمَا ذَكَرَهُ فِي بَرَاءَةِ رِبَّتِنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاللّٰهُ اَبْنَانَا
وَاللّٰكَ الْمَصِيْبِ مِنْ مَقُولِ الْخَلِيْلِ وَمَنْ مَفْعَ اَي قَالُوا رِبَّتِنَا لَا تَمْلِكُنَا فِتْنَةً يَلْذِيْنَ كَكُرُوا اَي لَا لَطَهْرُهُمْ عَلَيْنَا
فَتَطَّوْا اَنْهُمْ عَلَى الْحَقِّ فَمَلَفْتُوْا اَي تَلَفَبْ غُلُوْلَهُمْ بِنَا (وَاعْلَمُوْا لَنَا رِبَّتِنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ) فِي مَلَكِكَ
وَصَمَلِكَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ يَا اُمَّةٌ مَعْتَدٌ جَوَابٌ لِمَا كُنْتُمْ تَفْعَلُوْنَ (فِيْهِمْ اَسْوَةٌ خَسَّةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) بَذَلِ الْخَمَلِ مِنْ كَمِ
وَاعَادَةِ الْخَارِ (يَرْجُوْا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ) اَي يَخَافُهُمَا اَوْ يَنْظُرُ الْمَوْتَابَ وَالْبَغْيَابَ (وَمَنْ يَتَوَلَّ الْكُفْرَ
فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ) عَنْ خَلْقِهِ (الْحَمِيْدُ) لَاهِلِ طَاعَتِهِ

ترجمہ: شروع کوم د اللہ پہ نوم سرہ چہ دیر مہربانہ او دیر رحم کولو والا دی، ای ہفہ خلقو چہ ایمان مور او رہی دہی حما او خیلو دشمنانولرہ (کفار مکہ لرہ) دوستان مہ جوروی، تاسو ہغوی تہ د خیلہ دوستی پہ وجہ د نبی ﷺ ہغوی سرہ د جہاد کولو د ارادی پیغام ورکوی، کوم چہ ہغوی ﷺ بطور راز تاسو تہ و نیلی دہی، او د حنین د جہاد ارادہ نہی ورتہ بنکارہ کرہ۔
نوٹ: پہ بعضو نسخو کنبہ قَدَّی مَشْهُود دہی، کوم چہ سبقت قلمی (غلطی) دہ، صحیح قَدَّی مَشْهُود دہی۔

حاطب ابن ابی بلتعہ اہل مکہ تہ پہ دہی معاملہ کنبہ یو خط اولیکلو، خکہ چہ اہل مکہ سرہ ددوی مشرک اولاد او اہل خانہ وو، نو حضور ﷺ ہفہ خط د ہفہ کس نہ، د اللہ تعالیٰ د وحی پہ ذریعہ اطلاع ورکولو د وجہ نہ واپس رااوغبستلو، د چا پہ ذریعہ چہ دا لیرلہی شوہی وو، او د حاطب نہی پہ دہی معاملہ کنبہ عذر قبول کرہ،
او ہفہ حق دین یعنی دین اسلام او قرآن کوم چہ تاسو تہ راغلی دہی، کفر کوی، او ہغوی پیغمبر او خیلہ تاسولرہ د مکہ نہ تنگولو سرہ دہی وجہ نہ او بایسی چہ تاسو پہ خیل رب اللہ باندہی ایمان ساتی، کہ تاسو حما پہ لار کنبہ د جہاد د پارہ او حما د رضا د پارہ وتلی یح جواب شرط پہ کوم باندہی چہ ددہی ماقبل دلالت کوی، فَلَا تَحْزَنُوا لَهَا دہی، یعنی دوی خیل دوستان مہ جوروی، نو تاسو ہغوی تہ پہ پتہ باندہی پیغام لیرہی، ماتہ نہ معلومہ دہی چہ تاسو پتہی، او غہ چہ تاسو بنکارہ کوی، پہ تاسو کنبہ چہ شوک ہم د نبی علیہ السلام پیغام پہ پتہ باندہی د رسولو کار کوی ہفہ پہ یقینا د نیغی لاری نہ خطا کپہی، یعنی د نیغی لاری نہ گمراہ شو، د سوا۔

اصل معنی وسط دہ، او کہ دوی پہ تاسو باندی قابو اومومی، یعنی کامیاب شی، نو ستاسو
 ٲنکارہ دشمنان بہ شی، اود قتل او د وھلو ٲکولو د پارہ بہ پہ تاسو باندی لاسونہ او ٲت کری،
 او د کنخلو د پارہ بہ ٲی اود ٲی کری، او د زہ نہ بہ غواری ٲی تاسو ہم کفر اختیار کری،
 ستاسو رشتہ داری او ستاسو مشرک اولاد د ٲا د پارہ ٲی تاسو بہ ٲتہ پیغام لیٲی بہ آخرت
 کنی بہ د عذاب نہ بیج کولو کنی ہیٲ ٲہ کار رانشی، اللہ تعالیٰ بہ د قیامت ٲہ ورغ ستاسو او
 ددوی ٲہ مینغ کنی فیصلہ او کری، یفصل، مجهول او معروف دواړہ دی، نو تاسو بہ ٲہ
 جنت کنی یی او هغوی ٲول بہ ٲہ دوزخ کنی وی، او ٲہ ٲی تاسو کوئی اللہ هغی تہ ویر نہ
 گوری، مسلمانانو ستاسو د پارہ د ابراھیم ؑ ٲہ طرز عمل کنی، اسوہ د همزی ٲہ ضمی
 او ٲہ کسرې سرہ دې، او د هغه مومنانو ملگرو کنی قول او فعلا بہتر نہ نمونہ دہ، کلہ ٲی
 هغوی ٲولو خپل قوم تہ او وٲیل ٲی مونٲ ستاسو نہ او د هغه ٲہ نہ د ٲہ ٲی تاسو د اللہ نہ سوا بندگی
 کوئی، ددې ٲولو نہ بیزارہ یو، برآء، د بری، جمع دہ، څنگہ ٲی د ظریف جمع ظرفاء راخی،
 مونٲ ستاسو د عقائدو نہ بالکل منکریو، کفرنا بکرمعنی الکرہ اوزمونٲ او ستاسو ٲہ مینغ کنی
 ہمیشہ د پارہ بغض او دشمنی ٲنکارہ شوہ، البغضاء ابدأ کنی د دواړو همزو تحقیق او
 دویٲی لړہ واؤ بدلولو سرہ ترڅو ٲی اللہ وحده لاشریک باندی موایمان راوړې نہ وی، خو خپل
 پلار تہ ابراھیم ؑ، ٲی ٲہ بہ خامخاستا د پارہ استغفار کوم، دا د اسوہ نہ مستثنی دہ، یعنی
 ستاسو د پارہ د ابراھیم ؑ ٲہ دې قول لاسٲغفرت کنی اسوہ حسنہ نشته، ٲہ داسې
 توگہ ٲی تاسو د کافرانو د پارہ استغفار شروع کری، او ماتہ د اللہ ٲہ مخکنی د هغه ٲہ
 ثواب او عذاب کنی د ہیٲ ٲی اختیار نشته، حضرت ابراھیم ؑ ٲہ خپل دې قول (ما
 املک، سرہ دې خبرې طرف تہ کنایہ کری دہ ٲی هغه ددہ د پارہ سوا د استغفار نہ، د بل
 خیز مالک نہ دې، مَا اَمْلِكُ لاسٲغفرت باندی معطوف دې، او ٲہ اعتبار د مراد مستثنی دہ،
 او اگر ٲہ (ما املک) د خپل ظاہر یعنی د معنی وضعی ٲہ اعتبار سرہ د هغی نہ دې،
 دکوم ٲی اقتدا کیږی، څنگہ ٲی اللہ تعالیٰ او فرمائیل قل فسنمک لکرممن اللہ هغی د
 ابراھیم ؑ خپل پلار د پارہ استغفار کول ٲہ هغوی ؑ باندی ددہ د کفر ٲنکارہ کیدو
 نہ مخکنی وو، څنگہ ٲی ٲہ سورہ برات کنی ذکر شوی دی، ای زمونٲ پروردگارہ مونٲ
 ٲہ تا باندی بہرہ سہ کوو، او ہم ستا طرف تہ رجوع کوو، او ہم ستا طرف تہ واپس کیدل دی، دا د
 ابراھیم ؑ او د هغه د ملگرو مقولہ دہ، یعنی هغوی او وٲیل ای زمونٲ پروردگارہ اٲہ مونٲ
 د کافرانو ٲہ امتحان کنی مہ اٲوہ، یعنی تہ دوی ٲہ مونٲ باندی مہ غالب کوہ، ٲی هغوی دا
 اوگنری ٲی هغوی ٲہ حق باندی دی، او فتنہ خورہ کری، یعنی زمونٲ ٲہ بارہ کنی
 دهغوی دماغ خراب شی، ای زمونٲ پروردگارہ اٲہ زمونٲ خطاگانو لړہ معاف کرہ، بی شکہ تہ
 ٲہ خپل ملک او خپل صنعت کنی غالب او حکمت والا ٲی، ای امت محمدیہ یقینا ستاسو

د پاره په دوی کښې ښه نمونه ده، دا د قسم مقدره جواب دې، د هغه کس د پاره لمن د گڅنه په اعاده جار سره بدل الاشتعال دې، چې کافرانو سره د زړه دوستی او کړی، الله تعالی د خپل مخلوق نه بالکل پي نيازه دې، او د خپل اطاعت کونکي بندگانو د حمد او ثناء سزاوړه دې

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: قَصْدُ النَّبِيِّ ﷺ: په دې کښې دې خبرې ته اشاره ده چې د تَلْقُونُ مفعول محذوف دې
قوله: قَوَّيْ: دا د توريه فعل ماضی ده، توريه، مقصد پټ ساتل او د مقصد خلاف ظاهرولو ته وائی، یا داسې لفظ وئیل چې دوه معنو والا وی، یو معنی قریب وی او بله بعید، متکلم د معنی بعید اراده او کړی او مخاطب معنی قریب مراد واخلي، څنگه چې ابوبکر رضی الله عنه د روستو راتلونکي (تعاقب کونکي) دشمن د سوال په جواب کښې فرمائیلې وو، رَجُلٌ مِّنْهُمْ السَّيْلُ د هدایت معنی رهبري کول دی، رهبري د دنیا د لارې هم کیږي، دا معنی قریب ده، ځکه ذهن اول دې طرف ته ځي، او دویمه معنی د آخرت لار خودل دی، دا معنی بعید ده، ابوبکر صدیق رضی الله عنه هم دا معنی مراد اخستلې وه.

قوله: يَخْبِرُ: دا د ناقلین تصحیف دې (د نقل کونکو قلمی غلطی ده)، صحیح یخین دې، ځکه چې غزوه خیبر د محرم په میاشت اوومه هجری کښې د فتح مکه نه یو کال مخکښې واقع شوې وه، او فتح مکه د رمضان په میاشت کښې اتمه هجری کښې شوې وه، دا ایت د فتح مکه په موقع باندې نازل شو، او خیبر ددې نه مخکښې فتح شوې وه، لهذا خیبر طرف ته د توريې څه صورت نه جوړیږي.

قوله: بِالْمَوَدَّةِ: کښې بآء سببیه ده،

قوله: بِأَعْلَامِ اللَّهِ تَعَالَى: دا د فاسترده متعلق دې.

قوله: لِأَجْلِ أَنْ أَمُتُّمُ: دا اشاره ده دې خبرې ته چې اُن تَوَمَّنُوا د مصدر په تاویل سره د یخرجون مفعول له دې.

قوله: لِلْجِهَادِ: په دې کښې دې خبرې ته اشاره ده چې جهاد د مفعول له کیدو د وجې نه منصوب دې، او د اُن کلمه جواب شرط محذوف دې، چې په هغې باندې لَا تَهْلِكُوا دلالت کوي، او هغه فَلَا تَهْلِكُوا هم اوله اودې.

قوله: لَتَمُوتُنَّ: دا د تَلْقُونُ نه بدل دې.

قوله: سِوَاءِ السَّبِيلِ: دا اضافت د صفت إلى الموصوف دې اَمَى السَّبِيلِ السَّوَاءِ

قوله: لَتُكْفَرُونَ: لَوَعْلَى اُنْ مصدریه اَمَى مَمَّا كُفِرَ

قوله: من العذاب: كن ينصركم مني متعلق دي.

قوله: يوم القيمة: كه چېرې دا د كن ينصركم متعلق وي نو په يوم القيمة باندې وقف وي، او د ينصل نه به جمله مستانفه وي، او دا هم صحيح ده چې د خپل مابعد يفصل متعلق وي په دې صورت كېنې به اولادكم باندې وقف وي، او د يوم القيمة نه به جمله مستانفه وي.

قوله: انا برأؤا عظمى برى وكظريف: يعنى خنكه چې د ظريف جمع ظرفاء راځي دغه شان د برى جمع برءوا راځي.

قوله: وابدال الثانية واو: يعنى ابدأ (وبدأ) هم ونيلې شي

قوله: مستثنى من اسوة: يعنى الاول ابراهيم، لكه كانت لكم اسوة حسنة في ابراهيم نه مستثنى ده، مطلب دا دې چې ستاسو د پاره د ابراهيم عليه السلام په هر قول او فعل كېنې نمونه ده، خو د كافرانو د پاره په استغفار كولو كېنې نشته.

قوله: الاول ابراهيم لاييه لاستغفرون لك: الاول ابراهيم، لكه مستثنى ده، او په ماقبل لك كانت لكم اسوة حسنة مستثنى منه ده، ددې مطلب دا دې چې د ابراهيم عليه السلام هر قول او فعل قابل تاسى يعنى د اقتداء قابل دي، خو ددوى قول لاستغفرون لك لكه قابل د تأييد نه دي. خلاصه دا چه حضرت ابراهيم عليه السلام دخپل كافر پلار دپاره استغفار او كړو دا زمونږ دپاره قابل د تأييد نه دي چه مونږ هم د كافر د پاره استغفار او كړو، گويا چې د كافر د پاره استغفار كول د ابراهيم سره خاص وو، د نورو د پاره دې باره كېنې د ابراهيم عليه السلام اقتدا صحيح نه ده.

قوله: وما أملك لك من الله من شيء: ددې عطف په لاستغفرون باندې دي، او د معطوف او د معطوف عليه حكم يو وي، نو مطلب دا شو چې ابراهيم عليه السلام خپل پلار ته او فرماييل چې څه به ستاسو د پاره استغفار كوم، او دا ئې هم او فرماييل چې څه ستاسو د پاره د څه نفع او نقصان اختيار نه لرم، نو لكه چې ابراهيم عليه السلام خپل پلار ته دوه خبرې او كړې يو دا چې څه به ستا د پاره استغفار كوم، دويمه دا چې څه د الله د طرف نه ستا د پاره د څه نفع او نقصان اختيار نه لرم، دې دواړو خبرو لره ئې الاول ابراهيم ونيلى سره قابل د اقتداء كارونو نه خارج كړي، حالانكه دويمه خبره يعنى مَا أملك لك الله قابل د اقتداء ده، دليل ددې د الله تعالى قول قل من مملك لكم من الله ههنا دي، په ظاهره په دې دواړه ايتونو كېنې تعارض دي يعنى مَا أملك من الله من شيء او د سورة فتح ايت قل من مملك لكم الله په مينځ كېنې تعارض دي.

اعتراض: اعتراض دا دے جی اللہ تعالیٰ د ابراہیم علیہ السلام ہر قول او فعل لہ قابل د اقتداء گرځوں دے، او یمیا ئی ترے د کافر د پارہ استغفار کول مستثنیٰ کړې دی، او په دے مستثنیٰ باندې ئی **وما املك لك من الله من هم عطف کړې دے**، او دا خبره منلې شوې ده چې د معطوف او د معطوف علیہ حکم یو وی، لہذا **وما املك لك من الله من هم** هم قابل د اقتداء نہ خارج شو، حالانکہ د سورۃ فتح آیت قل **لن املك لکم من الله هبعانہ** دا قابل د اقتداء معلومیږی، ځکه چې څوک هم د اللہ د طرف نہ د خیر او د شر مالک نہ دے، لہذا دا معلومہ شوه چې د ابراہیم علیہ السلام قول **ما املك لك من الله من هم** و قابل د اقتداء دے، نہ چې ناقابل اقتداء؟.

قولہ: گئی به عن أنه لا املك له غير الاستغفار: سره د مذکورہ اعتراض جواب ورکړې شوې دے، د جواب خلاصہ دا ده چې د **ما املك لك من الله من هم** و دودہ معنی دی، یو معنی مرادی کومه چې دلته مقصود ده، چې هغه (گئی به) سره تعبیر کړې شوې ده، او دویمه معنی وضعی، کومه چې مقصود نہ ده، او هغه دا ده، چې **ما املك لك من الله من هم** د معطوف علیہ یعنی **لا استغفرون لك** الغرہ خارج کړې شی، یعنی نہ خو د کافر د پارہ استغفار کول قابل د اقتداء او نہ دا وئیل قابل د اقتداء چې څه ستا د پارہ د اللہ د طرف نہ د نفع او د شر مالک نہ یم، حالانکہ دویمه خبره د سورۃ فتح په رنرا کبني قابل د اقتداء ده.

خلاصہ کلام: خلاصہ د کلام دا شوه چې د ابراہیم علیہ السلام قول **ما املك لك من الله من هم** د معنی مراد ئی په اعتبار سره قابل د اقتداء دے خو د معنی وضعی په اعتبار سره قابل د اقتداء نہ دے، د مفسر علام قول من حيث المراد منه وان كان من حيث ظاهره مما يؤمس فيه هم دا مطلب دے.

د مذکورہ اعتراض دویم جواب

قولہ: **وما املك لك من الله من هم** و: دا د مستثنیٰ تتمہ ده، اصل مستثنیٰ **لا استغفرون لك** ده، **وما املك لك** جمله حالیہ کیدو د وجہ نہ محلا منصوب ده، او د مجموعې د استثناء نہ د ټولو احوالو نہ استثناء لازم نہ راځی، لہذا د مستثنیٰ آخری جزء، یعنی **وما املك لك من الله من هم** چې په اصل کبني د مستثنیٰ د پارہ قید دے، قابل د تاسی کیدو د وجہ نہ به خارج نہ وی، ددې تائید د روح البیان د عبارت نہ هم کیږی، **فيورد الاستغفار نفس الاستغفار**، یعنی اصل مستثنیٰ نفس استغفار دے نه چې د هغې قید، **ما املك لك من الله من هم** **قولہ:** **لن املك لك**، دا اعدای د جار سره په لکم کبني د کم ضمیر نہ بدل الاشتمال دے

صحيح خو دا ده چې بدل البعض دې، خكه چې لمن كان برحوا الله دكمر بعض دې، البته بعضي وخت د بدل الاشتمال اطلاق په بدل البعض باندې كيږي، كما صرح الرضى، او كوو حضراتو چې د ضمير نه بدل واقع كول منع كړى دى نو هغوى بدل الكل منع كړي دي، او د سبويه په نيز باندې بدل مطلقا جائز دي.

هوله: من يتول: شرط دې، او جواب شرط محذوف دې، ددې تفسير (محب فردا) هوله: على نفسه دې، د الله تعالى قول فان لله الفرد جواب علت دې.

[اياتونه: ۷-۱۲]

عَسَى اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادْتُمْ مِنْهُمْ مِنْ خَلَارٍ مَكَّة طَاعَةً لِلَّهِ تَعَالَى (مَوْدَع) بَأَنْ يَهْدِيَهُمْ
إِلَى صِرَاطٍ مُبِينٍ لَكُمْ أَوْلِيَاءَ (وَاللَّهُ قَدِيرٌ) عَلَى ذَلِكَ وَقَدْ فَعَلَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ (وَاللَّهُ غَفُورٌ لَّهُمْ مَا سَلَفَ
(رَجِيمٌ) بِهِمْ) لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ
تَبْرَهُهُمْ بِذَلِكَ اخْتِالَ مِنَ الدِّينِ (وَتَقَطَّعُوا) تَقَضُّوا (إِلَيْهِمْ) بِالْقِسْطِ أَمَّا بِالْعَدْلِ وَهَذَا قَبْلَ الْأَمْرِ بِجَهَادِهِمْ
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ) الْعَادِلِينَ (أَمَّا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ
وَوَظَاهِرُوا) عَاوَنُوا (عَلَى إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تُوَلُّوهُمْ) بِذَلِكَ اخْتِالَ مِنَ الدِّينِ أَيْ تَخْلَعُوا عَنْ أَوْلِيَاءِ (وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ
فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ بِالْبَيْتِ (مُهَاجِرَاتُ) مِنَ الْكُفَّارِ بَعْدَ
الصِّلَحِ مَعَهُمْ فِي الْخُدْيَةِ عَلَى أَنْ مَن جَاءَ مِنْهُمْ إِلَى الْمُؤْمِنِينَ بِرِزْقٍ (فَأَمْتَحِنُوهُمْ) بِالْخَلْفِ عَلَى أَتَهُنَّ مَا
غَزَخْنَ إِلَّا رَغْبَةً فِي الْإِسْلَامِ لَا بَغْضًا لِأَزْوَاجِهِنَّ الْكُفَّارِ وَلَا عِشْقًا لِإِخْوَانٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَمَا كَانَ الشَّيْءُ صَلًى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُهُنَّ (وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ) فَتَنَّمُوهُنَّ بِالْخَلْفِ (مُؤْمِنَاتٌ فَلَا
تَرْجِعُوهُنَّ) تَرْجِعُوهُنَّ (إِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ وَأَتَوْهُنَّ) أَيْ أَعْطَوْهُنَّ الْكُفَّارَ أَزْوَاجَهُنَّ (مَا
أَنْفَقُوا) عَلَيْهِنَّ مِنَ الْمَهْرِ (وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ) بِشَرْطِهِ (إِذَا أَتَيْتُمُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ) مُهْرَهُنَّ (وَلَا
تُمْسِكُوا) بِالشَّيْبِ وَالْخَفِيفِ (بِعَصْرِ الْكَوْفْرِ) زَوْجَاتِكُمْ لِقَطْعِ إِسْلَامِكُمْ لَهَا بِشَرْطِهِ أَوْ الْإِسْقَاتِ
بِالنَّشْرِكِ مُرْتَدَاتٍ لِقَطْعِ ارْتِدَادِهِنَّ بِكَاحِكُمْ بِشَرْطِهِ (وَأَسْأَلُوا) أَطْلَبُوا (مَا أَنْفَقْتُمْ) عَلَيْهِنَّ مِنَ الْمَهْرِ فِي
صُورَةِ الْإِرْتِدَادِ مِمَّنْ تَزَوَّجْتُمُ مِنَ الْكُفَّارِ (وَلَيْسَ أَلَا مَا أَنْفَقُوا) عَلَى الْمُهَاجِرَاتِ كَمَا نَفَقْتُمْ أَنَّهُنَّ بِأُتُونَهُ (ذَلِكُمْ
حُكْمُ اللَّهِ يَنْصَرُّ بَيْنَكُمْ بِهِ (وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ) وَإِنْ قَاتَلْتُمُوهُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ أَيْ وَاحِدَةً فَاتَّخِذْ مِنْهُنَّ أَوْ
شَيْءًا مِنْ مَهْرِهِنَّ بِالْخَلَابِ (إِلَى الْكُفَّارِ) مُرْتَدَاتٍ (فَمَا قَبَّحْتُمْ) لِمَرْؤَتِكُمْ وَغِيْمَتُمْ (فَاتَّوَا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ
مِنَ الْفَيْحَةِ) (يَقُولُ مَا أَنْفَقُوا) لِقَوَائِهِ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَهْدِ الْكُفَّارِ (وَأَنْفَقُوا) اللَّهُ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ) وَقَدْ فَعَلَ
الْمُؤْمِنُونَ مَا أَمَرُوا بِهِ مِنَ الْإِبْرَاءِ لِلْكَفَّارِ وَالْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ ارْتَفَعَ هَذَا الْحُكْمُ (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ
يَبْتَاعُكَ عَلَى أَنْ لَا يُنْفِرَنَّ بِأَلِهَ شَيْئًا وَلَا يُنْفِرَنَّ وَلَا يُزْنِينَ وَلَا يُقْتُلَنَّ أَوْلَادَهُنَّ) كَمَا كَانَ يَقُولُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ
وَادِ النِّسَاءِ أَيْ ذَهَبْنِ أَخْبَاءَ خَوْفِ الْغَارِ وَالْفَقْرِ (وَلَا يَأْتِينَ بَيْنَهُمَا يَفْتَرِيَةً بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ) أَيْ يُوَلِّدُ

عَلْفُوطٍ يَنْشُبْنَهُ إِلَى الزَّوْجِ وَوَصِفَ الْوَلَدَ الْخَلِيلِيَّ لَمَّا الْأُمُّ إِذَا وَحْنَتْهُ سَلَطَ بَيْنَ يَدَيْهَا فَرَجَلَيْهَا وَلَا يَحْبِسُكَ فِي) فِغَل (مَعْرُوف) هُوَ مَا وَالِقَ طَاعَةِ اللَّهِ تَخْزِكَ التَّعَاةَ وَتَنْزِيلِ الْبَابِ وَجَزَ الشُّكُورِ وَفِي الْحَنْبِ وَخَمَشَ الْوُجْهَ (قَبَائِعُهُنَّ) فَعَلَ ذَلِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَوْلِ وَلَمْ يُصَالِحْ وَاجِدَةً بَيْنَهُنَّ وَاسْتَغْفِرُ لَهُنَّ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ هُمْ الْيَهُودُ الَّذِينَ يُكْسَوْنَ مِنَ الْآخِرَةِ مِنْ ثَوْبَيْهَا مَعَ إِبْرَاهِيمَ بِهَا لِيُنَادِيَهُمُ النَّبِيُّ مَعَ جُلُومِهِمْ بِعَذَابِهِ (كَمَا يَكْسُ الْكُفَّارُ الْكَافِرُونَ) مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ أَيِ الْمَقْبُورِينَ مِنْ غَيْرِ الْآخِرَةِ إِذْ تُفْرَضُ عَلَيْهِمْ مُطَاعِدُهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ كَانُوا آمَنُوا وَمَا يَصِيرُونَ إِلَيْهِ مِنَ النَّارِ

ترجمہ: نزدیکی وہ چہی اللہ تعالیٰ پہ تاسو کنبی او ستاسو دشمنانو کنبی محبت پیدا کری، یعنی کفار مکہ سرہ تاسو د اللہ تعالیٰ پہ اطاعت کنبی دشمنی کری دہ، پہ داسی طریقہ چہی اللہ بہ ہغوی تہ د ایمان ہدایت ورکری نو ہغوی پہ ستاسو دوستان جوہ شی، اللہ تعالیٰ دی خبری باندی قادر دی، او بی شکہ اللہ تعالیٰ د فتح مکہ نہ پس ہم داسی او کرل، او اللہ تعالیٰ ددوی مخکنبینی گناہونہ معاف کولو والا او پہ دوی باندی رحم کولو والا دی، اللہ تعالیٰ تاسو د ہفہ کافرانو سرہ کومو چہی تاسو سرہ پہ دین کنبی جنگ نہ دی کری او نہ ہغوی تاسو لرہ د خپلو کورونو نہ وےستلې یی، د پنے سلوک کولو نہ د الذین نہ بدل الاشتمال دی، او د انصاف کولو نہ نہ منع کوی، او دا حکم د جہاد د حکم نازلیدو نہ مخکنبی وو، بلکہ اللہ تعالیٰ خو انصاف کونکی خو بیوی، اللہ تعالیٰ تاسو لرہ صرف د ہفہ خلقو د محبت نہ منع کوی چا چہی تاسو سرہ د دین پہ بارہ کنبی جنگ کری دی او تاسو نہی د کور نہ بہر کرنی او ستاسو پہ جلاوطنی (د کور نہ بی کورہ کیدو) کنبی نہی مرستہ کری دہ، الذین نہ بدل الاشتمال دی، یعنی دا چہی تاسو ہغوی لرہ دوستان مہ جوہروئی، کوم خلق چہی داسی کافرانو سرہ محبت او کری ہغوی یقینا ظالمان دی، ای ایمان والو کله چہی تاسو تہ اقرار کونکی مومنانہی ژناندہ د کفارو نہ ہجرت کولو سرہ راشی، دوی سرہ پہ حدیبیہ کنبی پہ دی خبرہ باندی د صلحی نہ پس چہی پہ دوی کنبی کوم مسلمانانو طرف تہ راخی واپس کولې بہ شی، نو دوی نہ د قسم پہ ذریعہی سرہ امتحان اخلی، چہی دوی صرف اسلام سرہ د محبت کولو د وجہی نہ ہجرت کری دی، خپلو خاوندانو سرہ د بغض د وجہی نہ، او نہ یو مسلمان سرہ د عشق د وجہی نہ، حضور ﷺ بہ د دوی نہ داسی قسم اخستلو، ددوی د حقیقی ایمان خو اللہ تہ پنے پتہ دہ، خو کہ دوی تاسو تہ د قسم د وجہی نہ مومنانہی معلومی شی نو تاسو دوی کافرانو طرف تہ مہ واپس کوئی، دا دہغوی دپارہ حلالی نہ دی او نہ ہغوی ددوی دپارہ حلال دی او ددوی د کافر خاوندانو کوم مہر چہی دوی باندی خرچ شوې وی ہفہ ہغوی تہ ورکری او کله چہی تاسو ددی ژنانو مہر ادا کری، نو پہ تاسو د دوی سرہ پہ نکاح کولو کنبی د نکاح شرائطو سرہ ہیغ گناہ نشته، تاسو مہ

نېسي کافرې ښځې په هرت يعنې په نکاح سره ځکه چه تاسو اوس ايمان راوړې دې او ايمان په خپل شرط سره تاسو لره د دوی نه جدا کوی، يا ددې زنانو د مرتد کيدو په وجه مشرکانو سره د ملاويدو په سبب، ستاسو نکاح ختميدو د وجه نه، د دې د شرط سره، او څه چې تاسو په دوی باندې مهر خرچ کړې ددوی ارتداد په صورت کښې ددوی د کافر خاوندانو نه اوغورائې، او هغوی دې هم په مهاجراتو باندې خرچ شوې مال اوغورائې، څنگه چې مخکښې تير شول چې دوی ته به ورکولې شې، دا د الله فيصله ده کومه چې ستاسو په مينځ کښې کوی، الله تعالی ډير علم او حکمت والا دې، او که ستاسو ښځې ستاسو د لاسونو نه اوځي يوه يا د يوې نه زياتې، يا ددوی څه مهر پاتې شې، او مرتد کيدو سره د کافرانو سره د ملاويدو د وجې نه، بيا چې کله تاسو جهاد کوئ ددوی سره او تاسو ته مال غنيمت حاصل شې، نو د چا چې بيبيانې تلې وی نو هغوی ته د هغوی د خرچې برابر د مال غنيمت نه ورکړئ، د کافرانو د طرف نه ددوی د نفقه فوت کيدو د وجې نه، او د هغه الله نه ويريئ په کوم چې تاسو ايمان راوړې دې، او بې شکه مومنانو په دې باندې عمل اوکړو، څنگه چې هغوی ته حکم شوې وو، يعنې کافرانو او مومنانو ته ورکولو سره، بيا دا حکم منسوخ شو، اي پيغمبر ﷺ چې کله مسلمانې زنانې په دې خبرو باندې تاسره د بيعت کولو د پاره راشي چې دوی به د الله سره څوک شريک نه جوړوي، او نه به غلا کوی او نه به زنا کوی، او نه به خپل اولاد لره قتلوي، څنگه چې هغوی به د جاهليت په زمانه کښې لونه ژوندئ خخولې، يعنې د شرم يا د غريبۍ د وجه نه به ئې هغه قتلولې، او نه به د بهتان ماشوم راولي، چې هغه د خپلو لاسونو او خپو په مينځ کښې جوړ کړي، يعنې پردې بچې دې خپل خاوند طرف ته نه منسوب کوی، بلكه ﷺ سره د ولد حقيقي وصف بيان شوې دې، ځکه چې مور کله بچې زيگوي نو هغه د هغې د خپو او لاسونو په مينځ کښې راپريوځي، او په نيك کار کښې به ستانافرماني نه کوي، او نيك کار هغه دې کوم چې د الله د اطاعت مطابق وي، لکه په مری باندې جفې سورې وهل، کپرې شلول ويښته ويستل، گريوان شلول او مخ راشو کول پريخودل، نو تاسو دوی سره بيعت اوکړئ، حضور ﷺ د بيعت دا عمل قولاً کړې وواو يو زبانه سره ئې هم لاس ملا نکړو، او ددوی د پاره د الله نه پخښنه غواړه، بې شکه الله تعالی بغښونکې او معاف کولو والا دې، اي مسلمانانو هغه قوم سره دوستي مه ساتئ، په کوم باندې چې د الله غضب نازل شوې دې، او هغه يهود دی او کوم چې د آخرت نه داسې مايوسه شوی دی يعنې د هغې د ثواب نه، په آخرت باندې د ايمان ساتلو باوجود د حضور ﷺ د دشمنۍ په وجه، د هغوی ﷺ برحق کيدو علم لرو باوجود څنگه چې کافران په قبرونو کښې د آخرت د خير نه نااميده شوي دي، چې کله ددوی په مخکښې د جنت تهکانه ښکاره کړې شې، که چرې ايمان ئې راوړې وو، او د جهنم هغه تهکانه هم کومې ته چې دوی روان دی.

دقیقہ داتو فوائد و تسہیل

قوله: طاعة لله تعالى: اے عادیہم لاجل طاعة اللہ طاعة لله دا د عادیہم مفعول لہ دے
قوله: تقضوا: د تقضوا تفسیر نی پہ تقضوا سرہ کولو کنہی دا او بنودل جی تقسطوا د تقضوا
 معنی لہ متضمن دے، جی ددی صلہ الی را وریل صحیح شی، د تقسطوا عطف پہ تقضوا
 باندی د عطف خاص علی العام د قبیلہ نہ دے، بنہ بہ دا وہ جی د تقسطوا تفسیر نی
 تقسطوا قسطاً من أموالکم سرہ کرے وو، یعنی ہغوی سرہ بنہ سلوک او کرنی او ہغوی تہ د
 خیلو مالونہ نہ خہ ور کرنی خکہ جی صرف د جنگ نہ کونکی کافرانو سرہ د انصاف
 کولو خہ مطلب نشہ، عدل او انصاف خو د تولو سرہ ضروری دے کہ محارب وی او کہ
 غیر محارب، لہذا د عدل تخصیص صرف غیر مهاجرین سرہ مناسب نہ دے۔

قوله: بشرطه: یعنی د نکاح شرائط پورا کولو پہ صورت کنہی تاسو د دوی سرہ نکاح
 کولے شی، مثلاً دا جی د اسلام پہ حالت کنہی ددوی عدت ختم شی، کہ چرے ہفہ
 مدخول بہا وی، او دا جی د گواہانو پہ موجودگی کنہی نکاح اوشی۔

قوله: عصمة جمع دہ، پہ معنی د نکاح، عزت کوافر، ہم کافر کوافر ہم عسماۃ
قوله: لقطعہ اسلامکم لہا بشرطه: اے بشرطہ لقطعہ۔

[۶۱] سورۃ الصف

سورۃ الصف مکیہ او مدنیہ اربع عشرۃ ایۃ

سورۃ الصف مکی یا مدنی دے، پہ دے کنہی خوارلس آیاتونہ دی۔

[ایاتولہ: ۱-۹]

رَبِّعَالِیْہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اَی تَرْفَعُ اَلْاَمَامَ عِزَّةً وَبِیۡہِ بِمَا دُوۡنَ مِنْ تَغْلِبِہِ بِالْاُخْثَرِ (وہو
 الْعَزِیۡزُ فِی مُلْکِہِ وَالْحَکِیۡمُ) فِی مَنۡعِہِ (یَا اَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اِلَیۡمَ تَتَوَلَّوۡنَ) فِی طَلَبِ الْجِہَادِ (مَا لَا تَفْعَلُوۡنَ) اِذْ
 اَنۡهَیۡتُمۡ بِاَحَدٍ کَثَرٍ عَظَمَ (مُتَّحِیۡنَ) عِنۡدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُولُوۡا فَاعِلٌ کَبَرٍ (مَا لَا تَفْعَلُوۡنَ) (اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ) یُنۡصَرِّ
 وَتُکْرِمُ (الَّذِیۡنَ یَتَّحِلُوۡنَ فِی سَبِیۡلِہِ سَلَامًا خَالِ اَیۡ صَافِیۡنَ) کَاَتَّخٰہُمۡ بُلۡتًا مَّرۡصُوعَ (مَلَزَقَ بَغۡضَہٗ اِلَیۡ بَغۡضِ
 نَابِتٍ) اَذۡکَرُ (اِذۡ قَالَ مُوسٰی یٰقَوۡمِ یَا قَوۡمِ لِمَ تَتَوَدَّعُوۡنِیۡ) قَالُوۡا اِنَّہٗ اٰخَرُ اَمۡنٍ مُِّنۡفِخِ الْخِصْفِہِ وَلَیۡسَ کَذٰلِکَ وَکَذٰلِہٖ
 (وَقَدۡ) لِیُخۡفِیۡ (تَقَعۡلُوۡنَ) اَیۡ رَسُوۡلَ اللّٰہِ (اِلَیۡکُمۡ) الْجِہَنۡہُ خَالِ وَالرَّسُوۡلَ یُخۡتَرَمُ (فَلَمَّا تَرَ اَعۡلَیۡہِمْ عَذَلُوۡا عَنِ الْحَقِّ
 بِاٰیٰتِہِ) اَزَاغَ اللّٰہُ قُلُوۡبَہُمۡ اَمَّاہَا عَنِ الْہُدٰی عَلٰی وَطۡقِ مَا قَدَّرَ فِی الْاٰزَلِ (وَاللّٰہُ لَا یَهْدِی الْقَوۡمَ الْفٰسِقِیۡنَ)
 الْکَافِرِیۡنَ فِی عِلۡمِہِ) اَذۡکَرُ (اِذۡ قَالَ عِیۡسٰی بَنَ مَرْۡیَمَ یٰبَنۡی اِسۡرَآئِیۡلَ) لَمۡ یُظۡلَمۡ یَا قَوۡمَ لَا اَنتَ لَمۡ یُکُنۡ لَہٗ یَہُودَ
 فَرَاثَہُ (اَیۡ رَسُوۡلَ اللّٰہِ (اِلَیۡکُمۡ مُّصِیۡفًا یَا بَنۡیَ یَدٰی) قُلۡنِی (وَمِنَ التَّوۡرَۃِ وَمِیۡثَاقِہٖ اِیۡسٰی) مِّنۡ یَّہُودِیۡ اِسۡمِہُ
 اُتَمَدَ) قَالَ تَعَالٰی (فَلَمَّا جَاہَقۡہُمۡ جَاہَ اُتَمَدَ الْکَلَامَ) (بِالۡہِیۡمَاتِ) الْاٰتِیَاتِ وَالْفَاعِلَاتِ (قَالَوۡا ہٰذَا) اَیۡ

المنجی بہ (یعنی) وہی فزاة ساجر ائی الخالی بہ (مہین) بنن (وَمَنْ) ائی لا اخذ (اَطْلَمَ) اخذ ظُلْمًا
 وَمَنْ الْمُتَرَى عَلَى اللَّهِ الْكَذِبِ بِسَبْطِ الشَّرِكِ وَالْوَلَدِ إِلَيْهِ وَوَصَفَ آيَاتِهِ بِالشَّخْرِ (وَهُوَ يُدْعَى إِلَى الْإِسْلَامِ
 وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ) الْكَافِرِينَ (يُرِيدُونَ لِيُظْلِفُوا) مُضْرَبٌ بِأَن مَّقْشَرَةً وَاللَّامُ مُزِيدَةٌ (يُؤَدُّ اللَّهُ)
 خَزْمَهُ وَتَزَاجِيَهُ (بِأَفْوَاهِهِمْ) بِالْوَالِهَةِ إِنَّهُ بَحْرٌ وَجُفْرٌ وَكَهَانَةٌ (وَاللَّهُ مُتَقَبِّحٌ مُظْهِرٌ) (تُورَهُ) وَفِي فِرَاقَةِ الْإِسْخَافَةِ
 (وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ) ذَلِكَ (هُوَ الَّذِي) أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ (بُغْيَاهِ) عَلَى الَّذِينَ كَلَّمَ جَمِيعَ
 الْأَذْنَانِ الْمُخَالَفَةَ لَهُ (وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ) ذَلِكَ

توجہ: شروع کوم د اللہ پہ نوم سرہ چہ دیر مہربانہ او دیر رحم والا دی، پہ زمکہ او اسمان کنہی ہر
 خیزد اللہ پاک ییائی، یعنی د ہفہ تنزیہ کوی، پہ للہ کنہی لام زائدہ دی، او د من پہ خانہی
 مارا ورل اکثر و لرہ غلبہی ورکولو پہ اعتبار سرہ دی او ہفہ پہ خپل ملک کنہی غالب دی،
 او پہ خپل صنعت کنہی حکمت والا دی، ای ایمان والو! د جہاد پہ طلب کنہی تاسو ہفہ خبرہ
 ولہ کوی چہ کوی نہ، ؟ کله چہ تاسو پہ احد کنہی شکست او خور و د دی وئیل د اللہ پہ
 نیز باندی دیرہ ناخوہنہ دہ، مقتا تمیز دی، اُن تقولوا د کبر فاعل دی، چہ تاسو ہفہ خبرہ
 او اوبن کومہ چہ کوی نہ، بی شکہ اللہ تعالیٰ ہفہ خلقو سرہ محبت کوی، یعنی مدد او اکرام
 کوی، شوک چہ د ہفہ پہ لار کنہی صفونہ جوړولو سرہ جہاد کوی، صفاً حال دی او پہ معنی د
 صافین، لکہ د ویلې شوې تانبې یو مضبوط، عمارت دی، او ہفہ وخت یاد کرہ چہ کله
 موسیٰ علیہ السلام خپل قوم ته اووئیل چہ ای حُما قوم! تاسو ماته ولہی تکلیف راکوی؟ ہغوی اووئیل
 چہ موسیٰ علیہ السلام آدر دی، یعنی پرسیدلې خصیو (اگی) والا دی، حالانکہ داسې خبرہ نہ
 وہ، او د ہغوی نہی تکذیب او کرو، حالانکہ تاسو ته ټنہ پتہ دہ چہ محمد د اللہ د طرف نہ رسول یم،
 قد د تحقیق د پارہ جملہ حالیہ دہ، او رسول محترم وی، چنانچہ ہغوی چہ کله دوی ته
 تکلیف رسولو د وجہ د حق لارې نہ واوریدل، نو اللہ تعالیٰ دہوی زړونہ د ہدایت نہ واورول، د
 ہغې مطابق کوم چہ دازل نہ لیکلې شوې وو، او اللہ تعالیٰ نافرمان قوم ته کوم چہ د ہفہ پہ
 علم کنہی کافران دی ہدایت نہ ورکوی، او ہفہ وخت یاد کرہ چہ کله عیسیٰ بن مریم علیہ السلام
 اووئیل چہ ای بنی اسرائیل! (یا قوم) نہی اونه وئیل خکہ چہ د عیسیٰ علیہ السلام ہغوی سرہ رشتہ
 داری نہ وہ، محمد ستاسو طرف ته د اللہ رسول یم، حُما نہ د مخکیننی کتاب د تورات عہ تصدیق
 کوم، او زہ زیری ورکونکي یم پہ یو رسول باندی چہ حُما نہ پس بہ راخی چہ نوم نہی احمد دی اللہ
 تعالیٰ او فرمائیل بیا چہ کله احمد دی کافرانو ته ټنکارہ دلیلونہ او ننبی راوړی نو دوی
 اووئیل چہ دا خیز کوم چہ دہ راوړی دی ټنکارہ جادو دی، او پہ یو قراءت کنہی ساحر
 دی، یعنی ددی راوړونکي ساحر دی، د ہفہ کس نہ بہ زیات ظالم شوک وی؟ چا چہ د اللہ

سره شرک اوکړو او هغه طرف ته ئې د ولد نسبت اوکړو، او د هغه ایتونه ئې سحر سره متصف کړل، حالانکه هغه اسلام طرف ته رابللي شی الله تعالی ظالم کافر خلقو ته هدایت نه ورکوی، دوی غواړی چې د الله نور یعنی د هغه شریعت او دلیلونه په خپلو خلوو خبرو سره مړ کړی، چې دا خو سحر دې، او کهانت دې او شعر دې، لِيُظْفِرُوا د اُن مقدره د وجې نه منصوب دې، او لام زانده دې، الله تعالی خپل نور ظاهرونکي دې، او په یو قراحت کښې مُر لوره اضافت سره دې، اگرچه دا کافران نه خوښوی، الله هم هغه دې چا چې خپل رسول ته هدایت ورکړو، او دین حق ورکولو سره ئې رااولېږلو، چې په نورو مذهبونو یعنی په ټولو مخالف دینونو باندې ئې غالب کړی اگر چې مشرکان دا نه خوښوی.

تحقیق و ترویج تسهیل و تفسیري فوائد:

قوله: مَكِيَّةٌ اَوْ مَدْنِيَّةٌ: د عکرمه، قتاده او حسن رحمهم الله په نیز باندې مکی دې، د جمهورو د قول مطابق مدنی دې.

قوله: مُقْتَنًا تَمَيِّزٌ: یعنی د فاعل نه منقول کیدو سره تمیز دې، یعنی مقتنأ په اصل کښې فاعل دې، تقدیری عبارت دا دې کَثُرَتْ مَقْتُ لَوْلَكُمْ، اَلْمَقْتُ اَقْدَمُ الْبَلْطِ، ناخوښه.

قوله: مَرَّضُوه: د رَضَّ نه اسم مفعول، مضبوط، ویلې شوې سیسه، (قلعې رَضَّ، دوه خیزونه یو بل سره یو ځانې کول، ملاوول، رصاص، رانگ، سیسه.

قوله: يَنْصَرِيكُم: دا د نصب د لازم معنی بیان دې او مقصد په دې تفسیر سره د یو اعتراض دفع کول دی.

اعتراض: كَيْفَ معنی د زړه میلان دې، دا معنی د الله په حق کښې محاله ده، ځکه چې د زړه د میلان د پاره د زړه موجودیل لازم دی، او د قلب د پاره جسم لازم دې، حالانکه الله تعالی د جسم نه پاک دې؟

جواب: د جواب ماحصل دا دې چې د محبة لازم معنی مراد ده یعنی میلان د قلب او د رقت قلب زړه نرمیدل، د پاره نصرت او اکرام لازم دې، کوم چې دلته مراد دې، لهذا دلته لازم معنی مراد ده.

قوله: صَالِحًا: دا د صَالِحُونَ د ضمیر نه حال دې صَالِحِينَ مفعول، اَتَسْمِعُهُمْ هَذُلًا دې، اَي صَالِحِينَ اَتَسْمِعُهُمْ

قوله: لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِیْهِمْ قَرَابَةٌ: د قرابت د نه کیدو وجه دا ده چې د قرابت او د نسب تعلق (اب) والد سره دې، او د حضرت عیسی علیه السلام څوک اب نه وو.

قوله: مُصَاتِفًا: دا د رسول په معنی د مرسل د ضمیر نه حال دې، او دغه شان مبشرا هم

هوله: ياتى من بعدى: جمله د رسول صفت دې.

هوله: الحى: دا د جامعنه اسم مفعول دې، همې مه اصل كېنې ځمټوځو، په وزن د مفعوليه د ياء ضمه ته جيم ته ور كړه، دوه ساكن او ياء واو جمع شول، واو حذف كړې شو، او جيم ته د ياء په مناسب سره كسره ور كړې شوه، ځمټوځو.

هوله: لاأحد: دې سره اشاره ده چې په من اظلم كېنې من استفهام انكارى په معنى د نفي دې.

هوله: ووصف آياته: د وصف عطف په لسمه الهرك باندې د كيدو د وجې نه مجرور دې.

هوله: وهويدعى الى الاسلام: جمله حالیه ده.

[اياتونه: ۱۰-۱۴]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنَ التَّخْفِيفِ وَالتَّشْدِيدِ (مِنْ عَذَابِ إِلَهِكُمْ) مَوْلَم لَكَانَهُمْ قَالُوا بَلَى نَعْم فَقَالَ (تُؤْمِنُونَ) تَدْعُمُونَ عَلَى الْإِيمَانِ (يَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَتَجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فُلْيُكُمْ غَيْرَ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ) أَنَّهُ خَيْرٌ لَكُمْ فَاذْعَبُوا (يُفْعِلُ) جَوَابُ خَرُطُ مُفْعِلُ أَيْ إِنْ تَفْعَلُوا يَفْعَلْ لَكُمْ دُورُكُمْ وَيُدْخِلُكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِينُ عَلَيْهِ فِي جَنَّاتٍ عَذْنٍ إِقَامَةُ (فَلِكِ الْغُزْرِ الْعَظِيمِ) (و) يُولِيكُمْ يَفْعَلُ (أُخْرَى) تُجِيبُونَهَا نَعَرَ مِنْ اللَّهِ وَقَتَمَ قَرِيبَ وَيُثَرِّقُ الْمُؤْمِنِينَ) بِالتَّخْفِيفِ وَالْقَنْعِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنْصَارَ اللَّهِ) لِإِيَّاهِ وَفِي قِرَاءَةِ بِالْمُضَافَةِ (كَمَا قَالَ) (إِلَى الْمُغْنَى) كَمَا كَانَ الْخَوَارِثُونَ كَذَلِكَ الدَّالُّ عَلَيْهِ قَالَ (عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ) أَيْ مِنَ الْأَنْصَارِ الَّذِينَ يَتَكَلَّمُونَ مَعِيَ مُتَوَجِّهًا إِلَى نُصْرَةِ اللَّهِ (وَقَالَ الْخَوَارِثُونَ مَنْ أَنْصَارُ اللَّهِ) وَالْخَوَارِثُونَ أَصْغِيَاءُ عِيسَى وَهُمْ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِهِ وَكَانُوا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنَ الْخَوَارِثِ وَهُوَ التَّيَّاسُ الْخَالِصُ وَبِئْسَ كَانُوا قُضَائِينَ يُخَوِّزُونَ الْكَلْبَ أَيْ يُبْغِضُونَهَا (فَأَمْسَتْ طَائِفَتَيْنِ مِنْهُمْ) (مَرْيَمُ) بِعِيسَى وَقَالُوا إِنَّهُ عِنْدَ اللَّهِ رَافِعُ إِلَى السَّمَاءِ (وَكُفِّرَتْ طَائِفَةٌ) لِقَوْلِهِمْ إِنَّهُ بِنُ اللَّهِ رَفَعَهُ (إِلَيْهِ) فَاتَّخَذَتْ الطَّائِفَتَانِ (الْهَاتِيئَانِ) قُوَّتَنَا (الَّذِينَ آمَنُوا) مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ (عَلَى عَذَابِهِمْ) الطَّائِفَةُ الْكَافِرَةُ (فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ) خَالِسِينَ

لوحه: اې ايمان والو آيا تاسو ته هغه تجارت او نه ښايې چې تاسو د دره ناک عذاب نه بچ کړئ؟
تېکمه په تخفيف او تشديد سره دې، گويا چې د دوى او ونيل چې آو، تاسو په الله او د هغه په رسول باندې ايمان راوړئ، يعنى په ايمان باندې قائم اوسيرئ، او په خپل ځان، او په خپل مال سره د الله په لار کښې جهاد کوئ، دا ستاسو په حق کښې بهتره ده که چېرې تاسو پوهيږئ، چې دا بهتره ده نو دا کار او کړئ، الله تعالى به ستاسو گناهونه معاف کړي، او تاسو به هغه جنتونو کښې داخل کړي چې د هغې لاندې به نه و نه بهيږي، او صفا ستره کورونو ته، چه په

جَنَّتْ عدن، (د اوسیدو قابل) جنت کنبې به وی دا لویه کامیابی ده، او تاسو ته به یو بل نعمت هم درکړی، چې هغه تاسو خوښوئ او هغه د الله مدد دې او نزدې کامیابی ده، او تاسو عليه السلام مومنانو ته د فتح او د نصرت زیرې ورکړئ، اې ایمان والو! د الله یعنی د هغه د دین مددگار جوړ شئ، او په قرامت کنبې انصار الله په اضافت سره دې، څنگه چې د عیسی عليه السلام حواریان انصار الله شول، په دې باندې د حضرت عیسی عليه السلام قول دلالت کوي، عیسی عليه السلام بن مریم حواریانو ته او فرمائیل چې څوک دی چې د الله په لار کنبې ځما مددگار شی، یعنی د هغه مددگارو نه چې ماسره د الله نصرت طرف ته متوجه وی، حواریانو او وئیل چې مونږ د الله په لار کنبې مددگاریو، او حواریان د عیسی عليه السلام خوښ کړې شوی وو، دا هغه خلق وو چې په شروع کنبې ئې په حضرت عیسی عليه السلام باندې ایمان راوړې وو، او دوی دولس کسان وو، حور نه مشتق دې، حور خالص سپینوالی ته وئیلې شی، او وئیلې شوې دی چې دوی د هویان وو، چې کپړې به ئې وینځلې یعنی صفا کولې، نو په بنی اسرائیلو کنبې یو جماعت په عیسی عليه السلام باندې ایمان راوړو، هغوی او وئیل چې هغه حضرت عیسی عليه السلام د الله بنده وو، کوم چې اسمانونو طرف ته اوچت کړې شوې دې، او یو جماعت کفر او کړو، ددوی ددې قول د وجې نه چې غیسی عليه السلام د الله څوئې دې، او هغه اسمانونو ته اوچت کړې شوې دې، په دواړو ډلو کنبې قتال اوشو، نو مونږ دهغه خلقو یعنی ددوی د دشمنانو په مقابل کنبې مدد او کړو. کومو چې د دواړو ډلو نه ایمان راوړې وو، یعنی د کافر په جماعت باندې، نو دوی غالب راغلل، یعنی فتح ئې حاصله کړه.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

هوله: هل اذکم علی تجارة تلعبکم من عذاب الیم: استفهام په معنی د خبر، خبر په لفظ د استفهام سره د ذکر کولو مقصد تشویق او ترغیب دې، ځکه چې استفهام واقع فی النفس وی جهاد ته د تجارت وئیلو وجه دا ده چې الله تعالی او فرمائیل ان الله لفتوی من المؤمنین انفسهم و أموالهم الآله، یعنی د مجاهد ځان او مال کوم چې هغه د الله په لاره کنبې خرچ کوی، نو د دې خرچ نه ئې په اشتري سره تعبیر او کړو، کوم چې په تجارت کنبې کیږی.

هوله: تؤمنون: د مبتدأ محذوف خبر دې، ائ هی تؤمنون یا جمله مستانفه ده کومه چې د سوال مقدر په جواب کنبې راغلې ده، ائ ما هی التجاره ددې جواب ورکړې شو هی

تؤمنون، الخ

هوله: ذالکم غیر لکم: الخ، ذلکم بعد الخیر

قوله: :انه غير لكم: نه اشاره او کره چې د تعلمون مفعول محذوف دي، او فاعلوا سره نې اشاره او کره چې د اِنْ كُنْتُمْ تَقُولُونَ جواب شرط محذوف دي،

قوله: : يغفلكم: دا د شرط مقدر جواب دي، اِى اِنْ تَغْفَلُوا يغفلكم، او دا هم کيدې شى چې د هغه امر د جواب کيدو د وجهي نه منصوب وى کوم چې د تَوَمَّنُونَ نه مفهوم يې، ځکه چې تَوَمَّنُونَ د آمناوېه معنى کښې دي.

قوله: : يأتكم نعمة: مفسر علام ياتكم (عامل) مقدر منلو سره اشاره او کره چې آخرى موصوف محذوف صفت دي، او موصوف د صفت سره د يوتكم مقدر مفعول دي، او ددې عامل مقدر عطف په مذکور يعنى ديدم لکم باندې دي.

قوله: : تجبونها: د اخرى صفت دي.

قوله: : نعوذ بالله، الخ، دا د مبتدا محذوف خبر دي، اِى تلك النعمة الاخرى نعوذ بالله.

[سورة الجمعة ٦٢]

سورة الجمعة مدنية احدى عشرة اية

سورة الجمعة مدنى دي، په دې کښې يورلس آياتونه دي.

[آياتونه: ١-٨]

(يسبح لله) يَنْتَهِ فَاَلَا مَ زَائِدَةٌ (مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ) فِي ذِكْرِ مَا تَغْلِبُ لِذِكْرِ (الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ) الْمُنْتَهَى عَمَّا لَا يَلِيْقُ بِهِ (الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ) فِي مُلْكِهِ وَصُنْعِهِ (هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ فِي الْأَمْثَلِينَ) الْغَرَبِ وَالْأَمْنِ مَنْ لَا يَخْشَى وَلَا يَفْرَأُ كِتَابًا (رَسُولًا مِنْهُمْ) هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ) اِنْ لَرَّانِ (وَيُزَكِّيهِمْ) يَطَهِّرُهُمْ مِنَ الشَّرِّكَ (وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ) اِنْ لَرَّانِ (وَالْحِكْمَةَ) مَا فِيهِ مِنَ الْأَحْكَامِ (وَأَنْ) مُخَفَّفَةٌ مِنَ الثَّقِيلَةِ وَاسْمُهَا مَخْلُوفٌ أَيْ وَانْهُمْ (كَأَنَّهُمْ قَبْلُ) قَتْلٍ مَجْبِيهِ (لَيْسَ ضَلَالٌ مُبِينٌ) بَيْنَ (وَأَخْرَجَ) عَطَفَ عَلَى الْأَمْنِ أَيْ الْمَوْجُودِينَ (مِنْهُمْ) وَالْأَمْنِ مِنْهُمْ بَعْدَهُمْ (كَمَا) لَمْ (يَلْحَقُوا بِهِمْ) فِي السَّابِقَةِ وَالْفَضْلِ (وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) فِي مُلْكِهِ وَصُنْعِهِ وَهُوَ الْعَاطِمَةُ وَالْإِقْبَارُ عَلَيْهِمْ كَافٍ فِي بَيَانِ فَضْلِ الصَّخَابَةِ الْمَنْعُوتِ فِيهِمْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْ عَدَاهُمْ مِمَّنْ بَعَثَ إِلَيْهِمْ وَآمَنُوا بِهِ مِنْ جَمِيعِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لِأَنَّهُ كَانَ قَرْنٌ خَيْرٌ مِمَّنْ يَلِيهِ (ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ) النَّبِيُّ وَمَنْ ذَكَرَ مَعَهُ (وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ) (مَنْ أَلْبَنَ) تَحَلَّوْا الْقَوَارِقَ (كُلُّوا) الْفَتْلَ بِهَا (لَمْ تَحْمِلُوهَا) لَمْ يَغْمَلُوا بِهَا فِيهَا مِنْ نَعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَلْمِزُوا بِهِ (كَمَثَلِ الْيَمَارِ تَحْمِلُ أَثْقَارًا) أَيْ كَمَثَلِ فِي عَدَمِ انْقِطَاعِهِ بِهَا (وَلَيْسَ) مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ (الْمُصَدِّقَةِ) لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَخْصُوصِ بِاللَّهِ مَخْلُوفٌ تَلْبِيهِ هَذَا الْفَتْلَ (وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ) الْكَافِرِينَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا اإِنْ زَعَمْتُمْ أَنَكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلْمُؤْمِنِينَ مِمَّنْ تَسْتَدِينُونَ) تَقْلَقُوا بِمَنْ تَدِينُونَ الشُّرَطَانِ عَلَى أَنَّ الْأَوَّلَ قَدْ فِي الْخَالِي أَيْ

ان صدقتم في رجمكم انكم اولاء الله والذين يولوا الاخرة ومنذلها الموت فتمنوه ولا يمانونه ابدا بما قدمنه ايمانهم من علمهم بالشيء المنفرد يكذبهم (والله عليهم بالخاليين) الكافرين (قل ان الموت الذي تكونون منه لآلئكم الله زائده ملائكم لم تردون الى عالم القلوب والشهادة السر والعلانية فليؤمنكم بما كنتم تعلمون) فليجانبكم به

توجه: شروع کوم د الله په نوم سره چې ډیر مهربانه او ډیر رحم والا دی، ټول څیزونه کوم چې په اسمانونو او زمکه کېنې دی هغه د الله پاکي بیانوی، لام زانده دي، د من په ځانې باندې ما ذکر کول اکثر ته غلبه ورکول دی، کوم چې پادشاه دي، د هغه څیزونو نه پاک دي، کوم چې د هغه شان سره نه ښائی، او هغه په خپل ملکیت کېنې غالب او په خپل کار یگرې کېنې باحکمت دي، هم هغه دي چا چې یې علمه (په امیانو) خلقو کېنې یعنی په عربو کېنې هم د هغوی نه یو رسول راوولیږلو، امی هغه کس دي چې لیکل لوستل کولې نشی، او هغه محمد ﷺ دي، کوم چې دوی ته دې قرآن ایښودلو ستلو سره اوړوی، او دوی د شرک نه پاکوی، او دوی ته کتاب قرآن او حکمت یعنی چه په دې کېنې احکام دی، ان مخففه عن الثقیله ده، او ددې اسم محذوف دي، امی لاهم ښائی، یقینا دوی دده ﷺ د راتلو نه مخکېنې په ښکاره گمراهې کېنې وو، او روستو خلقو کېنې مو راوولیږلو، او د آخرین عطف په الامین باندې دي، یعنی په موجوده امیانو کېنې او راوران نورو امیانو کېنې، خو په مخکېنې والې کېنې ددوی برابر او نه رسیدل، او هغه نه رسیدونکي تابعین دی، او تابعینو باندې یعنی تابعین نه پس قیامت پورې راتلونکي انسانان او پیریان کومو چې په حضور ﷺ باندې ایمان راوړې دي، د صحابه فضیلت ثابتولو د پاره، په تابعینو باندې اثبات فضیلت کېنې اکتفا کافی وی، هغه صحابه دی چې په هغوی کېنې حضور ﷺ راوولیږلې شو، ځکه چې هر یو زمانه د راتلونکې زمانې نه ښه وی، په خپل ملک او صنعت کېنې هم هغه غالب او باحکمت دي، دا د الله فضل دي هغه چې چاته غواړی ورکوی شي، یعنی نبی ﷺ او د چا چې نبی ﷺ سره ذکر او شو، او الله ډیر لوی فضل والا دي، او چاته چې په تورات باندې د عمل کولو حکم ورکړې شو یعنی کوم خلق چې په تورات باندې د عمل کولو مکلف جوړ کړې شوي وو، بیا هغوی په دې باندې عمل اونکړو، په هغه صفاتو باندې کوم چې د حضور ﷺ صفات په تورات کېنې وو، چې د هغې د وجې نه دوی په حضور ﷺ باندې ایمان راوړو، ددوی مثال فائده نه حاصلولو کېنې د هغه غر په شان دي چې په هغه باندې ډیر کتابونه پراته وی، غرض دا چې ددې خلقو ډیر غراب حالت دي، چا چې د الله ایښودنه دروغون او گتړل، کوم چې د محمد ﷺ د نبوت تصدیق کولو والا دی، او مخصوص بالذم محذوف دي، او ددې

تقدیر هذا المثل دې، او الله ظالمانو یعنی کافرانو ته هدایت نه ورکوی، تاسو ورته اوواښي چې ای یهودیانو! که چرې ستاسو دا دعوی ده چې تاسو د بل چا د شرکت نه بغیر د الله مقبول یئ نو تاسو د مرگ تمنا اوکړئ، تمنا سره دوه شرطونه متعلق دی، په دې طریقه باندې چې اول په ثانی کښې قید دې، یعنی که تاسو په خپل گمان کښې په دې خبره کښې رشتینی یئ چې تاسو د الله محبوب یئ، او محبوب آخرت ته ترجیح ورکوی، او ددې مبدأ د مرگ دې، لهدا تاسو د مرگ تمنا اوکړئ. دوی به چرې هم د مرگ خواش او نکړی، په سبب د هغه اعمالو د کفر کوم چې دوی اختیار کړي دي، یعنی په وجه د حضور ﷺ د انکار، کوم چې ددوی تکذیب ته مستلزم دې، الله تعالی دې ظالمانو لره کافرانو لره ډیر ښه پیژني، تاسو ورته اوواښ، چې تاسو د کوم مرگ نه تختی هغه به تاسو راوینسی، فانه کښې فاء زانده ده، بیا به تاسو پټ او ښکاره باندې د عالم مخکښې راوستلې شئ، بیا به هغه تاسو ته ستاسو ټول کړي شوي کارونه بیان کړی، او تاسو ته به هغې بدله درکړی.

د قیوداتو فوائد او تسهیل :

قوله: القدوس: د مبالغې صیغه ده ډیر پاک، برکت والا، په وزن د فُعُول، بضم فا، په عربی کښې په دې وزن باندې صرف څلور الفاظ دی، قدوس، سبور، فروع، فروع،! هم د فاء په فتحې سره وئیل جائز دی، باقی په دې وزن باندې چې څومره الفاظ راغلې دی هغه ټول د فاء په فتحې سره راغلې دی.

قوله: فی الامیین: آی الی امیین و آمین، آی الی آمین فی عطفی الی.

قوله: یتلوا علیهم: دا د رسولا صفت دې، یا ترې نه حال دې.

قوله: مخففه عن الثقیلة: وان کاواکښې ان مخففه عن الثقیلة دې، په اصل کښې انهم وو، او دلیل ددې نه پس د لام واقع کیدل دی، آی لکی ضلال مبین، دا قسم لام مخففه عن الثقیلة سره خاص دې.

قوله: عطف علی الامیین: یعنی د آخرین په اعراب کښې دوه وجې دی، اول دا چې آخرین په امیین باندې عطف کیدو د وجې نه مجرور دې، آی تنه فی الامیین و فی الامیین من الامیین لو.

قوله: لیسأ یلحقواهم: دا د آخرین صفت دې، دویمه وجه دا ده، چې آخرین د یعلمهم په ضمیر باندې عطف کیدو د وجې نه منصوب دې، آی یعلم الامیین لیسأ یلحقواهم.

قوله: التواجدین منهم: دا د الامیین معطوف علیه تفسیر دې، او مراد د امیین نه هغه عرب دی کوم چې د حضور ﷺ په زمانه کښې موجود وو.

قوله: لم يلاحقوا بهم في السابقة: د لماً تفسير په لم سره کولو کښې اشاره اوکړه چې دا عدم سابقیت د قیامت د ورځې پورې دې، دا مطلب نه دې چې اوسه پورې په سابقیت کښې برابر نه دی، خو آئنده امید شته، څنگه چې د لماً نه مفهوم کیږي، ځکه چې د لماً مفهوم دې (تر اوسه) او د لم په ذریعه سره نفی عام وی، که د هغې حاصلیدل متوقع وی او که نه وی، په خلاف د لماً نه، چې ددې استعمال په هغه نفی کښې کیږي د کوم حاصلیدل چې متوقع وی.

قوله: والاقتصار عليهم: یعنی د آخرین په تفسیر کښې تابعین باندې اقتصار کول کافی دی، په اصل کښې دا د مفسر علام د طرف نه د نورو مفسرینو د تفسیر نه د عدول کولو عذر پیش کول دی، یعنی نورو مفسرینو حضراتو د صحابه کرامو فضیلت د قیامت د ورځې پورې راتلونکو مسلمانانو باندې بیان فرمائیلې دې، او د مفسر (علامه محلی) د عبارت نه صرف په تابعین باندې فضیلت معلومیږي، حق نورو مفسرینو سره دې. د اعتذار حاصل دا دې چې کله په تابعینو باندې د صحابه کرامو فضیلت ثابت شو، نو د تابعینو نه پس په نورو حضراتو باندې به خامخا فضیلت ثابت وی، او دلیل ددې دا دې چې هر یو قرن د خپل مابعد متصل قرن نه ښه وی.

قوله: مِن بَعَثَ إِلَيْهِمْ: د من عدا هم بیان دې،

قوله: من جميع: دا د بیان بیان دې

قوله: لأنَّ كُلَّ قَرْنٍ: دا د مفسر د قول (کافٍ علت دې،

قوله: النبي ومن ذكر معه: داد من هم آت تفسیر دې، اود من ذکر نه مراد اُمّیون او آخرون دې.

قوله: شرطان: آی ان رعمه، اوان کتمه صا د لایف

قوله: الأول قيد في الثاني:

اعتراض: یعنی اول د ثانی شرط دې، ددې مقتضی دا ده چې اصل شرط ثانی دې او اول ددې قید دې، او دا د مشهورې قاعدې نه خلاف ده، او قاعده مشهوره دا ده چې کله یو جزاء د دوو شرطونو سره متعلق وی نو په حقیقت کښې اول شرط وی، او دویم د اول شرط وی، لکه چې شرط اول او شرط ثانی په معنی د ان صدق هم د رعمه دی؟

جواب: د جواب ماحصل دا دې چې قاعده مشهور هغه وخت ده چې جزاء د دواړو شرطونو نه پس یا مخکښې واقع وی، دلته جزاء د دواړو شرطونو په مینځ کښې واقع ده، لهذا دا د قاعدې مشهورې خلاف نه ده.

[ایہا قولہ: ۹-۱۱]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا دُعِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْكُمْ فَمَنْكُمْ فَلْيُحْضِرْهَا فَمَا أَجَبَتْ الصَّلَاةَ فَانْتَبِهُوا
فِي الْأَرْضِ أَنْتُمْ بَاقِعُونَ فَأْتُوا الرِّزْقَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَالْأَكْثَرُ مِنَ الْغَلَّةِ
فَمَنْكُمْ مَنْ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَفَيْتُ بِهِ ذِكْرُكُمْ وَلَقَدْ كَانَ مِنْكُمْ مَنْ يَمُرُّ بِكَ
فَإِنْ لَمْ يَلْقَ فَتَقَلِّبْهُ لِيُحْضِرَ الصَّلَاةَ وَحِينَئِذٍ يَدْعُو لِلصَّلَاةِ فَانْتَبِهُوا
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا دُعِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْكُمْ فَمَنْكُمْ فَلْيُحْضِرْهَا فَمَا أَجَبَتْ
الصَّلَاةَ فَانْتَبِهُوا فِي الْأَرْضِ أَنْتُمْ بَاقِعُونَ فَأْتُوا الرِّزْقَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ
وَالْأَكْثَرُ مِنَ الْغَلَّةِ فَمَنْكُمْ مَنْ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَفَيْتُ بِهِ ذِكْرُكُمْ
وَلَقَدْ كَانَ مِنْكُمْ مَنْ يَمُرُّ بِكَ فَإِنْ لَمْ يَلْقَ فَتَقَلِّبْهُ لِيُحْضِرَ الصَّلَاةَ
وَحِينَئِذٍ يَدْعُو لِلصَّلَاةِ فَانْتَبِهُوا

ترجمہ: اے مومنو! جب کلمہ دے گا تو اس وقت کھڑے ہو جاؤ اور اگر کسی نے نہ ہو تو اس وقت
اللہ یاد طرف تہ فوراً روٹھو، من بہ معنی دے دی، اولین دین پر پیدے، داساسو د پارہ بہترہ
کہ تاسو پوہیشتی، چہ دا بہترہ، نو بیا تاسو بہ دے باندے عمل اوکری، بیا چہ کلمہ مونخ
اوشی نو تاسو بہ زمکہ کنبی خوارہ شی، امر د اباحت د پارہ دے، او د اللہ تعالیٰ فضل، (روزی
تلاش کری، او اللہ تعالیٰ دیر دیر یاد دے، چہ تاسو کامیاب شی، حضور ﷺ د جمعہ بہ ورخ
باندے خطبہ ورکولہ چہ یو قافلہ راغلہ او د دستور مطابق د ہفتی بہ راتلو سرہ دھول
اووہلی شو، نو خلق د ہفتی د پارہ د مسجد نہ بہر راغلل، سوا د دولس کسانو نہ، نو دا
ایت نازل شو، دا خلق چہ کلمہ یو تجارت اوگوری یا خہ تماشاہ ورہ بہ نظر راشی، نو ہفتی طرف تہ
منہی وہی یعنی د تجارت طرف تہ، خکہ چہ دا ددوی مطلوب دے نہ چہ تماشاہ، او تاسو
پہ خطبہ کنبی ولا پر پیدے، تاسو ورہ اووایی چہ د اللہ سرہ چہ کوم ثواب دے ہفتہ ایمان والو د
پارہ د تماشاہ او تجارت نہ غورہ دے، او اللہ تعالیٰ بہترین روزی رسونکی دے، ونیلی شوی دی
چہ ہر کس خپل اہل و عیال تہ روزی ورکوی، یعنی د اللہ د رزق نہ روزی ورکوی۔

د قیوداتو فوائد اوتسہیل

قولہ: من معنی فی: دا دے خبری تہ اشارہ دہ چہ من یوم الجمعة کنبی من معنی فی دے، او
دویمہ وجہ دا دہ چہ من بیانہ وی، او د اذادوی بیان وی۔

قولہ: یوم الجمعة: بہ جمعہ کنبی دہ قراخونہ دی، اول د دوارو یعنی د جیم او میم بہ
ضمی سرہ، دا د جمهور قراہت دے، او دویم د جمعہ د میم بہ سکون سرہ، او دا شاذ
دے، یو قراہت د میم بہ فتحی سرہ ہم دے، خو دا ہم شاذ دے۔

قولہ: فامضوا: د فاسواتفسیر بہ فامضوا سرہ کولو کنبی نہ اشارہ اوکری چہ دلہ د
سعی معروف معنی یعنی منہی وھل مراد نہ دی، خکہ چہ د مونخ د پارہ منہی وھل

منع دی، بلکہ مراد متوجہ کیدل، او پیدل تلل دی،

قولہ: انه غیر: دا جملہ محذوف منلو سرہ ئی اشارہ اوکرہ، چي د تعلمون مفعول محذوف دی، او فاعلکوه محذوف منلو سرہ اشارہ اوکرہ چي ان کتئم د شرط، جزا محذوف ده.

قولہ: لأنها مطلوبہم: ددې عبارت مقصد د سوال مقدر جواب ورکول دی،

سوال: دا دې چي په ماقبل کښي د دوؤ خیزونو ذکر دې، تجارت او لهو، لهذا مناسب دا وه، چي د لها په ځانې ئې لهما وئیلې وې؟

جواب: د جواب خلاصه دا ده چي مخکښي اگرچه دوه خیزونه ذکر دی خو مطلوب په دې کښي صرف یو یعنی تجارت دې، لهو مطلوب نه دې، ددې وجي نه د لها ضمیر مفرد راوړې شوې دې،

ددې سوال دویم جواب دا هم کیدې شی چي د او په ذریعې سره عطف کړې شوې دې، لهذا مراد خو هم یو دې، تجارت یا لهو، ضمیر مؤنث راوړلو سره ئې متعین کړه چي دلته هم تجارت مراد دې.

قولہ: وتروک قائماً: دا جملہ د التروک فاعل دې، او د قائماً سره ئې اشارہ اوکره چي خطبه په ولاړه پکار ده نه چي په ناسته،

قولہ: یقال کل انسان یزق عائلته: ددې عبارت د اضافي مقصد د یو سوال مقدر جواب ورکول دی.

سوال: سوال دا دې چي په واللہ عیال الرازقین کښي خیر د اسم تفضیل صیغه ده، کومه چي د تعدد تقاضه کوی، ځکه چي د اسم تفضیل استعمال کم از کم د دوؤ په مینځ کښي وی، چي مفضل او مفضل علیه ثابت شی، او دلته رازق خو یو دې، او هغه الله دې، نو د اسم تفضیل استعمال څنګه صحیح شو؟

جواب: حاصل دا دې چي دلته د خیر صیغه په ډیرو معنو کښي استعمال شوې ده، ځکه چي وئیلې شی کل انسان یزق عائلته نو معلومه شوه چي هر یو انسان د خپل اهل و عیال رازق دې، اگر چي الله تعالی رازق حقیقی دې، او انسان رازق مجازی دې، ځکه چي انسان د الله د ورکړې شوی رزق نه رزق ورکوی، لهذا د اسم تفضیل استعمال صحیح شو.

[٦٣] سورة المنافقون

سورة المنافقون مد آية احدى عشرة آية

سورة المنافقون مدنی دې، په دې کښي يوولس آياتونه دي.

[ایات ونہ: ۱-۸]

إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا بِالْبَيِّنَاتِ عَلَى خِلَافٍ مَا فِي آلِهِمْ اتَّخَذُوا الرَّسُولَ نَكِيرًا أَتَى عَلَى الْمُنَافِقِينَ لَكَادِ يُغَيِّبُونَ لِمَا ضَلُّوا مِنْ حَقِّهِمْ لِيُنْزِلَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ سَكِينًا يَخْرُجُوا فِي ظُلُمٍ إِنَّ جَهَنَّمَ بَاطِنَةٌ أَوْ كَغُرَّتِ الْعَيْنُ بِظُلَمٍ لِيُحْدِثُوا لِسَانَهُمْ مَقَالَةً أَتَى عَلَى الْكَافِرِينَ أَتَاهُ مَوْعِدُهُمْ أَيَّامًا وَكَثِيرًا لِيَكْفُرُوا بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

لوحه: شروع کومد الله په نوم سره چې ډیر مهربانه او ډیر رحم کولو والدي، ستا ^{په} خوا ته چې کله منافقان راشي، نو د خپل د زړه د خبرې نه خلاف په ژبه سره وائي چې مونږ ددې خبرې گواهي ورکوو چې ^{په} الله رسول یی، او الله ته معلومه ده چې تاسو یقیناً د الله رسول یی، او الله ته معلومه ده چې دا منافقان دروغ غږ دی. په هغه خبره کښې کومه چې دوی د قول خلاف په زړه کښې پته کړې ده، دې خلقو خپلو قسمونو لره هال جوړ کړې دي، یعنی د خپل خان او مال د حفاظت د پاره، نو د الله د لارې نه یعنی په دې کښې د جهاد کولو نه محفوظ شوی دی، بې شکه هغه کار کوم چې دوی کوی ډیر خراب دي، یعنی ددوی بد عملی دا ده چې دوی په ژبه ایمان راوړو، بیا په زړه سره کافران شو، یعنی په خپل کفر باندې کلک پاتې شول، نو

ددوی پہ زہونو باندی د کفر د وجہ نہ مہر لگولی شوې دي، اوس دوی ایمان باندې نه پوهیږي، چې کله تاسو ﷺ دوی ته او گورنۍ نو تاسو ته به ددوی جسمونه ددوی د خکلبې والی د وجہ نه خائسته (خوښ) لگي، او چې کله دوی خبرې کوي نو تاسو ﷺ به ددوی کلام طرف ته ددوی د فصاحت د وجہ نه خپل غوږ کپدې، گویا چې دوی د په غټ والی کښې او ناپوهتیا کښې لرگي دي، د دیوال په سهارې (تکیا) سره لگیدلې شوې، خشب د شین په سکون او ضمی سره، هر هغه آواز چې لگولې شی نو دوی ئې خپل خلاف گنري، یعنی د لشکر د تلو آواز، د روک شوی خیز د پارہ اعلان، ددوی په زړونو کښې ددې خبرې ویره ده چې چرته ددوی په باره کښې حکم نازل شوې نه وی، کوم چې ددوی وینې لره حلال کړی، هم دا حقیقی دشمنان دی ددوی نه ځان بچ ساتي، دوی د حضور ﷺ رازونه کافرانو ته ښکاره کوي، الله دې دوی تباہ کړي چرته دوی روان دي؟ یعنی د دلیل قانعیدو نه پس د ایمان نه چرته روان دی، چې کله دوی ته او وئیلې شی، معذرت کولو سره راشي چه ستاسو د پارہ د الله رسول ﷺ استغفار او کړی، نو خپل سرونه او خوځوی، لَوَا، په تخفیف او تشدید سره دي، یعنی دوی سرونه تاوو کړی، او تاسو به دوی گورنۍ چې ددې نه به اعراض کوی، په داسې حال چې دوی تکبر کوي، ددوی په حق کښې ستاسو استغفار کول او نه کول دواړه برابر دي، د همزه استفهام د وجہ نه د همزه وصل نه استغناء راغله، الله تعالیٰ به دوی هیڅ کله هم معاف نه کړی، الله تعالیٰ داسې نافرمانو ته هدایت نه ورکوي، هم دا هغه خلق دی چې خپل انصار روتړو ته وائی چې د رسول الله ﷺ سره کوم مهاجرین جمع دی، په هغوی باندې خرچ مه کوئ، تردې چې هغوی د حضور ﷺ نه جدا (خواره) شی، او د اسمانونو او د زمکې د رزق د ټولو خزانو هم الله مالک دي، د مهاجرینو وغیره هم هغه رازق دي، خو دا منافقانو ته پوهیږي، دوی وائی که چرې مونږ د غزوه بنی مصطلق نه واپس کیدو سره مدینې ته اورسیږو، نو عزت والا به مراد ددې نه دوی خپل ځان واخستلو، ذلیلانو لره مراد ئې ددې نه مومنان واخستل، د مدینې نه اویاسی، واورئ، عزت غلبه صرف د الله د پارہ ده، او د هغه د رسول ﷺ د پارہ ده، او د مومنانو د پارہ ده، خو منافقان په دې باندې نه پوهیږي.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: سورة المنافقون: په بعضو نسخو کښې سورة المنافقين په یاء سره دي،

قوله: اذا جاءك المنافقون: شرط دي، او قالوا نشهد الخ جواب د شرط دي، بعضی حضراتو وئیلې دی چې جواب شرط محذوف دي، او قالوا د المنافقون نه حال دي، تقدیری عبارت داسې دي، اذا جاءك المنافقون، حال کوهم فقلت کنت وکنت فلا قبل منهم، (فلا قبل منهم) جواب شرط دي.

قوله: نشہد انک لرسول اللہ: دا جملہ د قسم قائم مقام دہ، خُکھ خو ددی پہ مابعد باندی لام داخل دی، لکہ چي ہفہ جوابد قسم دی، نشہد پہ معنی د نخلف دی، او دا ہم ممکن دہ چي نشہد پہ خپلہ معنی باندی وی او مقصد د خپل خان نہ د نفاق تہمت لری کول وی.

قوله: واللہ یعلم انک لرسولہ: لہد انک لرسول اللہ لولہ لہد اللہ پہ مینخ کنبی جملہ معترضہ دہ،

قوله: جُنَّة: د جیم پہ ضمی سرہ، پہ معنی د دھال، وقایہ، جمع جُنُنْ

قوله: باللسان: بالہم آئوانہ پس د باللسان د اضافی مقصد د یو سوال جواب دی،

سوال: د منافقانو بارہ کنبی او وئیلې شول چي ہغوی اول ایمان راوړو، بیا ئې کفر اختیار کړو، حالانکہ د سر نہ ئې ایمان ہم راوړې نہ وو، نو بیا د کفر واخه مطلب دی؟

جواب: د جواب خلاصہ دا دہ چي (ثم) د ترتیب اخباری د پارہ دہ، نہ چي د ترتیب ایجادي د پارہ، مطلب دا دی چي پہ ژبہ باندی ئې ایمان راوړو، او پہ زړہ سرہ ئې کفر اختیار کړو، اوس خہ اشکال نشته.

قوله: تمام لقولہم:

سوال: د تسمع صلہ لام نہ راخی، حالانکہ دلته د تسمع صلہ لام راغلې دی

جواب: تَقَرَّرَ دَقَضَى معنی لره متضمن دی، چي د هغې د وجې نہ د تَسْمَع صلہ لام راوړل صحیح دی.

قوله: کَانَهُمْ عَشَبٌ مِّنْ دَاۤءٍ: په دي کنبی دوه وجې دی اول دا چي دا جملہ مستانفہ دہ، او دویم دا چي دا د مبتدأ محذوف خبر دی، او هغہ (هم ضمير) دی، اُی هُم کَانَهُمْ.

قوله: فَيُتْرَكُ التَّهْمُ: دا د وجه شبه بیان دی، یعنی منافقان ئې هغہ لرگو سرہ مشابه کړې دی کوم چي دیوال سرہ لگیدلې شوې پراته وی، منافقانو چي پہ هغې کنبی عبد اللہ بن ابی ہم شامل دی د حضور ﷺ مجلس تہ بہ راتلو سرہ ئې دیوال تہ د وې وهلې، د جسم پہ اعتبار سرہ ښہ غټ وو، او پہ شکل کنبی ہم ډیر ښکلې وو، خو د دین ښخ پوهه ئې نہ لرله، یعنی چي څنگه دیوال سرہ لگیدلې لرکې مفید نہ وی دغه شان دا خلق د علم او د نظر نہ خالی وو، (صاوی ملخصاً)

قوله: يَحْسِبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ: کل صيحة د محسوس مفعول اول دی، او عليهم مفعول ثانی - دی، اُی کَانَتْ عَلَيْهِمْ.

قوله: تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ: تعالوا لوستغفر دواړه په رَسُوْلُ الله کنبی تنازع کوی، تعالوا مفعول غواری، يستغفر فاعل غواری، د بصريينو د مذهب مطابق فعل ثانی تہ

عمل ورکولو سرہ د اول فعل د پارہ مفعول محذوف منلی شوې دې، **أَمْ تَسْأَلُوهُ**۔

قوله: لوواروسمهم: د (ذا جواب دې،

قوله: لووا: صیغه د جمع مذكر غائب فعل ماضی معروف باب تفعیل، مصدر تلویة، لی نې ماده ده، تاوول' خوځوی وغیره

[ایاتوله: ۹-۱۱]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ. الْمَنُفِقُونَ الْخَمْسُ (وهي يفعل ذلك فأولئك هم المنافسون) وَأَنْفِقُوا فِي الزَّكَاةِ وَمِمَّا زَقَّيْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّهِ لَوْلَا يُعْطِنِي فَلَا أَوْلَا وَلَا زَلَّةَ وَلَوْ لِلشَّيْءِ (أَعْرَضْتَنِي إِلَى أَهْلِ قَرْيَةٍ قَرِيبٍ فَأَصْدَقْتُ) وَأَذْهَبَ الْآثَرُ فِي الْأَصْلِ فِي الصَّادِ أَتَمَّصَقُ بِالزَّكَاةِ (وَأَكُنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ) بَانَ أَحْمَدُ قَالَ بَنِي عُبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَا لَعَنَ أَحَدٌ فِي الزَّكَاةِ وَالْخَجَّ إِلَّا سَأَلَ الرِّزْقَ عِنْدَ الْمَوْتِ (وَكُنْ يَتَوَقَّرُ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ) بَانَ وَأَلَاءَ

توجه: اې مسلمانانو ستاسو مالونه او ستاسو اولاد دې تاسو لره د الله د ذکر نه پنځه وخته مونځ نه نه غافل نه کړی، او څوک چې داسې کوی هغه د تاوانيانو نه دی، او څه چې مونځ تاسو ته درکړې دی د هغې نه په زکوة کښې خرچ کوئ، مخکښې ددې نه چې تاسو کښې يو کس ته مرگ راشی، نو بيا وایې چې اې پروردگار، ته ولې ماته لې مهلت نه راکوي؟ لولا په معنی د هلا، يا لا زانده ده، او لولا د تمنی د پارہ دې، چې څه صدقه او کرم او د نیکو خلقو نه شمې چې حج او کرم (فأصدق) تاء په اصل کښې په صاد کښې ادغام کولو سره، یعنی زکوة ادا کرم، ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمائی چا چه په حج زکوة کښې څه کمې نه دي کړې خو دا چې هغه د مرگ په وخت دنیا نه د واپس سوال نه وی کړې. او کله چې د يو کس وقت مقررده راشی بيا هغه ته الله تعالی هېڅ کله مهلت نه ورکوی، او څه چې کوی الله تعالی د هغې نه پوره خبردار دې، په بيا او تاء سره دې.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ: اې امارته وقلتمانه مضاف محذوف دې، ځکه چې د مرگ نه پس څوک څه ونيلې نه شی.

قوله: لولا بمعنى هَلَا: یعنی لولا تحضيضیه دې، کوم چې د ماضی سره خاص دې خو په معنی د مضارع دې څنګه چې دلته دې، مناسب دا ده چې لولا د التماس، دعا، عرض، درخواست په معنی وی، ځکه چې د لولا تحضيضیه دلته موقع نشته، دویم صورت دا دې چې لولا کښې لا زانده دې، اولو په معنی د تمنا دې، **أَمْ تَسْأَلُوهُ**.

هوله: أجل قریب: ای زمان قلیل.

هوله: واکن: (ن) په اصل کښې اکون وو، د مصحف عثمانی د رسم الخط مطابق بغیر د واؤ نه لیکلې شوې دې، گڼې اکون پکار وو، په تلفظ کښې دواړه صورتونه جائز دي، واؤ او حذف واؤ سره، او دا به په فاصدق باندې عطف کولو سره د نصب په حالت کښې وی، او په محل د فاصدق باندې عطف کیدو د وجه به په حذف واؤ او جزم سره وی فاصدق اصل کښې فاصدق وو، جمهورو تاء په صاد کښې ادغام کولو سره ونیلې دې، او د جواب تمنی کیدو د وجه نه منصوب دې.

هوله: ولن یؤخر الله نفسا: دا جمله مستانفه ده، کوم چې د سوال مقدر جواب دې، تقدیری عبارت دا دې، هل یؤخر هذا للمفی فقال ولن یؤخر الله نفسا، الله

[۶۴] سورة التغابن

سورة التغابن مکیة او مدنیة ثمانیة عشرة ایه

سورة التغابن مکی یا مدنی دې، په دې کښې اتلس آیاتونه دي.

[آیاتونه: ۱-۱۰]

يَسْتَحْيِلُهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ يَنْزِعُهُ فَأُلَافًا زَائِدَةً وَأَتَىٰ بِمَا دُونَ مِنْ تَعْلِيٍّ لِلْكَرِّ رِهَالَهُ الْمَلِكِ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَنفَخَكُمْ فِيهِ رُوحَهُ وَنُفَخَكُمْ فِيهِ مِنْ أَصْلِ الْخَلْقِ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ وَيُغَيِّرُكُمْ عَلَىٰ ذَلِكَ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُورَكُمْ إِذْ خَلَقَ شَكْلَ الْآدَمِيِّ أَحْسَنَ الْأَشْكَالِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُجِيرُونَ وَمَا تُغْنِيُونَ وَاللَّهُ عَلَيْهِمْ يَدَاتُ الصُّدُودِ بِمَا فِيهَا مِنَ الْأَنْزَارِ وَالْمَعْدَاتِ أَكْثَرُ بِأَيْكُمْ بِأَعْيُنٍ مَكَّةَ (تَبَا) عَمَرَ الْيَوْمِ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ قَدْ أَفْوَا وَتَبَا أَمْرُهُمْ غُفْوَةٌ الْكُفْرِ فِي الدُّنْيَا (وَقَوْمٌ فِي الْأَجْرَةِ عَذَابُ آيِهِمْ مُزْلِمٌ ذَلِكَ) أَمْرٌ عَذَابُ الدُّنْيَا (بِأَيْ) خَيْرِ الشَّانِ (كَانَتْ) تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ الْمُبِجِ الظَّاهِرَاتِ عَلَى الْإِيمَانِ فَقَالُوا أَأَنْتُمْ أَنْبَاءُ الْبَشَرِ أَمْ هُمْ فَقَدْ دُونُوا فَكُفُّوا وَتَوَلَّوْا عَنِ الْإِيمَانِ (وَأَسْتَفْتَى اللَّهُ) عَنْ إِيْمَانِهِمْ (وَاللَّهُ عَلِيمٌ) عَنْ خَلْقِهِ (رَحِيمٌ) مَخْشُودٌ فِي أَمْعَالِهِ (رَعِمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ) مُخْفَلَةٌ وَاسْمُهَا مَخْلُوفٌ أَيْ أَنَّهُمْ لَنْ يَعْشَوْا قَلِيلٌ يَدْرِي لَتَبْعَتَانِ لَتَبْتَنُونَ عَمَّا عَلِمْتُمْ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ رَفَعْنَا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الْفَرَّانِ (الَّذِي أَنْزَلْنَا) وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ اذْكُرْ (يَوْمَ تَحْمِلُكُمْ لِيَوْمِ الْخُرُوجِ) يَوْمَ الْفِتْنَةِ (ذَلِكَ يَوْمُ الشَّقَاءِ) نَفْسُ الْمُلُومُونَ الْكَافِرِينَ بِالْخُلُقِ فَتَارِلَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ فِي الْجَنَّةِ لَوْ أَغْنَوْا (وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ) فِي الْفَلَاحِ فِي الْفَلَاحِ (رَحْمَاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ) تَجْرِي فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَلَكُوا بِآيَاتِنَا) أَنْ قُرْآنَ (أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ) تَجْرِي فِيهَا تَوَسُّسُ الْمَصُوبِ مِنْ

توجہ شروع کوم د اللہ یہ نوم سرہ چہ دیر مہربانہ او دیر رحم کولو والا دی، پہ اسمانونو اوزمکہ کنبی چہ شومرہ غیژونہ دی د اللہ تسبیح (د ہفہ پاکي) بیانونی، پہ للہ کنبی لام زائندہ دی، او د من پہ خانہ ما راوړې دي، اکثر له غلبہ ورکولو د پارہ، ہم د ہفہ سلطنت دي او ہم د ہفہ حمد و ثناء ده، او ہفہ پہ ہر غیژ باندې قادر دي، ہفہ تاسو پیدا کړئ نو پہ تاسو کنبی بعضی پہ اصل خلقت کنبی کافران دی، او بعضی مومنان، بیا بہ ہفہ تاسو ته ددې مطابق مرگ درکوی، او تاسو بہ واپس ژوندی کوی، او خہ چہ تاسو کوئ اللہ ہفہ دیر ښہ وینی، او ہفہ اسمانونو او زمکې لره پہ حکمت سرہ پیدا کړې دی، او ہم ہفہ ستاسو صورتونہ جوړ کړې دی او دیر ښہ یې جوړ کړې دی، خکہ چہ ہفہ د انسان شکل پہ تولو شکلونو کنبی دیر بہتر جوړ کړې دي، او ہم ہفہ طرف ته واپس کیدل دی، او ہفہ د اسمانونو او د زمکې د ہر غیژ علم لری، او خہ چہ تاسو پتوئ او خہ چہ تاسو ښکارہ کوئ، ہفہ پہ ہفې باندې خبردار دي، او اللہ خو د زړہ رازونو یعنی اسرار او عقیدو باندې ہم عالم دي، اې د مکې کافرانو آیا تاسو ته د مخکنی خلقو خبرونہ رارسیدلې نہ دی؟ چہ ہغوی د خپلو عملونو ویاں یعنی د کفر انجام پہ دنیا کنبی او شکلو، او پہ آخرت کنبی د ہغوی د پارہ دردناک عذاب دي، دا یعنی د دنیا عذاب خکہ دي چہ دوی ته، بآئہ کنبی ضمیر شان دي، ددوی رسولان پہ ایمان باندې دلالت کونکی واضح دلیلونو سرہ راغلل، نو دوی او وکیل چہ آیا انسان بہ مونہ ته لار ښائی، ؟ د بشر نہ جنس بشر مراد دي، نو انکار ئې اوکړو، او د ایمان نہ ئې مخ واړولو، او اللہ ہم ددوی د ایمان نہ یې نیازی اوکړہ، اللہ د خپل مخلوق نہ یې نیاز دي، او بہ خپلو کارونو کنبی محمود دي، دي کافرانو خیال اوکړو چہ دوی بہ دوبارہ ہیڅ کله نہ ژوندی کپړی، اُن مخففہ عن الثقیلہ دي، ددې اسم محذوف دي، اُلی اُلمہ تاسو ورته اوواښي چہ ولې نہ، حمدا رب قسم تاسو بہ خامخا دوبارہ اوچتولې شئ، بیا بہ تاسو ته ستاسو د کړې شوی عملونو خبر درکړې شئ، او د اللہ پارہ دا دیرہ اسانہ ده، نو تاسو پہ اللہ باندې او د ہفہ پہ رسول باندې او نور باندې. یعنی قرآن، کوم چہ مونہ نازل کړې دی ایمان راوړئ، او خہ چہ تاسو کوئ اللہ د ہفې نہ خبردار دي، ہفہ ورغ یاد کړئ پہ کومہ ورغ بہ چہ ہفہ ستاسو د جمع کیدو پہ ورغ یعنی د قیامت پہ روخ جمع کړی، ہم ہفہ د گټې او تاوان ورغ ده، مومنان بہ کافرانو ته شکست ورکړی، پہ جنت کنبی خپل کورونہ او خپل اهل اخستلو سرہ، کہ چرې دوی ایمان راوړې وو، او کوم کس چہ پہ اللہ باندې ایمان راوړو، او نیک عملونہ ئې اوکړل اللہ بہ د ہفہ بدئ لري کړی، او ہفہ بہ داسې جنت ته داخل کړی چہ د ہفې نہ لاندې بہ نہرونہ بپیږی، پہ ہفې کنبی بہ ہمیشہ وی، او دا لویہ کامیابی ده، او چا چہ کفر اوکړو او زمونہ ایتونہ قرآن ئې دروغ اوگنړلو، ہم دا خلق جهنمیان دی، پہ جہنم کنبی بہ ہمیشہ وی، او دا د ہغوی خراب د اوسیدو محاشي دي،

د قیوداتو فوائد اوتسهیل

سورۃ تغابین مکی دی، بأجاء الذين آمنوا ان من ادواكم ولادكم، اللہ دا ایت پہ مدینہ کنبی د عوف بن مالک بارہ کنبی نازل شو،

قوله: له الملك وله الحمد: پہ دوارو کنبی جار مجرور د حصر د پارہ مقدم کرې شوې دې، خکه چې حقیقی مالک او حقیقی حمد د الله د پارہ دې، اگرچہ پہ مجازی توگه باندې د غیر الله هم ملک او حمد وی.

قوله: هو على كل شئ قدير: دا د ماقبل د دلیل په توگه دې.

قوله: ثم يبعثكم ويعيدكم: په دې کنبی د خطاب نه د غیبت طرف ته التفات دې، خکه چې مرقع د جمعکړ او د بیدکړه.

قوله: فذوقوا: ددې عطف په کفر او باندې دې، دا د عطف مسبب علی السبب د قبیل خخه دې، خکه چه کفر، د ذوق و بال سبب دې.

قوله: وبأل: نقل، شدت، داعمالو سخته سزا، د کرم نه دې.

قوله: أريد به الجس: ددې عبارت د اضافي مقصد په بشر او یهودتنا کنبی مطابق ثابتول دی، یا وئیلې شی چې د یو سوال مقدر جواب دې.

سوال: دا دې چې د یهدوتنا ضمیر بشر طرف ته راجع دې، حالانکه مرجع مفرد او ضمیر د جمع دې؟

جواب: خلاصه دا ده چې د بشر نه جنس بشر مراد دې، لهذا په بشر کنبی د جمعیت معنی موجود ده، چې د هغې د وجې نه خه اعتراض نشته.

قوله: زعم: متعدی په دوو مفعولو، او لن یبعثوا قائم مقام د دوو مفعولو دې.

قوله: فامنوا بالله ورسوله: دا د مکې کافرانو ته خطاب دې، او فاء په جواب د شرط باندې واقع ده. او شرط محذوف دې، ای إذا کان الأمر كذلك فامنوا.

[ایاتوله: ۱۱-۱۸]

مَا أَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ (بِقَضَائِهِ (وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ) فِي قَوْلِهِ إِنَّ الْمَصِيبَةَ بِقَضَائِهِ (بعد قلبه) للصبر عليها (والله بكل شئ عليم) وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَأِنَّكُمْ عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِين) (البن الله لا إله إلا هو وعلى الله فليتوكل المؤمنون) (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَدْوَابِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَنْوًا لَكُمْ فَاحذَرُوهُمْ) أَنْ يُطِغَوْهُمْ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْخَيْرِ كَالْجَاهِدِ وَالْخَيْرَةِ فَإِنَّ سَبَبَ نَزُولِ آيَةِ الْإِطَاعَةِ فِي ذَلِكَ (وَأَنْ تَعْلَمُوا) عَنْهُمْ فِي تَطْيِيعِهِمْ لَكُمْ عَنْ ذَلِكَ الْخَيْرِ محلين بمشقة فراقكم عليهم

وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ، ﴿۱۸﴾ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ لَكُمْ خَاطِلَةٌ عَنْ أَمْوَالِ الْآخِرَةِ ۚ وَاللَّهُ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۖ فَلَا تَقُولُوا بِخِفَتِكُمْ بِالْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ قَالُوا اللَّهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ نَاسِخَةً لِقَوْلِهِ قَالُوا اللَّهُ حَقُّ نِقَاتِهِ ۖ وَاسْتَمِعُوا مَا أَمَرْتُمْ بِهِ سَمَاعٌ بُولٍ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا فِي الطَّاعَةِ ۖ وَخَوَّاتُ الْإِنْفِ كَيْفَ خَيْرٌ يَكُنْ مُلْغَرَةً جَوَابِ الْآخِرِ ۖ وَمَنْ يُوَفِّ شَيْئًا لِنَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُطْلَعُونَ ۖ الَّذِينَ يُوَفُّونَ إِنْ تَكْرَهُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۖ بَلَا تَقْضُوا عَنْ يَدِ يَدِ قَلْبٍ ۖ يُخَاجِلُهُ لَكُمْ ۖ وَفِي قِرَاءَةِ يُضَلُّهُ بِالتَّشْبِيدِ ۖ وَالْوَاجِدُ فِشْرًا إِلَى سُبْحَانِهِ ۖ وَكَفَرٍ ۖ وَتَقُولُ لَكُمْ مَا يَشَاءُ ۖ وَاللَّهُ شَكُورٌ مُجَابِلٌ عَلَى الطَّاعَةِ ۖ حَلِيمٌ ۖ فِي الْبَقَابِ عَلَى الْمَغْفِرَةِ ۖ عَاكِمُ الْقَهْمِ ۖ السِّرِّ ۖ وَالْكَفَادَةِ ۖ الْغَلَاةِ ۖ الْغَزِينِ ۖ فِي مَلِكٍ ۖ الْحَكِيمِ ۖ فِي مَعْنَةٍ

لوجه: یو مصیبت د الله د فیصلې نه بغیر رسیدلې نه شی، څوک چې په الله باندې په دې خبره ایمان راوړی، چې مصیبت د الله د تقدیر د وجې راځی، نو الله د هغه زړه ته په مصیبت باندې د صبر هدايت ورکوی، او الله په هر څیز باندې خبردار دي، اې خلقو د الله اطاعت کوئ، او در رسول ﷺ اطاعت کوئ، او که تاسو مخ اړوئ نو ځمونې په رسولانو خو صرف ښکاره رسول دی، الله معبود برحق دي، د هغه نه سوا بل معبود نشته، او مومنانو له پکار دی چې په الله باندې بهرسته ساتی، اې ایمان والو! ستاسو بعضې ښځې او بعضې پچی ستاسو دشمنان دی، نو د هغوی نه بچ اوسیئ، د خیر نه پاتې کیدو کښې د هغوی خبره مه منئ، مثلاً جهاد، هجرت، وغیره، آیت د نازلیدو سبب په دې خبرو کښې اطاعت کول دی، او که تاسو دوی لره د خیر نه منع کولو باندې معاف کړئ حال دا دې چې هغوی ستاسو د جدانې علت د جدانې سخت والې بیان کړی، او تاسو مخ واړوئ او معافی او کړئ نو الله غفور او رحیم دي، ستاسو مالونه او اولاد ټول په ټوله ستاسو امتحان دي، چه تاسو د آخرت د کارونو نه مشغوله کوئ او الله سره لوثې اجر دي، لهذا په مال اولاد کښې مشغول کیدو سره دا ستاسو نه فوت نه شی، څومره چې کیدې شی د الله نه ویریئ، دا ایت الله حق الله د پاره ناسخ دي، او چې د کومې خبرې تاسو ته حکم درکولې شی هغه د منلو په توگه اورئ، او اطاعت کوئ، او د هغه په اطاعت کښې ټې خرچ کوئ، کوم چې ستاسو د پاره بهتره ده، خیراً د یکن مقدر خبر، او جمله کیدو سره د اللهوا (امس) جواب دي، او کوم کس چې د خپل نفس د حرص نه محفوظ کړي شوم هغه کامیاب دي، که چرې تاسو الله ته ښه قرضه ورکړې په داسې طریقه چې د زړه د اخلاص نه خرج کړئ، نو هغه به دا ستا د پاره زیات کړی، او په یو قرامت کښې به هغه په تشدید سره دي، په صیغه د افراد، د لسو نه اووه سوه، او ددې نه هم زیات، او چې څه غواړی نو (ستاسو گناه به هم) معاف کړی، او الله دیر قدر گونکې دي، یعنی په اطاعت باندې اجر ورکونکې، بردبار (صبر گونکې) دي، په گناه باندې سزا ورکولو کښې، غائب او حاضر باندې پوهه، په خپل ملک کښې غالب دي، او په خپله کاریگرې کښې باحکمت دي.

اثنین (فَلَا يَلْفَنُ أَجَلُهُنَّ) قَارَنَ انْقِصَاءَ عِدَّتِهِنَّ (فَأَمْسِكُوهُنَّ) بَأَنْ تَزَاجِفُوهُنَّ (يَعْرِفُونَ) مِنْ غَيْرِ حِزَارٍ أَوْ قَارُوهُنَّ يَعْرِفُونَ) اَنْزَكُوهُنَّ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهُنَّ وَلَا تَضَارُوهُنَّ بِالْفِرَاجَةِ (وَأَسْهَدُوا حُدُودَ عَدَلٍ مِنْكُمْ عَلَى الْفِرَاجَةِ أَوْ الْفِرَاقِ (وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ) لَا يُلْمِزُهُمْ عَلَيْهِ أَوْ لَهُ (ذَلِكُمْ مَوْعُظُهُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا) مِنْ كَرْبِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ (وَفَذَلِكُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَمْتَسِبُ) يَخْطُرُ بِهَا (وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ) فِي أَمْرِهِ (فَوَحْشِيهِ) كَمَا فِيهِ (إِنَّ اللَّهَ بِأَيْمِ أَمْرِهِ) مُزَادَهُ (وَلِي قِرَاءَةِ بِالْإِحْسَانِ (قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ مَخْرَجًا وَبَيَّضَ) قَدَرًا مِيقَاتًا (وَاللَّائِي) بِهِنَزَةٍ قِيَاءَ وَلَا يَاءَ فِي الْمُؤَبَّحِينَ (يَكُونُ مِنْ الْمُحْيِيضِ) يَمْنَعِي الْخَيْضَ (مِنْ يَسَائِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ) فَكُنْتُمْ فِي عِدَّتِهِنَّ (فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةٌ أَوْ أَرْبَعَةٌ أَوْ خَمْسَةٌ لِكُلِّ أَمْرٍ يَمُضُّ) بِمِضَرٍّ لِعِدَّتِهِنَّ ثَلَاثَةٌ أَشْهُرٌ وَالْمَسَائِلَانِ فِي غَيْرِ الْمَتَوَلَّى عَنْهُنَّ أَزْوَاجَهُنَّ أَمَا لَنْ لِعِدَّتِهِنَّ مَا فِي آيَةِ تَنْزِيلِ بِالنِّسْبَةِ أَرْبَعَةٌ أَشْهُرٌ وَعَشْرًا (وَأُولَاتِ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ) انْقِصَاءَ عِدَّتِهِنَّ مُطْلَقَاتٍ أَوْ مَقُولَى عَنْهُنَّ أَزْوَاجَهُنَّ (أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا) فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ (ذَلِكَ) الْمُنْكَرُ فِي الْعِدَّةِ (أَمَرَ اللَّهُ) حُكْمَهُ (أَنْزَلَهُ الْكِتَابُ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَكْفِرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيَعْظُمَ لَهُ أَجْرًا (أَسْكِنُوهُنَّ) أَيْ الْمُنْطَلَقَاتِ (مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ) أَيْ بَغْضَ مَسَاكِنِكُمْ (مِنْ وَجَدَكُمْ) أَيْ بِعَيْتِكُمْ غُفَّ بَيِّنٌ أَوْ بَدَلٌ مِمَّا قَبْلَهُ بِإِعَادَةِ الْخَارِ وَتَقْدِيرِ مُضَافٍ أَيْ أَفَكَيْتَ سَخَطَكُمْ لَا مَا دُونَهَا (وَلَا تَضَارُوهُنَّ) يُضْعِفُوا عَلَيْهِنَّ) النِّسَابَ فَخَصَّحْنَ إِلَى الْخُرُوجِ أَوْ الثَّقَفَةِ فَتَنْتَبِهْنَ مِنْكُمْ (وَإِنْ كُنَّ أُولَاتٍ حَمْلٌ فَأَقْبِعُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ) أُولَادَكُمْ مِنْهُنَّ (فَأَكُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ) عَلَى الْإِرْضَاعِ (وَأَكُوهُنَّ أَيْتُهُنَّ) وَتَنْبَهْنَ (يَعْرِفُونَ) بِخَبِيرٍ فِي حَقِّ الْأَوْلَادِ بِالتَّوَلَّى عَلَى آخِرِ مَقْلُومٍ عَلَى الْإِرْضَاعِ (وَإِنْ تَعَاوَرْتُمْ) تَعَاوَيْتُمْ فِي الْإِرْضَاعِ فَانْتَبَهَ الْأَبَ مِنَ الْأَجْزَةِ وَالْأُمُّ مِنْ فَعْلِهِ (فَسَتَرْتُمْ لَهُ) يَلْزَبُ (أُخْرَى) وَلَا تُكْرَهُ الْأُمُّ عَلَى إِرْضَاعِهِ (يُنْفِقُ) عَلَى الْمُنْطَلَقَاتِ وَالْمُرْضِعَاتِ (كُسُوعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِّرَ) حَقٌّ (عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاكَ) أَغْطَاهُ (اللَّهُ) عَلَى قَدَرِهِ (وَلَا يَكْلِفُ اللَّهُ نَفْسًا) أَلَا مَا آتَاهَا سَيِّئًا (يَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا) وَقَدْ جَعَلَهُ بِالْفَتْوحِ

ترجمه: شروع کوم د الله په نوم سره چې ډیر مهربانه او ډیر رحم والا دي، اې نبی ﷺ مراد د حضور ﷺ امتیان دی د روستو قرینې د وجې نه د جمع مخاطب صیغه ده، یا ددې نه پس قل لهم محذوف دي، (اې نبی ﷺ) تاسو مسلمانانو ته اوواین، چې کله تاسو خپلو ښځو ته طلاق ورکوئ، یعنی طلاق ورکول غواړئ، نو تاسو هغوی ته طلاق د عدت په د شروع په وخت کېنې ورکړئ په داسې طریقه چې طلاق په داسې طهر کېنې وی، چې په هغې کېنې مو نژدې والې (وې) نه وی کړې، د حضور ﷺ دا تفسیر کولو د وجې نه، رواه الشیخان، او تاسو عدت یاد ساتئ، دې د پاره چې د عدت د پوره کېدو نه مخکېنې تاسو رجوع او کړئ، او د الله نه ویرېئ کوم چې ستاسو رب دي، د هغه په امر او نهی کېنې د هغه اطاعت کوئ، او دې ښځو لره د هغوی د کورونو نه مه اوباسئ، او نه دې هغوی پخپله د هغې نه

اوچی، تردی چې د هغوی عدت پوره شی، مگر داچې هغوی ښکاره یې حیائی اوکړی، زنا،
 وغیره، د یاء په فتحې او کسرې سره، یعنی ظاهر یا ظاهرونکې وی، نو په دوی باندې د
 حدود قانمولو د پاره دې دوی اوباسلې شی، دا ذکر شوې ټول د الله مقرر شوی احکام دی،
 کوم کس چې د الله د حدودو نه تجاوز وکړو هغه په خپل ځان باندې ظلم وکړو، تاته څه پته ده چې
 کیدې شی الله تعالی ددې طلاق نه پس د مراجعت څه صورت رااویاسی، په دې صورت کښې
 چې طلاق یو یا دوه وی، بیاچې کله هغه طلاق شوې ښځه، خپل عدت پوره کیدو ته اورسی،
 یعنی د هغې عدت په ختمیدو شی، نو هغوی د قاعدې مطابق بغیر د ضرر رسیولو نه
 رجعت کولو سره، په نکاح کښې اوساتی، یا د قاعدې مطابق هغوی پریدئ، یعنی هغوی
 پریدئ چې د هغوی عدت پوره شی، او بار بار رجعت کولو سره هغوی ته تکلیف مه
 ورکړئ، په رجوع کولو، او په خپل مینځ کښې دوه معتبر کسان گواهان جوړ کړئ، او تاسو
 بالکل صحیح بغیر د رعایت نه د الله د پاره گواهی ورکړئ، او ستاسو اراده د چاته نه د فاندې
 رسولو وی او نه چا ته د نقصان رسولو، په دې مضمون سره هغه کس ته نصیحت کیږی کوم
 چې په الله باندې او د قیامت په ورځ باندې ایمان لری، او کوم کس چې د الله نه ویرېږی، الله د هغه
 خلاصی لار رااویاسی، یعنی د دنیا او د آخرت د تکلیف نه، او هغه ته داسې ځانې نه رزق
 ورکوی د کوم ځانې نه چې د هغه گمان هم نه وی، یعنی د هغه په زړه کښې خیال هم نه وی، کوم
 کس چې په خپلو کارونو کښې په الله باندې بهر وسه ساتی، نو د هغه د پاره الله کافی دی، الله په
 خپل کار یعنی خپل مراد پوره کول خامخا کوی، او په یو قراحت کښې په اضافت سره دې،
 الله تعالی د هر څیز مثلاً فراخی او سختوالې، تنگ والی یو وخت مقرر کړې دي، او ستاسو
 هغه بیسیانې کومې چې د حیض نه ناامیده شوې دی، واللأنتی، کښې همزه، او یاء او بغیر د یاء
 نه، که تاسو ته د هغوی د عدت باره کښې شک وی نو د هغوی عدت درې میاشتې دی، او دغه
 شان هغه ښځې کومو ته چې د ماشوم والی د وجې نه حیض نه دې راغلې، د هغوی عدت درې
 میاشتې دی، مذکوره دواړه مسئلې د هغه ښځو په باره کښې دی چې د کومو ښځو چې
 خاوندان نه وی وفات شوې، اوس هغه ښځې چه د چا خاوندان وفات شوې دی نو ددې
 ښځو عدت هغه دې چې د هغې ذکر یزین بانفسه اربعه اشهر وعمر اکښې ذکر دې او د حامله
 ښځو عدت، که مطلقات وی او که موقوفی عنهن اوجهن، د هغوی حمل پیدا کیدل دی، او کوم
 کس چې د الله نه ویرېږی الله به د هغه په هر کار کښې په دنیا او آخرت کښې آسانی پیدا کړی، د
 عدت باره کښې چې کوم ذکر اوشو دا د الله حکم دی، کوم ئې چې تاسو ته رالېږي دي، کوم
 کس چې د الله نه ویرېږی الله تعالی به د هغه گناهونه لرې کړی، او هغه ته به اجر عظیم ورکړی، تاسو
 دغه مطلقه ښځو ته د خپل وس مطابق د اوسیدو ځانې ورکړئ کوم ځانې چې تاسو اوسیږئ،
 یعنی د خپل گنجائش مطابق نه چې ددې نه کم، او په کور کښې په دوی باندې تنگی

کولو سرہ دوی ته تکلیف مه ورکوی، چې هغوی په وتلو یا نفقه باندې مجبوره شی، او ستاسو د خوا نه اوخی، او که دا مطلقه حاملې وی نو د ماشوم پیدا کیدو پورې دوی ته خرجه ورکوی، بیا هغه ښځې «د مودې نه پس» ستاسو اولاد ته پي ورکړی، نو تاسو هغوی ته د پي ورکولو اجرت وکړی، او په خپل مینځ کښې د اولاد په حق کښې په مناسب توگه باندې مشوره کوئ، د پي ورکولو په معروف اجرت باندې اتفاق کولو سره، او که تاسو د پي ورکولو په معامله کښې خپل مینځ کښې اختلاف (تنگی) اوکړئ، او پلار د اجرت ورکولو نھاو مور د پي ورکولو نه منع شی، نو د پلار د پاره به بله ښځه ماشوم ته پي ورکړی، او په مطلقاتو او مرضعاتو باندې د خپل وسعت مناسب خرچ کول پکار دی، او چاته چې الله روزی تنگ کړې ده هغه ته پکار دی چې الله ده ته څومره مال ورکړې دې د هغې نه خرچ کړی، الله تعالی ددې نه زیات څوک مکلف کوی نه، څومره چې ئې هغه ته ورکړې وی، الله تعالی به ډیر زړه تنگی نه پس فراخی ورکړی، او بې شبکه هغه د فتوحاتو نه پس هم داسې اوکړل.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: بقرينة ما بعده: د مابعد نه مراد إذا طلعت النساء دې، ځکه چې په دې کښې د جمع صیغه استعمال شوې ده، چې د هغې نه مراد امت دې، او دا هم کیدې شی چې خطاب حضور ﷺ ته وی، او د طلقتم د جمع صیغه د تعظیم د پاره راوړلې شوې وی، او د قل لمر سره د احتمال ثانی بیان دې.

قوله: أرادت الطلاق: ددې عبارت د اضافې مقصد د یوې شېبې ازاله کول دی، شبهه دا ده چې إذا طلعت النساء طلعت کښې ترتب الفی علی نفسه لازم راځی، او دا تحصیل د حاصل دې، ځکه چې د خیز حمل په خپل ځان باندې صحیح نه دې؟ ددې شبهه دفع کولو د پاره مفسر علام د أرادت الطلاق اضافه اوکړه، چې ترتب الفی علی نفسه لازم رانشی.

قوله: لاولها: آی فی أول العدة یعنی د عدت په اول وخت کښې او د عدت وخت د امام شافعی، امام مالک رحمهما الله په نیز د طهر وخت دې، مطلب دا دې چې په اول طهر کوم کښې چه قریت نه وی شوې طلاق ورکړی، دا تفسیر د امام شافعی د مسلک مطابق دې.

قوله: بینت أو بینة: دا د مینه بصر الما ویکرم الما د قرات تشریح ده بینت د فتحې په صورت کښې، او بینة د کسرې په صورت کښې.

قوله: احتفظوها: آی احتفظوا وکرم الما، یعنی هغه وخت یاد ساتن چې په کوم وخت کښې طلاق واقع شوې دې.

قوله: ذکر موعظه به: آی المذکور من أول السورة الى هنا.

قوله: ومن يتق الله يجعل له مخرجاً: دا د احکام نساء پہ مينخ کنبی جملہ معترضہ دہ.

قوله: وفي قراءة بالإضافة: أي بالمرء

قوله: واللاتي: مبتدأ دہ، او فعدتہن ددی خبر

قوله: ان ارتبتم: شرط دې، او ددی جواب محذوف دې، أي فاعلموا لهما ثلثة أشهر، او

جواب شرط جملہ معترضہ دہ، او دا ہم کیدی شی چی فعدتہن جواب شرط وی.

قوله: اولات الاحمال: مبتدأ دہ، اجلهن مبتدأ ثانی دہ.

قوله: ان يرضعن: د مبتدأ ثانی خبر دې، او مبتدأ ثانی د خپل خبر سرہ د مبتدأ اول د

پارہ خبر شو.

[یا تونہ: ۸-۱۲]

(وَكَايْنِ) هِي كَافُ الْخَزَرِ دَخَلَتْ عَلَى أَبِي يَمْنَى كَمْ (مِنْ قَرْيَةٍ) أَيْ وَكَبِيرٍ مِنَ الْقُرَى (عَثَتْ) غَضَبَتْ يَمْنَى أَخْلَقَ (عَنْ أَمْرِئِمَها وَوَسَّلَهُ فَحَاسَبَتَاهَا) فِي الْآخِرَةِ وَإِنْ لَمْ تَجِدْ لِيَحْتَقِلْ وَفَوْعَهَا (جَسَاسًا شَدِيدًا وَعَدَّتَابَهَا عَذَابًا تُكْرَهُ) يَسْكُونُ الْكَافَ وَضَعَهَا لَطِيفًا وَمَوْ عَذَابُ النَّارِ قَدْ أَقْبَتْ وَيَالَ أَمْرَهَا) غَوِيَتْهُ (وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرَهَا خَيْرًا) وَهَلَاكًا (أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا) تَكْرِيرُ الْوَعْدِ تَوْجِيْدٌ (فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ) اصْنَبِ الْقَوْلِ (الَّذِينَ آمَنُوا) نَفَتْ لِلْمَنَادَى أَوْ بَيَانٍ لَهُ (قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا) هُوَ الْقُرْآنُ (رَسُولًا) أَيْ مُخَصَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ منصوب بفعل مقدر أي وارسل (يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مَبِينَاتٍ) يَفْتَحُ إِلَيْهِ وَيَكْشُرُهَا كَمَا تَقْلَمُ (لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) بَعْدَ مَجِيءِ الذِّكْرِ وَالرَّسُولِ (مِنَ الظُّلُمَاتِ) الْكُفْرِ الَّذِي كَانُوا عَلَيْهِ (إِلَى النُّورِ) الْإِيمَانِ الَّذِي قَامَ بِهِمْ بَعْدَ الْكُفْرِ (وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ) وَفِي قِرَاءَةٍ بِالنُّونِ (جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا) أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ يَرْقًا هُوَ يَرْقُ النَّجَّةَ الَّتِي لَا يَنْقَطِعُ نَيْمُهَا (اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ) يَمْنَى مَنَعَ أَرْضِينَ (يَنْزِلُ الْأَمْسُ الْوُحْيِ) (يَبَيِّنُ) بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَنْزِلُ بِهِ جِبْرِيلُ مِنَ السَّمَاءِ السَّابِقَةِ إِلَى الْأَرْضِ السَّابِقَةِ (لِيَتْلُوا) مُتَّفَقٌ بِمُخْلَوِّهِ أَيْ اغْلَمَكُم بِذَلِكَ الْخَلْقِ وَالْإِنْتِهَالِ (إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا

ترجمہ: او دیر کلی، کاین کنبی کاف حرف جار دې، کوم چی ای باندې داخل دې، د کهر په معنی کنبی دې، چی د هغې اوسیدونکو د خپل رب او د خپل رسول نافرمانی او کره نومونه د هغوی په آخرت کنبی سخته محاسبه او کره، او سخت عذاب مو ورکړو، اگر چه آخرت خو اوس لا واقع شوې نه دې خو د یقینی الوقوع د وجې نه په ماضی سره تعبیر او کړې شو. نُکْرًا د کاف په سکون او ضمی سره، په معنی د سخت (شدید)، او هغه د اور عذاب دې، نو

هغوی د خپلو کرو مژه او شکله، یعنی خپل انجام ته اورسیدل او دوی کار انجام تاوان او هلاکت شو، الله تعالی ددوی د پاره سخت عذاب تیار کړې دي، د وعید تکرار د تاکید د پاره دي نو د الله نه اوریږئ، اې عقلمندو ایمان والا، الذین آمنوا د منادی صفت یا ددې بیان دي، یقیناً الله تعالی ستاسو طرف ته ذکر (قرآن) نازل کړې دي، رسول الله ﷺ یعنی محمد ﷺ چې رااولیږلو، رسولاً د فعل مقدر یعنی د ارسل د وجې نه منصوب دي، هغه تاسو ته د الله تعالی ښکاره ایتونه اوروی، مبینت، د یاه په فتحې او کسرې سره، څنگه چې مخکې تیر شول، دي د پاره چې هغه خلقو لره چې چا ایمان راوړو او نیک عملونه ئې اوکړل د ذکر او د رسول الله ﷺ دراتلو نه پس د کفر د تیارو نه په کومو کښې چې هغوی وو د نور یعنی د هغه ایمان په کوم چې هغوی د کفر نه پس قائم دی، طرف ته رااوباسی، او کوم کس چې په الله باندې ایمان راوړی او نیک عمل اوکړی، الله به هغه په داسې باغونو کښې داخل کړی، چې په هغې کښې به نېرونه جاری وی، او په یو قراحت کښې به نون سره دي، په هغې کښې به همیشه اوسیږی، بې شکه الله تعالی هغه ته بهترین رزق ورکړې دي، او هغه د جنت رزق دي، چې د هغې نعمتونه چرې ختمیدونکې نه دی، الله هغه ذات دي چا چې اووه اسمانونه جوړ کړل، او ددې مثل زمکې هم، یعنی اووه زمکې، وحی ددې یعنی د اسمانونو او د زمکو په مینځ کښې نازلېږی، جبرئیل علیه السلام دا د اووم آسمان نه اوومې زمکې ته راوړوی، چې تاسو ته پته اولگی چې الله په هر څیز باندې قادر دي، او الله تعالی هر څیز د علم په اعتبار سره گیر کړې دي، (یعنی د هغه علم پرې احاطه کړې ده).

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: وکاین من قرية عنت من امرها ورسله: دا کلام مستانف دي، د فتحې د وعدې د تصدیق د پاره راوړلې شوې دي،

کاین خبریه، معنی کړدې، من قرية کاین تمیز دي، کاین د مبتدا کیدو د وجې نه د رفع په محل کښې دي، او عنت ددې خبر دي

قوله: عنت: د اعرضت معنی ته متضمن کیدو د وجې نه متعدی یې دي.

قوله: یعنی أهلها: قرية وخیلو سره اهل قرية مراد اخستلې شوې دي، په دې کښې حذف د مضاف طرف ته اشاره ده، او د مجاز مرسل د قبیلې دي، علاقه د حال او د محل دي، یعنی محل وخیلو سره حال مراد اخستلې شوې دي.

قوله: لیتحققن ووعیاً: ددې عبارت د اضافي مقصد د یو اعتراض جواب کول دي.

اعتراض: جزاء سزا او حساب و کتاب به په آخرت کښې وی، بیا حاکمها د ماضی

صیغې سره د تعبیر کولو څه مقصد دی؟

جواب: د حساب وقوع چونکه یقینی ده، ځکه چې د ماضی په صیغې سره تعبیر اوکړو، یعنی ددې واقع کیدل داسې یقینی دی څنګه چې د ماضی واقع کیدل یقینی وی، یا ځکه چې د الله په علم ازلی کښې ددې فیصله شوې ده.

هوله: تکریر الوعد توکید: یعنی مذکور څلورو جملو کښې وعید د تاکید د پاره مکرر راوړلې شوې دي، هغه څلور جملې دي ① هاسبا، ② وعلیها ها، ③ لذلک وبال امرها، ④ وکان عاقبة امرها عمر.

هوله: اویسان: بیان نه مراد عطف بیان دي.

هوله: مبینات: دا د آیات نه حال دي، د فتحې په صورت کښې، الله دا واضح کړل، د کسري په صورت کښې، هغه پخپله واضح دی.

[۶۶] سورة التحريم

سورة التحريم مدنية الفتا عشرة اية

سورة التحريم مدنی دي، په دې کښې دولس آیاتونه دي.

[آیاتونه: ۱-۷]

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ، مِنْ أَنْتَكَ مَارِئَةُ الْفَيْطَةِ لَمَّا وَافَقَهَا فِي بَيْتِ خَفْصَةَ وَكَانَتْ غَايَةِ لُجَاءَتْ وَشَقَّ عَلَيْهَا تَخُونُ ذَلِكَ فِي بَيْتِهَا وَعَلَى فِرَاشِهَا حَيْثُ قُلْتُ هِيَ حَرَامٌ عَلَيَّ (تَبْتَكِي) بِتَحْرِيمِهَا (مَرْضَاتُ أَزْوَاجِكَ) أَيِ رِضَاهُنَّ (وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ) غَفَرَ لَكَ هَذَا التَّخْرِيمَ (قَدْ قَرَضَ اللَّهُ) خَرَجَ (لَكُمْ) مَخِيلَةً أَيْمَانَكُمْ فَنَحْلِلُهَا بِالْمُكَافَرَةِ الْمَذْكُورَةِ فِي سُورَةِ الْفَاتَةِ وَمِنَ الْأَيْمَانِ تَخْرِيمُ الْأَمَةِ وَهَلْ كَفَّرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُقَابِلَ أَغْتَقَ رَقَبَةً فِي تَخْرِيمِ مَارِئَةٍ وَقَالَ الْحَسَنُ لَمْ يَكْفُرْ لِأَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَغْفُورٌ لَهُ (وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ) نَاصِرَكُمْ (وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ) اذْكُرْ (إِذَا سَأَلَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ) مِنْ خَفْصَةَ (حَدِيثًا) هُوَ تَخْرِيمِ مَارِئَةٍ وَقَالَ لَهَا لَا تُفْسِدِيهِ (فَلَمَّا تَبَأَتْ بِهِ) عَائِشَةُ ظَنَّتْ مِنْهَا أَنْ لَا يَخْرُجَ فِي ذَلِكَ (وَأُظْهِرَهُ اللَّهُ) أَطْلَعَهُ (عَلَيْهِ) عَلَى الْفِتْنَةِ (وَعَرَفَ بَعْضَهُ) بِخَفْصَةَ (وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضِ) تَكْرُمًا مِنْهُ (فَلَمَّا تَبَأَهَا بِهِ) قَالَتْ مَنْ أَتَيْكَ هَذَا قَالَ تَبَأَنِي الْعَلِيمُ الْقَوِيمُ أَيِ اللَّهِ (إِنْ تَبَوَّأَ) أَيِ خَفْصَةَ وَعَائِشَةَ (إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَفَتْ قُلُوبُكُمْ) مَالَتْ إِلَى تَخْرِيمِ مَارِئَةٍ أَيِ سَرَّحَتْ ذَلِكَ مَعَ كَرَاهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ وَذَلِكَ ذَنْبٌ وَجَوَابُ الشَّرْطِ مَغْلُوفٌ أَيِ تَقْلِيلًا وَأُطْلِقَ قُلُوبٌ عَلَى قَلْبَيْنِ وَلَمْ يَغْتَرِ بِهِ لِاسْتِقْبَالِ الْخَفْعِ بَيْنَ قَتِينَتَيْنِ فِيمَا هُوَ كَالْمَكِيلَةِ الْوَاحِدَةِ (وَرَأَى تَطَاهَرًا) لِإِذْغَامِ الشَّاءِ الثَّانِيَةِ فِي الْأَصْلِ فِي الطَّاءِ وَفِي قِرَاءَةِ بِدُونِهَا تَتَغَاوَنَ (عَلَيْهِ) أَيِ النَّبِيِّ فِيمَا يَنْكُرُهُ (إِقْرَأَنَّ اللَّهُ هُوَ) فَهَلْ (مَوْلَاةٌ) نَاصِرُهُ (وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ) أَيْ بَنُو بَكْرٍ وَغَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَغْلُوفٌ عَلَى تَحَلُّ اسْمِ إِنْ فَيَكُونُونَ نَاصِرِيهِ (وَالْمَلَائِكَةُ بِمَعْدِ ذَلِكَ) بَعْدَ نَصْرِ اللَّهِ وَالْمُذَكَّورِينَ

(ظہیر) ظہراء اغوان لہ فی نصرہ غلغلتا عسی ربہ ان ینصركن) اے ظلیق التھی ازواجہ (ان ینصركن) بالشدید والثغیف (ازواجاً حوراً منکُن) خبر عسی والجنلة جواب الشرط ولم یفعل التبدیل لیفعل ولوع الشرط (مُحَلَّات) مغزیت بالإسلام (مُؤَمِّنَات) مخلصات (قَاتِلَات) طبعیات (ثَائِلَات) عایدات سائنات صامت او مهاجرات (نہیات وایکرا) (یا ایہا الذین آمنوا) افسموا وأهلیکم بالخیل علی طاعة الله (نارا وکودھا الناس) الکفار (والجبارۃ) کاضانیہم منھا یعنی ائھا مغرطۃ الخزانۃ تنقد ہما ذکر لا تخر الثنیۃ تنقد بالخطب ونحوہ (علیہا ملائکہ) خزینہا عذبتہم بسعۃ عشر کما سبائی فی المذکر (علاط) من غلط القلب (شداد) فی التیش (لا یحسون) اللہ ما أمرہم بدل من الجلالۃ ائی لا یحسون اثر اللہ (وکلکون ما یأمرون) تاکید والآیۃ تخویف للمؤمنین عن الارتداد وللفاسقین الظلمین بالیسیتہم لود قلوبہم (یا ایہا الذین کفروا لا تعتذروا لیوم) یقال لہم ذلک عند دخولہم النار ائی لائۃ لا ینفعکم (ایھا مجرون ما کنتم تعملون) ائی جزاء

ترجمہ: شروع کوم د اللہ پہ نوم سرہ چي ڊير مہریانہ او ڊير رحم کولو والادي، اي نبي ﷺ اتاسو ولي حراموی هغه حیز کوم چي اللہ ستاسو ڊ پاره حلال کړي دي، ؟ یعنی وینزه ماریه قبطیه ﷺ چي کله حضور پاک ﷺ د حفصه ﷺ په کور کښې هغې سره قریت اوکړو، او حفصه ﷺ موجود نه وه، اچانک هغه راغله، او هغې باندې دا خبره بده اولگیده، دغه وخت حضور ﷺ هی حرامه علی (هغه په ماباندې حرام ده) اوفرمانیل، ددې حرامولو سره د خپلو بیبیانو د خوشحالولو ډ پاره، اللہ بخښي والا او مہریانہ دي، ستاسو ﷺ دا حرام والي نې معاف کړو، یقینا اللہ تعالی ستاسو قسمونه لره کفارہ ورکولو سره، چي د هغې ذکر په سورۃ مائده کښې دي، پرانیستل فرض مشروع کړي دي، او وینزو په خان باندې حرامول هم په قسم کښې داخل دي، آیا حضور ﷺ کفارہ ورکړه؟ یا نې ورنکړه، مقاتل وئیلی دی چي حضور ﷺ د ماریه ﷺ د حراموالی په سلسله کښې یو غلام ازاد کړو، او حسن وئیلی دی چي حضور ﷺ کفارہ ورنکړه، ځکه چي حضور ﷺ خو د مخکښې نه بخښلي شوي دي، اللہ تعالی ستاسو کارساز دي، او هم هغه حکمت والادي، او یاد کړه هغه وخت چي کله حضور ﷺ خپلو بیبیانو او هغه حفصه ﷺ وه ته په پته یوه خبره اوکړه، او هغه د ماریه قبطیه د حراموالی خبره وه، او حضور ﷺ حفصه ﷺ ته دا هم اووئیل چي دې راز لره مه ښکاره کړه، خو هغې حضرت عائشه ﷺ ته خبر ورکړو، دا نې اوگنړل چي په دې کښې څه حرج نشته، او اللہ تعالی خپل نبي ﷺ ددې خبرې نه خبردار کړي وو، نو نبي ﷺ حفصه ﷺ ته لپه شان خبره خو اوکړه او لپه نې پریخودله، د حضور ﷺ د کرم او د ښو اخلاقو د وچي نه نو پیغمبر هغه یی یی ته دا خبره اوکړه، نو هغې اووئیل چي تاسو ته دا خبر چا درکړي دي؟ حضور ﷺ

اور فرمائیل چې ماته خبردار، ډیر علم لرونکی خبر راګرې دې، اې حفصه او عائشه رضی اللہ عنہما که تاسو دواړه الله ته توبه اویاسئ، نو دا بهتر ده یقیناً ستاسو د دواړو زړونو ته ماریه رضی اللہ عنہما حرام والی طرف ته مائله شوی دی، یعنی هغوی دې تحریم سره خوشحاله شوې، حالانکه حضور صلی اللہ علیہ وسلم ته دا خبره خوښه نه شوه، او دا خبره ګناه ده، او جواب شرط محذوف دې، أبی قلین او په قلبین باندې نې د قلوب اطلاق او کړو، دواړه نې تشبیه سره تعبیر نکړل، د دوو تشبیه د کلمه واحد په شان، د جمع ثقیل کیدو د وجې نه، او که تاسو دواړه د نبی صلی اللہ علیہ وسلم په خلاف په هغه خیز کښې کوم چې نبی صلی اللہ علیہ وسلم نه خوښوی، مدد او کړئ، نو الله تعالی د هغه مددگار دې. هو ضمیر فصل دې، او جبرئیل او میک عمل والا ابو بکر و عمر و عثمان و جبرئیل و صالح المؤمنون د ان د اسم په محل باندې عطف دې، نو دا ټول د حضور صلی اللہ علیہ وسلم مددګاران دی، او الله او د مذکورینو د مدد نه علاوه فرشتې د هغه مددګارانې دی، یعنی ستاسو په مقابله کښې د هغه مددګار دی، که نبی صلی اللہ علیہ وسلم تاسو ته طلاق درکړی یعنی خپلو بیبیانو ته طلاق ورکړی، نو ډیر زړه هغه ته د هغه رب ستاسو په عوض ستاسو نه ډیر بڼې بیبیانې ورکړی، یدله دال په تخفیف او تشدید سره دې، أرواحه د عسی خبر او جمله جواب شرط دې، او د شرط د نه واقع کیدو د وجې تبدیلی راغله، کومې په چې اسلام راوړونکې وی، توبه کونکې، عبادت کونکې، روژې نیونکې، هجرت کونکې وی واده کړې وی او ناواده کړې په وی، اې ایمان والو، خپل ځان او خپل خاندان د الله په اطاعت باندې آماده کولو سره د جهنم د اور نه بچ کړئ، چې د هغې خشاک کافر انسانان دی، او کانړی دی، لکه دکانړی بتان، یعنی جهنم سخت حرارت والا دې، کوم چې په مذکور خیزونو باندې بلولې شی، نه چې د دنیا اور کوم چې په لرګی وغیره سره بلولې شی، چې د هغې نگرانې سخت زړه والا فرشتې دی، چې د هغوی تعداد نورلس دې، څنګه چې په سورۃ مدثر کښې راروان دی، غلاطاد غلط القلب نه ماخوځ دې، او د نیولو په اعتبار سره سختې دی، چې هغوی ته کوم حکم الله تعالی ورکوی د هغې نافرمانی نه کوی، ما أمر الله د لفظ الله نه بدل دې، مطلب دا چې هغوی د الله نافرمانی نه کوی، بلکه چې د کومې خبرې حکم ورته کولې شی نو هغه کوی، دا تاکید دې، او دا ایت مومنانو لره د ارتداد نه، او په زړه سره نه بلکه په ژبې سره ایمان راوړونکی منافقانو د باره، بیړول دی، اې کافرانو ائ تاسو عذر بهانه مه کوئ، دوی ته به دا خبره دوزخ ته د داخلیدو په وخت کولې شی، دا ځکه چې عذر او معذرت په هغه ورځ دوی ته څه فائده نه ورکوی، تاسو ته صرف ستاسو د کړو بدله درکولې شی.

د قيوداتو فوائد او تسهيل

د سورة تحريم دويم نوم سورة النبي ﷺ دي.

قوله: مارية البطيّة: دا هغه وينزه ده کومه چې د مصر بادشاه مقوقس د حضور ﷺ په خدمت کښې پيش کړې وه، دا واقعه په اوومه هجري کښې راغلې وه، او هم ددې د بطن نه په ذی الحجة اتمه هجري کښې د حضور ﷺ خوښې ابراهيم (ع) پيدا شوې وو.

قوله: تحلة: کولاول، حلال کول، د حلل مصدر دي.

قوله: جواب الشرط محذوف: ان تتوبا شرط دي، فلو صفت فلو کما علت د شرط دي، يعني توبه ځکه او کړئ چې ستاسو زړونه د حق نه غير حق طرف نه اوريدلي دي، جواب د شرط تقبلا محذوف دي، يعني که تاسو توبه او کړئ نو توبه به قبوله کړې شي، کما صرح به الصرح العلامة، بعضې حضراتو لکن غير الکه جزاء محذوف منلې ده.

قوله: أطلق قلوب على قلبين: الفخ

سوال: قلوب کښې د تشنيې په ځانې قلوب استعمال شوې دي، حالانکه د قياس تقاضه قلبا کما وو، ځکه چې د دوو کسانو دوه زړونه وي؟

جواب: مثل کلمه واحده کښې د دوو تشنيو اجتماع ثقیل کيدو د وجې نه قلوب جمع راوړلې شوې ده.

سوال: مثل کلمة واحدة تي ولي او فرمائيل نه چې کلمه واحده؟

جواب: مضاف او مضاف اليه په حقيقت کښې دوه کلمې دي، خو د شدت اتصال د وجې نه په مثل کلمة واحدة شميرلې شي.

قوله: فإن الله هو مولا: دا د شرط جزاء محذوف علت دي، هغه به د مدد نه ځکه نه محروميږي ځکه چې الله د هغه مولا او ناصر دي.

قوله: صالمة: اسم جنس دي، د دې اطلاق په واحد تشنيه جمع ټولو باندې کيږي، ځکه ددې صفت المؤمنون راوړل صحيح دي، په کتاب کښې مذکوره ترکيب نه علاوه دا صورت هم جائز دي چې جبرئيل (ع) او د دې معطوفات مبتدا وي، او ظهور عمق ظهوره د مبتدا خبر دي.

سوال: خبر مفرد دي، او مبتدا جمع ده، دا جائز نه دی؟

جواب: ظهور د فعيل په وزن دي، په دې وزن کښې واحد، تشنيه، او جمع ټول برابر وي.

قوله: خبر عسی: ان يبدله لهما غيرا ممکن د عسی خبر دي، او به د عسی اسم دي، عسی د

بہ ددوی مخکنی او ددوی بنی ارج تہ مندی وہی، د اللہ نہ یہ دعاء کوی، یقولون جملہ مستانفہ
 دہ، ای زمونہ پروردگارہ تہ زمونہ دے نور لہ جنت تہ رسیدو پورے باقی اوساتہ، او د
 منافقانو نور بہ مہ شی، او ای زمونہ پروردگارہ تہ زمونہ بخشنہ او کرہ، یہ شکہ تہ یہ ہر غیر
 باندی قادر ہی، ای نبی ﷺ تاسو د کافرانو سرہ د تورے بہ ذریعہ او د منافقانو سرہ د شی او د
 دلیل بہ ذریعہ جہاد او کری، او بہ غصہ کولو سرہ او پد رتلو سرہ پد دوی باندی سختی او کری،
 ددوی د اوسیدو خانی جہنم دے، او ہفہ خرابہ تہکانہ دہ، او اللہ تعالیٰ د نوح او د لوط (علیہما
 السلام) دیسانو مثال بیان فرمائی لی دے، او دا دوارہ زمونہ پد بندگانو کنبی د دوو نیکو بندگانو
 پد نکاح کنبی وے، دے دوارو ددوی بہ دین کنبی، چے کفر نہی او کرو خیانت نہی او کرو، د نوح
 ﷺ بی بی چے د ہفہ نوم و اہلہ وو، خپل قوم تہ بہ نہی و نیل چے دا خما خاوند پاگل
 دے، او د لوط ﷺ بی بی چے د ہفہ نوم و اعلہ وو، خپل قوم تہ بہ نہی د لوط ﷺ د
 میلمنو خبر ورکولو، چے کلہ بہ د شبی راغلل نو اور بہ نہی بل کرو، او د ورخی بہ نہی
 لوگے کولو، نوح ﷺ او لوط ﷺ ددوی نہ د اللہ عذاب پد لری کولو کنبی ددوی پد کار رانغلل،
 دوی تہ بہ حکم او کری شی، چے قوم نوح او قوم لوط ﷺ کنبی دا خلیلو و نکو کافرانو سرہ پد
 دوزخ کنبی داخل شی، او اللہ تعالیٰ د ایمان والو د پارہ د فرعون د بی بی مثال بیان کرو، کومے
 چے پد موسیٰ ﷺ باندی ایمان راوړی وو، او د ہفہ نوم اسیہ وو، او فرعون بہ د ہفہ
 لاسونو او خپو کنبی میخونہ تک وھلو سرہ سزا ورکولہ، او د ہفہ پد سینہ باندی بہ نہی
 درون وزن ایخودلو، او ہفہ بہ نہی نمر تہ مخامخ کرہ، او کومو خلقو تہ نہی چہ حوالہ کری
 وہ کلہ چے ہغوی جدا شول نو فرشتو بہ پد ہفہ باندی سوړی او کرو۔ چے کلہ ہفہ د
 عذاب پد حالت کنبی دعاء او کرہ ای خما پروردگارہ تہ حمدا د پارہ پد جنت کنبی کور سرہ محاشی
 چوړ کرہ، نو اللہ تعالیٰ ددے د پارہ پردے او چتے کری، چے ہفہ سرہ دے خپل کور پد جنت
 کنبی اولیدلو، چے پد دے سزا برداشت کول د ہفہ د پارہ آسان شو، او ماد فرعون او د ہفہ
 د عمل نہ یعنی د ہفہ د سزا نہ پچ کرہ، او ماد ہفہ د ظالم قوم نہ یعنی د ہفہ د ہم مذہب خلقو
 نہ پچ اوساتہ، نو اللہ تعالیٰ ددے روح قبض کرو، او ابن کیسان و نیلی دی چے ہفہ ژوند
 نہی جنت طرف تہ اچتہ کری شو، نو ہلتہ ہفہ خوراک او خکا کوی، او مثال نہی بیان
 کرو، د مریم بنت عمران ددے عطف پد لہر افرعون باندی دے، چے ہفہ د خپل ناموس (عزت)
 حفاظت او کرو، بیا مونہ د خپل طرف نہ پد ہفہ کنبی روح پوک وھلو (واچولو)، یعنی جبرئیل
 ﷺ د ہفہ پد گریبان کنبی پوک وھلو، اللہ تعالیٰ د جبرئیل ﷺ فعل لہ خلقت ورکرو،
 نو دغہ شان پد ہفہ (عیسیٰ ﷺ) باندی حاملہ شو، او ہفہ د خپل رب د خیرو شریعت او د
 ہفہ د نازل شوی کتابونو تصدیق او کرو، او ہفہ د عبادت گزار خلقو نہ وہ۔

دقیوداتو فوائد او تسہیل

قوله: نصوحاً: د نون پہ فتحی سرہ، د مبالغی صیغہ دہ، بروزن شکور، د توبہ صفت دی، یعنی انتہائی خالصہ توبہ، او د نون پہ ضمی سرہ، مصدر دی لکہ نصم نصحاً و نصوحاً، پہ دی صورت کنہی پہ د توبہ صفت مبالغۂ وی، او د وعدیل د قبیلی نہ بہ وی، گنی د مصدر حمل بہ پہ ذات راشی، نصوحاً، د توبہ صفت د اسناد مجازی پہ توگہ باندی دی، گنی پہ حقیقت کنہی نصوحاً د نائب صفت دی۔

قوله: تَرْجِيَةً تَقُمْ: ددی عبارت د اضافی مقصد د یو سوال مقدر جواب دی۔

سوال: دا دی چې عسی د ترجی او د توقع د پارہ استعمالیږی، حالانکہ د الله په کلام کنہی ترجی او توقع نه وی، بلکه یقینی الوقوع وی؟

جواب: د جواب خلاصہ دا ده چې عسی اگرچہ د توقع او ترجی د پارہ استعمالیږی، خو په قرآن کنہی د یقینی الوقوع د پارہ استعمالیږی۔

قوله: يوم لا يخزي الله النبي: يوم یا خو د بدعلمکرم د وجی نہ منصوب دی یا د الذکر فعل محذوف د وجی نہ منصوب دی۔

قوله: والذين آمنوا: یا خو ددی عطف په النبی باندی دی، په دی صورت کنہی بہ وقف په (معہ) باندی وی او نور هم متنی په کلام مستانف وی، په دی صورت کنہی بہ نور هم مبتدا وی، او یسغی بین آیدیم ددی خبر، او دا هم کیدی شی چې نور هم متنی جملہ د حال کیدو د وجی نہ محلا منصوب وی۔

قوله: ضرب الله مثلا: ضرب عطفی حمل متعدی بدو مفعول دی، مثلاً مفعول به ثانی مقدم امرأاً لور مفعول به اول دی، د مفعول به اول مؤخر کولو وجہ دا ده چې مَثَلًا كَمَثَلِ عَذْرَاءٍ عَالِمٍ سرہ د مفعول اول، یعنی د امرأاً لور، لور امرأاً لوط حال بیانولی شی، لهذا مفعول اول مؤخر کړی شو، چې حال او صاحب حال متصل شی۔

قوله: امرأت نوح وامرات لوط: مصحف امام د رسم الخط مطابق امرأة او پردی تاء سرہ لیکلی شوې دی۔

قوله: شفاء: دا په حذف د موصوف سرہ د لفظ مفعول مطلق دی۔ اَمَّا لَمَعْظَمِ الْمُنَافِقِينَ

قوله: لیل: یقینی الوقوع د وجی نہ نہی د ماضی سرہ تعبیر او کړو، او قائل نہی ملائکہ دی۔

قوله: وتعدیه: دا د کلمہ عطف تفسیر دی۔

قوله: ای جبریل: جبریل د روحاً تفسیر دی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[۶۷] سورۃ الملک

سورۃ الملک مکہ ۳۰ ثلاثون ایۃ

سورۃ الملک مکی دی، پہ دی کنبی دیرش آیاتونہ دی

پارہ نمبر- ۲۹ [تَبَارَكَ الَّذِي]

[آیاتونہ: ۱-۱۶]

(تَبَارَكَ) تَنْزِيلٌ عَنْ حِدَاتِ الْمُعَذِّبِينَ (الَّذِي يَبْدِيهِ) فِي تَصْرِفِهِ (الْمَلِكُ) السُّلْطَانُ وَالْقُدْرَةُ (وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) (الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ) فِي الدُّنْيَا (وَالْحَيَاةَ) فِي الْآخِرَةِ أَوْ هُنَا فِي الدُّنْيَا فَالْطَّلُقُ تَفْرُضُ لَهَا الْحَيَاةَ وَهِيَ مَا بُوَ الْإِخْتِسَاسُ وَالْمَوْتُ حَيْثُ أَوْ عَدَمُهَا فَوَلَانِ وَالْخَلْقُ عَلَى الثَّانِي بِمَعْنَى التَّغْيِيرِ (يَبْلُوكُمْ) لِيُخْضِرَكُمْ فِي الْحَيَاةِ (أَيْكُمْ أَحْسَنَ عَمَلًا) أَطْوَعَ لِلَّهِ (وَهُوَ الْعَزِيزُ) فِي انْتِقَامِهِ بِمَنْ غَضَاهُ (الْقُفُوفُ) لِمَنْ تَابَ إِلَيْهِ (الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا) بِنَفْسِهِ فَوْقَ نَفْسٍ مِنْ غَيْرِ مَعَانَةٍ (مَا تَرَى فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ) تَهْنُ أَوْ لِقَبْرِهِمْ (مِنْ تَقَاوُتٍ) ثَنَانٍ وَعَدَمٍ تَنَاسُبٍ (فَارْجِعِ الْبَصَرَ) أَعِذْهُ إِلَى السَّمَاءِ (هَلْ تَرَى) فِيهَا (مِنْ قُطُوبٍ) صُدُوعٍ وَشُقُوفٍ (أَمْ رَأَيْتُ الْمَصْرَ كَرَّتَيْنِ) كَرَّةً بَعْدَ كَرَّةٍ (بِتَغْيِيرٍ) يَرْجِعُ (إِلَيْكَ الْبَصَرَ هَاسِعًا) ذَلِيلًا لِيَقْدَمَ إِذْرَاكَ (غُلٌّ) (وَهُوَ حَيِيٌّ) مُنْقَطِعٌ عَنْ رُؤْيَا غُلٍّ (وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا) انْفَرَجَتْ إِلَى الْأَرْضِ (بِحَصَائِيعٍ) بِخُصُومٍ (وَجَعَلْنَا هَارُوجًا) مَرَاجِمَ (لِلغَيَّاطِينَ) إِذَا اسْتَرْفَوْا الشَّعْخَ بِأَنْ يَنْفَصِلَ شِهَابٌ عَنِ الْكَوْكَبِ كَالْقَلْبِ يُوْحِدُ مِنَ النَّارِ لِيَقْتُلَ الْجَنِّيَ إِنْ يَخْبُلُهُ لَا أَنَّ الْكَوْكَبَ يَزُولُ عَنْ مَكَانِهِ (وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّوِيرِ) النَّارِ الْمُوقَدَةِ (وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابَ جَهَنَّمَ) وَيَلْسُ السَّوِيرِ هِيَ (إِذَا الْفُجَاءُ فِيهَا سَمِعُوا هَاسِعًا) صَوْتًا مُتَكَرِّرًا كَصَوْتِ الْحِنَارِ (وَهُنَّ تَقُوفٌ) تَغْلِي (تَكَادُمُومٌ) وَفَرَى تَتَمَرَّرُ عَلَى الْأَصْلِ تَتَقَطَّعُ (مِنْ الْقَيْظِ) غَضَبًا عَلَى الْكَافِرِ (كَلَّمْنَا الْقَبْرَ فِيهَا قَوِيمٌ) جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ (سَأَلَهُمْ خَزَنَتُنَا) سُؤَالَ تَوْبِخٍ (أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ) رَسُولٌ يُنذِرُكُمْ عَذَابَ اللَّهِ تَعَالَى (قَالُوا بَلَى قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ هُوَ إِلَّا أَنْتُمْ الْأَلْفَاكُ الْكَاذِبِينَ) يَخْتَلِعُ أَنْ يَكُونَ مِنْ كَلَامِ الْمَلَائِكَةِ لِلْكَفَّارِ جَمْعُ أَخْبَرُوا بِالْكَلْبِ وَأَنْ يَكُونَ مِنْ كَلَامِ الْكَفَّارِ لِلنَّارِ (وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ) أَيْ سَمَاعَ نَفْسِهِمْ (أَوْ نَعْقِلُ) أَيْ عِلْلَ تَفَكَّرَ (مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّوِيرِ) (فَاعْتَرَفُوا) عَيْثُ لَا يَنْفَعُ الْإِغْيَافُ (بِذُنُوبِهِمْ) وَهُوَ تَكْلِيبُ الثَّلَرِ (فَسُحْقًا) بِسُكُونِ الْحَاءِ وَضَمِّهَا (لِأَصْحَابِ السَّوِيرِ) فَبَعْدًا لَهُمْ عَنْ رَحْمَةِ اللَّهِ (إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ) بِخَالِفَتِهِمْ (بِالْقَهْبِ) فِي غَيْبَتِهِمْ عَنْ أَعْيُنِ النَّاسِ فَيُطِيعُونَهُ سِرًّا فَيَكُونُ غَلَابَتُهُ أَوَّلَى (لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَرِيمٌ) أَيْ الْجَنَّةَ (وَأَيُّرُوا) إِلَيْهَا النَّاسَ (قُولُكُمْ أَوْ أَجْهَرُوا بِهِ) إِنَّهُ تَعَالَى (عَلَيْهِمْ بِذَاتِ الصُّدُودِ) بِمَا فِيهَا فَكُنْتُ بِمَا تَلَفُّظُهُ بِهِ وَسَبَّ نُزُولِ ذَلِكَ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَشْرُوا فَوَلَّيْنَاكُمْ لَا يَسْمَعُكُمْ إِلَهُ مُخْتَدِمٌ (أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ) مَا يُسْرُونَ لِمَنْ انْتَهَى جِلْمُهُ بِذَلِكَ (وَهُوَ الْغُلُوفُ) فِي جِلْمِهِ وَالْغُيُوبِ فِيهِ

نوحه - شروع کوم په نامه د الله چه ډیر بخښونکې او ډیر مهربان دې. هغه د ډیر لوی شان مالک دې مُخلِق (مخلوق) د صفاتونه پاک دې، د چا په قبضه تصرف کښې چه بادشاهی او قدرت دې چا چې په دنیا کښې مرگ پیدا کړو او ژوند نې په آخرت کښې پیدا کړو یادواړه نې په دنیا کښې پیدا کړل، چنانچه په نقطه کښې نې حیات اچولې شی او حیات هغه دې په کوم سره چه احساس کیږی او مرگ ددې ضد دې یاد عدم حیات نوم مرگ دې. دا دواړه اقوال دی او په ثانی صورت کښې به خلق په معنی د تقدیروی، دې دپاره چه په حیات کښې ستاسو ازمیښت او کړی چه په تاسو کښې کوم یو کس په عمل کښې ډیر ښه دې؟ یعنی زیات حکم منونکې دې. هغه خپله نافرمانی کونکی نه په انتقام اخستلو کښې زیر دست دې اوڅوک چه د هغه طرف ته رجوع کوی هغه لره معاف کونکې دې هغه اووه آسمانونه قط په قط پیدا کړل بعض د بعضو دپاسه بغیر د اتصال نه، نو د الله تعالی په دې صنعت کښې یاد دې نه علاوه (په بل صنعت) کښې څه خلل (چاود) مثلاً تباین او عدم تناسب وینی؟ بیا نظر آسمان طرف ته او گرځیدو چرته تاسو ته څه خلل یعنی چاودې یا څه خرابې ښکاری؟ بیا نظر مکرر بار بار واچوه د نقص نه معلومولو د وجې نه ذلیل او خوار کیدو سره به هم ستا طرف ته راوگرځی حال دا چه هغوی به د نقص د نه معلومولو نه عاجز شی. بیهک مونږ د دنیا آسمان یعنی زمکې ته نیزدې آسمان د ستورو په چراغونو سره ښائسته کړې دې او مونږ دا د شیطانانو د ویشتلو آله (ذریعه) جوړه کړې ده چه هغوی په غلا باندې پټ پټ د اوریدلو دپاره غوږ اېږدی. په داسې طریقه چه د ستوری نه شعله جدا شی لکه چه بهرې د اور نه جدا کیږی نو هغه جنی شیطان قتلوی یا هغه لیونې کوی، نه دا چه ستورې د خپل ځانی نه خوزی او مونږ د شیطانانو دپاره د دوزخ سوزونکې عذاب یعنی سوزونکې اور تیار ساتلې دې او د خپل رب سره کفر کونکو دپاره د جهنم عذاب دې او هغه څه خراب ځانی دې او کله چه به هغوی په دې کښې واچولې شی نو هغوی به د ده د خرد اواز په شان ناخوښه آواز اوری او هغه به جوش وهی نیزدې ده چه په کافرانو باندې د غصې د وجې نه او شلپې او د اصل مطابق تَقَطُّعُهم لوستلې شوې دې به معنی د قطع کله چه په دې کښې د هغوی نه یو جماعت واچولې شی نو د دوزخ نگراني فریښتی به د توبیخ په توگه د هغوی نه سوال کوی آیا تاسو له وپرونکې رسول چه تاسو نې د الله تعالی د عذاب نه وپرولی نه وو راغلي؟ نو هغوی به جواب ورکړی بیهک راغلي وو لیکن مونږ هغه دروغ گڼلو او مونږ او وئیل چه الله تعالی هیڅ نه دې نازل کړی تاسو په ډیره لویه گمراهی کښې یئ، احتمال دې چه دا انبیاء کرامو ته د کافرانو جواب وی او هغوی به فریښتو ته (دا هم) وائی که مونږ د پوهیدلې په غرض سره اوریدلې یا د غور دپاره مو پوهیدلې نومونې به د دوزخیانوته نه وې غرض دا چه هغوی به د خپل جرم اقرار او کړی خود هغوی د جرم اعتراف کول

به هغوی ته هیڅ فائده نه شی ورنګړی، اوهغه جرم د رسولانو تکذیب دې نو په دوزخیانو باندې لعنت دې یعنی د هغوی دپاره د الله تعالی ذرحت نه لریوالې دې. (مُطْلَع) د ځا په سکون اوضمي سره ییشکه هغه خلق چه دخپل پروردگار نه غائبانه ویریږی (یعنی) چه کله هغوی د خلقو د نظرنه غائب وی نو په پټه دهغه اطاعت کوی نو په ظاهره خو به په طریق اولی سره اطاعت کونکی وی. د هغوی دپاره مغفرت اولوی اجر دې یعنی جنت، او اې خلقو که تاسو په پټه خبره کوئ او که په ظاهره ییشکه الله تعالی د سینو رازونو لره پیژندونکې دې نو بیا چه تاسو د څه ویناکوئ دهغې به څه حال وی؟ ددې آیت د نزول سبب دا شو چه مشرکانو په خپل مینځ کښې اووئیل چه تاسو پټې پټې خبرې کوئ داسې نه چه د محمد ﷺ الله پاک ئې واوری ولې هغه نه پیژنی چاچه هغه څیز پیدا کړې دې کوم چه تاسو پټوئ یعنی ولې دهغه علم به ددې نه مشتثنی شی؟ نه، هغه دخپل علم په اعتبار سره باریک بین (ورو څیزونو لره لیدونکې) اود هغې نه خبره دې.

دقیوداتو فوائد اوتسهیل

قوله: خَلَقَ الْمَوْتَ فِي الدُّنْيَا، وَالْحَيَاةَ فِي الْآخِرَةِ كَوْنًا فِي الْمَلَكَا، دَمَرگ او ژوند باره کښې اختلاف دې. د ابن عباس رضي الله عنه او مقاتل رضي الله عنه نه نقل دی چه مرگ او ژوند دواړه جوسې دی په دې صورت کښې به مرگ او ژوند دواړه وجودی وی او خَلَقَ به په خپله اصلی معنی کښې وی، د دواړو په مینځ کښې به تقابل به تضاد وی او بعض حضراتو وئیلی دی چه مرگ د عدم حیات نوم دې، په دې صورت کښې به حیات وجودی او مرگ عدمی وی، په دې صورت کښې به تقابل دَعْلَمِ الْمَلَكَةِ وی، لکه چې عدم البصر کښې چې عدم البصر عدمی دې او بصر وجودی دې، د مرگ د دویم تفسیر په صورت کښې به خَلَقَ په معنی دَ فَتَوَوُی، ځکه چه د تقدیر تعلق عدمی او وجودی دواړو سره جائز دې، په خلاف د خَلَقَ چه ددې تعلق د وجودی شی سره خصوصیت دې مگر د عدمی سره صحیح نه دې.

حق لله: حق خبره داده چه دأهل سنت والجماعت په نیز مرگ وجودی دې مگر د حیات ضد دې لکه گرموالي او یخوالي، دواړه په خپل مینځ کښې متضاد کیدو باوجود وجودی دی، رومېې قول دأهل سنت والجماعت او دویم د معتزله دې (حاشیه جلالین ملخصاً) بهتره به وه چه مفسر علام د (بده) تفسیر بقدرته سره کړې وې ځکه چه ولک استیلاء تصرف ته وائی لهذا مطلب به دأشی فی قهره التصرف د کوم چه هیڅ مطلب نشته.

قوله: وَالْحَيَاءُ فِي الْأَعْرَافِ یعنی مرگ نمی‌په دنیا کنی پیدا کرو او حیات په آخرت کنی

مگر د دې قول مساعدت (تائید) د الله تعالیٰ قول ^{لَهُمْ} لَسَوْفَ نَكْفِيهِمْ نه کوی ځکه چه د امتحان او ازیمیت تعلق دنیاوی ژوندون سره دې نه چه اخروی سره، معلومه شوه چه د مرگ او ژوند تعلق د دنیا سره دې. (صاوی)

قوله: الْفَرَىٰ دَاۤءَ قَرِيبٍ اسم تفضیل دې یعنی هغه آسمان کوم چه زمکې سره نیزدې دې. دنیاته دنیا هم ددې وجې نه وائی چه دا د آخرت په نسبت سره نیزدې ده.

قوله: يَتَكَلَّبُ دَ جَمْهُورٍ په نیزد بآ په سکون سره ده جواب امر کیدود وجې نه اوبعض حضراتو د بآ په رفع سره هم لوستلې ده یاخود جمله مستأنفه کیدود وجې نه یا د حال مقدر کیدود وجې نه او فاء حذف کړې شوې ده په اصل کښې لَتَكَلَّبُ و.

قوله: رُجُومًا، رُجُومًا، د رَجَمَ جمع ده وَرَجَمَ مصدر دې ددې اطلاق په (هرجومه) باندې کړې شوې دې هم په دې وجه مفسر علام د رَجَمَ تفسیر په رَجُوم سره کړې دې، اَمَّا رُجُومُهُ.

قوله: بَانَ يَنْقُصُ شَهَابٌ الْعَدَدُ ددې اضافې مقصد د یو سوال جواب دې.

سوال: دادې چه الله تعالیٰ د نجوم په ذریعه آسمان د دنیا ته ښکلا ورکړې ده ددې تقاضا داده چه نجوم په خپل خانی قائم پاتې شی او د وَجَّعْنَاهَا رُجُومًا لِلْمُطِغَنَاتِ مقتضی ده چه هغه د خپل خانی نه اخواشی په دواړو خبرو کښې تضاد او تعارض دې؟

جواب: خلاصه داده چه پوره نجم د شیطانانو د ویشلو دپاره خپل خانی نه پریرېدی بلکه د دې تکره شیطانان اولی لکه د آورنه یو بخړې.

قوله: يَجْمَلُهُ دَا د جَمَلَ (په سکون د بآ) نه مشتق دې معنی ئې فساد الی العقل ده.

قوله: وَلِذَٰلِكَ كَفَرُوا بِالْعَمَلِ وَلَٰكِنَّ كَفَرُوا خَيْرٌ مَّقْدَم دې او عذاب جهنم مبتدأ مؤخر ده.

قوله: وَهُوَ الْغَلِيظُ الْقَبِيرُ جمله حالیه ده.

قوله: هَبْ لَآ په دې کښې اشاره ده چه استفهام انکاری دې لهذا نفی النفی اثبات شو. مقصد د الله تعالیٰ د احاطه علمی اثبات دې.

[یا توله: ۱۵-۲۰]

(هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذُلُولًا) سَهَّلَهُ لِنَفْسِي فِيهَا (فَأَمْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا) جَوَابِهَا (وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ) الْأَنْفُسُ لَا عِلْمَ لَكُمْ (وَاللَّهُ الْكُودُ) مِنَ الْعَمَلِ لِلْحِزَاءِ (أَأَمِنْتُمْ) بِخَطْبِ الْمَغْزُوتَيْنِ وَتَسْمِيلِ الْبَائِيَةِ وَافْعَالِ الْإِفِ تَنَهَمَا وَتَنَ الْأَخْرَى وَتَرْكُهُ وَإِنْدَالِهَا إِلَيْهَا (مِنْ فِي السَّمَاءِ) سُلْطَانُهُ وَلَفَنَرُهُ (أَنْ يَخْلِفَ) يَبْدُلُ مِنْ مَنْ (يَكُمُ) الْأَرْضَ قَدْ أَهَى قَوْمٌ تَعَزَّوْهُ بِكُمْ وَتَرْفَعُ لِقُوفِكُمْ (أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ) يَبْدُلُ مِنْ مَنْ (عَلَيْكُمْ) حَاسِبًا) بِمَا تَزِيغُكُمْ بِالْخُصْبَاءِ (فَسَتَكْفَلُونَ) جُنْدُ مُقَابَلَةِ الْقَذَابِ (كَيْفَ تَذِيرُ) إِذْ لَارِي بِالْقَذَابِ أَيْ أَنَّهُ

عَقْرًا وَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْأُمَمِ (فکیف کان نکیہ) اِنکاری عَلَیْہُمْ بِالْکُذِبِ عِنْدَ اِخْلَاقِہُمْ اِی
اَنَّهُ حَقٌّ اَوْ لَمَّا یَرَوْا یَنْظُرُوا (اِلَی الطَّیْرِ فَوْقَہُمْ فِی الْہَوَاءِ) (صَالَات) تَاسِطَاتٌ اَجِیخْتُنَّ (وَتَقْبِضُنَّ)
اَجِیخْتُنَّ بَعْدَ الْبَسْطِ اِی وَتَقْبِضَاتٌ مَّا یُحِیْکُنَّ عَنِ الْوُفُوعِ فِی حَالِ الْبَسْطِ وَالْقَبْضِ (اِلَّا الرَّحْمَنَ) یُفْزِزُہُ
(اِنَّہ بِکُلِّ شَیْءٍ بِصِوَرٍ) الْفَعْلُ اَلَمْ یَسْتَفِدُّوا بِطُوبِ الطَّیْرِ فِی الْہَوَاءِ عَلٰی فُتْرَتَا اَنْ تَفْعَلَ بِہُمْ مَا تَفْعَلُ وَغَیْرَہُ
مِنْ الْعَذَابِ (اَمَّنْ) مَبْدَا (ہَذَا) خَبَرِہُ (الَّذِی) بَدَلٌ مِنْ هَذَا (هُوَ جُنْدٌ) اَغْوَانٌ (لَکُمْ) صِلَۃُ الَّذِی
(یَنْصَرُکُمْ) صِلَۃُ الْجُنْدِ (مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ) اِی غَیْرَہُ یَذْفَعُ عَنْکُمْ عَذَابَہُ اِی لَا نَاصِرَ لَکُمْ (اِنْ) مَا
(الْکَافِرُونَ) اِلَّا فِی غُرُودٍ غَرَبَہُمُ الشَّیْطَانُ بِاَنَّ الْعَذَابَ لَا یَنْزِلُ بِہُمْ (اَمَّنْ) هَذَا الَّذِی یَزِدُّکُمْ اِنْ اَنْتُمْ
الرَّغْمَ (وَزَقَہُ) اِی الْمَطَرَ عَنْکُمْ وَخَوَّابِ الشَّرْطِ مَخْلُوفٌ ذَلَّ عَلَیْہِ مَا قَبْلَہُ اِی لَمَنْ یَزِدُّکُمْ اِی لَا رَازِقَ
لَکُمْ غَیْرَہُ (بَلْ لَّیْسَ) تَمَادَا (فِی عَتَقٍ) تَکْرَرٌ (وَنُفُوءٌ) تَبَاعَدٌ عَنِ الْحَقِّ (اَمَّنْ) یَمْشِیْ مُکِبًّا وَاَقْبَا (عَلٰی وَجْہِہِ
اَهْدٰی اَمَّنْ) یَمْشِیْ سَوِیًّا مُتَعَدِّلًا (عَلٰی صِرَاطٍ) طَرِیقٍ (مُسْتَقِیْمٍ) وَغَیْرَہُ مِنَ الثَّانِیَةِ مَخْلُوفٌ ذَلَّ عَلَیْہِ غَیْرَ
الْأَوَّلِ اِی اَهْدٰی وَانْقَلَبَ فِی الْفُلُوبِ وَالْکَافِرِ اَیْہِمَا عَلٰی هَذٰی (قُلْ هُوَ الَّذِی اُنْشَاکُمْ خَلَقَکُمْ) (وَجَعَلَ لَکُمْ
السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَہُ) اَلْقُلُوبَ (فَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُونَ) مَا مَرَدَدٌ وَالْجَنَّةُ مُسْتَأْنَفَةٌ مُخْبِرَةٌ بِقَلْبِ شُكْرِہُمْ جُنَّ
عَلٰی قَلْبِہِ النِّعَمِ (قُلْ هُوَ الَّذِی ذَرَأَکُمْ خَلَقَکُمْ) (فِی الْاَرْضِ) وَالِیْہِ تُحْشَرُونَ لِلْجَنَابِ (وِیَقُولُونَ) لِلْفُلُوبِ
(مَتٰی هَذَا الْوَعْدِ) وَغَدَ الْخَشَرِ (اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ) فِیہُ (قُلْ اَمَّا الْعِلْمُ) بِمَجِیئِہِ (عِنْدَ اللّٰہِ) اَمَّا اَنَّا فَنَعْرِفُ
مُیَبِّیْنِ بَیْنَ الْاِنْذَارِ (فَلَمَّا رَاَوْہُ) اِی الْعَذَابَ بَعْدَ الْخَشَرِ (زُلْفَۃً) قَرِیْبًا (سِیِّئَتْ) اسْوَدَتْ (وُجُوہُ الَّذِیْنَ) کَفَرُوا
وَقِیْلَ اِی قَالَ الْخَزَنَۃُ لَہُمْ (ہَذَا) اِی الْعَذَابَ (الَّذِی کُنْتُمْ بِہِ) بِالْاِذَارَہِ (تَدْعُونَ) اَنْتُمْ لَا تَسْتَحُونَ وَعَلِیْہِ
جَکَاۃُ خَالٍ تَأْتِی عِزْرَہَا بِطَرِیقِ الْفَضْلِ لِتَحْفِیْ وَفَوْعِہَا (قُلْ اَرَأَیْتُمْ اِنْ اَهْلَکَی اللّٰہُ وَمَنْ مَّوٰی مِنْ
الْفُلُوبِیْنَ) بِعَذَابِہِ کَمَا تَفْضَدُونَ (اَوْ رَحِمَکُمْ) فَلَمْ یُعَذِّبْکُمْ (فَمَنْ یُجِیْدُ الْکَافِرِیْنَ مِنْ عَذَابِ اِلَہِہِ) اِی لَا مُجِیْرَ لَہُمْ
بِنِہِ (قُلْ هُوَ الرَّحْمَنُ اَمَّا بِہِ وَعَلِیْہِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُونَ) بِاَنَاءٍ وَآتِیَاءٍ عِنْدَ مُغَايَۃِ الْعَذَابِ (مَنْ هُوَ فِی ضَلَالٍ
مُیَبِّیْنِ) بَیْنَ اَنْتُمْ اَمْ اَنْتُمْ اَمْ لَہُمْ (قُلْ اَرَأَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَاؤُکُمْ غَوْرًا) غَاۓِرًا فِی الْاَرْضِ (فَمَنْ یَأْتِیْکُمْ بِمَآءٍ
مَّعِیْنٍ) جَارٍ تَنَالِہُ الْاَیْدِی وَالذَّلَآءُ کَمَا یُکَلِّمُکُمْ اِی لَا یَاۡتِیْ بِہِ اِلَّا اللّٰہُ تَعَالٰی لَکِنْ تَشْکُرُونَ اَنْ یَنْفَعَکُمْ وَتُسْتَعْبَ
اَنْ یَقُولَ الْفَارِی عَقِبَ نَمِیْنِ اللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کَمَا وَزَّہُ فِی الْحَدِیثِ وَلَیْسَتْ هَذِیْہُ الْاٰیَۃُ عِنْدَ بَغْضِ الْمُنْجَبَرِیْنَ
فَقَالَ تَأْتِی بِہِ الْفُلُوسُ وَالْمَعَاوِلُ فَلَذَہَبَ مَاءٌ عَنْہِ وَغَمِیْ نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخِزَاۃِ عَلٰی اللّٰہِ وَعَلٰی اٰیَاتِہِ

ترجمہ: اللہ ہفہ ذات دی چاچہ ستاسو دیارہ زمکہ مسخر (زمہ) او پہ دی باندي دتک قابل
کري ده دي دیارہ چہ تاسو ددي اطرافو او ارخونو کنبی او گرخی اود اللہ تعالی د رزق نہ کوم چہ
ہفہ ستاسو دیارہ پیدا کري دي خوري، او د قبرونونہ د جزاء دیارہ ہم دہفہ طرف تہ
اودريدل (جمع کيدل) دی، ولي تاسو ددي خبري نہ يہي ويري شوي يہي؟ (المتفد د داروہ ہمزو
پہ تحقيق سرہ او دويم پہ تسهيل سرہ، اود مسهلہ او غير مسهلہ پہ مينخ کنبی الف

داخلولو سره او ترك ادخال كولوسره اودا په الف باندې بدلولوسره، چه د آسمان والا
يعنى آسمان كښې چه د جاسلطنت او قدرت دې تاسو په زمكه كښې ورځښ كړى (أَنْتَ تَخْلُقُ
د هېن نه بدل دې او ناغاپه زمكه په لېزان شى يعنى په تاسو باندې په رچيدوشى او په تاسو
راواړلې شى ولې تاسو د آسمان والا نه يې ويرې يې؟ په دې خبره چه هغه يوه داسې سيلئ
راولېږى چه په تاسو باندې كاترى او وړوى، وير زړ به د عذاب ليدلو په وخت تاسو ته
معلومه شى چه د عذاب نه زما ويړول څنگه پاتې شو. د دې نه وړاندې چه كوم امتونه تير شوى
دى هغوى هم (دين حق) دروغ گنرلې وو، او گورئ د مرگ په وخت زما عذاب د هغوى
دروغ گنرلو په وجه څنگه شو يعنى هغه عذاب د مقتضى مطابق شو. آيا دې خلقو په خپلو
ځانونو باندې په هوا كښې وزرې خورې كړې او وزرې راغونډونكى د وزرو خورولو نه پس په
مرغو ته نظر نه دې كړى چه په حالت بسط او قبض كښې هم رحمن (هغوى) په خپل قدرت
سره نيولي (تينگ كړى وى بيشكه هغه هر څيز گورى. (د آيت) مطلب دادې چه د اخلق مرغى په
هوا كښې د مارغانو د حصاريدو نه زموږ په قدرت استدلال نه كوى، چه موږ په هغوى
سره په ماقبل كښې د مذكوره وغيره عذاب معامله كولې شو. د الله تعالى نه علاوه ستاسو
هغه كوم يولښكردې چه ستاسو امداد او كړى؟ يعنى چه تاسو نه د هغه عذاب لرې كړې شى
(أَنْتَ مَبْتَدَأُ) ده او هدا د دې خبر دې (الْإِنْفُ) د هدا نه بدل دې. (جذ) په معنى د اَنَوَاتُ (لَكُمُ
د الْإِنْفُ صله ده. او بَصُرُكُمْ د جَنَدُ صفت دې يعنى چه د هغه نه سوا ستاسو عذاب لرې كړې
شى مطلب دادې چه ستاسو هيڅوك امدادى نشته، دا كافران صرف په د هوكه كښې پراته
دى. شيطان هغوى په دې وينا په د هوكه كښې اچولى دى چه په هغوى باندې عذاب
نشته هغه څوك دې؟ چه تاسو ته رزق در او رسولې شى كه رحمن خپل رزق يعنى باران تاسو نه
منع كړى او جواب د شرط محذوف دې په كوم چه د دې ماقبل دلالت كوى (او هغه، قُلْتُ
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يعنى د هغه نه علاوه ستاسو بل څوك رازق نشته بلكه دا خلق په نفرت او سر كشي
كښې د حق نه لرې والى كښې ننوتلى دى. (بښه ده اوښايي) هغه كس چه پر مخې روان شى منزل
مقصود ته به رومې رسيدونكې وى يا هغه كس چه نيغ په هوار سر ك باندې روان شى د ثانى
مَنْ خَيْرٌ مَحْذُوف دې، په كوم چه د اول مَنْ خَيْرٌ يعنى اَلْهُدَى دلالت كوى او (مذكوره)
مثال د مؤمن او كافر دې يعنى په دوى كښې څوك په هدايت باندې دې؟ ته دوى ته اووايه
هم هغه دې چاچه تاسو پيدا كړئ او چاچه ستاسو غوږونه، سترگې او زړونه جوړ كړل په تاسو كښې
ديركم خلق دى چه شكر كوونكى دى. ما زانده ده او جمله مستافه ده په دې نعمتونو باندې
د هغوى د ديركم شكر خبر وركوى، تاسو (دا هم) اووايئ چه دا هم هغه ذات دې چاچه تاسو په
منځ د زمكه باندې خواره كړئ (پيدا كړئ) او د حساب د پاره، به هم هغه ته راجع كولې شئ،

او داخل مؤمنانوته وائ چه داد حشر وعده به کله (پوره کپي؟) که چري تاسو په دغه وعده کښي رښتوني يئ (نو اوښايئ) ته ورته اووايه چه دهغي د راتلو علم خو هم الله تعالی ته دې اوزه خو ښکاره ويرونکي يم يعنی په واضحه توگه باندې ويرونکي يم، کله چه داخل د حشر نه پس عذاب د نيزه دې نه اوگوري نو د دغه کافرانو مخونه به وران شي يعنی توريه شي او اوبه وئيلي شي يعنی د دوزخ نگران به هغوی ته وائ هم دغه دې هغه عذاب د کوم نه د ويرولو په سبب چې تاسو دعوی کوله چه مونږ به د مرگ نه پس نه شي راژوندي کولې شو، دا د راتلونکي حالت بيان دې کوم چه د متحقق الوقوع کيدو و چې نه د ماضي سره تعبير کړې شوې دې، تاسو هغوی ته اووايئ چه ښه ده تاسو اووايئ که الله تعالی ما اوزما ملگري چه مؤمنان دي په خپل عذاب هلاک کړي لکه چه څنگه تاسو غواړئ يا په مونږ باندې رحم اوکړي او مونږ ته عذاب رانه کړي نو کافران به د دردناک عذاب نه شوک بچ کړي؟ يعنی هغوی د عذاب نه بچ کونکي هيڅوک نشته، تاسو اووايئ چه هم هغه رحمن دي مونږ خو هم په هغه باندې ايمان راوړي دې او هم په هغه زمونږ يقين (بهره) ده، د عذاب کتلو په وخت به تاسو ته ډير زر معلومه شي فستعلون په تاء او ياء سره چه په ښکاره گمراهي کښي شوک دي؟ مونږ يا تاسو؟ تاسو هغوی ته اووايئ ښه ده دا اووايئ که چري ستاسو اوبه ښکته لارې شي يعنی په زمکه کښي لاندې لارې شي نو شوک دي چه تاسو د پاره د چيني اوبه راوړي؟ کومې چه تاسو په لاسونو او ډولجو باندې حاصلې کړې شي لکه تاسو (موجوده) اوبه، يعنی د الله تعالی نه بغير بل هيڅوک دا نه شي راوستې بيا تاسو دوباره د ژوندي کولو نه ولې انکار کوئ؟ او مستحب دي چه تلاوت کونکي د (معين) نه پس اوواني الله رب العالمين لکه چه په حديث کښي راغلي دي، د بعض جبارين په وړاندې د دې آيت تلاوت اوکړي شو نو هغه اونيل بيلچې او کودالې به ئې راوړي نو د هغه د سترگو اوبه اوچې شوې او روند شو، مونږ د الله تعالی پناه غواړو په الله تعالی او د هغه په اياتونو باندې د بې باکي کولونه.

د قيوداتو فوائد او تسهيل

هوله: مَنَّا كُوبًا هَم مَتَبِي الْيَوْمَ ده. واحد مُتَكِبْ په معنى د طرف، اړخ، هم په دې نسبت سره د انسان اوږوته متکب وئيلي شي.

هوله: بِتَحْقِيقِ الْمَزَاجِيعِ الْغَرِّ په دې کښي ټول پنځه قراخونه دي روميې همزه محقق وي دويم کله محقق او کله مسهل، په دواړو صورتونو کښي د دواړو په مينځ کښي الف داخلول سره او ترک ادخال کول سره داخلور صورتونه شو او يوصورت دويم همزه په الف سره بدلول ټول پنځه صورتونه شو.

هوله: اَنْ يَلْبِسَ دَا مَن نه بدل الاشتمال دې

هوله: حَاصِبٌ سخته هوا کانري ورونکې (هواس) حَاصِبًا کانري ورونکې هوا، سخته سيلنې، حَصْبَاءُ کود کانروته وائې.

هوله: اِنذارې په دې کښې اشاره ده چه لږ په معنى د اِنذار دې او يا محذوف ده.

هوله: اَوْ كَمْ يَرَوْنَ اَوْ عَاطِفَهُ دې او په همزه محذوف باندې داخل دې تقديرې عبارت دادې اَنظُرُوا اَمَّا وَرَاءَ.

هوله: صَفَتْ وَكَلْبُشْنَ دلته يو سوال پيدا كيږي.

سوال: دَ كَلْبُشْنَ عطف په صافات باندې دې څه وجه ده چه معطوف عليه اسم دې او معطوف فعل؟

جواب: په مرغو کښې اصل دادې چه دهغوى وزرې کولاؤ اوخوړې وې په دې وجه طائر ته طائر يا مرغى ته مرغى وئيلى شى چه په دې کښې دَ طير صفت او د الوت صفت اصل دې اوقبض يعنى وزرې راغونډول دا طارى (خلاف د اصل) دې لهذا اصلى صفت ئې اسم سره تعبير کړو ځکه چه اسم په استمرار او دوام باندې دلالت کوى اوقبض يعنى راغونډول ئې فعل سره تعبير کړل ځکه چه هغه طارى او حادث دى اوفعل په حدوث باندې دلالت کوى.

هوله: قَالِبَسَاتٍ په دې کښې اشاره ده چه يَلْبِسْنَ دَ قَالِبَسَاتٍ په تاويل کښې دې دې دپاره چه عطف صحيح شى دواړو خايونو کښې اَلْجَوَابُ ظاهرولو سره ئې اشاره اوکړه چه د دواړو دواړه مفعول محذوف دى. دويم مَن مبتداء خبر د وړاندې مَن مبتداء په خبر باندې قياس کولو سره حذف کړې شوې دې. اَلْجَوَابُ او اَلْجَوَابُ اسم تفضيل د اسم فاعل په معنى کښې دې. مفسر علام خپل قول اَلْجَوَابُ عَلَى هُدًى سره هم دې طرف ته اشاره کړې ده.

هوله: مَا مَرَدًا، قَلِيلًا مَا کښې ما قلت د تاکيد دپاره زانده ده اَوْ لَيْلًا د موصوف محذوف صفت دې اَلْجَوَابُ.

هوله: اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ د شرط دې ددې جزاء محذوف ده تقديرې عبارت دادې اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ لَيْتُوا وَرَقَةً.

هوله: يَمَجْنَنَهُ اى بولک همهه مضاف محذوف دې.

هوله: اَللَّهُ دَا دَ اَلْزَلَالِ اسم مصدر دې په معنى د نيز دې.

قوله: اَلْکُفْرُ لَا یُعْمَلُ دَیْ کُنْیَ اِشاره ده چه دکنھون مفعول محذوف دے۔

قوله: وھذہ حکایہ حال ثانی داد یوسوال مقدر جواب دے۔

سوال: فریبتي به د قیامت په ورځ کافرانوته وائی چه دا هم هغه عذاب دے د کوم نه چه تاسو په دنیا کښې ویرولې شوی اوتاسو به ددې تکذیب اوتردید کولو، دا سوال اوجواب د ټول د مستقبل په زمانه (قیامت) کښې وی ددې تقاضا وه چه د ټول په ځانی په ټولون سره تعبیر کړې شوې وې؟

جواب: د جواب حاصل دادې چه د یقینی وقوع د وجې نه حکایت د حال آینه نې په ماضی سره تعبیر کړې دې په مذکورہ عبارت سره هم ددغه سوال جواب ورکړې شوې دے۔

قوله: اَرَأَيْتُمْ اَرَائِکُمْ په معنی د اخبرونی دے چه دوو مفعولونوته نصب ورکوی۔ اِنَّ اَهْلَکَیْیِی اللہ العجمله شرطیه قائم مقام د دوو مفعولونوده۔

قوله: لَا تُحِیْزُهُمْ دے کښې اِشاره ده چه کَسْبُ مَحْذُومُ کښې استفهام انکاری دے۔

قوله: اَمَّا اَنْتُمْ تَعْلُقُ فَتَعْلَمُوْنَ کښې دتاء د قرأت په صورت کښې دے اود اَمَرُهُ تعلق فَتَعْلَمُوْنَ د یاء د قرأت په صورت کښې دے۔

قوله: مَعِیْنُ دا په اصل کښې مَعُوْنُ په وزن د مفعول دے لکه چه مِعْمَ په اصل کښې مَعُوْمُ وو د یاء ضمه د ماقبل عین ته ورکړې شوه او په واو کښې التفاء د ساکنینو راغله واوحذف شو عین ته د ی په مناسبت سره کسره ورکړې شوه۔

قوله: وَغَیْرِیْ دا د کَلَمٍ مَّأْذُومَةٍ عطف تفسیری دے۔

[سورة القلم: ۶۸]

سورة النون مکیة الثنتان وخمسون اية

سورة النون مکی دی، په دې کښې دوه پنځوس آیاتونه دی۔

[آیاتونه: ۱-۳۳]

بسم الله الرحمن الرحيم (ن) اَخَذَ حُرُوفَ الْهَيْهَاتِ اللّٰهُ اَعْلَمَ بِمُرَادِهِ بِه (وَالْقَلَمِ الَّذِي كَتَبَ بِهِ الْكَاتِبَاتِ لِيِ الْمُنْحَلُوطِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ) اَمْنِ الْمَلَائِكَةِ مِنَ الْغَيْرِ وَالصَّلَاحِ (مَا اَنْتَ يَا مُحَمَّدُ بِرَبِّهِمْ رَتَكَ يَحْجُوْنَ) اَمْنِ اَنْتَفَى الْجُنُونِ عَنْكَ بِسَبَبِ اِنْقَامِ رَتَكَ عَلَيْكَ بِالشُّوْءِ وَغَيْرِهَا وَهَذَا رَدُّ لِقَوْلِهِمْ اِنَّهُ مَجْنُوْنٌ (وَإِنْ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرُ مَمْنُونٍ) مَقْطُوعِ (وَإِنَّكَ لَعَلَى خَلْقٍ دِينٍ عَظِيمٍ) (فَسَتَبْصُرُهُمْ يَوْمَئِذٍ) (بِأَيْكُمُ الْمَقْتُولِ) مُعْتَدِرٌ كَالْمَقْطُولِ لِيِ الْفَتُوْنَ بِمَعْنَى الْجُنُونِ اَيِ اِلِكِ اَمْ بِهِمْ (إِنَّ رَتَكَ هُوَ اَعْلَمُ عَمَّنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ) له واعلم بمعنى عالم (فَلَا تَطْعَمُ الْمَكْدُوبِيْنَ) (وَقُوْا) فَتَنُوْا (لَوْ) مُصْطَفَاةٌ (رَّذَوْنَ) قَلِيْلٌ لَّهُمْ (فَيُذَوْنُوْنَ) يَلِيُوْنَ

لَكَ وَهُوَ مُغْطَوٍ عَلَىٰ ثَنَيْنِ وَإِنْ جَعَلَ جَوَابَ الثَّمَنِ الْمَغْلُوبِ مِنْ وَكُودٍ فَدَرَّ قَلْبَهُ بَعْدَ اللَّهِ هُمْ وَلَا يُطِيعُ كُلَّ خَلَفٍ مُجِيرِ الْخَلِيفِ بِالْبَاطِلِ (صهيون) حصار (همار) هيب اي معاص (مقاوم بهميم) ساج بالكلام بنين اناس على وجه الاستعداد بهم (مُتَّاهِلِينَ) تَجَمُّلُ بِالْمَالِ عَنِ الْخُلُقِ (مُعْتَدٍ) طَائِمِ (أَلَيْهِمْ) أَيْم (مُحَلِّ) خِيَطِ جَابِ (بَعْدَ ذَلِكَ زَيْنَهُمْ) ذَهَبِي فِي لَهْزِ وَهُوَ الْوَلِيدُ بِنِ الْمُبِيزَةِ الْأَعَادِ أَبَوْهُ بَعْدَ ثَلَاثِي عَشْرَةِ سَنَةٍ قَالَ بِنِ عَمْسٍ لَا نَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ وَصَفَ أَحَدًا بِمَا وَصَفَهُ بِهِ مِنْ الْعُيُوبِ فَالْحَقُّ بِهِ عَارًا لَا يَدَارِقُهُ إِنَّا وَتَعْلَقُ بِزَيْنِ الطَّرَفِ قَلْبُهُ أَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَيَتَيَّنُ أَيُّ لَأَنْ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِمَا ذَلَّ عَلَيْهِ (إِذَا تَنَكَّلَ عَلَيْهِ آيَاتُنَا) أَلْ قُرْآنَ (قَالَ) هِيَ (أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ) أَيُّ كَذِبٌ بِهَا لِإِنْعَامَتِ عَلَيْهِ بِمَا ذَكَرَ وَفِي إِفْرَادِهِ أَنَّ يَهْمَزْنِي مَفْتُوحَتَيْنِ سَبْعُهُ عَلَى الْفُرْقَانِ مَفْتُحَتٌ عَلَى أَنَّهُ عَلَامَةٌ يَحْتَرُّ بِهَا مَا عَاشَ لَخُطْمِ اللَّهِ بِالسَّيْفِ يَوْمَ بَدْرٍ (إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ) افْتَحْنَا أَهْلَ مَكَّةَ بِالْفَخْطِ وَالْجُوعِ (كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ) الْبَنَاتَانِ (إِذَا تَنَكَّلُوا لِيَعْرِقُنَّهَا) يَغْفُطُونَ لَمَرَّتْهَا (مُصْبِحِينَ) وَقْتُ الصَّبَاحِ عَمِّي لَا يَشْعُرُ بِهِمْ الْمُتَسَاكِينُ فَلَا يَغْفُطُونَهُمْ مِنْهَا مَا كَانَ أَبَوْهُمْ يَتَصَدَّقُ بِهِ عَلَيْهِمْ مِنْهَا وَلَا يَسْتَشْنُونَ فِي بَيْتِهِمْ بِمَشِيَّةِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْجَنَّةُ مُتَنَافِئَةٌ أَيُّ وَخَانَتُهُمْ ذَلِكَ (قَطَّافٌ عَلَيْهِمْ طَائِفٌ مِنْ رَبِّكَ) نَارُ أَخْرَقَتْهَا لَيْلًا (وَهُمْ نَائِمُونَ) فَأَصْبَحَتْ كَالْعَصِيرِ كَالثَّلِثِ الشَّدِيدِ الظَّلْمَةِ أَيُّ سَوْءًا (فَتَنَّاوَا مُصْبِحِينَ) (أَنْ أَعْدُوا عَلَى حَرْكُمُ) غَلَبَتْكُمْ تَفْسِيرُ لِنَاذَرُوا أَوْ أَنْ مَضَرَّتْهُ أَيُّ بَانَ (إِنْ كُتِبَتْ صَارِمِينَ) مُهَيِّدِينَ الْقَطْعَ وَجَوَابَ الشَّرْطِ ذَلَّ عَلَيْهِ مَا قَبْلَهُ (فَالْتَقُوا وَهُمْ يَخْتَفَتُونَ) يَتَسَاوَدُونَ أَنْ لَا يَدْعُلْنَهَا الْيَوْمَ عَلَيْهِمْ سِكِينِ) تَفْسِيرُ لِمَا قَبْلَهُ أَوْ أَنْ مَضَرَّتْهُ أَيُّ بَانَ (وَعَدُوا عَلَى حَرْمٍ) ضَعُفَ لِلْفَقَرَاءِ (قَادِرِينَ) عَلَيْهِ فِي ظُهُمِ (فَلَمَّا رَأَوْهَا) سَوْءًا مُخْتَرَفَةً (قَالُوا إِنَّا كُنَّا لَمَعْلُومُونَ) عَنْهَا أَيُّ لَيْسَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالُوا لَنَا عِلْمُهَا بَلَّ تَحْنُ مَعْرُومُونَ) لَمَرَّتْهَا بِمَنْعَتِ الْفَقَرَاءِ مِنْهَا (قَالَ أَوْسَطُهُمْ) غَيْرَهُمْ (أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ لَوْلَا) هَلَا (تُسَوِّوْنَ) اللَّهُ نَائِمِينَ (قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ) بِمَنْعِ الْفَقَرَاءِ حَقَّهُمْ (فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَلَامِؤْنَ) (قَالُوا يَا) لَلْسَبِّ (وَلَيْلًا) هَلَا كَمَا (إِنَّا كُنَّا طَائِفِينَ) (عَسَى رَبِّنَا أَنْ يَبْدِلَنَا) بِالتَّشْدِيدِ وَالتَّخْفِيفِ (غَيْرَ آمِنِينَ) إِنَّا إِلَى رَبِّنَا رَاغِبُونَ) لِيَقْبَلَ ثَوْبَتَا وَتَزِدَ عَلَيْهِ خَيْرًا مِنْ جَنَّتَا زَوِي أَنَّهُمْ أَتَدَلُّوا خَيْرًا مِنْهَا كَذَلِكَ) أَيُّ يَضِلُّ لِلْعَذَابِ لِقَوْلِهِ (الْعَذَابُ) لِمَنْ خَالَفَ أَمْرًا مِنْ كُفَّارٍ مَكَّةَ وَغَيْرِهِمْ (وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ) عَذَابُهَا مَا خَالَفُوا أَمْرًا وَنَزَلَ لَنَا قَالُوا إِنَّ بَعَثْنَا نَعْمَىٰ أَفْضَلَ مِنْكُمْ

ترجمہ :- شروع کوم پہ نامہ دے اللہ چہ ویر بختیونکی او ویر مہریان دے ن، دا دے حروف تہجی نہ یوحرف دے ہم اللہ تعالیٰ دے نہ خپل مراد بہتر پیڑنی او قسم دے پہ ہفہ قلم دکوم پہ ذریعہ چہ کائنات پہ لوح محفوظ کنہی لیکلے شوے دے او دے ہفہ خیر او صلاح کوم چہ فرشتہ لیکے ای محمد ﷺ تاسو دے خپل رب پہ فضل سرہ مجنون نہ مے یعنی ستاد رب دے طرف نہ پہ تاسو بانڈی دے نبوت وغیرہ دے فضل پہ سبب تانہ لیونتب نفی دے۔ دا دے (مشرکانو) دے قول رد دے چہ نبی علیہ السلام مجنون دی او بیشکہ ستاسو دے پارہ کلہ نہ ختمیدونکی اجر دے

او تاسو په ډیر (بنکلی اخلاقو) په دین باندې ئې اوس به تاسو هم اوگورئ اودوی به هم اوگوری چه په تاسو کښې په کوم یو لیو تنوب دې؟ معقوب مصدر دې لکه چه معقول یعنی هغوت په معنی د جنون یعنی (جنون) تاسو ته دې که هغوی ته؟ بیشکه ستارې هغه څوک ښه پیژنی کوم چه د هغه دکلري نه گمراه شوې دې او هغه هغوی هم ډیر ښه پیژنی څوک چه د هدایت په لار دې او اعظم په معنی د عالم دې، نو تاسو د دغه تکذیب کونکو وینا مه منئ هغوی غواړی چه ته لپشان سست شي نو هغوی به هم سست شي. او مصدر به دې د قَدْ جَوْتُونَ عطف په قَدْ جَوْتُونَ باندې دې او که چرې قَدْ جَوْتُونَ جواب تمنی او گرځولې شی کوم چه وَقُوا نه مفهوم دې نو د قَدْ جَوْتُونَ نه وړاندې او د فاء نه پس به هُ مَقْدَر منلې شی او د یو داسې کس وینا مه منه چه ډیره دروغو قسمونه خوړونکې وی بې عزته (بې وقاره) خبرې کونکې یعنی غیبت کونکې چغل خور وی یعنی د خلقو په مینځ کښې فساد خورولو په نیت سره د دیکه وانه اخوا لگولو دپاره منډې تررې وهی، د نیک کار نه منع کونکې وی یعنی د حقوق په معامله کښې په مال خرچ کولو کښې بخیل وی، د اعتدال د حد نه تیریدونکې ظالم وی، د گناه ارتکاب کونکې وی سخت خوئ او سخت مزاج وی بیا د دې سره بې نسب هم وی (یعنی) د قریشو په نسب کښې داخل کړې شوی وی، او هغه ولیدبن مغیره دې د ده پلار دې اتلس کاله پس مُتَبْنی جوړ کړې وو، ابن عباس رضی الله عنهما فرمائی چه زمونږ په علم کښې نشته چه الله تبارک و تعالی دده نه علاوه د چا داسې اوصاف بیان کړی وی او هغه سره ئې داسې د شرم (اوصاف) تړلی وی چه د هغه نه کله هم نه جدا کیدی د زلمه سره د دې د ماقبل ظرف (یعنی ذلک) متعلق دې (اودا) سرکشی صرف د دې وجې نه ده، چه هغه د مال او اولاد والا دې. اَنْتَ په معنی کښې د اَنْتَ دې او لاَنْتَ د هغه خیز سره متعلق دې په کوم چه اِنَّكَ تَقُولُ عَلَيْهِ دلاله کوی او هغه کلب جالغ دې. کله چه هغه ته زمونږ آیاتونه یعنی قرآن لوستلې او رولې شی نو هغه وائی چه داخود تیروشو خلقو قصې دی یعنی هغه زمونږ لیاتونه دروغ او گنجل، زمونږ په هغه باندې مذکوره انعام (مال اولاد) د وجې نه، او په یو قرامت کښې د اَنْتَ کان په خائِ اَنْتَ کان دوه مفتوحه همزو سره دې مونږ په ډیر زر د هغه په پوزه باندې داغ اولگوو یعنی ډیر زر به مونږ د هغه په پوزه باندې داسې علامت اولگوو چه ټول عمر به دهغې په ذریعه هغه شرمیږی، چنانچه په یوم بدر کښې د هغه په پوزه باندې د تورې زخم اولگولې شو بیشکه مونږ هغوی اهل مکه په قحط او لوږه سره داسې اوزمائیل لکه څنگه چه مونږ د باغ والو ازمیښت کړې وو. کله چه هغوی قسمونه او غوږل چه هغوی به د باغ میوې سحر د وخته خامخا راشو کوی چه مسکینانوته د هغوی د میوو شو کولو علم اونه شی او هغوی به مسکینانوته د هغه میوو نه حصه نه ورکوی کومه حصه چه به د هغوی په والد په هغوی باندې صدقه کوله، خو

هغوی په خپل قسم کښې استنځی اونه کړه (یعنی) انشاء الله چې اونه وئیلو او جمله مستانغه ده ای هاهم لاکتکتون لکته نو په هغه باغ باندې ستا د رب د طرف نه یوه تاویدونکې (بلا، راتاؤ شوه یعنی داسې اور چه باغ چې په شپه شپه کښې اوسوزلو او هغوی اوده پراته وو او هغه باغ د تورې شپې په شان شو یعنی تورې خاورې شو. اوس سحر کیدو سره هغوی یو بل ته آوازونه ورکړل چه که چرې تاسو میوې شوکول غواړئ نو سحره وخته خپلو پتو ته لاړشئ، اَن لَعْنُوا ذَاتَهُمْ تفسیر دې (او اَن په معنی د آی دې، یا اَن مصدریه دې آی یان او جواب شرط (محذوف دې، په کوم چه د دې ماقبل یعنی اَن لَعْنُوا دلالت کوی بیا هغوی پتې پتې خبرې کولو سره لاړل چه نن ورغ هیڅ یو مسکین تاسو نه رانه شی دا د ماقبل تفسیر دې (او اَن په معنی د آی دې، یا اَن مصدریه دې او په معنی د اَن دې او هغوی په خپل گمان کښې فقیرانو ته په نه ورکولو خپل ځان قادر گنړلو سره لاړل کله چه هغوی هغه باغ سوزیدلې تور او کتلو نو وئې وویل مونږ یقیناً د باغ لار هیره کړې ده. یعنی دا زمونږ باغ نه دې بیا چه کله هغوی ته معلومه شوه نووئ وئیل مونږ خو فقیران د میوو نه د منع کولو د وجې د میوو نه محروم کړې شو په هغوی کښې چه کوم بهتروو هغه او وئیل ولې ما به تاسو ته نه وئیل چه تاسو د الله تعالی طرف ته رجوع کولو سره د هغه پاکې ولې نه بیانوئ؟ نو ټولو او وئیل زمونږ رب پاک دې د فقیرانو نه د هغوی حق بندولو سره هم مونږ ظالمان وو بیا هغوی خپل مینځ کښې یو بل ته متوجې شو او یو بل ئې ملامتہ کولو وئې وئیل افسوس ارمان زمونږ بد قسمتی یقیناً مونږ سرکش وو هیڅ عجبیه نه ده چه زمونږ رب د دې نه بهتر بدله راکړې (عَلَّامًا) په تشدید او تخفیف سره دې، مونږ خود خپل رب طرف ته رجوع کوو دې دپاره چه هغه زمونږ توبه قبوله کړی او مونږ له زمونږ د باغ نه بهتر باغ راکړی، روایت کړې شوې دې چه هغوی ته د هغې نه بهتر باغ بدله کښې ورکړې شو، هم دغه شان عذاب وی یعنی دغه خلقو د عذاب په شان په اهل مکه کښې کو مو خلقو زمونږ د حکم خلاف ورزی او کړه، او د آخرت عذاب خود دې نه زیات دې که چرې دوی د آخرت په عذاب باندې پوهیدلې نو زمونږ د حکم خلاف ورزی به ئې نه کوله.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: سورت ن د دې دویم نوم سورة القلم هم دې.

قوله: اَحَدُ حُرُوفِ الْمَجَامِدِ د دې عبارت مقصد په هغه خلقو باندې رد کول دی چه دا وائی چه (ن) د رحمن آخری حرف دې یا د نصر، ناصر او د نور رومبې حرف دې.

قوله: وَمَا يَنْظُرُونَ مَا مِصْرُوه دې یا مِصْرُوه مَا يَنْظُرُونَ ای عَطْرُوه یعنی قسم دې د هغه څه چه فریښتې ئې لیکي.

قوله: مَا أَنتَ بِمُعْجِزٍ لِّكَ بِمُحْجُونَ دا جواب قسم دې او يَمُوقَ كُنْهِي بآء سببیه ده یعنی دخپل رب د فضل په سبب حضور پاك مجنون نه دې يَمُوقَ جار مجرور د هغه فعل نفی سره متعلق دې په كوم چه مآدلات كوی ای لثني يَمُوقَ علك الهمون محنون كُنْهِي بآء زانده ده. (جمل)

قوله: بسبب انعامه په دې سره چه څنگه دې خبرې طرف ته اشاره ده چه بآء سببیه ده دغه شان دې خبرې طرف ته هم اشاره ده چه اَلَتْ، د هَمَّا اسم او محنون د دې خبرې.

قوله: وَلَئِنْ لَّكَ لَآخِرُ الْبَرِّ اود دې مابعد په جواب قسم باندې معطوف دې لكه چه مفسر عليه دوه دی يو مَا اَلَتْ يَمُوقَ لِكَ بِمُحْجُونَ او دويم وَلَئِنْ لَّكَ لَآخِرُ الْبَرِّ مَمْنُونَ.

قوله: هُوَ مُعْطَوٍ عَلَى كُذِّهٍ یعنی قَدْجُون عطف په كُذِّهٍ باندې دې او څنگه چه معطوف د كُو ماتحت كيدو د وچې نه مَكْلِي ده قَدْجُون به هم مَكْلِي وى. دغه شان به دوه خيزونه مَكْلِي وى مگر په دې صورت كُنْهِي به دا اعتراض وى چه قَدْجُون جواب مَكْلِي دې لهذا د منصوب كيدو د وچې نه د دې نون اعرابى ساقطيدل پكار دى حالانكه قَدْجُون كُنْهِي نون اعرابى باقى دې؟

جواب: دادې چه د نون ساقط كيدلو دپاره د فاء سببیه كيدل ضرورى دى اودلته فاء عاطفه ده نه چه سببیه.

هولم جواب: مفسر علام قَدْجُونْ بَعْدَ الْفَاء سره وركړې دې. د دې جواب حاصل دادې چه د قَدْجُونْ د فاء نه پس هُو مبتداء مقدر اومنلې شى او قَدْجُونْ د مبتداء خبر وى مبتداء د خبر سره جمله اسميه به جواب تَمْنَى وى لهذا په دې صورت كُنْهِي به حذف نون ته ضرورت نه وى. (ترويح الارواح، فتح القدير شوكانى) او بعضې قراتونو كُنْهِي قَدْجُونْ هم دې په دې صورت كُنْهِي به قَدْجُونْ جواب تَمْنَى وى او فاء به سببیه وى د كوم د وچې نه چې نون اعرابى ساقط شو. (فتح القدير)

قوله: اَيُّ مُقْتَابٍ اَي حرف تفسیر دې دې نه معلومه شوه چه مُقْتَابٌ د عِلَّات تفسیر دې حالانكه مُقْتَابٌ، د عِلَّات تفسیر نه دې لهذا د مفسر علام دپاره مناسب وه چه د اَي په ځاى ئې اَووئيلې وې چې د هَمَّا دويم تفسیر شوې وې. صاوى

قوله: يَتَجَبَّوْا د مَقَاو متعلق دې مطلب دادې چه هغه سړي د يو خبره بل ته درسولو دپاره منده ترې كونكې دې.

قوله: عَلَيَّابُ خَوٍّ، جَالُ اوج مزاج.

قوله: بَعْدَ ذَلِكَ یعنی په ذكر شوى ټولو عيبونو كُنْهِي د ټولونه لوى عيب دادې چه هغه غير ثابت النسب دې.

قوله: زَيْبُهُمُ الزَّيْبَةُ نه ماخوذ دې هغه مندرنې چه د گډې جبلن وغيره په غوم کښې اچولې شی مجازاً هغه سړی ته وائي خړک چه په نسب کښې شامل کړې شوې وی په حقیقت کښې هغه په نسب کښې داخل نه وی عربن کښې ده ته مستحق وئیلی شی ولیدبن مغیره هم داسې وو.

قوله: لِأَنَّ هُوَ مُتَعَلِّقٌ بِمَا دَلَّ عَلَيْهِ دَادَدِي خبرې طرف ته اشاره ده چه آن گات کمال تئيفت کښې آن نه وړاندې لام جاره مقدر دې او هغه د اذاتقلى عَلَيْهِ اکتا ممدلول سره متعلق دې او مدلول گلب پها دې کوم چه مفسر علام ظاهر کړې دې.

قوله: وَلَقَدْ قَرَأَ آلَتِ دُوْهُ هَمْزٌ سِرٌّ هَمْزٌ هَمْزٌ استفهام توییخی ده او دویم آن د مصدریه ده د دې نه وړاندې لام مقدر دې او معنی اگلب پها لآن کمال تئيفت.

قوله: الْخُرْطُومُ دَ خُناورو خرتم ته وائي په خاص توگه دهاتهی او د خنزیر خرتم ته وائي د ولیدبن مغیره پوزې ته د مسخرې په توگه خرطوم اوئیلی شو.

قوله: وجواب الشرط دَلَّ عَلَيْهِ مَا يَقْلَهُ یعنی د اِن کتفه شرط (جواب شرط) محذوف دې، په کوم چه ماقبل یعنی آن اخلوا دلالت کوی تقدیری عبارت دادي لآن کتفه صار مفعول اخلوا

[ایاتوله: ۲۴- ۵۲]

(إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٍ النَّعِيمِ) أَفَتَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْمُجْرِمِينَ) أَي تَابِعِينَ لَهُمْ فِي الْعِقَابِ (وَاللَّهُمَّ كَيْفَ تَحْكُمُونَ) هَذَا الْحُكْمُ الْقَائِدُ (أَمْرٌ أَيْ بَلْ أَلَمْ تَكُنْ كِتَابٌ) مَنُزَّلَ (فِيهِ تَذَرُوسٌ) أَيْ تَقَرُّوْنَ (إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَآ تَغْتَابُونَ) تَخْتَارُونَ (أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ) غُفُودَ (عَلَيْنَا بِآيَةٍ) وَآيَةٍ (إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ) مُتَعَلِّقٌ مَعْنَى بَعَلْنَا وَفِي هَذَا الْكَلَامِ مَعْنَى الْقَسَمِ أَيْ أَقْسَمْنَا لَكُمْ وَجَوَابَهُ (إِنَّ لَكُمْ لَمَآ تَحْكُمُونَ) بِهِ بِأَنْفُسِكُمْ (سَلِّمُوا إِلَيْهِمْ) بِذَلِكَ الْحُكْمِ الَّذِي يَحْكُمُونَ بِهِ بِأَنْفُسِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَنْطَوْنَ فِي الْأَجْزَاءِ أَفْضَلَ مِنَ الْمَلُومِينَ (رَبِّعِهِمْ) تَحْمِلُ لَهُمْ (أَمْ لَهُمْ) أَيْ جَنَدُهُمْ (مُرْكَاةٌ) مُوَاطِفُونَ لَهُمْ فِي هَذَا الْقَوْلِ يَكْفُلُونَ بِهِ لَهُمْ لِأَنَّ كَانَ كَذَلِكَ (فَلْيَاكُوا بِشُرَكَائِهِمْ) الْكَافِلِينَ لَهُمْ بِهِ (إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ) اذْكُرْ (يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ) هُوَ عِزَّةٌ عَنْ شِدَّةِ الْأَمْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِلْجَنَابِ وَالْجَزَاءُ يُقَالُ كُنْتُ خَرَبَ عَنْ سَاقٍ إِذَا اخْتُذَ الْأَمْرُ فِيهَا (وَيَذْعُونَ إِلَى السُّجُودِ) انْخِصَانًا لِإِمَانِهِمْ (فَلَا يَسْتَطِيعُونَ) نَصِيرَ طُهُورِهِمْ طَبَقًا وَاجِدًا (وَحَاشَعَهُ) خَالَ مِنْ ضَمِيرٍ يَذْعُونَ لَيْ ذَلِيلَةَ (أَبْصَارِهِمْ) لَا يَزِلُّونَهَا (تَرْهَقُهُمْ) تَفْشَاهُمْ (وَذَلَّةٌ وَقَدْ كَانُوا يَذْعُونَ) فِي الدُّنْيَا (إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِكُونَ) فَلَا يَأْتُونَ بِهِ بَأَن لَّا يَصْلُوا (قَدَّرْنِي) دَغْنِي (وَمَنْ يُكْذِبْ بِهَذَا الْكَيْدِ) أَلْ قِرَانِ (سَتَسْتَدْرِجُهُمْ) نَاعِلُهُمْ لَلَّيْلًا قَلِيلًا (مَنْ حَيْث لَا يَعْلَمُونَ) وَأَمْلَى لَهُمْ أَنْهَلَهُمْ (إِنْ كِيدِي مَتِينٍ) خَيْدٌ لَا يَطَاقُ (أَمْرٌ) بَلْ أَلَمْ تَكُنْ (أَمْ لَهُمْ) عَلَى تَلْيِيقِ الرِّسَالَةِ (أَجْرًا فَبِهِمْ مَفْرَمٌ) مِمَّا يَنْطَوْنَهُ (مُتَقَلِّبُونَ) فَلَا يُلْمُونَكَ لِذَلِكَ (أَمْ عِنْدَهُمْ

الْقَلَمِ، اِنِ الْفَوْحُ الْمَحْظُوطُ الَّذِي فِيهِ الْقَلَمُ (قَهْمٌ يَكْتُمُونَ) مِنْهُ مَا يَقُولُونَ (قَاصِرٌ لِّمُحَمَّدٍ) لِيَوْمِ بِنَا
يَشَاءُ وَلَا تُكُنْ كَصَاحِبِ الْخَوْتِ فِي الصَّخْرِ وَالْفَجَلَةِ وَهُوَ يُؤْنِسُ عَلَيْهِ السَّلَامَ (إِذْ نَادَى) دَعَا رَبَّهُ (وَهُوَ
مَكْظُومٌ) مَخْلُوعٌ عَمَّا فِي بَطْنِ الْخَوْتِ (لَوْلَا أَنْ تَدَارَكَهُ) ادْرَكَهُ (نَعْمَةً) (فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ) بِالْبُوءِ (لِمَجْلَعٍ مِنْ
الصَّالِحِينَ) الْأَبَاءِ (وَأَنْ يَكَادَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ يُضْلِقُونَكَ) بِضَمِّ الْيَاءِ وَيَضَعُهَا (بِأَبْصَارِهِمْ) يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرًا
شَدِيدًا يَكَادُ أَنْ يَضْرَعَكَ وَتُسْقِطَكَ مِنْ مَكَانِكَ (لَمَّا سَمِعُوا اللَّيْلَ أَنْ أَلْقَى الْقُرْآنَ (وَيَقُولُونَ) عَسْنَا (إِنَّهُ
لَمَجْنُونٌ) بِسَبَبِ أَنْ الْقُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ (وَمَا هُوَ) أَيْ أَنْ الْقُرْآنَ (أَلَا ذَكَرْ) مُؤْجِظَةٌ (لِلْعَالَمِينَ) الْبُحْنَ وَالْإِنْسَ
لَا تَأْخُذُ بِسَبَبِ مَجْنُونٍ

ترجمہ: (راتلوں کی آیت) ہفتہ وخت نازل شو کلمہ چہ مشرکانو او وئیل کہ چرے مونہ دوبارہ
راژوندی کرے شو نو تاسو نہ بہ مونہ بہتر راکولے شی، دے پرہیز گارانو دپارہ دھغوی دوب
سرہ نہ نعمتونو والا جنتونہ دی، ایا مونہ بہ مسلمانان او مجرمان برابر کرو؟ یعنی گناہگار بہ د
مسلمانانو برابر کرو؟ پہ تاسو شہ چل او شو؟ تاسو دا فاسد فیصلے خنگہ کوئی؟ بلکہ ولے تاسو
سرہ نازل کرے شوے شہ کتاب دے پہ کوم کنبے چہ تاسو لوستل کوئی چہ پہ ہفتے کنبے ستاسو
دپارہ ہفتہ خیزونہ (لیکلی) وی کوم چہ تاسو خوبنوی یا ستاسو دپارہ پہ مونہ باندے پاخہ قسمونہ
دی؟ (الی یوم اللہامہ) دے معنی پہ اعتبار سرہ دے علیکاسرہ متعلق دے او پہ دے کلام کنبے دے
قسم معنی دہ یعنی اَلْقَلَمُ لَکُمُ اَوْ جَوَابُ قَسَمٍ (اِنَّ لَکُمْ لَمَّا تَقُولُوْنَ) دے ستاسو دپارہ ہر شہ
ہفتہ دی کوم چہ دخیل طرف نہ تاسو خان لہ مقرر کرے، تاسو ﷺ دھغوی نہ تپوس او کرے چہ د
دے حکم دکوم چہ تاسو دخیل خان دپارہ فیصلہ کوئی ہفتہ دا چہ تاسو تہ بہ پہ آخرت کنبے
دے مسلمانانونہ بہتر درکولے شی شوک دمہ وار شتہ؟ ولے ہفتی سرہ شریکان دی؟ چہ پہ دے
خبرہ کنبے دھغوی موافق او پہ دے سلسلہ کنبے دھغوی دپارہ کفیلان کہ چرے داسے
وی نو خپل کفالت کونکی شریکان دے راوی کہ چرے ہفتی ریشتونے وی، ہفتہ ورغ یادہ کرے
پہ کومہ ورغ چہ بہ دپندئی تجلی بنکارہ شی دا عبارت دے دے قیامت پہ ورغ دحساب او بدلے
دے سختوالی نہ، کلمہ چہ دیرہ سختی راشی نو وئیلی شی لَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّاسَ عَنْ الْقَرْبِ حَرْب
خپلے پندئی بنکارہ کرے او ہفتی بہ دھغوی دے ایمان دے امتحان پہ غرض دے سجدے دپارہ
راغبوتلے شی نو ہفتی بہ سجدہ اونہ کرے شی دھغوی ملاگانے بہ دے یوے تختن پہ شان
شی حال دادے چہ دھغوی سترگی بہ تیتھی وی عَاقِبَةُ دے دعوت دے ضمیر نہ حال دے او حال دا
چہ دلیل بہ وی سترگی بہ پور تہ کولے نہ شی پہ ہفتی بہ ذلت راخوڑ شوے وی، ہفتی بہ د
سجدے دے پارہ پہ دنیا کنبے راغبوتلے شو حال دا چہ ہفتی صحیح سالم وو نو ہفتی بہ
سجدہ نہ کولہ خک کہ چہ ہفتی بہ پہ (دنیا) کنبے مونخ نہ کولو ما او ہفتہ سہ کوم چہ دروغ
گتری ہم پہ دغہ حال کنبے پر پدہ مونہ بہ ہفتی وار پہ وار داسے راکاپو چہ ہفتی تہ بہ معلومہ ہم

نه وی یعنی مونږ به هغوی په مزه مزه راگیر کړو او زه به هغوی ته مهلت ورکړم بیشکه زما تدبیر یر مضبوط اوسخت دې هیڅوک ددې د مقابلې کولو طاقت نه لری آیا تاسو ﷺ د دوی نه د رسالت په تبلیغ باندې څه مزدوری غواړئ؟ چه دوی د هغې د بوج نه کوم چه تاسو ته درکوی وړانده ی؟ د څه د وجهې نه چه دا خلق ایمان نه راوړی؟ یا دوی سره علم غیب دې یعنی لوح محفوظ دې په کوم کښې چه د غیب (خبرې دی) څه چه وائی هم د هغې نه شي لیکي نو ته د هغوی باره کښې د خپل رب د حکم د هغوی په باره کښې څنگه چه هغه او غواړی لره په صبر سره انتظار کوه او په زړه تنگولو او تادی کولو دکب (مهی) والا په شان مه کړ او هغه یونس ﷺ دې هغه د خپل رب ته د غم په حالت کښې دعا او کړه (یعنی) د غم په حالت کښې شي دکب په خپه کښې دعا او کړه که هغه لره د هغه رب نعمت رحمت نه وي را لاندې کړې نو دکب د خپه نه په ډیر خراب حالت کښې یو خالی میدان کښې غور زولې شو لیکن په هغه باندې رحم او کړې شو او هغه په خراب حالت کښې وانجولې شو، بیا د هغه رب هغه ته نبوت ورکړو نو هغه شي په صالحین انبیاء کرامو کښې شامل کړو او نیز دې ده چه کافران تا ﷺ په تیزو نظرونو سره او غریبوی د یاء په فتحې اوضمې سره یعنی دا خلق تا ﷺ ته برند برند گوری داسې معلومیږی هغوی به تا په زمکه را خلاص کړی او حضور پاک به دخپل ځانی نه را غوزا کړی کله چه هغوی قرآن اوړی او د حسد د وجهې نه وائی دا خو د دغه قرآن د وجهې نه کوم چه ده راوړې دې لیوني شوې دې په حقیقت کښې دا قرآن د جهان والود پاره یعنی د پیریانو او انسانانو د پاره نصیحت دې ددې په وجه لیو تنوب نه شی پیدا کیدی.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: ای تابعین مناسب وه چه مفسر علام تلمیخ په ځانی ماضی لمضی الطام فرمائیلي وې.
قوله: مَا لَكُمْ دامتدأ خبر جمله ده په دې وجه په دې باندې وقف کولې شی. ای ائ
فَرَسَلْ لَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْاَحْكَامِ الْمَذْمُومَةِ الصَّوَابِ.
قوله: كَيْفَ تَكْفُرُونَ دا دویمه جمله ده.

قوله: اِنَّ لَكُمْ لَسَاءَ مَا تَحْكُمُونَ، اِنَّ لَكُمْ د راصل ان لکم د فتحې سره وو ځکه چه د تَحْكُمُونَ مفعول دې لیکن په خبر کښې لَسَاءَ تَحْكُمُونَ کښې لام د تاکید د پاره راوړلې شو نو ائ ته کسره ورکړې شوه لکه چه عَلَيْنَا اِنَّكَ لَسَاءِلٌ کښې او طلحه بن مصرف او ضحاک رحمهما الله اِنْ د همزې فتحې سره لوستلې دې او لام شي زائد د پاره د تاکید گرځولې دې.
قوله: متعلق مَقْنَى بِعَلَيْنَا، ائ مصل به یقیناً یوم القیامه د عَلَيْنَا سره متصل دې دلته د متعلق نه مراد نحوی تعلق نه دې چه هغه تعلق د فعل یا د هغه څیز سره خاص وی کوم چه

ذَ فَعَلَ بِه مَعْنٰی كَسَبَ وَی، اَمْ لَكُمْ اِلٰهَاتٌ خَلَقَ الْوَحْدَیْنِ بِه د مَعْنٰی كَسَبَ دِی اَوْ اَنْ تَكُوْنَا تَكُوْنُوْنَ جَوَابِ قِسْمِ دِی.

ہو لہ: اِنْ كَانُوْا صٰوِفِیْنَ ذَ دِی جزاء ذَ ماقبل ذَ دلالت ذَ وجہ نہ محذوف دہ

ہو لہ: مِنْ حَيْثُ لَا یَقْلُوْنَ، لَا یَقْلُوْنَ مفعول محذوف دِی اِی یَقْلُوْنَ اَلَّہُ لَسُوْدًا سَمِی.

ہو لہ: وَاْمَلِیْ لَمْ دَا عَطَفَ تفسیری دِی ذَ دِی عَطَفَ بِہ سَكَنُوْا جُہْمَ باندِی دِی

[۶۹] سورۃ الحاقۃ

سورۃ الحاقۃ مکیہ احدی او الثناتن وخمسون ایۃ

سورۃ الحاقۃ مکی دِی، بہ دِی کَسَبَ یو پنخوس یا دوه پنخوس آیاتونہ دِی

[ایاتولہ: ۱-۳۷]

الْحٰقَّۃُ الْیَمٰنَۃُ الّٰی یَحِقُّ فِیْہَا مَا اَنْکَرُ مِنْ الْبَغْتِ وَالْجَنَابِ وَالْخِزَآءِ اَوْ الْمَظْہُورَ لِذٰلِکَ مَا الْحٰقَّۃُ تَنْظِیْمَ لِشَآئِہَا وَہُوَ مَبْدَا وَغَیْرَ الْحٰقَّۃِ وَمَا اُذْرَاکَ اَغْلَمْتَ مَا الْحٰقَّۃُ زَآئِدَہُ تَنْظِیْمَ لِشَآئِہَا فَمَا الْاَوَّلٰی مَبْدَا وَمَا بَعْدُہَا غَیْرَہُ وَمَا الثَّانیۃُ وَغَیْرُہَا فِیْ مَحَلِّ الْمَفْعُولِ الثَّانی لِاَدْرِی (کَلَّیْتُ تَحْمُودَ وَعَادَ بِالْقَارِعَۃِ) الْیَمٰنَۃُ لِاَنَّہَا تَفْرَعُ الْقُلُوبَ بِاَهْوَالِہَا (فَاَمَّا تَحْمُودُ فَاهْلُکُوْا بِالطَّآغِیَّۃِ) بِالصَّیْحَۃِ الْمُخَآوِرَۃِ لِخِزَآءِ فِی الشَّدَۃِ (وَاَمَّا عَادُ فَاهْلُکُوْا بِرِیْحِ مَرَمَرٍ) شَدِیْدِ الصَّوْتِ (عَآئِیَۃِ) قُوَیَۃٌ خَبِیْذَۃٌ عَلٰی عَادٍ مَعَ قُوَّتِہُمْ وَشَدِیْمِہُمْ (سَخَّرَہَا) اَرْسَلَهَا بِالْقَهْرِ (عَلٰیہُمْ سَبَیْہُ لِبَالٍ وَتَمَآئِیۃُ اَیَّامٍ) اَوَّلُہَا مِنْ مَّسْجِدٍ یَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ لِیَقْبَیْنِ مِنْ شَوَالٍ وَكَانَتْ فِی غَیْرِ الشَّعْءِ (حُصُوْمًا) مُتَابِعَاتٍ شَبَّهَتْ بِتَابِعٍ فِعْلُ الْخَاسِمِ فِیْ عَادَۃِ الْکَفْرِ عَلٰی الدَّاءِ کَمْزَۃٌ بَعْدَ اُخْرٰی حَتّٰی یَنْخَسِمَ (فَقَرِی الْقَوْمَ فِیْہَا مَرَعٰی) مَطْرُوْجِیْنِ عَلَیْکِیْنِ (رَاٰتِہُمَا اَعْمَآزِیْنِ) اَصُوْلُ (تَحَلَّی عَآوِیَۃِ) سَاقِطَہُ فَارِعَہُ (فَہِلَ تَوٰی لَہُمْ مِنْ بَاقِیَہُ) صِفَۃُ نَفْسٍ مَقْدَرَہُ اَوْ النَّاءِ لِلْمَا لَہُ اِیْ بَاقِیَ لَا (وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَہُ) اَتْبَاعَہُ وَہِیْ قِرَآءَۃُ یَفْتَحُ الْفَقَافَ وَتُکُوْنُ النَّاءُ اَمّٰی مَنْ تَقْلُصُ مِنْ اَلْاَمِّ الْکَافِیَۃُ (وَالْمُؤْتَفِکَاۃُ) اَمّٰی اَهْلُہَا وَہِیْ قُرٰی قَوْمُ لُوطٍ (وَالْخَاطِلَۃُ) بِالْبَغْلَاتِ ذَاتِ الْخَطَا (فَقَصَّوْا رَسُوْلَ رَبِّہُمْ اِیْ لُوطَہُ وَغَیْرَہُ) (فَاَعَدَّہُمْ اَعْدَآءَ رَآیَہِ) زَآئِدَہُ فِی الشَّدَۃِ عَلٰی غَیْرِہَا (اِنَّا لَمَّا طَغٰی النَّامُ) غَلَا فَوْقَ کُلِّ شَیْءٍ مِنَ الْجِبَالِ وَغَیْرِہَا زَمَنُ الطُّوفَانِ (وَحَمَلْنَاکُمْ بَغْضِی اَنَآءَکُمْ اِذْ اَنْتُمْ فِیْ اَصْلَابِہُمْ (فِی الْحَآرِیۃِ) الشَّیْئَۃُ الّٰی عَلِمَہَا نُوْحٌ وَلَہَا هُوَ وَمَنْ کَانَ مَعَ فِیْہَا وَغَرِقَ الْاٰخَرُوْنَ (وَلِیَقْلُوْہَا) اَمّٰی عَلِیْہِ الْفَقْلَۃُ وَہِیْ اِنْجَاءُ الْمُرْسَلِیْنِ وَافْلَاکُ الْکَافِرِیْنِ (لَکُمْ تَذٰکِرَۃٌ) عِظَۃٌ (وَلَوْ کِیْہَا) وَلِتَنْخَفِظَہَا (اُذُنٌ وَاعِیَۃٌ) حَافِظَۃٌ لِمَا تَنْسَخُ (اِلَّا اِذَا نَفَخَ فِی الصُّورِ نَفْخَۃً وَاحِدَۃً) لِلْفَصْلِ بَیْنَ الْخَلْقِ وَہِیْ الثَّانیۃُ (وَحَمَلَتْ) رَفَعَتْ (اَلْاَرْضَ وَالْجِبَالَ فَدَکَّتَا) دَفَا (رُکَّۃً وَاحِدَۃً) قَبْلُومِیْنِ وَکَلَّتِ الْوَاقِعَۃُ فَانَتْ الْیَمٰنَۃُ (وَالنَّفْثُ السَّجَّادُ لَمِیْ یَوْمِیْہِ وَآوِیَۃِ) حَمِیْلَۃٌ (وَالْمَلٰئِکَۃُ) بَغْضِی الْمَلَائِکَۃِ (عَلٰی اَرْجَآئِہَا) جَوَابِیْبِ الشَّعْءِ (وَقَبَّلَ عَرَشَ رَبِّکَ قَوْمِہُمْ) اَمّٰی الْمَلَائِکَۃُ الْمَلٰٓئِکَۃِ (یَوْمِیْہِ ثَمَآئِیۃِ) مِنَ الْمَلَائِکَۃِ اَوْ مِنْ مَلٰٓئِکَہُمْ (یَوْمِیْہِی) لَقَرُومُوْنَ) لِجَنَابِ (لَا تَقْلٰی) بِالنَّاءِ وَالنَّاءِ (وَلَکُمْ عَآلِیَۃٌ) مِنَ الشَّرَآئِرِ (فَاَمَّا مَنْ اَوْحٰی کِتَابَہُ بِیَوْمِیْہِ فِیَقُوْلُ)

عِطَابًا لِّمَاعِهِ لِمَا سَرَّ بِهِ (هاؤمہر علوا) (اقرؤا کتابہم) تَنَازَعَ فِيهِ عَالِمٌ وَالْفَرْعُ وَالْإِنْسِ ظَنَنْتُمْ) بَقِيتَ (أَنْتِ)
مَلَأَ حَسَابِيهٖ بِهَوِيٍّ عِشَّةٍ رَاضِيَةٍ مَرَضِيَةٍ فِي حِنَّةٍ عَالِيَةٍ (فَطُوفِيَا) بِنَارِهَا (وَذَانِيَةٍ) فَرِيَةٍ يَنْتَازِلُهَا الْفَاقِمُ
وَالْقَابِدُ وَالْمَصْطَطِعُ فَيُلَاحِظُ لَهُمْ (رُكُلُوا وَالْمُرُؤَا هُنَيْقًا) خَالِ أَمِيٍّ مُنْهَضِينَ (يَحْمَا أَسْلَقْتُمْ فِي الْأَكْثَامِ الْحَالِيَةِ)
الْمُحَابَبَةِ فِي الدُّنْيَا (وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِيهِ فَيَقُولُ يَٰأُمِّ لِّسَنِيهِ لِمَ أُوتِيَ كِتَابِيهِ) (وَلَمْ أَدْرَمَا
حَسَابِيهِ) (يَا لَوَيْتُمْ) أَمِيٍّ الْمَوْتَةُ فِي الدُّنْيَا (كَانَتْ الْقَاضِيَةُ) الْفَاطِمَةُ لِحَبَابِي بَانَ لَا أَمِيتَ (مَا أَغْنَى عَنِّي
مَالِيهِ) (هَلَكْتَ عَنِّي سُلْطَانِيَّةً) لَمَوِيٍّ وَعَجَبِي وَهَاءَ كِتَابِيَةٍ وَجِسَابِيَةٍ وَغَالِيَةٍ وَسُلْطَانِيَّةٍ لِلْسُّكُتِ ثَبَّتَ وَفَلَا
وَوَضَلَا التَّبَاعُ لِلْمُصْغَبِ الْإِنْعَامِ وَالْثَغْلُ وَمِنْهُمْ مَنْ خَذَلَهَا وَصَلَا (مُخَذَّوَةً) عِطَابًا بِغَزِيَّةٍ جَهَنَّمَ (فَقُولُوا)
اجْتَنِبُوا يَذْبُو إِلَى عُنُقِهِ فِي الْفَلِّ (لَمْ أَهْجِمْ) النَّارَ الْمُخْرِقَةَ (صَلُّوْهُ) أَذْجَلُوهُ (لَمْ فِي سَلْسَلَةٍ دُرْعَا سَبْعُونَ
دُرْعَاً) (بَلِزَعِ) الْفُلْكَ (فَاسْلُكُوْهُ) أَذْجَلُوْهُ فِيهَا بَعْدَ إِذْخَالِ النَّارِ وَلَمْ تَنْفَعِ الْفَاءَ مِنْ تَغْلُلِ الْبَغْلِ بِالْظَرْفِ
الْمُتَقَلِّمِ (إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ) (وَلَا يَمُضُ عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِينِ) (فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حِسْمٌ) فَرِيٍّ
يَنْتَفِعُ بِهِ (وَلَا طَعَامَ إِلَّا مِنْ غُثْلِينَ) صَدِيدُ أَفْلِ النَّارِ أَوْ شَجَرٍ فِيهَا (لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ) الْكَافِرُونَ

لوحہ - شروع کوم پہ نامہ دے اللہ چہ دیر بخشنو کئی اودیر مہربان دے، راتلونکے قیامت پہ کوم
کسے چہ بہ ہفہ خیز ثابتیری دے کوم نہ چہ انکار کرے شوے دے، یعنی بعثت او حساب او
جزا۔ یا ددے (مذکورہ) خیزونو ظاہرونکے، شہ دی ہفہ واقع کیدونکے؟ دادہفے دے عظمت
شان بیان دے (مَا الْحَالُ) مبتداء او خبر دے مبتداء خبر دے اول حالہ خبر دے او تا جہم تہ شہ
خبر دے چہ کوم شہ واقع کیدونکے شیز دے دا شہ دی؟ داهم دے ہفے دے عظمت شان دے زیاتوالی
بیان دے۔ مَا أَقُولُ (یعنی مَا أَقُولُ) کسے مَا مبتداء دہ اودے مابعد (یعنی أَقُولُ) ددے خبر
دے شودیانو او عادیانو کونگونکے قیامت دروغ او گنہارو۔ قیامت پہ فارعہ تہ دے وجہ ونیلی
شی چہ ہفہ زرونہ دے خپل ہیبت دے وجہ نہ کونگونکے دے نو شودیان خو پہ یوتیز آواز سرہ
ہلاک کرے شو یعنی داسے آواز چہ بے اندازے سخت وو، او عاہ نو ہفوی خو یو سخت تیز
ہوا سرہ کومہ چہ پہ قوم عادیان دے راغلہ اودہفوی دے قوت او شدت باوجود نہ ہلاک کرل
کومہ چہ اللہ تعالیٰ پہ ہفوی باندے یوشان (سلسل) اووہ شہی او اتہ ور محپوری پہ قہر سرہ
مسلط کرے، دہفے شروع دے جہارشنہ پہ ورخ دے سحر نہ اوشوہ چہ دے سوال دمیاشت پہ
ختمیدو کسے اتہ ورخے باقی وے اودا واقعہ دے یخن دے موسم پہ آخرہ کسے پینہ شہ
(پہ تسلسل کسے) دے داغ لگونکی دے فعل سرہ تشبیہ ور کرے شوے دہ، پہ مرض باندے
عمل کئی (دے داغلو عمل) بار بار کولو دے وجہ نہ تردے چہ دے مرض مادہ ختمہ شی نوتا، پہ
خلق لیدل چہ ہفوی پہ زمکہ باندے ہلاکیدو سرہ دے پریوتوہ و کھجوروہ تہ پہ شان دی نو آیات تہ
پہ ہفوی کسے شوک بچ کیدونکے پنکاری؟ ہفویہ لکس مقدر صفت دے یا تاء دے مبالغہ
دہارہ دہ یعنی باقیہ پہ معنی دے باقی دے، تہ او فرعون اوہ ہفہ متبعینو او پہ یو قرات کسے

ذَٰلِقُلَّةٍ پە خانى قُلَّةٌ دې دَ قاف پە فتحې او د باء سکون سره يعنى هغه خلقى چه دکافرا متونونه وړاندې تير شوى دى او دَ اولته کړې شوو کلو خطاکارانو او هغه دَ قوم لوط دَ کلى والا وو هم خطاکانې او کړې او دَ خپل رب دَ رسول نافرمانى شي او کړه يعنى دَ لوط عليه السلام وغيره، نومونې هغوى (هم) په زير دست گرفت کښې واخستل، رکبته په شدت کښې دَ نورو نه زيات، کله چه په اوبو کښې او چټيدل او ښکته کيدل (طغيانې) راغله يعنى دَ طوفان په زمانه کښې اوبه په هر خيز باندې اوختلې نومونې تاسو يعنى ستاسو پلاران، کوم وخت چه تاسو دَ هغوى په شاگانو کښې وئ په کشتى کښې کومه چه نوح عليه السلام جوړه کړې وه وړاو خيولئ او نوح عليه السلام او خوک چه هغوى سره په کشتى کښې سواره وو بچ شو، اوباقى غرق شول، دې دَ پاره چه مونږ دا فعل چې مؤمنانوته خلاصې ورکول او کافران هلاکول دى ستاسو دَ پاره نصيحت جوړ کړو او دې دَ پاره چه ياد ساتونکى غوږونه کله دا واژرى نو يادئ اوساى او چه کله په شپيلئ کښې دَ مخلوق په مينځ کښې دَ فيصلې دَ پاره يو پوکې پوک وهلې شى اودا به نفخه ثانيه وى او زمکه او غرونه به اوچت کړې شى او په يوجېق کښې به ذره ذره کړې شى نو په هغه ورځ به واقع کيدونکې واقع شى (يعنى) قيامت به راشى او آسمان به او شلپې او په هغه ورځ به هغه بالکل بې کاره (کمزورې) شى او فرښتي به دَ هغې په غاړو باندې وى (يعنى) دَ آسمان په غاړو باندې او په هغه ورځ به ستا دَ رب عرش اته فرښتي او چتونکې وى يعنى ملائکه مذکورين به داته وى، يا دَ ملائکه به اته صفونه وى په هغه ورځ به تاسو ټول دَ حساب دَ پاره پيش کړې شئ او ستاسو به هيڅ راز پټ پاتې نه شى. ټکلى په تاء او ياء سره دې نو چه دکوم سې عمل نامه دَ هغه په بڼى لاس کښې ورکړې شى نو هغه به په هغې سره خوشحاله شى او خپل اهل سره به مخاطب شى وائى به واخلى زما عمل نامه اولولئ هَافُزُوا او اَلرَّحْمَۃُ پە قُلَّةٍ کښې تنازع او کړه ماته خو يقين وو چه ماته به زما حساب ملاوړې نو هغه به په يو خوښ کړې شوى عيش کښې او اوچت او لوړ جنت کښې وى، دَ کوم ميوې چه به نيزدې وى کوم چه به ولاړ ناست او ملاست حاصلولې شى او هغوى ته به او وئيلى شى چه په مزو سره خوړئ ځکې دَ خپل هغه اعمالو په بدله کښې کوم چه تاسو په تيره شوې زمانه په دنيا کښې کړى دى. ليکن چاته چه دَ هغه دَ اعمالو کتاب دَ هغه په گس لاس کښې ورکړې شى نو هغه به وائى افسوس چه ماته زما داکتاب هدور را کړې شوې نه وې. ما دَ تنبيه دَ پاره ده او افسوس ماته پته نه وې چه زما حساب څنگه دې افسوس چه هم په دنيا کښې مرگ زما کار خلاص (تمام) کړې وې يعنى مرگ زما ژوند (داسې) ختم کړې وې چه بيا نه وې راپاسولې شوې، زما مال هم ماته عه فائده رانه کړه او زما شان شوکت يعنى قوت او حجت هم لاړو قُلَّةٍ او جَلَّةٍ او مَلَّةٍ او سُلْطَانَةٍ کښې هَا دَ سکوت سره ده په حالت وقف او وصل کښې، دَ مصحف دَ امام او نقل په اتباع کښې

باقی پاتې کېږي او په دې کښې بعضو په حالت وصل کښې حذف کړې ده (حکم به اوشی، دې اونیسې داد دوزخ نگرانانو ته خطاب دې بیا ده ته طوق ورواغوندي یعنی د ده دواړه لاسونه ست سره په طوق کښې او ترې بیا د دوزخ په سور کړې شوی اور کښې ده داخل کړې بیا دوی په داسې زنجیرونو کښې د کوم اوږدوالي چه د فربستو په لاس او یا لاسه دې یعنی په اور کښې د داخلولونه پس دې او ترې اوفاء د ظرف مقدم سره د فعل تعلق ته مانع نه ده یشکه ده به په الله تعالی چې د عظمت مالک دې ایمان نه لرلو او مسکینانو ته به چې د خوراک ورکولو ترغیب نه ورکولو نو نن نه د ده شوک عزیزو شته چه دې دهغې نه فائده او چته کړی او نه د کووگونه بغیر د ده بل څه خوراک یعنی د اهل دوزخ پیپ یا د دوزخ ونه (قوم) کوم چه به د گناهکارانو کافرانو نه بغیر بل هیڅوک نه خوری.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: الْحَاقَّةُ، الیهامة هغه ساعت دکوم وقوع چه واجب اولازم ده دا د حق العی نه اسم فاعل دې.

قوله: الْحَاقَّةُ: د الیهامة موصوف محذوف صفت دې لکه څنگه چه مفسر علام اشاره کړې ده.

قوله: مَا الْحَاقَّةُ، د استفهام په طریقه د بیانولو مقصد دهغې عظمت شان ښکاره کول دی.

قوله: الْحَاقَّةُ مَا الْحَاقَّةُ، الْحَاقَّةُ، مبتداء اول او ما مبتداء ثانی ده او ثانی الْحَاقَّةُ د مبتداء ثانی خبر دې مبتداء ثانی د خپل خبر سره د مبتداء اول خبر دې.

سوال: خبر چه کله جمله وی نو عائد ضروری وی؟

جواب: که چېرې د مبتداء بلقظه اعاده او کړې شی نو داد عائد قائم مقام وی.

قوله: وَمَا أَذْرَاكَ، مَا مبتداء ده او ددې مابعد یعنی أَذْرَاكَ د خپل مفعول كْ او مَا الْحَاقَّةُ مبتداء خبر جمله سره مفعول ثانی دې.

قوله: لِأَنَّهُمَا تَقَرَّرُ الْقُلُوبُ د قیامت ته د القارعه و نیلود وجه تسمیه بیان دې.

قوله: حُومًا ددې دوه معنی دی ① د جرې نه پرې کول ② یوشان، مسلسل، دا معنی به د داغلود تسلسل په اعتبار سره وی، یعنی څنگه چه داغلووالا د مرض ماده خنمید وپورې داغی دغه شان هغه هوا یوشان چلیده حُلُم د داغونکې.

قوله: الْحُطَّى، گوی ټکونی (طس) کما داغل الْوُكُوءُ د داغلواله، دې ته په اردو کښې ټپ وانی.

قوله: الْوُكُوءَاتُ اسم فاعل جمع مؤنث، واحد وَكُوءَةٌ (الفعال) مصدر دې ماده الله اولته کیدونکې، اوختونکې، مراد د حضرت لوط علیه السلام کلي دې کوم چه د بحر مردار

په غاړه باندې آباد وو او د هغوی د تخت ځانې (پایه تخت) سدوم یا سندوم یا سدوم وو
(لغات القرآن)

هولو: ذات الخطاء دَدِي اضافي مقصد داخودل دی چه الغاطلة اسم فاعل دَ نسبت دَپاره دِي لکه لایو (پن خړخونکې) تاو (میوه خړخونکې) ځکه چه فعل خطاکارنه وی بلکه صاحب دَفعل خطاکار وی.

هۆله: راپه‌ی واحد مۆنث، په‌ معنی زائده، دَ رۆنه‌ ماخو‌څ دې دکوم معنی چه‌ دَ لونیډلو او زیاتیدلو ده‌ هم دَ دې نه‌ رۆنه‌ غوندې ته‌ وئیلی شی.

قوله: هذه اللقطة دا لبعكلا د ضمير مرجع بيان دي هله اى صلوة اوبعض حضراتو دفا
ضمير مرجع سفينة گرخولى دي.

قوله: كَيْفَ يَهْدِيهِ اللَّهُ دَارَ الْأُولَى الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ عَذَابَ اللَّهِ
دَارَ الْآخِرَةِ نِكَارُهُ

قوله: تَنَازَعُ فِيهِ هَاؤُمُ او وَاَقْرَعُوا، گناهه کبسی دواړو فعلونو تنازع او کړه فعل ثانی ته نې عمل ورکړو او د اول دپاره نې ضمیر راوړو مگر د فضله کیدو د وجې نه نې حذف کړو.

قوله: مَرْيُتٌ، د رابطة تفسیر په مریه سره کولو کېږي چې اشاره او کړه چه اسم فاعل په معنی د اسم مفعول دي.

فوله: ولم تمنع الفاء خيل مدحول لسكونه دفعل تعلق ظرف مقدم يعنى فى **سلكوه** نه مانع نه دې اوده اهتمام او تخصيص په وړاندې ظرف مقدم كړې شوي دې اصل كښې **فلسكونه** فى **سلكوه** نه استتوتون درغا دي، لكه چه **لم** **سلكوه** كښې **هم** **اصاحا** مقدم كړي شوي دي.

[ایاتونہ: ۲۸-۵۲]

فَلَا زَايِدَةَ (أَفَسِرْ بِحَافِيَعِيُونَ) مِنَ الْمَخْلُوقَاتِ (وَمَا لَا تَحْيِيُونَ) فِيهَا أَمِي بِكُلِّ مَخْلُوقٍ (إِنَّهُ) أَمِي أَلْ قَرَأَنَ
(لَقَدْ بَعَثَ رَسُولَ كَرِيمٍ) أَمِي قَالَهُ رَسُولُهُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى (وَمَا هُوَ بِعَظِيمٍ) شَاعِرٌ قَلِيلًا مَا تَمُنُّونَ) (وَلَا يَغْزُلُ كَاهِنٌ قَلِيلًا
مَّا تَكْذِبُونَ) بِالنَّارِ وَالنَّارِ فِي الْيَمِينِ وَمَا عَزِيدَةُ مُكْرَدَةُ وَالْمَعْنَى أَنَّهُمْ أَصْنَأُوا بِأَشْيَاءَ بَسِيرَةٍ وَتَكْذَبُوهَا مِثْلَ أَمِي
بِهِ التَّيْنِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَيْرِ وَالصَّلَةِ وَالْعَقَابِ فَلَمْ تُغْنِ عَنْهُمْ شَيْئًا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ رَبِّ
الْعَالَمِينَ) (وَلَوْ تَقَوَّلَ) أَمِي التَّيْنِ (عَلَيْنَا بَعْضُ الْأَقَاوِيلِ) بِأَنْ قَالَ عَمَّا نَمُ نَقْلُهُ (لَأَعَدْنَا) لَنَا (وَعَنْهُمْ) عِقَابًا
بِالْوَحْيِ) بِالْفُورِ وَالْفُورَةِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ) يَأْتِ الْقَلْبَ وَهُوَ جِزْقٌ مُتَعَمِّلٌ بِهِ إِذَا انْفَلَحَ مَتَّ
صَاحِبُهُ (فَمَا يَنْكُرُ مِنْ أَشَدِّ) هُوَ اسْمٌ مَا وَمِنْ زَايِدَةٍ بِتَأْكِيدِ التَّمْلِي وَمِنْكُمْ عَالٍ مِنْ أَعْدٍ (عَنْهُ حَاجِرِينَ)
عَالَمِينَ خَيْرٌ مَا وَجَمِعَ لِأَنْ أَصْنَأَ فِي بَيِّنَاتِ التَّمْلِي بِمَعْنَى الْمَجْعِ وَخَيْرٌ عَنْهُ لِلتَّيْنِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِي

لَا تَالِعَ لَنَا غَنَّةٌ مِنْ خُبْتِ الْعَقَابِ وَإِنَّهُ) اِي ال قرآن (لَتَذَكُّرًا لِلْمُتَّقِينَ) (وَأَنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ) أَبْنَاءَ النَّاسِ (مُكَذِّبِينَ) ہال قرآن و مصدقین (وَأَلَّهُ) اِي ال قرآن (لَتَحْشُرَ عَلَى الْكَافِرِينَ) اِذَا رَأَوْا ثَوَابَ الْمُصَدِّقِينَ وَعِقَابَ الْمُكْذِبِينَ بِه (وَأَلَّهُ) اِي ال قرآن (لَحَقَّ الْيَقِينُ) اِي الْيَقِينُ الْحَقُّ (فَسَيَحْمِلُونَ) نَزْرَهُ (بِأَسْوَأِ الْهَاءِ زَائِدَةٍ) رَتَكَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَهُ

توجہ: زمادی قسم وی پہ ہفہ خیزونو کوم چہ تاسو پہ مخلوقاتو کنہی وینئ، فلا کنہی لا زائدہ دے او پہ مخلوقاتو کنہی چہ کوم تاسو نہ وینئ یعنی دے تولو مخلوقاتو چہ بیشکہ دا قرآن دے بزرگ (عزت مند) رسول قول دے یعنی ہفہ دالہ تعالیٰ دے طرف نہ دے یو پیغام رسونکی پہ حیثیت سرہ نقل کرو اودا دیو شاعر قول نہ دے (افسوس) تاسو تہ دیر کم یقین دے اونہ دیو کاهن قول دے (افسوس) تاسو دیر کم نصیحت حاصلوی پہ دوارو فعلونو کنہی پہ یاہ اوتاہ سرہ دے اوما زائدہ دہ اومعنی دادہ چہ ہغوی پہ خبروباندی دیر کم یقین لری، اودہغوی د نبی ﷺ دے راورلے شوی خیزونو نہ پہ بعض باندی ایمان راورل مثلاً پہ صدقہ اوخیرات باندی پہ صلہ رحمی باندی او دے زنا وغیرہ نہ پہ منع کیدوباندی نو پہ دے سرہ بہ دہغوی ہیخ فائدہ اونشی (بلکہ داخو) دے رب العالمین نازل کرے شوی کلام دے اوکے چرے نیہ مونہ باندی کومہ یوہ خبرہ ہم دے حان نہ جوہولہ پہ داسے توگہ چہ کومہ خبرہ مونہ نہ وی کرے اوزمونہ طرف تہ نیہ منسوب کولو سرہ کولہ نو البتہ مونہ پہ یقیناً پہ قوت اوقدرت سرہ ہفہ پہ سزا کنہی راگیرولو ییابہ مونہ دہفہ دے مرے رگ پرے کولو یعنی دے زہہ رگونہ بہ موہولہ پرے کول اوہفہ درے رگونہ دی کوم چہ زہہ سرہ پیوست دی، کلہ چہ ہفہ رگونہ پرے کرے شی نوہفہ سرے مرکبے، ییابہ تاسو کنہی ہیخوک مالرہ دے نہ منع کونکے نشتہ، اَحَدٌ، دَمًا اسم دے اویہ دے تاکیدنی دپارہ زائد دے اَوَيْتُکُمْ دے اَحَدٌ نہ حال دے او حاضریں پہ معنی دے مالمین، دَمًا خبر دے اومالمین جمع راورلے شوی دے خکے چہ اَحَدٌ دے نفی لاندی دے داخلیدو وجہ نہ دے جمع پہ معنی کنہی دے او دے غنہ ضمیر دے رسول اللہ ﷺ طرف تہ راجع دے یعنی مونہ ہفہ تہ دے عذاب نہ ہیخ خوک نہ شی منع کولے، یقیناً دا قرآن دے پرہیزگارانو دپارہ نصیحت دے مونہ تہ پورہ معلومہ دہ چہ تاسو نہ اے خلقو بعض خلق دے قرآن تکذیب کونکی دی او بعض تصدیق کونکی او بیشکہ دا قرآن (یعنی دے تکذیب) دکافرانو دپارہ حسرت دے کلہ چہ بہ دا خلق دے تصدیق کونکو اجر او دے تکذیب کونکو عذاب تہ اوگوری او بیشکہ دا قرآن یقینی حق دے نوتاسو دخیل رب عظیم پاکی ییانوی لفظ اسم زائد دے۔

د قیوداتو فوائد او تسهیل

هولہ: اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ دَاوَمَا هُوَ يَنْزِلُ شَاعِرٌ اَوْ وَلَا يَنْزِلُ كَاهِنٌ دا دریواړه جواب قسم دی مقاتل رحمۃ اللہ علیہ و نیلی دی چه ددې ایت د نزول سبب دادې چه کوم وخت ولیدین مغیره او وئیل چه محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساحر دې او ابو جهل چه او وئیل شاعر دې او عقبه او وئیل چه کاهن دې نو الله تعالی په خپل مذکورہ کلام سره په دریواړو رد او فرمائیلو.

هولہ: اِيْ قَالَهُ رَسَاۗلَهُ دَدَيْ اِضَافِيْ مَقْصَدُ دَدَيْ اِعْتِرَاضُ جَوَابٍ وړکول دی چه د الله تعالی کلام ته ولې د رسول کلام او وئیلې شو؟

جواب: د جواب حاصل دادې چه د رسول طرف ته که هغه رسول جبرائیل وی او که نبی د ادنی مناسبت د وجې نه نسبت کړې شوې دې. حضرت جبرائیل آمین چونکه د پیغام رسونکي په حیثیت سره کلام راوړی او رسول صلی اللہ علیہ وسلم ئې خپل امت ته تبلیغ کوی په دې وجه ددې کلام نسبت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم او جبرائیل علیه السلام ته کول صحیح دی.

هولہ: قَلِيْلًا، قَلِيْلًا دواړه خایونو کښې د موصوف محذوف صفت دې ای لَمَّا اَلْقَلَبُ لَا يَذْكُرُ اَلْقَلْبَ.

هولہ: نِيْطَ اَلْقَلْبُ هغه رگ چه د زړه سره متصل وی، دې ته شه رگ او د سارگ هم وائی ددې په کټ کیدو باندې یقیناً مرگ واقع کیږی.

هولہ: وَجُمُعَةُ اَلْعَمَلِ د ا د یوسوال مقدر جواب دې؟

سوال: مِنْ اَحَدٍ: د ما اسم دې، او حَاجَتِي ددې خبردې په اسم او خبر کښې مطابقت نشته، ځکه چه اسم واحد او خبر جمع ده؟

جواب: اَحَدٌ لَمْ يَكُنْ اَحَدًا اَلْفِي د وجې نه د جمع په معنی کښې دې لهذا اوس هیڅ اعتراض پاتې نه شو.

هولہ: وَصُفِيٍّ ددې اضافې مقصد داخودل دی چه معطوف سره د حرف عطف محذوف دې، ددې عطف په مکملین باندې دې.

هولہ: حَقُّ الْبَقِيْن ددې تفسیر په اَلْبَقِيْن سره کولو کښې ئې اشاره او کره چه دا اضافت د صفت إلى الموصوف دې.

[۷۰] سورة المعارج

سورة المعارج مکیه اربع واریعون آیه

سورة معارج مکی دی، په دې کښې څلور څلوېښت آیاتونه دي.

ایاتونه: ۱-۲۵

بسم الله الرحمن الرحيم (للكافرين ليس له دافع) هو النضر بن الحارث قال (الهمان كان هذا هو الحق) الآية (فأصبر) وهذا قيل أن يُلَوَّرَ بالفتح (صَوْرًا جَمِيلًا) أي لا جَزَع فيه (إِنَّمَا يَرَوْنَهُ) أي القلب (بَصِيرًا) غير واقع (وَرَأَوْا قُرَيْشًا) وأما لا محالة (يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ مَطْلَقًا بِخُيُودٍ يُخَالِفُهَا نَفْعُ الْكَلْبِ) كَذِبُ الْفَيْضِ (وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ) كَالصُّوفِ فِي الْخِطَّةِ وَالطَّرِيزَانِ بِالرَّيحِ (وَلَا يَسْأَلُ حِمِيمٌ لِّهَبٍ) لِهَبِ قُرَيْشٍ لَا يَخْفَى كُلُّ بَحَالَةٍ (يَعْنُوهُمْ) أي يُبْصِرُ الْأَعْمَاءَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَتَقَارِلُونَ وَلَا يَتَكَلَّمُونَ وَالْجَنَّةُ مُتَنَافِئَةٌ (بِوَدِّ الْحُجُومِ) بِغَنَى الْكَافِرِ (لَوْ) بِغَنَى أَنْ يَتَّقِي مِنْ عَذَابِ يَوْمَئِذٍ بِكسر الميم وفتحها (بينهم) (وَصَاحِبَتِهِ) زوجته (وَأُحْبَبَتِهِ) (وَفَصْلَتِهِ) عشيرته لفصله منها (التي تَكُونُ) نعمته (وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا) ثُمَّ يُنْفِخُ فِي ذَلِكَ الْأَفْئِدَةِ غُطْفَ عَلِيٍّ يُلْقِيهِ (كَلَامًا) رَدًّا لِمَا يَزِيدُ (إِنَّهَا) أي الثَّارَ (لَقُلَى) اسم لجنهم لِأَنَّهَا تَنْطَلِقُ أَي تَنْتَلِبُ عَلَى الْكَلَامِ (تَزَاوَعَةً لِلْمَوْتِ) جَنَحَ حَوَادٍ وَهِيَ جِلْدَةُ الرَّاسِ (تَدْعُو مَنْ أَذْهَبَتْ وَتَقُولُ) عَنْ الْإِيمَانِ بَأَن تَقُولُ إِنِّي (وَبِحَقِّ) النِّعَالِ (فَأُوقَى) أَمْسَكَهُ فِي عَوَالِيهِ وَلَمْ يَزِدْ عَنْ اللَّهِ مِنْهُ (إِنَّ الْوَسْطَانَ عَلِيقَ حُلُوعًا) خَالٍ مُقْتَرَفٍ وَتَفْسِيرُهُ (إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا) وَفَتْ مِنَ الشَّرِّ (وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا) وَفَتْ مَسَ الْخَيْرِ أَي النِّعَالِ يَحِقُّ اللَّهُ مِنْهُ (أَلَا الْمُضْلِيلِينَ) أَي الْغُلُوبِينَ (الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ) مُوَاعِدُونَ (وَالَّذِينَ فِي أُمُورِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ) هُوَ الزَّكَاةُ (لِلْمَسْكِينِ) وَالْمَعْرُومِ (الْمُتَّقِينَ) عَنِ السُّلَالِ (لِيُخْرِجَ) (وَالَّذِينَ يَصِلُونَ يَوْمَ النِّعَمِ) الْخِزَاءَ (وَالَّذِينَ هُمْ مِنْ عَذَابٍ رِجْهًا مَشْفِقُونَ) خَائِفُونَ (إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ) نَزْلُهُ (وَالَّذِينَ هُمْ لِلرَّجُلِ وَهُمْ حَافِظُونَ) (أَلَا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ مِنَ الْإِمَاءِ) (فَأَنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ) (فَمَنْ أَتَى) وَكَأَنَّ ذَلِكَ قَوْلُكَ هُمْ الْعَاقُونَ) (الْمُتَجَافِرُونَ) الْخِلَالُ إِلَى الْخِزَامِ (وَالَّذِينَ هُمْ أُولَاءُ مَا نَعْبُدُ) وَفِي فِرَازَةٍ بِالْإِفْرَادِ مَا اتَّفَقُوا عَلَيْهِ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ (وَعَهْدُهُمْ) الْعَاقِدَةُ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ (رَاعُونَ) خَائِفُونَ (وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَتِهِمْ) وَفِي فِرَازَةٍ بِالْجَمْعِ (قَائِمُونَ) يَحْمِلُونَهَا وَلَا يَتَكَلَّمُونَ (وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ) بِأَنفُسِهِمْ فِي أَوَّلَاتِهِمْ (أُولَئِكَ فِي جَنَّاتٍ مَكْرُومٍ)

ترجمه: په نوم د الله پاک چه دیر مهربانه او هميشه مهربانه دې شروع کوم يو سوال کونکي يعنى يو غوښتونکي په کفارو باندې د الله پاک د طرف ته واقع کيدونکي داسي عذاب او غوښتلو کوم چه د الله پاک د طرف نه څوک هم نه شی دفع کولي، هغه نضر بن حارث دې هغه او وئيل يا الله که دا حق وی (الله) د واقع سره متعلق دې کوم چه د ملائکو دپاره د پاړيو والادي او هغه اسمان دې چه د هغه طرف ته ملائک او روح يعنى جبرائيل ۷۱۱ څيزی (فرعون) په تاء او ياء

سره یعنی د هغه د حکم د نازلیدو خانې چه هغه اسمان دې په داسې ورځ کېږي (فی یوم) د محذوف سره متعلق دې یعنی په هغوی باندې به قیامت کېږي عذاب نازل شی او د هغه ورځې مقدار د کافر په نسبت په هغه ورځ باندې د راتلونکې تکلیفونو د وجې نه د پنځوس زره کالو پراخه وي، پاتې شو مومن نو د هغه دپاره به د یو فرض مونځ نه هم کومه موده وی کوم چه به هغه په دنیا کېږي کولو، لکه چه په حدیث کېږي راغلی دی، پس ته **صبر** کوه دا حکم د جهاد د حکم د نازلیدو نه مخکېږي دې، یعنی په کوم کېږي چه جزع فزع (کېږي او شکایتونه) نه وی بیشکه دا خلق هغه عذاب بعید یعنی ناممکن الوقع گنړي، او مونځې نژدې یعنی ضرور (لا محاله) نژدې واقع کیدونکې گنړو، (دا عذاب به هغه ورځ) واقع کیږي په کومه ورځ چه اسمان د ویلې شوې سپینو زرو په شان شی او غرونه به سپک او د هوا په ذریعه الوتلو کېږي به د مالوچو په شان شی او هر یو کس به په خپلو حالاتو کېږي د اخته کیدو د وجې نه دوست د دوست (پاره کېږي هم) تپوس نه کوي یعنی خپلوان به د خپلوان تپوس نه کوي حال دا چه یو بل ته به اوبښودلې شی یعنی دوستان به خپل مینځ کېږي یو بل اوسنی او یو بل به اوپیژنی، خو خبرې به نه کوي (بعضوهم) جمله مستانغه ده مجرم به خوښوی یعنی کافر به تمنا کوي چه د هغه عذاب په بدله کېږي په فدیة کېږي (یومعد) د میم په فتحې او کسرې سره خپلو خامنو لره او خپلې بی بی لره او خپل رور لره او خپل خاندان لره خاندان ته (فصله) په دې وجه ونیلې شی چه فرد د خاندان نه جدا کیږي کوم چه هغه ته پناه ورکوي یعنی د خان سره نې یوځانې کوي او د زمکې ټول خلق به ورکول غواړي ددې دپاره چه فدیة ورکول هغه ته خلاصې ورکړي ددې عطف په (یعنی) باندې دې خو داسې به هرگز نه کیږي دا د هغه د خواش (تمنا) رد دې یقینا هغه د لمبو والا اوږدې (لغلی) د جهنم نوم دې په دې وجه چه هغه به لمبې وهی، یعنی په کفارو باندې به لمبه شوې وی کوم چه به د سر خرمنې لره ویستونکې وی (هوی) د (هوا) جمع ده او د سر خرمنې ته وائی، هغه به هر هغه کس وایلي چه ایمان ته شا کوي او اوږې هغه به وائی (لغلی) زما طرف ته راشه زما طرف ته راشه او مال جمع کولو سره (سنبهال) ساتی (ذخیره کوی) یعنی هغه په خزانه کېږي بند ساتی او د هغې نه د الله پاک حق نه ادا کوي یقینا انسان کم همت پیدا کړي شوې دي دا حال مقدره دي او د (هلو) تفسیر (إدا مه الله جروما) دې چه کله هغه ته تکلیف رسیږي نو د تکلیف د رسیدو په وخت جزع فزع (اوایلا) کوي او چه کله ورته څه خوشحالی اورسیږي یعنی مال ورته حاصل شی نو په هغه مال کېږي د الله پاک د حقوق نه بخل کوي مگر هغه مونځ کونکي یعنی مومنان کوم چه خپل مونځونه په پابندۍ سره ادا کوي او د هغوی په مالونو کېږي د سوال کونکي او غیر سوال کونکي دپاره حق دي او هغه زکاة دي، محروم هغه سړي دي کوم چه د سوال نه خان ساتی او هغوی د جزاء په ورځ باندې عقیده ساتی او د خپل رب د عذاب نه ویریدونکي دي یقینا د هغوی د رب عذاب داسې ځیز

نہ دے چہ شوک تری بی ویری شی، او ہفہ کسان چہ د خپلو شرمگاہونو حفاظت کونکی دی مگرد پیسانو او وینزو نہ، خکہ چہ د هغوی متعلق پہ دوی باندی ہیخ ملامت نشته، خو کہ شوک ددی نہ علاوہ د نورو طریقو طلب گاروی نو ہم دا خلق د حلال نہ حرام طرف تہ تجاوز کونکی دی کوم چہ د خپلو امانتونو او د خپل قول او قرار خیال ساتی چہ پہ کوم کبن د هغوی نہ تپوس کیدلے شی او پہ یو قرات کبن (امانتم) مفرد دے یعنی پہ کوم خیز چہ هغوی امین جوړ کرې شی کہ هغه د دین د امر نہ وی یا د دنیا نہ او هغه خلق کوم چہ خپل شهادتونه صحیح صحیح ادا کوی او پہ یو قرات کبن (شهادت) د جمع پہ صیغې سره دے یعنی گواهی صحیح صحیح ادا کوی او هغه خلق کوم چہ د خپلو مونمونو پہ خپلو وختونو کبن ادا کولو سره حفاظت کونکی دی هم دا خلق بہ جنت تہ بہ عزت سره داخلېدی.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: (للكافرين) لام د تعلیل دپاره هم کیدې شی (ای نازل من اجل الکافرين) یا په معنی د (علی) دے (ای واقع علی الکافرين)

قوله: (ليس له دافع) یا خو دا د عذاب صفت ثانی دے یا د عذاب نه حال دے یا جمله مستانفہ ده، که جمله مستانفہ وی نو د عامل او معمول تر مینځه به جمله معترضه وی.

قوله: (معارج) د معرج جمع ده په معنی د پاورې.

قوله: (جبرئيل) په دې کبن اشاره ده چہ (والروح) دا عطف د خاص علی العام د قبیل نه دے، خکہ چہ جبرائیل علیه السلام په ملائکو کبن شامل دے.

قوله: (الی مهبط امرة) دا د یو سوال مقدر جواب دے.

سوال: د آیت کریمه نه فهمیری چہ الله پاک په یو خاص مقام کبن دے او ملائک د هغه طرف تہ خیزی حال دا چہ الله پاک د جسم او مکان نه بری او پاک دے؟

جواب: کلام د مضاف په حذف سره دے (الی مهبط امرة) یعنی د الله پاک د امر د را کوزیدو ځانې تہ خیزی نه د الله پاک طرف تہ.

قوله: (انهم یرونه بعيدا) ای یعقوبونه محالا

قوله: (لو) په معنی د (ان) یعنی لو د ان مصدریه په معنی دے هم په دې وجه د (لو) د جواب ضرورت نشته.

قوله: (تفعه) ای فی النسب

قوله: (انها) ای النار... مقصد په دې سره د ضمیر د مرجع تعیین دے.

سوال: د (ها) مرجع مفسر علام (النار) ګرځولې ده حال دا چہ (النار) په مخکین عبارت کبن چرته هم ذکر نه ده؟

جواب: د (الفار) لفظ اگرچه په سابق کتب صراحة نه دې ذکر شوي خو د (العذاب) مفهوم دي.

هوله: (ظلي) د (ان) خبر اول او (نواعة) نې خبر ثاني دي.

هوله: (ظلي) د علميت او تانيت د وجې نه غير منصرف دي.

هوله: (على هلهما) دا حال مقدره دي ځکه چه انسان د پيدائش په وخت په دې صفت سره متصف نه وي.

[اياتونه: ۳۶- ۴۴]

(قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا قِيلَ لَهُمْ نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ) خال أي مديمين النظر عَنْ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ بِنَكَ (عَيْنٍ) خال أي بِنَكَاتٍ جَلْفًا جَلْفًا يَقُولُونَ اسْتِهْزَاءً بِالْمُسْلِمِينَ لَمَّا دَخَلَ خَلَاءُ الْجَنَّةِ فَدَخَلَتْهَا فَبَدَّلَتْهَا قَالُوا نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ كُلُّ امْرُؤٍ مِنْهُمْ أَنْ يَدْخُلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ كَلَّا زَجَعَ لَهُمْ عَنْ طَمَعِهِمْ فِي الْجَنَّةِ إِنَّا جَعَلْنَاهُمْ كَقَوْمِهِمْ (مِمَّا يَتْلُمُونَ) مِنْ لُطْفٍ فَلَا يَطْمَعُ بِذَلِكَ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّمَا يَطْمَعُ فِيهَا بِالْفُجُورِ (فَلَا) لَا زَايِدَةً (أَفَمِنْ رَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ) لِلشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَمَا الْكَوَاكِبُ (إِنَّا لَنَاقِدُونَ) (عَلَى أَنْ تَبْدُلَ) تَأْتِي بِدَلِيلِهِمْ (خَوَاتِمَتُهُمْ مِمَّا كُنْتُمْ يُعْتَبِقُونَ) بِمَا جَزَيْنَ عَنْ ذَلِكَ (فَلَذَرَهُمْ) أَتْرَكْتَهُمْ (يَتَخَوَّضُونَ) فِي بَطْنِهِمْ (وَيُلْعَبُونَ) فِي دُنْيَاهُمْ (حَتَّى يَلَاكُوا) يَلْفُوا (يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ) فِيهِ الْعَذَابُ (يَوْمَ يُنْفَخُونَ مِنَ الْأَجْنَاثِ) الْفُئُورِ (يَوْمَئِذٍ) إِلَى الْخَشَرِ كَأَنَّهُمْ إِلَى نُصُبٍ وَفِي فِرَازَةٍ يَضُمُّ الْخَزَنَتِي شَيْءٌ مَنْصُوبٌ كَقَلَمٍ أَوْ رِيَّةٍ (يُوفَضُّونَ) بِسُرْعَةٍ (وَأَخَاجَعَهُمْ) ذَلِيلَةً (أَبْصَارُهُمْ تَرْتَفِعُهُمْ) تَفْشَاهُمْ (ذُلَّةَ ذَلِكَ الْيَوْمِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ) ذَلِكَ مُتَقَدِّمًا وَقَدْ بَدَّلَهَا الْغَيْرَ وَمَعَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمه: په كفارو باندې شه شوی دی چه ستا طرف ته د نبي او کس طرف نه دې دې راځي او سترگې يې پرندې کړي دي (مطعمين) د (کفرو) نه حال دې او (عين) هم د (کفرو) نه حال دي يعنی جماعت او حلقې جوړولو سره په مومنانو پورې استهزاء کوي او وانی چه که دوی جنت ته داخل شي نو مونږ به يقينا د دوی نه مخکېن جنت ته داخلېږو. ايا په دوی کېن هريو ددې خبرې خواش لری چه د نعمتونو جنت ته په داخل کړي شي؟ داسې په هرگز اونه شي! د د هغوی جنت ته د داخلیدو تردید دې مونږ هغوی لره د نورو په شان د هغه غمز نه پیدا کړي دی کوم چه هغوی ته معلوم دې يعنی د نطفو نه لهذا په دې وجه د جنت طمع نه شي کولې او د جنت طمع د تقوی په وجه کیدلې شي، بيا زه قسم کوم (لا) زانده ده، د نمر، سپوږمۍ او ټولو ستورو د مشرقونو او مغربونو په رب باندې چه مونږ په دې باندې قادر یو چه د هغوی په ځایي د هغوی نه غوره خلق راولو او مونږ ددې کار نه عاجز نه یو نو ته دوی هم په دې باطله مشغله او د دنیا په تفریح کېن پریده تردې چه دوی هغه ورځې سره مخامخ شي چه د کومې ورځې د عذاب د هغوی سره وعده کولې شي په کومه ورځ چه په دوی د قبرونو نه وتلو سره د محشر

طرف ته منڊي وهي څنگه چه د يو عبادت څانگي ته منډه وهونكي وي او په يو قراحت كښ د دواړو حروفو په ضمي سره دې هغه څيز كوم چه نصب كړې شوې وي لكه علم يا جهنوا، د هغوی سترگې به ښكته شوې وي (او) په هغوی باندې به ذلت خور شوې وي دا د هغوی هغه ورځ ده د كومي چه به ورسره وعده كولي شوه. (ذلك) مبتداء ده او ددې مابعدی خبر دې، او ددې نه مراد د قيامت ورځ ده

د قيوداتو فوائد او تسهيل

نوله: (فما ل الذين كفروا) لام جاره، د مصحف امام د رسم الخط په اتباع كښ جدا ليكلي شوې دې، ما مبتداء ده او (الذين كفروا) نې خبر دې اي (فما هم حليمون على ظهورهم اليك) نوله: (مهلطين) اي سرعين، دا د (اطعام) نه اسم فاعل جمع مذكر دې، سر ښكته كولو او په غور كتلو سره په تيزي منډي وهونكي.
نوله: (هزين) دا د (عزة) جمع ده او (عزة) په معنى د جماعت دې.
نوله: (اننا قاصرون) دا مقسم عليه دې.
نوله: (وما نحن بمسيوقين) دا د مقسم عليه جزء دې.
نوله: (يلقوا دلاوا) تفسير په (يلقوا) سره كولو كښې اشاره او كړې شوه چه باب مفاعله په خپل اصل باندې نه دې.
نوله: (يوم يخرجون) دا د (يومهم الذي) نه بدل البعض دې.
نوله: (ذلك اليوم) مبتداء او (الذين) الخ خبر دې.
[۷۱] سورة نوح

سورة نوح مكية ثمان وعشرون آية وفيها ركوعان

سورة نوح مكى دې، په دې كښې اته ويشت يا يوكم ديرش آيتونه دي.

[آياتونه: ۱-۲۰]

بسم الله الرحمن الرحيم (انا ارسلنا نوحا الى قومه ان اذنبوا لى ان اذنبوا انى يانذار (قومك من قبل ان ياتيهم) ان لم يؤمنوا (عذاب اليم) مؤلم فى الدنيا والاخرة (قال يا قوم االى لكم نذير مبين) بين الإنذار (ان) اي بان اقول لكم (اصعدوا الله واتقوه وأطيعوا) يغفر لكم من ذنوبكم من زايدة فان الإسلام يغفر به ما قبله أو تبعيته لإخراج خلوق البقاء (ويعذركم) بلا عذاب (الى أجل مسمى) أجل الموت (إن أجل الله) بقدركم ان لم تؤمنوا (إذا جاء ولا يعزوا كنتم تعلمون) ذلك لانتقم (قال رب اى دعوت قومي ليلا وتهارا) اي دالما مصلا (فلم يزد هم دعائى الا فرارا) غن الإيمان (والى كلما دعوتهم لتغفر لهم جعلوا أصابعهم فى آذانهم ليلا يسموا كلامي) واستغشوا ليانهم (غطوا رؤوسهم ليلا ينظروني) وأصروا على كفرهم (واستكبروا) تكبروا عن الإيمان (استكبارا) (اللى دعوتهم جهارا) انى باغلى منى (اللى أعلنتهم

صَوْنِي وَأَنْعَزْتَ) الكلام (لہم اسرار) افعلت استغفروا ریکم من الشرک (انہ کان ظفاراً) (یُوسِل النعام المنظر وكانوا قد تنفوه) عَلَیْکُمْ وَذَرَاراً) بحیر الذرور (وَمَعِدَہُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنَیْنِ وَفَعَلْ لَکُمْ جَنَاتٍ) بنسیر (وَجَعَلْ لَکُمْ أَنْهَاراً) جانبہ مالکم لَا تَرَوْنَ لَیْلَہُ وَقَاراً) اِنِّی تَأْمِنُونَ وَقَارَ اللّٰہِ اِیْتَاکُمْ بَانَ تَلَوْنَا (وَقَدْ عَلَقْتُمْ أَطْوَاراً) جمع طَوْر وَهُوَ الْخَال لَطَوْرًا نَظْفًا وَطَوْرًا عَلَقَہُ إِلَى تَمَامِ خَلْقِ الْإِنْسَانِ وَانْظُرْ فِی خَلْقِہِ یُوجِبُ الْإِیْمَانَ بِخَالِقِہِ (أَلَمْ تَرَوْا) تَنْظُرُوا (کَیْفَ عَلَقَ اللّٰہُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا) بَغَضَهَا فَوْقَ بَغَضٍ (وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِیْہِمْ) اِنِّی فِی مَجْمُوعِہِنَّ الصَّادِقَ بِالسَّمَاءِ الدُّنْیَا (نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسُ یَرَاجًا) مَبْتَخَا غَضِبًا وَهُوَ الْقَوِی مِنْ نُورِ الْقَمَرِ (وَاللّٰہُ أَتَبَّ) خَلَقْتُمْ (مِنْ الْأَرْضِ) إِذْ خَلَقَ أَبَاکُمْ آدَمَ مِنْهَا (نَبَاتًا) (ثَمَرٌ یَعِدُکُمْ فِیہَا) مَقْرُونٍ (وَمَحْرَجُکُمْ لِلْبَعثِ) (إِخْرَاجًا) (وَاللّٰہُ جَعَلَ لَکُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا) مُنْطَوِّیةً (لِئَلَّکُمْ أَوْفَیئَهَا سَبَاطًا) طَرَفًا

ترجمہ: یہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم یقینا مونہ نوح علیہ السلام د ہفہ د قوم طرف تہ اولیہلو چہ خپل قوم او بروہ مخکین ددے نہ چہ پہ ہفوی پہ دنیا او آخرت کین دردونکی عذاب راشی کہ ہفوی ایمان رانوری نوح علیہ السلام او فرمائیل ای زما قومہ زہ تاسو لرہ یشکارہ یشکارہ ویرونکی یم پہ داسی طریقہ چہ زہ تاسو تہ وایم چہ د اللہ پاک بندگی او کروی او ہم د ہفہ نہ او یرپی او زما خبرہ او منی ہفہ بہ تاسو تہ ستاسو گناہونہ معاف کری (من) زائدہ دے بیشکہ د اسلام پہ ذریعہ گناہونہ معاف کیڑی یا (من) تبعیضیہ دے د حقوق العباد د خارج کولو دپارہ او تاسو تہ بہ بغیر د عذاب نہ مہلت درکری د مرگ د مقرر وختہ پوری یقینا پہ تاسو باندی د اللہ پاک د عذاب وعدہ چہ کلہ راشی نو کہ تاسو ایمان رانورلو نو ہفہ بہ نہ روستو کیڑی کہ تاسو پہ دے خبرہ باندی پوہدلی نو ایمان پہ مو راوڑی وے نوح علیہ السلام او وٹیل ای زما ریمہ ما خپل قوم شپہ او ورخ ہمیشہ مسلسل ستا طرف تہ راویرلو خو زما پہ راہیللو سرہ دا خلق د ایمان نہ نور ہم زیات لری شو، ما چہ ہفوی کلہ ہم ستا د بغینہ دپارہ راویرلو نو ہفوی خپلی گوتی پہ غوپونو کین دتہ کری چہ زما خبرہ وانوری او ہفوی خپلی کیڑی و اچولہ یعنی بہ کیڑو سرہ نہ خپل سرونہ پت کرل چہ ما نہ وینی او ہفوی پہ خپل کفر باندی کلک پاتہ شو او د ایمان پہ مقابلہ کین نہ لوتہ تکبر او کروی یا ما ہفوی تہ پد او پت آواز سرہ آواز او کروی یا ما ہفوی یشکارہ ہم پوہہ کرل او پد پتہ ہم او ما ہفوی تہ او وٹیل چہ تاسو د خپل رب نہ د شرک متعلق بغینہ او غورای ہفہ یقینا بغینہ کونکی دے بہ کثرت سرہ بہ پت تاسو تیز باران او کروی او ہفوی د باران نہ محروم کری شوی وو او ستاسو پہ مال او اولاد کین بہ اضافہ او کروی او ستاسو دپارہ بہ باغات پیدا کری او ستاسو دپارہ بہ نہرو تہ جاری کری پہ تاسو غہ شوی دی چہ تاسو د اللہ پاک د عظمت اعتقاد نہ لری، یعنی د اللہ پاک نہ د خپل وقار امید نہ لری چہ ایمان راوڑی حال دا چہ ہفہ تاسو قسم قسم جوہر کری یے (اطوار) د (طوار) جمع دہ ددے معنی حال دہ پس یو حالت د نطفی دے، او یو حالت د چکہ وینے دے د انسان د تخلیق د مکمل کیدو پوری او د انسان

په تخليق کښ غور کول د هغه په خالق باندې ايمان لره واجبوی، ايا تاسو نه گورئ چه الله پاک څنگه پرله پسې اووه اسمانونه پيدا کړي دی يعنی بعض ئې د بعض دپاسه کيخودل او سپوږمئ ئې په هغې کښ يعنی د هغې په مجموعه کښ کوم چه په دنيای اسمان باندې هم صادق دې نور جوړ کړي دې او نمر ئې روښانه ديوه جوړه کړي ده او هغه د سپوږمئ د نور نه ډير فوړی دې او تاسو ئې په زمکه کښ په يوه خاص طريقه پيدا کړي يئ بيا په هغه تاسو لره هم دې ته بوځئ، په داسې حال کښ چه تاسو به په قبرونو کښ دفن شئ او هغه په تاسو د بعث دپاره راوياسي او الله پاک زمکه ستاسو دپاره فرش جوړه کړي ده چه تاسو ئې په فراخه لارو کښ او گرځئ.

دقیوداتو فوائد اوتسهیل

نونه: (همان لوتهم لوتهمون ایه)، (همان) د ثاء په ضمې او کسرې سره د آخر نه یاء حذف شوه، د (قاضی) په قاعدي سره یا د (پد) او (هم) په قاعدي سره په اصل کېښ (همانی) وو.

توضیح: (په پښتو) په دې سره اشاره اوکړې شوه چې (ان الله) کښې (ان) مصدریه دې او تفسیر هم کیدې شی ځکه چې په ارسال کښې د قول معنی ده. (صاوی)

یونہ: (ہاں اتول لکھ) (ان اعدوا اللہ) کہیں (ان) تفسیر یہ دے او مصدر یہ کیدل ہم صحیح دی کما سبق

قوله: (پنځر لکم) دا د مخکښ ذکر شوې درې واړو امرونو جواب دې او هم په دې وجه مجزوم دي.

توله: (بلا عذاب) ددی د اضافی مقصد د یو سوال جواب دی.

سوال: الله پاک (و یوحرا کمالی اجل مسمى) او فرمائیلو حال دا چه په بل آیت کریمه کښې «ولن یوحرا الله نفسا اذا جاء اجلها» فرمائیږي شوي دي نو په دواړو کښې تعارض دي.

جواب: د (پروگرام) نه په دنیا کېښ د عذاب تاخیر مراد دې تر مرګه پورې نه دا چه د مرګ به مقرر وخت کېښ تاخیر مراد دي. (جمل، صاوی)

فوله: **(پهلکمران لہو مونا)** ددی عبارت د اضافی مقصد ہم د سابقہ تعارض دفع کول دی (حاشیہ جلالین)

ٲولہ: (لامتمم) ٲہ دے کنبس اشارہ دہ ٲہ (لو) شرطیہ دے او (لامتمم) نی جزاء دہ.

[ایاتونہ: ۲۱-۲۸]

الْجَنَاحَ) وَاسِعةٌ قَالَ لَوْ رُبَّ انْتَهَمُ عَصَوْنِي وَالْيَتِيمَ أَيِ الشَّغْلَةَ وَالْفُقَرَاءَ مِنْ لَمْرِيذَةِ مَالِهِ وَوَلَدَهُ وَهُنَّ
الزَّوْءَةُ الْمُنْعَمُ عَلَيْهِنَّ بِذَلِكَ وَوُلِدَ بَعْضُ الْوَأْوِ وَشَكُونُ اللَّامِ وَفَيْجِنِهَا وَالْأَوَّلُ جِيلٌ جُمِعَ وَلَدُ فَيْجِنِهَا
كَغَضَبٍ وَغَضَبٌ وَقِيلَ بِمَقْنَأِ كَعَجَلٍ وَنَحَلَ (الْأَحْسَارَ) طِفْلاً وَكُفْرًا وَمَكْرُومًا أَيِ الْوَأْوَاءِ (مَكْرُوكًا) أَرَامَ
عَظِيمًا جَدًّا بِأَن كَعَجَلًا نَوْحًا وَأَذُوهُ وَمَنْ اتَّبَعَهُ وَقَالُوا) لِلسَّلَاسَةِ لَا تَدْرُونَ أَهْلَكُمْ وَلَا تَدْرُونَ وَثُمَّ) فَتَحَ الْوَأْوِ

پلار ته چه دواړه مومنان وو او هر هغه چاته چه مومن كيدو سره زما كور ته يا زما مسجد ته داخل شي او د قيامته پورې راتلونكي مومنانو سړو او ښځو ته پخښنه او كړه او كفارو لره سواد هلاكت نه په نور هيڅ شيز كښ مه زياتوه. پس هغوی ټول هلاك كړې شو.

د قيوداتو فوائد او تسهيل

پوله: (بذلك) اي بالمال والولد

پوله: (والاول) اي ولد په باره كښ ونيلي شوې دي چه د (ولد) جمع ده لكه چه (عقب) د (عقب) جمع ده او ونيلي شوې دي چه جمع نه ده البته په معنى كښ جمع ده لكه چه (بمل) د (بمل) په معنى دي.

پوله: (ود) د سړى د شكل د يو بت نوم دي، (سواء) د زنانه د شكل د يو بت نوم دي، (يعون) د زمرى د شكل د يو بت نوم دي، (يعوق) د اس د شكل د يو بت نوم دي، (لى) د تپوس د شكل د يو بت نوم دي.

[۷۲] سورة الجن

سُورَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَأَيَاتُهَا ثَمَانٌ وَعِشْرُونَ

سورة جن مكي دي، په دې كښې اته ويشت آيتونه دي.

[آياتونه: ۱-۱۹]

بسم الله الرحمن الرحيم (قُلْ) يَا مُحَمَّدُ لِلنَّاسِ (أَوْحَى إِلَيَّ) أَنِّي أَخْبَرْتُ بِالْوَخْيِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى (أَنَّهُ) الضَّمِيرُ لِلشَّانِ (اسْتَمِعَ) لِإِقْرَائِي (تَقْرَأُ مِنَ الْجِنِّ) جَنِّ بَصِيرِينَ وَذَلِكَ فِي صَلَاةِ الْمُنْحِ بِطَعْنِ نَخْلٍ مُّوَضَّعٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ وَهُمْ الَّذِينَ ذَكَرُوا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَأَذَعَرْنَا إِلَيْكَ نَقْرًا مِنَ الْجِنِّ) الْآيَةِ (فَقَالُوا) يَقْرَأُهُمْ لَنَا رِجَاؤُنَا أَنَّهُمْ (إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا) يَنْتَعِجِبُ رَجُلٌ فِي فُصَاةٍ وَغَزَاةٍ مَعَالِيهِ وَغَيْرَ ذَلِكَ (يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ) الْإِيمَانِ وَالصَّوَابِ (فَأَمَّا يَوْمَ يَنذُرُ) بعد اليوم (يَوْمَنا أَعْدَاءُ) (وَأَنَّهُ) الضَّمِيرُ لِلشَّانِ فِيهِ وَهُوَ الْمَوْضِعُ بَعْدَهُ (تَعَالَى جَدُّ رَبِّنا) تَنْزَعُ جَلَالَهُ وَعَظَمَتَهُ عَمَّا نَسِبَ إِلَيْهِ (إِذَا أَخَذَ صَاحِبُهُ رُجُوعًا) (وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَهِيحًا) (عَلَى اللَّهِ سَهْلًا) غَلَا فِي الْكُذْبِ يَوْمَئِذٍ بِالصَّاحِبَةِ وَالْوَلَدِ (وَأَنَّا ظَنَنَّا أَنَّهُ) مُخَفَّفَةٌ أَيْ أَنَّهُ (لَنْ تَقُولَ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا) يَوْمَئِذٍ بِذَلِكَ حَسَى تَبَا كَذِبُهُمْ بِذَلِكَ قَالَ تَعَالَى (وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْإِنْسِ يَقُولُونَ) يَسْتَعِيدُونَ (بِرِجَالٍ مِنَ الْجِنِّ) جِئْنَا نَنْزِلُوكَ فِي سَفَرِهِمْ بِمُخَوِّفٍ لَّنَقُولَ كُلُّ رَجُلٍ أُغْوِىَ بَسْمًا هَذَا الضَّمِيرُ مِنَ شَرِّ سَهَابِهِ (فَرَأَوْهُمُ) بِمُؤْذِمِهِمْ بِهِمْ (رَهَقًا) فَقَالُوا شَذَّابُ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ (وَأَنَّهُمْ) أَيْ الْجِنُّ (ظَنُّوا كَمَا ظَنَنْتُمْ) يَا إِنْسُ (أَنَّ) مُخَلَّفَةٌ مِنَ الْقَبِيلَةِ أَيْ أَنَّهُ (لَنْ يَنْبَغْتَ اللَّهُ أَحَدًا) بَعْدَ مُؤْتَهَدَاتِ الْجِنِّ (وَأَنَّا كُنَّا السَّجَّادُ) زُنَّا اسْتِزَاقِ الشَّعْخَعِ (فَوَجَدْنَاهَا مَلِيفَتٌ حَرَسًا) مِنَ الْمَلَاحِكَةِ (شَدِيدًا وَهَمَّاهَا) نَحْوُهَا فَخَرَفُوا وَذَلِكَ لَمَّا نَفَثَ الشَّيْءُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَأَنَّا كُنَّا) أَيْ قَبْلَ مَنْفَعَتِهِ (نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِشَمْرِ) أَيْ

نَسْنَعُ (فَمَنْ يَسْتَعِمْ الْآنَ يَجِدْ لَهُ شَيْئًا يَصَدَّقُ) اَرْجِدْ لَهُ لَيْزِي بِه (وَأَنَا لَا أَذْهَبُ أَشْرَارِيذَ) بَعْدَ اسْتِزَاقِ السَّمْعِ
 (يَمْنُ فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهَذَا مَعْنًى خَيْرًا) وَأَنَا مِمَّا الصَّالِحُونَ) بَعْدَ اسْتِجَاعِ الْفَرَانِ (وَمِمَّا كُونُ ذَلِكَ) أَيْ
 قَوْمٌ غَيْرُ صَالِحِينَ رَكْنَا طَرِيقَ قِدَمًا (فِرَافًا مُخْتَلِفِينَ مُسْلِمِينَ وَكَافِرِينَ) وَأَنَا ظَنَنَّا أَنْ) مُخْتَلَفَةً مِنَ الْقَبِيلَةِ أَيْ أَنَّهُ
 (لَنْ نُعْجِزَ اللَّهَ فِي الْأَرْضِ وَلَنْ نُعْجِزَهُ هَرَبًا) لَا نَقْوَتُهُ كَاتِبِينَ فِي الْأَرْضِ أَوْ هَارِبِينَ مِنْهَا فِي السَّمَاءِ (وَأَنَا كُنَّا
 سَمِيعًا لَهْدَى) الْفَرَانِ (أَمَّا بِهَذَا فَمَنْ يُؤْمِنُ بِرَبِّهِ فَلَا يَحْزَنُ) بِتَغْيِيرِهِ (بِخُشَا) نَفْسًا مِنْ حَسَنَاتِهِ (وَلَا رَهَقًا)
 ظَنَمًا بِالزِّيَادَةِ فِي سَيِّئَاتِهِ (وَأَنَا مِمَّا الْمُسْلِمُونَ وَمِمَّا الْقَائِمُونَ) الْخَالِئُونَ بِكَفَرِهِمْ (فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُولَئِكَ تَحَرَّوْا
 رَشَدًا) فَصَنَعُوا حِدَابَةً (وَأَنَا الْقَائِمُونَ) لَكُنَّا أَوَّلَهُمْ حَطَبًا (وَلَوْ دَا) وَأَنَا وَآلَهُمْ وَاللَّهُ فِي الثَّانِي عَشَرَ مَوْجِعًا مِنْ
 وَاللَّهُ تَعَالَى وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَمَا بَيْنَهُمَا بِكُفْرِ الْهَمْزَةِ اسْتِخْنَا وَتَفَضَّلْنَا بِمَا يُوجِبُهُ بِهَذَا تَعَالَى فِي كُفْرِهِ
 مَكَّة (وَأَنْ) مُخْتَلَفَةً مِنَ الْقَبِيلَةِ وَاسْمُهَا مَخْدُوفٌ أَيْ وَآلَهُمْ وَهُوَ مَغْطُوفٌ عَلَى اللَّهِ اسْتَمْعَ (لَوَاسِقًا مَوَاعِلَ
 الطَّرِيقَةِ) أَيْ طَرِيقَةَ الْإِسْلَامِ (لَأَسْقَيْنَا هُمْ مَاءً غَدَقًا) كَثِيرًا مِنَ السَّمَاءِ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا رَفَعَ الْمَطَرُ عَنْهُمْ سَبْحَ
 بَيْنَ (لِنَقْتَتِبَهُمْ) لِنَخْتَرَهُمْ (فِيهِ) فَتَعْلَمُ كَيْفَ شُكْرَهُمْ عِلْمٌ ظَهَرَ (وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ) الْفَرَانِ
 (نَسْلُكُهُ) بِالثَّوْنِ وَآلِيَاءِ نَذَلْنَاهُ (عِدَاثًا صَدَقًا) شَافًا (وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ) مَوَاضِعَ الصَّلَاةِ (لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا) فِيهَا
 (مَعَ اللَّهِ أَحَدًا) بَلَّانْ تُشْرِكُوا كَمَا كَانَتْ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى إِذَا دَخَلُوا كَنَائِسَهُمْ وَبَغْيَهُمْ أَشْرَكُوا (وَاللَّهُ) بِالْفَتْحِ
 وَالْكَسْرِ اسْتِخْنَا وَالصَّوِيرَ لِلثَّانِ (لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ) مُحَمَّدٌ ابْنُ صُلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَدْعُوهُمْ) يَدْعُوهُمْ
 بِطَنِي نَحْلُ (كَأَقْوَامٍ) أَيْ الْجَنِّ الْمُسْتَعْمِقُونَ لِقِرَاءَتِهِ (يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِيَدًا) بِكُفْرِ الْإِلَامِ وَضَمَّهَا جَنَعَ لُبَّةً
 كَالْبَدِيدِ فِي رُكُوبِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا اَزْدَحَامًا جِزْصًا عَلَى سَمَاعِ الْقُرْآنِ

توجہ: یہ نوم دے اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم ای محمد ﷺ خلقو تہ
 اوایہ چہ ماتہ دوحی پہ ذریعہ دا خبرہ بیان کرے شوے ده (یعنی) دوحی پہ ذریعہ ماتہ دے اللہ پاک
 د طرف نہ دا خبر را کرے شوے دے چہ دے نصیبین علاقہ د جناتو یو جماعت زما قراعت
 واوریدو او دا واقعہ پہ بطن نخلہ کتب کوم چہ دے مکہ او د طائف ترمینخہ یو مقام دے د
 سحر پہ مانخہ کتب پیبشہ شوے وه او دا جنات ہم ہفہ دی د کومو ذکر چہ دے اللہ پاک پہ قول
 ﴿وَاصْرِفْ إِلَهُكَ لِلْعَالَمِينَ﴾ کتب کرے شوے دے نو ہفوی خپل قوم تہ واپس تلو سرہ
 اوونیل چہ مونہ عجیب قرآن واوریدلو چہ د ہفہ (لفظی) فصاحت او (معنوی) بلاغت وغیرہ
 سرہ تعجب پیدا کیڑی کوم چہ نیغہ لاری (او ایمان طرف تہ رهنمائی کوی مونہ پہ ہفہ ایمان
 راورلو د نن نہ پس بہ مونہ شوک ہم د خپل رب سرہ نہ شریکوو او بیشک زمونہ د رب شان دیر
 اوچت دے ﴿اللہ﴾ کتب او دے نہ روستو دوارو خایونو کتب ضمیر شان دے، اللہ پاک د خپل
 جلال او عظمت د ہفہ تولو خیزونو چہ د ہفہ طرف تہ د نسبت کولو نہ (کوم چہ د ہفہ د
 شان سرہ لائق نہ دی) پاکی بیان او فرمانیلہ نہ ہفہ د چا نہ خپلہ یی بی جوہ کرے ده او نہ خوئی
 او دا چہ پہ مونہ کتب بیوقوفہ جاہل د اللہ پاک پہ بارہ کتب اللہ پاک لہ پہ بنخہ او بجی سرہ

متصف کولو باندې په الله پاک باندې دروغ وئیلو کښ غلو کوی او زموږ خو هم دا خیال وو چه
 (ان) مخففه دې ای (الله) انسانان او جنات به هغه لره په دغه خیزونو سره متصف کولو
 هرگز په هغه پاندې دروغ نه وائی تردې چه په مونږ باندې دې باره کښ د هغوی دروغ ښکاره
 شو خبره دا ده چه بعض خلق چه کله به هغوی د خپل سفر په دوران کښې په یو خطرناک مقام
 باندې ډیره کیدل نو بعض خلقو به د جناتو نه پناه غوښتله او هر یو سری به دا وئیل چه زه
 ددې مقام د سردار پناه غواړم ددې مقام د بیوقوفه جناتو نه چه د هغې په وجه باندې جنات
 په خپله سرکشی کښ نور هم زیات شو او وې وئیل چه مونږ د جناتو او انسانانو سرداران شو
 اې انسانانو! جناتو هم ستاسو په شان گمان او کړو چه الله پاک به شوک د مرگ نه پس دوباره نه
 ژوندي کوی (ان) مخففه عن الثقیله دې او مونږ په غلا باندې د اوریدلو دپاره د اسمان
 قصد او کړو نو مونږ هغه اولیدو چه د شوک کونکو ملائکو او سخت سوزونکو شعلو نه ډک دې
 او دا هغه وخت او شو چه کله رسول الله ﷺ مبعوث کړې شو او مونږ به د رسول الله ﷺ د
 بعثت نه مخکښ د خبرو اوریدلو دپاره (په اسمانونو باندې) غاڅي په غاڅي کیناستلو اوس چه
 شوک هم غوږ ږدی نو یوه شعله ورپسې کیږی یعنی هغه ورته تیاره کړې شوې ده چه د هغې په
 ذریعه اووهلې شی او مونږ ته پته نشته چه دا اوریدلو په ممانعت سره آیا د زمکې والو سره د شر
 اراده کړې شوې ده یا د هغوی رب هغوی سره د خیر اراده کړې ده؟ او دا چه د قرآن کریم د
 اوریدلو نه پس په مونږ کښ بعض نیکان هم دی او بعض ددې برعکس هم یعنی بعض خلق غیر
 صالح هم دی، او مونږ په مختلفو طریقو کښ تقسیم شوې یو، یعنی مختلفې فرقې شوې یو،
 چه بعض مسلمانان دی او بعض کافر او مونږ دا یقین کړې دې چه مونږ د الله پاک په زمکه کښ
 الله پاک لره عاجز کولې نه شو (ان) مخففه دې ای (الله) او نه تختیدلو سره مونږ هغه ته شکست
 ورکولې شو یعنی نه هغه ته مونږ په زمکه کښ شکست ورکولې شو او نه د اسمان طرف ته
 په تیخته باندې هغه ته شکست ورکولې شو، مونږ خو د هدایت خبره قرآن کریم اوریدلو سره
 په هغه ایمان راوړلو او شوک هم چه په خپل رب باندې ایمان راوړی هغه ته به نه د هغه په نیکو
 کښ د نقصان ویره وی او نه د ظلم او زیاتی یعنی د هغه په بدو کښ د زیاتی، آو! په مونږ کښ
 بعض خو مسلمانان دی او بعض د خپل کفر د وجې نه ظالمان دی، پس شوک چه فرمانبردار شونو
 هغوی خود نیغې لارې قصد او کړو یعنی د هغه د هدایت قصد نې او کړو او کوم چه ظالمان دی
 هغوی به د جهنم خشاک وی او (ان) لو (الله) او (الله) دا ټول دولس ځایونه دی او (الله)
 تعالیٰ او (انما السلولت) او ددې ترمینځه د همزې په کسرې سره په طور د استیناف او د
 همزې په فتحې سره تاویل کولو سره او الله پاک د کفار مکه په باره کښ افرمائیل (او اې
 نبی! دا هم اوایه، (ان) ثقیله نه مخففه دې او ددې اسم محذوف دې، (ای الله) او ددې
 عطف په (الله) باندې دې چه که خلق په نیغه لاره اسلامی طریقه باندې برابر شونو یقینا

مونہ پہ پہ ہفوی باندی پہ دیر مقدار کبش د آسمان نہ اویہ او شکو او دا (یعنی د آیت نزول) ددی نہ پس اوشو چہ د اووہ کالو پوری (د اہل مکہ نہ) باران منع کړې شو، ددی دپارہ چہ مونہ پہ ہفوی ازمینیت اوکړو او ددی دپارہ چہ مونہ د ہفوی د شکر کیفیت د خیل علم مطابق ښکارہ کړو او شوک چہ د خیل رب د ذکر قران نہ مغ واپړی نو اللہ پاک بہ ہغہ لره پہ سخت عذاب کبش اختہ کړی، (ملکہ) پہ نون او یاء سرہ دې او دا چہ مسجدونہ د مونخونو خایونہ صرف د اللہ پاک دپارہ خاص دی پس پہ دې کبش د اللہ پاک سرہ نور لره مہ راپلې پہ داسې طریقہ چہ تاسو شرک کړی لکہ یهودو او نصاری چہ بہ خپلو عبادت خانو تہ داخلیدل نو شرک بہ نہي کولو او چہ کلہ د اللہ پاک بندہ محمد ﷺ د ہغہ د عبادت دپارہ پہ بطن نخلہ کبش اودرپی (اللہ) فتحې سرہ پہ طور د استیناف دې، او ضمیر د شان دې، نو د ہغہ قرات لره اوريدونکی جنات پہ ہغہ باندې رش جوړوی (لہ) د لام پہ کسرې او ضمې سرہ د (لہ) جمع دہ یعنی د لمسی پہ شان وی د بعض پہ بعضو باندې د رش جوړولو او ختلو د وجہ نہ د قران کریم پہ حرص کبش.

د قیوداتو فوائد او تسہیل

قوله: (نفر) نفر د دریو نہ لسو پورې جماعت تہ وئیلې شی، جمع نہي (انصار) راخی، (نصیبین) پہ یمن کبش د یوې علاقې نوم دې د علمیت او عجمي د وجہ نہ غیر منصرف دې قوله: (جدریا) جد پہ مختلفو معانیو کبش استعمالیږي دلته د عظمت او بزرگی پہ معنی کبش مستعمل دې.

قوله: (کدبا) دا د موصوف محذوف صفت دې ای قولاً کدبا

قوله: (قال تعالیٰ) ددی اضافي مقصد دې خبرې تہ اشاره دہ چہ د جناتو د کلام ترمینځہ دا د اللہ پاک کلام دې.

قوله: (فراہوہ) یعنی انسانانو د جناتو پہ سرکشی کبش اضافه اوکړہ.

قوله: (وانہم ظنوا کما ظننہم ان لن یبعث اللہ احدا) دا د جناتو مقولہ دہ یعنی ای انسانانو! څنگہ چہ ستاسو عقیدہ دہ چہ اللہ پاک بہ د مرگ نہ پس شوک نہ ژوندی کوی دغہ شان د جناتو ہم دا عقیدہ دہ، (ان لن یبعث اللہ احدا) د (ظننہ) د دوو مفعولو قائم مقام دې، او دا د تنازع فعلین د قبیلې نہ دې، دویم تہ نہي عمل ورکړو او اول دپارہ نہي ضمیر منلو سرہ حذف کړو.

قوله: (فوجدناہا ملک) دلته (ہا) ضمیر د (وجد) مفعول اول دې او (ملک) جملہ مفعول ثانی او (حرسا) تمیز دې (حرس) د حارس جمع دہ، څوکیدار، نگران.

قوله: (شہب) د شہاب جمع دہ پہ معنی د شعلہ، لمبہ

بولہ: ﴿ہو ما صرفی﴾ مناسب وہ چہ ﴿ہلا منفصلہ من نار الکوکب﴾ نہی فرمائیلے وی۔ (ماوی)
 بولہ: ﴿ہتھو وی﴾ ای ہولا ہلا ہلا دا جملہ اسمیہ دہ کہ د فاء نہ پس ﴿ہو﴾ محذوف نہ وی نو
 (ماوی) بہ محذوف وی او جزا بہ د شرط د وجہ نہ مجزوم وی۔
 بولہ: ﴿لہلہ﴾ ددی اضافی مقصد دا بیانول دی چہ ﴿لسلکہ﴾ د ﴿لہلہ﴾ معنی لہر متضمن
 دی، چہ د ہفہ د وجہ نہ د ہفہ متعدی بنفسہ کیدل صحیح شو، د ﴿صعدا﴾ تفسیر
 ہاااا تفسیر باللازم دی۔

[ایاتوئہ: ۲۰-۲۸]

قَالَ مُجِيبًا لِلْكَفَّارِ فِي قَوْلِهِمْ اِزْجِعْ عَنَّا اَنْتَ فِيهِ وَفِي قِرَاءَةِ قُلْ اِنَّمَا اُنذِرُكُمْ بِمَا هُمْ وَلَا اَشْرِكُ بِهِ
 احَدًا قُلْ اِلَى لَا اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا غَيًّا وَلَا رَشَدًا خَيْرًا قُلْ اِلَى لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ مِنْ غَذَابِهِ اِنْ غَضِبَ
 اَحَدًا وَلَنْ اُجِدَ مِنْ دُونِهِ اَيُّ غَيْرِهِ مُلْتَحَدًا مُلْتَحَا (اَلَا بَلَاغًا) اسْتِخَاءً مِنْ مَفْعُولِ اَمْلِكُ اَيُّ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ
 اِلَّا الْبَلَاغَ اِنْتُمْ (مِنْ اللَّهِ) اَيُّ غَنَى (وَوَسَالَاتِهِ) غَطَفَ عَلَى بَلَاغًا وَمَا بَيْنَ الْمُسْتَضَى بَيْنَهُ وَالْاِسْتِخَاءِ
 اغْتِزَاضٍ لِتَاكِيدِ نَفْيِ الْاِسْتِطَاعَةِ (وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ) فِي التَّوْحِيدِ فَلَمْ يُؤْمَرْ (فَاِنْ لَهُ تَارَ جَنَّتُمْ
 حَالِيَيْنَ) حَالٍ مِنْ ضَمِيرٍ مِنْ فِي لَهُ رَغَابَةٍ فِي مَقَاتِلِهَا وَهِيَ خَالٌ مُقْتَرَةٌ وَالْمَقْنَى يَدْخُلُونَهَا مَقْدَارَ خُلُودِهِمْ
 (فِيهَا اَبْدَانُ) حَتَّى اِذَا رَأَوْا اِبْتِدَائِيَّةً فِيهَا مَعْنَى الْغَايَةِ لِمَقْتَرٍ قَبْلُهَا اَيُّ لَا يَزَالُونَ عَلَى مُخْرِجِهِمْ اِلَى اَنْ يَزُوَّا وَمَا
 يُوعَدُونَ بِوَيْهِ مِنَ الْعَذَابِ (فَسَيَعْلَمُونَ) عِنْدَ خُلُوعِهِمْ يَوْمَ يَنْزِلُ اَوْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (مَنْ اَضْعَفَ نَاصِرًا وَاَقْلَ
 عَدُوًّا) اَعْوَانًا اَهُمْ اَمْ الْمُؤْمِنُونَ عَلَى الْقَوْلِ الْاَوَّلِ اَوْ اَنَا اَمْ هُمْ عَلَى الثَّانِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ مَتَى هَذَا الْوَعْدِ
 فَنَزَلَ (قُلْ اِنْ) اَيُّ مَا (اَقْرَبُ اَقْرَبُ مَا تُوعَدُونَ) مِنَ الْعَذَابِ (اَمْ يَحْتَسِبُ لَهُ رَبِّي اَمَدًا) غَايَةً وَاجَلًا لَا يَنْقُضُهُ
 اِلَّا هُوَ (عَالِمُ الْغَيْبِ) مَا غَابَ عَنِ الْعِبَادِ (فَلَا يَظُنُّ) يُطْلِعُ (عَلَى غَيْبِهِ اَحَدًا) مِنَ النَّاسِ (اَلَا مَنْ ارْتَضَى مِنْ
 رَسُولٍ فَآتَاهُ) مَعَ اِطْلَاعِهِ عَلَى مَا شَاءَ مِنْهُ مُعْجَزَةً لَهُ (يُسَلِّكُ) يَخْفَلُ وَيَسِرُ (مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ) اَيُّ الرَّسُولِ
 (وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا) غَالِيَةً يَخْفِظُونَهُ حَتَّى يَبْلُغَهُ فِي جَنَّةِ الْوَحْيِ (لِيُعَلِّمَهُ) اللَّهُ عِلْمَ ظَهْوَرِ (اَنْ) مُخَفَّفَةٌ مِنْ
 الْقَبِيلَةِ اَيُّ اَنَّهُ (قَدْ اُبْلِغُوا) اَيُّ الرَّسُولِ (رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ) رُوعِي بِجَمْعِ الضَّمِيرِ مَعْنَى مِنْ (وَاَحَاطَ بِمَا لَكَ بِهِمْ)
 غَطَفَ عَلَى مَقْتَرٍ اَيُّ لَقَبِهِ ذَلِكَ (وَاَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا) تَمْيِيزٌ وَهُوَ مُخَوَّلٌ مِنَ الْمَفْعُولِ وَالْأَمْلُ أَخْصَى
 عَدَدٌ كَمَنْ خَفِيَ

ترجمہ: د کفارو ددی خبری پہ جواب کنبس چہ تہ ددی خپل تبلیغ نہ قرار شہ رسول اللہ ﷺ پہ
 جواب کنبس او فرمائیل پہ یو قرامت کنبس ﴿قل﴾ دی، زہ خو صرف خپل رب د معبود کیدو پہ
 اعتبار سرہ رابللم او د ہغہ سرہ شوک ہم نہ شریکوم، تہ اوایہ زہ ستاسود نفع او نقصان مالک نہ یم
 تہ اوایہ چہ ما هرگز شوک د اللہ پاک نہ (یعنی) د ہغہ د عذاب نہ کہ زہ د ہغہ نافرمانی او کریم نہ
 شی بیچ کولی او زہ د ہغہ نہ علاوہ هرگز د پناہ خاٹی نہ مومم خو زما کار د اللہ پاک خبرہ او د ہغہ

پیغامات رسول دی (الابلاغ) د (املك) د مفعول نہ استثناء دہ یعنی زہ ستاسو دپارہ د اللہ تعالیٰ دطرف نہ د پیغام رسولو نہ بغیر دہیخ خیز مالک نہ یم، د ورسالہ عطف پہ بلافا باندې دې او د مستثنیٰ منہ او د استثناء ترمینځه د نفی د تاکید دپارہ جملہ معترضہ دہ، او چه څوک هم د اللہ پاک او د هغه د رسول ﷺ په توحید کښ نافرمانی کوی چه ایمان نہ راوړی د هغه دپارہ د جهنم اور دې چه په هغې کښ به همیشه اوسپږی (عالمون) د من طرف ته د واپس کیدونکي د ضمیر نہ د معنی په اعتبار سره حال دې او دا حال مقدره دې معنی دا دہ چه هغې ته به داخلپږی حال دا چه د هغوی دپارہ جهنم ته داخلیدل د همیشه دپارہ مقدر شوې دی، دا خلق په به خپل کفر باندې قائم وی تردې چه هغه عذاب اووینی د کوم چه دوی سره وعده کړې شوې ده حتی ابتدائیه دہ، په دې کښې (مغیا) د مقدر د غایت معنی دہ تقدیر د عبارت دادې لاوالون علی کفرهمالی ان یروا، نود بدر په ورځ یا دقیامت په ورځ کله چه دوی په دې کښې اوغورزولې شی نو نژدې به ټولو ته معلومه شی چه د چا مددگار کمزوري او د چا جماعت کم دې، هغوی یا مسلمانان، اول قول (د بدر) په صورت کښ یا زه یا هغوی، دویم قول (د قیامت) په صورت کښ نو په هغوی کښ بعضو اووئیل چه دا وعده به کله پوره کیږی؟ نو (قل ان ادری) نازل شو. ته اووايه چه ماته معلومه نه دہ چه د کوم عذاب تاسو سره وعده کړې شوې ده هغه نژدې دې یا به د هغې دپارہ زما رب اوپده موده مقرر کړی کوم چه د هغه نه سوا چاته نه دې معلوم غیب (یعنی) کوم چه د بندگانو نه غائب دې لږه پیژندونکې دې هغه په خپلو غیبو څوک هم نه خبروی مگر هغه رسول کوم چه هغه خوښ کړی، خو کوم رسول لږه چه اوغواړی د معجزې په ذریعه خبروی هغه ته د اطلاع کولو باوجود د هغه قاصد نه وړاندې روستو محافظ فرشتې رالپږی چه هغه ئې حفاظت کوی تردې چه هغه فرشته هغه وحی لږه د منجمله وحی په شان اورسوی ددې دپارہ چه اللہ پاک د علم ظهور په طور معلوم کړی چه دې ملائکو د خپل رب پیغام (رسول ته په حفاظت سره) اورسولو یا (ان) ﷻ عن الله دې ای انه همیر جمع راوړلو کښ د (من) د معنی رعایت اوکړې شو او اللہ پاک د (څوکیدارو) د حالاتو احاطه کړې ده د (واحاط) په عطف مقدر دې ای علمک و احاطا و هغه ته د هر یو غیز شمار معلوم دې (عدا) تمیز دې او دا د مفعول نه منقول دې او اصل (اصی عدکله) دې

د قیوداتو فوائد او تسهیل

فوله: (ادعوا الی الہا) (الہا) مقدر منلو سره اشاره اوکړې شوه چه (ادعوا) په معنی د (اعتد) دې کوم چه متعدی دې دوو مفعولو ته، دویم مفعول (الہا) دې، که د (اعتد) په معنی کښ وی نو د مقدر منلو ضرورت نشته.

فوله: (الابلاغ) دا د (لااملك) د مفعول نه مستثنیٰ دہ، یعنی زہ ستاسو دپارہ سوا د پیغام

رسولو نه د یو خیز هم مالک نه یم، نه د نفع او نه د نقصان گویا چه رسول الله ﷺ او فرماییل **(لا املك لكم ههنا الا بلاها)** په دې صورت کښ به مستثنی متصل وی او **(قل لى لى بىوتى العر)** د مستثنی او د مستثنی منه ترمینځه جمله معترضه د نفی استطاعت د ناکید دپاره ده.

پوهه: **(ورسالاه)** د دې عطف په بلاغا باندې دې ای **لا املك لكم الا باله والرسالة**.

پوهه: **(على القول الاول وعلى القول الثانى)** د اول قول نه مراد **(احصوا نعمها)** او د ثانى نه مراد **(العدد)** يعنى د مدد په اعتبار سره مومنان کمزورې دى يا هغوى، يا د عدد په اعتبار سره زه کمزورې یم يا هغوى.

تنبیه: همدې تکلف ضرورت نشته ځکه چه په دواړو صورتونو کښ دواړه مراد کيدې شى

پوهه: **(فقال بعضهم)** ونيلي شوې دى چه قائل نضر بن حارث دې.

پوهه: **(هاتم القبي)** دا د **(ربى)** نه بدل دې، د مبتداء محذوف خبر دې ای هوږه.

پوهه: **(ماهاب بهن العباد)** چه **(به)** ذکر نه کړې شى نو مناسب به وى.

[۷۳] سورة المزمل

سُورَةُ الْمُزْمَلِ مَكِّيَّةٌ إِلَّا آيَةَ هَمْدِهَا وَأَيَاتُهَا عَشْرُونَ آيَةً

سورة مزمل مکی دې، بغیر د یو آیت نه چه هغه مدنی دې، په دې کښې شل آیتونه دى.

[آیاتونه: ۱-۱۹]

بسم الله الرحمن الرحيم (يا أيها المزمل) النبي وأصل المزمّل أذغمت الناء في الزأي أي المتألف بينا به حين نجيء الوحي لهُ خوفاً منه لهيبه (ههـ الليل) صل (إلا قليلاً) (نصفه) بذل من قليلاً وقلته بالنظر إلى الكل (أو أنقص منه) من النصف (قليلاً) إلى الثلث (أو زد عليه) إلى الثلثين (أو لتشخير) (ودل القرآن) ثبت في تلاوته (ترتيلاً) (إنا سنلقي عليك قولاً) قرآناً (قليلاً) ههنا أو خدينا لما فيه من التكليف (إنّ نازحة الليل) القيام بعد النوم (هي أشدّ وطناً) موافقة السنع للقلب على تفهم القرآن (وأقوم قليل) أتين قولاً (إنّ لك في التبارك ما طويلاً) نصراً في إشغالك لا تفرغ فيه ليلاوة القرآن (وأذكر اسم ربك) أي قل بسم الله الرحمن الرحيم في ابتداء فرائذك (وتكتمل) انقطع (إلى ترتيلاً) مضمر بتل جزء به رغبته للفراسل وهو غلّوم التثلهو (ربّ المشرق والمغرب) لا إله إلا هو (فأنجده وكيلاً) مؤثلاً له أمرك (وأصبر على ما يقولون) أي عصار من الذاهم (وأهجرهم هجرًا عجيلاً) لا جزع فيه وهذا قبل الأمر بقائهم (وقرأني اقرأ فملا) غطت على المفعول أو مفعول مفعو والمنفى أنا كما بيكهم وعلم متنايد قرئني (أطى النعمة) التثمة (وميلهم قليلاً) من الزمن فليلوا بعد يسر منه بنهر (إنّ لدينا أنكالاً) فلوذا بقالا جمع بكل بحسر الثوم (وتحيماً) ناز مخرفة (وعطاماً ذا حصّة) بضم به في الخلق وهو الزلوم أو الضريع أو

الْبَيْتَيْنِ أَوْ ذَنْكٍ مِنْ غَارٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يَنْزِلُ (وَعَذَابُ الْآلِيمِ) مُؤَلَّفًا زَهْدًا عَلَى مَا ذُكِرَ لِمَنْ كَذَّبَ الشَّيْءَ مِنْهُ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَوْمَ تَرْجَفُ) تَرْزُلُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتْ الْجِبَالُ كَيْسًا زَلْزَلًا مُخْتَبِئًا (مَهْجَلًا) مَهْلًا نَهْدَ
 اجْتِمَاعِهِ وَهُوَ مِنْ هَالٍ يَهْلُ وَأَمَلُهُ مَهْوُولٌ اسْتَنْقَلَتْ الْعُتَّةُ عَلَى الْآبَاءِ فَلَيْقَتْ إِلَى الْآبَاءِ وَخَلِيفَتِ الْوُلُوْا لِي
 السَّكَنِي لِيَهْدِيهَا وَلَيْقَتْ الْعُتَّةُ كَمَرَةً لِمَحَاسِنِ الْبَاءِ (إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ) يَا أَهْلَ مَكَّةَ (رَسُولًا) هُوَ مُعْتَدٌ
 عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَاحِدًا) عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْآيَاتِ بِمَا يَنْصُرُ مِنْكُمْ مِنَ الْبَصِيصِ (إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَى فِرْعَوْنَ
 رَسُولًا) هُوَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالسَّلَامُ (فَقَعَى فِرْعَوْنَ الرَّسُولَ فَأَعْدَدْنَا لَهُ آيَاتٍ) حَسِبْتَ (فَكَيْفَ تَكْفُرُونَ
 إِن كُفَرْتُمْ فِي الدُّنْيَا يَوْمَ) مَفْعُولٌ تَقْلُوبٌ أَنَّى عَلَيْهِ بَأْسٌ جِئْتُمْ تَنْتَحِشُونَ مِنْ غَلَبِ يَوْمٍ يَجْعَلُ
 الْوِلْدَانَ شِيبًا جَمْعُ أَشْبَ لِيَسْتَبْدَّ هَوْلُهُ وَهُوَ يَوْمُ الْآيَاتِ وَالْأَصْلُ فِي جِئْتُمْ جِئَا الْعِشْمُ وَكَسِرَتْ لِمَحَاسِنِ
 الْآبَاءِ وَيُقَالُ فِي الْيَوْمِ الشَّيْءِ يَوْمٌ يَشِيبُ نَوَاصِي الْأَطْفَالِ وَهُوَ مَخَازٍ وَيَخْوِزُ أَنْ يَكُونَ الْفُرَادِ فِي الْآيَةِ
 الْخَفِيفَةِ السَّمَاءُ مُنْقَطِعٌ ذَاتَ انْقِطَارٍ أَنَّى انْقِطَاعٌ (يَوْمَ) بِذَلِكَ الْيَوْمِ لِيَسْتَبْدَّ (وَكَانَ وَعْدُهُ) تَعَالَى بِمَنْجِيهِ
 ذَلِكَ (مَفْعُولًا) أَنَّى هُوَ كَاتِبٌ لَا مَخَالَ (إِنْ هَئِهِ) الْآيَاتُ الْمَخُوفَةُ (تَذَكُّرًا) عِظَةُ لِلْخَلْقِ (فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذْ إِلَى
 رِيَّةً سَبِيلًا) طَرِيقًا بِالْإِيمَانِ وَالطَّاعَةِ

ترجمہ: یہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم، ای پہ کپہہ کین خان
 رانغبستونکیہ! نبی (مومل) اصل نی (مومل) وو، تاہ لہ پہ زاء کین مدغم کرے شوہ،
 یعنی پہ ہفہ باندے د وحی د نازلیدو پہ وخت د وحی د ہیبت د ویری نہ پہ کپہہ کین
 پتیدونکی! دشین قیام کوه مونغ کوه خولہ نیمہ شپہ (نصلہ) د (قلیلا) نہ بدل دے او د
 نصف قلیل کیدل د پورہ شپہ پہ اعتبار سرہ دی۔ یا د ہفہ نہ یعنی د نصف نہ ہم کم کوه د
 ثلث شپہ پوری یا د ہفہ نہ (دوہ دریمہ حصہ) زیات کرہ، (لو) د تخییر دپارہ دے، او قرآن
 کریم لہ نہ صفا صفا او پہ قلاز قلاز لولہ، مونہ پہ تا باندے یو دروند کلام نازلونکی یو یعنی با
 رعب کلام یا شدید، خکہ چہ پہ دے کین احکام تکلیفیہ دی، بیشکہ د اودہ کیدو نہ پس
 (د شپہ) پاسیدل د قرآن کریم د فہم دپارہ د زرہ او غویہ د موافقت د وجہ نہ انتہائی مؤثر
 دے او خبری لہ نہ واضح او صفا کونکی دے یقینا ستاسو پہ ورع کین نور دیر کارونہ وی چہ د
 ہفہ د وجہ نہ تاسو د قرآن کریم تلاوت تہ اوزگار نہ یں نو د خپل رب نوم واخلہ یعنی د
 خپل قرات پہ شروع کین (بسم اللہ الرحمن الرحیم) اولولہ او د تولو سرہ تعلق منقطع کولو سرہ
 پہ عبادت کین د ہفہ طرف تہ پورہ طریق سرہ متوجہ شہ۔ (تعلل) د (ہقل) مصدر دے دا د
 فواصل پہ رعایت سرہ راورلے شوے دے، دا د (تعلل) ملزوم دے، ہفہ د مشرق او مغرب رب
 دے د ہفہ نہ سوا بل معبود نشہ ہفہ خپل کارساز جوہ کرہ یعنی خپل تول کارونہ ہفہ نہ
 اوسپارہ او شہ چہ دا کفار د تکلیف رسولو خبری کوی نو تہ پہ ہفہ صبر کوه او پہ نہ طریق
 سرہ د ہفوی نہ جدا شہ چہ پہ ہفہ کین جزع جزع نہ وی دا حکم د جہاد د حکم د نازلیدو نہ

مخکنس دې او ما او دا مالدار تکذیب کوونکی پریږده د (والمکذبین) عطف د (فولی) په
مفعول باندې دې یا دا مفعول معه دې او معنی دا ده چه زه د هغوی دپاره ستا د طرف نه
کافی یم او هغوی د قریشو سرداران دی، او هغوی ته لږه موده نور مهلت ورکړه پس د لږې
مودې نه پس هغوی په بدر کښ قتل کړې شو بیشکه مونږ سره وژنی پیږی دی (انکال) د (نکل)
د نون په کسري سره جمع ده او گرم اوردې او په مرئ کښ اینختلو والا خوراک دې یعنی
هغه په مرئ کښ اینخلی او هغه زقوم دې، یا ضریع دې، یا پیپ دې یا د اور ازغې، نه به
بهر راوخی او نه به تیر پیږی او دردونکې عذاب دې کوم عذاب چه د رسول الله ﷺ د تکذیب
کوونکی دپاره ذکر کړې شوې دې، دا د هغې نه زیات دې په کومه ورځ چه به زمکه او غرونه
او غونډې او غرونه به د شپو د ډیرکو په شان د هغې د جمع کیدو نه پس د الوتونکی گردوغبار
په شان شی (مهلا) د (هال مهلا) نه دې ددې اصل (مهول) دې، په یاء باندې د ضمی
د ثقل د وجې نه د هاء طرف ته منتقل کړې شوه او دویم واو د التقاء ساکنین د وجې نه
حذف شو، د هغې د زائد کیدو د وجې نه او ضمی لره د یاء د مناسبت د وجې نه په کسري
سره بدل کړې شوه، اې اهل مکة مونږ تاسو ته یو داسې رسول درلېږي دې او هغه محمد ﷺ
دې کوم چه به د قیامت په ورځ ستاسو خلاف گواهی ورکوی په هغه گناهونو باندې کوم چه
تاسو کړې دی لکه چه مونږ فرعون ته یو رسول لیږي وو او هغه موسیٰ علیهِ السلام وو بیا فرعون د هغه
رسول خبره او نه منله نو مونږ هغه سخت راو نیلو پس که تاسو په دنیا کښ کفر کوئ نو د هغه ورځې
(د مصیبت) نه به څنگه پچ شی؟ کوم چه به ماشومان د خپلې سختې د وجې نه بوډاگان کړی او
هغه د قیامت ورځ ده، (هسا) د (اهسا) جمع ده او په اصل کښ (هسب) د شین په ضمی
سره دې د یاء د مجانست د وجې نه ورته کسره ورکړې شوه او د یوم شدید په باره کښ
ونیلې شی (یوم یسب لواهی الاطفال) داسې ورځ چه په هغې کښ به د ماشومانو وینسته
سپین شی او دا مجاز دې او دا هم جائز ده چه په آیت کریمه کښ حقیقت مراد وی (او په
کومه ورځ چه به) اسمان څیړې شی یعنی هغه ورځ به پکښ چاودی اوشی بیشکه د هغه
ورځې راتلو د هغه وعده ضرور پوره کیدونکې ده بیشکه دا ویرونکی آیتونه د مخلوق دپاره
نصیحت دې پس شوک چه غواړی د خپل رب طرف ته دې لاره اختیار کړی.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

نوله: (یا ایها المزمل) د رسول الله ﷺ ته خطاب دې.

نوله: (المزمل) ای المظلف بمائه... په خپلو کپرو کښ پټ شوې، مفسر علام ترې هم دا
مراد اخستلې دې، ونیلې شوې دی چه مزمل په معنی د حامل النمل یا په معنی د حامل
القران دې، (رأعلة) اوبنې ته ونیلې شی ځکه چه هغه ډیر زیات وزن او چټوی اوس به د (یا

ایہا المزمل) مطلب وی ای د نبوت بارونکیہ یا ای حامل قرآن! د شپہ پاسہ! دا د رسول اللہ ﷺ په اسماء توقیفی کنی دی، د رسول اللہ ﷺ دپاره په قرآن کریم کنی د مزمل لفظ استعمال شوی دی لہذا رسول اللہ ﷺ ته مزمل وئیل صحیح دی، سہیلی ﷺ په دی کنی اختلاف کولو سره وئیلې دی چه د مزمل اطلاق په رسول اللہ ﷺ باندې د اسم په طور صحیح نه دی، ځکه چه دا د رسول اللہ ﷺ د یو عارضی حالت نه مشتق دی، خو دا خبره صحیح نه ده ځکه چه په عارضی حالت سره هم د اسم اطلاق صحیح دی، رسول اللہ ﷺ په علی رضی اللہ عنہ باندې یو عارضی حالت سره د اسم اطلاق اوکړو، سیدنا علی رضی اللہ عنہ یو ورځ په زمکه باندې ملاست وو او ملانې په خاورو باندې ککړه وه نو رسول اللہ ﷺ افرمائیل: ﴿قمریٰ اباتراب﴾ (صادی مخلصا، اضافه)

نوله: ﴿قلته بالنظر الی الکمل﴾ د دې عبارت د اضافی مقصد د یو سوال جواب ورکول دی. سوال: نصف، د نصف مساوی وی یو نصف ته د بل نصف نه قلیل وئیل صحیح نه دی، حال دا چه دلته ﴿القلیل نصفه﴾ وئیلې شوی دی؟

جواب: د جواب حاصل دا دی چه نصف ته قلیل د کل په اعتبار سره وئیلې شوی دی، یعنی پوره شپه د قیام کولو په مقابلہ کنی نیمه شپه، قیام قلیل دی.

نوله: ﴿نصفه﴾ دا د قلیلا نه بدل دی چه د ﴿لایلا﴾ نه مطلب دا دی چه رسول اللہ ﷺ ته په دریو خبرو کنی اختیار ورکړې شو، په نصف کنی، د نصف نه کم کنی، د نصف نه زیات کنی. نوله: ﴿انما نسئلی علیک قولاً قلیلاً﴾ دا جمله د امر بالقیام او د هغې د علت ترمینځه جمله معترضه ده.

نوله: ﴿ان نأشعہ اللیل﴾ د امر بالقیام علت دی.

نوله: ﴿وطا﴾ په معنی د تکلیف، مشقت، گران والې، په یو قرات کنی ﴿وطاء موطا﴾ (مفاعله) نه مصدر دی په معنی د موافقت یعنی د اوریدو د فهم سره موافقت، د غوږونو د زړه سره موافقت.

نوله: ﴿جم به رهایة للفواصل﴾ د دې عبارت مقصد د یو سوال جواب ورکول دی.

سوال: ﴿تعبلاً﴾ د ﴿تعل﴾ مصدر بلفظ نه دی، حال دا چه مصدر بلفظہ ﴿تعل﴾، ﴿تعبلاً﴾ پکار دی؟

جواب: د جواب حاصل دا دی چه د فواصل د رعایت د وجې نه مصدر د بل باب راوړلې شوې دی.

نوله: ﴿هو ملزم بالتعل﴾ د دې مقصد هم د ذکر شوی سوال جواب ورکول دی، خو اولنې جواب په اعتبار د لفظ دی او دا په اعتبار د معنی، د دې خلاصه دا ده چه تبئیل چه د

(ہل) مصدر دے، نہ مراد (ہل) دے، (ہل) د (ہل) ملزوم دے یعنی لازم و نیلو سرہ ملزوم مراد کړې شوې دې او په دې کښ هیڅ قباحت نشته، لکه (تکرم تکرما)، (قطر قطرا) یوه: (هوب المشرق والمغرب) د هو اضافہ کولو سرہ نې اشاره اوکړه چه (رب المشرق) د مبتدا محذوف د خبر کیدو د وجې نه مرفوع دې او د (یک) نه د بدل کیدو د وجې نه مجرور هم جائز دې.

یوه: (همهم) نوع من العولک لاترعاہ دابة لہیہ... یو قسم ازغنو والا گیاه ده چه یو خاروې نې هم نه خوری سوا د اوبښ نه او اوبښ نې هم تر هغه وخته پورې خوری چه ترخو هغه شین وی، په پښتو کښ ورته ازغی داره زیلې و نیلې شی. (ترویج الادواح)

یوه: (زیاده علی ما ذکرلین کذب النبی ﷺ) مخکښ (ان لہما انکالا الہم) پورې چه د جہنم د کوم عذاب ذکر فرمائیلې شوې دې اوس (عذابا الہا) و نیلو سرہ په مبہم طریقہ باندې د هغې نه علاوه د عذاب ذکر فرمائی کوم چه به د رسول اللہ ﷺ د تکذیب کونکو دپارہ وی.

یوه: (یوم ترجف) دا د فعل محذوف د ظرف کیدو د وجې نه منصوب دې (ای استرحم عذابا ما ذکر یوم ترجف)

یوه: (مفعول تتون) یوما... د مضاف په حذف سرہ د (تتون) مفعول دې (ای تتون عذاب یوما) یا د حذف جار په وجہ هم منصوب کیدې شی په اصل کښ (یوما) وو (ای یوم محل الولدان هیا)

یوه: (مہودان یكون المراد فی الآیۃ الحقیقۃ) یعنی (یوما محل الولدان هیا) نه مجازا د مودې اوږد والې هم مراد کیدې شی او حقیقی معنی هم مراد کیدې شی یعنی حقیقہ به ماشومان بوداگان شی.

[آیاتونہ: ۲۰]

(إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِنْ ثُلُثَيِّ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ بِالْعَرَىٰ عَطْفَ عَلَىٰ لَنَافٍ وَيَتَنَبَّ عَلَىٰ أَدْنَىٰ وَيَقَامُ كَذَلِكَ نَحْوَ مَا أَمَرَ بِهٖ أَوَّلَ السُّورَةِ وَطَائِفَةٌ مِنَ الَّذِينَ مَعَكَ عَطْفَ عَلَىٰ ضَمِيرٍ تَقُومُ وَخَازٍ مِنْ غَيْرِ تَأْكِيدٍ لِلْفَصْلِ وَيَقَامُ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ كَذَلِكَ لِلتَّائِسِي بِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ لَا يَتَرَىٰ كَمْ مَلَىٰ مِنَ اللَّيْلِ وَكَمْ بَقِيَ مِنْهُ لَكَانَ يَقُومُ اللَّيْلُ كُلَّهُ اخْتِطَافًا فَقَامُوا حَتَّىٰ انْتَفَخَتْ أَفْئِدَتُهُمْ مِّنْهُ أَوْ أَكْثَرَ فَخَفَّفَ عَنْهُمْ قَالَ تَعَالَىٰ (وَاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ عِلْمَ إِنْ) مُخَفَّفَةٌ مِنَ الْقَبِيلَةِ وَاسْمُهَا مُخْلُوفٌ أَيْ أَنَّهُ (لَنْ تُخَفَّفُوا) أَيْ اللَّيْلُ لَتَقُومُوا فِيمَا يَجِبُ الْقِيَامُ فِيهِ إِلَّا بِقِيَامٍ جَمِيعِهِ وَذَلِكَ بِشَقِّ عَلَيْكُمْ رِقَابَ عَلَيْهِمْ رَجَعَ بِكُمْ إِلَى التَّخْفِيفِ (فَاتَّقُوا مَا تَهْتَرُونَ الْقُرْآنَ) فِي الصَّلَاةِ بَانَ تَعْلُوهَا مَا تَهْتَرُونَ (عَلِمَ أَنْ) مُخَفَّفَةٌ مِنَ الْقَبِيلَةِ أَيْ أَنَّهُ (سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَّرْضَىٰ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ) يَسْتَأْذِنُونَ (يَسْتَأْذِنُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ)

يُظَنُّونَ مِنْ رِزْقِهِ بِاتِّخَاذِهِ وَغَيْرِهَا وَأَعْرُوْنَ يَقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَكُلٌّ مِنَ الْأَمْزَلِ الثَّلَاثَةِ يَشُقُّ عَلَيْهِمْ مَا ذُكِرَ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ لِحُفَّتْ عَنْهُمْ بِهَيَا مَا تَنْتَزِعُ مِنْهُ لَمْ يَسْخُ ذَلِكَ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ (فَأَقْرُؤْ مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ) عَمَّا نَقَضْتُمْ وَأَقْبِمْ الصَّلَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَأَتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرُؤُوا اللَّهَ بِأَنْ تَنْفِقُوا مَا يَسْؤَى الْمَفْرُوضِ مِنَ الْأَمْثَالِ فِي سَبِيلِ الْغَيْرِ (قَرُّهَا حَسَنًا) غَنَ طِيبُ لُبِّهِ (وَمَا تَقْدِمُوا إِلَّا لِنَفْسِكُمْ مِنْ غَيْرِ عِبَادَةٍ وَعِنْدَ اللَّهِ مَوْجِبَاتٌ) مِمَّا خَلَفْتُمْ وَلَهُوَ لَفَضْلٌ وَمَا يَنْفَعُهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعْرِفَةٌ بِشَيْئٍ لَمْ يَنْتَاجِهِ مِنَ التَّغْرِيفِ (وَأَعْظَمُ أَجْرًا وَاسْتَعْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ) لِلْمُؤْمِنِينَ

ترجمہ: بیشک ستاربتہ بہ معلومہ دہ چہ تہ او ستا د ملگرو یو جماعت د شپہ دہ حصوتہ نزدی او نیمہ شپہ او د شپہ یوہ حصہ قیام لیل کوی ﴿لغہ﴾ د جر پہ صورت کتب بہ پہ ﴿للی﴾ باندی عطف وی او د ﴿نصب﴾ پہ صورت کتب بہ پہ ﴿اعلی﴾ باندی عطف وی او د رسول اللہ ﷺ قیام لیل د سورت پہ شروع کتب د مذکور مطابق وو، د ﴿طائفہ﴾ عطف د ﴿توم﴾ پہ ضمیر باندی دی او د فصل د واقع کیدو د وجہ نہ بغیر د تاکید نہ ہم (عطف) صحیح دی او د رسول اللہ ﷺ پہ ملگرو کتب د یو جماعت قیام د رسول اللہ ﷺ د اقتداء پہ طور ہم پہ دی طریقہ باندی وو، پہ صحابہ کرامو ﷺ بعض حضرات داسی ہم وو چہ هغوی تہ بہ ددی خبری علم نہ وو چہ خومرہ حصہ نی پہ مانخہ کتب تیرہ شوہ او خومرہ باقی پاتی شوہ چہ د هغی د وجہ نہ بہ احتیاطا پورہ شپہ پہ تہجدو باندی ولاہ وو، هغوی ہم پہ دی طریقہ باندی یو کال یا ددی نہ زیات عمل اوکرو تردی چہ خبی نی اوپر سیدی، نو اللہ پاک د هغوی دپارہ تخفیف اوکرو، اللہ پاک او فرمائیل: او د شپہ پورہ اندازہ اللہ پاک تہ دہ هغہ تہ دا ہم معلومہ دہ چہ تاسو بہ د وخت مقدار ضبط نہ کری شی چہ پہ هغی کتب د واجب پہ اندازہ قیام اوکری شی، خو پہ هغہ صورت کتب چہ پورہ شپہ ولاہ یں، او دا بہ ستاسو دپارہ گرانہ وی، نو پہ دی وجہ اللہ پاک ستاسو پہ حال رجوع د رحمت اوکرہ یعنی تاسو نی د سہولت طرف تہ واپس کری پس اوس چہ تاسو خومرہ قران پہ مانخہ کتب پہ اسانی سرہ لوستلی شی هغہ لولی یعنی خومرہ چہ درتہ اسان وی هغہ مونخ کوئی هغہ تہ دا ہم معلومہ دہ چہ پہ تاسو کتب بہ بعض کسان بیماران دی (ان) مخففہ عن الثقیلہ دہ یعنی ﴿انہ﴾ او بعض بہ د معاش د لتون دپارہ پہ ملک کتب سفر کوی یعنی د تجارت وغیرہ پہ ذریعہ رزق طلب کوی او بعض بہ د اللہ پاک پہ لارہ کتب جہاد کوی پہ ذکر شوہ دري وارو دلو کتب پہ ہر یو باندی، پہ ذکر شوہ طریقہ قیام لیل گران وی، نو اللہ پاک د سہولت پہ اندازہ د قیام پہ ذریعہ پہ هغوی باندی تخفیف اوکرو بیا نی هغہ ہم د پنخہ وختہ مونخ پہ ذریعہ منسوخ کرو پس پہ اسانی سرہ چہ خومرہ قران پہ مانخہ کتب، لوستلی شی، لولی لکہ چہ پور تہ تیر شو او د فرض مونخ پابندی کوئی او زکاة ورکوئی او اللہ پاک تہ بہ بہ طریقہ سرہ د زوہ پہ خوشحالی سرہ قرض ورکوئی پہ داسی طریقہ

چه د فرض مقدار نه علاوه د مال نه د خير په لارو کښ خړج کوئ او کوم نیک عمل چه د خپل ځان دپاره وړاندې اوليږئ هغه به الله پاک ته رسيدو سره د هغې نه کوم چه تاسو شاته پريخودلې دې غوره او په ثواب کښ لوټې بيا مومئ (هو) ضمير فصل دې او د هغه مابعد اگر چه معرفه نه دې خو د معرفې سره مشابه دې ځکه چه هغه د تعريف نه ممتنع دې او په الله پاک باندې خپل گناهونه بخښي يقينا الله پاک د مومنانو دپاره غفور اورحيم دې.

د قيوداتو فوائد او تسهيل

نوله: (ان ربك يعلم انك تقوم ادى النذر) دا د سورت په شروع کښ د بيان کړى حکم (قرالليل الاول) د ناسخ تمهيد دې اصل ناسخ (فهاب عليك) دې.

نوله: (اقبل من ثلثي الليل ونصفه) ددې مطلب دا دې چه ستا رب ته ستا دوه ثلثه شپه او نيمه شپه او د يو ثلث شپې نه کم قيام معلوم دې، د سورة په شروع کښ نبی عليه السلام ته د دوه ثلث شپې نه کم او د نيمې شپې نه کم قيام ليل کښ اختيار درکړې شوې وو او دلته د (وادى من ثلثه) نه معلومېږي چه د ثلث نه په کمه شپه کښ هم ورته اختيار ورکړې شوې وو حال دا چه داسې خبره نه ده او دا صورت به د (نصفه) د جر د قرايت په صورت کښ وى.

جواب: د جواب حاصل دا دې چه د ادنى نه تقريب مراد دې يعنى هغه ته معلوم دې د رسول الله ﷺ دوه حصې او نيمه او دريمې حصې شپې ته نژدې قيام، هم ددې نه په ادنى سره تعبير کړې شوې دې ځکه چه ذکر شوې مقدارونه د امور ظنیه تخمينيه نه دى او صحابه ﷺ او رسول الله ﷺ هم په دې مکلف وو او نه په هغه زمانه کښ داسې څه نظام وو چه صحيح صحيح د اوقاتو تعيين پرې اوکړې شى ځکه چه دا انتھائی گران او سخت کار دې کوم چه په دې ترقى يافته دور کښ هم ډير گران او مشکل دې حال دا چه په هغه زمانه کښ گهرئ وغيره هم نه وې صرف د ستورو په رفتار سره به ئې د اوقاتو تعيين کولو.

نوله: (وبالنصب) دا د (نصفه) د دويم قرايت بيان دې د نصب په صورت کښ به په (ادى) باندې عطف وى او د (تقوم) مفعول وى، معنى به دا وى (تقوم نصفه ثلثه وثلثه ثلثه اخرى) د نصب په صورت کښ به د سورت په شروع کښ د ورکړى شوى حکم مطابق وى.

نوله: (وقامه كذلك فوما امر به) د رسول الله ﷺ داسې قيام به د سورت په اول کښ د بيان کړى حکم مطابق وى (قامه كذلك) مبتداء ده او (ما امر به ليل السورة) خبر دې.

نوله: (وطافه من الدين معك) ددې د (تقوم) په ضمير مرفوع متصل باندې عطف دې.
 ۳۱: په ضمير مرفوع متصل باندې د عطف دپاره قاعده دا ده چه په ضمير مذکور باندې د عطف د صحيح کيدو دپاره د ضمير منفصل په ذريعه تاکيد ضرورى وى حال دا چه دلته

داسی نہ دے؟

جواب: د جواب حاصل دا دے چہ پہ ضمیر مرفوع متصل باندے د عطف کولو دپارہ د دوو خبرو نہ د یو کیدل ضروری دی۔

۱: د ضمیر مرفوع متصل تاکید د ضمیر مرفوع منفصل پہ ذریعہ راوړلې شوې وی۔ ۲: یا د معطوف او معطوف علیہ ترمینخہ فصل وی دلته دویم صورت یعنی فصل موجود دے او ہنہ (ادلی من لیلی اللیل ولسفہ وللفہ) دے، لہذا عطف صحیح دے۔

نولہ: (مرفصل) ای ضمیر فصل

نولہ: (وما بعدہ وان لم یکن معرفۃ یسببنا اللہ) دا ہم د یو سوال مقدر جواب دے۔

سوال: ضمیر فصل د دوو معرفو ترمینخہ راوړلې شی نہ چہ د یو معرفہ او یو نکرہ ترمینخہ او دلته ہم دغہ شان دی خککہ چہ لفظ (اللہ) معرفہ دے او (عیسا) نکرہ دے؟

جواب: (عیسا) خالص نکرہ نہ دے بلکہ د معرفے سرہ مشابہ دے خککہ چہ پہ دے باندے حرف تعریف الف لام نہ داخلیری گہ خالص نکرہ وی نو د حرف تعریف داخلیدل بہ صحیح وی، لہذا د دواوہ ترمینخہ ضمیر فصل راوړل جائز دی۔

[۷۴] سورۃ المدثر

سورۃ المدثر المعکیۃ آیاتھا ست وخمسون

سورۃ مدثر مکی دی، پنخہ پنخوس آیتونہ دی۔

[آیاتونہ: ۱-۲۱]

بسم الله الرحمن الرحيم (يَا أَيُّهَا الْمَدَّثِرُ) التَّيُّبُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْلُهُ الْمُتَذَكِّرُ أَذْغَمْتَ النَّاءَ فِي النَّالِ أَيْ الْمُتَلَفِّفِ بِتَاءِهِ عِنْدَ نَزْوِلِ الْوُحْيِ عَلَيْهِ (فَقُرْ فَأَنْتَ) خَوْفُ أَهْلِ مَكَّةَ النَّارِ إِنْ لَمْ يُؤْمِنُوا (وَرَبِّكَ فَكَلِمٌ عَظِيمٌ) عَنِ إِشْرَاقِ الْمُفْشَرِكِينَ (وَلْيَا بَلَّكَ فَطَلٌّ) عَنِ النَّجَاسَةِ أَوْ فَضْرَتِهَا بِجَلَّافِ بَرِّ الْقُرْبِ لِيَا بَلَّهُمْ خِلَافَ قُرْبَتِهَا أَصَابَتْهَا نَجَاسَةٌ (وَالرُّجُزُ) كُسْرَةُ التَّيِّبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَوَّلِ (فَاهْجُرْ) أَيْ ذَمَّ عَلَى هَجْرِهِ (وَلَا تُعْنِ) تُسْكِنُ بِالزَّيْعِ خَالِ أَيْ لَا تُغَطِّ شَيْئًا لِيُطْلَبَ أَخْبَرُ مِنْهُ وَهَذَا خَاصٌّ بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ مَأْمُورٌ بِاجْتِلَالِ الْأَخْلَاقِ وَأَشْرَفِ الْأَذَابِ (وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ) عَلَى الْأَوَابِرِ وَالنَّوَاحِي (فَلِمَا تُبْقِرُ فِي النَّاقُورِ) نَبْخٌ فِي الصُّورِ وَفُو الْفَرْزِ الثَّفِيفَةِ الثَّابِتَةِ (فَذَلِّكَ) أَيْ وَلَّتِ النَّفْرَ (يَوْمِي) بِذَلِكَ مِمَّا قَبْلَهُ الْمُتَذَكِّرُ وَتِي لِإِصْطِفَائِهِ إِلَى غَيْرِ مُتَعَكِّنٍ وَغَيْرِ الْمُتَبَتِّاتِ (يَوْمَ عَرِيسٍ) وَالْعَابِلِ فِي إِذَا مَا ذَلَّتْ عَلَيْهِ الْخُفَّةُ اشْتَدَّ الْأَمْرُ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرِ يَسِيرٍ فِيهِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّهُ يَسِيرُ عَلَى الْمَلُومِينَ فِي غُسْرِهِ (فُزْنِي) أَتَرَفُّي (وَمَنْ خَلَقْتَ) عَطَفَ عَلَى الْمَفْعُولِ أَوْ مَفْعُولٍ مَعَهُ (وَحِيدًا) خَالٍ مِنْ غَيْرِ أَوْ مِنْ ضَمِيرِهِ الْمَخْدُوفِ مِنْ خَلَقْتَ مُتَفَرِّدًا بِمَا أَهْلَ وَلَا عَالِ هُوَ الْوَلِيدُ مِنَ الْمَعْرِةِ الْمَخْزُومِ (وَحَمَلْتَ لَهُ مَا لَا مُمْدُودًا) وَاسْمًا مُتَّصِلًا مِنَ الزُّوْعِ وَالضَّرْعِ وَالنَّجَازَةِ (وَيَذِينَ) غَشْرَةُ أَوْ أَخْبَرُ (هُمُودًا) يَشْهَوْنَ الْفَخَائِلَ وَاسْمُ شَهَادَتِهِمْ (وَمَهَّدْتَ) تَسَطَّطَ (لَهُ) فِي الْقَشِّ وَالْفُتْرِ وَالْوُلْدِ

محمدیہ) (نرمطبر ان ازیں) (کَلَامٌ لَا اُنْهَدُ عَلَى ذَلِكِ) (اِنَّهٗ كَانَ لِاَکَاتِمَا) (الْفَرَانَ) (غَیْثًا) (مُعَايِدًا) (سَارُوْلَهُمْ)
 اٹھنے (صُورًا) (مُشَقَّةً) (مِنَ الْعَذَابِ) (اَوْ جَلَا) (مِنْ نَارٍ) (تَصْنَعُ) (فِیْہِ) (لَمْ یَقْوِیْ) (اِبْدًا) (اِنَّہٗ فُکِّرَ) (فِیْمَا) (یَقُولُ) (فِی الْفَرَانَ)
 الہی سبب سے انہیں منیٰ اللہ علیہ وسلم (وَلَدَّرَ) (فِی نَفْسِہٖ) (ذَلِکَ) (اَقْتُلَ) (لَعَنَ) (وَعَذَّبَ) (کَیْفَ) (قَدَّرَ) (عَلٰی)
 انہی حال کا تھوڑا ہی ہرقتل کھیل (لَمْ تَنْظُرْ) (فِی وُجُوْہِہُمْ) (اَوْ فِیْمَا) (یَنْفَخُ) (بِہِ) (لَمْ تَرْعَسْ) (فَبَعَثَ)
 وجہہ وکلمہ جیسا یہاں بقول (وَمَسَّ) (رَاٰی) (فِی الْفُیْضِ) (وَالْکُلُوْحِ) (لَمْ اَذْبَنْ) (عَنِ الْاِیْمَانِ) (وَأَسْتَکْبَرْتَ) (تَکْثُرُ) (عَنِ)
 اتباع الہی منیٰ اللہ علیہ وسلم (لَقَالَ) (فِیْمَا) (جَاءَ بِہِ) (اِنْ) (مَا) (هٰذَا) (اَلَا یَعْرِیْکُمْ) (یَنْظُرُ) (عَنِ السَّخَرَةِ) (اِنْ)
 ما (هٰذَا) (اَلَا قَوْلُ الْبَشَرِ) (کَمَا) (قَالُوْا) (اِنَّمَا) (یُعَلِّمُ) (بَشَرًا) (صٰلِحًا) (اَذْبَلْہُ) (سَقَرٌ) (خَفِیْمٌ) (وَمَا) (اَدْرَاکُ) (مَاسِقٍ) (عَظِیْمٍ)
 لسانہا (لَا تُقْبٰی) (وَلَا تُدْرَسُ) (خَفِیْمًا) (مِنْ نَّحْمٍ) (وَلَا) (عُصْبٍ) (اِلَّا) (اَفْلَکْنٰہُ) (لَمْ یَغْوِدْ) (کَمَا) (كَانَ) (لَوَاحِیۃً) (لِلْبَشَرِ) (مُخْرِقَةً) (بِظَاہِرِ)
 الجود) (عَلِیَّہَا) (تِسْعَةُ) (عَشْرِ) (مَلَاکَ) (خَزَنَہَا) (قَالَ) (بَغْضِ الْکُفَّارِ) (وَكَانَ) (قَوْلُہٗ) (خَبِیْدٌ) (اَلَا) (اِنِّیْکُمْ) (سَبْعَةُ) (عَشْرِ)
 واقفوں انہیں (اَنْتُمْ) (الْاَنْبِیَآءُ) (قَالَ) (تَعَالٰی) (وَمَا) (جَعَلْنَا) (اَصْحَابَ النَّارِ) (اَلَا) (مَلٰٓئِکَہٗ) (اِیْ) (فَلَا) (یُطٰفُوْنَ) (کَمَا) (یَتَوَفَّوْنَ) (وَمَا) (جَعَلْنَا)
 عنہم ذلک (اِلَّا) (فِتْنَةً) (ضَلَالًا) (لِّلَّذِیْنَ) (کَفَرُوْا) (بَانَ) (یَقُوْلُوْا) (لِمَ) (کَانُوْا) (بِسَبْعَةِ) (عَشْرِ) (لِیَسْتَنْبِیْہِ) (لَسْتَنْبِیْہِ)
 الذین اوتوا الکتاب) (اِنَّ) (اَلْیَہُوْدَ) (مِیْثَقَ) (الْہِیْ) (مَنْیٰ) (اللہ) (عَلِیْہِ) (وَسَلَّمَ) (فِی) (کُتُوْبِہُمْ) (بِسَبْعَةِ) (عَشْرِ) (اَلْمَوٰفِقِ) (لِمَا) (فِی)
 کتابہم (وَوَدَّ) (اَذَا) (الَّذِیْنَ) (اٰمَنُوْا) (مِنْ) (اَهْلِ) (الْکِتٰبِ) (اِلْحٰثًا) (تَصْدِیْقًا) (لِّمَوٰفِقِہَا) (مَا) (اَتٰی) (بِہِ) (الْہِیْ) (مَنْیٰ) (اللہ) (عَلِیْہِ)
 وسلم لِمَا) (فِی) (کِتٰبِہُمْ) (وَلَا) (یَرْتَابُ) (الَّذِیْنَ) (اُوْتُوْا) (الْکِتٰبَ) (وَالْمُؤْمِنُوْنَ) (مِنْ) (غَیْرِہُمْ) (فِی) (عِنْدِ) (الْمَلَائِکَہِ) (وَلِیَقُوْلَ)
 الَّذِیْنَ) (فِی) (قُلُوْبِہُمْ) (مَّرَضٌ) (شَکٌّ) (بِالْمَدِیْنَةِ) (وَالْکَافِرُوْنَ) (بِمَکَہٗ) (مَا) (اَذَا) (اَرَادَ) (اللہ) (ہٰذَا) (اَلْعَدَدَ) (مِثْلًا) (سَعُوْہُ) (لِقَرٰبَتِہِ)
 بذلک (وَاُغْرِبَ) (خَالًا) (کَذٰلِکَ) (اِنَّ) (یَنْظُرُ) (اِحْثَالَ) (مَنْکِرٍ) (هٰذَا) (اَلْعَدَدَ) (وَعَدٰی) (مُصَدِّقَہٗ) (رُحِیْلُ) (اللہ) (مَنْ) (یَسْأَلُ) (عَطِیْدِی)
 مَنْ) (یَسْأَلُ) (وَمَا) (یَعْلَمُ) (جُنُوْدَ) (رَبِّکَ) (اِنَّ) (الْمَلَائِکَہٗ) (فِی) (قُوْتِہُمْ) (وَغَوٰثِہُمْ) (اَلَا) (ہُوَ) (وَمَا) (ہِیْ) (اِیْ) (سَفَرٌ) (اِلَّا) (ذِکْرٌ) (لِّلْبَشَرِ)

ترجمہ: شروع پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم! اے کبرہ
 اغوستونکیہ نبی ﷺ (مدش) پہ اصل کتب متدثر وو، تاء پہ دال کتب مدغم کرے شوہ، یعنی
 د نزول وحی پہ وخت پہ خپل خان باندے کبرہ اچونکیہ! اودرپہ او اہل مکہ د اور نہ اویرہ
 کہ ایمان نہ راوری او د خپل رب لونی بیان کرہ د مشرکانو د شرک کولو نہ نہی لونی بیان کرہ
 او خپلی جامی د نجاست نہ پاکھی ساتہ یا ہفہ اوچتی ساتہ، د عربو د متکبرینو پہ زمکہ د
 جامو راہیکلو خلاف، خکہ چہ دیر کرتہ پہ جامہ نجاست اولگی، او بتان پرپرہ دہ د ﴿رجد﴾
 تفسیر رسول اللہ ﷺ پہ بتانو سرہ کرے دے یعنی د بتانو پہ ترک قائم اوسیرہ، او د احسان
 کولو سرہ د زیات اختستلو خواہش مہ کوه دا پہ رفع سرہ حال دے د زیات طلب کولو دپارہ
 چاتہ یو خیز مہ ورکوه ﴿دا حکم﴾ د رسول اللہ ﷺ سرہ خاص دے خکہ چہ رسول اللہ ﷺ پہ
 اجمل اداب او اشرف اخلاق باندے مامور دے، او د خپل رب دپارہ پہ اوامر او نواہی
 باندے صبر کوه چہ کلمہ پہ شیلی کتب پوکھی اولھی شی داں ہفہ بشکر دے دا بہ دوسمہ تفخہ وی

نو ہفہ د پو کلو ورخ بہ دیرہ سختہ ورخ وی (یومفل) د خپل ماقبل (فلک) مبتداء نہ بدل دې او د غیر متمکن طرف ته د اضافت د وجہ نہ مبنی دې، او د مبتداء خبر (یورھس) دې او په (اذا) کښ عامل هغه خیز دې په کوم باندې چه جملہ جزانیہ دلالت کوی او (مدلول) لاند الامر دې چه په کافرو باندې بہ اسانہ نہ وی په دې کښ په دې خبرہ باندې دلالت دې چه هغه د مومن دپارہ اسان دې یعنی هغه ورخ بہ د خپل عسرت باوجود د مومنانو دپارہ عسیر نہ وی، ما او هغه چه مایواغې پیدا کړې دې پرېږده (ومن خلقت) ددې عطف د (فلک) په معقول باندې دې یا مفعول معه دې، (وحیداً) دا د (من) نہ یا د (من) طرف ته د واپس کیدونکی ضمیر نہ حال دې (ای خلقتہ) وحیداً په معنی د منفردا دې یعنی بغیر د اهل او مال نہ مې پیدا کړې دې، او هغه ولید بن مغیرہ مخزومی دې، او ما هغه ته دیر مال ورکړې دې کوم چه په پتو، خاروو او مال تجارت باندې مشتمل دې او هروخت حاضر لس یا ددې نہ زیات غامن مې هم ورکړې دی کوم چه په محفلونو کښ حاضر وی او د هغوی شہادت اوریدلې شی او ما هغه ته په ژوند، عمر او اولاد کښ فراخی ورکړې ده او بیا ہم هغه غواړی چه زه هغه ته نور زیات ورکړم! هرگز بہ داسې نہ کیږی زہ بہ ددې نہ زیات ورنکرم هغه زموږہ آیتونو قران کریم دشمن دې زہ بہ هغه نژدې د عذاب په یو لوښ مشقت کښ واچوم یا بہ نې د اور په غر باندې او خیزوم چه په هغې باندې بہ هغه ہمیشہ خیزوی هغه د غور او فکر کولو نہ پس یو تجویز (سوج) او کړو د هغه دپارہ دې هلاکت وی په هغه دې لعنت او عذاب دې دا څنگہ تجویز شې او کړو؟ یعنی دا څنگہ تجویز نې او کړو؟ هغه دې بیا تباہ شی دا څنگہ تجویز نې او کړو؟ بیا هغه د خپل قوم طرف ته او کتل یا نې سوج او کړو چه په څه طریقہ په دې کښ عیب راویاسی بیا هغه ځلہ جوړہ کړه او د خبرې دپارہ نې ځلہ راټولہ کړه (بیا) شې نورہ ځلہ جوړہ کړه او وړانہ شې کړه او بیا هغه د ایمان نہ شاتہ لارو او د نبی ﷺ د اتباع نہ نې تکبر او کړو بیا هغه خبرہ او کړہ نو هغه او وئیل چه دا خو د مخکښ نہ راروان جادو دې او دا خو صرف انسانی کلام دې لیکه چه هغوی او وئیل چه هغه ته څوک انسان ښودنه کوی نژدې ده چه زہ بہ هغه لره جهنم ته داخل کړم او تاته څه پته ده چه جهنم څه څه شیز دې؟ ابہام د جهنم د تعظیم شان دپارہ دې، د غوښې، رگونو او پتو نہ نه څه باقی پاتې کوی او نه شې پرېږدی مگر دا چه هغه سوزوی بیا هغه په سابقہ حالت باندې شی او هغه غرمہ سوزوی یعنی ظاہری څرمن سیزی او په هغه باندې نولس نگران ملائک مقرر دی یو کافر اووې کوم چه طاقتور او سخت پهلوان وو چه د اولسو دپارہ بہ زہ ځانلہ کافی شم او په دوه کښ بہ تاسو زما مدد او کړی او موږہ د دوزخ نگرانان صرف ملائک مقرر کړې دی یعنی دوی د هغوی د مقابلې طاقت نہ لری څنگہ چه د دوی خیال دې او موږ د ملائکو ذکر شوي تعداد د کفارو د ازمینست دپارہ مقرر کړې دې په داسې طریقہ چه هغوی او وئیل چه د ملائکو تعداد نولس ولې دې؟ چه په اهل کتاب باندې

کوم چه يهود دی د ملائکو د تعداد نولس کیدو کښ د رسول الله ﷺ صداقت ښکاره شی ځکه چه دا تعداد د هغه تعداد مطابق دې کوم چه د هغوی په کتاب کښ دې او ددې دپاره چه په اهل کتابو کښ د مومنانو ایمان د هغه تعداد سره کوم چه رسول الله ﷺ بیان فرماتلې دې د هغه تعداد د مطابق کیدو د وجې نه کوم چه د هغوی په کتاب کښ دې نور هم زیات شی. او مومنان او اهل کتاب وغیره شک اونکړی، او د مدینې هغه خلق د چا په زړونو کښ چه مرض شک دې او د مکې کافر او اثنی چه ددې تعداد په بیانولو کښ د الله پاک مقصد څه دې؟ د دې تعداد بیان د غرابت د وجې نه ددې نوم مثل کیخودلې شوې دې (مغلا) د حال کیدو د وجې نه منصوب دې او دغه شان یعنی ددې عدد د منکر او ددې د تصدیق کونکي په شان الله پاک چه چالره او غواری گمراه کوی او چاته چه او غواری هدایت کوی او ستا د رب د ملائکو د لښکر تعداد د هغه نه علاوه چاته هم نه دې معلوم د هغوی په تعداد او قوت کښ او دا دوزخ خو د بنی ادا م دپاره سراسر نصیحت دې.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

نوله: (یا ایها المدثر) (المدثر) لاس الدثار، وهو ما فوق الشعاع، شعار هغه کپړې ته وائی کومه چه د بدن سره متصل وی لکه بنین وغیره او دثار هغه کپړه ده کومه چه د شعار دپاسه اچولې شی لکه خادر، چوغه، کوټ وغیره.

نوله: (قل) د (قل) معنی د خوب د ځانې نه د پاسیدو هم ده، او د یو کار د شروع کولو هم ده (فقال قمت بهذا) یعنی ما فلانې کار شروع کړو.

نوله: (والرجز) د راء په ضمې او کسرې سره زود سټن ته بدل راغلې ده، په اصل کښ (رجس) وو په معنی د ناپاکۍ، گندگۍ، بت او گناه وغیره لکه چه د الله پاک په قول (فاجنبوا الرجس من الاوثان)

نوله: (بدل مما ائله) یعنی (یومئذ) د (ذلك) اسم اشاره نه بدل دې.

نوله: (المبعث) دا په (مما ائله) کښ د (ما) بیان دې یعنی (یومئذ) د (ذلك) نه بدل دې کوم چه مبتدا ده.

نوله: (هل لا اله الا هو) یعنی (یومئذ) مبنی دې غیر متمکن یعنی د (الا) طرف ته د مضاف کیدو د وجې نه، د (یومئذ) تنوین د جمله محذوف په عوض کښ دې (ای یوم الاقرق الناقور)

نوله: (والعامل في الايام) علیه الصلاة یعنی په (الاقراق الناقور) کښ د (الا) عامل هغه فعل محذوف دې په کوم باندې چه جمله جزائیه یعنی (ذلك یومئذ) دلالت کوی او هغه عامل (للعن الامم) دې، د عبارت تقدیر داسې دې (للعن الامم للاقراق الناقور)

قوله: (عطف علی المفعول) یعنی د (خوئی) پہ باء باندی، یا مفعول معہ دی یعنی پہ (ومن

خلقت) کتب و او پہ معنی د مع دی
قوله: (اومن مفعولہ المحذوف) یعنی (وحیداً) یا خود (من) نہ حال دی یا د (خلقت) د ضمیر
محذوف نہ حال دی خکہ چہ پہ اصل کتب (خلقتہ) دی۔

قوله: (لا تہی ولا تہی) د دواړو جملو مفہوم یو دی دا عطف د تاکید دپارہ دی۔

قوله: (من غیرہم) ددی اضافی مقصد، د تکرار اعتراض لره دفع کول دی۔

اعتراض: (ویرداد اللہن آموا) نہ پہ اہل کتابو کتب مومنان مراد دی او د (ولا یزاد اللہن اوو الکتاب) نہ مراد ہفہ اہل کتاب دی چا چہ ایمان نہ دی راوړې او د (والو مومنون) نہ بیا ہفہ اہل کتاب مراد دی چہ د ہغوی بیان پہ شروع کتب شوې دی لہذا دا تکرار دی؟ (من غیرہم) و نیلو سرہ ئی دا اعتراض دفع کرو، د دفع خلاصہ دا دہ چہ د اول نہ مومنان اہل کتاب مراد دی او د ثانی (الو مومنون) نہ غیر اہل کتاب مراد دی۔

قوله: (ہا المدینۃ) ای کاتباً ہا المدینۃ۔ دا حال دی، د مدینہ د تخصیص د وجہ نہ خکہ چہ
نفاق پہ مدینہ منورہ کتب وو، پہ مکہ کتب نفاق نہ وو۔

قوله: (وہدی) د ہا فتحہ او د دال سکون، ہم دغہ شان د ہا ضمہ او دال فتحہ دواړہ
جائز دی۔ (صاوی)

[ایاتونہ: ۲۲-۵۶]

(کلام) استطاح بمعنی الا (واللعل) واللیل (إذ) بفتح الدال (ردی) جاء بعد النهار وفي قراءة إذ أذین
يسكون الدال بغدفاً حفزة أي مضى والصبيم إذا أسقرَ ظَهَرَ (إِنَّهَا) أي سقر (الرَّحْدَى) الكُوبُ الْإِلَاحُ
العظام (كَيْدِيَّام) خال من إخذى وَذَكَرَ لِأَنَّهَا بِمَعْنَى العذاب (لِلْبَشَرِ) لِيَسْأَلَ مِنْكُمْ بَدَلٌ مِنْ أَثَرِ أَنْ
يَتَّقَهُمْ إِلَى الْخَيْرِ أَوْ الْخَيْرِ بِالْإِيمَانِ (أَوْ يَتَّخِذَ إِلَى الشَّرِّ أَوْ النَّارِ) بِالْكَفْرِ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَوِيَتْ
مَرْفُوعَةً مَأْخُودَةً بِمَعْنَى فِي النَّارِ (إِلَّا أَصْحَابَ الْيُحْيَى) وَلَهُمْ الْمُلُوكُونَ فَتَجَاوَزَ بِهَا كَاتِبُونَ فِي جَنَّاتٍ
يَكْسَبُونَ) بَيْنَهُمْ (عَنِ الْمُجْرِمِينَ) وَعَالِهِمْ وَيَقُولُونَ لَهُمْ بَعْدَ إِخْرَاجِ الْمُوحِدِينَ مِنَ النَّارِ مَا سَلَكَكُمْ
أَدْخَلَكُمْ (فِي سَقَرٍ) قَالُوا لِمَنْكَ مِنَ الصَّالِحِينَ (وَلِمَنْكَ لَطْمُ السَّكُونِ) (وَكُنَّا نَحْوُ) فِي الْبَاطِلِ (مَعَ
الْخَاضِعِينَ) (وَكُنَّا لَكُلِّبِ يَوْمَ الْيَوْمِ) الْبَغْتِ وَالْخِزَاءِ (حَالِي) أَتَانَا الْيَوْمِ الْفَتْرُ قَمًا تَنْقَعُهُمْ شَقَاعَةُ
الشَّافِعِينَ) مِنَ الْمَلَابِكَةِ وَالْأَنْبَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَالْمُنَى لَا شَفَاعَةَ لَهُمْ (قَمًا) مُتَدَا (لَهُمْ) غَيْرُهُ مُتَعَلِّقٌ
بِمَحْذُوفٍ انْتَقَلَ ضَمِيرُهُ إِلَيْهِ (عَنِ التَّلَاكُوفَةِ مُعْرِطِينَ) خَالٍ مِنَ الضَّمِيرِ وَالْمُنَى أَيْ شَيْءٍ عَصَلَ لَهُمْ فِي
إِغْرَاضِهِمْ عَنِ الْإِتْقَانِ (كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُسْتَنَفِرَةٌ) وَخَشِيَّةٌ (فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ) أَسَدٌ أَيْ هَزَتْ مِنْهُ أَحَدُ الْهَرَبِ (بَلْ
يُؤِيدُ كُلَّ أَمْرٍ مِنْهُمْ أَنْ يَفْعَلُ صُفْطًا مَنَكْرَةً) أَيْ مِنْ اللَّهِ تَعَالَى بِإِتْنَائِ الْيَوْمِ كَمَا قَالُوا لَنْ نُلْزِمَ لَكَ حَتَّى نُنْزَلَ

غَلَّتْهَا جَنَابًا نَفَرًا (کَلَامًا) رَزَقَ عَمَّا أَرَادُوهُ (بَلَّ لَا يَخْفَاوْنَ الْأَجْرَةَ) أَنَّى غَلَّابَهَا (كَلَامًا) اسْتِفْطَاح (أَنَّى الْفَرْزَانِ تَذْكِرَةً) عِظَةً (فَمَنْ شَاءَ ذَكَرْهُ) فَرَّاهُ فَاتَّعَظَ بِهِ (وَمَا يَذْكُرُونَ) بِأَلَاءِهِ وَآثَاءِهِ (إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى) بَانَ يَنْفَى (وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ) بَانَ يَنْفَى لَمَنْ اتَّفَاهُ

ترجمہ: ہرگز داسی نہ دہا قسم دی پہ سپوہمی او پہ شپی کلہ چہ ہفہ پہ شاشی (کلا) د استفتاح
 دپارہ پہ معنی د (الا) دی (اذا) د ذال پہ فتحی سرہ (دیر) پہ معنی د (جاء بعد النہار) او
 پہ یو قرات کثیر (اذا دیر) د ذال پہ سکون سرہ، ددی نہ روستو ہمزہ پہ معنی د (معی)
 یعنی لارو، او قسم دی پہ سحر چہ کلہ رویشانہ شی چہ یقینا دوزخ د دیرو لویو افتونو نہ یو دی
 یعنی د لویو مصیبتونو نہ یو مصیبت دی، د بنی ادم دپارہ ویرونکی (نلہوا) د (احدی) نہ حال
 دی (نلہوا) دلته مذکر راورلہی شوہ دی خکہ چہ (سفر) د عذاب پہ معنی دی دہر ہفہ چا
 دپارہ کوم چہ پہ تاسو کبش د ایمان پہ ذریعہ د خیر یا جنت طرف تہ وړاندی کپی یا (لن
 ہا) د (البصر) نہ بدل دی (د ہفہ سری دپارہ ہم) چہ ہفہ د نار طرف تہ د کفر پہ ذریعہ
 شاتہ کپی، ہر سری د خپلو اعمال (کفریہ) پہ وجہ پہ دوزخ کبش گانہ ماخوذ دی خو د بنی لاس
 والا چہ ہفہ مومنان دی او ہغوی بہ د جہنم نہ خلاصی بیامومی چہ ہغوی بہ پہ جتتونو کبش
 وی او خپل مینخ کبش بہ د مجرمانو او د ہغوی د حال پہ بارہ کبش تپوس کوی او موحدین بہ د
 دوزخ نہ وتلو سرہ د مجرمانو نہ تپوس کوی چہ تاسو دوزخ تہ خہ خیز داخل کری؟ ہغوی بہ
 جواب ورکری چہ نہ خو مونہ مونخ کولو او نہ مو مسکینانو تہ خوراگ ورکولو او مونہ بہ ہم (د
 باطل) پہ مشغلو کبش پاتی کیدونکو سرہ د باطل پہ مشغلہ کبش پاتی کیدلو او مونہ یوم بعث او
 د جزاء ورغ دروغوژنہ گنہ لہ تردی چہ پہ مونہ باندی مرگ راغلو تردی چہ ہغوی تہ بہ د شفاعت
 کونکو یعنی ملائکو او انبیاء او صالحینو شفاعت ہیخ فائدہ ورنکری مطلب دا چہ د ہغوی
 دپارہ بہ ہیخ قسم شفاعت نہ وی نو پہ ہغوی خہ شوہ دی؟ (ما) مبتداء دہ او (لہما) نہی خبر
 دی محذوف د (حصل) سرہ متعلق دی، د کوم طرف تہ چہ د خبر ضمیر راجع دی چہ د
 نصیحت نہ مخ اروی (معرضین) د (لہما) ضمیر نہ حال دی، مطلب دا دی چہ د نصیحت نہ
 اعراض کولو سرہ ہغوی تہ خہ حاصل شو؟ گویا چہ ہغوی وحشی خرہ دی کوم چہ د زمی نہ پہ
 تیزی سرہ تعتی بلکہ پہ ہغوی کبش ہریو سری غواری چہ ہفہ تہ د اتباع نبی پہ سلسلہ کبش د اللہ
 پاک د طرف نہ ینکارہ کتابونہ ورکری شی لکہ چہ ہغوی بہ وئیل چہ مونہ بہ ہرگز پہ تاسو
 ایمان نہ راورو، ترخو پوری چہ پہ مونہ باندی کتاب نہ وی نازل کری شوہ کوم چہ مونہ
 اولولو داسی ہرگز نہ کپی (کلا) حرف ردع دی د ہفہ خیز د انکار دپارہ د کوم چہ ہغوی
 ارادہ کری دہ بلکہ حقیقت دا دی چہ دا خلق د آخرت یعنی د ہغی د عذاب نہ نہ ویری پی ہرگز
 داسی نہ دہا (کلا) دپارہ د استفتاح دی ہم دا قران کریم نصیحت دی پس شوک چہ غواری

نصیحت دی حاصل کری کہ دا اولولی او ددی نہ نصیحت حاصل کری او دا خلق د الله پاک د ارادی نہ بغیر نصیحت نہ شی حاصلولی ہم ہفہ ددی لائق دی کہ د ہفہ نہ اویرپی او ہفہ ددی لائق دی کہ بغیر نہ اوکری یعنی خوک کہ د ہفہ نہ ویرپی ہفہ لڑہ معاف کری۔

د قیوداتو فوائد او تسہیل

فولہ: ﴿کَلَّا اسْتَغْنَاهُ عَنْكَ﴾ (کلا) حرف ردع دی د ہفہ چا دپارہ زجر او توبیخ دی کوم کہ سقر (دوزخ) لڑہ د لویو مصیبتونو نہ نہ منی، او قسمیہ جارہ دی او ﴿الْفَرَّ﴾ مجرور دی دواړہ د ﴿الْمُحْذَوْفُ سِرِّهِ مَتَّعْتُ دِي﴾ (امبالاحدی الکیر) مقسم علیہ دی او ﴿کَلَّا﴾ (کیر) جمع ده، (امراب القرآن للدریش) درویش وئیلې دی کہ علامہ جلال الدین محلی رحمۃ اللہ علیہ کہ د فرمائیلې دی کہ ﴿کَلَّا﴾ استفتاح پہ معنی د ﴿الَّا﴾ دی، ددی ہیخ معنی نشته

فولہ: ﴿اِذَا دُعِيَ﴾ په دې کښ دوه قراعتونه دی. ۱: ﴿اِذَا دُعِيَ﴾ د دال په فتحې سره ۲: ﴿اِذَا دُعِيَ﴾ دال په سکون سره، بعض وائی کہ دواړه په یو معنی دی بعض وائی کہ ﴿دُعِيَ﴾ په معنی د ﴿جاء﴾ دی او ﴿دُعِيَ﴾ په معنی د ﴿مضى﴾ دی، مفسر علام هم دې طرف ته تلې دي۔

فولہ: ﴿ذِكْرُ لَمَّا عَمِيَ الْعَذَابُ﴾ دا د یو سوال مقدر جواب دی۔

سوال: سوال دا دی کہ ﴿احدى الکیر﴾ ذوالحال مونث دی او نذیرا حال مذکر دی حال دا کہ په حال او ذوالحال کښ مطابقت ضروری دی؟

جواب: د جواب حاصل دا دی کہ د ﴿احدى الکیر﴾ نه مراد عذاب دی کوم کہ مذکر دی، لهذا اوس هیخ اعتراض نشته۔

فولہ: ﴿كَاتُونَ﴾ کاتون محذوف منلو سره مفسر علام اشاره اوکړه کہ ﴿فِي جَنَّتٍ﴾ د ﴿تَسَاطُوتٍ﴾ محذوف سره متعلق دی او هغه جملہ کیدو سره د مبتدا محذوف خبر دی او مبتدا د خبر سره جملہ مستانفہ ده کوم کہ د سوال مقدر جواب دی ﴿مَا هُمْ بِمُحَالِمٍ﴾ سوال دی او ﴿هَمَّ جَنَّتٍ﴾ جواب دی۔

فولہ: ﴿مَنْ الْجَرْمِينِ اِيْ مِنْ حَالِ الْجَرْمِينِ﴾ مضاف محذوف دی۔

فولہ: ﴿وَالسَّاعِي لَاحْضَاةٍ لَّهُمْ﴾ دا هم په اصل کښ د یو سوال جواب دی۔

سوال: سوال دا دی کہ ﴿فَمَا تَعْلَمُهُمْ شَفَاعَةُ الْفَاضِلِينَ﴾ نه معلومیږي که د هغوی دپارہ به شفاعت کونکی خو وی خو هغوی ته به هیخ قسم فائده نه رسوی، حال دا کہ حقیقت دا دی کہ د هغوی دپارہ به خوک شفاعت کونکی نه وی؟

جواب: د جواب خلاصه دا ده کہ نفی په قید او مقید دواړو باندې داخله ده یعنی نه به شفاعت وی او نه به د شفاعت فائده وی۔

قوله: (معرفین) دا د (لهما) د ضمیر نه حال دې او د (ما لهم من الذکر) معرفین) مطلب دا دې (ای من حمل لهم اعراسهم الاطاط) یعنی هغوی ته د نصیحت نه د اعراض کولو نه څه حاصل شو؟ (ما) په معنی د مبتدا دې (لهما) د (حمل) محذوف سره متعلق دې او د مبتدا خبر دې، او د (حمل) محذوف ضمیر مستتر، د خبر یعنی د جار مجرور (لهما) طرف ته راجع دې.

قوله: (وحفیة) دا د (مستفرا) تفسیر نه دې بلکه (حاروصی) دیو خاص قسم خر نوم دې لهذا مناسب به دا وه چه دا نې د (من) نه پس متصلا راوړې وې، او (حروصیة مستفرا) نې فرمائیلې وې.

[٧٥] سورة القيامة

سورة القيامة مكية اربعون آية

سورة قيامه مکی دې، څلویښت آیتونه دي.

[ایاتونه: ١-٣٠]

بسم الله الرحمن الرحيم (لا زالة في الموضين) (أقسم بيوم القيامة) (ولأقسم بالنفس النوامة) (أني تلوم نفسي وإن اجتهدت في الإحسان وجواب القسم مخلوف أي تبتغي ذل عليه) (أيتسب الإنسان) (أني الكافر) (ألن تجزع عظامه) (للبعث والاحياء) (بلى) (نجمعها) (فأدين) (مع جمعها) (على أن نسوي بتانه) (وهو الأصابع) (أني لئيد عظامها كما كانت مع صفرها فكيف بالكبيرة) (بلى) (يريد الإنسان أن يفتي) (اللام زائدة ونسبة) (بأن مفتره) (أني أن يكذب) (أمامه) (أني يوم القيامة ذل عليه) (يسأل أيان) (عنى) (يوم القيامة) (سؤال استفاء) (وتكذيب) (فإذا برق البصر) (بكر الرء) (وفجها دهن) (وتحيز لما رأى مما كان يكذبه) (وحسف القصر) (أظلم) (ودعب ضوؤه) (وجمى الشمس والقمر) (فطلقا من المغرب أو دعب ضوؤهما) (وذلك في يوم القيامة) (يقول الإنسان يومئذ أين المقر) (الفرار) (كلما) (رفع عن طلب الفرار) (لاؤد) (لا ملجأ يتحصن به) (إلى ربك يومئذ المستقر) (مستقر الخلاق) (ليحاسنون) (وجازون) (ينبأ الإنسان يومئذ بما قدّم وأخّر) (بأول عمله وآخره) (وبل الإنسان على نفسه بصيرة) (شاهد تطلق جوارحه بقتله وآله) (للمنافقة) (فلا بد من جزائه) (وكلألقى مصافيره) (جنح مغيرة على خير قياس) (أني لو جاء بكل مغيرة ما قلت منهغالي) (لنبي) (لا تحرك يوم) (بالفرار) (فقل فراغ جنهل منه) (إسالك ليثجل يوم) (خوف أن تنقلب منك) (إن علينا جمعه) (في صترك) (وكرانه) (فراءتلك إياه) (أني خزائله على إسالك) (فلماذا قرأناه) (عليك) (هراء) (جنهل) (فألهي قرانه) (استمع قراءة) (فكان صلى الله عليه وسلم يستمع ثم يقرأه) (فإن علينا بتانه) (بالفهم) (لك والمناسبة بين هليو الآية وما قبلها أن يلك نصنعت الإغراض عن آيات الله وعلوه نصنعت المنافرة إليها بحفظها) (كلما) (استفتح بفتى) (ألا بلى) (فيؤمن العاجلة) (الدنيا) (بالباء) (والقاء) (في البغتن) (وكدرون الآخرة) (فلا يغفلون لها) (وهو يومئذ) (أني في يوم

الْقِيَامَةِ (تَاخِرَةً) حسنة مضنية (إِلَى رَبِّهَا لَا طَرَفَ) أَمَّا يَرْوُفُ اللَّهُ شَبَّانَهُ وَتَعَالَى فِي الْآخِرَةِ (وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاطِرَةٌ كَالْبُخَارِ خَبِيثَةٍ الْفُؤُوسِ) تَطْلُنُ تُولِيْنَ أَنْ يُقْلَعَ بِهَا قَاقِرَةٌ ذَابِغَةٌ غَظِيْمَةٌ تَكْسِرُ فَقَارَ الظُّهُرِ (كَلَامٌ بِمَعْنَى لَا) (الْإِبْلَقْتُ) النَّفْسَ (الْثَّرَاقِي) عِظَامُ الْخَلْقِ (وَقِيلَ) قَالَ مِنْ حَوْلِهِ (مَنْ رَاقٍ) يَرْبِيهِ لِيَشْفَى (وَقُلْنَ) أَنْفَرْنَ مَنْ بَلَغَتْ نَفْسُهُ ذَلِكَ (أَنَّهُ الْغَرَامُ) فِرَاقُ الدُّنْيَا (وَالْتَقَّتْ السَّاقُ بِالسَّاقِ) أَيْ اخَذَتْ سَاقُهُ بِالْأُخْرَى عِنْدَ الْمَوْتِ أَوْ التَّقَّتْ حِدَّةً فِرَاقُ الدُّنْيَا بِشِدَّةٍ (إِلَى رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ) أَيْ الشُّوْقُ وَهَذَا يَذَلُّ عَلَى الْغَائِلِ فِي إِذَا وَالْمُنْتَهَى إِذَا بَلَغَتْ النَّفْسُ الْخُلُقُومَ تُسَاقُ إِلَى حُكْمِ رَبِّهَا

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم! پہ (لا افسر) کین لا زائدہ دہ زہ قسم کوم د قیامت پہ ورغ، او قسم کوم پہ دیر ملامتہ کونکی نفس باندے کوم چہ خیل خان لہہ ملامتہ کوی، سرہ ددے چہ ہفہ پہ نیکی کولو کین کوشش کوی، او د قسم جواب محذوف دے، یعنی تاسو بہ ضرور ژوندی کولے شی (پہ دے حذف باندے) (الحسب اللسان الغر) دلالت کوی، آیا د کافر انسان دا خیال دے چہ مونہ پہ د بعث او حیات دپارہ د ہفہ ہلوکی نہ راجع کوو؟ ولہ نہ! مونہ پہ ہفہ ضرور راجع کوو مونہ د ہفہ پہ جمع کولو سرہ سرہ پہ دے ہم قادر یو چہ د ہفہ بند بند برابر کرو (ہنات) کوتے، یعنی مونہ پہ د ہغوی د ہلوکی د ورو کوالی باوجود پہ ہفہ حالت باندے راوایس کرو پہ کوم حالت باندے چہ ہفہ وو، نو د لویو ہلوکو پہ بارہ کین خہ خیال دے؟ بلکہ انسان دا غواری چہ راتلونکے قیامت دروغژن او گتہی لام زائد دے او ددے نصب د ان مقدرہ د وجہ نہ دے پہ دے باندے (ہمال اہلن یم القیامہ) دلالت کوی، ہفہ د استہزاء او تکذیب پہ طور تپوس کوی چہ قیامت بہ کله راعی؟ پس چہ کله سترگی او برینسی (یعنی سترگی نہ حیرانی شی) (برق) د راء پہ کسرے او فتحی سرہ دے، یعنی مدہوش او حیرانے شی، چہ کله دے ہفہ کارونہ وینی د کومو چہ بہ نہ تکذیب کولو، او سپویمے ہی نورہ شی (یعنی تیارہ شی، او رنہا نہ ختمہ شی او نراو سپویمے راجع کرے شی پہ داسے طریقہ چہ دوارہ د مغرب نہ راوخیژی یا بہ د دوارو رنہا ختمہ شی، او داسے بہ د قیامت پہ ورغ باندے وی، ہفہ ورغ بہ انسان وائی چہ نہ د تیختی محاتی چرتہ دے؟ ہرگز نشته! دا د تیختی تردید دے ہیخ د پناہ محاتی نشته یعنی داسے ہیخ خانے نشته چہ چرتہ ہغوی پناہ اونیسے نن خوشتا د رب طرف تہ محاتی د تیختی دے یعنی د مخلوق پناہ او تہکانه دہ لہذا د ہغوی حساب بہ اخستلے شی او ہغوی تہ بہ بدلہ وروکولے شی ہفہ انسان بہ د وړاندے روستو ټولو اعمالو نہ خبر کرے شی یعنی د ہفہ اول عمل بہ ہم او اخر عمل بہ ہم بیان کرے شی بلکہ انسان بہ خپلہ پہ خپل نفس باندے شاهد وی د ہفہ اندامونہ بہ د ہفہ د اعمالو گواہی ورکری (ہصور) کین (ہا) د مبالغہ دپارہ دے لہذا ددے جزاء واقع کیدل ضروری دی، اگرچہ ہر غومرہ حیلے او بہانے پیش کری (معاصیہ) د (معدوہ) غیر

قیاسی جمع دہ، یعنی اگرچہ ہر قسم حیلے او بہانے پیش کری خو ہفہ بہ ترے نہ شی قبلولہ، اللہ پاک فرمائی مونہ بہ ہفہ نہ ضرور خبر ورکوو (ای نبی) تہ د قران کریم د لوستلو دپارہ د جبرائیل علیہ السلام ددی د قرات نہ فارغیدونہ مخکینے خپلے ژبے تہ د قران کریم د ہیریدلو د ویرے نہ تندے کولو سرہ حرکت مہ ورکوو، ستا بہ سینہ کین ددی جمع کول او پے تا باندی ددی بیانول زمونہ پے ذمہ دی یعنی ددی ستا پے ژبہ جاری کول (زمونہ پے ذمہ دی) پس د جبرائیل علیہ السلام د قرات پے ذریعہ چہ تہ اورے نو تہ ہفہ قرات اورہ پس رسول اللہ ﷺ بہ اول ہفہ واوریدو بیا بہ ئی ہفہ لوستلو، بیا ستا د پوہی دپارہ ددی واضح کول ہم زمونہ پے ذمہ دی ددی آیت او سابقہ آیت ترمینخہ مناسبت دا دی چہ ہفہ آیت د اللہ پاک د آیتونہ نہ اعراض بہ مضمون باندی مشتمل دی او دا آیت د اللہ پاک د آیتونہ د حفاظت طرف تہ د سبقت کولو پے مضمون باندی مشتمل دی (گویا پے دواو آیتونہ کین د تضاد تعلق دی لہذا دواو آیتونہ بہی ربطہ نہ دی، ہرگز داسی نہ دہ) (کلا) پے معنی د (الا) د افتتاح دپارہ دی بلکہ تاسو دنیا محبوبہ ساتی پے دواو فعلونہ کین پے یا، او تاء سرہ او آخرت پیریدئی چہ د ہفہ دپارہ عمل نہ کوئی پے ہفہ ورخ یعنی د قیامت پے ورخ پے ډیر مخونہ تروتاژہ او ښکلے وی خپل رب تہ بہ گوپی یعنی پے آخرت کین بہ اللہ پاک تہ گوری او ډیر مخونہ بہ پے ہفہ ورخ باندی بدرنگ وی (خفہ او پریشانہ بہ وی) ہغوی بہ یقین کوی چہ ہغوی سرہ بہ ملا ماتونکی معاملہ کولے شی یعنی داسی مصیبت بہ پرے نازلولے شی چہ ملا بہ ئی ماتہ کری ہرگز داسی نہ دہ) (کلا) پے معنی د (الا) دی چہ کلہ روح د خلق ھوکی (مری) تہ راورسیپی او او بہ وئیلے شی او ویونکی بہ ہفہ وی چہ د مرکیدونکی پے خوا کین بہ وی آیا شوک دم کونکی شتہ؟ چہ پے ہفہ باندی دم اوکری، چہ دی روغ شی او د کوم سری روح چہ خلق تہ رسیدلے وی ہفہ بہ یقین اوکری چہ دا دنیا لرہ د ترک کولو وخت دی او د مرگ پے وخت باندی بہ پندوی خپل مینخ کین پیوست (یوخانہ) شی یا بہ د دنیا پریخودلو تکلیف د آخرت تہ د داخلیدو (راتل) تکلیف سرہ یوخانہ شی نن ستا د رب طرف تہ تلل دی (مساق) پے معنی د (سوق) دی او دا پے (اذا) کین پے عامل باندی دلالت کوی یعنی دا دی، چہ کلہ روح خلق تہ راورسیپی نو ہفہ بہ د ہفہ د رب د حکم طرف تہ بوتلے شی.

د قیوداتو فوائد او تسہیل

فولہ: (لا الہ الا اللہ) پے قسم باندی زانده دہ، او دا پے کلام عرب کین پے نظم او نثر کین کثیر الوقوع دی، قال امرؤ القیس ا

ولا ولیک اہلۃ العاصم ولا دعی القوم الی امر

او وئیلے شوے دی چہ (لا) نافیہ دہ، مقصود دعوی د خصم لرہ رد کول دی، دلته (لا) پے منکرین بعث باندی د رد کولو دپارہ راوړلے شوے دی، گویا داسی وئیلے شوے دی:

(یس الامر کما زعموا القدر الم) او لکه چه ونیلے شی (لا والله)

نولہ: (الن لہم) ان مخففہ عن الثقیلہ دے ددی اسم ضمیر شان محذوف دے، ای (لہ) او (ن) او ددی مدخول د (ان) خبر دے، (ان) د خیل اسم او خبر سرہ جملہ د (حب) د دوو مفعولو قائم مقام دے، (الن) کتب ہمزہ او د لام ترمینخہ نون نشتہ، دا رسم د مصحف پہ طور دے۔

نولہ: (قادرین) دا د فعل مقدر (بجمعہا) د ضمیر فاعل نہ حال دے۔

نولہ: (برق البحر) پہ برق کتب دوه قراتونہ دی، د راء پہ کسرے سرہ او فتحے سرہ، د کسرے پہ صورت کتب (معبود) او د (برینیدو) پہ معنی دے او د فتحے پہ صورت کتب د (دھش) پہ معنی دے، مفسر علام دوارو معنو طرف تہ اشارہ کرے دہ۔

نولہ: (يقول الانسان) دا د (اذا) جواب دے۔

نولہ: (هل الانسان على نفسه بصيرة) (هل الانسان) مبتدا دہ (بصيرة) نپ خبر، دلته د انسان نہ مراد جوارح (اعضاء) دی کوم چہ جمع دے لہذا مطابقت موجود دے، مفسر علام (تنطق جولوحہ) ونیلو سرہ ددی جواب طرف تہ اشارہ اوکرہ۔

دویم جواب: د دویم جواب حاصل دا دے چہ پہ (بصيرة) کتب تاء د مبالغہ دپارہ دہ نہ دتائیت دپارہ، لہذا ہیخ قسم اعتراض نہ پیدا کیے۔

نولہ: (ما قبلت منه) مفسر علام ددی عبارت اضافہ کولو سرہ اشارہ اوکرہ چہ (ولوالتی) کتب (لو) شرطیہ دے او (ما قبلت) نپ جزاء مقدر دہ۔

نولہ: (انه) ای النازل بہ۔

[ایاتولہ: ۲۱-۴۰]

فَلَا صَدَقَ الْإِنْسَانُ وَلَا صَلَّى أَنَّهُ لَمْ يُعَذِّقْ وَلَمْ يُعَلِّمْ (وَلَكِنْ كَذَّبَ) بِالْقُرْآنِ (وَوَكَّلَى) عَنِ الْإِيمَانِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى أَهْلِهِ بِكَمَلٍ يَتَخَفَّرُ فِي مِثْلِهِ إِحْصَاءُ أَوَّلَى لَكَ، فِيهِ الْبَيِّنَاتُ عَنِ الْبَيِّنَةِ وَالْكَلِمَةُ اسْمُ فِعْلٍ وَاللَّامُ لِلتَّجَسُّعِ أَيْ وَلَيْتَ مَا تَكْزُهُ (فَأَوَّلَى) أَيْ فَهُوَ أَوَّلَى بِكَ مِنْ عَمَلِكَ ثُمَّ أَوَّلَى لَكَ فَأَوَّلَى تَأْجِدُ أَيْ تُصَبِّحُ يَطْلُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدَى) هَمَلًا لَا يَكْفُلُ بِالْشَّرَائِعِ لَا يَخْشَى ذَلِكَ (أَلَمْ يَكُنْ أَيْ كَانَ) رُفْقَةً مِنْ مَنَ مَخْلَقَ، بَالَاءُ وَثَاءُ تُصَبِّ فِي الرَّجْمِ ثُمَّ كَانَ، الْمَنَى رَحْلَةً لِقُلُقٍ، اللَّهُ مِنْهَا الْإِنْسَانُ (فَسَوَى) عَدَلِ أَعْيَاءَ (فَجَعَلَ مِنْهُ) مِنَ الْمَنَى الَّذِي سَارَ عِلْقَةً بِطُقَّةٍ دَمَ لَمْ تُضَفَّ أَيْ قِطْعَةً لَحْمٍ (الرَّوْحَيْنِ) الشَّوْخَيْنِ (الدَّكْرُ وَالْأُنْثَى) بِخَفِيمَتَيْنِ تَارَةً وَتَنْفَرِدُ كُلُّ وَاحِدَةٍ عَنْ الْأُخْرَى تَارَةً (أَلَمْ يَسْ) ذَلِكَ، الْفَعْلُ يَقْبَلُ الْأَخْيَارَ (يُقَادِرُ) عَلَى أَنْ يُجْزِيَ الْمَوْتَى) لَأَنَّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَى

ترجمہ: انسان نہ خو تصدیق اوکرو او نہ ہی مودع اوکرو، لیکن ہفہ د قرآن کریم تکذیب اوکرو او

د ایمان نہ نہی مغ وارولو او پہ تکبر (خان خوبنوی) سرہ کوزر والو تہ لارو، افسوس دے پہ تا باندے
پہ دے کنس د غیبت نہ (د حاضر طرف تہ، الفتات دے او «ہل» کلمہ اسم فعل دہ او لام د
تبیین دپارہ دے یعنی کوم خیز چہ تہ ناخوبنہ گنرے ہفہ تاتہ راتلونکی دی افسوس دے پہ تا
باندے، پس ہفہ اولی دے ستا دپارہ یعنی ہفہ ستا دپارہ د نورو پہ اعتبار سرہ غورہ دے، بیا
تباہی دہ ستا دپارہ او خرابی دہ دا تاکید دے آیا د انسان دا خیال دے چہ ہفہ بہ بے کارہ پریخود لے
شی؟ چہ ہفہ بہ د (احکامو) او شرائع مکلف کولے نہ شی، ایا ہفہ د منی نطفہ نہ وہ کومہ چہ
غورخولی شی پہ یاء او تاء سرہ یعنی پہ رحم کنس غورخولی شی بیا ہفہ د منی قطرہ د
غوبنہ تکرہ شوہ د ہفہ نہ روستو اللہ پاک د ہفہ نہ انسان پیدا کرو بیا شی د ہفہ اندامونہ برابر
کرل بیا د ہفہ نطفہ د منی نہ چہ د ونی تکرہ شوے وہ مضغہ یعنی د غوبنہ تکرہ شوہ د
مذکر او مونث جوہر پیدا کرہ کلہ ہلک او جینی جمع شی کلہ دوارہ جدا جدا وی، آیا ددے
خیزونو کونکے پہ دے خبرہ قادر نہ دے چہ مری دویارہ ژوندی کری؟ رسول اللہ ﷺ او فرمانیل
اولی نہ دے۔

د قیوداتو فوائد او تسہیل

قوله: «واللّٰم للّٰتین» (اولی لك) کنس لام د مفعول د وضاحت دپارہ زائد دے کوم چہ پہ
مفعول باندے داخل دے، څنگہ چہ «سعالک» او «ردف لکم» کنس دی۔
قوله: «ولیک ما تکرہ» دا د معنی د فعل بیان دے یعنی څہ چہ تہ ناخوبنہ گنرے ہفہ بہ تا
باندے راخی۔
قوله: «معی بالیاء والقواء» کہ پہ یاء سرہ وی نو مرجع بہ نہی منی وی او کہ پہ تاء سرہ وی نو
مرجع بہ نہی نطفہ وی۔

[۷۷] سورة الانسان (الدھر)

سورة الإنسان مکية احدى وثلاثون آية

سورة انسان مکی دے، یو دیرش آیتونہ دی۔

[ایاتولہ: ۱-۲۲]

بسم الله الرحمن الرحيم (هل) قد (أنا على الإنسان) آدم (رحمن من الدھر) أربعون سنة (لھریکن) فہ
اشیاء مذکورہ کان فہ مصورا من طین لا یذکر او المراد بالإنسان الجنس والجنس مدۃ الحمل (إنا خلقنا
الإنسان) الجنس (من نطفة أمشاج) أعلاط ای من ماء الرجل وماء المرأة المختلطين الممزجين
(نبتلھ) نخبرھ بالتکلیف والجملة مستأنفة أو حال مقدرة ای مریدین ابتلاء حين تأهلھ (لھعلائنا) بسبب
ذلك (سمیعاً بصیراً) (إنا هدینا السبیل) بینا لھ طریق الھدی بھت الرسل (إما شاكرًا) ای مؤمنًا (وإما
کفورًا) حالان من المفعول ای بینا لھ فی حال شکرہ أو کفرھ المقطرة وإما تفصیل الأحوال (إنا أعتدنا)

هياڼا (للكافرين سلاسل) يسجون بها في النار (وأغلالا) في أعناقهم تشد فيها السلاسل (وسعيرا) نارا
 مسرة اي مهجة يعلدون بها (إن الأبرار) جمع بر أو بار وهم المطعمون (يشربون من كأس) هو إناء شرب
 الخمر وهي فيه والمراد من عمر تسمية للحال باسم المحل ومن للبعض (كان مزاجها) ما تمزج به
 (كافورا) (عينا) بدل من كافورا فيها رائحته (يشرب بها) منها (عباد الله) أوليائه (يلجرونها تقهيرا)
 يقودونها حيث شاءوا من منازلهم (يوقفون بالأنذر) في طاعة الله (ويخافون يوما كان شره مستطيرا)
 منتشرا (ويطعمون الطعام على حبه) اي الطعام وشهوتهم له (مسكينا) فقيرا (ويقيم) لا أب له (وأسيرا)
 يعني المحبوس بحق (إنما نطعمكم لوجه الله) لطلب ثوابه (لأنريد منكم جزاء ولا شكورا) شكرا فيه علة
 الإطعام وهل تكلموا بذلك أو علمه الله منهم فائى عليهم به قولان (إننا نخاف من ربنا يوما عبوسا) تكلح
 الوجوه فيه اي كرهه المنظر لشدة (قسطيرا) شديدا في ذلك (فوقاهم الله شر ذلك اليوم ولقاهم) اعطاهم
 (نضرة) حسنا وإضاءة في وجوههم (وسعيرا) وجزاهم بما صبروا بصبرهم عن المعصية (جنة) أدخلوها
 (وحيرا) السوء (ومتكئين) حال من مرفوع أدخلوها المقدر (فيها على الأرائك) السرر في الحجال (لا
 يرون) لا يجدون حال ثانية (فيها شمساً ولا زمهيرا) لا حرا ولا بردا (وقيل الزمهرير القمر فهي مضينة من
 غير شمس ولا قمر ودانية) قرية عطف على محل لا يرون اي غير راتين (عليهم) منهم (ظلالها)
 شجرها (وذلت قطوفها تذليلًا) أدبت ثمارها فينالها القائم والقاعد والمضطجع (ويطاف عليهم) فيها
 (بأنية من فضة وأكواب) أقداح بلا عرى (كانت قواريرا) (قوارير من فضة) اي أنها من فضة يرى باطنها من
 ظاهرها كالزجاج (قدروها) اي الطائفون (تقدرا) على قدر ري الشاربين من غير زيادة ولا نقص وذلك
 الد الشراب (ويسقون فيها كأسا) خمر (كان مزاجها) ما تمزج به (زنجبيلا) (عينا) بدل من زنجبلا (فيها)
 قسسى سلببلا) يعني أن ماءها كالزنجبيل الذي تستلذ به العرب سهل المساغ في الحلق (ويطوف عليهم
 ولدان مفلقون) بصفة الولدان لا يشبون (إذا رأيتهم حسبتهم) لحسنهم وانتشارهم في الخدمة (ولولا
 منتورا) من سلكه أو من صدقه وهو أحسن منه في غير ذلك (وإذا رأيتهم) اي وجدت الرؤية منك في
 الجنة (رأيت) جواب إذا (نعميا) لا يوصف (وملكا كبيرا) واسعا لا غاية له (عليهم) فوقهم فضبه على
 الظرفية وهو خير لمبتدا بعد وفي قراءة بسكون الياء مبتدا وما بعده خبر والضمير المتصل به للمعطوف
 عليهم (ثياب سندس) حرير (عصر) بالرفع (واستبرق) بالجر ما غلظ من الديباج فهو البطائن والسندس
 الظاهر وفي قراءة عكس ما ذكر فيها وفي أخرى برفعهما وفي أخرى بهجرهما (وحلوا أسودا من فضة)
 وفي موضع من ذهب للإبلان بأنهم يحلون من النوعين مما ومفرقا (وسقاهم زهرا باطورا) مبالغة في
 طهارته ونظافته بخلاف خمر الدنيا (إن هذا) النعم (كان لكم جزاء وكان سعيكم مشكورا)

ترجمه: په نوم د الله پاک چه ډير مهربانه او هميشه مهربانه دي شروع کوم! ييشکه انسان (يعني)
 ادم  باندې په زمانه کيڼ داسي وخت څلويښت کاله هم تير شوي دي چه هغه هيڅ قابل ذکر

میز نه وو (بلکه) هغه په دغه زمانه کښ یو ناقابل ذکر د خاورې جوړ وجود وو. یا د انسان نه جنس انسان مراد دې او د (جن) نه د حمل موده مراد ده، بیشکه مونږ جنس انسان له د مخلوط نطفې نه چه د سړی او زنانه په اوبو باندې مشتمل ده پیدا کړو چه په هغه ازمینست او کړو (یعنی) حال دا چه مونږ هغه اهل کړو او په هغه ازمینست کونکی وو په دې وجه مونږ هغه اوریدونکې او لیدونکې جوړ کړو (یعنی) رسول لپرلو سره مو هغه ته د هدايت لاره واضحه کړه اوس که هغه شکر گزار جوړېږي یا ناشکره دواړه د مفعول نه حال دې یعنی د هغه حالت شکر یا حالت کفر کښې کوم چه د هغه دپاره مقدر دې (یعنی) لاره ئې واضحه کړه، او (اما) د حالاتو تفصیل دې، بیشکه مونږ د کفارو دپاره زنجیرونه چه د هغې په ذریعه به اور کښ رابښکلې شی او طوقونه د هغوی په ستونو کښ چه په هغې کښ به زنجیرونه اچولې شی او لمبې وړونکې اور چه په هغې کښ به هغوی ته عذاب ورکولې شی تیار کړې دې، بیشکه نیکان خلق به د شرابو داسې جامونه څکي چه په هغې کښ به د کافورو گډون وی (کاس) د شرابو هغه پیالې ته وائی چه په هغې کښ شراب وی او د کاس نه مراد د جام شراب دی، یعنی محل و نیلو سره حال مراد دې، او (من) تبعیضیه دې، (کافور) یوه چینه ده چه د هغې نه به د الله پاک نیک بندگان د هغه اولیاء څکي (هنا) د (کافور) نه بدل دې، هغه چینه چه په هغې کښ به د کافورو خوشبونی وی او په خپلو کورونو کښ چه به چرته غواری د هغې نه به نهرونه ویستلو سره هغه بوځی او د الله پاک په طاعت کښ چه کوم نذرونه پوره کوی او د هغه ورځې نه ویرېږي چه د هغې بدی څلورو واړو طرفونو ته خوریدونکې ده او مسکین یعنی فقیر ته او یتیم ته د چا چه پلار نه وی او قیدی ته چه (په هغه چاچه د چا په حق کښ گیر وی) د هغه خوراک د خواهش باوجود په هغوی خوروی (حال دا چه هغوی وائی) مونږ خو ئې په تاسو د الله پاک د رضا دپاره یعنی د ثواب په نیت خورو، نه مونږ ستاسو نه بدله غواړو او نه شکر گزارۍ، په دې کښ د خوراک ورکولو د علت بیان دې، برابر خبره ده که هغوی دا خبره کړې وی یا د هغوی په باره کښ ددې خبرې د علم کیدو د وجې نه الله پاک د هغوی تعریف کړې وی، دواړه اقوال شته، بیشکه مونږ د خپل رب نه د خفگان د ورځې نه چه په هغې کښ به مخونه بدرنگ شی ویرېږو یعنی د هغه ورځې د انتباهی شدت د وجې نه به بدرنگ شی پس هغوی الله پاک د هغه ورځې د بدۍ نه بچ کړل او هغوی ته ئې تازگی (یعنی) حسن د مخ ښکلا او خوشحالی ورکړه او د هغوی د گناه نه ځان ساتلو باندې صبر کولو په بدله کښ ئې هغوی ته جنت کښ داخله او د ربښم جامه ورکړه، دا خلق به په تختونو باندې په څیمو کښې تکیه لگولو سره ناست وی (مکین) د (ادعواها) مقدر د ضمیر مرفوع نه حال دې نه به هلته د نمر گرمی وینی او نه یخنی یعنی نه به گرمی وی او نه به یخنی وی. (لا یصلون) د (لا یصلون) په معنی حال ثانیه دې، ونیلې شوې دی چه د (مقبر) نه مراد قمر دې (جنت) به بغیر د شمس وقمر

نہ د عرش پہ نور باندی منور وی، او پہ ہفوی باندی بہد جنت د اونو سوری رابنکھ شوی وی
 د (دائیه) عطف د (لا یوت) پہ محل باندی دے ای (لا یوت) د (غفلت) پہ معنی دے
 او د هغه اونو د میو غونچکونہ پہ لاندی رازورند وی، یعنی د هغه اونو میوے بہ نزدی کرے
 شوی وی، چه هغه بہ پہ ولاړه، ناسته او ملاسته حاصلولې شی، او په جنت کښ بہ په هغوی
 باندی د سپینو زرو دلوخو او د داسې جامونو دور کولې شی کوم چه بہ د شیشې وی (اکوب)
 داسې جام چه په هغې کښ بہ لاسکې نه وی او شیشه بہ هم د سپینو زرو یعنی هغه جامونہ بہ د
 داسې سپینو زرو وی چه د هغې دننه حصہ بہ د بهر نہ په نظر راځی، د شیشې په شان او
 دور چلونکې بہ هغې جامونو لړه په یو انداز سره د څکونکو د تندې مطابق بغیر د زیادت او
 کمی نہ دکوی او دا (طریقہ) لذیذ ترین طریقہ ده او په هغوی باندی بہ داسې جامونہ څکولې
 شی چه هغې کښ بہ د زنجبیل گډون کرې شوی وی یعنی مکس (گډ شوی) بہ وی د جنت دیوې
 ولې نہ چه د هغې نوم سلمسیل دې (عصا) د (دھسل) نہ بدل دے یعنی د هغې اوبہ بہ د
 زنجبیل په شان وی چه د هغې نہ عرب لذت حاصلوی چه د هغې د حلق نہ تیریدل بہ اسان
 وی او هغوی ته بہ داسې ځوانان هلکان ځی راځی کوم چه بہ همیشه هلکان وی یعنی همیشه بہ
 ځوانان وی او کله بہ نہ بوډاگان کیږی او کله چه ته هغوی وینی نو خیال بہ اوکړې چه هغه د
 امیل یا د صدف خورې وړې ملغلرې دی او په امیل یا صدف کښ د ټنکلی معلومیدو د
 وجې نہ، او ته چه هلته هر چرته نظر اچوی یعنی چه کله هم ستا د طرف نہ رویت موندلې
 شی نو ته بہ صرف نعمتونه چه د هغې صفت نہ شی بیانیدلې او لوڼې ملک بہ وینی داسې
 وسیع چه د هغې بہ هیڅ انتہاء نہ وی هغوی بہد شنو رینمو پیږې او نرۍ جامې اغوستلې وی (عالمہ)
 د ظرفیت د وجې نہ منصوب دے او ددې مابعد د مبتداء دپارہ خبر دے، او په یو
 قرات کښ د یاء په سکون سره مبتداء ده او مابعد نې خبر دے، او د (عالمہ) ضمیر
 متصل معطوف علیہ (یعنی) د جنتیانو طرف ته راجع دے، (غص) په رفع سره او (استغفر)
 په جر سره، د رینمو پیږې کیږې ته وائی او هغه بہ استر وی او (سندس) ابرا (پورته
 پاسنی کیږه) او په یو قرات کښ د ذکر شوی قرات عکس دے او په یو دریم قرات کښ د
 د دواړو رفع ده او په یو قرات کښ د دواړو جر دے او هغوی ته بہد سپینو زرو بنگرۍ اچولې
 شی او یو بل خاتې دے چه هغوی ته بہ سپینو زرو کړۍ اچولې شی، دا ددې خبرې طرف ته
 اشاره ده چه هغوی ته بہ دواړه قسم کالی یو ځای یا جدا طریقې سره اچولې شی او هغوی
 باندی بہد هغوی رب پاک صفا شراب څکوی او هغه شراب بہد خپل طهارت او نظافت کښ
 انتہاء ته رسیدلې وی په خلاف د دنیا د شرابو (هغوی ته بہ وئیلې شی) دا نعمتونه ستاسو
 دپارہ د بدلې په طور دی او ستاسو د کوشش قدر کرې شوی دے.

.....

د قیوداتو فوائدو تسهیل

نوله: (هل قد) په دې کښ اشاره ده چه (هل) په معنی د (قد) دې څکه چه د استفهام معنی د الله پاک دپاره محال ده، یا استفهام تقریری کیدې شی.

نوله: (هل الانسان) آدم ... دلته ی د انسان تفسیر په آدم عليه السلام سره کړې دې او د روستو راتلونکي انسان تفسیر ی په جنس آدم سره کړې دې، حال دا چه قاعده دا ده چه (اذا صحت المعرفة كانت عين الاولى) چه کله د معرفي اعاده اوکړې شی نو عین اولی مراد وی ددې مقتضی ده چه په دواړو ځایونو کښ د انسان تفسیر په آدم سره اوکړې شی

جواب: دا قاعده اکثریه ده کلیه نه ده.

سوم جواب: (علفنا الانسان) کښ مضاف محذوف دې، ای علفنا ذلک الانسان.

نوله: (نقله) جمله مستانفه ده یا د (علفنا) د ضمیر فاعل نه حال مقدره دې، ای علفناه حال کونه مریض ابتلاء څکه چه ابتلاء بالتکالیف د سمیع او بصیر کیدو نه پس وی نه د هغې نه مخکښ.

نوله: (انا هدیناه) دلته د هدایت نه مراد دلالت او رهنمائی ده مفسر علام په (ینا) ونیلو سره دې طرف ته اشاره کړې ده.

نوله: (کاس) جام د شرابو دلته (کاس) ذکر کولو سره مجازا شراب مراد دی یعنی ظرف ونیلو سره مظروف مراد دې او که د (کاس) نه ظرف مراد واخستلې شی نو (من) به ابتدائیه منلې شی یعنی د شرابو څکلو ابتداء به د جام شراب نه وی، ظرف ذکر کولو سره به مظروف مراد کولو کښ د تکلف وجه دا ده چه (کان مزاجها کافورا) جمله د (کاس) صفت واقع کیږی، ترجمه به دا وی: جنتی به د داسې جام نه څکل کوی چه په هغې کښ به د کافور ګډون وي، حال دا چه په جام کښ د کافور د ګډون هیڅ مطلب نشته، البته په شرابو کښ ګډون کیدې شی هم ددې شبهې د دفع کولو دپاره تې دا اونیل چه د (کاس) نه مراد (مال الکاس) دې.

نوله: (یهرې بها) په بآه کښ څو وجوه دی. ١. باور لاندې ای بهر به په دې صورت کښ به (یهرې) متعدی بنفسه وی. ٢. په معنی د (من) مفسر علام هم دا معنی مراد کړې ده.

٣. بآه حالیه، ای مزوجه بها ٢. (یهریون) د (یلقون) معنی لره متضمن وی، ای یلقون جواهرین.

نوله: (المحوسس بمق) ددې مطلب دا دې چه په هغه باندې د چا حق واجب دې مثلاً قرض وغیره کوم چه هغه نه شی ادا کولې، قرض خواه د خپل حق په عوض کښ هغه قید کړې وی، څکه چه قرض غوښتونکی ته دا حق دې چه مقروض لره د قرض نه ادا کولو په صورت

کین قید کری او کہ یو سرې په باطله او غلطه طریقہ باندې قید وی نو هغه ته خوراک ورکول به په طریق اولی د ثواب کار وی.

نوله: (**اِنَّمَا نَطْعِمُكُمْ لَوْجَهَ اللّٰهِ الْعَلَمِ... (قائلین)**) ددې نه مخکې محذوف دې.

نوله: (**هکړا**) د (**هکړا**) په معنی کښ دې د فواصل د رعایت د وجې نه (**هکړا**) راورې شو، په یوه نسخه کښ (**په علة الاطعام**) دې، ددې مطلب دا دې چه (**اِنَّمَا نَطْعِمُكُمْ لَوْجَهَ اللّٰهِ**) دا د اطعام علت دې، او په بعض نسخو کښ د علة په ځانې (**علی**) دې ددې مطلب دا دې چه مونږ تاسو ته لوجه الله خوراک درکوو په دې خوراک مونږ د شکر طالبان نه یو، خو په دې صورت کښ د (**په**) ضرورت نشته.

نوله: (**وهل تکلموا بذاکله او طعمه الله منهم**) ددې عبارت مقصد دا بیانول دی چه په ذکر شوې جمله کښ دوه احتمالات دی اول دا چه دا مقوله وی د خوراک ورکونکو او هغوی د مقال په ژبه دا خبرې کړې وی، او دویم احتمال دا دې چه دا مقوله د الله پاک وی، او الله پاک ته چونکه د هر شخص د نیت او ارادې علم دې او د الله پاک په علم کښ دا خبره وه چه هغوی خوراک لوجه الله ورکړې دې د څه صله یا شکر په طالب کیدو سره ئ نه دې ورکړې نو الله پاک د هغوی تعریف کولو سره دا جمله ارشاد اوفرمائیل.

نوله: (**یوما عوسا قطریا**) (**عوس**) د صفت مشبهه صیغه ده مخ بدرنگونکې، تندې تریو کونکې، (**قطریا**) د مصیبت او غم اوږده ورځ (یعنی د قیامت ورځ) ته وئیلې شی، په اصل محاوره کښ (**قطرت العاقبة**) هغه وخت وئیلې شی چه کله اوبښه لکې نیغه کړی، پوزه او ځله وړانولو سره بدرنگ شکل اختیار کړی، هم په دې وجه هر مکروه او تکلیف ورکونکې ورځ ته (**قطریا**) وئیلې شی، اصل ماده ئې (**قطر**) ده او میم زائد دې (**لغات القرآن**) (**قوما**) موصوف دې، (**عوسا**) ئې صفت اول دې او (**قطریا**) صفت ثانی دې جمله د (**نحاف**) ظرف دې.

نوله: (**فی ذلک ای فی العوس**)

نوله: (**لا یرون**) دا هم د (**ادخلوا**) د ضمیر نه حال ثانیه دې.

نوله: (**زمهریرا**) د زمهریر معنی د سختې یخنۍ ده د فلاسفې په اصطلاح کښ زمهریر په فضاء کښ د انتہائی سختې یخې طبقې نوم دې د هغې نه علاوه په هوا کښ کره ناری او کره هوائی هم دې.

نوله: (**علی حمل لا یرون**) د حال کیدو د وجې نه محلا منصوب دې هم په دې وجه (**دائیه**) هم منصوب دې.

نوله: (**علیهما منہما**) د (**علی**) تفسیر په (**من**) سره کولو کښې اشاره ده چه (**علی**) په معنی

د (من) دے خکے چہ د (دائے) صلہ من مستعمل دہ نہ (علی).

نوٹ: (مہرہ) د (ظلال) تفسیر پہ (مہرہ) سرہ کولو کتب مقصد د یو اعتراض دفع کول دی، اعتراض دا دے چہ د جنت سوری بہ پہ ہغوی رابنکتہ شوے وی، حال دا چہ سوری د نمر د وجہ نہ پیدا کیہی او پہ جنت کتب بہ نمر او سپورمیں نہ وی نو سوری خنکے کیدی شی؟ ددی جواب دا دے چہ د (ظلال) نہ مراد نفس شجر دے، یعنی د اونہی خانگی بہ رابنکتہ شوے وی.

نوٹ: (احسن منه فی غیورک) دے عبارت د اضافی مقصد د یو سوال جواب ورکول دی.

سوال: د جنت غلمانو تہ د خورو ورو ملغلرو سرہ تشبیہ ورکولو کتب خہ حکمت دے؟ حال دا چہ عام طور تشبیہ د منظوم او د پیللی شوے ملغلرو سرہ ورکولے شی؟

جواب: د جنتی د غلمانو پہ حسن او انتشار کتب د غیر مثقب ملغلرو سرہ تشبیہ ورکول مقصود دے، خکے چہ پہ ملغلرہ کتب د سوری کیدو نہ پس چمک او صفائی کمیہی کوم چہ یو قسم نقص دے او غیر مثقب ملغلرے خوری وی، یعنی ملغلرہ چہ کلہ پہ صدف او سلک کتب نہ وی نو ہفہ پہ حسن او خویی کتب بہتر وی د ہفہ ملغلرے نہ کومہ چہ پہ صدف او سلک کتب وی.

نوٹ: (اذا رایت) (ای وحدت) د (رایت) تفسیر پہ (وحدت) سرہ کولو کتب نہی اشارہ او کرہ چہ (رایت) دلہ لازم دے ہم پہ دے وجہ د دے مفعول حذف کرے شوے دے.

[ایاتونہ: ۲۲-۲۱]

﴿إِنَّا نَحْنُ﴾ تَکْیِید لَاسْمِ إِنْ أَوْ فَضْل (نَزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْآنَ تَنزِیْلًا) خبرِ إِنْ اِی فصلانہ ولم نزلہ جملہ واحدہ (فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ) عَلَیْكَ بِبَلِیْغِ رِسَالَتِهِ وَلَا تَطْمَئِنِّ مِنْهُمْ اِی الْکُفَّارِ رَآئِمًا أَوْ کُفُورًا اِی عِثَّةَ بَنِ رِبْعَةٍ وَالْوَلِیدِ بَنِ الْمُعْتَرَةِ قَالَا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْجِعْ عَن هَذَا اَلْأَمْرِ وَیَجُوزُ اَنْ یَّرَادَ کُلُّ اَمَمٍ وَکَافِرٍ اِی لَا تَطْعُ أَحَدَهُمَا اِیَا کَانَ فِیْمَا دَعَاکَ اِلَیْہِ مِنْ اِثْمٍ اَوْ کُفْرٍ وَاذْکُرْ اَسْمَ رَبِّکَ فِی الصَّلَاةِ (بِکُرْ وَاَصْلِیْلًا) یعنی الفجر والظهر والعصر ومن اللیل فَاَسْجِدْ لَهُ یعنی المغرب والعشاء (وَسِجْہَہِ لِیْلًا طَوِیْلًا) صل انطوع فیہ کما تقدم من ثلثیہ اَوْ نَصْفَہِ اَوْ ثَلَاثَہِ اِنْ هُوَ لَا یُحِیوْنَ الْعَاجِلَہُ الدُّنْیَا وَیَذِیروْنَ وَاَدھِرْ یَوْمًا تَقْیِیْلًا شَدِیدًا اِی یَوْمَ الْقِیَامَةِ لَا یَعْمَلُوْنَ لَهُ رَحْمَنٌ مَخْلَقًا هَرُوشِدْنَا قَوْنًا (أَسْرَہُمْ اَعْضَاءَهُمْ وَمِفَاصِلَهُمْ (وَاِذَا شِئْنَا بَدَلْنَا) جَعَلْنَا (أَمْثَلَهُمْ) فِی الْخَلْقِہِ بَدَلًا مِنْہُمْ بَانَ نَهْلُکُمْ (تَبْدِیْلًا) تَکْیِید وَوَقَعَتْ اِذَا مَوْقِعٌ اِنْ نَحْوِ اِنْ بِشَا یَلْعَبُکُمْ لِأَنَّهُ تَعَالٰی لَمْ یَشَا ذَلْکَ وَاِذَا لَمَّا یَقَعُ اِنْ هَذِهِ السُّورَةُ (تَذْکُرُہُ) عِظَةُ لِلْخَلْقِ (فَیَنْ شَاؤُنَا) اِلٰی رِبْعِ سَبِیْلًا طَرِیْقًا بِالطَّاعَةِ (وَمَا تَشَاوُونَ) بِالنَّاءِ وَالْیَاءِ اتَّخَذَ السَّبِیْلَ بِالطَّاعَةِ (إِلَّا اَنْ یَشَاءَ اللہُ) ذَلْکَ (اِنْ اللہُ کَانَ عَلِیْمًا) یَخْلُقُہُ (حَکِیْمًا) فِی فِعْلِهِ یَدْخُلُ مِنْ یَشَاءُ فِی رَحْمَتِہِ جَنَّتِہِ وَهَمُ الْمُؤْمِنُونَ (وَالظَّالِمِیْنَ) نَاصِبِہِ فِعْلٌ مَقْدَرٌ اِی اَعَدَّ یَسِّرُ (أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِیْمًا) مُؤَلَّمًا وَهَمُ الْکَافِرُونَ

توجہ: بیشک مونہ قرآن کریم پہ تاباندی پہ تدریج سرہ نازل کړې دې (حسن) د ان د اسم تاکید دې یا د فصل دپاره دې (لؤلؤا علیک العلم) د ان خبر دې یعنی مونہ قرآن کریم لږ لږ نازل کړې دې پس ته د خپل رب په حکم باندې دا پیغام رسولو سره قائم اوسپه او په دې کفارو کښ د هیڅ گناهگار او ناشکره خبره مه مننه یعنی د عتبہ بن ربیعہ او ولید بن مغیرہ چا چه نهی ﷺ ته ونیلې وو چه ته ددې خپل دعوت نه قلاز شه او دا هم صحیح ده چه هر گناهگار او کافر مراد وی یعنی په هغوی کښ ته د چا هم خبره مه مننه دهغه گناه او د کفر په معامله کښ د کوم طرف ته چه هغوی تاته دعوت درکوی، او د خپل رب د نوم په مانځه کښ سحر او مانیام ذکر کوه یعنی سحر، ماسپڅین او مازیگر کښ اود شپې په وختونو کښ هغه ته سجدہ کوه یعنی د مانیام او ماسوختن مونځ کوه، او د شپې ډیره حصه د هغه پاکې بیانوه (یعنی) د شپې نفل مونځ کوه لکه چه مخکښ تیر شوې دی، دوه حصې یا نیمانی شپه یا یوه حصه د شپې، بیشک دا خلق دنیا غوره کوی او د ځانه روستو یوه درنه ورځ پرپدی سخته ورځ، یعنی د قیامت ورځ، چه د هغې دپاره عمل نه کوی، مونځ دوی پیدا کړې دی او د دوی اندامونه او جوړونه مو مضبوط کړې دی او مونځ چه کله او غواړو د هغوی په بدله کښ په به تخلیق کښ د دوی په شان (نور خلق) راولو په داسې طریقہ چه دوی به هلاک کړو (تهدلا) تاکید دې، او (لا) د (ان) په ځانې واقع دې لکه (ان یسألهکم) کښ خوالله پاک داسې او نه غوښتل، او (ان) د بعضی الاولوم دپاره استعمالیږی بیشک دا سورة د مخلوق دپاره نصیحت دې پس چه څوک غواړی د طاعت په ذریعہ دې د خپل رب لاره اختیار کړی او تاسو به د طاعت په ذریعہ لاره نه غواړئ مگر دا چه الله پاک او غواړی (تسألن) پدټا او یا سره بیشک الله پاک د خپل مخلوق او د خپل فعل په باره کښ علم او حکمت والا دې څوک چه او غواړی په خپل رحمت کښ ئ داخل کړی او هغه مومنان دی او د ظالمانو دپاره هغه دردونکې عذاب تیار کړې دې او هغوی کفار دی د (الظالمین) ناصب فعل مقدر دې او هغه (اعد) دې چه د هغې تفسیر (اعدلهم) کوی.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

نوله: (تاکید لاسمان لوفصل) ددې عبارت مقصد د (ان آمن لؤلؤا العلم) د دوو ترکیبونو طرف ته اشاره ده، ۱: (حسن) د (ان) د ضمیر تاکید دې او تاکید د موکد سره مبتدا او (لؤلؤا) نې خبر دې. ۲: (ان) مبتدا اول (حسن) ضمیر فصل مبتدا، ثانی، (لؤلؤا) خبر د مبتدا، ثانی، هغه د خپل خبر سره د خبر د مبتدا، اول

نوله: (ان هولاء همون العاجلة) دا د ماقبل مذکور امر او نهی علت دې، یعنی ته د ذکر شوو خلقو نه اعراض او دالله پاک ذکر ته توجه په دې وجه کوه چه ددې خلقو د الله پاک طرف ته توجه نه کولو وجه دنیا طلبی او د آخرت نه بې ویرې کیدل دی.

جَنَاحَهُ مَرْفُوعَاتٍ وَأُصْفَيْنَاكُمْ مَادِهَاتًا) عذاباً (وَيَلِي يَوْمَئِذٍ الْمُكَذِّبِينَ) وَقَالَ لِلْمُكَذِّبِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (الطَّافِقُوا إِلَى مَا كُنتُمْ تُوعَدُونَ) مِنَ الْعَذَابِ (تَكذبون) (الطَّافِقُوا إِلَى ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ) هُوَ ذُخَانٌ جَهَنَّمِ إِذَا ارْتَفَعَ فَتَرَاقُ ثَلَاثَ لُزُقٍ لِعَظْمِهِ (لَا ظَلِيلٍ) كَبِيرٌ يَطْلُبُهُمْ مِنْ خَرِّ ذَلِكَ الْيَوْمِ (وَلَا يُغْنِي) تَبَرُّدُ غَنَمِهِمْ شَيْئاً (مِنْ الْهَبِ) النَّارِ (إِنَّهَا) أَيْ النَّارُ (تَرْمِي بِحَرِّهَا) هُوَ مَا تَطَاوَرَ مِنْهَا (كَالْقَهْرِ) مِنَ الْبَاءِ فِي عِظْمِهِ وَارْتِفَاعِ كَانِهِ جِبَالَاتٍ جَمْعُ جِبَالٍ جَنَعَ جَنْجَلٌ وَفِي إِزَاءَةٍ جَمَلَتْ (صُلُرٌ) فِي هَيْئَتِهَا وَلَوْنُهَا وَفِي الْخَبِيثِ جِزَارُ النَّارِ أَسْوَدٌ كَالْقَهْرِ وَالْقَرَبُ ثَمَنِي سُودِ الْإِبِلِ مَطَرٌ لِيَنْزُبَ سَوَادُهَا بِصَفَرَةٍ فَيَلْبَسُ صُفْرٌ فِي الْآخِرَةِ يَغْشَى سُودَ لَبَا ذَكْرٍ وَيَلْبَسُ لَا وَالشَّرُّ جَنَعَ حَرَارَةُ وَالْقَرِ الْقَارِ (وَيَلِي يَوْمَئِذٍ الْمُكَذِّبِينَ) (هَذَا) أَيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (يَوْمَ لَا يَتَوَلَّوْنَ) لَهُ شَيْءٌ (وَلَا يُؤَدُّنَ لَهُمْ) فِي الْفُلْرِ (فَيُعْتَذِرُونَ) غَطَفَ عَلَى يُلُودٍ مِنْ خَيْرِ نَسَبٍ عَنْهُ فَيُؤَدُّ ذَائِلٌ فِي خَيْرِ الثَّلَاثِ أَيْ لَا إِذْنٌ فَلَا اعْتِدَارَ (وَيَلِي يَوْمَئِذٍ الْمُكَذِّبِينَ) (هَذَا) يَوْمَ الْفَصْلِ جَمْعُ فَصْلٍ إِنَّمَا الْمُكَذِّبُونَ مِنْ عِلْوِهِ الْأَمَةِ (وَالْأَوَّلِينَ) مِنَ الْمُكَذِّبِينَ قُلُوبُهُمْ لَفَتْخَاسُونَ وَتَعْلَبُونَ جَمِيعاً (فَإِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ) جِيلَةٌ فِي دَفْعِ الْعَذَابِ عَنْكُمْ (فَكِيدُون) فَاعْمَلُوا (وَيَلِي يَوْمَئِذٍ الْمُكَذِّبِينَ)

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم، قسم دے پہ مسلسل الوتونکو ہواگانو باندے یعنی پہ ہفہ ہواگانو چہ پہ تسلسل کنب د اس د ست د وینتو پہ شان دی، (عرفاً) د حال کیدو د وجہ نہ منصوب دے، بیا قسم کوم پہ زور سرہ الوتونکو ہواگانو باندے، یعنی پہ زور دارو ہواگانو او قسم کوم پہ خورونکو ہواگانو یعنی ہفہ ہواگانے چہ ورہی خوروی بیا قسم کوم پہ فرق کونکو آیتونو باندے یعنی پہ قرانی آیتونو کوم چہ د حق او باطل او د حلال او حرام ترمینخہ فرق کوی، بیا قسم کوم پہ ہفہ فرشتو چہ د وحی القاء کوی یعنی قسم پہ ہفہ ملائکو چہ پہ انبیاء علیہم السلام باندے وحی نازلوی یا پہ ہفہ رسولانو قسم کوم چہ دا وحی امتونو تہ رسوی، د اللہ پاک د طرف نہ د توبیہ یاد و یرولو القاء کوی او پہ یو قرات کنب (لنوا) د ذال پہ ضمیر سرہ (لنوا) راغلی دے، او (عدوا) ہم د ذال پہ ضمی سرہ لوستلے شوے دے ای د مکے کافرو د کوم بعث چہ تاسو سرہ وعدہ کولے شی ہفہ یقیناً کیدونکے دے یعنی ضرور واقع کیدونکے دے چہ کلمہ ستوری بی نورہ کرے شی یعنی نور بہ ترے ختم کرے شی او چہ کلمہ اسمان ٹھیرے کرے شی او غرونہ ماتولو سرہ والوحو لے شی او چہ کلمہ رسولان پہ مقررہ وخت باندے جمع کرے شی (وقت) پہ و او سرہ او د واؤ پہ عوض کنب ہمڑے سرہ، د کومے ورہی دپارہ (بہ دوی تول، موخر کرے شی؟ پہ لویہ ورخ کنب پہ امتونو باندے د تبلیغ (رسالت) د شہادت دپارہ بہ موخر کرے شی، د مخلوق ترمینخہ د فیصلے د ورہی دپارہ (بہ موخر کرے شی) او ددی نہ د (اذا) جواب اخذ کولے شی او ہفہ جواب (والم الفصل بین الخلائق) دے او تاتہ غہ معلومہ دہ چہ د فیصلے ورخ غہ دہ؟ (اہام) د ہفہ ورخ د سختی د بیانولو دپارہ دے، پہ دغہ ورخ باندے د تکذیب کونکو دپارہ خرابی دہ دا د ہغوی

دیارہ وعید دے ایا مونہ مخکین تیر شوی خلق د هغوی د تکذیب د وجہ نہ هلاک کری نہ دی؟
 یعنی هغوی مو هلاک کرل بیا به مونہ د هغوی نہ روستو به تکذیب کونکو کین روستنی راولو
 لکه کفار مکہ چه هغوی مونہ هلاک کرل او مونہ هم دغه شان د تکذیب کونکو سره د کولو
 به شان د هر یو مجرم سره اوکړو یعنی د هر هغه سړی سره کوم چه به په مستقبل کین جرم
 کوی، هغه به هم هلاکړو، په دغه ورځ د تکذیب کونکو دیارہ لویه تباہی ده دا تاکید دے، ایا
 مونہ تاسو د سپکو اویو نه چه هغه د منی نطفه ده نه ئې پیدا کری چه مونہ هغه (اوبه) د یو مقرر
 وخت دیارہ په یو محفوظ حاثی کین چه د مور رحم دے کیخودلې او هغه وخت د ولادت دے
 غرض مونہ ئې منصوبه بندی اوکړه (یعنی پلانتک) او مونہ څه ښه منصوبه بندی کونکی یو او
 تکذیب کونکو دیارہ په دغه ورځ باندې تباہی ده، آیا مونہ زمکه د ژوندو دیارہ په خپله شا باندې
 او مړلره په خپله خیته کین حاثی ورکونکې نه ده جوړه کری؟ (کھاتا) د (کلت) مصدر دے
 (کلت) بمعنی (همل) یعنی راټولونکې او مونہ په دے کین لوړ لوړ غرونه کیخودل او مونہ په
 تاسو باندې خوږې اوبه او ځکولې، په هغه ورځ د تکذیب کونکو دیارہ تباہی ده! د قیامت په ورځ
 باندې به تکذیب کونکو ته او نیلې شی چه تاسو د هغه عذاب طرف ته روان شئ د کوم چه به
 تاسو تکذیب کولو، د یو سوری طرف ته روان شئ چه د هغې درې ځانگې دی او هغه د دوزخ
 لوړې دے، چه کله هغه اوچت شی نو د عظمت د وجہ نه په ئې درې ځانگې وی چه په هغې
 کین نه یخ سورې شته چه د هغه ورځې د گرمی نه هغوی بیج کری او نه به هغوی لره د اور د
 شغلو نه (لپم) بیج کری هغه اور به داسې سپرغی اولی شرر هغه سپرغی ته وائی کومه چه د
 اور نه الوخی د محل په شان یعنی هغه سپرغی به په عظمت او اوچت والی کین د کورونو په
 شان وی گویا هغه تور تور اوشان دی په هیئت کین او په رنگ کین، جمالات د جماله جمع ده
 او جماله د جمل جمع ده او په یو قرات کین (همالة) دے، او په حدیث کین دی چه د اور
 شعلی به د تار کولو په شان تورې وی، عرب تورو اوشانو ته (صفر) وائی د هغې په تور
 والی کین د زیر والی د یو ځانې کیدو د وجہ نه لهذا ونیلې شوې دی چه په آیت کریمه کین
 (صفر) په معنی د (سود) دے، د ذکر شوی قول د وجہ نه او ونیلې شوی دی چه (صفر) په
 معنی د (سود) نه دے او (صفر) د (شمره) جمع ده او د (غرل) او (غرلوه) جمع ده او د (قین)
 معنی د قار (تار کولو) ده، په دغه ورځ د تکذیب کونکو دیارہ تباہی ده دا د قیامت ورځ داسې
 ده چه دوی به په دغه ورځ هیڅ هم نه شی و نیلې اونه به دوی ته د عذر کولو اجازت وی چه په
 هغې کینې دوی معذرت اوکړی، دا په یو ځان باندې عطف دے، د معطوف علیه نه د تسبب
 نه بغیر، لهذا دا دغنی لاندې داخل دے ای لا اذن فلا اذن، یعنی هر کله چه اجازت نشته نو
 معذرت هم نشته. دا د فیصلې ورځ ده ای په دے امت کین تکذیب کونکو! مونہ تاسو او
 ستاسو نه مخکین تکذیب کونکی راجمع کرل لهذا ستاسو ټولو نه به حساب اخستلې شی او

عذاب بہ درکولی شی کہ تاسو سرہ تاسو نہ د عذاب دفع کولو خہ تدبیر وی نو اوکری، پہ ہفہ ورع د تکذیب کونکو دپارہ لویہ خرابی دہ.

د قیوداتو فوائدو تسہیل

قوله: ﴿وَالْمُرْسَلَاتُ حُرُفًا﴾ اللہ پاک پہ پنخو صفاتو قسم کړې دې، چه د هغې موصوف محذوف دې، بعض حضرات ټول موصوفات ﴿الرَّامُ﴾ (هواگانې) محذوف منی او بعضې په ټولو کښې ملائکہ موصوفات محذوف او بعض مختلف یعنی د بعض ملائکہ او د بعض ﴿الرَّامُ﴾

قوله: ﴿حُرُفًا﴾ (حرف) د اس د ست وینستو ته وئیلې شی، بیا د حقیقت عرفیه په طور د تسلسل او تتابع په معنی کښ استعمال شو.

قوله: ﴿الْمُتَوَعِّدُونَ﴾ دا جواب قسم دې او ﴿مَا﴾ بمعنی ﴿الَّذِي﴾ دې او عائد محذوف دې ﴿أَيُّ تَوَعِّدُونَ﴾

قوله: ﴿وَيَوْمَئِذٍ يَرْجُوا أَفْئِدَةً﴾ (ای وقم الفصل بین الخلائق) نه مفہوم دې

قوله: ﴿وَلَا ظُلْمٌ لِّلْمُكْذِبِينَ﴾ (ویل) په اصل کښ مصدر دې کوم چه د خپل فعل قائم مقام دې خو په ثبات او دوام باندې د دلالت کولو دپارہ د نصب نه رفع طرف ته عدول کړې شوې دې، لکه ﴿سَلَامٌ عَلَيْكُمْ﴾ کښ چه دی، چه په اصل کښ ﴿سَلِمْتُمْ سَلَامًا﴾ وو.

قوله: ﴿لَا ظُلْمٌ لِّلْمُكْذِبِينَ﴾ لانا فیہ ده دا د ﴿ظُلْمٌ﴾ صفت دې او په طور د تهکم د مشرکانو د وهم رد دې، خکه چه ظل خو هسې هم ظلیل وی د هغوی دا وهم نې ﴿لَا ظُلْمٌ﴾ وئیلو سره رد کړو چه ظل به بالکل وی نه.

قوله: ﴿مَنْ يَرْجُوا تَرْجِيًّا﴾ دا د یو سوال مقدر جواب دې.

سوال: دا دې چه د فاء په ذریعہ منفی باندې عطف په معطوف باندې د نصب تقاضہ کوی خکه چه معطوف هم د منفی په حکم کښ وی، حال دا چه دلته ﴿فَيَعْلَمُونَ﴾ په حالت رفع کښ راوړلې شوې دې؟

جواب: د جواب حاصل دا دې چه ما بعد فاء باندې نصب هغه وخت وی چه کله معطوف علیہ د معطوف سبب وی او دلته داسې نه ده یعنی داسې خبرہ نه ده چه د هغوی د طرف نه معذرت په دې وجه نه دې شوې چه هغوی ته د معذرت اجازت نه دې ملاو شوې. ﴿أَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ او معطوف علیہ د معطوف دپارہ سبب وی نو مطلب به دا وی چه هغوی معذرت په دې وجه اونکړې شو چه هغوی ته د عذر کولو اجازت ملاو نه شو، په دې باندې دا وهم پیدا کیږی چه په حقیقت کښ هغه معذور وو خو د عذر کولو اجازت ورته ملاو نه

شو، اودا د واقعی خلاف ده که معطوف علیہ لره د معطوف سبب اومتلې شی نو په معطوف باندې به د نون د حذف په طور نصب راخی لکه ﴿لَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلَهُمُ﴾ دلته چونکه معطوف علیہ د معطوف سبب دې په دې وجه معطوف د نون په حذف سره منصوب دې یعنی د نه مړ کیدو سبب د هغوی د مرگ فیصله نه کیدل دی، ابن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ فرمایلی دی چه ﴿يَهْدِيهِمْ﴾ د نون په حذف سره د نه منصوب کیدو وجه د فواصل رعایت دې، مطلب داچه د فواصل د رعایت د وجې نه ﴿يَهْدِيهِمْ﴾ کس نون نه دې حذف کړې شوې.

[ایاتوله: ۴۱-۵۰]

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ أَنَّى تَكْتَلِفُ أَشْجَارٍ إِذْ لَا خَشْيَةُ عَلَيْهِمْ مِنْ غَرَضٍ (وَعِوُونَ) نَابِقَةٌ مِنَ النَّاءِ وَقَوَاكِهِ مِمَّا يَنْتَبَهُونَ فِيهِ إِغْلَامٌ بَأَنَّ الْمَأْكَلَ وَالْمَشْرَبَ فِي الْجَنَّةِ بِحَسَبِ شَهْوَائِهِمْ بِخِلَافِ الدُّنْيَا فَبِحَسَبِ مَا يَجِدُ النَّاسُ فِي الْأَغْلَبِ وَيُنْقَلُ لَهُمْ (كُلُوا وَالشَّرِبُوا هَنِيئًا) خَالِ أَنَّى مُتَقَتَيْنِ (يَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ) مِنَ الطَّاعَةِ إِنَّا كُنَّا لَكُمْ كَمَا جَزَيْنَا الْمُطِيعِينَ (نَهْزِي الْمُحْسِنِينَ) (وَيَلْ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ) (كُلُوا وَكُتُّوا) عَطَابٌ لِلْكَفَّارِ فِي الدُّنْيَا (فَلْيَلَا) مِنَ الزَّمَانِ وَغَايَةِ إِلَى الْمَوْتِ وَفِي هَذَا تَهْدِي لَهُمْ (إِنَّكُمْ هَجَرْتُمْ) (وَيَلْ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ) (وَأَذْأَقِيلَ لَهُمْ) (كُلُوا) صَلُّوا (لَا يَرْكَعُونَ) لَا يَصَلُّونَ (وَيَلْ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ) (فَلْيَأْتِيَا حَبِيبَتَ بَقْدِهِ) أَنَّى الْفَرَّانَ (يُؤْمِنُونَ) أَنَّى لَا يَنْتَكِنُ إِيمَانُهُمْ بِقَرْنِهِ مِنْ كُتْبِ اللَّهِ بَعْدَ تَكْذِيبِهِمْ بِهِ لِإِخْتِلَالِهِ عَلَى الْإِغْوَازِ الَّذِي لَمْ يَشْمَلْ عَلَيْهِ غَيْرُهُ

ترجمه: بیشکه پرهیزگاره خلق په په سوړو یعنی گنرو گهورو اوانو کښ به وی خکه چه هلته به نمر نه وی، چه د هغه د گرمۍ نه سوړې حاصل کړې شی او د بهیدونکو اوبو په چينو کښ به وی، یعنی د راوتونکو اوبو، او د زړه خوښونکو میوو کښ به وی، په دې کښ دې خبرې طرف ته اشاره ده چه په جنت کښ به د خوراک خکاک خیزونه تول د خواش مطابق وی په خلاف د دنیا چه دلته هم هغه میوې ملایوېزې کومې چه اغلبا خلقو ته دستیاب وی او هغوی ته به ونیلې شی (ای جنتیانو) تاسو په خوشحالی سره د خپل اعمالو د طاعت په صله کښ خوړئ او غمکي (هغه) حال دې ای معتقون بیشکه مونږ داسې جزاء لکه چه ټولو پرهیزگارو ته مو ورکړه ټولو نیکانو ته ورکړو، په دغه ورغ د تکذیب کونکو دپاره تباهی ده (ای تکذیب کونکو) دا کفارو ته خطاب دې تاسو په دنیا کښ لږې ورځې یعنی مرگ پورې او خوړئ او او غمکي او مزې او کړې په دې کښ تهدید (دهمکي) ده بیشکه تاسو مجرمان یی، په دغه ورغ باندې د تکذیب کونکو دپاره هلاکت دي اوس په ددې قران نه پس تاسو په کومه خبره ایمان راوړئ؟ یعنی ددې کتاب (قران کریم) د تکذیب نه پس د هغوی دپاره ممکنه نه ده چه په نورو اسمانی کتابونو باندې ایمان راوړی، ددې قران په داسې اعجاز باندې د مشتمل کیدو د وجې نه چه نور کتابونه په دې اعجاز مشتمل نه دی.

دقیوداتو فوائد اوتسہیل

بولہ: (من تکلف الاصحار) دا اضافت صفت الی الموصوف د قبیل نہ دی، ہی الاصحار المعکافہ.

بولہ: (کما جزینا المطین) بحرۃ المحسنین

بولہ: دلته یو سوال پیدا کیڑی چہ پہ (مطلقین) او (محسنین) کنس مغایرت نشته بلکہ دوارہ یو دی لہذا دلته دا فرمائیل چہ مونہر خنگہ جزاء متقیانو تہ ورکری دہ ہفہ شان بہ محسنین تہ ہم ورکوو دا تشبیہ الشی بنفسہ دہ کومہ چہ صحیح نہ دہ؟

جواب: د متقین نہ مراد (کاملین فی الطاعة) دی او د (محسنین) نہ مراد ہفہ خلق دی چا چہ نفس ایمان راوری دی، پس مغایرت بیا موندلہی شو. فلاھکال

پارہ نمبر ۳۰- [عَمَّ]

[۷۸] سورۃ النبا

سورۃ النبا مکیہ احدی واریعون آیہ

سورۃ نبا مکی دی، یو خلویبنت آیتونہ دی.

[ایاتونہ: ۱-۲۰]

بسم الله الرحمن الرحيم (عَمَّ) عَنْ أَمَى شَيْءٍ (يَتَسَاءَلُونَ) يَسْأَلُ بَعْضُ قُرَيْشٍ بَعْضًا عَنِ النَّبِيِّ الْعَظِيمِ بَيَانٌ لِّذَلِكَ الشَّيْءِ وَالْإِسْتِفْهَامُ لِمُفْجِئِهِ وَهُوَ مَا جَاءَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقُرْآنِ الْمُنْتَقِلِ عَلَى الْبَعثِ وَغَيْرِهِ الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ) فَأَلْمُؤِمُونَ يُفْجِئُونَ وَالْكَافِرُونَ يَنْكَرُونَهُ (كَلَامًا) رَدْعٌ (سَيَّهَلُونَ) مَا يَجِلُّ بِهِمْ عَلَى انْكَارِهِمْ لَهُ (لَهُمْ كَلَامٌ سَيَّهَلُونَ) تَأْكِيدٌ وَجِيءٌ فِيهِ بِأَنَّ لَهُمْ لِلْإِيمَانِ بِأَنَّ الْوَعِيدَ الْكَاثِبِ أَشَدَّ مِنَ الْأَوَّلِ لَمْ أَوْفَا تَعَالَى إِلَى الْفَنَاءِ عَلَى الْبَعثِ فَقَالَ (أَلَمْ تَحْمِلِ الْأَرْضَ مِمَّا دَامَ) فِرَاشَ كَانْتَهْدِ وَالْجِبَالِ أَوْثَادًا ثَبَّتَ بِهَا الْأَرْضَ كَمَا ثَبَّتَ الْجَنَامَ بِالْأَوْدَادِ وَالْإِسْتِفْهَامُ لِلتَّغْيِيرِ (وَحَلَقْنَا كُمْ أَوْثَادًا) دُكُورًا وَإِنَاثًا (وَجَعَلْنَا تَوْحَمَكُمْ سَبَاتًا) رَاحَةً لِأَبْدَانِكُمْ (وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا) سَاتِرًا بِسَوَادِهِ (وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا) وَقَفَا لِمَعَاشٍ (وَبَيْنَا أَفْوَكَكُمْ سَبَاتًا) سَبْعَ سَبَاطَاتٍ (رَشَادًا) جَنَعَ شَدِيدَةً أَمَى قُوَّةٍ مُخْتَكَمَةً لَا يُؤَلَّرُ فِيهَا مَرُورُ الزَّمَانِ (وَجَعَلْنَا بَرَاهِمًا) فِيزَا (وَهَامًا) وَقَدْ بَغَى الشَّمْسُ (وَأَزَلَّكَاتٍ مِنَ الضُّعْفَرَاتِ) الشَّحَابَاتِ الَّتِي حَانَ لَهَا أَنْ تُنْظَرَ كَمَا تَغْيِيرُ الْخَارِبَةِ الَّتِي دَنَتْ مِنَ الْخَيْضِ (مَاءٌ فَتَاهَا) صَبَاتًا (لِيُظْهِرَ بِوَحَا) كَالْحِنَظَةِ (وَنَهَاتًا) كَالْحَيِّ (وَحَنَاتٍ) نَسَاتِينَ (أَلْقَانًا) مُنْتَفَعَةً جَمَعَ لِقَبْدِ كُشْرِبٍ وَأَشْرَافٍ (إِنْ يَوْمَ الْفُضْلِ) بَيْنَ الْخَلَائِقِ (رَكَانَ مِيقَاتًا) وَقَفَا لِلْغَوَابِ وَالْبَغَابِ يَوْمَ يُنْفَعُ فِي الصُّورِ الْفَرَنُ بِذَلِّ مِنَ يَوْمِ الْفُضْلِ أَوْ بَيَانٌ لَهُ وَالْإِذَاعُ إِسْرَائِيلَ (فَقَاتِلُونَ) مِنْ قَبُولِهِمْ إِلَى الْمَوْزِفِ (أَلْوَاهًا) جَمَاعَاتٍ مُخْتَلَفَةٍ (وَلَوَحَّتِ السَّمَاءُ) بِالشَّدِيدِ وَالشَّهِيدِ شَلُفَتْ لِيُزُولَ الْفَلَاحُ (فَكَانَتْ أَبْوَابًا) ذَاتِ أَبْوَابٍ (وَسُورَتِ الْجِبَالِ) لُجِبَ بِهَا عَنْ أَنْجَحِهَا (فَكَانَتْ سَرَابًا) هَبَاءٌ أَمَى بَطْنُهُ فِي حِلَّةِ سَرَابٍ (إِنْ جَهَنَّمَ

كَانَتْ مِرْصَادًا رَاصِدَةً أَوْ مُرْصَدَةً (لِلطَّالِبِينَ) الْكَافِرِينَ فَلَا يَنْجَاؤُونَهَا (مَاتًا) مُزْجَعًا لَّهُمْ فَيَدْخُلُونَهَا (لَا يَخْرُجُونَ) خَالٌ مُغْتَرَاةً أَيْ مُغْتَرَاةً لِنَبْتِهِمْ (فِيهَا أَهْقَابًا) دُغُورًا لَا يَهَابُهَا لَهَا جَنَعَ خُفٍّ بِهَمِّ أَوَّلِهِ (لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا) نَوْمًا فَإِنَّهُمْ لَا يَذُوقُونَهُ (وَلَا شَرَابًا) مَا يُشْرَبُ تَلَذُّذًا (أَلَا) لَكِنَّ (حَيْمًا) مَاءَ خَارًا غَايَةَ الْمَزَاوَةِ (وَهَاقًا) بِالضَّعِيفِ وَالضَّعِيفُ مَا يَسِيلُ عَنْ صَدِيدِ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّهُمْ يَذُوقُونَهُ جُورًا بِذَلِكَ جَزَاءُ وَقَاقًا مُوَافِقًا لِصَلَاتِهِمْ فَلَا ذَنْبَ أَكْثَمَ مِنَ الْكُفْرِ وَلَا عَذَابَ أَكْثَمَ مِنَ النَّارِ (إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ) يَخَالِفُونَ (حِسَابًا) لِاتِّكَارِهِمُ الْبَحْثَ (وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا) الْفُرْقَانَ (كَذَّابًا) تَكْذِيبًا (وَكُلَّ شَيْءٍ) مِنَ الْأَعْمَالِ (أَحْصَيْنَاهُمْ) مَسْبُتَاهُ (كِتَابًا) كَتَبْنَا فِي الْفُوحِ الْمَخْلُوطِ لِنَجَازِي عَلَيْهِ وَمِنْ ذَلِكَ تَكْذِيبُهُمْ بِالْقُرْآنِ (قَدْ ذُوقُوا) أَيْ قُتِلُوا لَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ جَنْدٌ وَلَوْعُ الْعَذَابِ ذُوقُوا جَزَاءَكُمْ (فَلَنْ تَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا) فَوْقَ عَذَابِكُمْ

توجہ: یہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم دا د قریشو خلق د کوم غیث پہ بارہ کجی پہ خپل مینخ کجی تپوسونه کوی؟ آیا د هغه لوئی خبر متعلق چہ په هغی کجی دا خلق مختلف قسم خبری کوی؟ (عن النبا العظيم) د (هر مسئول) عطف بیان دې او استفهام د هغه خیز د عظمت بیانولو دپاره دې او هغه قران کریم دې کوم چہ نبی ﷺ راوړې دې کوم چہ په بعث وغیره باندې مشتمل دې (په داسې طریقہ) چہ مومنان نې ثابتوی او کافر ترې نه انکار کوی خبردار هغوی ته به نزدې هغه غیث معلومه شی کوم چہ به په هغوی باندې ددې انکار د وجې نه نازلیرې (کلا) حرف توییخ دې، بیا بالیقین هغوی ته به دیر زر معلومه شی دا تاکید دې په دې کجی (له) ددې خبرې د بیان دپاره راوړلې شو چہ دویم وعید د اول نه دیر سخت دې، بیا الله پاک د قدرت علی البعث طرف ته اشاره کولو سره او فرمائیل (المرحمل الغر) آیا دا حقیقت نه دې چہ مونږ زمکه د خانکو په شان خوړه کړه او غرونه مو پرې د میخونو په شان ښخ کړل زمکه مو د غرونو په ذریعہ ساکن (نه خوزیدونکې) کړه څنگه چہ خیمې د میخونو په ذریعہ قائمولي شی، او استفهام د تقریر دپاره دې، او مونږ تاسو د سرو او زنانو د جوړو په شکل کجی پیدا کړی یئ او ستاسو خوب مونږ ستاسو د بدنونو دپاره (باعث) ارام جوړ کړو او مونږ شپه یعنی د هغې د تیارې د وجې نه پتونکې جوړه کړه او ورځې لره معاش یعنی د معاش وخت جوړ کړو او ستاسو دپاسه مو اووه مضبوط اسمانونه قائم کړل (هدادا) د (هدمه) جمع ده یعنی داسې قوی او مضبوط چہ په هغې کجی به د زمانې تیریدل هم اثر نه کوی او یو انتهای روښانه او پر قیدونکې دیوه یعنی نمر او مونږ د اوبو نه د ډکو وریځو نه یعنی هغه وریځو نه چہ وریدو ته نزدې شوې وی په مثل د هغه زنانه کومه چہ قریب البلوغ وی او د چا د حیض زمانه چہ نزدې شوې وی بهیدونکې اوبه راوړولې، چہ مونږ د هغې اوبو په ذریعہ غله لکه غنم او گیاه په شان د بهوسو پیدا کړی دی او کتر گتر باغونو ته پیدا کړی دی (الفاف د لفیف جمع ده لکه چہ اشراف د شریف جمع ده، بیشکه د مخلوق تر مینځه د فیصلې وخت مقرر

دے (یعنی) د ثواب او عقاب وخت دے پہ کومه ورغ چه په شپیلۍ کښ پوکې او وهلي شی (صو)
 بمعنی (قوت) (دور یغیر) د یوم الفصل. نه بدل دے یا ددې عطف بیان دے، او شپیلۍ
 وهونکې (حضرت) اسرافیل علیه السلام دے نو تاسو به د خپلو قبرونو نه د محشر طرف ته د
 مختلف جماعتونو په شکل را روان شی او اسمان به پرانستلې شی (فصحت) تشدید او تخفیف
 سره دے یعنی (آسمان) به د نزول ملائکه دپاره خیرې کړې شی، نو هغه به دروازې دروازې
 شی یعنی دروازو والا به شی او غرونه به روان کړې شی یعنی هغه به د خپل ځانې نه او
 ویستلې شی نو هغه به د پریقیدونکې شوې په شان شی (یعنی) په الوتلو کښ او په سپک والی
 کښ به د گرد په شان شی بیشکه جهنم د کفارو په کمین کښ دے د سرکشو دپاره د استوگنۍ
 ځای دے چه د هغه نه به بچ نه شی یا (د کفارو دپاره) تیار کړې شوې دے چه د هغوی
 استوگنه ده چه هغې ته به داخلېږي او هغوی به په هغې کښ اوږده موده اوسیږي (لا یثقیل) حال
 مقدره دے یعنی د هغوی دپاره په هغې کښ داخلیدل مقدر شوې دی نه به هغوی هلته یخ
 والې او ځکې او نه په خوند سره د ځکلو څه غیز او که څه ملاؤ شی نو انتهای گرم او بهیدونکې
 پیپ (غساق) په تخفیف او تشدید سره یعنی هغه خیز کوم چه به د دوزخیانو د زخمونو نه
 راوځي، بس هم هغه به خوری، هغوی ته به د هغوی د اعمالو مطابق پوره پوره بدله ورکولې
 شی دے خلقو به د آخرت په ورځ دوباره ژوند نه د انکار په وجه د حساب امید نه لرلو او زموږ د
 آیتونو قران کریم تکذیب ئې کولو، او حال دا چه موږ د هغوی هر یو عمل په لیکلو سره محفوظ
 کړې وو یعنی په لوح محفوظ کښ لیکلې وو ددې دپاره چه موږ ورته د هغې بدله ورکړو او
 د دوی په دغه اعمالو کښ د قران کریم تکذیب کول هم دی اوس مړې او ځکې یعنی په
 هغوی باندې د عذاب د واقع کولو په وخت به هغوی ته ونیلې شی چه د خپلو اعمالو بدله
 او ځکې اوس به موږ ستاسو دپاره صرف د عذاب دپاسه د عذاب اضافه کوو.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

نوله: (هم) د دوو حروفو (ع) او (ما) نه مرکب دے، په اصل کښ (ما) وو، (ما)
 استفهامیه ده په هغې باندې حرف جر داخل دے د قاعدې معروفې د وجې نه د (ما) نه
 الف حذف شو، قاعده معروفه دا ده چه کله په (ما) استفهامیه باندې حرف جر داخل شی
 نو الف حذف کولې شی خو د ضرورت شعری د وجې نه باقی هم پریخودلې کیدې شی
 (ما) استفهامیه دلته د تفخیم او عظمت دپاره ده، ځکه چه دلته د استفهام حقیقی معنی
 ممکن نه ده ځکه چه د استفهام دپاره د مستفهم ناواقف کیدل ضروری دی او دا د الله پاک
 دپاره محال دی

نوله: (لها) (لها) عظیم الشان او لوڼې خبر ته وائی دلته د عظیم الشان خبر نه مراد

قیامت دې، (کلا) دا حرف زجر او تویخ دې، په دې کښ وعید د تهدید په معنی دې.

تولہ: (ماہل ہم) دا د (یعلون) مفعول به دې.

تولہ: (وجہ ہما للایمان الہم) ددې عبارت د اضافي مقصد د یو اعتراض دفع کول دی.

اعتراض: دا دې چه کوم مفهوم د معطوف علیہ دې ہم هغه بعینہ د معطوف دې او دا عطف الشئ علی نفسہ دې کوم چه جائز نه دې؟

جواب: د جواب حاصل دا دې چه د (ثم) په ذریعہ عطف کولو سره دې خبرې طرف ته اشاره اوکړې شوه چه دویم تاکید د اولنی په نسبت زیات سخت دې، پس په دواړو کښ تغایر موجود دې لہذا د عطف الشئ علی نفسہ اعتراض دفع شو.

تولہ: (الارض الارض مہادا) (الارض) مفعول به اول دې او (مہادا) مفعول به ثانی دې کہ (جعل) په معنی د (صیر) وی او کہ په معنی د (خلق) وی نو (مہادا) به د (الارض) نه حال وی.

تولہ: (سمات) (سمات) د (سیت) نه مشتق دې ددې معنی د خړولو او قطع کولو دې، خوب چونکہ فکرونہ او غمونہ ختموی چه د هغې په وجہ باندې جسم ته آرام او دماغو ته سکون نصیب کیږی، ہم په دې وجہ بعض حضرات د (سمات) معنی آرام او راحت کوی، ہم په هغوی کښ مفسر علامہ رحمۃ اللہ علیہ دې، (یوم السبت) ته (سیت) په دې وجہ ونیلې شی چه په (یوم السبت) کښې په قول د یهودیانو اللہ پاک د کائنات د تخلیق کولو نه فارغیدو سره آرام فرمائیلې وو.

تولہ: (وقتا للمعاش) په دې کښ اشاره کوی چه معاش مصدر میمی په معنی د ظرف زمان دې.

تولہ: (الجماریہ) دلته مطلق اثنی مراد ده.

تولہ: (ان یوم الفصل) دا کلام مستانف دې کوم چه د یو سوال مقدر جواب دې، سوال دا دې چه هغه وخت کوم یو دې کوم چه د ادله متقدمہ نه ثابت کړې شوې دې؟ ددې جواب په (ان یوم الفصل) سره ورکړې شو چه هغه د مخلوق ترمینځه د فیصلې ورځ ده او د هغه ورځې په راتلو کښ چونکہ کفارو ته تردد وو په دې وجہ کلام د (ان) په ذریعہ مؤکد راوړلې شو.

تولہ: (جوزواہ للذلک) ددې عبارت په اضافي سره ئې اشاره اوکړه چه (جوزواہا) د فعل محذوف مفعول مطلق دې، ای جوزواہا جوزواہا

تولہ: (مواظقا الصلحہ) په دې سره ئې اشاره اوکړه چه (وافاقا) مصدر په معنی د اسم فاعل او (جوزواہ) صفت دې، (ای جوزواہا مواظقا الصلحہ)

دولہ: ﴿وکل هم﴾ دا د اشتغال د وجہ نہ منصوب دی د عبارت تقدیر داسی دی ﴿احصیا کل هم احصیاء﴾ او بعض حضراتو ﴿کل﴾ د ابتداء د وجہ نہ مرفوع لوستلے دی او ددی مابعد ددی خبر دی، او دا جملہ د سبب او مسبب ترمینخہ معترضہ ده.

دولہ: ﴿کعبا﴾ کعبا د مصدریت د وجہ نہ منصوب دی خکہ چہ ﴿احصیا﴾ پہ معنی د ﴿کعبا﴾ دی ای کعبا کعبا.

دولہ: ﴿فلو قالن لایدکمر الاھذا﴾ دا جملہ د هغوی د کفر او تکذیب مسبب دی.

[ایاتولہ: ۳۱-۴۰]

﴿إِن لِّلْمُتَّقِينَ مَقَارًا مَّكَانَ لُورٍ فِي الْجَنَّةِ حَدَائِقَ بَسَائِينَ بَدَلٍ مِّنْ مَّفَارٍ أَوْ بَنَانٍ لَهُ وَأَعْنَابًا عَطْفَ عَلَيَّ مَفَارٍ وَكُواعِبَ﴾ جَوَارِي تَكْمُتْ لَوِيهِنَّ جَمْعُ كَوَاعِبَ (أَقْرَابًا) عَلَيَّ بَيْنَ وَاجِدٍ جَمْعُ يَزْبُ بِحَسْرِ الشَّاءِ وَسُكُونِ الرَّاءِ وَكُتَّاءٌ وَهَاقًا خَمْرًا مَائَةً مَخَالِفًا وَفِي سُورَةِ الْفَتْحِ وَأَنْهَارٍ مِّنْ خَمْرٍ لَا يَسْمُمُونَ فِيهَا) أَيِ الْجَنَّةِ عِنْدَ شَرْبِ الْخَمْرِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْأَخْوَالِ (لَقَوْمًا تَأْتِلًا مِنَ الْقَوْلِ وَلَا كَيْدًا) بِالتَّخْفِيفِ أَيْ كَلْبًا وَبِالتَّشْبِيهِ أَيْ تَكْلِبًا مِّنْ وَاجِدٍ لِقَرِّهِ بِخِلَافِ مَا يَفْعُ فِي الدُّنْيَا عِنْدَ شَرْبِ الْخَمْرِ جَزَاءُ مِّنْ رَّيْكَ) أَيْ جَزَاءُ اللَّهِ بِذَلِكَ جَزَاءٌ (عَطَافٌ) بَدَلٍ مِّنْ جَزَاءٍ (جَسَاتًا) أَيْ تَحِيْرًا مِّنْ قَوْلِهِمْ أَغْطَايَ فَأَخْسِي أَيْ أَكْثَرُ عَلَيَّ حَتَّى قُلْتُ خَسِي رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ) بِالْجَزْرِ وَالرَّفْعِ (وَمَا يَنْبَغِيهَا الرَّحْمَنُ) كَذَلِكَ وَبِزُفِيهِ نَعِ جَزَ رَبِّ (لَا يَتَكَلَّمُونَ) أَيْ الْخَلْقُ (وَمِنْهُ) عَطَافًا) أَيْ لَا يَغْيِرُ أَحَدٌ أَنْ يُخَاطَبَ خَوْفًا مِنْهُ (يَوْمَ ظَرْفٍ لَّ لَا يَنْتَلِكُونَ) (يَوْمَ الرُّوحِ) جَنَرِيلٍ أَوْ جُنْدِ اللَّهِ (وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا) خَالِ أَيْ مُصْطَفَيْنَ (لَا يَتَكَلَّمُونَ) أَيْ الْخَلْقُ (إِلَّا مَن أُوذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ) فِي الْكَلَامِ (وَقَالَ) قَوْلًا (صَوَاتًا) مِنَ الْمَلَكِيَّةِ وَالْمَلَائِكَةُ كَانُوا يَسْقُفُوا لَمَنْ ارْتَضَى ذَلِكَ الْيَوْمَ الْحَقُّ الثَّابِتُ وَلَوْعَهُ وَهُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذْ إِلَىٰ رَبِّهِ مَا يَآ) مَرْجِعًا أَيْ رَجَعَ إِلَى اللَّهِ بِطَاعَتِهِ لِيَسْلَمَ مِنَ الْعَذَابِ فِيهِ؟ (إِنَّا أَنْزَلْنَاهُمْ) بِأَكْفَارٍ مَّكَّةَ (عَذَابًا قَرِيبًا) عَذَابَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْآخِرِ وَكُلُّ آتٍ قَرِيبٌ (يَوْمَ ظَرْفٍ لِّبَدَا) بِصَفِيهِ (يَنْظُرُ الْمَرْءُ) كُلُّ امْرِئٍ (مَا قَدْ صَدَّقَ) مِنْ خَيْرٍ وَشَرٍّ (وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا) خَرْفُ تَنْبِيهِ (لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَاتًا) بَنِي فَلَا أُعَذَّبُ بِقَوْلِ ذَلِكَ عِنْدَمَا يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَىٰ لِنَبِيِّهِمْ بَعْدَ الْإِفْصَاصِ مِنْ بَعْضِهَا لِبَعْضٍ كَوْنِي لَرَأَا

ترجمہ: یقیناً د پریزگارو دپارہ کامیابی ده (یعنی) په جنت کېن د کامیابی مقام دی باغونه دی (حدائق) د (مفارا) نه بدل دی یا ددی عطف بیان دی او انگورو دی (مفارا) باندی عطف دی او همزولې لوړو سینو والا جینکې دی (کواعب) د (کاعه) جمع ده هغه جینکې چہ خوانې وی او سینې نې نیغې نیغې وی، (الرب) د (ترب) جمع ده همزولې ته وتیلې شی او دکی جامونه ده شرابو (یعنی) داسې شراب دی کوم چہ جامونو لره د کونکې دی او په سوره قتال کېن دی او د شرابو نهرونه دی، هلته یعنی په جنت کېن به هیڅ وخت د شرابو د څکلو په وخت او نه د

هغې نه علاوه نه خو يهوده كلام وی یعنی باطل قول او نه په دروغ خبرې اوری (ګډلایا) په تخفیف سره په معنی د (ګلب) او په تشدید سره په معنی د (تکلب) دې یعنی د چا نکذیب به نه اوری، په خلاف د هغې چه په دنیا کېښ د شرابو د ځکلو وخت وی (یعنی په دنیا کېښ چه د شراب ځکلو سره د نشې په حالت کېښ کومې کنځلې او بکواس کوی دا کیفیت به د جنت په شرابو کېښ نه وی) داستاد رب د طرف نه بدله ده یعنی الله پاک هغوی ته دا جزاء ورکړه کوم چه په کثیر انعام وی (عطام) د (جوا) نه بدل دې او دا د عربو قول (اعطای فاصبی) نه مشتق دې یعنی په ما باندې ئ دومره کثرت سره انعامات او کرل (باران ئې او کړو) چه ما بس بس اوونیل (دا بدله) به د هغه رب د طرف نه وی کوم چه د اسمانانو اوزمکې او غده چه د هغې ترمنځه دی، مالک دې، (والارض) په جر او رفع سره دې (او کوم چه) د رحمن دې په دې کېښ هم دواړه اعرابونه دی، هیڅ مخلوق ته به هغه سره د خبرو کولو اختیار نه وی یعنی د ویرې د وجې نه به د هغه سره په خبرو کولو باندې څوک هم قادر نه وی د (رب) په کسرې سره، په (رحمن) باندې رفع هم صحیح ده، په کومه ورغ به چه روح یعنی جبرائیل علیه السلام یا د الله پاک لښکر او فرشتې قطار قطار ولاړ وی (صفا) حال دې په معنی د (مصطفین) نو هیڅ مخلوق به خبرې اونکړې شی سوا د هغه چا نه کوم ته چه رحمن د کلام اجازت ورکړی او مومنان او فرشتو نه صحیح خبره اوکړې په داسې طریقچه چه د هغې سفارش اوکړی، د چا دپاره چه الله پاک رضامندی ښکاره کړه، دا ورغ حق ده یعنی د هغه وقوع ثابت ده او هغه د قیامت ورځ ده اوس چه څوک غواړی د خپل رب سره دې تهکانه جوړه کړی یعنی د هغه اطاعت کولو سره دې د هغه طرف ته رجوع اوکړی، ددې دپاره چه په هغه تهکانه کېښ د عذاب نه محفوظ شی ای کفار مکه! مونږ تاسو د نزدې راتلونکی عذاب نه اویرولئ یعنی د قیامت په ورځ د راتلونکی عذاب نه، او هر راتلونکې، نزدې وی، په کومه ورغ چه انسان د خپلو لاسونو کسب کړې خیر او شر اوینی (نوم) د عذابا سره دهغې د صفت ظرف دې او کافر به وائی چه ارمان نه خاورې شوې وې یا حرف تنبیه دې یعنی بیا به ماته عذاب نه شو را کولې، دا به هغه وخت وائی چه الله پاک د خاورو ته د بعضی نه د بعضو بدله اغستلو نه پس اوواټی تاسو خاورې شی

د قیوداتو فوائد او تسهیل

تولہ: (ان للمطین) دا کلام مستأنف دې، د اهل جنت د احوالو بیانولو دپاره راوړلې شوې دې، ددې نه مخکېنئ د اهل نار احوال بیان کړل، (للمطین) د (ان) خبر مقدم دې او (مفازا) ئې اسم موخر دې، (ان للمطین مفازا) د (ان للمطین صابا) په مقابله کېښ راوړلې شوې دې.

الرَّاجِفَةُ: النُّفْعَةُ الْأُولَىٰ بِهَا يُزَجَّفُ كُلُّ شَيْءٍ أَنَّهُ يَنْزَلُزَلُ فَوُصِفَتْ بِمَا يَخْدُثُ مِنْهَا رَجَفَتِ الرَّاجِفَةُ: النُّفْعَةُ الثَّانِيَّةُ وَبَيْنَهُمَا أَرْبَعُونَ سَنَةً وَالْحُفْلَةُ خَالٍ مِنَ الرَّاجِفَةِ فَأَرْبَعُونَ وَاسِعٌ لِلشُّخْطَيْنِ وَغَيْرُهُمَا فَصَحَّ ظَرْفُهُ لِلنَّبْتِ الْوَاقِعِ غَيْبِ الثَّانِيَةِ قُلُوبٌ يَوْمِيَّةٌ وَاجِفَةٌ خَائِفَةٌ فَلَفَتْ أَبْصَارَهَا حَاشِيَةً ذَلِيلَةً لِّهَوْلِ مَا تَرَىٰ (يَقُولُونَ) أَنَّهُ لَزِيْزٌ انْقُلُوبٌ وَالْأَنْصَارُ اسْتِفْزَاءٌ وَانْكَرَارٌ لِلنَّبْتِ (أَيْتًا) بِخَطْبِ الْهَزْمَتَيْنِ وَتَسْهِيلِ الثَّانِيَةِ وَادْخَالِ الْبَإِ بَيْنَهُمَا عَلَى الْوُجْهِينِ فِي الْمَوْجِبَيْنِ الْمَرْدُودَيْنِ فِي الْحَافِزَةِ أَيْ أَرَادَ بَعْدَ الْمَوْتِ إِلَى الْخَيَاةِ وَالْحَافِزَةِ بِاسْمِ يَأْزِلُ الْأَمْرَ وَمِنْهُ رَجَعَ فَلَانَ فِي خَافِزِهِ إِذَا رَجَعَ مِنْ حَيْثُ جَاءَ أَبْهَدَ أَكْثَرًا عِظَامًا خَفِيزَةً وَفِي قِرَاءَةِ نَاجِزَةٍ بِأَلْيَةٍ مُنْفَتِحَةٍ نَحْبًا (قَالُوا تِلْكَ) أَنَّهُ رَجَعَتْ إِلَى الْخَيَاةِ إِذَا: إِنْ صَحَّتْ إِكْرَامًا رَجَمَةً (عَاسِرَةً) ذَاتَ عَسَرٍ إِنْ قَالَ صَالِي (قَالَتُمَا هِيَ) أَيْ الزَّادَةُ أَيْ يَغْفُفُهَا الْبَغْتُ (زَجْرَةً) نَفْخَةٌ (وَاجِدَةً) فَإِذَا نَبِخَتْ (قَالَا هُمْ) أَنَّهُ كُلُّ الْخَلَائِقِ (بِالسَّاهِرَةِ) يُوْجِهُ الْأَرْضَ أَحْيَاءَ بَعْدَ مَا كَانُوا يَنْطَبِهَا أَمْوَاتًا (هَلْ أَتَاكَ) يَا مُحَمَّدُ (حَدِيثُ مُوسَى) عَمِلَ فِي (إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْأَوَّلِ الْمُقَدَّسِ طَلُوبِ) بِاسْمِ الْوَادِي بِالتَّوْبِينِ وَتَرَكَ فَقَالَ (إِذْ هَبَّ إِلَى فِرْعَوْنَ إِتْلُ طَلُوبِ) تَجَاوَزَ الْخَدَّ فِي الْكُفْرِ (قُلْ هَلْ لَكَ) أَذْغُوكَ (إِلَى أَنْ تَزْكِيَ) وَفِي قِرَاءَةِ بِشْدِيدِ الزَّيِّ بِإِذْغَامِ التَّاءِ الثَّانِيَةِ فِي الْأَمَلِ فِيهَا تَنْظَرُ مِنَ الشُّرْكِ بِأَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (وَأُحْيِيكَ إِلَى رَبِّكَ) أُنْذِرُكَ عَلَى مَعْرِفَةِ بَرْهَانِ (فَقَضَى) فَخَافَهُ (فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَى) مِنْ آيَاتِهِ الشَّعْ وَهِيَ الْيَدُ أَوْ الْقَصْدُ (فَكَذَّبَ) فِرْعَوْنَ مُوسَى (وَوَعَى) اللَّهُ تَعَالَى (فَرَّ أَدْبَرَ) عَنِ الْإِيمَانِ (يَسَى) فِي الْأَرْضِ بِالْفَسَادِ (فَقَسَمَ) جَمَعَ الشَّخْرَةَ وَجَنَدَهُ (فَقَادَى) (قَالَ أَنَا رَبُّكُمْ الْأَعْلَى) لَا رَبَّ فَوْقِي (فَأَعَدَّهُ اللَّهُ) أَهْلَكَ بِالْفَرْقِ (نُكَالٍ) غُثُوْبَةٌ (الْآخِرَةُ) أَيْ خَلْبُ الْكَلِمَةِ (وَالْأُولَى) أَيْ قَوْلُهُ قَبْلُهَا مَا غَلِظْتَ لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرِي وَكَانَ بَيْنَهُمَا أَرْبَعُونَ سَنَةً (إِنْ فِي ذَلِكَ) الْفَتْكُورُ (لِيَعْبَرَةً لِّمَنْ يَشَاءُ)

ترجمہ: شروع کوم پہ نوم د الله پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے قسم دے پہ ہفتی ملائکو چہ د کفارو روحونہ پہ دے ویدو سرہ پہ سختہ باندے راہیکلو والا دی، قسم دے پہ ہفتی ملائکو کوم چہ پہ نرمے سرہ د مسلمانانو روحونہ ویتونکی دی یعنی روح لہ پہ نرمے سرہ ویتونکی دی، قسم دے پہ ہفتہ ملائکو کوم چہ د الله پاک پہ حکم سرہ پہ اسمان کنبل لامبو وھونکی دی یعنی نازلیدونکی دی بیا قسم دے پہ ہفتی ملائکو کوم چہ د مومنانو روحونہ اخستلو سرہ د جنت طرف تہ مخکن کیدونکی دی، بیا قسم دے پہ ہفتی ملائکو کوم چہ د دنیا د معاملاتو تدبیر کونکی دی یعنی د دنیا د تدبیر سرہ نازلیری، ددے قسمونو جواب معذوف دے او ہفتہ (لیمعن باکفار مکہ) دے (ای د مکہ کافرو تاسو بہ ضرور د مرگ نہ پس زوندی کولی شی) او ہم دا پہ (یوم ترجف للراجفة) کنبل عامل دے پہ کومہ ورخ چہ پہ اوخونوی خوزونکے (یعنی) اولئی شپیلی، د ہفتی د وجہ نہ بہ ہر یو خیز پہ رپیدو شی یعنی ہر یو خیز بہ متزلزل شی (د قیامت ورخ) ہم پہ ہفتہ صفت سرہ متصف کرے شوے دہ کوم چہ بہ د ہفتی نہ پیدا کیے، او ہفتی پسے شاتہ بہ یوہ بلہ جہتیکہ راحی یعنی دویمہ نفخہ،

او د دوارو نفخو ترمینخہ بہ د خلویبنتو کالو فاصلہ وی او جملہ د **﴿ راجلہ ﴾** نہ حال دی، د قیامت پہ ورخ بہ، د دوارو نفخو گنجائش وی، لہذا د قیامت د ورخی ددی بعث دپارہ ظرف جوړیدل صحیح دی، کوم چه بہ د نفخہ ثانیہ نہ روستو واقع کیږی ډیر ژورونه به داسی وی کوم چه به هغه ورخ د ویرې د وجې نه رپسپی یعنی د اضطراب د وجې نه به په ویرہ کښ وی د هغوی سترگې په ټیټې وی د هغه سختې د وجې نه کومه چه به هغوی وینی، ښکته به وی دا خلق وائی چه آیا مونږ به په اولنی حالت باندې راوستلې شو یعنی دا قلب او نظر والا (کفار مکہ) د استهزاء او د انکار بعث په طور وائی **﴿ آیا مونږ به اولنی حالت ته دوبارہ راوستلې شی ﴾** یعنی آیا مونږ به د مرگ نه پس واپس کولې شو او **﴿ حافوہ ﴾** د اول امر نوم دی هم ددی نه **﴿ رجم فلان فی حافوہ ﴾** دی (یعنی فلانې سرې په خپل سابقہ حال باندې راغلې دا هغه وخت و نیلې شی چه کله هم هغه طرف ته واپس شی د کوم خانې نه چه راغلې وو آیا هغه وخت چه کله مونږ ژریدلې هووکی شو او په یو قرامت کښ **﴿ فاعوہ ﴾** دی یعنی زاړه، ذره ذره، ژوندی کولې به شو؟ وائی بیا خو به دا زموږ دوبارہ ژوند ته واپس کیدل ډیر د تاوان وی الله پاک فرمانی پس هغه نفخہ ثانیہ خو به یو اواز وی چه د هغې نه روستو به بعث وی چه کله هغه پوک کړې شی نو ناخاپه به ټول مخلوق ژوندی کیدو سره د زمکې په سطح باندې راشی حال دا چه هغوی مړه وو د زمکې د لاندې، ایا تاته ای محمد ﷺ د موسیٰ ﷺ خبر راغلې دی (حکمہ) په **﴿ اذناداہ ﴾** کښ عامل دی (نه اناک) چه کله هغه ته د هغه رب په پاک (مقدس) میدان طوی کښ اواز اوکړو (طوی) د یو میدان نوم دی په تنوین سره او بغیر د تنوین نه نووی فرمانیل چه ته فرعون ته لاړ شه ځکه چه هغه سرکشی کړې ده یعنی په کفر کښ نې د حد نه تجاوز کړې دی هغه ته اویا چه ایا ته غواړې چه زه تاته د داسې غیږ دعوت درکړم چه ته پاک شي؟ په یو قرامت کښ په **﴿ لاکی ﴾** کښ د زا په تشدید سره دی، د **﴿ لاکی ﴾** تاء ثانیہ لره په اصل کښ په زاء کښ ادغام کولو سره، یعنی د شرک نه پاک شی په دې طریقہ چه د **﴿ لا اله الا الله ﴾** شهادت ورکړی او دا چه زه تاته ستا د رب لاره او بنام چه ته د هغه نه اویرپې یعنی دلیل سره کاته د هغه د معرفت طرف ته رهنمانی او کړم بیا موسیٰ ﷺ هغه ته نهه (۹) نخبو کښ یوہ لویہ نخبہ اوښودله او هغه د ید بیضاء یا همسا نخبہ ده، خو فرعون د موسیٰ ﷺ تکذیب اوکړو او د الله پاک نافرمانی شي اوکړه بیا (هغه) ایمان نه شا وړوله او د فساد فی الارض دپارہ نې منډې ترې شروع کړې بیا هغه جادوگر او خپل لښکر راجمع کړو او اواز شي اوکړو چه زه ستاسو لوڼي رب یم زما نه لوڼي رب بل نشته بیا الله پاک هغه لره د اوبو په ذریعہ غرق کړو اوہ دنیا او اخرت په عذاب شي او نیولو یعنی د اخری کلمې نه مخکښ نې د کلمې په عذاب کښ (او هغه اول کلمه، **﴿ ما علمت لکم من اله هدی ﴾** دی او د دې دوارو کلمو ترمینخہ د

خلوبینتو کالو فاصلہ وہ بیشک پہ دے (مذکورہ قصہ) کبھی دھنہ چا دپارہ عبرت دے کوم چہ د
انہ پاک نہ ویرپی۔

د قیوداتو فوائد اوتسهیل

نولہ: (النارعات) (ض) د نزع نہ اسم فاعل جمع مونث، پہ زور سرہ راویستونکې، دلته د
(طائفة) پہ معنی کبھی ملائک مراد دی۔

نولہ: (غرقا) دا د حذف زوائد سرہ مصدر دے (ای اغراقا) د خپل عامل (النارعات) پہ
معنی کبھی د کیدو د وجې نه مفعول مطلق دے لکه (قت ولوقا) یا (قعدت جلوسا) یا حال
دے ای ذوات اغراقا، اغراق فی العلم دھنہ وخت ونیلې شی چہ کله په یوه معامله کبھی استهانی
حد ته اورسپې۔

نولہ: (الناطحات) (ض) د نشطا نه اسم فاعل جمع مونث دے، پرانستونکې، سهولت
کونکې، (لفظی العمل) دھنہ وخت ونیلې شی چہ کله په یو څیز کبھی سهولت او تندۍ
کولې شی، (نشط) او ددې نه وروستو ټول د خپل عواملو تاکید کونکې مصادر دی۔

نولہ: (ای تلزل بعدیہ) ددې اضافې مقصد دا بیانول دی چہ د تدبیر نسبت د ملائکو
طرف ته د اسناد مجازی په طور دے، اصل مدبر الله پاک دے، هم په دے حکم سرہ ملائک
تدبیر کوی۔

نولہ: (لعمريں یا کفار مکة) دا د ذکر شوې قسمونو جواب دے، د کفار مکہ تخصیص
صرف په دے وجه دے چہ هغوی د بعث منکر دی گنې بعث د کافر او مومن ټول دپارہ دے۔
نولہ: (فالمومنین للمنفعتین) دا د یو سوال مقدر جواب دے۔

حوال: سوال دا دے چہ د (یوم ترجف الراجة) نه نفخه اولی مراد ده، کوم چہ به د مرگ سبب
وی، نو بیا دھنہ د (لعمريں) مقدر ظرف څنگه کیدې شی؟ ځکه چہ بعث خو به د نفخه
ثانیه په وخت وی؟

جواب: د جواب حاصل دا دے چہ دھنہ ورځ به دومره لویه وی چہ په هغې کبھی به د دواړو
نفخو گنجائش وی اگرچہ د دواړو نفخو ترمینځ به د خلوبینتو کالو فاصلہ وی، د
خلوبینتو کالو مطلب دا دے چہ یوه ورځ به د خلوبینتو کالو برابر وی، (قصم ظرفیة للبعث)
یعنی د یوم د بعث مقدر دپارہ ظرف واقع کیدل صحیح شو۔

نولہ: (تبعها الراجة) د (رادفة) معنی ده متصلا وروستو راتلونکې، نفخه ثانیه به چونکه د
نفخه اولی نه پس واقع کیږي د دوی ترمینځ به نور یو څیز هم حائل نه وی هم په دے وجه
نفخه ثانیه ته رادفة اونیلې شو۔

نولہ: (اللوب یومعد الراجة) (اللوب) مبتداء ده او (البصاها) نې خبر دے۔

سوال: (قلوب) نکرہ دے دے مبتداء جو پریدل صحیح نہ دی۔

جواب: (واجہ) د قلوب صفت مخصوصہ دی، چہ د ہنہ پہ وجہ د نکرہ مبتداء جو پریدل صحیح دی، یعنی (واجہ) د (یومئذ) د (خپل ظرف سرہ) د قلوب صفت دی، پہ (اہارہا) کینہا ضمیر د قلوب طرف تہ راجع دی، او د (قلوب) مضاف محذوف دی، ای اہارہا اصحاب القلوب عاقلہ۔

ترکیب: (قلوب) موصوف (یومئذ) د (واجہ) ظرف مقدم، (واجہ) د خپل ظرف مقدم سرہ د (قلوب) صفت، موصوف سرہ د صفت نہ مبتداء، (اہارہا) مبتداء ثانی، (عاقلہ) دے خبر، مبتداء د خبر۔ یہ جملہ د مبتداء اول خبر دی۔

نولہ: (فی الحافرة) ای الی الحافرة فی عمق الی او حافرة پہ معنی د حیات۔

نولہ: (واذا کنا عظاما نحرًا) د (اذا) عامل محذوف دی چہ پہ ہنہ (مردودون) دلالت کوی، ای واذا کنا عظاما ہالہ تردونہمت؟

نولہ: (نحرًا) دا د (نحر العظم) نہ ماخوذ دی زرو او ددو ہدو کو تہ وئیلہ شی۔

نولہ: (قالوا لتلك)، (تلك) مبتداء دہ، او مشار الیہ نہی (رجعہ) دی، (کرو) پہ معنی د رجعہ (موصوف دی، (عسیرہ) صفت دی، موصوف سرہ د صفت نہ د مبتداء خبر دی۔

نولہ: (عسیرہ) دے تفسیر پہ (ذات عمران) سرہ کولو کینہی د یو سوالِ مقدر د جواب طرف تہ اشارہ او کری شہ۔

سوال: د (عسیرہ) حمل پہ (کرو) باندی صحیح نہ دی۔

جواب: د جواب خلاصہ دا دہ چہ (عسیرہ) د (ذات عمران) پہ معنی دی، یا د (عسیرہ) اصحاب خسران مراد دی، او اسناد مجازی دی لکہ پہ (رحمت تہارہم) کین چہ اسناد مجازی دی۔

نولہ: (فاذا نفخت) دے عبارت د اضافہ کولو مقصد دا بیانول دی چہ (فاذا هم بالساہرہ) د شرط محذوف جزاء دہ۔

نولہ: فقال، ای فقال تعالیٰ

نولہ: بالتین و توحہ: یعنی (طوی) کہ د مکان پہ معنی وی نو د منصرف کیدو د وجہ نہ بہ منون وی او کہ د (بہقہ) پہ معنی وی نو د غیر منصرف کیدو د وجہ نہ بہ غیر منون وی۔

نولہ: (نکال الآخرہ) د (آخرہ) نہ مراد روستو کلمہ دہ کومہ چہ (اناریکم الاصل) دہ او د (ای) نہ مراد اولہ کلمہ دہ او ہنہ (ما علمت لکم من الہ غیری) دہ او بعض خلقو د (اولی) نہ مراد د غرقیدو عذاب ر۔ نہ مراد: سوزیدو عذاب اختلہ دی۔ (والہ اعلم)

[ایات ۳۷-۴۶]

الله تعالیٰ انْتُمْ بخلفی المیززنن واندال الثانية البقا وتسهلها واذخال الف بين المسهلة والاخرى وتركه
 اي منكرو البعث (أَشَدَّ خَلْقًا أَمَّ السَّجَامِ أَخَذَ خَلْقًا بَقَاهَا) بَنَان بَكْنِيَّةٍ خَلْفَهَا (وَقَدْ سَخِكَمَا) تفسیر بَكْنِيَّةٍ
 البناء أَن جَعَلَ سَخَفًا فِي جِهَةِ الْغُلُوِّ وَبَقَا وَقِيلَ سَخَفَهَا سَخَفًا (فَسَوَّاهَا) جَعَلَهَا مُسْتَوِيَةً بِلَا
 غِبْ (وَأَعْلَسَ لَيْلَهَا) أَظْلَمَهَا (وَأَخْرَجَ مَخَاهَا) أَنْزَلَ نُورَ خَشْيَتِهَا وَأَجِيفَ إِلَيْهَا النَّبْلُ لِأَنَّهُ جَلَّتْهَا وَالشَّخْصُ
 لَانِهَا سَرَجَاهَا وَالْأَرْضُ بَعْدَ ذَلِكَ دَحَاهَا) بَسَطَهَا وَكَانَتْ مَخْلُوفَةٌ قَبْلَ الشَّمْسِ مِنْ غَيْرِ دُخُولِ أَخْرَجَ خَالَ
 بِاضْطِرَارٍ لَفْظٍ أَيْ مُخْرِجًا (وَمِنْهَا مَا عَاهَا) بِتَجْعِيلِ عَوْنِهَا (وَمَوَّاهَا) مَا تَزَاهَا التَّمْعُ مِنَ الشَّخْرِ وَالشَّجَرِ وَمَا
 بِأَكْمَلِ النَّاسِ مِنَ الْأَقْوَاتِ وَالشَّمَارِ وَإِطْلَاقِ الْمَرْغَى عَلَيْهِ اسْتِغَارَةً (وَالْجِبَالُ أَرْسَاهَا) أَثْبَتَهَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ
 لِتَسْكُنَ مَوَّاهَا) مَفْعُولٌ لَهُ يَفْعَلُ أَيْ لَفَعْلٍ ذَلِكَ مُنْعَةً أَوْ مَعْنَى أَيْ تَنْصِيحًا (لَكُمْ وَلَا تَعْلَمُكُمْ جَمْعُ نَعْمَ وَمِنْ
 الْإِزْهَالِ وَالنَّفْرِ وَالْقَمْرِ) فَإِذَا جَاءَتْ الطَّامَّةُ الْكُبْرَى) الْفُخَّةُ الثَّانِيَةُ (يَوْمَ تَذْكُرُ الْإِنْسَانَ) يَذْأُ مِنْ ١٠ مَسَافَةٍ
 فِي الدُّنْيَا مِنْ غَيْرِ وَشَرٍّ وَتَوَدَّتْ) أَظْهَرَتْ (الْجَحِيمِ) النَّارِ الْفُخْرَةَ (لَيْسَ يَرَى) لِكُلِّ رَأْيٍ وَجَوَابٍ إِذَا قُلْنَا
 مَنْ طَلَى) كَفَّرَ (وَأَكْرَمَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا) بِاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ (فَإِنَّ الْجَحِيمَ مِنَ النَّارِ) مَاوَاهُ (وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ
 يَمَاسَ بَيْنَ يَدَيْهِ (وَمَقَى النَّفْسِ) الْأَمَارَةَ (عَنِ الْهَوَى) الْفَزْدَى بِاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ (فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ النَّارُ)
 وَخَامِلِ الْجَوَابِ فَالْغَايِبِ فِي النَّارِ وَالْفُطَيْحِ فِي الْجَنَّةِ بِسَأَلِ لَوْلَكَ) أَيْ تَخَارُ مَكَّةَ (عَنِ السَّاعَةِ) أَيَّانَ مَوَّاهَا
 مَتَى وَفَوْقَهَا وَيَمَاسُهَا (فِيمَا) فِي أَيْ شَيْءٍ (أَلَيْتَ مِنْ ذِكْرَاهَا) أَيْ لَيْسَ عِنْدَكَ عِلْمُهَا حَتَّى تَذْكُرَهَا (إِلَى رَيْكَ
 مُتَّبَاهَا) مُتَّفَقَى عِلْمُهَا لَا يَغْلَمُهُ غَيْرُهُ (إِنَّمَا أَلَيْتَ مِنْذُ) إِنَّمَا يَنْفَعُ (إِنْدَكَ) (مَنْ يَخْشَاهَا) بِخَافَهَا (كَأَنَّهُمْ يَوْمَ
 يُرَوَّنَا كَأَنَّهُمْ لَبُّوا) فِي نُفُوسِهِمْ (وَلَا عِيبَ لَهُمْ) عِيبٌ يَوْمٌ أَوْ بَكْرَتُهُ وَصَحَّ إِضَافَةُ الضَّحَى إِلَى الْفَتِيَّةِ لِنَا
 بَيْنَهُمَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِذْ لَمْ يَطْرُقَ الظَّهَارُ وَحَسَنَ الْإِضَافَةُ وَقَوَّعَ الْكَلِمَةَ فَاصِلَةً

توجه: ای د بعث نه منکرو ایا ستاسو پیدا کول ډیر گران دی یا د اسمان؟ (أَلَمْ تَعْلَمُوا) د دواړو
 همزو تحقیق او ثانی لره په الف باندې بدلولو سره د ثانی د تسهیل سره او مسهله او د
 دویم ترمینځه الف لره داخلولو سره 'و' د ترک ادخال سره. الله پاک هغه جوړ کړي دي دا د
 اسمان د تخلیق د کیفیت بیان دي هغه ئې اوچت جوړ کړو دا د بناء د کیفیت بیان دي یعنې
 د هغې اوچت والې ئې اوچت کړو، وتیلې شوې دی چه (وهم سَخِكَمَا) نه مراد «وهم سَفَلَهَا»
 دي، یعنې چمت ئې ورله بڼه اوچت کړو، بیا ئې هغه بڼه برابر کړو (یعنې) بغیر د نقص نه ئې
 اوچت کړو او د هغې شپه ئې تیاره کړه او د هغې ورغ ئې راویستله یعنې د هغې د نمر نور ئې
 ښکاره کړو، او د (لېل) اضافت د اسمان طرف ته په دي وجه اوکړي شو چه شپه د هغه
 سوړې دي او د شمس اضافت د اسمان طرف ته کړي شوې دي ځکه چه شمس ئې ډیوه ده.
 او د هغې نه پس ئې زمکه خوړه کړه د هغې تخلیق د اسمان د پیدائش نه مخکېن شوې وو او د

هغې نه شي د هغې اوبه راويستلې او د هغې چينې نه جاري کړې (الحرم) د (لذ) د اضممار سره حال دې د (مخرجاً) په معنی کښ، او د هغې چاره نه راويستله يعنی هغه کومه چه خاړوی خوری که د اونې د قبيل نه وی يا د گياه، او هغه خيز نه پيدا کړو کوم چه انسانان خوری که غله وی يا ميوه، او انسانی خوراک باندې د (موجي) اطلاق په طور د استعارې (مجاز) دې، او غرونه نه پرې قائم کړل يعنی په زمکه نه ثبت کړل، ددې دپاره چه اضطراب نه ختم شی دا ټول ستاسو او ستاسو د حيواناتو د فائدي دپاره دی (معافاً) د فعل مقدر مفعول له دې ای فعل ذلك متعاً بامعافاً معنی معتمداً مصدر دې، د دې فعل به هم متعماً مقدر وی ای متعماً معتمداً العامر د نعم جمع ده او العامراوین، غوا او بيزې ته ونيلي شی، پس کله چه هغه لوڼې افت راشی يعنی نفخه ثانيه يعنی په کومه ورځ چه به انسان په دنيا کښ خپل کړې خيز او شر لره ياد کړی (يوم) د (اذا) نه بدل دې او د هر کتونکی مخې ته به جهنم يعنی سوزونکې اور ظاهر کړې شی او د (اذا) جواب (فامان طلي) دې نو چا چه سرکشی يعنی کفر او کړو او د خواهشاتو د وجې نه نه د دنيا ژوند ته ترجيح ورکړه د هغه تهکانه دوزخ دې او! چه کوم کس د خپل رب مخې ته د اوريدو نه ويريدو او خپل نفس اماره نه د شهوتونو د اتباع په ذريعه د هلاکونکی خواهشاتو نه منع کړې وی نو د هغه تهکانه جنت دې او د جواب حاصل دا دې چه نافرمان به په دوزخ کښ وی او فرمانبردار به جنت کښ، کفار مکه ستا نه د قیامت واقع کيدو وخت تپوسی يعنی چه هغه به کله واقع کيږي؟ د هغې د علم انتهاء د الله پاک طرف ته ده يعنی د قیامت د وقوع د علم انتهاء هم د هغه طرف ته ده يعنی د الله پاک نه سوا په هغې خوک هم نه پوهيږي، ته خو صرف د هغې نه ويريدونکو لره ويره ورکونکې شي يعنی ستا ویرول به صرف هغه چاته فائده ورکوی کوم چه د هغې نه ويريزی په کومه ورځ چه دوی هغې لره وینی نو داسې به معلومیږي چه دوی په خپلو قبرونو کښ د مازيگری پراېریا ساختي پراېر وخت تير کړو يعنی د يوې ورځې د سحر يا د ماينام مقدار، او د (هغې) اضافت د (عقبة) طرف ته په دې وجه دې چه د ددې ترمينځه تعلق دې، په دې وجه چه دواړه د ورځې غاړې دی او اضافت لره کلمه فاصله (او) واقع کيدو ښکلي کړو.

د قيوداتو فوائد او تسهيل

قوله: (التي) دا استفهام د منکرين بعث د توبيخ دپاره دې.

قوله: (بمحقق المحدثين) ای مع ادعائ الالف و ترکیه اوله همزه هميشه محقق وی تسهيل او تحقيق صرف په دويمه کښ وی، لهذا د دواړو همزو د محقق کيدو په صورت کښ ادخال الف او ترک ادخال، دا دوه قراونه شو او د دويم همزه د مسهله کيدو په صورت کښ هم ادخال الف او ترک ادخال، دوه دا شو، او دويم همزه لره په الف سره بدلولو باندې يو قراعت

دا شو، ټول پنځه قراعتونه شو.

نوله: (اهد علقاً) په دې کښې اشاره اوکړه چه (اهل الصام) مبتداء ده او (اهد علقاً) ددې خبر محذوف دې.

نوله: (والارض) (الارض) د اشتعال د وجې نه محذوف دې.

نوله: (كائنات مخلوقة) دا د يو سوال مقدر جواب دې.

موال: په سورة فصلت کښې دې چه د تخليق شروع د (لوح) نه شوې ده د هغې نه روستو اسمان پيدا شو او دلته د هغې عکس دې کوم چه تعارض دې؟

جواب: د جواب حاصل دا دې چه د زمکې د مادې تخليق خود اسمان د تخليق نه مقدم دې خود هغې خورول روستو دی لهذا هيڅ قسم تعارض نشته.

نوله: (واطلاق العرمي عليه استعارة) دا ددې شېبې جواب دې چه د انسان په خوراک باندې د چارې اطلاق کړې شوې دې کوم چه مناسب نه دې، ځکه چه چاره د خاروو خوراک ته ونيلې شې؟ د جواب حاصل دا دې چه دا اطلاق په طور د مجاز دې يعنی ددې نه مطلقاً ماکول مراد دې، چه په هغې کښې انساني او حيواني ټول خوراکونه شامل دي.

نوله: (وجواب اذا فاما من طفي الغ) يعنی د (اذا) جواب (فاما من طفي) دې، په دې کښې لږ شان تسهيل دې، ځکه چه (فاما من طفي) په دنيا کښې د خلقو د حالت بيان دې، او (فاذا جاءت الطامة الكبرى) په اخرت کښې د خلقو د حالت بيان دې، چه د هغې د وجې نه به جزا او شرط دواړه په جدا جدا مقامانو کښې وي، لهذا غوره دا ده چه د (اذا) جواب محذوف اومنلې شې لکه چه نورو مفسرينو منلې دې او هغه دا دې (دمل لعل النار النار لاهل الجنة الجنة)

نوله: (ماواه) په دې کښې اشاره ده چه په (هي الماوى) کښې الف لام د ضمير په عوض کښې دې کوم چه د (من طفي) طرف ته راجع دې، د (اذا) د جواب حاصل دا دې چه عاصی به جهنم کښې او مطيع به په جنت کښې وي، دا ددې خبرې طرف ته اشاره ده چه د (اذا) جواب (فاما من طفي) لره منلو په ځانې محذوف اومنلې شې نو زيات به غوره وي، لکه چه مخکښ اشاره اوکړې شوه. (ماوى)

نوله: (لهم انت) په اصل کښې (لها) وو د قاعده معروفه د وجې نه الف حذف کړې شو، (لهم) خبر مقدم دې، او (انت) مبتداء موخر.

نوله: (وهما اضافة الضمى) دا د يو سوال مقدر جواب دې.

موال: دا دې چه د شېبې دپاره (هصى) نه وي، (هصى) خود ورځې دپاره وي نو څه وجه ده چه د ضحې اضافت ئې د (عفة) طرف ته واپس کيدونکى ضمير طرف ته اوکړو؟

جواب: د جواب حاصل دا دے چہ (شعبہ) او (عصب) دوا رہ د یوم اطراف (غارے) دی لہذا د دوا رو تر مینخہ ربط او تعلق دے، ہم پہ دے وجہ د یو اضافت د بل طرف تہ صحیح دے قولہ: (حسن الاضافۃ ولولم الکلمۃ فاصلة) مطلب دا دے چہ ددے ادنیٰ مناسبت د وجہ تہ پہ اضافت کنہ د فواصل آیات رعایت حسن پیدا کرو

[۸۰] سورہ عبس

سورہ عبس مکیہ اثنتان واربعون آیت

سورہ عبس مکی دی، دوہ خلونبست آیتونہ دی۔

[آیاتونہ: ۱-۴۲]

بسم الله الرحمن الرحيم (عَبَسَ) الَّذِي تَخَلَّجَ وَجْهَهُ (وَتَوَلَّى) أَغْضَضَ لِأَجْلِ (أَنْ جَاءَهُ الْأَعْمَى) عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَقَطَعَهُ عَمَّا هُوَ مَشْغُولٌ بِهِ مِمَّنْ يَزْجُو إِسْلَامَهُ مِنْ أَشْرَافِ قُرَيْشِ الَّذِينَ هُوَ حَرِيصٌ عَلَى إِسْلَامِهِمْ وَلَمْ يَنْزِلِ الْأَعْمَى أَنَّهُ مَشْغُولٌ بِذَلِكَ فَتَدَاوَى عَلَيْهِ يَمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ فَانصَرَفَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قَعُوبٍ فِي ذَلِكَ بِمَا نَزَلَ فِي هَذِهِ السُّورَةِ فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ إِذَا جَاءَ مَرْحَبًا بِمَنْ عَاتَيْتَ فِيهِ رَمِي وَتَبَسَّطَ لَهُ رِذَاءَةً (وَمَا يَذْكُرُكَ) بِغِلْمِكَ (لَعَلَّه يَرْجَى) فِيهِ إِذْغَامُ النَّاءِ فِي الْأَمَلِ فِي الرَّأْيِ أَيْ يَنْتَظِرُ مِنْ الذُّلُوبِ بِمَا يَسْتَمِعُ مِنْكَ (أَوْ يَذْكُرُكَ) فِيهِ إِذْغَامُ النَّاءِ فِي الْأَمَلِ فِي الدَّالِ أَيْ يَنْشِطُ (فَتَسْتَفْعِلُ الدَّيْكَرَى) الْبَطْطَةُ الْمَشْمُوعَةُ مِنْكَ وَفِي قِرَاءَةِ يَنْصَبُ نَفْعُهُ جَوَابُ التَّوَجُّهِ (أَمَّا مَنْ أَسْتَعْتَقَى) بِالْمَنْفَعِ (فَأَنَّتْ لَهُ تَحَدَّى) وَفِي قِرَاءَةِ وَتَشْدِيدِ الْعَادِ بِإِذْغَامِ النَّاءِ الثَّانِيَةِ فِي الْأَمَلِ فِيهَا تَقْبَلُ وَتَعْرِضُ (وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَرْجَى) يُؤْمِنُ (وَأَمَّا مَنْ جَاءَكَ يَتَشَفَى) خَالَ مِنْ فَاعِلٍ جَاءَ (وَهُوَ يَتَشَفَى) اللَّهُ خَالَ مِنْ فَاعِلٍ يَشْفَى وَهُوَ الْأَعْمَى (فَأَنَّتْ عَنْهُ تَلَكَّى) فِيهِ خِلَافُ النَّاءِ الْآخَرِ فِي الْأَمَلِ أَيْ تَتَشَاغَلُ (كَلَامٌ لَا تَفْعَلُ مِثْلَ ذَلِكَ) (إِنَّمَا) أَيْ السُّورَةُ أَوْ الْآيَاتُ (تَذْكُرُهُ) عِظَةُ لِلْخَلْقِ (فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ) خَفِظَ ذَلِكَ فَاتَمَّظَ (وَفِي حُصْفٍ) خَبَرَ فَإِنْ لَانَتْهُ وَمَا قَبْلَهُ إِغْيَاضٌ (مُكَرَّمَةٌ) عَبْدُ اللَّهِ (مَرْفُوعَةٌ) فِي السَّمَاءِ (مُعْطَرَفَةٌ) مُنْزَعَةٌ عَنْ مَنَ الشَّيْطَانِ (وَالْأَيْدِي سَفَرَةٌ) كَتَبَتْ يَنْشِئُونَهَا مِنَ الْوَحْشِ الْمَخْطُوطِ (كَرَامَ بَرَّةٍ) مُطِيعِينَ لِلَّهِ تَعَالَى وَهُمْ الْمَلَائِكَةُ (قِيلَ الْإِنْسَانُ) لِمَنِ الْكَافِرُ (مَا أَكْفَرَهُ) اسْتَفْهَمَ تَوَلَّى أَيْ مَا عَمِلَهُ عَلَى الْكُفْرِ مِنْ أَيْ شَرِّ عَمَلِهِ اسْتَفْهَمَ تَفْهَمَ لَمْ يَسْهَمْ فَهُوَ مِنْ طَلْقَةِ حَقِّقَةٍ فَقَدَّرَهُ عَمَلُهُ لَمْ يَنْطَفِ إِلَى آخِرِ خَلْقِهِ (لَمْ يَسْأَلِ) أَيْ طَرِيقَ خُرُوجِهِ مِنْ بَطْنِ امِّهِ (يَسْرَهُ) (لَمْ أَمَّا تَهُ فَاقْتَرَفَهُ) جَعَلَهُ فِي قَبْرِ يَسْرَةٍ (لَمْ أَدَا شَاءَ الْكُفْرَةِ) لِيَنْفَتِ (كَلَامٌ غَلَا) لَمَّا يَلْغِي) لَمْ يَفْعَلْ (مَا أَكْرَفَهُ) بِوَرْتِهِ (فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ) نَظَرَ اغْتِبَارَ (إِلَى طَعَامِهِ) كَيْفَ لَمْ يَفْزَ وَذُبِّرَ لَهُ (أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ مِنَ السَّمَاءِ رَصَبًا) (لَمْ نَخْلُقْنَا الْإِنْسَانَ) بِالنَّاتِبِ (عَلَا) (فَأَلْبَسْنَاهُ لَبَاسًا حَسَنًا) خَالِجِنَا وَالشَّمِيرَ (وَعَبَّيْنَاهُ وَكُفَّيْنَاهُ) هُوَ الْكَلْبُ الْزُطْبُ (وَمَذْنُونًا وَعِلْمًا) (وَحَدَّاهُ) عَلَّمَاهُ) نَسْتَمِينُ عِيبَةَ الْأَشْجَارِ (وَفَاكِهَةً وَأَبًّا) مَا تَزْعُمُ الْبَهَائِمَ (وَقِيلَ الْبَنُ مَتَاعًا) مَنَعَهُ أَوْ نَفَعِيْنَاهُ كَمَا نَفَعْنَا فِي السُّورَةِ قَبْلَهَا (لَكُمْ وَلَا تَعْلَمُونَ) نَفَعْنَا فِيهَا أَيْضًا (فَإِذَا جَاءَتْ السَّاعَةُ) السَّاعَةُ الثَّانِيَةُ (يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنَ الرَّسُولِ)

أَحِبُّهُ (وَأَمَهُ وَأَبِيهِ) (وَصَاحِبَتَهُ) زَوْجَتَهُ (وَبَنِيَهُ) يَوْمَ يَنْذِلُ مِنْ إِذَا جَوَّابُهَا دَلَّ عَلَيْهَا لِئَلَّا يُؤْمِرُ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ شَأْنَ يُفْئِيهِ خَالٍ بِشَفَلَةٍ عَنْ شَأْنِ غَيْرِهِ أَيْ ائْتَمَلَ كُلَّ وَاحِدٍ بِنَفْسِهِ (وَجُودَ يَوْمَئِذٍ مُتَوَرِّقَةً) مُعْبِئَةً (حَاجِكَةً مُتَتَبِّرَةً) لِرُخَّةٍ (وَلَهُمُ الْعُلَمُونَ) (وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ) غَارٌ (تُرْفَعُهَا) تَفْشَاهَا (قَتَرَةٌ) ظَلَمَةٌ وَتَوَادُّ أُولَئِكَ أَقْلٌ عَلَيْهِ الْخَالَةُ (هُمُ الْكُفَرَةُ الْكُبْرَى) أَيْ الْجَامِعُونَ بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْفَجْرِ

ترجمہ: پہ نوم د الله پاک چه دیر مہریانہ او ہمیشہ مہریانہ دے شروع کوم! رسول الله ﷺ تدے تریو کرو یعنی خفگان نہی بنکاره کرو او اعراض نہی او گرو ددی وجہی نہ چه یو روند سړې هغه ته راغلو عبد الله بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ پس هغه د رسول الله ﷺ په هغه کار کښ خلل واچولو په کوم کښ چه هغه مشغول وو د اشراف قریش دڅه کسانو سره د چا د اسلام قبلولو چه رسول الله ﷺ امید لرلو، په دې وجه چه رسول الله ﷺ د هغوی د اسلام دیر حریص وو، او هغه روند سړی ته ددې علم نه وو چه رسول الله ﷺ په څه اهم کار کښ مشغول دې، نو هغه رسول الله ﷺ ته اوازونه ورکول شروع کړل چه ماته د هغې وحی نه څه او نیا به کومه چه تاته ستا رب بنودلې ده بیا رسول الله ﷺ خپل کور ته تشریف یوړلو، دې باره کښ په رسول الله ﷺ باندې عتاب نازل شو د هغه مضمون په ذریعہ کوم چه په دې سورت کښ نازل شو نو ددې نه وروستو به رسول الله ﷺ عبد الله بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ ته فرمائیل چه کله به هغه راتلو! چه د هغه سړی دپاره دې هر کلي وی چه د هغه په باره کښ زما رب په ما باندې عتاب او کړو او رسول الله ﷺ به ورته خپل خادر خورولو. او تاته څه معلومه ده کیدې شی چه هغه پاک شوې وې (پاکې) کښ د تاء ادغام دې په اصل زاء کښ یعنی د گناهونو نه به پاک شړې وې د رسول الله ﷺ خبرې اوریدلو سره او نصیحت به ئې قبول کړې وې (پاکې) په اصل کښ د تاء ادغام دې په ذال کښ، یعنی نصیحت به ئې قبول کړې وې او نصیحت به د هغه دپاره نافع وې یعنی د رسول الله ﷺ نه اوریدلې نصیحت به د هغه دپاره فائده مند وې او په یو قرامت کښ د جواب ترجی د وجې نه (تلفه) په نصب سره دې څوک چه د مال د وجې نه بې پرواهۍ کوی ته د هغوی په فکر کښ خوشې او په یو قرامت کښ د صاد په تشدید سره دې، اصل کښ تاء ثانیه لره په صاد کښ ادغام کولو سره (یعنی) توجه کوی او فکر کوی، حال دا چه که هغه ایمان راوړی نو په تاء باندې ددې هیڅ ډمه دارۍ نشته او څوک چه تاته په منډه منډه راغی د فاعل نه حال دې او د الله پاک نه ویرېپی هم دا د (مسی) د فاعل نه حال دې او هغه نابینا دې نو ته د هغه نه بې رخی کوي په دې کښ په اصل کښ د تاء ثانیه حذف دې، یعنی ته د هغه پروه نه کوي، خبردار ته هیڅ کله داسې مه کوه دا سورت یا ایتونه خو نصیحت دې د مخلوق دپاره څوک چه غواړی نصیحت دې قبول کړی (صاد دې اوساڼی) او نصیحت دې حاصل کړی په داسې صحیفو کښ لیکلې شوې دې چه د الله پاک په نزد عزتمندې دی (د)

صفت) دا د ان خبر ثانی دی او ددی نه مخکین جمله معترضه ده په اسمان کین اوچتی مرتبې والادی د شیطانانو د مس کولو نه پاکې دی د معززو او نیکانو یعنی د الله پالو فرمانبردار لیکونکو په لاس کین دی کوم چه هغې لره د لوح محفوظ نه نقل کوی، او هغه ملائکې دی لغت دی وی په کافر انسان څنگه د حق سخت منکر دی؟ استفهام د توبیخ دپاره دی یعنی چا هغه دی کفر ته تیار کړو؟ د څومره سپک څیز نه الله پاک هغه پیدا کړو دا استفهام تقریری دی، بیای هغه پخپله بیان فرمائیلو سره ارشاد او فرمائیلو د نطفې نه، د هغه صورت نه جوړ کړو بیای پکین مختلف اطوار جاری کړل (اول) نه چې چک وینه جوړه کړه بیای نه د غوښې ټکره جوړه کړه، د هغه د تخلیق د پوره کیدو پورې نه تغییرات جاری او فرمائیل. بیای د هغه د مور د خیتې نه د هغه د راوتلو دپاره لاره اسانه کړه بیای هغه ته مرگ ورکړو او هغه نه قبر ته اورسولو یعنی هغه نه داسې قبر ته اورسولو کوم چه هغه لره پټ کړو. بیای چه کله الله پاک غواړی هغه به د بعث دپاره ژوندي کړی، هرگز داسې نه! دی انسان هغه فرض ادا نه کړل د کومو چه هغه ته د هغه رب حکم کړې ووا یا دی انسان لږ د عبرت په نظر خپل خوراک ته اوگوری او چه څنگه الله هغه مقدر کړې دی او د هغې دپاره یی تدبیر کړې دی چه مونږ د ورځو نه په اویه راوړولې یا مونږ د نباتاتو په ذریعه زمکه په عجیبه طریقی سره څیرې کړه یا مونږ په هغې کین غله مثلاً غنم، جوار، اورشی، او انگور او سبزی او هغه شنه چاره ده د زیتون او کهجورې او گنر باغونه (یعنی) د گنډو اونو والا باغونه او میوې او چاره مو پیدا کړه چه په هغې کین خاړوی څیریې او وئیلې شوې دی چاره (پیدا کړل) ستاسو او ستاسو د څاروو د فائدې دپاره چه فائده اورسوی تاسو ته فائده رسول، لکه چه هم په دې سورت کین ددی نه مخکین تیر شوې دی، د (ولاعا مکم) تفسیر هم په (ابل، باقر، علی) سره مخکین تیر شوې دی یا چه کله به هغه غوږونو لره کړونکې آواز راشی یعنی نفخه ثانیه هغه ورغ سړې د خپل رور نه او د خپلې مور او د خپل پلار نه او د خپلې ښځې او د خپل اولاد نه تختی (بوم) د ادا نه بدل دی او ددی جواب هغه دی په کوم چه (لکل امره) دلالت کوی هغې ورغ کین به هر سړی دپاره داسې مشغله وی چه هغه به بل طرف ته متوجه کیدو ته نه پریږدی (یعنی) داسې حال به وی کوم چه به هغه لره د نورو د حال نه به خبره کړې وی یعنی هر سړی به په خپل حال کین اخته وی، څه مخونه به په دغه ورغ باندې روښانه تازه وی یعنی خوشحاله به وی او دا مومنان دی او څه مخونه به په دغه ورغ باندې گرد الوده وی او تیاره به پرې خوره وی یعنی تور والې او سیاهې، ددې حالت والا خلق به کافر او بدکردار وی یعنی د کفر او فجور جامع به وی.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

فوله (عبس وقلی) (ض) (عبس) (هوسا) تندې تریو کول، د خفگان اظهار کول، او که د تندې تریو کولو سره سره نهې ښکاره شی نو بیای ورته (کلمه) وئیلې شی او که

مخ هم ورسره وړان شی نو ﴿تس﴾ ورته ونيلې شی او که ورسره غصه هم وی نو ﴿هل﴾ ورته ونيلې شی. (لغات القرآن) ﴿هس﴾ او ﴿وتولی﴾ کښ د غائب صیغې استعمالول، د اتهائې لطف او کرم د اظهار په طور دی چه د عتاب په وخت ېې د حاضر صیغې استعمال نه کړې، چه داسې معلومه شی چه په کوم کار باندې عتاب کولې شی هغه رسول الله ﷺ نه دې کړې، بلکه بل چا کړې دې بیا وړاندې ﴿وما يدريك﴾ او ﴿وما عليك الا يوكي﴾ کښ ېې د حاضر په صیغې سره خطاب او فرمانیلو، په دې کښ هم د رسول الله ﷺ د زړه ساتلو او احترام لحاظ ساتلې شوې دې که بالکلېه د خطاب صیغه نه وه فرمانیلې شوې نو ددې نه به د اعراض شبه پیدا شوې وې چه هغې سره به رسول الله ﷺ ته ناقابل برداشت خفگان او غم رسیدلې وې.

نوله: ﴿هس وتولی﴾ دې دواړو افعالو په ﴿ان جاءه الا همی﴾ کښ تنازع او کره، دواړه هغه لره مفعول لاجله جوړول غواړی، یو لره عمل ورکولو سره د دویم دپاره ضمیر حذف کړې شود (فعله) کیدو د وجې نه.

نوله: ﴿عبد الله بن ارمکثوم﴾ ای ابن عمر بن مالک بن ربيعة الفهري من بني عامر بن لؤي د خپلې نیا په کنیت سره مشهور دي، قدیم الاسلام دي، عبد الله بن ام مکتوم ﷺ د سیده خدیجه بنت خویلد ﷺ د خاله خوښ دي، رسول الله ﷺ هغه دیارلس کرته د خان نه روستو په مدينه منوره باندې والی مقرر کړې دي، هغه په جنگ قادسیه کښ شهید شوې دي.

نوله: ﴿وما يدريك﴾ په دې کښ د غیبت نه د خطاب طرف ته التفات دي، ﴿ما﴾ استفهامیه مبتداء ده ﴿يدريك﴾ فعل متعدی بدو مفعول دي، کاف مفعول اول دي او ﴿لهل یوکي﴾ جمله قائم مقام د دویم مفعول ده.

نوله: ﴿فتنعه﴾ مرفوع دي په ﴿مذکر﴾ باندې د عطف د وجې نه او منصوب دي د جواب ترجی کیدو د وجې نه.

نوله: ﴿فانت له تصدی﴾ جار مجرور د ﴿تصدی﴾ سره متعلق دي، د فواصل د رعایت د وجې نه مقدم کړې شوې دي.

نوله: ﴿تصدی﴾ په اصل کښ ﴿تصد﴾ وو دویم دال په حرف علت (باء) سره بدل کړې شو.

نوله: ﴿وما عليك﴾ ما نافية ده او ﴿عليك﴾ د مبتداء محذوف خبر دي او ﴿الا يوكي﴾ د مبتداء محذوف سره متعلق دي، د عبارت تقدیر داسې دي: ﴿ليس عليك بأس في عدم تركه﴾

نوله: ﴿وما لهله احترام﴾ یعنی د (ان)، دواړو خبرونو تر مینځه جمله معترضه ده.

نوله: ﴿پاډی سفر﴾ په معنی د (کامین) (سفر) د سافر جمع ده لکه چه (کبة) د (کاتب) جمع ده.

قوله: ﴿لَعَنَ الْكَافِرُ﴾ پہ دے کتب اشارہ دہ چہ د انسان نہ مراد مطلق انسان نہ دے بلکه کافر انسان مراد دے

قوله: ﴿قَتَلَ الْإِنْسَانَ﴾ پہ دے آیت کریمہ کتب دوه طریقو سرہ اشکال دے

اولی اشکال: دا چہ پہ دے کتب د بددعا (خیرو) وهم پیدا کپری او دعا یا بددعا عاجز کوی، او حال دا چہ اللہ پاک قادر مطلق ذات دے لہذا دا د ہفہ شایان شان نہ دی؟

دویم اشکال: تعجب پہ ہفہ امر عظیم باندے کولی شی چہ د ہفہ سبب پت وی، او دا معنی د اللہ پاک دپارہ محال دہ، خکہ چہ ہفہ خود عالم د تولو خیزونو نہ اجمالاً او تفصیلاً خبر دے؟

۳ اولی اشکال رومی جواب: دا کلام د عربو د کلام پہ طرز او اسلوب باندے دے گویا پہ دے کتب د عذاب عظیم د مستحق کیدو طرف تہ اشارہ دہ د ہفوی د عظیم ترین جرم د ارتکاب کولو د وجہ نہ، عرب چہ کلہ پہ یو خیز باندے تعجب کوی نو وائی! ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ اللہ پاک دے ہفہ ہلاک کری خومرہ خبیث دے

دویم جواب: ﴿قَتَلَ الْإِنْسَانَ﴾ خبری نہ دی، بلکه دا ددے خبری خبر ورکول دی چہ اللہ پاک ہفہ لہ د خیل رحمت نہ لری کری دے

۳ دویم اشکال جواب: دا استفہام تعجب نہ دے بلکه استفہام توییح دے او مفسر علامہ رحمہ اللہ ہم دا اختیار کری دے

قوله: ﴿فَقَدَرَهُ﴾ دا د ﴿مَنْ نُّطْفِئُهُ عَلَيْنَا﴾ تفصیل دے ﴿أَيُّ الْقِدَاطِطَارَةِ﴾ یعنی د ہفہ د تخلیق مراحل نہی مقدر کری دی

قوله: ﴿ثُمَّ السَّيْلُ يَمْرُءَ﴾ دا د باب اشتغال نہ دے ﴿أَيُّ يَمْرُئِ السَّيْلِ يَمْرُءَ﴾

قوله: ﴿إِذَا هُمُ الْغَرَابُ﴾ د مشیت مفعول حذف دے، ﴿أَيُّ إِذَا هُمُ الْغَرَابُ الْغَرَابُ﴾

قوله: ﴿هُوَ الْقَتْلُ الرَّطْبُ﴾ د خاروو گیا او چارہ، شنی گیا او چارے تہ نہی ﴿قَتْلُ﴾ وٹیلے دے، خکہ چہ د قضا معنی د پری کولو دہ

او گیا او چارہ چونکہ بار بار پری کولی شی پہ دے وجہ ورتہ ﴿قَتْلُ﴾ اوٹیلے شو

قوله: ﴿غَلَبًا﴾ دا د ﴿اَغْلَبَ﴾ او ﴿غَلَبًا﴾ جمع دہ، لکہ د ﴿اِحْمَرُ﴾ او ﴿حَمَرًا﴾ جمع چہ ﴿خَمَرُ﴾ راخی، گنرو او گهور اونو تہ وٹیلے شی

قوله: ﴿وَأَبَا﴾ ﴿أَب﴾ ہم د خاروو گیا او چارے تہ وٹیلے شی، خو پہ ﴿قَتْلُ﴾ او ﴿أَب﴾ کتب فرق دا دے چہ ﴿قَتْلُ﴾ شنی گیا تہ وٹیلے شی او ﴿أَب﴾ عام دے کہ شنہ وی او کہ اوچہ وی

قوله: ﴿قَبْلَ الْقَوْنِ﴾ دا د ﴿أَب﴾ د دویم معنی بیان دے، ﴿قَوْنُ﴾ پہ معنی د اوچے گیا دے، ددے معنی پہ اعتبار سرہ ﴿أَب﴾ د ﴿قَتْلُ﴾ ضد دے

قوله: ﴿مَتَعَةً لِّمَنْعِمًا﴾ د ﴿مَعَا﴾ تفسیر پہ ﴿مَتَعَةً﴾ او ﴿مَعْمَا﴾ سرہ کولو کنبی نہی اشارہ

کر، چہ دا مفعول لہ ہم کیدی شی او مفعول مطلق ہم
 ہونہ: (الصاعۃ) (صاعۃ) زوردار اواز کرم چہ غورپونہ کانرہ کری.
 توبہ: (لکل امر) د تیختی د سبب د بپ نولو د پارہ جسمنہ مستانفہ دہ.
 ہونہ: (اشکل کل واحد بنفسہ) دا د (اذا) جواب محذوف دی
 [۸۱] سورۃ التکویر

سورۃ التکویر مکئیہ تسع وعشرون آیہ
 سورۃ تکویر مکی دی، یو کم دیرش آیتونہ دی
 [ایاتونہ: ۱-۲۹]

بسم الله الرحمن الرحيم (إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ) لَفُتْ وَذُجِبَ بِنُورِهَا وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ) انْفَعَتْ وَتَسَاقَطَتْ
 عَلَى الْأَرْضِ (وَإِذَا الْبُحَايِرُ تُصِيرَتْ) ذُجِبَ بِهَا عَنْ وَجْهِ الْأَرْضِ فَصَارَتْ مَبَاءً مُنْبَأً (وَإِذَا الْيَسَارُ السُّوقِ الْخَوَاوِلِ
 رُفَّتْ) بَلَا رَاحٍ أَوْ بَلَا خَلْبٍ لِمَا دَعَاهُمْ مِنَ الْأَمْرِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَالٌ أَغْبَىٰ إِلَيْهِمْ مِنْهَا (وَإِذَا
 الْوُحُوشُ حُشِرَتْ) جُمِعَتْ بَعْدَ الْبَغْتِ لِيَقْتَنَ يَبْغِي مِنْ بَغْضٍ لَمْ يَصِرْ ثَرَاتًا (وَإِذَا الْبُصَارُ سُجِّرَتْ) بِالتَّخْفِيفِ
 وَالتَّشْيِيدِ أَوْ قَدَتْ فَصَارَتْ نَارًا (وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ) قُرِنَتْ بِأَجْسَادِهَا (وَإِذَا الْمَوْودَةُ الْخَارِيَةِ تَذْفَىٰ حَيْثُ
 خَوْفُ الْغَارِ وَالْخَاجَةِ) سُبِلَتْ) بَكِيًا لِقَاتِلِهَا (وَأَيُّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ) وَفَرَى بِكُنْزِ النَّارِ حِكَايَةً لِمَا تُخَاطَبُ بِهِ
 وَجَوَابِهَا أَنْ تَقُولَ قُتِلَتْ بِلَا ذَنْبٍ (وَإِذَا الصُّحُفُ سُخِفَتْ) الْأَفْعَالُ رُشِرَتْ) بِالتَّخْفِيفِ وَالتَّشْيِيدِ فَحُتْ
 وَسَطَتْ (وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ) نُرِعَتْ عَنْ أَمَّاكِبِهَا كَمَا يُنْزَعُ الْجِلْدُ عَنْ الشَّاةِ (وَإِذَا الْجَبَبِ الْأَثَرِ) سُبِرَتْ
 بِالتَّخْفِيفِ وَالتَّشْيِيدِ أَجْبَتْ (وَإِذَا الْجِبَّةُ أُرْفِقَتْ) فُرِثَتْ لِأَهْلِهَا لِذُخْلُومِهَا وَجَوَابِ إِذَا أَوَّلَ السُّورَةِ وَمَا عُطِفَ
 عَلَيْهَا (عَلِمَتْ نَفْسٌ) كُلُّ نَفْسٍ قَدِ عَلِمَتْ الْمَذْكُورَاتِ وَهُوَ يَزُومُ الْقِيَامَةَ (مَا أَحْضَرَتْ) مِنْ غَيْرِ وَشَرَفًا
 أَقْسَمَ لَا زَائِدَ (بِالْخَنَسِ) (الْجَوَارِ الْكُنُوسِ) مِنَ النُّجُومِ الْخَفِيَّةِ زَعَلَ وَالْمَشْرِقَى وَالْمَغْرِبَى وَالزُّهْرَةَ وَعُطَارِدَ
 تَخَسُّ بِضَمِّ الثَّوْنِ أَيْ تَزْجَعُ فِي مَخْرَاجِهَا وَزَاعَمَا بَيْنَمَا نَزَى الشُّعْمُ فِي آخِرِ التَّوَجُّجِ إِذْ كَرَّ رَاجِعًا إِلَى أَوَّلِهِ
 وَكَسَرَ الثَّوْنَ تَذَخَّلَ فِي كِنَاسِهَا أَيْ تَبَيَّبَ فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِي تَبَيَّبَ فِيهَا (وَاللَّيْلُ إِذَا عَصَصَ) أَقْبَلَ بِظِلَالِهِ
 أَوْ أَذْبَرَ (وَالصُّبْحُ إِذَا انْتَفَشَ) ائْتَدَى حَتَّى يَصِيرَ نَهَارًا (يَا أَيُّهَا) أَيْ الْقُرْآنُ لِقَوْلِ رَسُولِ كَرِيمٍ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى
 وَهُوَ جَبْرِيْلُ أَيْفَ (إِنَّهُ) يُنْزِلُهُ بِهِ (وَفِي قُوَّةٍ) أَيْ شَدِيدِ الْقُوَى (عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ) أَيْ اللَّهُ تَعَالَى (مَكِينٍ)
 فِي مَكَانَةٍ مُتَعَلِّقٍ بِهِ عِنْدَ مُطَاعٍ لَهُمْ نَظِيمُهُ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاوَاتِ (أَمِينٍ) عَلَى الْوَحْيِ (وَمَا صَاحِبُكُمْ
 مُحَمَّدٌ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَظِيفٌ عَلَى إِنَّهُ إِلَى آخِرِ الْمَقَسَمِ عَلَيْهِ (بِمُحَمَّدٍ) كَمَا زَعَمْنَاهُ (وَلَقَدْ رَأَى) رَأَى
 مُحَمَّدٌ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيْلَ عَلَى صُورَتِهِ الَّتِي خُلِقَ عَلَيْهَا (بِالْأَلْفِ الْمُبِينِ) الْبَيِّنِ وَهُوَ الْأَعْلَى وَتَاجَةُ
 الْمَشْرِقِ (وَمَا هُوَ) مُحَمَّدٌ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (عَلَى الْقَيْبِ) مَا غَابَ مِنَ الْوَحْيِ وَخَبَرَ السَّمَاءِ (بِظُلْمِينِ)
 أَيْ مُتَقَرِّبِينَ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَيْ بِجَبَلٍ فَيَنْتَقِصُ شَيْئًا مِنْهُ (وَمَا هُوَ) أَيْ الْقُرْآنُ (بِقَوْلِ شَيْطَانٍ) مُسْتَرْقِ

السَّع (رَحِيمٌ غَزُومٌ) فَأَيُّ تَذَاهِبُونَ) فَأَيُّ طَبَقٍ تَسْلُكُونَ لِي إِتَّكَرْتُمُ الْفُرَانَ وَافْرَضْتُكُمْ غَنَةً (إِنْ) مَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ عِظَةً لِّلْعَالَمِينَ) الْإِنْسِ وَالْحَيِّ (لِيَنْ شَاءَ مِنْكُمْ) بَدَلٌ مِنَ الْعَالَمِينَ لِأَعَادَةِ الْحَارِ (أَنْ يَسْتَعْمِلَهُمْ بِسَبَاحِ الْحَقِّ وَمَا تَشَاءُونَ) الْإِسْطِغَامَةَ عَلَى الْخَلْقِ (لِأَنَّ بِنَاءَ اللَّهِ رَبَّ الْعَالَمِينَ) الْعَلَّاقِ اسْتَغَامَكُمْ عَلَيْهِ

ترجمہ: یہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم کله چہ نمر را تاول کرے شی او د هغې رنرا ختمه کرې شی او کله چہ ستوری او د وړپړی او په زمکه باندې راو غورځیږی او کله چہ غرونه روان کرې شی یعنی هغه د زمکې د سطح نه وړستلې شی، نو هغه به د الوتونکي غبار په شان شی او کله چہ د لسو میاشتو بلارې او ښې په خپل حال باندې پریځودلې شی (یعنی) بغیر د نگران نه یا بغیر د لوشلو نه به پریځودلې شی، ځکه چہ هغوی به یوې لوني آفت په ویره کښ غورځولی وی او د عربو په نزد د لسو میاشتو د اوښې نه زیات غوره مال هیڅ نه وو او کله چہ د بعث نه پس ځنگلي حیوانات راجمع کرې شی چہ د بعضو د بعض نه بدله واخستلې شی او بیا خاورې شی او کله چہ په سمندر اوربل کرې شی په تخفیف او تشدید سره نو هغه به د اور په شان شی او کله چہ روحونه د خپلو بدنونو سره یوځای کرې شی او کله چہ په د ژوندی ښځې کرې شوې جینی نه د قاتل د لاجواب کولو دپاره تپوس او کرې شی چہ هغه په څه قصور باندې قتل کرې شوه؟ او (قتل) د تاء په کسرې سره هم لوستلې شوې دې، ددې حکایت کولو سره د کوم په ذریعہ چہ به هغه ته خطاب کولې شی او ددې جواب به دا وی چہ هغه به وائی چہ زه بغیر د څه گناه نه قتل کرې شوم؟ او کله چہ اعمال نامې پرانستلې شی او خورې کرې شی، په تخفیف او تشدید سره، او کله چہ د اسمان پرده لرې کرې شی (یعنی) د خپل ځانې نه بیرته کرې شی ځنگه چہ د بیزي نه څرمن وړستلې شی او کله چہ جهنم یعنی د هغې اور گرم کرې شی (سورت) په تخفیف او تشدید سره او کله چہ جنت نژدې کرې شی د جنتیانو دپاره چہ هغې ته داخل شی، په اول سورت کښ د (اذا) او په هغې چہ کوم معطوف دې د هغې جواب (علمت نفس الهم) دې (هغه وخت به) هر نفس ته معلومه شی یعنی هر سړی ته به په دې ذکر شوې وختونو کښ او هغه د قیامت ورځ ده (معلومه شی) چہ هغه د خیر او شر نه څه راوړي دی؟ پس زه قسم خورم په واپس کیدونکو او پتیدونکو ستورو باندې (لازنده ده) او پنځه ستوری دا دی ۱: زحل، ۲: مشتری، ۳: مریخ، ۴: زهره، ۵: عطارد، (نفس) د نون په ضمی سره یعنی په خپله لاره کښ شاته طرف ته واپس کیږی، کله چہ ته دا ستوری په اخری برج کښ وینې چہ ناڅاپه واپس کیږی د خپل اول برج طرف ته او (تکس) د نون په کسرې سره، (د دې معنی ده) داخل شی په خپل جاخ کښ یعنی داسې مقام ته چرته چہ هغه پټ شی. او (قسم دې) په شپه کله چہ هغه د خپلې تیاري سره راشی یا لاره شی او په سحر چہ کله هغه اوږد شی تردې چہ روښانه شی دا قرآن کریم فی

الواقع د يو پيغمبر قول دې کوم چه د الله پاک په نزد عوژت مند دې او هغه سيدنا جبرائيل عليه السلام دې، د قول نسبت د هغه طرف ته ددې د نازلولو د وجې نه کړې شوې دې طاقت والا يعنى مضبوط طاقتونو والا دې او د عرش والا يعنى الله په لږه او چټې مرتبې والا دې (هندى العرش) د (مکنت) سره متعلق دې هلته د هغه حکم منلې شى يعنى په اسمانونو کېن ملائک د هغه حکم منى او هغه د وحى په باره کېن با اعتماد دې او (اې مکې والو) ستاسو ملگرې محمد صلى الله عليه وسلم لکه چه تاسو گمان کړئ ليونې نه دې (وما صاحبکم) ددې عطف په (انه لقول الله) مقسم عليه باندې دې هغه دا استاذې يعنى رسول الله صلى الله عليه وسلم جبرائيل عليه السلام لږه د هغه په اصلى صورت کېن په صفا غاړه باندې ليدلې دې په کوم چه هغه پيدا کړې شوې دې، کله چه هغه د مشرق په طرف په اوچته غاړه باندې وو، او هغه يعنى محمد صلى الله عليه وسلم د مغيباتو په باره کېن کوم چه وحى او اسمانى خبرونه دى متهم نه دې او په يو قرات کېن ضاد سره دې يعنى بخيل نه دې چه د وحى نه څه پټ کړې او هغه يعنى قران کریم په غلاد د اوريدونکى شيطان مردود کلام نه دې بيا تاسو کوم طرف ته روان يئ؟ يعنى د قران کریم نه انکار کولو او ددې نه اعراض کولو سره تاسو په کومه لاره باندې روان يئ؟ دا خود ټول جهان والو يعنى انسانانو او پيريانو دپاره نصيحت دې، په تاسو کېن د هر هغه کس دپاره چه (لن هاءالغ) د اعاده جار سره (العالمين) نه بدل دې، د اتباع حق په ذريعه په نيفه لاره باندې تلل غواړى، ستاسو په استقامت على الحق غوښتلو هيڅ نه کيږى ترڅو چه الله پاک رب العالمين ستاسو دپاره استقامت على الحق او نه غواړي.

د قيوداتو فوائد او تسهيل

نوله: (اذا الشمس كورت) (الشمس) د باب اشتغال نه دې، د بصريانو په نزد د فعل محذوف د وجې نه مرفوع دې روستنې فعل، د فعل محذوف تفسير کوى ځکه چه حرف شرط د بصريانو په نزد په اسم باندې نه داخليږي، د عبارت تقدير داسې دې (اذا كورت الشمس كورت) البته د اخفش او کوفيانو په نزد (الشمس) د مبتداء كيدو د وجې نه مرفوع كيدل صحيح دى، د مبتدا مابعد د مبتدا خبر دې، (اذا) په دولسو خاينو کېن واقع شوې دې، هغه ټول شرطونه دى او (علمت نفس ما حضرت) جواب شرط دې.

نوله: (الغفار) د لسو مياشتو بلاريزه اوښه، (غفار) د (غفرار) جمع ده لکه چه (نفاس) د (نفساء) جمع ده.

نوله: (غلس) شاته كيدونكى، دا د (عائس) جمع ده، د بعض مفسرينو په نزد مطلق ستورى مراد دى او د بعض په نزد نمر او سپوږمى، ځكه چه دا د ورځې پټيږى، او د بعض

پہ تَرَد مریخ، زحل، عطارد، زہرہ او مشتری مراد دی، دے تہ خصہ متحیرہ ونیلے شی،
دا پنخہ وارہ ستوری ورنڈے تلو تلو سرہ ناخاپہ شاتہ طرف تہ را واپس شی۔

فولہ: (کنس) دا د (کانس) جمع دہ، (کناس) د اوسے جاخ تہ ونیلے شی، او پہ جاخ
کنس پتیدو تہ ہم ونیلے شی۔ (لغات القرآن ملخصاً)

فولہ: (ہینا تری الہم) پہ بعض نسخو کنس (ہینا) دے پہ (ہینا) کنس الف د اشباع دے، پہ
اصل کنس (ہین) دے او پہ (ہینا) کنس میم ہم زائد دے دا د ظروف زمانہ نہ دے، (ہینا)
پہ اصل کنس د (ہان ہین) مصدر دے، د (ہین) اضافت ہمیشہ د مفرد طرف تہ وی کہ
د جملے طرف تہ نہ اضافت او کپے شی نو فتحہ رابنکلی شی چہ د ہغے د وجہ نہ الف
شی، د مفسر علام جلال الدین ~~رحمہ اللہ~~ د قول معنی دا دہ چہ اے مخاطبہ! چہ کلہ تہ ستوری
لرہ پہ آخری برج کنس وینے نو ہغہ پہ تیزی سرہ د برج اولئی حصے تہ را واپس کیڑی
فولہ: (اذکر) ... (اذ) مفاجاتیہ او (کر) پہ معنی د (اسرہ راجعا) دے۔

فولہ: (اہل بظلامہ او اہل) دے اضافے مقصد دا بیانول دی چہ (عص) د اعداد نہ دے،
دے معنی د ورنڈے کیدو او شاتہ کیدو دوارو دی۔

فولہ: (والصبر اذا تقى) ... (اذاتقى) بالفارسیہ: انگاہ کہ دم زند، یعنی طلوع کند، صبا کیدل
فولہ: (متعلق پہ عند) د (بہ) ضمیر د (مکین) طرف تہ راجع دے یعنی، (عند) د
مکین سرہ متعلق دے، (عند) خبر مقدم او (مکین) مبتداء موخر دہ۔

فولہ: (الی امر بالمعروف علیہ) اے عند ذی العرش

فولہ: (من الوحي الغر) من بیانہ دے۔

[۷۱] سورۃ الانفطار

سورۃ الانفطار مکیہ تسع عشرۃ آیۃ

سورۃ انفطار مکی دے، یو کم دیرش آیتونہ دی۔

[ایاتولہ: ۱۹-۱]

بسم الله الرحمن الرحيم (وَإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ) (إِنْشَقَّتْ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَفَرَتْ) (انْفَضَّتْ وَتَنَاقَطَتْ) (وَإِذَا
الْبُحَارُ تُفَجِّرَتْ) (لَبِحَ بَغْضًا فِي بَغْضٍ فَتَارَتْ بُخْرًا وَاجِدًا) (وَإِذَا الْغُلَبُ بِالْمُلُحِ) (وَإِذَا الْكُفُورُ بُعِثِرَتْ) (لَبِ
تُرَابًا) (وَبِثْ ثَوْنًا) (وَجَوَابَ إِذَا وَمَا غُطِفَ عَلَيْهَا عَلِمَتْ نَفْسُ) (أَيُّ كُلِّ نَفْسٍ وَقْتُ هَلِهِ الْمَكُورَاتِ) (وَمَا
نَوْمُ الْيَنَانَةِ) (مَا قَدَمَتْ) (مِنْ الْأَعْمَالِ) (وَمَا أَهْرَتْ) (بِئْهَا فَلَمْ تَعْمَلْ) (بِأَيِّهَا الْإِنْسَانُ) (الْكَاثِرِ) (مَا عَزَّكَ
بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ) (عَنِّي غَمَمُهُ) (الَّذِي عَلَّمَكَ) (بَعْدَ أَنْ لَمْ تَكُنْ) (رَسُوكَ) (بِعَلَّكَ) (مُسْتَوِي) (الْعِلْقَةِ) (سَالِمِ
الْأَغْضَاءِ) (أَقْدَمَكَ) (بِالتَّخْفِيفِ) (وَالْتَشْدِيدِ) (بِعَلَّكَ) (مُغْتَدِلِ) (الْخَلْقِ) (مُتَنَابِ) (الْأَغْضَاءِ) (لَسْتُ) (بَدَ) (أَوْ) (رَجُلِ) (أَطُولُ
مِنْ الْآخِرِ) (فِي) (أَيِّ) (صُورَةٍ) (مَا) (حِيلَ) (شَاءَ رَبُّكَ) (كَلَّا) (رَفَعَ) (عَنِ) (الْإِبْرَارِ) (بِعَزْمِ) (اللَّهِ) (تَعَالَى) (بَلْ) (لَكُنْ) (يُونُ) (أَيُّ)

کُلُّار نَکَلَّہُ (پالہین) بِالْخِزَاءِ عَلٰی الْاَفْخَالِ (وَاِنْ عَلَیْکُمْ لَخَافِظٰیْنَ) مِنْ الْمَلَائِکَہِ لَاغْنٰیْکُمْ (کِرَامًا) عَلٰی اللّٰہِ (کَاتِبٰیْنَ) لَهَا (یَقْلُوبُوْنَ مَا تَلْکَلُوْنَ) جِمْہِہُ (اِنَّ الْاَنْبَیَّاءَ الْمُرْسَلٰیْنَ الصَّادِقِیْنَ فِیْ اٰیٰتِہُمْ) (لَیْسَ لَہِمَّ جَنَہٌ) (وَاِنَّ الْعٰجِلَ الْکَلْبَارَ) (لَیْسَ لَہِمَّ) نَارُ مُخْرَجَہُ (یُصْلَحُوْنَہَا) بِذِکْرِہَا (وَلَمَّا سَوَّیْنَا عِزَّہَا (یَوْمَ الدِّیْنِ) الْخِزَآءِ) (وَمَا هُمْ عَنْہَا بِغَآہِیْنَ) بِمُخْرِجِہِ (وَمَا اُذْکَاکَ) اَخْلَکَ (مَا یَوْمَ الدِّیْنِ) (لَکُمْ مَا اُذْکَاکَ مَا یَوْمَ الدِّیْنِ) تَنْجِیْہِ لِشَآہِہِ (یَوْمَ) بِالرُّفْعِ اَیْ هُوَ یَوْمٌ (لَا تُکَلِّکَ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْئًا) مِنْ الْمُنْفَعَةِ (وَالْاَمْرُ یَوْمَہِیْ لِیَّ) لَا اَنْزَلَہُ فِیْہِ اَیْ لَمْ یُمْکِنْ اَخَذًا مِنْ الْقَوْصِطِ فِیْہِ بِخِلَافِ الدُّنْیَا

ترجمہ: یہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دی شروع کوم، چہ کله اسمان او چوی او کله چہ ستوری او دورپی او راوغور خیبری او کله چہ تول دریا بونہ روان کری شی او روستو بہ یو بل سرہ یو خانہ شی نو تول بہ یو خانہ کیدو سرہ یو سمندر شی او خوپی او تروی او بہ بہ یو خانہ شی او کله چہ قبرونہ او سپر دلہ شی د ہغی خاوری بہ وارولہ شی او پہ ہغی کنب شیخ مری بہ ژوندی کری شی (اذا) او پہ ہغی باندی د معطوف جواب (علمت نفس) دی، ہر نفس پہ خپل وړاندی اعمال او روستو اعمال کوم چہ ٹی نہ وی کری یعنی ہر یو نفس بہ پہ دغہ ذکر شوې وختونو کنب کوم چہ د قیامت ورخ دہ پوہہ شی، ای کافر انسانہ اتہ د خپل کریم رب پہ بارہ کنب شہ غیز پہ دھوکہ کنب و اچولہ؟ تردی چہ تا د ہغہ نافرمانی او کرہ چا چہ تہ پس ددی نہ چہ تہ نہ وې پیدا کری، ییائی تہ برابر کری تاتہ ٹی د اندامونو د سلامتی سرہ مناسب اعتدال درکرو او تہ ٹی متناسب (الاعضاء) جوړ کری (فہدک) د دال بہ تخفیف او تشدید سرہ، یعنی تہ ٹی معتدل الخلق او متناسب الاعضاء جوړ کری، چہ یو لاس دی د بل لاس نہ او یوہ خپہ دی د بلې خپې نہ او پدہ نہ دہ۔ پہ کوم صورت کنب چہ ٹی تہ او غوښتلې جوړی کری (ما) زانده دہ ہرگز نہ وہ؟ (کلا) د اللہ پاک پہ بارہ کنب پہ دھوکہ کنب د پریوتلو نہ د منع کولو دپارہ حرف تویخ دی، بلکہ اصل خبرہ دا دہ، ای د مکی کافرو تاسو د جزاء اعمال تکذیب کوئی حال دا چہ پہ تاسو باندی د ملائکو نہ ستاسو د اعمالو نگران مقرر دی داسی د اللہ پاک بہ نزد معزز د اعمالو لیکونکی شہ چہ تاسو کوئی ہغہ تول ور تہ معلوم دی، بیشک بہ خپل ایمان کنب مخلصین بہ د نعمتونو بہ جتنونو کنب وی او بیشک کفار فجار بہ پہ سوزونکی اور کنب وی ہغی تہ بہ د جزاء پہ ورغ د اخلپی او د ہغی گرمی بہ برداشت کوی د ہغی نہ بہ نہ بہر کیپی (یعنی) نہ بہ راوخی او تاتہ شہ خبر دی چہ د جزاء ورغ شہ دہ؟ (مکرر) تاتہ شہ خبر شتہ چہ د جزاء ورغ شہ دہ؟ (دا تکرار) د یوم جزاء د تعظیم دپارہ دی، (یوم) پہ رفع سرہ دی، ای ہویوم ہغہ داسی ورغ دہ چہ پہ ہغی کنب بہ یو نفس د بل نفس دپارہ د ہیغ واک نہ لری او تول حکومت بہ پہ دغہ ورغ د اللہ پاک دپارہ وی پہ دغہ ورغ بہ د غیر حکومت نہ وی یعنی پہ دغہ ورغ بہ د چا واسطہ ممکن نہ وی، پہ خلاف د دنیا۔

تُكْفَرُونَ) (کَلَامًا) (إِنَّ كِتَابَ الْأَنْبَارِ) اُمّی کِتَابِ اَعْمَالِ الْمُؤْمِنِينَ الصَّادِقِينَ فِي إِيْمَانِهِمْ (لَمَّا عَلِمُوا) قَبْلَ
 هُوَ كِتَابٌ جَامِعٌ لِأَعْمَالِ الْخَيْرِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَمُؤَيِّدِي الثَّقَلَيْنِ وَبَلِّغُ هُوَ مَكَانٌ فِي السَّمَاءِ السَّابِقَةِ نَحْتِ
 الْغُرَى (وَمَا أَدْرَاكَ) اَعْلَمَكَ (مَا عَلِمُوا) مَا كِتَابِ عِلْمِهِمْ (كِتَابُ مَرْكُومٍ) مَخْشُومٍ (يُتَشَدَّدُ الْمُقَرَّبُونَ) مِنْ
 الْمَلَائِكَةِ (إِنَّ الْأَنْبَارَ) لَمَّا عَلِمُوا (عَلَى الْأَرْبَابِ) السُّرِّ فِي الْجِبَالِ (يَنْظُرُونَ) مَا أَغْطَوْا مِنْ
 الْعِیمِ (تَعْرِفُ لِي) وَجُوهَهُمْ تَعْرِفُ الْعِیمِ (نَهَجَةُ الْقَنَمِ) وَحَسَنَ (يُكُونُونَ مِنْ رَجِیٍّ) خَمْرٌ خَالِصَةٌ مِنَ الدُّنَسِ
 (فَتَقْتُلُوهَا) عَلَى إِنْثَائِهَا لَا يَمْلِكُ خَمْرُهُ غَرَمَهُ (جَعَلَاهُمْ وَشَكَّ) أَنَّى آخِرُ ذُرِّيَّتِهِ فَلَوْحٌ مِنْهُ رَابِعَةٌ الْبَيْتِ (وَفِي ذَلِكَ
 قُلْتُمْ) الْفِتْنَةُ (وَالْمُتَنَافِسُونَ) فَلَمَّا رَعَوْا بِالْمُتَادَرَةِ إِلَى طَاعَةِ اللَّهِ (وَبَرَّاجِهِ) أَنَّى مَا يُنْزَجُ بِهِ (مِنْ تَنْصِيهِمْ) لَمَّا
 بَوَلَّوهُ (عَيْنًا) فَتَصَنَّبَ بَانْدُخٌ مُقَدَّرٌ (يُتَرَبَّ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ) مِنْهَا أَوْ حَقْنٌ يَفْرُبُ مَعْنَى فَلَمَّا (إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا) كَانُوا
 غِیْلٌ وَنَحْوُهُ (كَالْوَالِدَيْنِ الَّذِينَ أَمْتُوا) حَقْمَارٌ وَبِلَالٌ وَنَحْوَهُمَا (يُفْضَحُونَ) اسْتَهْزَأَ بِهِمْ (وَلَا أَمْرًا) أَنَّى
 الْمُؤْمِنُونَ (يَهْمُكَ مَا تَمُوتُونَ) يُذِيرُ الْفَخْرُوتُونَ إِلَى الْمُؤْمِنِينَ بِالْخَفِيِّ وَالْعَاجِبِ (اسْتَهْزَأَ) وَإِذَا انْقَلَبُوا رَجَعُوا
 (إِلَى أَهْلِهِمْ) انْقَلَبُوا فَافَكِهِمْ (وَفِي قِرَاءَةِ) فَكَيْهَمُ مُعْجِبِينَ بِإِثْرِهِمُ الْمُؤْمِنِينَ (وَلَا أَرَأَوْهُمْ) أَنَّى الْمُؤْمِنِينَ (قَالُوا) إِنَّ
 هَؤُلَاءِ لَفَسَاوُونَ (لَا يَمَانِيهِمْ) بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا (وَمَا أَرَأَيْتُمْ) أَنَّى الْكُفَّارَ (عَلَيْهِمْ) عَلَى
 الْمُؤْمِنِينَ (حَافِظِينَ) لَهُمْ أَوْ لِأَعْمَالِهِمْ خَشْيَ يَذَرُوهُمْ إِلَى مَصَالِحِهِمْ (قَالُوا) أَنَّى يَوْمَ الْقِيَامَةِ (الَّذِينَ أَمْتُوا)
 مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ (عَلَى الْأَرْبَابِ) فِي الْخُبَّةِ (يَنْظُرُونَ) مِنْ غَايَتِهِمْ إِلَى الْكُفَّارِ وَهُمْ يُعَذِّبُونَ فَيَضْحَكُونَ
 مِنْهُمْ كَمَا ضَحِكَ الْكُفَّارُ مِنْهُمْ فِي الدُّنْيَا (هَلْ تُؤْبَى) جُوزِي (الْكُفَّارَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ) نَعَمْ

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہرمانہ او ہمیشہ مہرمانہ دے شروع کوم، لویہ خرابی دہ (فل) کلمہ د عذاب دہ یا پہ دوزخ کتب یوہ کنندہ دہ پہ ناپ تول کتب د کسی کونکو دپارہ چہ کلہ د خلقونہ شہ اخلی نو پورہ اخلی او چہ کلہ ہغوی تہ ناپ کولو سرہ یا تول کولو سرہ ورکوی نو کم ورکوی یعنی پہ ناپ تول کتب کمپی کوی آیا ہغوی تہ دا استفہام د تبویخ دپارہ دے یقین نشہ چہ ہغوی بہ پدیوہ لویہ سختہ ورع کتب ژوندی کولو سرہ راپور تہ کرپی شی او ہغہ د قیامت ورخ دہ پہ کومہ ورع چہ بہ خلق د خپلو قبرونو تہ درب العالمین یعنی د مخلوق د رب پہ حضور کتب د ہغہ بہ حکم سرہ د خپل حساب او جزاء دپارہ او د رپہ (یومہ) د (لومہ) د محل نہ بدل دے او ددے ناسب (مہوون) دے، ہرگز نہ یقینا د کفارو عمل نامہ د قید خانہ پہ د فتر کتب دہ ونیلې شوې دی چہ ہغہ د شیطانانو او کفارو د اعمالو دپارہ یو جامع کتاب دے او ونیلې شوې دی چہ ہغہ د اوومې زمکې د لاندې یو مقام دے او ہغہ د ابلیس او د ہغہ د لښکر تہکانہ دہ تاتہ شہ معلومہ دہ چہ سچین شہ خیز دے؟ یعنی د جیل خانہ د فتر شہ خیز دے؟ یو کتاب دے لیکلې شوې مہر شوې، پدہ غہ ورع باندے د تکذیب کونکو دپارہ خرابی دہ کوم چہ د جزاء د ورخې تکذیب کوی (اللہ) د (مکلمین) بیان یا بدل دے او د ہغې تکذیب ہم ہغہ شوک کوی کوم چہ د حد نہ تجاوز کونکې پد عملہ دے (اللہ) د مبالغې صیغہ دہ، چہ کلہ ہغہ تہ

زمونہ کتاب قرآن کریم اور ولہی شی نو وائی چہ دا د پخوانو خلقو قصہ دی یعنی ہفہ قصہ کومہ چہ پخوا زمانہ کنش لیکلہ شوہ دی (الساطین) د لسطورہ بالضمربا لسطارہ بالکسر جمع دہ (دا خبرہ) ہرگز نہ دہ! (کلاان اللہ) د ہفہ د قول دپارہ حرف توبیخ دہ بلکہ حقیقت دا دہ چہ د ہفوی پہ زرونو باندہ د ہفوی د بدو اعمالو د وجہ نہ زنگ ختلہ دہ پس ہفہ بد عملی د زنگ بہ شان دہ ہرگز! داسی نہ دہ پکار! یقینا دا خلق بہ د قیامت پہ ورخ د اللہ پاک د دیدار نہ محروم وی چہ د ہفہ د وجہ نہ بہ ہفوی تہ د اللہ پاک دیدار نہ نصیب کیرہ ییا بہ ہفوی جہنم تہ داخل شی یعنی سوزونکی اور تہ بہ داخلیرہ ییا بہ ہفوی تہ او ٹیلہ شی دا ہم ہفہ عذاب دہ دہ کوم چہ بہ تاسو تکذیب کولو، ہرگز داسی نہ دہ پکار! بیشک دہ نیکانو خلقو عمل نامہ یعنی د مومنانو او صادقین فی الایمان عمل نامہ پہ علین کنش دی ونیلہ شوہ دی چہ علین د ملائکو او مومنانو د جن او انس د اعمال خیر یو جامع کتاب دہ او ونیلہ شوہ دی چہ ہفہ د عرش د لاندہ یو مقام دہ تاتہ غہ معلومہ دہ چہ علین غہ غیز دہ؟ ہفہ خو لیکلہ شوہ مہر شوہ یو کتاب دہ چہ د ہفہ نگران مقرب ملائک دی یقینا نیکان خلق بہ د جنت پہ خیمو کنش پہ تختونو باندہ وی کوم خیزونہ چہ ہفوی تہ ورکولہ شی ہفہ تہ بہ گوری د ہفوی پہ مغونو باندہ بہ تہ د خوشحالی و دل او د ہفہ تازگی محسوسوی پہ دہ خلقو بہ د خیرو نہ پاک مہر کرہ شوہ شراب غمکولہ شی یعنی د شرابو سر بہ نہ سبیل بند وی د ہفہ سبیل بہ پخبلہ ہفوی پرانیزی او د ہفہ پہ آخری گوٹ کنش بہ د مشکو خوشبوئی وی، مخکنش کیدو نکو لڑہ پہ دہ کنش مخکنش کیدل پکار دی لہذا ہفوی لڑہ د اللہ پاک طاعت طرف سبقت کولو کنش سبقت کول پکار دی او پہ ہفہ کنش بہ د تسنیم گلوون وی د (تسلیما) تفسیر پہ (عنیا) سرہ کرہ شوہ دہ لہذا د (عنیا) نصب د (امدم) مقدر د وجہ نہ دہ د ہفہ چینی او بہ بہ مقرب خلق حکی یا (عرب) د (تلاذ) معنی لڑہ متضمن دہ، او ابو جہل او د ہفہ پہ شان مجرمانو خلقو بہ د ایمان والو مثلاً عمار او بلال رضی اللہ عنہما او د ہفوی پہ شان خلقو پوری توقہ کولہ او مومنان چہ بہ کلہ پہ ہفوی باندہ تیریدل نو مجرمانو بہ د مومنانو طرف تہ کتلو سرہ پہ روخہ باندہ استہزاء اشارہ کولہ او کلہ چہ بہ د خپل کور والو تہ واپس کیدل نو (ہلتہ بہ ہم ی) توقہ کولہ او پہ یو قرات کنش (لکھن) دہ یعنی د مومنانو پہ ذکر سرہ بہ نہ تعجب کولو (مزہ بہ نہ ترہ اخستلہ) او کلہ چہ بہ نہ مومنان لیدل نو وٹیل بہ نہ یقینا دا خلق محمد ﷺ باندہ ایمان راورلو سرہ گمراہان دی اللہ پاک فرمائی دوی کفار پہ مومنانو باندہ یا د ہفوی پہ اعمالو باندہ نگہبان چورولو سرہ نہ وولپلہ شی چہ دوی ہفوی د اصلاح طرف تہ واپس کری پس نن د قیامت پہ ورخ بہ ایمان والا پہ کفارو پوری خاندی جنت کنش بہ پہ لوړو تختونو باندہ ناست وی او د کفارو تہکانہ تہ بہ گوری پہ داسی حال کنش چہ ہفوی تہ بہ عذاب ورکولہ شی نو مومنان بہ پہ کفارو پوری داسی خاندی لکہ چہ ہفوی بہ ورپسہ پہ دنیا

کېن خاندل يقينا کفارو ته د هغوی د کړې کارونو بدله ملاؤ شوه.

د قيوداتو فوائد او تسهيل

لوله: (ويل) ددې لفظ مفسر علامه ^{رحمه الله} دوه معني بيان کړي دي: يو په معنی د عذاب او دويم دوزخ کښ د يوې کندی نوم (ويل) که په معنی د عذاب وی نو نکره به وی او که د جهنم د کندی علم وی نو معرفه به وی (ويل) مبتداء او (للمطفلين) ددې خبر، د علم په صورت کښ د (ويل) په مبتداء جوړيدو کښ څه قباحت نشته خو که په معنی د عذاب وی نو دا اعتراض به وی چه (ويل) نکره ده او د نکره مبتداء واقع کيدل صحيح نه دی؟ ددې جواب به دا وی چه نکره چه کله د دعا يا د بددعا په معنی وی نو ددې مبتداء واقع کيدل صحيح وی، (ويل) دلته د بد دعا په معنی دې لهدا ددې مبتداء جوړيدل صحيح دی.

لوله: (مطفلين) دا د مطفف جمع ده، کمونکی ته ونيلې شی، کمې که په ناپ تول کښ وی يا په بل څيز کښ، سيدنا عمر ^{رضي الله عنه} يو سړي په زر زر موخ کولو باندې اوليدو چه کله هغه د مانځه نه فارغ شو نو ورته وی او فرمائيل: (طففت بأرجل) اي سړه! تا د مانځه حق ادا نه کړوا

لوله: (من الناس) په دې کښ اشاره ده چه (علی) په معنی د (من) دې.

لوله: (ای کالواهم) په دې کښ دې طرف ته اشاره ده چه (کالواهم) کښ (هم) ضمير مفعول دې، دا په اصل کښ (لهم) وو، لام حرف جر حذف کړې شو، د حرف جر د حذف کيدو نه پس (کالوا) متعدی بنفسه شو.

لوله: (ای لهه) په دې کښ اشاره ده چه په (لوم) کښ لام په معنی د (لی) دې، (لوم) د (معلوم) د ظرف کيدو د وجې نه محلا منصوب دې، په (يوم يقوم الناس) کښ (يوم) د (لوم) په محل باندې د عطف کيدو د وجې نه منصوب دې.

لوله: (کتب بعض مکتوب) په (اعمال الکفار) کښ د حذف مضاف طرف ته اشاره ده او دې طرف ته هم اشاره ده چه (کتاب) په معنی د (کتب) دې.

لوله: (سجين) د (سجين) د نون په باره کښ اختلاف دې بعض وائی چه نون اصلی دې او دا لفظ د (سجن) نه مشتق دې چه د هغې معنی د قيد او بند ده او بعض حضرات وائی چه نون په لام سره بدل شوې دې دا په اصل کښ (سجیل) کوم چه د (سجل) نه ماخوذه دې، ددې معنی د ليکلو ده، او (سجیل) په معنی د (کتاب جامع) دې.

لوله: (مرالوم) دا په (کتاب الفهار) کښ د ذکر شوې کتاب بيان دې، مطلب دا دې چه دا هغه کتاب دې چه په هغې کښ اعمال ليکلي شوي دي، بعض حضراتو (رقم) په معنی د

ختم (مہر) اخستلی دے، مفسر علامہ رحمۃ اللہ علیہ ہم دا معنی مراد کر دے
 ہولہ: (علیہ) دا اسم مفرد جمع پہ وزن دے، پہ الفاظ کس دے جمع نشہ۔

[۸۴] سورۃ الانشقاق

سورۃ الانشقاق مکیہ ثلاث او خمس وعشرون آیہ

سورۃ انشقاق مکی دے، درے ویشٹ یا پنخہ ویشٹ آیتونہ دی۔

[ایاتولہ: ۱-۲۵]

بسم الله الرحمن الرحيم (اِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ) (وَأُذِنتْ) سَبِغَتْ وَأَطَاعَتْ فِي الْإِنْشِقَاقِ (لِرَبِّهَا حَقُّقٌ) اِنِ
 وَخُفِّ لَهَا أَنْ تَشْتَعِبَ وَتَطْبِعَ (وَأَذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ) يَدُ فِي سَعَتِهَا كَمَا يَنْدُ الْأَذِيمُ وَلَمْ يَنْقُ عَلَيَّهَا بِنَاءٌ وَلَا
 جِبَلٌ (وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا) مِنْ الْمَوْتَى إِلَى ظَاهِرِهَا (وَوَحَلَتْ) عَنْهُ (وَأُذِنتْ) سَبِغَتْ وَأَطَاعَتْ فِي ذَلِكَ (لِرَبِّهَا
 وَحَقُّقٌ) وَذَلِكَ كُلُّهُ يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَوَابَ إِذَا وَمَا غُطِفَ عَلَيْهَا مَخْلُوفٌ ذَلَّ عَلَيْهِ مَا بَعْدَهُ تَغْبِيرُهُ لَقِيَ
 الْإِنْسَانَ عَمَلُهُ بِمَا أَتَيْتَا الْإِنْسَانَ (إِنَّكَ كَادِحٌ) جَاهِدٌ فِي عَمَلِكَ (إِلَى) لِقَاءِ (رَبِّكَ) وَهُوَ الْمَوْتُ (كَدْحًا
 قَمَلًا قِيَمَهُ) اِنِ مَلَاقِي عَمَلِكَ الْمَلَكُورُ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (فَأَمَّا مَنْ أَوْتِيَ كِتَابَهُ) كِتَابَ عَمَلِهِ (يَتَّبِعُهُ)
 هُوَ الْمُؤْمِنُ (فَسَوْفَ يُحَاسِبُ حِسَابًا يَسِيرًا) هُوَ غَرَضُ عَمَلِهِ عَلَيْهِ كَمَا فِي حَدِيثِ الصَّحِيحَيْنِ وَفِيهِ مَنْ تَوَلَّى
 الْحِسَابَ هَلَكٌ وَبَعْدَ الْغَرَضِ يَتَجَاوَزُ عَنْهُ وَيَتَّقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ فِي الْخَلَّةِ (مَسْرُوعًا) بِذَلِكَ (وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ
 وَرَاءَ ظَهْرِهِ) هُوَ الْكَافِرُ تَقَلُّ لِقَاءُ إِلَى غُفَّةٍ وَتَجْعَلَ يَسْرَاءَ وَرَاءَ ظَهْرِهِ فَيَأْخُذُ بِهَا كِتَابَهُ (فَسَوْفَ يَدْعُو) عِنْدَ
 رُؤُسِهِ مَا فِيهِ (فَيُؤَيَّرُ) يَتَأَدَّى هَلَاكُهُ بِقَوْلِهِ يَا نُورَاهُ (وَيَصْلَى سَعِيرًا) يَدْخُلُ النَّارَ الشَّدِيدَةَ وَفِي قِرَاءَةِ بَعْضِ آيَاتِهِ
 وَفَتْحِ الصَّادِ وَاللَّامِ الْمَشْدُودَةِ (إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ) غَشِيرَتُهُ فِي الدُّنْيَا (مَسْرُوعًا) بَطَرًا بِإِبَاعِهِ هَوَاهُ (إِنَّهُ ظَنَّنَ) اِنِ
 مُخَفَّفَةً مِنَ الْقَبِيلَةِ وَاسْمُهَا مَخْلُوفٌ اِنِ أَنَّهُ (لَنْ يَحْمُودَ) يَرْجِعُ إِلَى رَبِّهِ (بَلَى) يَرْجِعُ إِلَيْهِ (وَأَنْ رَبَّهُ كَانَ بِبَصِيرَةٍ)
 غَالِبًا بِوَجْهِهِ إِلَيْهِ (فَلَا أَقْبَمُ) لَا زَائِدَةَ (بِالْحَقِّقِ) هُوَ الْخَفَرَةُ فِي الْأَلْفِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ (وَاللَّيْلِ وَمَا
 وَسَقَ) جَمَعَ مَا دَخَلَ عَلَيْهِ مِنَ الذُّوَابِ وَغَيْرِهَا (وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ) اجْتَمَعَ وَتَمَّ نُورُهُ وَذَلِكَ فِي النَّهَالِ
 الْبَيْضِ (لَتَرْكَبُنَّ) أَيُّهَا النَّاسُ أَمَلُهُ تَرْكَبُنَّ خِلْفَتِ نُونِ الرَّفْعِ يَتَوَالِي الْأَمْتَالُ وَالْأَوَا لَا لِقَاءِ الشَّجَنِزِ (عَطَبًا
 عَنْ طَبَقِ) خَالًا بَعْدَ خَالٍ وَهُوَ الْمَوْتُ لَمْ الْعَمَاءُ وَمَا بَعْدَهَا مِنْ أَحْوَالِ الْقِيَامَةِ (فَمَا لَهُمْ) اِنِ الْكُفَّارُ (لَا
 يَوْمُونُ) اِنِ اِنِ مَانِعٍ مِنَ الْإِيمَانِ أَوْ اِنِ حُجَّةٌ لَهُمْ فِي تَرْكِهِ مَعَ وَجُودِ تَبَرُّهِ رَوِي مَا لَهُمْ (إِذَا أُنْفِرَتْ عَلَيْهِمْ
 الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ) يَخْضَعُونَ بَأْنَ يَلْمُؤُونَ بِهِ لِإِعْجَازِهِ (بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يَكِيدُونَ) وَابْتَغَتْ وَغَيْرَهُ (وَاللَّهُ أَغْلَمُ
 بِمَا يُوْعُونَ) يَخْضَعُونَ فِي ضَعْفِهِمْ مِنَ الْكُفْرِ وَالتَّكْذِيبِ وَاعْتَمَلُ الشُّوءَ (فَقَبِّحْهُمْ) أَخْبَرْتُمْ (بِعَذَابِ أَلِيمٍ)
 مُزْلِمٍ (إِلَّا) لَكِنِ (الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ) غَيْرُ مَقْطُوعٍ وَلَا مَنفُوسٍ وَلَا يَمُنْ بِهِ عَلَيْهِ

ترجمہ: یہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم، چہ کلہ اسمان او چوی او
 د خپل رب حکم تہ غوږ کپوږ دی (یعنی) د هغه حکم بہ واورى، او په چاودلو کښ به د هغه

تعمیل او کړی، اود هغه دپاره همدغه حق ده (چه دخپل رب حکم اومنی، یعنی په هغه باندې لازم کړې شوی دی چه واورې او اطاعت او کړی. او کله چه زمکه هواره کړې شی یعنی د هغې په فراخی کښ اضافه او کړې شی څنگه چه څرمنه خوړولې شی او نه به پرې څه ابادی پاتې شی او نه غر، او مړی (وغیره) څه چه په دې کښ دی هغه به بهر راغورځوی او خالی به شی او د خپل رب حکم په اوری او په دې بهر راغورځولو کښ به د خپل رب د حکم اطاعت او کړی او د هغې دپاره هم دا لائق ده او دا هر څه به د قیامت په ورځ باندې کیږی او د (اذا) او په هغې باندې معطوف د ټولو څیزونو جواب محذوف دي، چه په هغې باندې د هغې مابعد دلالت کوی د هغې تقدیر (لای الالسان عمله) دې. ای انسانه ته په خپل عمل کښې د خپل رب سره د ملاویدو په کوشش کښ لگیدلې شي او هغه د مرګ وخت دې پس ته هغه سره ملاویدونکې شي یعنی د قیامت په ورځ باندې د خپل ښه او بد ذکر شوی عمل سره ملاویدونکې شي، پس د چا په ښی لاس کښ چه د هغه عمل نامه ورکړې شي حال دا چه هغه مومن هم وی نو هغه سره به اسان حساب کولې شی، او هغه د هغه عمل لره په هغه باندې پیش کول دی لکه چه د صحیحین په حدیث کښ تفسیر کړې شوې دي، او په حدیث کښ دی چه چا سره په حساب کښ جانج پرتال (سختی) او کړې شوه، هغه هلاک شو، او د پیش کولو نه پس به هغه ته بخښنه کولې شی، او هغه به جنت کښ د خپل اهل و عیال طرف ته په دې خبره باندې خوشحاله واپس شی، خو پاتې شو هغه کښ چه د هغه عمل نامه هغه ته د هغه د شا د طرف نه ورکړې شي (او) حال دا چه هغه کافر وی نو د هغه ښی لاس به د هغه د ست پورې اوتړلې شي او د هغه گس لاس به د هغه شاته طرف ته تاو کړې شي نو هغه به په هغې سره خپله عمل نامه اونیسی نو هغه به په دې کښ لیکلې شوې اعمال کتلو سره مرګ رابلې (یعنی) خپل هلاکت ته به اواز کوی په خپل قول (یا لهوړه) سره او اتهانی سخت اور کښ به داخلېږی او په یو قرامت کښ د (یا) په ضمی او د صاد په فتحې او د لام په تشدید سره دې هغه به خپل کور والو کښ یعنی په دنیا کښ په خپل خاندان والو کښ خوشحاله وو د هغه د خپل خواش د اتباع کولو د وجې نه، د هغه خیال وو چه هغه به کله هم د خپل رب طرف ته نه واپس کیږی (ان) مخففه عن الثقيله دي او د دې اسم محذوف دي، ولی به نه واپس کیږی د هغه طرف ته به واپس کیږی یقینا د هغه رب خپل طرف ته د هغه د واپس کیدو نه ښه خبر وو، پس زه قسم کوم په شفق باندې (لا) زاند دي، هغه د غروب شمس نه پس د اسمان د غاړې سرخی ده او قسم دې په شپه باندې او په هغه څیز چه ځان ته شي راټولوی یعنی هر هغه څیز جمع کوی په کوم چه هغه داخلېږی مثلاً خاړوی وغیره او په سپوږمۍ چه کله کامله شی او د هغه نور کامل شی او دا د میاشتي په مینځو شپو کښ وی، ای انسانانوا تاسو به د یو حالت نه بل حالت ته اوړئ (څوئ) او (هغه) حالت مرګ دي او بیا ژوند دي او د هغې نه روستو د قیامت حالات دی (تروکښ).

(ترکولن) وو د خو نونونو د جمع کیدو د وجہی نه نوږ رفع حذف کړې شو او واو د التقاء ساکنین د وجہی نه حذف کړې شویا په دوی کفارو باندې څه شوې دی چه ایمان نه راوړی؟ یعنی د هغه د ایمان نه راوړلو نه څه مانع دي؟ یعنی د ترک ایمان هغوی سره څه دلیل دي؟ حال دا چه د ایمان د راوړلو دلیل موجود دي، او کله چه د هغوی مخکښ قرآن کریم لوستلې شی نو سجدہ نه کوی چه سر ښکته کړی په داسې طریقہ چه په قرآن کریم باندې ایمان راوړی، د قرآن د اعجاز د وجہی نه بلکه دا کفار خود باعث وغیرہ تکذیب کوی حال دا چه دوی چه څه په خپلو اعمال نامو کښ جمع کوی الله پاک هغه ښه پیژنی د هغوی کفر او تکذیب او د هغوی بد اعمالو لره، لهذا هغوی ته د دردونکی عذاب خبر ورکړه، مگر هغه خلق چه ایمان شي راوړي دي او نیک اعمال شي کړي دي دهغوی دپاره نه ختمیدونکي او نه کمیدونکي اجر دي او نه به په هغوی باندې ددې ثواب زیاتنه کولې شي.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: (وحقت) ماضی مجهول واحد مونث غائب، ددې فاعل او مفعول دواړه محذوف دي، په اصل کښ (حق الله علیها اسماعیها) فاعل او مفعول دواړو لره حذف کولو سره د فعل اسناد (سموات) ته واپس کیدونکی ضمیر طرف ته او کړې شو.

قوله: (اقلت لربها وحقت) دا تکرار نه دي ځکه چه اول د (سموات) په باره کښ دي او دا د (ارض) په باره کښ، د (اذا) جواب محذوف دي چه په هغې باندې د هغې مابعد یعنی (فلاقیه) دلالت کوی، او جواب شرط (للی الانسان عمله) دي، او بعض حضراتو (علمت نفس) لره جواب شرط محذوف منلې دي، او دا زیات مناسب دي ځکه چه په سورۃ تکویر او انفطار کښ ی (علمت نفس) لره محذوف منلې دي.

قوله: (گادام)، (الکدام) العمل والکسب والاعی ... کوشش کول.

قوله: (الی ریک) الی حرف غایت دي، او معنی ده (کدحتک فی القیوم والقیوم یعنی بقدرتک و هو القیوم) قوله: (فلاقیه) ددې عطف په (گادام) باندې دي، یا د (فانت) مبتداء محذوف خبر دي، ای فانت ملاقیه او جمله معطوف ده، په سابقه جمله (الک گادام) باندې.

قوله: ای (ملاق عملک) په دې کښ دي طرف ته اشاره ده چه د (فلاقیه) ضمیر مفعول (کدام) په معنی د عمل طرف ته راجع دي او مضاف محذوف دي، ای فلاق صاحب عمله او دا هم صحیح ده چه د (ملاقیه) ضمیر د الله پاک طرف ته راجع وی، (ای فلاق ره) یعنی د هغه دپاره هیڅ مفر نشته.

قوله: (پدو الوه ای پناه) د مرگ د رابللو مطلب دي د مرگ ارزو کول، ځکه چه د (لا یقل) تمنداء تمنا وی.

قوله: (فلا اقسا) دا د شرط محذوف جواب دي ای (لا اهرقت هذا فلا اقسا) دلته لازمه ده.

[۸۵] سورة البروج

سورة البروج مکيه اثنتان وعشرون آية

سورة بروج مکى دې، دوه ويشت آيتونه دى.

[اياقونه: ۱- ۲۲]

بسم الله الرحمن الرحيم (وَالسَّمَاءَ ذَاتَ الْبُرُوجِ) الْكَوَاكِبِ اثنى عشر بُرْجًا تَقَلَّتْ فِي الْفُرْقَانِ (وَالْيَوْمِ
 الْمَوْعُودِ) يَوْمَ الْقِيَامَةِ (وَسَاحِدٍ) يَوْمَ الْجَنَّةِ (وَمَشْهُودٍ) يَوْمَ غَرْفَةٍ كُلًّا لَمَسَتْ اَلثَّلَاثَةُ فِي الْخَبِيثِ فَالْأَوَّلُ
 مَوْعُودٌ بِهِ وَالثَّانِي سَاحِدٌ بِالْعَمَلِ فِيهِ وَالثَّالِثُ تَشْهَدُ النَّاسَ وَالْمَلَائِكَةَ وَجَوَابَ الْقَسَمِ مَخْلُوفٌ صَنْدُورُهُ تَغْيِيرُهُ
 لَقَدْ قِيلَ لِمَنْ (أَصْحَابُ الْأَعْدُدِ) الشَّقُّ فِي الْأَرْضِ (النَّارِ) بَدَلُ إِضْمَالٍ مِنْهُ (ذَاتُ الْوُكُودِ) مَا تَوْفِدُ بِهِ إِذَا
 هُمُ عَلَيْهِمْ خَوْلَهَا عَلَى جَارِبِ الْأَعْدُدِ عَلَى الْكَرَاسِيِّ (رُفُودِ) (وَهُمْ عَلَى مَا يَقْعُلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ) بِاللَّهِ مِنْ
 تَغْيِيرِهِمْ بِالْإِقْدَاءِ فِي النَّارِ إِنْ لَمْ يُزَجَّحُوا عَنْ إِيمَانِهِمْ (كُفُودِ) خُضُورُ زَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ أَنْخَى الْمُؤْمِنِينَ الْمُنْقَضِينَ
 فِي النَّارِ بِغَنِي أَرْوَاحِهِمْ قَبْلَ وَقُوعِهِمْ فِيهَا وَخَرَجَتْ النَّارُ إِلَى مَنْ نِمَ فَاحْرَقَهُمْ (وَمَا تَقَمُّوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا
 بِاللَّهِ الْعَزِيزِ) فِي مُلْكِهِ (الْحَمِيدِ) الْمَخْمُودِ الَّذِي لَهُ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ (وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ) أَيْ
 مَا أَتَكَرَّ الْكُفَّارُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِلَّا إِيمَانَهُمْ (إِنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ) بِالْإِخْرَاقِ (أَكْرَمُوا قَتْلَهُمْ)
 فَلَهُمْ عَذَابٌ جَهَنَّمُ بِكُفْرِهِمْ (وَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ) أَيْ عَذَابُ إِخْرَاقِهِمُ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْأَجَرَةِ وَقِيلَ فِي
 الْمُنَى بَأَنَّهُ أَخْرَجَتْ النَّارَ فَاحْرَقَهُمْ كَمَا تَقَدَّمَ (إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَمْ يَجْعَلْ لَكُمْ مِنْهُمْ سَبِيلًا)
 الْأَنْهَارُ ذَلِكَ الْغَوْزُ الْكَبِيرُ (إِنْ يَنْقُضْ رَيْتُكَ) بِالْكَفَّارِ (لَشَدِيدِ) بِخَبْثِ إِزَادَتِهِ (إِنَّهُ هُوَ يُبَدِّلُ الْخَلْقَ) (وَيُعِيدُ)
 فَلَا يَنْجِزُهُ مَا يَرِيدُ (وَهُوَ الْقَفُورُ) لِلْمُذَلِّينَ الْمُؤْمِنِينَ (الْوَكُودِ) الْمَتَّوِّدُ إِلَى أَوْلِيَائِهِ بِالْكَرَامَةِ (وَالْعَرْشِ) خَالِقُهُ
 وَنَالِكُهُ (الْحَمِيدِ) بِالرَّفْعِ الْمُسْتَجِقِّ لِكَمَالِ صِفَاتِ الْغُلُوفِ (فَعَالٌ لِمَا يَرِيدُ) لَا يَنْجِزُهُ شَيْءٌ (هَلْ أَتَاكُمْ بِ)
 مَعْنَدٍ (حَدِيثِ الْجُنُودِ) (فِرْعَوْنُ وَكُحُودُ) بَدَلُ مِنَ الْجُنُودِ وَاسْتَفْنِي بِذِكْرِ فِرْعَوْنَ عَنْ أَتْبَاعِهِ وَخَدِيئَتِهِمْ أَتَهُمْ
 أَنْيَلِكُوا بِكُفْرِهِمْ وَعَلَى قَتْلِهِ لِمَنْ كَفَرَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفُرْقَانِ لِيَنْبَغِطُوا (بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي)
 تَكْلِيهِمْ) بِنَا ذِكْرٍ (وَاللَّهُ مِنْ دُونِهِمْ غَفِيرٌ) لَا غَايِمَ لَهُمْ مِنْهُ (بَلِ هُوَ قُرْآنٌ حَمِيدٌ) عَظِيمٌ (فِي كُورٍ) هُوَ فِي
 الْهَوَاءِ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِقَةِ (مُحْطُوطٌ) بِالْحَزْزِ مِنَ الشُّبُهَاتِ وَمِنْ تَغْيِيرِ شَيْءٍ مِنْهُ طَوْلُهُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ
 وَالْأَرْضِ وَهَرَجُهُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَهُوَ مِنْ دَرَةِ بَيْضَاءِ قَالَهُ بِنُ عَمْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

ترجمه: په نوم د الله پاک چه دیر مهربانه او همیشه مهربانه دې شروع کوم قسم دې په اسمان چه د
 بروجونو خاوند دې د اووه سپارو دولس بروجونه دی (چه د هغې تفصیل په سورة فرقان کښ
 تیر شوې دې) او قسم دې په هغه ورځ چه وعده ئې کړې شوې دې یعنی د قیامت د ورځې او په
 حاضریدونکی د جمعی ورځ پاندي قسم، او په هغه ورځ قسم چه په هغې کښ حاضرې کولې شی
 یعنی د عرفې په ورځ، په حدیث شریف کښ د درې وارو هم دغه شان تفسیر کړې شوې

دے، اول موعود بہ دے دویم (یعنی جمعہ) پہ ہفتے کس د عمل شہادت ورکونکے دے او دریم (عرفہ) چہ ہفتے تہ انسانان او ملائک حاضریری او د جواب قسم صدر محذوف دے او ہفتہ (لقد) دے ای (لقد قتل اصحاب الاعدود) ہلاک کرے شو گندو والا یعنی پہ زمکہ کس خندقونہ کنستلو والا ہفتہ یو اور وو خشاک والا، (النار) د (العدود) نہ بدل الاستمال دے، (وقود) ہفتہ خشاک تہ وئیلی شی چہ د ہفتے پہ ذریعہ اور بلولے شی پہ داسے حال کس چہ ہفتہ خلق دے خندقونو پہ غارو باندے پہ کرسو ناست وو او مومنانو سرہ د ایمان باللہ نہ نہ اوختلو پہ صورت کس پہ اور کس د اچولو چہ کوم عمل ہغوی کولو ہفتہ ٹی لیدلو، روایت کرے شوے دے چہ اللہ پاک پہ اور کس اچولے کیدونکی مومنان پہ اور کس د اچولو نہ مخکس د ہغوی روح قبض کولو سرہ ہغوی تہ خلاصی ورکرو او اور د ہفتہ خلقو طرف تہ لڑو چا چہ تماشہ کولہ او ہغوی نہ اوسیزل او اہل ایمان سرہ د ہغوی د دشمنی وجہ دے نہ سوا ہیخ نہ وہ چہ ہغوی پہ اللہ پاک چہ پہ خپل ملک کس غالب او ستائیلی شوے دے ایمان لرلو، او د اسمانونو او د زمکے ملکیت ہم د ہفتہ دے او ہفتہ ہر خہ وینی یعنی د کفارو د مومنانو صرف د ہغوی ایمان راوړل خوین نہ وو۔ یقینا د ہفتہ خلقو دپارہ چا چہ پہ مومنانو سرو او مومنانو زنانو باندے اور بلولو سرہ ظلم او کړو بیاتے توبہ اونکړہ نو د ہغوی دپارہ د ہغوی د کفر د وجہ نہ د جہنم عذاب دے، او د ہغوی دپارہ پہ آخرت کس سیزلو یعنی د مومنانو پہ اور کس د سیزلو د وجہ نہ عذاب دے او وئیلی شوے دی چہ پہ دنیا کس دے، پہ دے طریقہ چہ (خندق نہ) اور راوتلو او ہغوی نہ اوسیزل لکہ چہ مخکس تیر شو کومو خلقو چہ ایمان راوړلو او نیک عملونہ ٹی او کرل یقینا د ہغوی دپارہ د جنت باغونہ دی چہ د ہفتے د لاندے تھرونہ روان دی دالویہ کامیابی دہ بیشک پہ کافرو باندے ستا درب نیول سخت دی د ہفتہ د ارادے مطابق ہم ہفتہ مخلوق لہ اول کرت پیدا کوی او ہم ہفتہ بے دویارہ پیدا کوی ہفتہ لہ خوک ہم د ہفتہ د ارادے نہ نہ شی منع کولے ہفتہ گنہگارو مومنانو لہ زیرے ورکونکے دے او د اکرام پہ ذریعہ د خپلو اولیاء سرہ محبت کونکے دے او د عرش مالک دے یعنی د ہفتے خالق دے، او مالک دے، او عزت والا اولوی دے (الجمد) پہ رفع سرہ، د صفات کمالیہ مستحق دے او خدہ چہ غواری (دہفتے) کونکے دے ہفتہ لہ یو خیز ہم نہ شی عاجز کولے؟ آیا ای نبی ﷺ تاتہ د فرعون او د ثمود د لبتکرو خبر راغلے دے؟ دا د جنود نہ بدل دے او د فرعون د ذکر د وجہ نہ د ہفتہ د تابعدارو د ذکر ضرورت نشته، او د ہغوی واقعہ دا دہ چہ ہغوی د خپل د کفر د وجہ نہ ہلاک کرے شو، او بہ اصل کس، ہفتہ خلقو تہ تنبیہ دہ چا چہ د نبی ﷺ او د قران کریم انکار او کړو، ددے دپارہ چہ ہغوی نصیحت حاصل کری مگر چا چہ کفر او کړو ہغوی د مذکور پہ تکذیب کولو کس لگیدلی دی حال دا چہ اللہ پاک ہغوی لہ د ہر طرف نہ گیر کرے دی د ہفتہ نہ ہغوی لہ خوک نہ شی بچ کولے بلکہ دا قران کریم دے لوٹے مرتبے والا ہفتہ پہ لوح

محفوظ کتب کوم چه په فضا، کتب د اوو اسمانونو د پاسه دې محفوظ دي او د هغې اوږدوالي د اسمانونو او د زمکې برابر دي او د هغې پلن والې د مشرق نه مغرب پورې دي، او هغه (لوح) سپینه ملغلره ده هم دا خبره ابن عباس رضي الله عنه فرمائيلي ده.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

۱: الفصل: ۲: الثور: ۳: الجوزاء: ۴: المطان: ۵: الاسد: ۶: الحبله: ۷: الميزان: ۸: العقرب: ۹: القوس: ۱۰: الجدى: ۱۱: الدلو: ۱۲: الحوت.

دا ذکر شوې دولس برجونه د اوو سیارو دي، د مریخ دوه برجونه دي، حمل او عقرب، او د زهره هم دوه برجونه دي، ثور او میزان، او د عطارد هم دوه برجونه دي، الجوزاء او سنبله، د قمر یو برج دي او هغه سرطان دي، او د شمس هم یو دي او هغه اسد دي، او د مشتری دوه دي، القوس او حوت، او زحل ددې هم دوه دي، الجدى او دلو.
قوله: (الموعود) ای موعوده هو القيامة.

قوله: (مهلوف صدره) یعنې ماضی مثبت چه معمول نې مقدم نه وی چه کله جواب قسم واقع شی نو په هغې باندې (لام) او (قد) داخلول ضروری دی په یو باندې اکتفاء جائز نه ده، البته د طول کلام یا ضرورت د وجې نه په یو باندې اکتفاء کیدلې شی، لکه چه په (قد افلام) کتب د طول کلام د وجې نه صرف په (قد) باندې اکتفاء کړې شوې ده (قتل اصحاب الاعدود) ای لقد قتل اصحاب الاعدود، اخدود مفرد دي جمع نې اخادید راخی په معنی د خندق.

قوله: (النار بدل الاشغال منه) (النار) د (اعدود) نه بدل اشتغال دي ځکه چه (اعدود) په نار باندې مشتمل دي.

قوله: (الوقود) د واو په فتحې سره په معنی د خشاک او په ضمی سره مصدر دي، سیزل.
قوله: (اذهر علیها) د (قتل) مقدم ظرف موخر دي، یعنې مومنانو لره د خندق په اور کتب د سیزلو په وخت د خندقونو په غاړو په کرسو باندې ناست وو، (همود) بعض وائی چه د (هماده) په معنی د گواهی نه مشتق دي، یعنې د بادشاه په وړاندې به بعضو د بعض د حسن کارکردگي شهادت ورکولو یا د شهادة په معنی د حضور نه مشتق دي، مفسر علام هم دا قول مراد کړې دي مطلب دا دي چه د مومنانو سره چه د تعذیب او (احراق فی النار) معامله کولې شوه هغه به نې په کرسو باندې ناست د تعاشی په طور کتل او خوشحالیدل به.
قوله: (الذی له ملک السموات والارض) دا د (العزيز الحمید) بیان دي.

قوله: (فلهم هذا جهنم) دا د (ان الذين قتلوا) خبر دي، مبتداء چونکه متضمن معنی د شرط لره ده په دي وجه په خبر باندې (هأما) داخله شوې ده.

فولہ: (بدل من الجنود) فرعون د مضاف پہ حذف سرہ د جنود نہ بدل دی، ای جنود فرعون د فرعون د ذکر کولو نہ پس د اتباع فرعون د ذکر کولو ضرورت نشته۔
 فولہ: (عادلک) ای القرآن والنہی، (ما) نہ مراد قرآن یا نبی ﷺ دی۔

[۸۶] سورۃ الطارق

سورۃ الطارق مکہ سب عشرہ آیہ

سورۃ طارق مکی دی، اوولس آیتونہ دی۔

[پاتولہ: ۱-۱۷]

بسم الله الرحمن الرحيم (وَالسَّجَّادِ وَالطَّارِقِ) اَمَلَهُ كُلُّ آتٍ لَيْلًا وَمِنْهُ السَّجُودُ لِبُلُوغِهَا لَيْلًا وَمَا أَذْرَاكَ
 أَغْلَمَكَ (مَا الطَّارِقُ) مُتَعَدِّيًا وَخَيْرٌ لِّي مَخْلُوفُ الْمَطْفُولِ الْكَاثِبِ لِأَذْرَى وَمَا بَعْدَ مَا الْأَوَّلَى خَيْرُهَا وَفِيهِ تَعْظِيمٌ
 لِشَأْنِ الطَّارِقِ الْمَفْسَّرِ بِمَا بَعْدَهُ هُوَ النَّجْمُ أَيْ النُّجُومُ أَوْ كُلُّ نَجْمٍ (وَالنَّاقِصِ) الْمُنْقِصِ لِنَفْسِهِ الظُّلَمِ بِخَوْنِهِ
 وَخَوَابِ الْقَسَمِ (إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ) بِتَخْفِيفٍ مَا فَهِيَ مُزِيدَةٌ وَأَنْ مُخَفَّفَةٌ مِنَ الثَّقِيلَةِ وَاسْمُهَا
 مَخْلُوفٌ أَيْ إِنَّهُ وَالْأَلَمُ فَارِقَةٌ وَتَشْدِيدُهَا فَإِنَّ نَائِيَةً وَلَمَّا يَمْتَنَى إِلَّا وَالْعَافِظُ مِنَ التَّلَافِكَةِ يَحْفَظُ غَضَلَهَا مِنْ
 خَيْرٍ وَشَرٍّ فَلْيَنْظُرْ الْإِنْسَانُ نَظَرَ اعْتِبَارٍ (وَمِعْ خَلْقٍ) مِنْ أَيْ شَيْءٍ جَوَابِهِ (عَلِقَ مِنْ مَا دَافَقَ) ذِي انْبِلَاقٍ مِنْ
 الرُّجُلِ وَالْمَرْءَةِ فِي رَحْمَتِهَا (يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ) لِلرُّجُلِ (وَالنَّاقِصِ) لِلْمَرْءَةِ وَهِيَ عِظَامُ الصُّنْدُورِ (إِنَّكُمْ تَعَالَى
 عَلَى رَجْعِهِ) بَغْتِ الْإِنْسَانِ بَعْدَ مَوْتِهِ (لَقَائِدٍ) فَإِذَا اعْتَبَرَ أَمَلَهُ عَلِمَ أَنَّ الْقَائِدَ عَلَى ذَلِكَ قَائِدٌ عَلَى
 بَنِيهِ (يَوْمَ تَبْلَى) تُخْتَبَرُ وَتُكْشَفُ (السَّرَائِرُ) ضَمَائِرُ الْقُلُوبِ فِي الْعَقَائِدِ وَالنَّبَاتِ (فَمَا لَكُمْ) لِتُفَكِّرَ الْبَغْتِ (مِنْ
 قُوَّةِ) يَخْتَصِمُ بِهَا مِنَ الْعَذَابِ (وَلَا تَأْوِي) يَذْفَعُ عَنْهُ (وَالسَّجَّادِ ذَاتِ الرَّجَمِ) الْمَطَرُ لِعُزْوِهِ كُلِّ جَبَلٍ (وَالْأَرْضِ
 ذَاتِ الصَّدْعِ) الشَّقْ غَرِ النَّبَاتِ (إِنَّهُ) أَيْ الْفَرْزَانِ (لَقَوْلِ قُضِلَ) بِتَفْصِيلِ بَيْنِ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ (وَمَا هُوَ بِالْمُزَلِّ)
 بِاللُّبِّ وَالنَّاطِلِ (إِنَّهُمْ) أَيْ الْكُفَّارَ (يَكِيدُونَ كَيْدًا) يَغْتَلُونَ الْمَكَائِدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَيْدِ
 كَيْدًا اسْتَنْزَجَهُمْ مِنْ خَيْثٍ لَا يَغْتَلُونَ (فَقَهْلٌ) يَا مُعْتَدٍ (الْكَافِرِينَ أَهْلَهُمْ) تَأْكِيدَ عُسْرَةِ مُخَالَفَةِ اللَّفْظِ
 أَيْ أَنْظِرْهُمْ (رَوَيْدًا) لَيْلًا وَهُوَ مَصْدَرٌ مُرَكَّبٌ لِمَعْنَى الْعَالَمِ مُصْغَرٌ زَوْدٌ أَوْ أَرْوَادٌ عَلَى التَّزْيِينِ وَقَدْ أَغْلَمَكُمْ
 اللَّهُ تَعَالَى بِتَذْرِ وَتَسْخِ الْإِنْهَالِ بِأَيِّ السِّيفِ أَيْ الْأَمْرِ بِالْقِتَالِ وَالْجِهَادِ

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہریانہ او ہمیشہ مہریانہ دی شروع کوم، قسم دی پہ اسمان او پہ
 ہفتہ خیز چہ د شہی شکارہ کیدونکي دي طارق پہ اصل کین د شہی ہر راتلونکی تہ وائی، او
 ہم د ہفتی نہ ستوری دی خکہ چہ دا ہم پہ شہہ کین طلوع کیری او تاتہ معلومہ دہ چہ د
 شہی پہ وخت راتلونکي خہ خیز دي؟ (ما الطارق) مبتداء او خبر دی کوم چہ د (ادری)
 د مفعول ثانی پہ محل کین دی او د اولی (ما) مابعد ددی خبر دی او پہ دی کین د طارق
 د شان تعظیم دی چہ د ہفتی د مابعد پہ ذریعہ تفسیر کرې شوي دي۔ (او طارق) رویشانہ ثریا
 دي یا ہر رویشانہ ستوري دي کوم چہ د خپلي رنرا پہ ذریعہ د تيري د ختمولو د وجي نہ

ثاقب بللې شی او جواب د قسم محذوف دي. يو ساه لرونکې هم داسې نشته چه د هغه د پاسه يو نگهبان نه وي د (ما) په تخفيف سره، پس هغه زانده دي، او (ان) د ثقیله نه مخففه دي او ددې اسم محذوف دي ای (الله) او لام د مخففه او نافیه ترمنځه فارقه دي او (لما) په تشدید سره هم دي پس (ان) نافیه دي او (لما) په معنی د (الا) دي او نگرانی کونکی ملاتړ دی کوم چه د هر يو نفس د بنو او بدو اعمالو نگرانی کوی بیا دي انسان هم په دې د عبرت نظر او کړی چه هغه د څه څیز نه پیدا کړي شوي دي؟ ددې جواب (خلق من ماء دافق) دي (یعنی، د سړی او زنانه په رحم کېن د ټوپ و هوڼکی اوبو نه پیدا کړي شوي دي کوم چه د سړی د شا او د زنانه د پغتو ترمنځه اوځی او (ترائب) د سینې هډوکو ته وئیلې شی یقینا الله پاک د انسان په دویاره پیدا کولو باندې قادر دي پس کله چه انسان په خپل اصل باندې د عبرت نظر کولو سره غور او کړی نو په دې خبره به پوهه شی چه کوم ذات د هغه د تخلیق په ابتدا باندې قادر دي هغه د هغه په اعاده باندې هم قادر دي، په کومه ورځ چه به پټ رازونه از میشتلې شی او ښکاره به کړي شی یعنی د عقیدې او د نیتونو په باره کېن به د زړونو د پټو رازونو از میشت کولې شی نو هغه وخت به هغه منکر بعث سره نه خپل څه زوروی چه د هغې په ذریعه د عذاب نه بچ شی او نه به څوک د هغه مدد کونکي وي چه د هغه دفاع او کړی او قسم دي په باران ورونکی اسمان باندې (مطل) ته د رجوع وئیلو وجه داده چه هغه بار بار رجوع کوی او په چودونکي زمکه باندې یعنی هغه چودنه کومه چه د بوټو په راتوکیدو باندې کیږی بیشکه دا قران یو فیصله کونکي قول دي (کوم چه) د حق او باطل ترمنځه فیصله کونکي دي او څه توقی تعالی نه دی یعنی لهو او لعب او باطلې خبرې نه دی دا کفار بعض چالونه کوی یعنی د رسول الله ﷺ سره مکر کوی او زه هم یو چال کوم یعنی هغوی ته مهلت ورکوم په داسې طریقچه چه هغوی نه پوهیږی پس ای محمد ﷺ دا کفار پرېده (اهلهم) تاکید دي لفظی مخالفت په دي کېن حسن پیدا کړي دي یعنی هغوی ته څه وخت مهلت ورکړئ (یویدا) معنی د عامل دپاره موکد دي او (یوذا) په حذف دزواندو سره مصغر دي، او بیشک الله پاک هغوی په بدر کېن اونیول، او مهلت په آیت سیف سره منسوخ شو، یعنی د قتال او جهاد په حکم سره.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

نوله: (اصله کل اتلله) طارق په لغت کېن دروازه ټکونکی ته وئیلې شی، شپه کېن راتلونکی ته په دي وجه طارق وائی چه هغه هم دروازه ټکوی، بیا په دي کېن وسعت کولو سره د شپې په وخت کېن هر ظاهریدونکی باندې ددې اطلاق کیدل شروع شو، بیا په دي کېن هم توسیع او شوه او مطلقا ښکاره کیدونکی څیز ته وئیل شروع شو که په ورځ کېن

ظاہر شی یا بہ شبہ کنیں، ہم ددی نہ دا حدیث ہم دی: (اعوذک من شر طاری اللیل والنہار الا طاریا بطریق یحییٰ یاربہم)

فولہ: (وما اذک) استفہام انکاری دی او پہ (ما الطاری) کنیں استفہام د تعظیم او تفخیم د پارہ دی.

فولہ: (اللہم) د (هو) مبتدا محذوف خبر دی، او دا دہفہ ابہام تفسیر ہم دی کوم چہ د استفہام نہ پیدا شوی دی.

فولہ: (التریاوکل لہم) دا د (اللہم) د تفسیر پہ دري اقوالو کنیں دوه اقوال دی، دریم قول د (زل) دی او د زحل مقام اووم اسمان دی، (زل) د اسمان پہ ٲنکلی خیزونو کنیں دی. فولہ: (ان کل نفس الع) جواب قسم دی د قسم او جواب قسم ترمینخہ (وما اذک الع) جملہ معترضہ دہ کوم چہ د مقسم بہ د عظمت بیانولو د پارہ راوړلې شوی دہ.

فولہ: (بہتلف ما) پہ (لما) کنیں دوه قراونہ دی اول د (ما) پہ تخفیف سرہ زانده، پہ دی صورت کنیں پہ (ان) مخففہ عن التعلیلہ وی او ددی اسم بہ محذوف وی، ای (انہ) او د (لما) لام بہ د (ان) مخففہ او نافیہ ترمینخہ فارقہ وی.

فولہ: (بشددھا) دا د (لما) د دویم قراوت بیان دی پہ دی صورت کنیں بہ (لما) مشدد پہ معنی د (الا) وی او (ان) بہ نافیہ وی.

فولہ: (دی اندھا ق) دا د (دافق) تفسیر دی ددی تفسیر مقصد دی خبری تہ اشارہ کول دی چہ دافق اسم فاعل د نسبت د پارہ دی لکہ چہ (لاین) بی خرخونکی، (تلم) کھجوری خرخونکی، (دافق) توپ وھونکی.

فولہ: (فی رحمہا) دا د (دافق) سرہ متعلق دی، مطلب دا دی چہ د سری د نطفی اندفاق د مور پہ خیتی کنیں وی او او د زنانه د نطفی الہ اندفاع خود ہغی پہ رحم کنیں دتنہ وی دغہ شان د سری او زنانه د نطفی اندفاع پہ رحم کنیں وی.

فولہ: (من بین الصلب) کنیں (بین) زانده دی خکہ چہ د (بین) استعمال پہ متعدد کنیں کیپی او پہ صلب کنیں تعدد نشته مگر دا چہ د صلب نہ مراد اجزاء صلب وی نو د تعدد صورت کیدی شی.

فولہ: (انہ لقول فصل) فصل پہ معنی د فاصل دی، دا د (والہا وذات الرحم) جواب قسم دی. فولہ: (تاکید حسہ مآلفۃ اللفظ) یعنی (امہلم) د (فہل) تاکید دی د مؤکد او مؤکد ترمینخہ لفظی اختلاف یو قسم حسن پیدا کرو او ہغہ اختلاف دا دی چہ مؤکد یعنی (فہل) کنیں اسناد د اسم ظاہر یعنی د کافرین طرف تہ دی او پہ مؤکد یعنی (امہلم) کنیں د ضمیر (ہم) طرف تہ دی، پہ دی اختلاف سرہ نوي فائدہ اوشوہ کوم چہ پہ حکم کنیں د

تاسیس دی او تاسیس د تاکید نه غوره دی، او د موکد او موکد په مینخ کب د صیغی په اعتبار سره هم اختلاف دی، دا اختلاف هم د عبارت په تنوع باندی دلالت کوی کوم چه مطلوب دی.

نونه: (علی الترحیم) ددی تعلق د (ارواد) سره دی، او (رهبا) د (ارواد) تصغیر دی د حذف زوائد نه پس، د امهال حکم د جهاد په حکم سره منسوخ شو.

[۸۷] سورة الاعلى

سورة الاعلى مکيه تسع عشرة آية

سورة اعلى مکی دی، نورلس آیتونه دی.

[ایاتونه: ۱-۱۹]

بسم الله الرحمن الرحيم (سَمِعَ اسْمَ رَبِّكَ) أَي نَزَّ رَبُّكَ عَمَّا لَا يَلِيقُ بِهِ وَاسْمُ رَبِّهِ (الْأَعْلَى) صِفَةُ لَرَبِّكَ (الَّذِي خَلَقَ فَوَسْوَسَ) مَخْلُوقَهُ وَجَعَلَهُ مُتَنَابِيبَ الْأَجْزَاءِ غَيْرَ مُتَفَاوِتٍ (وَالَّذِي قَدَّرَ) مَا شَاءَ (رَهْدَى) إِلَى مَا قَدَّرَهُ مِنْ خَيْرٍ وَشَرٍّ (وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَى) أَنْبَتَ الْفُشْبِ (فَجَعَلَهُ) بَعْدَ الْخُضْرَةِ رُحْتًا، جَافًا هَبِيحًا (أَحْوَى) أَسْوَدَ يَابَسًا (سَقَّرَ لَكُمْ) الْقُرْآنَ (فَلَا تُلْسُوا) مَا تَقْرَؤُهُ (وَلَا مَاءَ) أَنْ تَنْسَاهُ بِنَسْخِ بِلَاوَتِهِ وَخُكْمِهِ وَكَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْجَرُ بِالْقِرَاءَةِ مَعَ قِرَاءَةِ جَنرِبِلِ خَوْفِ التَّيْسَانِ فَكَانَتْ قِيلَ لَهُ لَا تَفْجَلْ بِهَا إِنَّكَ لَا تَنْسَى فَلَا تُنْجِبْ نَفْسَكَ بِالْخَبَرِ بِهَا (إِنَّهُ) تَعَالَى (يَعْلَمُ الْجَهَّ) مِنَ الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ (وَمَا يَخْفَى) مِنْهُمَا (وَيُبَيِّنُ لَكَ الْيُسْرَى) لِلشَّرِيفَةِ السَّهْلَةِ وَهِيَ الْإِسْلَامُ (فَذَكِّرْ) عِظْ بِالْقُرْآنِ (إِنْ تَقَعْتَ الذِّكْرَى) مِنْ تَذْكِرَةِ الْمَذْكُورِ فِي مِثْلِكَ يُعْنَى وَإِنْ لَمْ تَنْفَعْ وَتَنْفَعِهَا لِيَفْضِ وَغَدَمِ النَّفْعِ لِيَفْضِ آخِرَ (سَيَذَكِّرْ) بِهَا (مَنْ يَخْفَى) يَخَافُ اللَّهُ تَعَالَى كَاتِبَهُ فَذَكَرَ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَخَافُ وَعِيدَ (وَيُخَيِّمُهَا) أَيِ الذِّكْرَى أَيِ يَفْرِكُهَا جَانِبًا لَا يَنْفَعُهَا إِلَّا بِهَا (الْأَشْقَى) بِعَنْقَى الشَّقِيَّ أَيِ الْكَافِرِ (الَّذِي يَصْلِي النَّارَ الْكُبْرَى) هِيَ نَارُ الْآخِرَةِ وَالصُّغْرَى نَارُ الدُّنْيَا (ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا) فَيَسْتَرِجِعُ (وَلَا يَحْيَى) حَيَاةَ هَيْبَةٍ (قَدْ أَفْلَحَ) فَازَ (مَنْ تَزَكَّى) تَطَهَّرَ بِالْإِيمَانِ وَذَكَرَ اسْمِ رَبِّهِ مَكْرًا (فَصَلَّى) الصَّلَاةَ الْخَمْسَ وَذَلِكَ مِنْ أُنُورِ الْآخِرَةِ وَتَحْفَارُ مَكَّةَ مَرْضُوعُونَ عَنْهَا (إِبْلَ تَوَلَّوْنَ) بِالْفَوْقَانِيَّةِ وَالتَّخْتَانِيَّةِ (الْحَيَاةَ الدُّنْيَا) عَلَى الْآخِرَةِ (وَالْآخِرَةَ) الْمُتَحَنِّنَةَ عَلَى الْآخِرَةِ (وَعَوَّرَ) وَأَبْقَى (إِنَّ هَذَا) إِفْلَاحٌ مِنْ تَرْكِي وَكُونَ الْآخِرَةِ خَيْرًا (لَيْسَ الصُّحُفَ الْأُولَى) أَيِ الْمُنَزَّلَةِ قَبْلَ الْقُرْآنِ (صُحُفَ الْإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى) وَهِيَ عَشْرُ صُحُفَ الْإِبْرَاهِيمَ وَالتَّوْرَةِ لِمُوسَى

ترجمه: په نوم د الله پاک چه دیر مهربانه او همیشه مهربانه دې شروع کوم! (ای نبی ﷺ) د خپل رب د نوم چه اوچت دې تسبیح وایه یعنی د خپل رب د هغه څیزونو نه پاکۍ بیانوه کوم چه د هغه شایان شان نه دی، او لفظ اسم زائد دې (الاعلى) د رب صفت دی چا چه پیدا کړل او خپل مخلوق ټی برابر کړو (یعنی) متناسب الاعضاء ټی جوړ کړو نه غیر متناسب الاعضاء، هغه ذات چه څنگه ټی او غوښتلو تقدیر ټی جوړ کړو بیا هغه د خیر او شر لاره او ښودله کومه چه هغه

مقدر کرے وہ ہفہ ذات چہ نباتات گیاء ہی راو تو کول ییاشی د شین والی نہ پس او چہ تورہ خزله کرہ مونہ بہ قران پہ تا اولولو نویا بہ تہ چہ خہ تاتہ اولوستلہ شی نہ ہیروی سوا د ہغی نہ کوم چہ اللہ پاک ہیرو ل غواری د ہغی حکم او د ہغی تلاوت منسوخ کولو سرہ، رسول اللہ ﷺ بہ د جبرائیل علیہ السلام د قرات سرہ سرہ د ہیریدلو د ویری نہ پہ زور زور باندی قرات کولو گویا رسول اللہ ﷺ تہ دا او فرمائیلہ شو چہ تندہی مہ کوئی، ستاسو نہ بہ ہیری پی نہ، پہ دے وجہ پہ زورہ لوستلو سرہ خان مہ سترے کوئی او اللہ پاک ظاہر قول و فعل باندی ہم عالم دی او پت قول و فعل باندی ہم خبر دی او مونہ تاتہ د آسان شریعت سہولت درکوار او ہفہ اسلام دے پس تہ د قران کریم پہ ذریعہ نصیحت کوہ کہ نصیحت فائدہ ور کوئی لکہ چہ پہ (فلکربالقران من مخالف و عہد) کنیں دی، یعنی تہ ہفہ چاتہ نصیحت ور کوہ خوک چہ د وعید نہ ویری پی او دے نصیحت نہ بہ ہفہ سرے دہ کوئی یعنی د ہغی طرف تہ بہ توجہ نہ کوئی کوم چہ انتہائی بدبخت دی کوم چہ بہ لوئی اور تہ داخل پی او (الہی) پہ معنی د (ہلی) دی، یعنی کافر دی او ہفہ (لونی اور) د آخرت اور دی، او وروکی اور د دنیا اور دی ییا بہ پکین ہفہ نہ مری چہ پہ ارام شی او نہ بہ مزیدار ژوند سرہ ژوندی وی، ہفہ سرے کامیاب شو چا چہ د ایمان پہ ذریعہ پاکوالی اختیار کرو او د خپل رب نوم ہی یاد کرو تکبیر و نیلو سرہ، ییاشی پنخہ وختہ مونخ او کرو او دا د آخرت د امور نہ دی او د مکہ کافر سرکشی کوئی تاسو خلق دنیا تہ پہ آخرت باندی ترجیح ور کوئی (تلاوت) پہ یاء او تاء سرہ دی حال دا چہ آخرت کوم چہ پہ جنت باندی مشتمل دی بہتر او باقی پاتی کیدونکے دی بیشک ہم دا خبرہ یعنی د پاکی حاصلونکی فلاح او د آخرت غورہ او دائمی کیدل پہ اولنو صحیفو کنیں دی او د ابراہیم او موسی علیہما السلام پہ صحیفو کنیں ہم کوم چہ د قران کریم نہ مخکنیں نازلہ شوے دی او ہفہ د ابراہیم علیہ السلام صحیفی او د موسی علیہ السلام تورات دی.

د قیوداتو فوائد او تسہیل

قولہ: (صفۃ لربک) یعنی (الاعلیٰ) د رب صفت دی، ددی اضافی مقصد دا بیانول دی چہ (الاعلیٰ) د اسم صفت نہ دی خکہ چہ (الذی) د (ربک) صفت دی، گنی دا خرابی بہ لازم شی چہ موصوف (ربک) او صفت (الذی) (خلق) ترمینخہ د غیر صفت یعنی د (الاعلیٰ) فصل دی کوم چہ صحیح نہ دی.

قولہ: (ہشاه) ہفہ خزلی تہ و نیلی شی، کومہ چہ د اویو پہ سطح باندی بھیدلو سرہ راخی، دلته مطلقا او چہ تورہ خزله مراد دہ، یعنی مقید د مطلق پہ معنی استعمال کرے شوے دی.

قولہ: (من تذکرۃ الملک کوئی سلطنت) دلته (من) موصولہ دی او د (نقص) مفعول دی، او د (تذکر) ضمیر مرفوع مخاطب یعنی رسول اللہ ﷺ تہ راجع دی او ضمیر منصوب (ہ) د

موصول طرف تہ راجع دے او (المذکور) د موصول صفت دے، مطلب دا دے چہ تہ نصیحت کوہ کہ نصیحت ہفہ سری تہ فائدہ ور کوئی کوم تہ چہ تہ نصیحت کوے، او د چا ذکر چہ پہ (سب کو من معنی) کنس دے، د (من مذکور) د اضافی مقصد دے خبری تہ اشارہ کول دی چہ پہ (ان تخلص الذکور) کنس د نفع پہ بارہ کنس تردد دے ہفہ د (ذکور) د مفعول پہ نسبت سرہ دے نہ د فاعل پہ نسبت سرہ، خکہ چہ د فاعل پہ نسبت سرہ د ذکر فائدہ متحقق دہ (کما لا یخفی) ہولہ: (لمستقیم) دا د ہفہ سوال مقدر جواب دے چہ (لا موت فیہا ولا مہی) تہ معلوم مہی چہ د مرگ او ژوند ترمینخہ خہ واسطہ شتہ حال دا چہ داسی نہ دہ؟
جواب: د جواب حاصل دا دے چہ داسی مرگ بہ پری نہ راخی چہ د مرگ نہ پس پہ آرام شی او نہ بہ داسی ژوند وی چہ مزیدار وی۔

[۸۸] سورة الفاشیة

سورة الفاشیة مکیة ست وعشرون آية

سورة غاشیة مکی دی، شپروشت آیتونہ دی۔

[ایاتونہ: ۱-۳۶]

بسم الله الرحمن الرحيم (هَلْ) فَذْ رَأَيْتَكَ حَدِيثَ الْغَاشِيَةِ، أَلَيْسَ إِنَّهَا تُغَشِّي الْخَلَائِقَ بِأَفْوَاقِهَا وَجُوهَ يَوْمِيهِمْ عَبَّرَ بِهَا عَنْ النَّوَاتِ فِي التَّوَجُّهِاتِ (غَاشِيَةٍ) ذَلِيلَةٌ (عَامِلَةٌ تَأْوِيَةً) ذَاتُ نَصَبٍ وَتَقَبُّ بِالسَّلَاسِلِ وَالْأَغْلَالِ (تَصْلَى) يَفْتَحُ النَّاءُ وَضَمُّهَا (تَأْزَا حَامِيَةً) (تُسْقَى مِنْ عَيْنِ أَنْيَّةٍ) شَبِيذَةُ الْخَزَاةِ (لَيْسَ هُمْ عَطَا أَمْرًا) مِنْ ضَرِيحٍ هُوَ نَوْعٌ مِنَ الشُّوكِ لَا تَرْغَاؤُهُ ذَابَةٌ يُخْبِتُهُ (لَا يَصْنَعُ وَلَا يَفْنَى مِنْ جَوْعٍ) (وَجُوهَ يَوْمِيهِمْ تَأْمَعَةً) خَسَتْ (لِغُيُوبِهَا) فِي الدُّنْيَا بِالطَّاعَةِ (رَاضِيَةً) فِي الْآخِرَةِ لَمَّا رَأَتْ نَوَابَهُ (فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ) حَسَا وَمَعْنَى (لَا يَصْنَعُ وَلَا يَفْنَى) بِالنَّاءِ (فِيهَا لَا غِيَةَ) أَيْ نَفْسُ ذَاتُ لَفْوٍ هَذِيانِ مِنَ الْكَلَامِ (فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ) بِالنَّاءِ بِمَعْنَى عَمُودٍ (فِيهَا سُرْمٌ مَرْكُوعَةٌ) ذَاتَا وَقْدَرًا وَمَجْلَادًا (وَأَكْوَابُ) أَفْخَاحٌ لَا غَرَا لَهَا (مَوْضُوعَةٌ) عَلَى خَافَاتِ الْغُيُوبِ نَفْثَةٌ لِشَرِيهِمْ (وَتَحْمَارِقُ) وَسَائِدُ (مَصْقُوعَةٌ) بِنَفْثِهَا بِخَبْثِ بَغْضِ يَسْتَنْدِ إِلَيْهَا (وَذَائِقُ) يُسْطِطُ طَائِفُ لَهَا غَضَلٌ (مُتَّوَلَةٌ) مُتَّوَلَةٌ (أَفْلَا تَنْظُرُونَ) أَيْ كُفَّارٌ مَكَّدٌ نَظَرٌ (غِيَارٌ) إِلَى الْإِبْلِ كَيْفَ عَلِقَتْ) (وَالِى السَّمَاءِ كَيْفَ رَفَعَتْ) (وَالِى الْجِبَالِ كَيْفَ نَصَبَتْ) (وَالِى الْأَرْضِ كَيْفَ سَطَحَتْ) أَيْ يُسْطِطُ فَيَسْتَبْدِلُونَ بِهَا عَلَى قُدْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَوُضْعَاتِهِ وَصَلَتْ بِالْإِبْلِ لِأَنَّهُمْ أَشَدُّ مَلَابَسَةً لَهَا مِنْ غَيْرِهَا وَقَوْلُهُ سَطَحَتْ ظَاهِرٌ فِي أَنَّ الْأَرْضَ سَطَحَ وَعَلَيْهِ غُلَمَاءُ الشَّرِّ لَا حُمْرَةَ حَمَّا فَالَهُ أَهْلُ الْهَيْئَةِ وَإِنْ لَمْ يَنْفُضْ رِجَّتَا مِنْ أَرْكَانِ الشَّرِّ (فَذَكِّرْ) هُمْ يَنْعَمُ اللَّهُ وَذَلِيلٌ تَوَجَّهَ (أَلَمْ أَنْتَ مَذْكُورٌ) أَلَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُحْصِنٍ وَفِي قِرَاءَةِ وَالسُّنَنِ يَدُلُّ الصَّادُ أَيْ بِسَطَطِ وَغَلَا قَبْلَ الْأَمْرِ بِالْجِهَادِ (إِلَّا) لَكِنْ (مَنْ تَوَلَّى) أَغْرَضَ عَنِ الْإِيمَانِ (وَكُفِّرْ) بِالْقُرْآنِ (فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ) غُلَبَ الْآخِرَةِ وَالْأَخَرُ عَذَابُ الدُّنْيَا وَالْقَبْلِ وَالْأَسْرَارُ إِنَّ إِلَهَنَا إِيَّا هُمْ وَجُوعَهُمْ بَعْدَ الْمَوْتِ (لَهُمْ) عَلَيْنَا جَسَدُهُمْ جَزَاءَهُمْ لَا تَرْكُهُ أَنْهَذَا

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم ایا تاتہ د پتونکی قیامت
خبر راغلی دے (قیامت تہ ہاھیہ) پہ دے وجہ او نیلے شہ چہ ہفہ بہہ د خپل ہیبت د وجہ نہ
تول مخلوق باندے خورہ شی او ہفوی بہ پت کری عہ مخونہ بہہ پد دغہ ورغ پاندے ذلیلہ وی بہ
دوارو خایونو کین د شخصیات نہ پہ (وجوہ) سرہ تعبیر کری شوی دے سخت محنت کونکی
او ستی ستومانہ بہ وی د طوق او زنجیرونو د وجہ نہ بہ دیر پہہ سختہ کین وی ہفوی بہہ پہ
سخت اور کین سوزولے شی (صلی) د تاء پہہ ضمی او فتحی دوارو سرہ دے د انتہائی گرم او
خوکیدونکو اوبو نہ بہہ پری شکولے شی د ہفوی دپارہ بہہ سواد د ازغنو او نو نہ بل ہیخ خوراک نہ
وی (ہم) یو قسم ازغنی گیاه دہ کوم چہ د ہفہ د خباثت د وجہ نہ یو حیوان ہم نہ
خوری چہ نہ بہہ غریول کوی او نہ بہہ لوپہ ختموی، عہ مخونہ بہہ پد دغہ ورغ رویشانہ وی بہہ دنیا کین
د طاعت پہہ کارگزاری باندے پہہ خوشحالہ وی چہ کلہ حسا او معنا پہہ عالی مقام جنتونو کین
د خپلے سعی ثواب اوینی، ای مخاطبہ تہ بہہ ہلتہ ہیخ فضول خبرہ نہہ اوری (مصح) بہہ یاء او
تاء سرہ، یعنی فضول خبری، ہلتہ بہہ د اوبو بہیدونکے چینی وی (علت) پہہ معنی د (عون
) دے پہہ ہفہ کین بہہ ذات او د مرتبی پہہ اعتبار سرہ اوچت اوچت تختونہ وی او د چینو پہہ
غارو باندے بہہ بغیر د دستے (لنکے) نہہ جامونہ کیخودلی شوی کوم چہ بہہ د جتینانو د
خکلو دپارہ جوہ کری شوی وی، او د بالختونو او تکیو قطارونہ بہہ لگیدلے وی چہ ہفہ
تہ بہہ تکیہ وھلے شی. او د مغمل قالینونہ بہہ خوارہ کری شوی وی یعنی داسی فروشونہ چہ
مالوجو بہہ وی، آیا دوی (دا کفار مکہ) د عبرت پہہ نظر اویشانو تہ نہہ گوری چہ خنگہ جوہ کری
شوی دی؟ (او آیا) اسمان تہ نہہ گوری چہ خنگہ اوچت جوہ کری شوی دی؟ (و آیا) غرونو تہ نہہ
گوری چہ خنگہ مضبوط کری شوی دی؟ (و آیا) زمکے تہ نہہ گوری چہ خنگہ خورہ کری شوی دہ؟
چہ د ہفہ پہہ ذریعہ د اللہ پاک پہہ قدرت او د ہفہ پہہ وحدانیت باندے استدلال او کری، (اہل
) پہہ شروع کین راوپلے شو خکے چہ د عربو بہہ د نورو خیزونو پہہ نسبت زیات تعلق دے سرہ
وو، او د اللہ پاک قول (سطحت) پہہ دے باندے ظاہر الدلالہ دے چہ زمکہ مسطح دہ او ہم پہہ
دے نظریہ باندے علماء شرع دی، نہہ گول، لکہ چہ د اہل ہیبت قول دے، اگرچہ د زمکے
پہہ گول کیدو باندے د شریعت خہ رکن نہہ ماتیرے پس تہ نصیحت کوہ یقینا تہہ صرف نصیحت
کونکے ئے تہہ دوی باندے نگہبان نہہ ئے او پہہ یو قرامت کین د (سلف) پہہ خانے پہہ (صاد)
سرہ دے یعنی تہہ مسلط نہہ ئے او دا حکم د جہاد د حکم راتلو نہہ مخکین دے البتہ عموک چہ
د ایمان نہہ اعراض او کری او د قرآن نہہ انکار او کری نو اللہ پاک بہہ ورتہ لوئی عذاب ورکوی
(یعنی) د آخرت عذاب، او اصغر د دنیا عذاب دے پہہ قتل او قید سرہ بیشک دے خلقو د
مرگ نہہ پس واپسی زمونے طرف تہہ دہ، ییاد ہفوی حساب اخستل یعنی د ہفوی جزاء او سزا
زمونے پہہ ذمہ دی. چہ مونے پہہ ہفہ ہرگز ترک نہہ کرو.

دقیوداتو فوائد اوتسهیل

فولہ: (هل اناك) یو جماعت ونیلی دی چه (هل) په معنی د (قد) دې، ای قدسماولک یا محمد ﷺ احدث الفاشیة او ونیلی شوی دی چه (هل) په خپله معنی دې او د تعجب معنی لره متضمن دې.

فولہ: (وجوه یومفل) دا جمله مستانغه د سوال مقدر جواب دې.

سوال: ما احدث الفاشیة؟

جواب: وجوه یومفل عاصفة (وجوه) مبتداء ده او (عاصفة) نې خبر دې.

سوال: (وجوه) نکره ده ددې مبتداء جوړیدل څنگه صحیح دی؟

جواب: نکره چونکه په مقام د تفصیل کین واقع ده لهذا مبتداء جوړیدل نې صحیح دی، په (یومفل) کین تنوین د مضاف الیه په عوض کین دې ای یوم غفیان الفاشیة دلته د (وجوه) نه مراد (اصحاب الوجوه) دی، دا د اطلاق الجزء علی الكل د قبیل نه دې، وجه چونکه اشرف الاعضاء دې په دې وجه دا اختیار کړې شو.

فولہ: (عاصفة) محنت کونکې، مشقت اوچتونکې.

فولہ: (ناصبة) سترې کیدونکې، (عاصفة ناصبة) په رفع سره دا دواړه د مبتداء دویم خبر دې.

فولہ: (آلة) خورتکیدلې اوبه، (الی) نه اسم فاعل واحد مونث.

فولہ: (ضریع) ازغنو والاکیا، (ضریع) یوه گیا ده کوم ته چه شبرق ونیلی شی، او دا گیا چه کله اوچه شی نو اهل حجاز ورته ضریع وائی او دا زهر دی. (صحیح بخاری، کتاب التفسیر)

فولہ: (لا اعم فیها لایة) ۱: د جمهورو په نزد د تاء فوقانیه په فتحې سره او د (لا لایة) په نصب سره دې، ای لا اعم انت اجمال صاحب فیها لایة یا، لا اعم تلك الوجوه لایة. ۲: او ابن کثیر

او ابو عمرو په یاء تحتانیه مضمومه سره مبنی للمفعول د لایة په رفع سره لوستلې دې.

۳: او نافع په تاء فوقانیه مضمومه سره مبنی للمفعول لوستلې دې. ۴: او فضل او جحدری

د تاء فوقانیه په فتحې سره مبنی للفاعل او د (لا لایة) په نصب سره لوستلې دې (لا لایة) دا

د موصوف محذوف صفت دې، ای کلمة لا لایة یا لایة یا د عاصفة په وزن مصدر په معنی د

(لغوا) دې، ای لا اعم فیها لغوا.

فولہ: ای نفس ذات لغو: ددې اضافي مقصد دې خبرې ته اشاره کول دی چه (نفس) د (لا

لعم) فاعل دې، (لا لایة) مفعول به، او د تاء والاقرات کین دا هم کیدې شی چه د (لا اعم

(فاعل) انت) محذوف وی او (لایة) مفعول په دې صورت کین د (نفس) محذوف

منلو په خانی (کلمة) هم محذوف منلې کیدې شی. ای کلمة ذات لغو.

قوله: (اَكْوَابِ) اقسام لاجری لها، اكوابه د گوب جم دھبہ وزن د قفل و اقفال، گوب ہفہ لونبی نہ وانی چہ پہ ہفہ کنب دستہ او توتی نہ وی، مثلاً گلاس او پیالہ وغیرہ۔
قوله: (مَسَارِقِ) دا د نمرقہ جمع دہ، د نون او راہ پہ ضمی او د دوارو پہ کسری سرہ پہ معنی د تکیہ، مسند۔

قوله: لدالی د زریہ جمع دہ۔

قوله: طنائس دا د طئسہ (مفلک) جمع دہ، دمالجو فرش، او قالین، د مخمل والافرش۔

[۸۹] سورۃ الفجر

سورۃ الفجر مکیہ او مدنیہ ثلاثون آیہ

سورۃ فجر مکی یا مدنی دی، دیرش آیتونہ دی۔

[ایاتونہ: ۱-۲۰]

بسم الله الرحمن الرحيم وَالْفَجْرِ
أَمْ يَوْمَ الْكِيَالِ عَشْرِ أَمْ عَشْرَ ذِي الْحِجَّةِ وَالْفَجْرِ
وَالْوُجُهِ يَفْجَعُ الْوُجُوهَ وَكَشَرَهَا لِقَدَانِ الْفَزْدِ وَالْكِيَالِ إِذَا تَمَيَّيْ مُفْلًا وَغَنِيْرًا رَهْلَ فِي ذَلِكَ الْقَسَمِ قَسْمِيْ
جَبِيْ عَقْلٍ وَجَوَابِ الْقَسَمِ مَخْلُوفٍ أَمْ كَعْدَئِيْ بِمَا كَدَارَ مَكَّةَ الْأَرْضِ تَعْلَمُ يَا مُحَمَّدَ كَيْفَ قَعَلَ رَكَ
يَعَادُ (رَزَمَ) هِيَ عَادَ الْأَوَّلَى فَرَزَمَ غَطَفَ بَنَانٍ أَوْ بَدَلٍ وَفَضَعَ الصَّرْفَ يَلْعَلِيَّةٍ وَالتَّائِيثِ ذَاتِ الْوَسَادِ أَمْ
الطُّولُ كَانَ طُولَ الطُّوَيْلِ مِنْهُمْ أَنْ يَمَعَاةَ ذِرَاعٍ أَلَّتِي لَمْ تَخْلُقْ مِثْلَهَا فِي الْوِلَادِ فِي بَطْنِهِمْ وَقَوَاهِمُ وَتَحْمُودُ الْيَمِينِ
جَاءُوا فَطَقُوا (الصَّغْرِ) جَمْعُ صَخْرَةٍ وَتَخَلَّوْهَا بَيُوتًا (الْوَادِ) وَادِي الْفُرَى وَفَرَعُونَ فِي الْأَوْتَادِ كَانَ يَحْدُ
أَنْتَمَ أَوْتَادٍ نَشَدَ إِلَيْهَا يَذِيْ وَرَجُلِيْ مَنْ يَحْلُبُهُ (الْيَمِينِ) طَفَقُوا تَجَنَّبُوا (فِي الْوِلَادِ) فَأَكْتَرُوا فِيهَا الْقَسَادَ الْقَتْلَ
وغيره (فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَيْكُ سَوَاطِ) نَزَعَ (عَذَابِ) (أَنْ رَيْكَ لِبَا لَوْرَصَاوِ) يَزْعُدُ اغْتِمَالُ الْيَمَانِ فَلَا يَفُوتُهُ مِنْهَا
خَيْرٌ لِّجَانِبِهِمْ عَلَيْهِمْ (أَمَّا الْإِنْسَانُ) الْكَافِرُ (إِذَا مَا ابْتَلَاهُ) اخْتَبَرَهُ (رَبِّهِ) فَالْكَرَمَةُ بِالْفَعْلِ وَغَيْرُهُ (وَبَعَثَهُ
فَيَقُولُ رَبِّيْ أَكْرَمَنِ) (وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ) حَقَّقَ (عَلَيْهِمْ رِزْقَهُ) فَيَقُولُ رَبِّيْ أَهَانَنِ (كَلَّمَ) رَفَعَ أَمْ لَسَنِ الْإِحْرَامِ
بِالْيَمِينِ وَالْإِهَانَةُ بِالْفَقْرِ وَإِنَّمَا هُوَ بِالطَّاعَةِ وَالْمَغْفَبَةِ وَكَلَامٌ مَّكَدٌ لَا يَسْمَعُونَ لَدَلِكُ (لَا يَكْرَهُونَ الْمَكِيْمَ) لَا
يَخْشَوْنَ إِلَهًا مَعَ خِشَائِهِمْ أَوْ لَا يَعْطُونَهُ حَقَّ مِنَ الْعِبَادَةِ (وَلَا يَحْضُونَ) أَنْفُسَهُمْ أَوْ غَيْرَهُمْ (عَلَى طَعَامٍ) أَمْ
إِطْعَامٍ (السَّكِينِ) (وَيَاكُلُونَ الثَّرَاثِ) الْبَرَاثِ (أَكْلًا لَّيًّا) أَمْ شَيْدًا لِّقَمِهِمْ تَقْسِيْبُ الْإِنْسَاءِ وَالصَّبَّانِ بِنِ
الْبَرَاثِ مَعَ تَقْسِيْمِهِمْ مِنْهُ أَوْ مَعَ مَا لَهُمْ (وَيَصْبُونَ النَّالَ حَبَا عَجًا) أَمْ عَجِيرًا فَلَا يَنْفَعُونَهُ وَهِيَ فِرَاءَةُ بِالْفَوَائِيْ فِي
الْأَفْعَالِ الْآتِيَّةِ (كَلَّمَ) رَفَعَ لَهُمْ عَنْ ذَلِكَ (إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا) وَزُلْزِلَتْ خَشَى بَنَاهِمُ كُلُّ بَنَاءٍ عَلَيْهَا
وَيَنْقَعِبُ (وَجَاءَ رَيْكُ) أَمْ أَنْزَلَ (وَالنَّالِكُ) أَمْ النَّمْلِيْكَةُ (صَلًّا صَلَاحًا) خَالَ أَمْ مُعْطَفَيْنِ أَوْ لَوِيْ صِلُوفٍ
كثيرة (وَجِيءَ بِمِصْبِيْ) بِمِصْبِيْهِمْ نَقَادَ بَسْتَيْنِ أَلْفَ رِغَامٍ كُلُّ رِغَامٍ بِأَيْدِيْ سِتِّينِ أَلْفَ مَلِكٍ لَهَا زَيْفَرٌ وَتَعْلُفٌ
(يَوْمِيْ) يَذَلُ مِنْ إِذَا وَجَوَابُهَا (يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ) أَمْ الْكَافِرُ عَا فُوطٌ يَبِي (وَأَلَّى لَهُ الْيَمُنِيْ) اسْتَلْهَمَ بِمَنْعَى

الثاني أني لا ينفعه تذكره ذلك (يقول) مع تذكره (يا) لصبه (لمتى قدمت) الخبز والإيمان (المتاني)
التي في الأجره أو قلت عتاي في الدنيا (فهمون) لا يغيب بغير الدال (عذابهم) أي الله (أحد) أي
لا ينكله إلى غيره (و) كذا (لا يوق) بغير الله (و) قاله أحد) وفي فزاة يفتح الدال والله لصير عذابه
ووالله للكاره (والمتى لا يغيب) لا يعلو ولا يوق بل عليه ولا يوق بل عليه (يا أيها النسل المظلمة) الآية (وهي
المظلمة) (لأجي) إلى ذلك يقال لها ذلك جند الموت أي لأجي إلى امره وإرادته (رأجيه) بالووب
(مأجيه) عند الله بعقبك أي جماعة بن الوصلين ولها علان وقال لها في العامة (قأخلى) في جفلة
(أجأوي) الصالحين (وادلحلى) جنتي) معهم

ترجمه: په نوم د الله پاک چه ډیر مهربانه او همیشه مهربانه دې شروع کوم، قسم دې په صبا باندې یعنی د هرې ورځې په صبا، او په لسو شپو باندې یعنی د ذی الحجة په لسو شپو باندې او په جفت باندې یعنی په زوج او په طاق باندې او (الوقت) د واژه فتحې او کسرې سره دې دا دوه لغتونه دی (وَل) په معنی د فرد، او په شپه چه کله هغه رخصتېږي یعنی کله چه هغه راشی او لاره شی آیا په دې قسم کښ د عقلمندو دپاره کافی قسم (نه) دې؟ او د قسم جواب محذوف دې (او هغه) (لَعَلَّكُمْ يَافْكَارُمْكَةً) (ای کفار مکه! تاسو ته به ضرور عذاب درکولې شی، آیا ای محمد ﷺ تاته معلومه نه ده چه ستا رب د عادیانو سره یعنی قوم ارم سره څه اوکړل؟ ارم عاد اولی دی، ارم عطف بیان یا بدل دې او د علمیت او د تائید د وجې نه غیر منصرف دې چه د هغوی قد و قامت په اوږدوالی کښ د ستو په شان وو په هغوی کښ د ټولو نه اوږد څلور سوه گزه وو، په زور او طاقت کښ په دنیا کښ د هغوی په شان څوک نه وو پیدا کړی شوی، او د قوم شومو سره ښه معامله اوکړه؟ چه په قری میدان کښ ښه کاتری تراشل او د هغې نه به ښه کورونه جوړول، (صحر) د (صحراء) جمع ده، او د میخونو والا فرعون سره ښه معامله اوکړه؟ او هغه به څلور میخونه ټک وهل او چاته چه به سزا ورکول وو د هغه لاسونه او خپې به ښې په هغې پورې او تړل چا چه په ښارونو کښ لویه سرکشی کړې وه او په هغې کښ ښې به قتل وغیره سره ډیر فساد خور کړې وو پس ستا رب په هغوی باندې د عذاب کوره راوړوله، بیشکه ستا رب په کمین کښ دې د بندگانو د اعمالو نگرانی کوی لهذا هیڅ عمل د هغه نه پټ نه دې چه د هغې جزاء ورنکړی پس هغه کافر انسان باندې چه کله د هغه رب ازیمښت کوی په داسې طریقه چه د مال وغیره په ذریعه د هغه اکرام کوی او هغه ته انعام ورکوی نو وائی چه زما رب زما قدر زیات کړو (یعنی ماته ښه عزت راکړو) او چه کله هغه باندې (بل شان) ازیمښت کوی یعنی روزی پرې تنگه کړې نو وائی چه زما رب زما قدر ختم کړو (یعنی زه ښه ذلیل کړم) داسې هرگز نه ده! دې یعنی چه د مالدارۍ د وجې نه دې اکرام وی او د فقر د وجې نه دې سپکاوی وی، ددې دواړو تعلق د اطاعت او معصیت سره دې، خو کفار مکه ددې خبرو نه نه دی خبر بلکه

تاسو د یتیمانو عزت نه کوی یعنی سره ددې چه دا خلق مالدار دی خو هغوی سره ښه سلوک نه کوی یا د میراث نه د هغوی حق نه ورکوی او خپل مینځ کښ یو بل ته مسکین ته د خوراک ورکولو ترغیب نه ورکوی نه خان ته او نه نورو ته، (طعام) په معنی د (اطعام) دې، او د میراث مال ټول خورئ د زنانو او د ماشومانو د میراث په مال باندې د سخت حرص د وجې نه، د خپلې حصې سره یا د خپل مال سره، او د مال په محبت کښ ډیر بد گرفتاریی چه د هغې په وجه هغه خرج کوی نه، او په یو قرامت کښ خلورو واره افعال په تاء فوقانیه سره دی داسې هرگز نه وه پکار (خبردار) دا د هغوی په خصلت باندې تنبیه ده چه کله زمکه په ټکولو سره برابر کړې شی (یعنی) زمکه به او خوزولې شی تردې چه په هغې به هره یوه ابادی راغورځیږي او ختمه به شی او ستارب په راشی یعنی د هغه حکم په داسې حال کښ چه ملائک به په صفونو کښ ولاړوی (مصابحا) حال دې په معنی د (مضطرب) یا به د ملائکو ډیر صفونه وی، او جهنم به په دغه ورغ د اویا زړه واپو په ذریعه رانیځکلو سره مخامخ راوستلې شی او دا وایې به د اویا زړه ملائکو په لاسونو کښي وی او سخت اواز او جوش به وی هغه ورغ به انسان یعنی کافر انسان په هغه خیز پوهه شی، (یومفل) د (اذا) نه بدل دې او ددې جواب (تذکرالاسات) دې، چه په هغې کښ به هغه د حد نه تجاوز کړې وی، او هغه وخت به د هغه د پوهیدو نه څه حاصل شی، استفهام په معنی د نفی دې، یعنی هغه وخت به پوهیدل د هغه دپاره نافع نه وی، پوهیدلو سره به هغه او وائی افسوس! چه ما د آخرت دپاره څه خیر وړاندې رالپلې وې یا مې په دنیاوی ژوند کښ څه نیک اعمال کړې وې یا به په دغه ورغ اللہ پاک (پخپله) عذاب ورکوی بل (خوک) به نه ورکوی (عذاب) په کسرې سره دې، یعنی هغه به دا عذاب ورکول بل چاته نه سپاری او نه په د هغه د ترلو په شان خوک ترولو والا وی په (یونق) کښ د ذال په کسرې سره دې او په یو قرامت کښ د ذال او شاء په فتحې سره دې لهذا د (عذابه) او د (وفاته) ضمائره به د کافر طرف ته راجع وی او معنی به دا وی چه نه به د هغه په شان چاته عذاب ورکړې شی او نه به د هغه په شان خوک او ترلې شی بل طرف ته به ارشاد او فرمائیلې شی ای مطمئن نفس! (یعنی) په امن والا، حال دا چه هغه په مومن وی د خپل رب طرف ته په داسې حال کښ روان شه چه ته په ثواب خوشحاله ټي او د خپل عمل په وجه باندې د اللہ پاک په نزد خوښ کړې شوې ټي یعنی د دواړو صفتونو جامع به وی او هغه دواړه حال دی، دا خبره به هغه ته د مرگ په وخت کولې شی، یعنی ته د هغه د امر او ارادې طرف ته واپس شه، او د قیامت په ورځ به هغه ته ونیلې شی چه ته زما په نیکانو بندگانو کښ داخل شه او زما جنت ته د هغوی سره داخل شه.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

نوله: (والفجر) الفجر اسم فعل، مصدر په معنی، د سحر زړې راتلل، شلولو سره بهیول، د سحر وخت، او ددې نه علاوه د نورو ډیرو معنو دپاره استعمالیږي. په قرآن کریم کېن صرف د سحر د وخت او د سحر د طلوع کیدو دپاره ددې استعمال شوې دي. (لغات القرآن) د فجر نه مراد یا خو د هرې ورځې صبا راختل مراد دی یا خاص طور د لسم ذی الحجه یا د محرم د اولنې تاریخ فجر مراد دي ځکه چه هم ددې ورځې نه د عربی نوې کال شروع کیږي، او د (لېال هجري) نه د ذی الحجة ابتدائی لس شپې مراد دی، ځکه چه ددې ډیر فضیلت راغلي دي.

نوله: (والفهم والوتر) ددې معنی جفت او طاق ده، د (هفم) او (وتر) په معنی کېن د مفسرینو ډیر اختلاف دي تردې چه د جفت او طاق په تعیین کېن ۳۶ اقوال ملاوېږي.

نوله: (اذا همس) په اصل کېن (همس) وو، تخفیفاً یاء، د فواصل د رعایت د وجې نه حذف کړې شوې ده.

نوله: (هل لي لك لعل لذي همس) دا استفهام تقریری دي یعنی په دې قسمونو کېن د عقلمندو دپاره کافی قسم دي، د قوم عاد طرف ته سیدنا هود علیه السلام لیږلې شوې وو، ددې قوم دوه نومونه دی: ۱. عاد، ۲. ارم، ځکه چه عاد خونې دي د عوص، او عوص خونې دي د ارم، او ارم خونې دي د سام بن نوح علیه السلام. لهدا کله خو ددې قوم پلار (عاد) طرف ته نسبت کولو سره قوم عاد وئیلې شی او کله د هغوی د نیکه طرف ته نسبت کولو سره قوم ارم بللې شی، پس عاد او ثمود دواړه په ارم کېن یوځانې کیږي، عاد په واسطې د عوص او ثمود په واسطې د عابر، او دلته ارم په دې وجه زیات کړې شوې دي چه په دې قوم کېن دوه طبقې دی یوه د متقدمینو کوم ته چه عاد اولی وئیلې شی او دویمه د متاخرینو کوم ته چه عاد اخري وئیلې شی، ددې نه معلومه شوه چه دلته عاد اولی مراد دی، د عاد دولس سوه کاله عمر وو چه د هغه صلیبی اولاد څلور زره وو هغه د زرو زنانو سره ودونه کړي وو او هغه د کفر په حالت کېن مړ شو. (جمل)

مخکېن د څلورو څیزونو قسم ذکر شوې دي د هغې جواب قسم محذوف دي او هغه (لنعمان یا کفأ و مکة) دي، او بعض مفسرین وائی چه جواب قسم ذکر دي او هغه د الله پاک قول (ان ربك لبالمرصاد) دي، مفسر علام اول قول اختیار کړي دي.

نوله: (ذات العباد) بعض حضراتو ددې ترجمه اوږد قد والا کړې ده، او لوړ قد والا پنځه سوه لاسه د هغه خپل لاس مطابق، او کم قد والا پکېن سل لاسه وو. او بعض حضراتو د (ذات العباد) معنی د ستنو لوړو کورونو والا، مراد کړې ده. (جمل) مفسر علام اوله معنی مراد کړې ده.

[۹۰] سورۃ البلد

سورۃ البلد مکہ ۲۰ عَشْرُونَ آيَة

سورۃ بلد مکی دی، شل آیتونہ دی

[ایاتولہ: ۱-۲۰]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ ۙ اِنَّ اللّٰهَ لَهْدَ الْوَعْدِ یَوْمَ الْفَتْحِ ۚ فَالْجَنَّةُ لَاجْزَاسٍ ۚ بَنَیْتُ الْمَقَامِ بِهٖ وَتَا
 غِیْطٌ عَلَیْهِ رَوَاقِدٌ ۚ اٰی اَنْ اَدَمَ (وَمَا وَكَلَدَ) اَنْیٰ ذُرِّیَّتِهٖ وَتَا بِغَفْنِیْ مِنْ (لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ) اِنِّی الْجَنَسُ (فِیْ كِبَدِ)
 نَصَبٌ وَجِدَّةٌ یُّكَادُ مَصَاصِبُ الدُّنْیَا وَخَدَّائِدُ الْاُخْرٰۤی (اَلْحَسْبُ) اِنْظُرْ الْاِنْسَانَ قَوِّیْ فُرْنِشٌ وَهُوَ اَبُو الْاَخْذِ بِنِ
 كِلْذِهٖ بِقَوِّیْهِ (اِنَّ) مُخْتَلَفَةٌ مِنَ الْقَبِیْلَةِ وَاسْمُهَا مَخْلُوفٌ اَنْیٰ اَنَّهُ (لَنْ یَّحْدِرَ عَلَیْكَ اَحَدٌ) وَاللّٰهُ قَابِرٌ عَلَیْهِ (یَقُولُ
 اَهْلَكْتُ) عَلَیْ عَذَاوَةِ مُخَمَّدٍ (مَا لَا لَبَدًا) كَبِیْرًا بَغْضَهِ عَلَیْ بَغْضِ (اَلْحَسْبُ اَنْ) اِنِّی اَنَّهُ (لَمَرْیُوةٌ اَحَدٌ) فِیْمَا
 اَتَّفَقَ فِیْغَلَمُ قَدْرُهُ وَاللّٰهُ عَالِمٌ بِقَدْرِهِ وَآلَهُ لَیْسَ مِمَّا یَتَكَبَّرُ بِهٖ وَفُجَازِیْهِ عَلَیْ فَعْلِهِ السَّیِّءِ (اَلَمْ تَجْعَلْ) اَسْخِیْمُ
 تَقْرِیْرُ اَنْیٰ جَعَلْنَا (لَهُ عِیْنَیْنِ) (وَلَسَانًا وَشَفَتَیْنِ) (وَهَدَّیْنَا السَّجْدَیْنِ) بَیْنَا لَهٗ طَرِیْقُ الْخَیْرِ وَالشَّرِّ (فَلَا) فَهَلَا
 (اَقْعَمَ الْعَقَبَةُ) جَاوَزَهَا (وَمَا اَدْرَاكَ) اَهْلَكْتُ (مَا الْعَقَبَةُ) الَّتِیْ یَفْتَحُهَا تَغْطِیْمًا لِشَآئِهَا وَالْجَنَّةُ اِغْزَاصُ
 وَتَیْنِ سَبَبٌ جَوَازُهَا بِقَوْلِهِ (فَلَتْ رَكْبَةٍ) مِنَ الرِّقِّ بَانَ اَسْتَفْهَأَ (اَوْ اَطْعَمَ) فِیْ یَوْمِ ذِی مَحْجَبَةٍ مَّجَاعَةً (بَیْنَمَا) ذَا
 مَعْرِیْهِ فَرَاةٌ اَوْ یُسْكِنُهَا ذَا مَعْرِیْهِ لَمُوقٌ بِالشَّرَابِ لِقْفَرُهُ وَفِی قِرَآءَةِ بَذَلِ الْفَعْلَیْنِ مُضْطَرَانِ مَرْفُوعَانِ مُضَافٌ
 الْاَوَّلُ لِزَفَیْهِ وَتَوْنُ الثَّانِی فِیْقَدَّرُ قَتْلُ الْعَقَبَةِ اِفْخَامٌ وَالْقِرَآءَةُ الْمَذْكُورَةُ بَیْنَهُ (لَمَرْكَانَ) عَطْفٌ عَلَیْ اَفْتَحَ وَلَمْ
 لِشَرْطِ الْمَكْرُیِّ وَالْمَغْنٰی كَانَ وَفَتْ الْاِفْخَامُ (مِنْ الَّذِیْنَ اَمْتَوَا وَتَوَاصَوْا) اَوْصٰی بَغْضَهُمْ بَغْضًا (بِالْهَیْئِیْ) عَلَی
 الطَّاعَةِ وَغَنِ التَّغْفِیْبَةِ (وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ) الرَّحْمَةُ عَلَی الْخَلْقِ (اَوْ لَیْكَ) الْمَوْصُوفُونَ بِقِدْرِ الصَّفَاتِ (اَصْحَابُ
 النَّهْمَةِ) النَّبِیْنَ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوا بِآیَاتِنَا هُمْ اَصْحَابُ الْمَشَآءَةِ الشَّمَالِ عَلَیْهِمْ نَارٌ مُّوَصَّدَةٌ بِالْمَهْمَزَةِ وَالْوَاوُ
 بِدَلِهِ مَطْبَعَةٌ

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم، قسم کوم پہ دے شہر
 مکہ باندے پہ (لا الہ الا اللہ) کنیں لازائدہ دہ او ای محمد ﷺ ستا دیارہ پہ دے شہر کنیں قتال
 حلالید و نکہ دے پہ داسے طریقہ چہ ستا دیارہ بہ یکیں قتال حلال کرے شی، نو تاسو بہ پہ
 دے کنیں قتال کوں، پس اللہ پاک دا وعدہ د فتح مکہ پہ ورخ باندے پورہ کرہ (الحاصل
 الغر) مقسم بہ او ددے ترمینخہ د کوم چہ پہ مقسم بہ باندے عطف کرے شوی دے، جملہ
 معترضہ دہ، او قسم دے پہ والد آدم ﷺ او د ہغہ پہ اولاد باندے یعنی د ہغہ پہ ذریت او دلشہ
 (ما) پہ معنی د (من) دے یقینا مونہ انسان لہر یعنی جنس انسان لہر پہ مشقت او شدت
 کنیں پیدا کرے دے چہ ہغہ د دنیا مصیبتونہ او د آخرت مشقت برداشت کوں ایا انسان

یعنی د قریشو طاقتور شخص او هغه ابو الاسد کلدہ دی د خپل طاقت د وجہ نه دا خیال کوی چه په هغه به شوک قابو بیا نه مومی؟ حال دا چه الله پاک پرې قابو موندونکې دې ان **هغه من العیلة** دې او ددې اسم محذوف دې، ای الله هغه وائی چه د محمد ﷺ په دشمنی کښ، ما ویر جمع شوې مال خرچ کړو ایا د هغه دا خیال دې چه هغه چا نه دې لیدلې چه هغه هغه مال په څه کښ خرچ کړو؟ او څومره نې خرچ کړو؟ چه هغه د هغې مقدار خلقو ته بیانونی، او حال دا چه الله پاک د هغې په مقدار باندې عالم دې او هغه مال دومره نه دې چه په هغې باندې فخر او کرې شی او هغه د هغه په بد کردارې باندې سزا ورکونکې دې. ایا مونږ هغه ته دوه سترگې او یوه ژبه او دوه شونډې نه دی ورکړې؟ دا استفهام تقریری دې یعنی مونږ هغه ته دا څیزونه ورکړې دی او مونږ هغه ته د خبر او شر دواړه لارې اوښودلې، نو بیا ولې هغه په کنډو کښ داخل نه شو؟ او تاته څه معلومه ده چه هغه سخت کنډو څه څیز دې؟ کوم ته چه به هغه داخلېږي دا استفهام د عقبة د عظمت شان بیانونو دپاره دې او جمله معترضه ده، او کنډو ته د داخلیدو طریقه الله پاک په خپل قول **(فک رقبة)** کښ بیان فرماتیلې ده، یعنی د غلامی نه ستونه خلاصول په دې طریقه چه هغه لره ازاد کړی یا د لوږې په ورځ باندې په یو نژدې (رشته دار) یتیم یا په خاورو ککړ مسکین باندې خوراک کول یعنی هغه فقیر کوم چه د خپل فقر د وجې نه په خاورو کښ پروت وی، او په یو قرامت کښ د دواړو فعلونو په ځانې دواړه مرفوع مصدر دی، اول مصدر د **(رقبة)** مضاف دې او دویم مصدر منون دې، لهذا د **(العقة)** نه مخکښ به **(اقتسام)** مقدر منلې شی، او ذکر شوې قرامت به د اقتحام بیان وی، او بیا هغه اقتحام یعنی کنډو کښ د داخلیدو په وخت د مومنانو نه وی او چا چه خپل مینځ کښ یو بل لره په طاعت باندې او د معصیت نه په پرهیز کولو باندې د صبر او د الله پاک په مخلوق باندې د رحم ترغیب ورکړې وی دا خلق کوم چه په دې صفاتو سره متصف وی دا پی لاس والا دی، او چا چه زمونږ د آیتونو نه انکار او کړو هغه د گس لاس والا دی، په هغوی باندې به اور خور شوې وی. (موصدا) په همزې سره دې او د همزې په ځانې په واؤ سره هم دې په معنی د خور شوی.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: **لَا تَزِدُهَا** دا یو قول دې او یو قول دا هم دې چه دا د منکرین بعث د قول نفی ده، مطلب دا چه ای مشرکین مکه څنگه چه تاسو وایی نو داسې خبره نه ده.
قوله: **وَأَنَّ جَلَّ جَلَّ الْجَلَّ** دا رسول الله ﷺ ته تسلی ده او د بیا دپاره د فتح مکه زیرې دې، د یقینی الوقوع کیدو د وجې نه د حال په صیغې سره تعبیر کړې شوې دې، لکه چه **(انک مهت والهم معون)** کښ دې، **(وانت حل)** جمله معترضه ده، نه ئی د مخکښ سره تعلق شته

او نه د روستو سره، بلکه په دې جملې سره د راتلونکې واقعې خبر ورکړې شوې دې، او غوره دا ده چه دې جملې ته حالیه اونیلې شی.

نوله: **وَأَنْ يَحِلَّ لَكُمُ** دا دې خبرې ته اشاره ده چه مصدر په معنی د مستقبل دې. (صاوی)

نوله: **(لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ)** دا مقسم علیه (جواب قسم) دې.

نوله: **(وَمَا وَلَدْتُ)** دلته **(ما)** په معنی د **(من)** دې.

نوله: **(فَلَا)** په دې کښ اشاره ده چه **(لا)** په معنی د **(فلا)** دې، او په خپل اصل باندې هم کیدې شی.

سوال: **(لا)** چه کله په ماضی باندې داخله شی نو د **(لا)** تکرار ضروری وی لکه **(فلا صدق ولا صلی)؟**

جواب: معنی تکرار شنه اگر چه لفظا نشته، ځکه چه په اصل کښ **(فلا لك رقبة ولا اطعم مسکینا)** دې.

نوله: **(العقبة)** عقبه په غرونو په مینځ کښ سختې لارې ته وائی، **(الانعام)** په معنی د کندو ته داخلیدل بیا مطلقا د ترک محرمات اود فعل الطاعات کښې د مجاهدې دپاره استعمال شو.

نوله: **(جَاوَزَهَا)** دا د اقتحام العقبة تفسیر دې.

نوله: **(يُنْفِ سُبُّ الْجَوَارِثِ)** ای یکن طریق دجوهارا، ویی قراعت بدل الفعلان مصدران مرفوعان دا

په **(فك رقبة او اطعام)** کښ د دویم قراعت بیان دې، مفسر علام **رحمته** فرمائی چه په بعض

قراعتونو کښ د ذکر شوی دوه فعلونو په ځانې یعنی د **(فك)** په ځانې **(فك)** او **(اطعم)** په

ځانې **(اطعام)** دی، معلومیږی چه د مفسر علام **رحمته** مخې ته چه د قران کریم کومه نسخه

ده په هغې کښ د مصدر په ځانې فعل دې، او زموږ مخې ته چه کومه نسخه ده په هغې

کښ په دواړو ځایونو کښ مصدر دې، که د مصدرونو په ځانې افعال اومنلې شی نو بیا به

دواړه افعال د **(فلا انعام)** نه بدل وی یعنی هغه په عقبه کښ داخل نه شو یعنی ستونه ئې

ازاد نه کړل او د لویې په ورځ ئې خوراک ورنکړو، او که د دواړو فعلونو په ځانې مصدر

اومنلې شی لکه چه زموږ په نسخه کښ دی نو دا دواړه مصدرونه به د **(العقبة)** تفسیر وی

خوپه دې صورت کښ به د ذات تفسیر په مصدر سره کیدل لازم شی، ځکه چه عقبه ذات

دې او **(فك)** او **(اطعام)** مصدر دی او دا جائز نه دی؟ لهدا د عقبه نه مخکښ اقتحام

مصدر منل ضروری دی، د عبارت تقدیر به داسې وی: **(ما انعام العقبة؟ هو فك رقبة او اطعام**

یومذی مسفة) ددې تقدیر نه پس د مصدر حمل په ذات باندې کیدل نه لازمیږی.

نوله: **(لَمْ يَلْمِزْهُمْ يَ الْيَاسِرَ)**: ددې عبارت د اضافي مقصد د یو سوال جواب ورکول دی.

سوال: په پورته آیت کریمه کښ د طاعات بدنیه او مالییه په ذریعه د مجاهدې حکم ورکړې

شوې دې او په «لرګان من الله اموا» کښې د ایمان راوړلو حکم ورکړې شوې دې حال دا چه ایمان د طاعت نه مقدم دې؟

جواب: د جواب خلاصه دا ده چه «لر» د ترتیب ذکرې دپاره دې د ترتیب زمانې دپاره نه دې او مطلب دا دې چه د مجاهده نفس بالطاعت په وخت مومن وی.

[۹۱] سورة الشمس

سورة الشمس مکيه خمس عشرة آية

سورة والشمس مکی دې، پنځلس آیتونه دی.

[ایاتوله: ۱-۱۵]

بسم الله الرحمن الرحيم وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا ۝ ضَرْبُهَا وَالْقَمَرُ إِذَا تَلَاهَا ۝ تَبَعَهَا طَالِعًا عِنْدَ غُرُوبِهَا ۝ وَالنَّجْمُ إِذَا جَلَّاهَا ۝ وَارْتَعَادَ وَاللَّيْلُ إِذَا يَشَّاهَا ۝ يَغْطِيهَا بظُلُمِهَا ۝ وَإِذَا فِي الثَّالِثَةِ لُتُفَتَّةً ۝ وَالْعَاقِلُ فِيهَا ۝ فَبِئْسَ الْقِسْمُ ۝ وَالسَّمَاءُ وَمَا بَنَاهَا ۝ وَالْأَرْضُ وَمَا خَلَقَهَا ۝ بَسَطَهَا ۝ وَتَلَسَّ ۝ بَغَى لُئْلُوسًا ۝ وَمَا سَوَّاهَا ۝ فِي الْخَلْقِ ۝ وَمَا فِي الثَّالِثَةِ فُتْنَةٌ ۝ أَوْ يَغْنَى ۝ مَنْ قَالَهُنَّ أَهْوَاهَا ۝ وَتَقَوَّاهَا ۝ بَيْنَ لَهَا طَرِيقَ الْخَيْرِ ۝ وَالشَّرِّ ۝ وَآخِرُ الطَّوَى ۝ رَعَايَةَ لِرُؤُوسِ الْآيِ ۝ وَجَوَابِ الْقِسْمِ ۝ قَدْ أَفْلَحَ ۝ خَلِذْتُ بِنَةِ الْإِلَامِ ۝ لَطُولِ الْكَلَامِ ۝ مَنْ زَكَّاهَا ۝ طَهَّرَهَا ۝ مِنَ اللَّئُوبِ ۝ وَكَذَّابِ ۝ خَبَرَ ۝ مَنْ دَسَّاهَا ۝ أَخْفَاهَا ۝ بِالْمَغْنَمَةِ ۝ وَأَضَلَّه ۝ دَسَّاهَا ۝ أُنْدِلْتُ ۝ السَّيْنُ ۝ الثَّانِيَةَ ۝ إِنَّا تَخْفِيفًا ۝ كَذَّبَتْ ثَمُودُ ۝ بِضُلُوعِهَا ۝ بِطُغْيَانِهَا ۝ بِسَبِّ طُغْيَانِهَا ۝ إِذْ أُلْبِغَتْ ۝ أَسْرَعَ ۝ أَشْقَاهَا ۝ وَأَسْمَهُ ۝ قَدَّارَ ۝ إِلَى عَفْرِ ۝ أُنَاقَةَ ۝ بِرِضَاهُمْ ۝ فَقَالَ لَهْمُ رَسُولُ اللَّهِ ۝ صَالِح ۝ نَاقَةَ اللَّهِ ۝ أَنَّى ذَرَوْهَا ۝ وَسُقْيَاهَا ۝ خُزْنِهَا ۝ فِي يَوْمِهَا ۝ وَكَانَ لَهَا يَوْمَ وَلَهُمْ يَوْمٌ ۝ كَذَّبُوا ۝ فِي قَوْلِهِ ۝ ذَلِكَ عَنْ اللَّهِ ۝ الْفَرْقَ ۝ عَلَيْهِ لُزُولُ الْعَذَابِ ۝ بِهِمْ ۝ إِنَّ خَالِقَهُ ۝ قَطَعُوا ۝ قَطْعُوهَا ۝ فَفَلَوْهَا ۝ لَيْسَ لَهَا مَاءٌ ۝ خُزْنِهَا ۝ قَدْ خَدَّرَ ۝ أَطَقَ ۝ عَلَيْهِمْ رَجْمَهُمُ ۝ الْعَذَابِ ۝ يَذْمِيهِمْ قَسْوَاهَا ۝ أَيْ الْمُنْتَمَةِ ۝ عَلَيْهِمْ ۝ أَنَّى عَثَمُوا ۝ بِهَا فَلَمْ يَغْلِبْ مِنْهُمْ أَحَدٌ ۝ وَلَا بِالْوَاوِ ۝ وَالْفَاءِ ۝ بِخَافَ عَقْبَاهَا ۝ بَعَثَهَا

ترجمه: په نوم د الله پاک چه دیر مهربانه او همیشه مهربانه دې شروع کوم، قسم کوم په نمر او دهغي پد رنډ او قسم کوم په سپوږمۍ چه کله هغه په نمر پسې شاته راغی یعنی د هغي د غروب کیدو نه پس راخیژی او قسم دې په ورځ چه کله هغه د خپل پورته کیدو سره نمر لره روښانه کړی او قسم دې په شپه باندې چه کله هغه نمر لره د خپلې تیارې په ذریعه پټ کړی او «اذا» په درې وارو ځایونو کښ صرف د ظرفیت دپاره دې او عامل په «اذا» کښ فعل قسم دې او قسم دې په اسمان او په هغه ذات چه چا دا قائم کړې دې او په زمکه او په هغه ذات چا چه دا خوره کړې ده، او قسم دې په نفس او په هغه ذات چا چه د هغه تخلیق برابر کړو او نفس دلته په معنی د «لئوس» دې او «ما» درې وارو ځایونو کښ مصدریه ده یا په معنی د «من» ده. بیا ئې ورته د نفس د بدکاری او پرهیزگاری الهام او کړو یعنی د خبر او شر دواړو طریقې ئې ورته واضعې کړې او

تقویٰ نہی د فواصل د رعایت د وجہی نہ موخر کرو، او جواب قسم ﴿لَقَدْ اَلَلَم﴾ دے، د جواب قسم نڈام د طول کلام د وجہی نہ حذف کرې شوې دے، یقیناً هغه کس مراد ته اور سیدو چا چه د انفس د گناهونو نه پاک کرو او یقیناً هغه څوک نامراد شو چا چه نفس لره په گناه باندې ککړې کړو ﴿وَنَهَا﴾ په اصل کښن ﴿مَسَهَا﴾ وو دویم سین تخفیفاً په الف سره بدل کړې شو، او قوم شوه د خپل رسول صالح ﷺ د خپلې سرکشی په سبب تکذیب او کړو چه کله د هغه قوم بدبخت ترین سړي چه د هغه نوم قُدار وو د خپل قوم په رضامندی سره د هغه اوبښې د خپو پرې کولو دپاره راپاسیدو، نو هغوی ته د الله رسول صالح ﷺ او وئیل چه د الله پاک د اوبښې نه ځان اوساتئ ریعنی هغې ته په بد نیتئ سره لاس یونسئ او د هغې د نمبر په ورځ د اوبو څکلو نه خبردار اوسئ او یوه ورځ د هغې د نمبر وه او د قوم دپاره یوه ورځ وه پس هغوی د هغه صالح ﷺ تکذیب او کړو په دې خبره کښن چه دا د الله پاک د طرف نه دې که هغوی ددې خلاف او کړو نو په دې به نزول عذاب مرتب شی نو بیا هغوی هغه اوبښه هلاک کړه یعنئ هغه نهی قتل کړه چه د هغه اوبښې د اوبو څکلو نمبر خالص د هغوی دپاره شی نو د هغوی رب د هغوی د گناهونو په سبب په هغوی باندې هلاکت نازل کړو بیا ئې هغه هلاکت په هغوی باندې عام کړو چه په هغوی کښن ئې څوک هم باقی پریښودل، او الله پاک ته ددې د بد انجام ویره نشته ﴿وَلَا﴾ کښن واو او فا دواړه شته.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: ﴿وَلَمَّا سَاءَ﴾ (الصحوه) ارتفاع النهار، او ﴿الْحَيُّ بِالصُّمُورِ الْقَمِصِ﴾ د ارتفاع النهار نه زیات شی، او ﴿الصُّمُورِ﴾ په فتحې او مد سره هغه وخت چه کله ورځ نصف النهار ته تردې شی.
قوله: ﴿وَالنَّهَارُ إِذَا تَجَافَى﴾ (اذا جلاها) ضمیر مرفوع مستتر یا خو د ﴿ههنا﴾ طرف ته یا د ﴿الله﴾ طرف ته راجع دې او ضمیر بارز یا خود شمس طرف ته راجع دې یا د ظلمت طرف ته.
قوله: ﴿يُسَبِّحُوا الثَّغَرِیَّةَ﴾ دا د اضافت الصفت الی الموصوف د قبیل نه دې ای الطریقه المجردة عن العرط.

قوله: ﴿لَقَدْ اَلَلَم﴾ دا جواب قسم دې، حلافت منه الا مرعنی په قد باندې د طول کلام د وجہی نه لام حذف کړې شوې دې، ماضی مثبت چه کله جواب قسم واقع شی نو په هغې باندې لام او قدر راوړل ضروری وی، البته صرف په قد باندې هم اکتفاء جائز ده.

[۹۲] سورۃ الہیل

سورۃ الہیل محکیۃ احادی وعشرون آیت

سورۃ الہیل مکی دی، یویش ت آیتونہ دی.

[ایاتولہ: ۱-۲۱]

بسم الله الرحمن الرحيم (وَإِذَا يَنْفَخُ) بِطَلْفِهِ كُلُّ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ (وَالنَّهَارُ إِذَا تَجَمَّى) تَكْتَفَى وَظَهَرَ وَإِذَا هِيَ الْمَوْجِعِينَ لِمَجْرَدِ الظَّرِيفَةِ وَالْعَايِلِ فِيهَا يَفْعَلُ الْقَسَمَ (وَمَا) بِمَعْنَى مَنْ أَوْ مَعْنِيهِ (عَلَى الذِّكْرِ وَالْأُنْثَى) آدَمَ وَخَوَاءَ كُلِّ ذَكَرٍ وَكُلِّ أَنْثَى وَالْخُنْثَى الْمُشْكِلِ جِنْدًا ذَكَرٌ أَوْ أَنْثَى جِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى فَخِشَتْ بِكَلْبِهِ مِنْ عِلْفٍ لَا يَكُنُّمُ ذَكَرًا وَلَا أَنْثَى (إِنْ سَخِمْكُمْ) عَقَلَكُمْ (لَأُنْثَى) مُخْتَلِفٍ لِعَايِلٍ لِيَجْعَلَ بِالطَّاعَةِ وَعَايِلَ لِلثَّارِ بِالْمُعْصِيَةِ (فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى) عَقَى اللَّهِ (وَالْقَى) اللَّهُ (وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى) أَيْ بَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِي الْمَوْضِعِ (فَسَتَيَّرُهُ) لِيُيَسِّرَ لِيَجْعَلَ (وَأَمَّا مَنْ يَكْفُلُ) بِحَقِّ اللَّهِ (وَأَسْتَعْلَى) عَنْ ثَوَابِهِ (وَكَذَبَ بِالْحُسْنَى) (فَسَتَيَّرُهُ) لِيُيَسِّرَ لِيَجْعَلَ (وَمَا) نَافِيَةٌ (يُلْغِي عَنْهُ مَالَهُ إِذَا قَرَّدَى) فِي الثَّارِ (إِنْ عَلَيْنَا لَلْهُدَى) لَتَجِبَ طَرِيقَ الْهُدَى مِنْ طَرِيقِ الضَّلَالِ لِيَتَخَلَّ أَنْفَرًا بِسُلُوكِ الْأَوَّلِ وَنَهَبًا عَنْ لَزِيكَابِ الثَّانِي (وَأَنْ لَنَا لِلْآخِرَةِ وَالْأُولَى) أَيْ الدُّنْيَا فَهَنْ طَلَبْنَاهَا مِنْ غَيْرِنَا فَقَدْ أَخْطَأْنَا (فَالَّذِينَ كُفِّرُوا عَنْكُمْ عَنْ أَهْلِ عَمَةٍ (بَارَأَ تَأَلَّى) بِخُذْ إِحْدَى الثَّانِيَيْنِ مِنَ الْأَمَلِ وَلِقَاءَ بَثْوِيهَا أَيْ تَوَقُّدَ (لَا يَصْلَاهَا) بِذُخْلَهَا (إِلَّا الْأَشْقَى) بِمَعْنَى الشَّقِي (الَّذِي كَذَّبَ) النَّبِيَّ (وَتَوَلَّى) عَنْ الْإِيمَانِ وَهَذَا الْخَصَرُ مُؤَوَّلٌ بِقَوْلِهِ تَعَالَى (وَيُفَرِّمَانُ ذَلِكَ لِيَسْ يَسَامَ) فَتَكُونُ الْمُرَادُ الصَّلَى الْمَوْلَدَ (وَسَوَّجَتْهَا) يُبْعَدُ عَنْهَا (الْأَتَقَى) بِمَعْنَى التَّقَى (الَّذِي يَتَوَلَّى مَالَهُ يَتَزَكَّى) مَتَزَكَّى بِهِ جِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى بَأَنْ يُخْرِجَهُ لِلَّهِ تَعَالَى لَا رِيَاءَ وَلَا شَفْعَةَ فَيَكُونُ زَاكِيًا عِنْدَ اللَّهِ وَهَذَا نَزَلُ فِي الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتَرَى بِلَالَا الْمُعَذَّبَ عَلَى إِيْمَانِهِ وَأَعْتَقَهُ فَقَالَ الْكُفَّارُ إِنَّمَا فَعَلَ ذَلِكَ لِيَدَّ كَانَتْ لَهُ جِنْدَهُ فَتَزَلَّتْ (وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى) (إِلَّا) لَكِنْ فَعَلَ ذَلِكَ (لِيَتَقَاءَ وَجْهَ رَبِّهِ الْأَعْلَى) أَيْ طَلَبَ ثَوَابَ اللَّهِ (وَلَسَوْكَ يَرَى) بِمَا يُعْطَاهُ مِنَ الثَّوَابِ فِي الْجَنَّةِ وَالْآيَةِ تَشْفَلُ عَنْ فَعَلٍ مِثْلِ فَعَلِهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَيُبْعَدُ عَنْ الثَّارِ وَغَابَ

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم، قسم دے پہ شہہ باندے چہ کلہ ہفہ پہ خپلے تیارے سرہ د زمکی او اسمان پہ ہریو غیز خورہ شی (پت کری)، او قسم دے پہ ورخ باندے چہ کلہ رویشانہ شی (یعنی) چہ کلہ ہفہ واضح او ظاہر شی، او (اذا) پہ دوارو خایونو کبش د ظرفیت دپارہ دے او پہ دے کبش عامل فعل قسم دے، او (ما) پہ معنی د (من) یا مصدر یہ دہ. او قسم دے پہ ہفہ ذات چا چہ نہر او مادہ پیدا کرل (یعنی) آدم او حوا علیہما السلام یا نبی مذکر او مؤنث پیدا کرل، او خنثی مشکل زمونہ پہ نزد دے، (خو) د اللہ بال پہ ترد ہفہ مذکر دے یا مؤنث دے، لہذا ہفہ کس چا چہ قسم او خورو چہ ہفہ بہ د

سری او ینخی سرہ خبرہ نہ کوی نو هغه به د خشی مشکل سرہ په کلام کولو باندې حاشی
شی، یقیناً ستاسو کوشش (یعنی) عمل مختلف قسم دی، څه خلق د طاعت په ذریعہ د جنت
دپاره عمل کونکی دی او څه خلق د معصیت په ذریعہ د جهنم دپاره عمل کونکی دی
پس چا چه د الله پاک حق ادا کړو او د الله پاک نه اویږدو او د رشتیني خبرې تصدیق نه اوکړو
یعنی د ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ په دواړو ځایونو کېن نو مونږ به د هغه دپاره د جنت لږه اسانه کړو او چا
چه د الله پاک په حق کېن بغل اوکړو او د هغه د ثواب نه نهې ځان بهې حاجته اوگنړلو او د نهې
خبرې تکذیب نهې اوکړو نو مونږ به هغه ته د سختې لارې یعنی اور دپاره سهولت پیدا کړو او د
هغه مال به د هغه هېڅ پکار نه شي کله چه به هغه چه په اور کېن هلاک شي ییشکه لاره ښودل زمونږ
په ذمه دی یعنی د هدایت لارې لره د گمراهۍ د لارې نه جدا کول، چه په اول لارې باندې تلو
سره زمونږ د حکم تعمیل اوکړی او زمونږ په نهې باندې عمل اوکړی او دویمه لږه اختیار
نه کړی او ییشکه اخرت او اولی یعنی دنیا زمونږ ملکیت دی لهذا دنیا چه چا زمونږ د غیر نه
طلب کړه هغه خطا اوکړه، پس ما ستاسو اې اهل مکہ د گرم اور نه خبردار کړی یی په اصل کېن
یو تاء لره حذف کولو سره، او تاء لره باقی ساتلو سره هم، یعنی ﴿تَوَلَّوْا﴾ هم لوستلې شوې
دې، کوم ته چه به صرف هم هغه بدبخت داخليږی چا چه د نبی ﷺ تکذیب کړې دي او د ایمان نه
نهې اعراض کړې دي او ﴿اهْلَى﴾ په معنی د ﴿هَلَى﴾ دي، او دا حصر موؤل دي د الله پاک د
قول ﴿وَيَهْرَمُوا حَتَّىٰ تَلُوكَ لِجُثَايَا﴾ د وجې نه لهذا دائمی دخول به مراد وی، او ددې اور نه به
هغه متقی لرې ساتلې شي کوم چه خپل مال لره د الله پاک په ترډ د پاکیدو دپاره ورکوی او ﴿اهْلَى﴾
په معنی د ﴿هَلَى﴾ دي، په داسې طریقہ چه مال د الله پاک دپاره خرچ کوی نه د ښودلو او
اورولو دپاره، لهذا دا کس به د الله پاک په نزد پاکیزه وی، او دا آیت کریمه د ابوبکر
صدیق رضی الله عنه په باره کېن نازل شوې دي چه کله هغه بلال رضی الله عنه هغه وخت چه کله هغه د
خپل ایمان په وجه باندې په تکلیف کېن وو اخستلو سره ازاد کړو نو کفارو اووئیل
ابوبکر رضی الله عنه دا عمل په دې وجه اوکړو چه د بلال رضی الله عنه په هغه باندې یو احسان وو نو دا آیت
کریمه نازل شو ﴿وَمَا لَاحِدٌ اِلَيْهِ﴾ یعنی د بلال وغیره په هغه باندې هېڅ احسان نشته چه د هغې
بدله ورکول وی هغه خو صرف د خپل لوی رب د رضا یعنی د الله پاک د طرف نه د بدلي د
حاصلولو دپاره دا کار کوی او هغه به په هغه ثواب سره ضرور خوشحاله شي، کوم چه به په
جنت کېن هغه ته ورکولې شي او آیت کریمه په هر هغه کس باندې مشتمل دي چا چه د
ابوبکر صدیق رضی الله عنه په شان عمل اوکړو نو هغه په د دوزخ نه لرې ساتلې شي او هغه ته به اجر
ورکولې شي:

د قیوداتو فوائد او تسهیل

- نوله: **(كُلْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)** په دې كېنې اشاره ده چه د **(بعضی)** مفعول به محذوف دې.
- نوله: **(يُخْرِجُ الْخَرْقِيَّةَ)** ای المجرور من المجرط
- نوله: **(أَمْرًا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ)** په دې كېنې اشاره ده چه د **(الذکروا لانی)** كېنې الف لام عهدی دې.
- نوله: **(أَوْكُلْ كَغَرَّةٍ أُكُلِ)** په دې كېنې دې خبرې ته اشاره ده چه د **(الذکروا لانی)** الف لام د استغراق دپاره هم كیدې شی.
- نوله: **(وَالْفَنَاءُ الْمُنْعَلِ وَفَنَاءُ)** **(الغنى المعك)** مبتداء ده او **(ههنا)** خبر، او د **(ههنا الله)** د **(ذكر لوانی)** ظرف دې، او دا د یو مقدر سوال جواب دې.
- سوال: دا دې چه چه خنشی مشکل نه د مذكر په عموم كېنې داخل دې او نه د اشی په عموم كېنې نو هغه په دې حكم كېنې څنگه داخل شو؟
- جواب: د جواب خلاصه دا ده چه خنشی مشکل زمونی د علم په اعتبار سره دې، خود الله پاك د علم په اعتبار سره خنشی یا خو مذكر دې یا مونث دې، لهذا دا د ذكر او شی په عموم كېنې داخل دی، خنشی یو دریم جنس نه دې، ددې تائید د الله پاك ددې قول نه هم کیږی: **(بسم الله یسأله اناناً و بسم الله یسأله الذکور)**
- نوله: **(إِنْ سَمِعْتُمْ نَفْثًا)** دا جواب قسم دې **(سمیعاً)** مصدر مضاف دې كوم چه د عموم فائده وركوی لهذا د معنی په اعتبار سره جمع دې اگر چه د الفاظو په اعتبار سره مفرد دې او هم دا وجه ده چه ددې خبر جمع راوړې شوې دې او **(هقی)** په معنی د **(مسامحاً)** دې.
- نوله: د **(حق الله)** او د **(اللهی)** نه پس د لفظ **(الله)** د اضافي مقصد دې خبرې ته اشاره كۆل دی چه د **(اعطی)** او **(اللهی)** مفعول به محذوف دی.
- نوله: **(تَبَيَّنَ)** بدي لفظ د اضافي مقصد د یو سوال مقدر جواب وركول دی.
- سوال: د **(كَتَبْتُمُورَةَ الصَّوْرِ)** نه معلوم کیږی چه د عسر دپاره هم یسر دې، حال دا چه په عسر كېنې د یسر هیڅ مطلب نشته؟
- جواب: د جواب حاصل دا دې چه دلته د **(یس)** نه مراد اسباب برابرول دی كوم چه د **(یس)** او **(عی)** دواړو دپاره كیدې شی، یعنی مونث به د هغه دپاره داسې اعمال اسان كړو كوم چه هغه د جهنم طرف ته بوخی.
- نوله: **(وَهَذَا الْقَصْرُ مَقُولٌ)** یعنی دا حصر د خپل ظاهر نه اوړیدلې دې ددې عبارت د اضافي مقصد په فرقه مرجئه باندې رد كول دی، د چا عقیده چه دا ده چه د ایمان سره هیڅ گناه مضر نه ده او استدلال د ذكر شوی آیت کریمه **(لَا يَصْلُحُ إِلَّا لَآلِهَ)** نه كوی یعنی جهنم ته به بدبخت ترین انسان دا خلیپې او بدبخت ترین كافر وی، مومن به نه دا خلیپې اگر چه د

کبیرہ گناہ مرتکب ولې نه وی.
د رد خلاصه دا ده چه د دخول نه مراد دخول موید دې لهذا دا د دې منافی نه ده چه گنهگار
مومن جهنم ته داخل شی او بیا راویستلې شی.
قوله: «بَلَّغْکِی» په دې کښ دوه احتمالات دی یو دا چه د «بَلَّغْکِی» نه بدل وی او دویم دا چه د
«بَلَّغْکِی» د فاعل نه حال وی، مفسر علامه رحمۃ اللہ علیہ (مترکما) و نیلو سره دې خبرې ته اشاره اوکړه
چه د هغوی په نزد حال کیدل راجح دی.

[۹۲] سورة الضحی

سورة والضحی مکيه احدى عشرة آية

سورة والضحی مکي دې، یوولس آیتونه دی.

[ایاتونه: ۱-۱۱]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (وَالضُّحَى)
وَدَعَاكَ تَرْكُكَ يَا مُعْتَدٍ (رَبِّكَ وَمَا قُلِي) أَنْفَضْتُكَ نَزَلَ عَلَا لَمَّا قَالِ الْكُفَّارُ عِنْدَ تَأْخُرِ الْوَحْيِ غَنَّةَ خُفَّتْ
غُضْرُ يَوْمًا إِنَّ رَبَّهُ دَعَا وَفَلَاةً (وَلَا جَوْلَ غَيْرُكَ) لَمَّا فِيهَا مِنَ الْكُفَّارَاتِ لَكَ (مِنْ الْأُولَى) لِلدَّبِ (وَلَوْ
يُعْطِيكَ رَبُّكَ) فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَيْرَاتِ غَطَاءَ جَزِيلًا (فَقَرَحِي) بِهِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَنْ لَا أَرْضَى
وَوَاحِدٍ مِنْ أَهْلِي فِي النَّارِ إِلَى هُنَا تَمَّ جَوَابُ الْقَسَمِ بِمُتَّبِعِي بَغْدِ مَنِيَّتِي (أَلَمْ يَجِدْكَ) إِسْفَهَامَ تَقَرُّوْهُ أَيْ
وَجَدَكَ (يَتِمًّا) بِفَقْدِ أَبِيكَ قَبْلَ وَلَا ذَكَ أَوْ بَعْدَهَا (فَأَوَى) بِأَنْ ضَلَّكَ إِلَى عَمِّكَ أَبِي طَالِبٍ (وَوَجَدَكَ ضَالًّا)
عِنَّا أَنْتَ عَلَيْهِ مِنَ الشَّرِيفَةِ (فَهْدَى) أَيْ هَذَاكَ إِنَّهَا (وَوَجَدَكَ عَابِلًا) فَبَيَّرًا (فَأَعْنَى) أَغْنَاكَ بِمَا قُتِلَكَ بِهِ
مِنَ الْقَيْفَةِ وَخَبَرَهَا وَفِي الْخَبِيثِ لَبْسُ الْغَيْثِ عَنْ مَخْزَةِ الْغَرَضِ وَلَكِنْ الْغَيْثُ غَيْثُ النَّفْسِ (فَلَمَّا الْهَيْبَةُ فَلَا تَقْهَرُ)
بِأَخْلِي مَالَهُ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ (وَأَمَّا السَّائِلُ فَلَا تَنْهَرُ) تَزْجِرُهُ لِقْفَرِهِ (وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ) عَلَيْكَ بِالنُّبُوَّةِ وَغَيْرِهِ (فَهَيِّتْ)
أَخْبَرَ وَخَلِيفَ حَبِيرَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الْأَفْعَالِ رَعَايَةً لِلْفَوَاضِلِ

ترجمه: په نوم د الله پاک چه دیر مهربانه او هميشه مهربانه دې شروع کوم قسم دې په شروع د ورځ
یا په پوره ورځ او قسم دې په شپه باندې چه کله هغه د خپلې تیاري سره خوره شی یا پرسکون
شی «ای محمد ﷺ» ستا رب هرگز ته نه شي پریځودلې او نه هغه ستا نه ناراضه دي دا سورت
هغه وخت نازل شو چه کله د رسول الله ﷺ نه تر پنځلسو ورځو پورې د وحی سلسله منقطع
شوه نو کفارو وتیلې و چه محمد ﷺ خو د هغه رب پریځودلو او د هغه نه ناراضه شو او
یقینا ستا دپاره آخرت د دنیا نه غوره دي ځکه چه په آخرت کښ د رسول الله ﷺ دپاره عظمتونه
دی او نزدې ده چه ستا رب به تاته په آخرت کښ د خیر نه او بې استهوا انعاماتو نه درکړی، چه
ته به پرې خوشحاله شي او رسول الله ﷺ فرمائی نو بیا خو به زه تر هغه وخته پورې راضی نه
شم ترڅو پورې چه زما یو امتی هم په اور کښ وی، دې ځانی پورې جواب قسم د دوو منفی

انعاماتو نہ پس پہ دوو مثبت انعاماتو باندی ختم شو۔ آیا ہفہ تہ یتیم بیا نہ موندی؟ د رسول اللہ ﷺ د والد محترم، د رسول اللہ ﷺ د پیدائش نہ مخکین یا روستو وفات کیدو د وجہ نہ، نو تاتہ ئی تہکانہ (غائب) درکرو استفہام د تقریر دپارہ دے یعنی تہ ئی یتیم بیا موندلی نو تاتہ ئی ستا د ترہ ابوطالب سرہ خانہ درکرو، او تہ ئی دہفہ شریعت نہ بی خبرہ بیا موندلی پہ کوم باندی چہ اوس تہ ئی نو ہفہ تاتہ ددی طرفتہ لازا ونبودلہ او تہ ئی غریب بیا موندلی نو مستغنی ئی کرے د ہفہ مال غنیمت وغیرہ پہ ذریعہ پہ کوم چہ رسول اللہ ﷺ فناعت اوکرو، او پہ حدیث کتب دی چہ غنا د مال او متاع پہ کثرت سرہ نہ دہ بلکہ غنا خو د زرہ غنا دہ، لہذا تہ ہم پہ یتیم باندی د ہفہ مال وغیرہ اخستلو سرہ سختی مہ کوہ او مہ سوالگری د فقر د وجہ نہ رہے او پہ خپل خان باندی د خپل رب نبوت وغیرہ نعمتو تہ ظاہرہ یعنی ہفہ بیانوہ، او د بعض افعالو نہ د رسول اللہ ﷺ طرف تہ واپس کیدونکی ضمانتہ د فواصل د رعایت د وجہ نہ حذف کرے شوی دی۔

د قیوداتو فوائد او تسہیل

قوله: (عَنْ) چہ ورخ رو بسانہ شی، د چاشت وخت، ضحیٰ مذکر او مونث دواو طریقو سرہ استعمال پرے۔

قوله: (مَنْ) د (مَنْ) نہ د ماضی واحد مذکر غائب، ہفہ سکون بیا موندلو، ہفہ خور شو۔
قوله: (وَمَا أَكَلِ) دا پہ اصل کتب (کَلَلَ) وو، مفعول بہ لڑہ پہ ماقبل باندی قیاس کولو سرہ حذف کرے شو۔

قوله: (كُلِي) د (كُلِي) نہ ماضی واحد مذکر غائب، سخت نفرت کول۔

قوله: (جَزِيلًا) ډیر زیارت، پہ کثرت سرہ۔

قوله: (لَمْ جَوَابُ الْقَسَمِ مَعْتَقَتْنِ بَعْدَ مَقْتَبَتْنِ) جواب قسم د (وَدَعَكَ) نہ شروع کیدو سرہ پہ (فَلَرَهِي) باندی ختم شوی دے، پہ دے کتب د څلورو څیزونو بیان دے، اول دوه یعنی (مَا وَدَعَكَ) او (وَمَا أَكَلِ) منفی دی او ددی نہ روستو (وَلَا أَهْرَ عَيْدَكَ مِنَ الْاُولَى) او (وَلَوْ يَهْطَلِكْ رَيْكُ فَرَهِي) پہ دے کتب د دوو څیزونو بیان دے یعنی د آخرت خیر او د الله پاک ورکړه دا دواړه مثبت دی۔

قوله: (أَأَمَّا الْبَيْتُ فَلَا تَقْرِي) (الْبَيْتُ) د (فَلَا تَقْرِي) د وجہ نہ منصوب (مفعول بہ مقدم) دے۔

قوله: (وَحَيْثُ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ) بعض الأفعال رعاية للفواصل (او ہفہ درې افعال دی، ۱: یعنی (فَأَوَى) پہ اصل کتب (فَأَوَاك) وو۔ ۲: (فَهْدَى) پہ اصل کتب (فَهْدَاك) وو، ۳: (فَاغْنَى) پہ اصل کتب (فَاغْنَاك) وو، پہ ذکر شوی درې واړو افعالو کتب ضمیر مفعولی د فواصل د رعایت د وجہ نہ حذف کرے شوی دی۔

[۹۴] سورۃ الم نشرح

سورۃ الم نشرح مکیہ ثمان آیات

سورۃ الم نشرح مکی دی، اتہ آیتونہ دی

[آیاتونہ: ۱-۱۹]

بسم الله الرحمن الرحيم (الم نشرح) استفہام تقرر ای شرخنا (لک) یا محمد (صدرك) بالتبوء
وغيرها (ووصعنا) خططنا (عنك وورك) (الذي أنقض) أنقل (ظہرك) وهذا محفوله نقالی (ليظفرك الله ما
نقد من ذلك) (ووفعنا لك دكر) بأن نذكر مع ذكر في الأذان والإقامة والشهد والخطة وغيرها (لأن
مع العسر الشدة (يسرا) سهولة (إن مع العسر يسرا) والتي صلى الله عليه وسلم فاسى من الكفار جنة لم
حصل له اليسر بنصره عليهم (فإذا فرغت) من الصلاة (فألتصّب) اثبت في الدعاء (وإلى ربك فارغب) نضر

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ ڊیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم، ای محمد ﷺ آیا مونہ
ستا سینہ د نبوت وغیرہ ڊپارہ نہ دہ پراستلی؟ دا استفہام تقریری دے؟ یعنی پراستلی مو
دہ او مونہ ستا نہ ستا ہفہ بوج نہ کہہ کرو کوم چہ ستا ملا ماتہ کړې وہ یعنی کوم چہ ستا ملا
درنہ کړې وہ، او دا ہم داسی دہ لکہ چہ د اللہ پاک قول دے (ليظفرك الله ما تقدّم من ذلك)
او مونہ ستا ذکر او چت کرو پہ داسی طریقہ چہ پہ اذان او اقامت کتب او پہ تشهد او خطبہ
وغیرہ کتب زما د ذکر سرہ ستا ہم ذکر کولې شی یقینا د مشکل سرہ اسانی دہ بیشک د مشکل
سرہ اسانی دہ او رسول اللہ ﷺ د کفارو د طرف نہ ڊیر تکلیفونہ برداشت کړل، بیا ورته
اسانی حاصلہ شوه پہ کفارو باندې فتح ورکولو سرہ او چہ کلہ تہ د مانخہ نہ فارغ شې نو پہ
دعا کتب کوشش کوه او خاص د خپل رب طرف تہ توجہ کوه یعنی عاجزی کوه۔

د قیوداتو فوائد او تسہیل

قوله: (الم نشرح لك صدرك) دا استفہام تقریری دے، خکہ چہ (لم نشرح) منفی دے، او پہ
دے باندې استفہام انکاری داخل دے، لہذا د منفی نفی اوشوہ، او د منفی نفی د تقریر
فائدہ ورکوی، مفسر علامہ رحمہ اللہ پہ (ای شرحنا) سرہ ددې طرف تہ اشارہ اوکړہ۔
قوله: (وهيها) پہ دے کتب د شق صدر وغیرہ طرف تہ اشارہ دہ۔

قوله: (ولذ) پہ کسری سرہ، گرائی۔

قوله: (وهذا انكفوله نقالی ليظفرك الله ما تقدّم من ذلك) مطلب دا دے چہ خنکہ (ليظفرك الله ما تقدّم من ذلك) د خپل
ظاهر نہ مؤول دے ہم دغہ شان (انقض ظہرك) ہم د خپل ظاهر نہ مؤول دے، مطلب دا دے
چہ ستا نہ مو سہو او نسیان معاف کړو، او بعض وائی چہ د امت گناہونہ مراد دی، او
بعض وائی چہ مراد ترې نہ ترک اولی دی۔

قوله: (لأن مع العسر) کتب د تاکید احتمال ہم دے او د تاسیس ہم، پہ دویم صورت کتب بہ
جملہ مستانفہ وی۔

[۹۵] سورۃ التین

سورۃ التین مکہ کی او مدنیہ ثمان آیات

سورۃ التین مکی یا مدنی دی، اتہ آیتونہ دی

[آیتونہ: ۱-۸]

بسم الله الرحمن الرحيم (والتين والزيتون) اي الفاكوتين او جناتين بالشام بستان الماكولين (وطور سينين)
الجبل الذي كلم الله تعالى عليه موسى ومعنى سين المنيك او الحسن بالاشجار المنيرة: وهذا البلد
الامين) مكة يامن الناس فيها جاهلية واسلاما لقد خلقتا الانسان الجنس في احسن تقويم تعديل
لصورته (تورد ذنابا) في بعض افراده (اسفل سافلين) كناية عن الفهم والشفق فينقص عقل الفلم عن
زمان السبب ويكون له اجره بقوله تعالى (الا) لكن الذين آمنوا وعملوا الصالحات فلهم اجر غير ممنون
مقطوع وفي الحديث اذا بلغ الفلم من الكبير ما يفجره عن الفل حب له ما كان يغفل (فما يكذبك
ايها الكافر بعد) بقا ذكر من خلق الانسان في احسن صورة ثم زده الى اقل الفلم الدال على
القدرة على التفت (باليقين) بالجزاء المستحق بالتعب والنجاب اي ما يخلقك منكبا بذلك ولا جاعل
له (اليس الله باحكم الحاكمين) هو اقضى الفاضل وحكمه بالجزاء من ذلك وفي الحديث من قرأ والتين
إلى آخرها قل قل بلى وأنا على ذلك من الشاهدين

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم! قسم دے پہ انحر او پہ
زیتون باندے یعنی پہ خورلے کیدونکو دوارو میو باندے، یا قسم دے پہ دوؤ غرونو چہ پہ
ہفے باندے ذکر شوے دوارہ قسم میوے کیرے پہ ملک شام کن۔ او قسم دے پہ طور سینین
باندے یعنی ہفہ غر باندے پہ کوم باندے چہ موسیٰ علیہ السلام د اللہ پاک سرہ خبرے کرے وے او د
سینین معنی دہ مبارک ربا ہفہ مقام کوم چہ د میوہ دارو اونو پہ وجہ نیکی وی او قسم دے
پہ دے امن والا شہر مکہ باندے پہ دے کنے د خلقو پہ زمانہ جاہلیت او پہ اسلام کنے د مامون
کیدو د وجہ نہ، او مونے جنس انسان لرہ پہ بہترین معتدل صورت باندے پیدا کرے دے بیا مونے
دہفے بعض افراد د لاندو نہ لاندے کرل دا د بودا توب نہ کنایہ دہ، پس د مومن عمل د بودا
والی پہ زمانہ کنے د خوانی د زمانی پہ نسبت کم شی، خو د ہفہ د اجر سلسلہ مسلسل
جاری وی، د اللہ پاک د قول ﴿الا الذين آمنوا﴾ پہ دلیل سرہ، مگر ہفہ خلق چا چہ ایمان
راورلو او نیک عمل شی او کرو د ہفوی د پارہ نہ ختمیدونکے اجر دے او پہ حدیث کنے دی چہ
کلہ مومن د بودا والی د وجہ نہ ہفہ حالت تہ اور سیرے کوم چہ ہفہ لرہ د عمل نہ عاجز
کرے نو د ہفہ د پارہ ہم ہفہ اجر لیکلے شی کوم چہ ہفہ د خوانی پہ زمانہ کنے کولو پس
اے کافر! تہ اوس یعنی د ذکر شوی صورت حال نہ پس او ہفہ صورت حال، انسان لرہ پہ
احسن صورت کنے پیدا کول بیا ہفہ لرہ بیکارہ عمر تہ رسول کوم چہ پہ بعث (بعد الموت)

باندی قدرت لرلو باندی دلالت کوی د جزاء د ورعہی تکذیب تہ مخہ خیز تیار کری؟ ہفہ جزاء کومہ چہ بہ د بعث او حساب نہ پس کیبری، یعنی کوم خیز ستا نہ د ہفہی تکذیب کونکی جور کرو؟ حال دا چہ د ہفہی ہیخ سبب نشته، آیا اللہ پاک د ٲولو حاکمانو حاکم نہ دی؟ یعنی ہفہ د ٲولو فیصلہ کونکو نہ غورہ فیصلہ کونکی نہ دی، او د ہفہ د جزاء د حکم کولو تعلق ہم ددی فیصلہ سرہ دی، او بہ حدیث شریف کنن راغلی دی چہ ٲوک پورہ سورۃ تین اولولی ہفہ لہ (يٰۤاَيُّهَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الْعٰمِلِيْنَ) لوستل پکار دی۔

د قبوداتو فوائد او تسہیل

قوله: (وَالَّذِينَ وَالَّذِينَ وَالَّذِينَ وَالَّذِينَ وَالَّذِينَ وَالَّذِينَ) اللہ پاک د یو مقسم علیہ دپارہ ٲلور قسمونہ خوړلی دی، ٲکہ چہ د مقسم علیہ بہ عظمت او اہمیت باندی دلالت مقصود دی، او مقسم علیہ (لَقَدْ عَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ اَحْسَنِّ تَقْوِيْمٍ) دی۔

قوله: (وَالَّذِينَ وَالَّذِينَ) د (تین) او (یعون) نہ ٲہ مراد دی؟ بہ دی کنن دوه اقوال دی، ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمائی: ددی نہ مراد انخر، زیتون دوارہ میوی دی۔

فائدہ: انخر د خوراک، دوائی او میوی درې وارو صفتونو جامع دی، او د طبیبانو رائي دہ چہ انخر لطیف او زر ہاضمہ راوستونکی غذا دہ، بہ معدہ کنن زیات وخت نہ ایسار پری، طبیعت تہ سکون ورکوی، بلغم کموی او گردې صفا کوی، او ہم دغہ شان د مثانی فضلہ خارجوی، مثانہ مضبوطوی، بدن ٲریوی او د اینہی او تریخی سدې پرائیزی، او بعض حضرات فرمائی چہ انخر خوړل د ٲلې بدبوئی ختموی او وینستہ اوږدوی، بہ روح المعانی کنن دا ہم دی چہ انخر بہترین خوراک دی کہ بہ نہرہ او خوړلې شی او د ہفہ نہ روستو ٲہ او نہ خوړلې شی او دا ئې ہم لیکلې دی چہ دا کثیر النفع دوائی دہ، سدې پرائیزی او اینہ مضبوطوی، ورم طحال لہرہ زائل کوی او بہ عسر البول کنن نافع دی ہزال الکلی (ذبول گرده)، او ٲققان او ضیق النفس او ہم دغہ شان توخی او د سینې درد وغیرہ کنن مفید دی (روح المعانی) کہ بہ خوب کنن چا انخر اولیدلو نو ہفہ تہ بہ مال حاصل پری او کہ انخر ئې او خوړلو نو اولاد بہ ور تہ نصیب کیږی۔ (جمل، صاوی)

قوله: (وَلَوْ رِيشَاتٍ) دا د اضافت موصوف الی الصفت د قبیل نہ دی۔

قوله: (فِيْ بَعْضِ الْاَرْوَاحِ) دا ددی خبرې طرف تہ اشارہ دہ چہ بہ آیت کریمہ کنن صنعت استخدام دی بہ دی طریقہ چہ انسان ئې اولاد جنس انسان بہ معنی کنن واخستلو بیانی چہ کلہ د (ردھنہ) ضمیر دی طرف تہ راجع کرو نو انسان ئې بہ دویمہ معنی کنن یعنی د بعض افراد انسان بہ معنی کنن واخستلو او بیانی ضمیر د انسان طرف تہ واپس کرو۔

[۹۶] سورۃ القرا

سورۃ القرا مکہ تسع عشرۃ آیہ

سورۃ القرا مکی دی، نورس آیتونہ دی

[ایاتولہ: ۱-۱۹]

بسم الله الرحمن الرحيم (الْقُرْآنُ) أَوْجَدَ الْقِرَاءَةَ مُتَعَدِّلًا (بِاسْمِكَ الَّذِي عَلَّقَ) الْعَلَّاقُ (عَلَّقَ الْإِنْسَانَ) الْجَنَسُ (مِنْ عَلَقٍ) جَمَعَ عُلُقَةً وَهِيَ الْفُطْغَةُ الْبَسِيرَةُ مِنَ الدَّمِ الْغَلِيظِ (الْقُرْآنُ) تَأْكِيدٌ لِلْأَوَّلِ (وَرَبِّكَ الْأَكْثَرُ) الَّذِي لَا يُؤَاوِيهِمْ خَالٍ مِنَ الْعُسُورِ فِي الْقُرْآنِ الَّذِي عَلَّمَ الْخَطَّ (بِالْقَلَمِ) وَأَوَّلَ مَنْ خَطَّ بِهِ (فَرَسَ) عَلَيْهِ السَّلَامُ (عَلَّمَ الْإِنْسَانَ) الْجَنَسُ (مَا لَمْ يُعَلِّمْ) قَبْلَ تَعْلِيمِهِ مِنَ الْهَدْيِ وَالْكَيْفَانَةِ وَالصَّنَاعَةِ وَغَيْرِهَا (كَلَّمَ) خَفَا (إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَافٍ) (أَنْ رَأَاهُ) أَيْ نَفْسَهُ (اسْتَفْعَى) بِالنَّالِ نَزَلَ فِي أَبِي جَهْلٍ رَأَى عَمَلِيَةً وَاسْتَفْعَى مَفْعُولٌ نَدْبٌ وَإِنْ رَأَاهُ مَفْعُولٌ لَهُ (إِنْ إِلَى رَبِّكَ) يَا إِنْسَانُ (الرُّجْعَى) أَيْ الرُّجُوعَ تَخْوِيفٌ لَهُ فَيُجَاوِزِي الطَّاعِي بِمَا يَسْتَحِقُّهُ (أَرَأَيْتَ) فِي الثَّلَاثَةِ مَوَاضِعٍ لِلتَّعْجُوبِ (الَّذِي يَنْتَهَى) هُوَ أَبُو جَهْلٍ (عَبْدًا) هُوَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا صَلَّى) (أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ) الْفَنَئِي (عَلَى الْهَدْيِ) (أَوْ) لِلتَّعْجِيبِ (أَمَرَ بِالتَّقْوَى) (أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ) أَيْ الثَّابِي الَّذِي (وَتَوَلَّى) عَنِ الْإِيمَانِ (أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى) مَا صَنَعَ مِنْهُ أَيْ يَعْلَمُ فَيُجَاوِزُهُ عَلَيْهِ أَيْ إِعْجَبَ مِنْهُ يَا مُخَاطَبُ مِنْ غَيْثٍ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ وَمِنْ غَيْثٍ أَنَّ الْفَنَئِي عَلَى الْهَدْيِ آيَرِ بِالتَّقْوَى وَمِنْ غَيْثٍ أَنَّ الثَّابِي مُكَذِّبٌ مُتَوَلٍّ عَنِ الْإِيمَانِ (كَلَّمَ) رَفَعَ لَهُ (كَيْونَ) لَمْ يَسْمَعْ (أَلَمْ يَكُنْ) عَمَّا هُوَ عَلَيْهِ مِنَ الْكُفْرِ (لَكِنَّهَا) بِالنَّاصِيَةِ لِحَرَنِ بَنَاصِيَتِهِ إِلَى النَّارِ (نَاصِيَةٍ) بِذَلِكَ تَكْوِينٌ مِنْ مَعْرِفَةِ (كَادِيَةِ حَاطِقَةٍ) وَصَفَهَا بِذَلِكَ مَجَازٌ وَالتَّزَادُ صَاحِبُهَا (فَلْيَنْذِرْ نَادِيَهُ) أَيْ أَهْلَ نَادِيِهِ وَهُوَ الْمَجْلِسُ يُنْتَدَى بِتَحَدُّثِ فِيهِ الْقَوْمِ وَكَانَ قَالَ لِلشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَزَهُ غَيْثٌ نَهَاهُ عَنِ الصَّلَاةِ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا يَافِي رَجُلٌ أَكْثَرَ نَادِيًا يَنْتَدِي لَأَمْلَأَنَّ عَلَيْكَ هَذَا الْوَادِي إِنْ جِئْتَ خِيَلًا جُزْدًا وَرَجُلًا مُرَدًّا (سَدَّ رُؤُوسَ الْزَّيَّاتِيَةِ) الْمَلَائِكَةُ الْفِلَاطُ الشَّدَادُ الْإِهْلَاقِيَّةُ كَمَا فِي الْخَبَرِ لَوْ دَعَا نَادِيَهُ لَأَخَذَتْهُ الزَّيَّاتِيَةُ عَابًا (كَلَّمَ) رَفَعَ لَهُ (لَا تُطْعَمُ) يَا مُخَدَّمُ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ (وَأَسْعِدْ) صَلِّ لِلَّهِ وَالْقُرْبَى مِنْهُ بِطَاعَتِهِ

ترجمہ: پہ نوم د الہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دی شروع کوم، اولولہ ای نبی ﷺ د خپل رب پہ نوم چا چہ مخلوق پیدا کړو، جنس انسان ئی د چک وینې نه (علق) د (علقة) جمع ده، او هغه د چک وینې تکرې ته وائی، اولولہ دا د اولنی اقرا تاکید دې ستار دیر کریم دې د هغه برابرې هیڅ کریم نه شی کولی، (وبیک) د اقرا د ضمیر نه حال دې چا چہ د قلم په ذریعہ د لیکلو تعلیم ورکړو او د تولو نه اول چہ چا د قلم په ذریعہ لیکل او کرل هغه سیدنا ادریس علیہ السلام وو، جنس انسان ته ئې هغه علم او ښودلو کوم چہ هغه ته د ښودلو نه مخکې نه وو معلوم، (مثلاً) هدایت او کتابت او صنعت وغیرہ، په حقیقت کښ انسان سرکشی کوی په دې وجه چہ هغه ځان د مال د وجې نه بې پرواه گنړی (دا آیت کریمه) د ابو جهل په باره کښ نازل

شوے دے، او د رؤیت نہ رؤیت علمیه مراد دے او استغناء مفعول ثانی دے او (ان راہ) مفعول لہ دے۔ یقیناً ای انسانہ تہ بہ د خپل رب طرف تہ واپس کیچے دا انسان تہ ویرہ ورکول دی لہذا سرکشہ تہ بہ سزا ورکوی د کوم چہ ہفہ مستحق دے ایا تا ہفہ سرے لیدلے دے کوم چہ یو بندہ محمد ﷺ لہ منع کوی کله چہ ہفہ مونخ کوی (اوامت) بہ درے وارو خایونو کنس د تعجب دپارہ دے او ہفہ (منع کونکے) ابوجہل دے، ماتہ خبر را کرہ، کہ ہفہ منع کرے شوے بہ ہدایت باندے وی یا د پریہیز گاری تلقین کوی (او) د تقسیم دپارہ دے ماتہ خبر را کرہ کہ دا نبی ﷺ لہ منع کونکے تکذیب کوی او د ایمان نہ مخاروی، ایا ہفہ تہ دا خبر نشته چہ اللہ پاک ہفہ ہر خہ وینی کوم چہ ہفہ کوی یعنی ہفہ تہ معلوم دی لہذا ہفہ تہ بہ پہ دے سزا ورکوی، ای مخاطبہ تہ د ہفہ نہ تعجب او کرہ پہ دے حیثیت سرہ چہ د ہفہ منع کول د مونخ نہ دی او پہ دے حیثیت سرہ چہ منع کونکے، تکذیب کونکے او دایمان نہ اعراض کونکے دے خبردار! کہ ہفہ ددہ د اختیار کری کفر نہ منع نہ شو، (کلا) حرف ردع دے، او پہ (لن) کنس لام قسمیہ دے نو مونخ بہ یقیناً د ہفہ د تندے وینستہ رانیولو سرہ د جہنم طرف تہ راکاپو دا نکرہ د معرفے نہ بدل دے، داسے تندے کوم چہ دروغوئن او خطاکار دے او د (ناصیہ) صفت (کاذبہ) را ورل مجاز دے (یعنی مجاز عقلی دے) او مراد ترے نہ صاحب ناصیہ دے، ہفہ دے خپل مجلس والا راوبلی او د مجلس نہ مراد ہفہ دے کوم چہ ددے دپارہ را بلبلے شی چہ د قوم خلق پہ دے کنس خبرے او کری، چہ کله رسول اللہ ﷺ ابوجہل د مونخ نہ بہ منع کولو باندے رتلے وو نو ابوجہل رسول اللہ ﷺ تہ وئیلے وو چہ تاتہ معلومہ دہ چہ بہ مکہ مکرمہ کنس یو سرے ہم زما نہ لوئی مجلس والا نہ دے زہ کہ ستا خلاف او غوارم نو دا میدان د غورہ اسونو (یعنی شہسوارانے) او خوانانو سرو (بیادہ) نہ دک کرم، نو مونخ بہ ہم د ہفہ ہلاکولو دپارہ سخت زہرہ والا ملائکہ را ویلو پہ حدیث کنس دی چہ کہ ہفہ خپل حمایت کونکے را بلبلے وو نو د دوزخ ملائکہ بہ ہفہ د تولو وړاندے نیولے وے خبردار! دا رسول اللہ ﷺ تہ تنبیہ دہ، ای محمد ﷺ پہ ترک صلاۃ کنس تہ هرگز د ہفہ خبرہ مہ منہ او سجدہ کوہ (یعنی) د اللہ پاک دپارہ مونخ کوہ او د ہفہ د طاعت پہ ذریعہ د ہفہ قرب حاصلوہ.

د قیوداتو فوائد او تسہیل

سورۃ اقرأ: پہ بعض نسخو کنس سورۃ العلق دے او پہ بعض کنس سورۃ القلم، ددے نہ معلومہ شوہ چہ ددے سورۃ درے نومونہ دی.

قوله: ﴿أَوْحَیْ الْقُرْآنَ﴾ ددے عبارت د اضافی مقصد دا بیانول دی چہ ﴿اقرأ﴾ د ﴿لوحد﴾ پہ معنی کنس پہ منزله د لازم دے یعنی لوستل شروع کرہ او بعض حضراتو وئیلے دی چہ ددے مفعول مقدر دے ﴿ای اقرأ القرآن﴾ بعض حضراتو وئیلے دی چہ ﴿اسم﴾ د ﴿اقرأ﴾ مفعول دے

او باء زائدہ ده، خو مفسر علام مبتداء محذوف منلو سرہ دې طرف ته اشاره اوکره چه اسم مفعول نه دې او نه باء زائدہ ده بلکهه (بأسریرک) د مبتداء متعلق کیدو سره د (اقرأ) د ضمیر فاعل (انت) نه حال دې

نوله: (عَلَى) دخلی مفعول لره په عموم باندې د دلالت کولو دپاره ذکر نه کړې شو مفسر علام (الاعلاق) مقدر منلو سره د عموم طرف ته اشاره اوکره.

نوله: (عَلَى اللِّسَانِ) انسان د هغه د شرف د وجې نه مفرد راوړې شوې دې اگرچه په معنی کښ جمع دې، ځکه چه الف لام د استغراق دپاره دې.

نوله: (عَلَى) دا د (علقة) جمع ده، چک وینې ته ویلې شی (أَنَّى لَكِ) سره دې طرف ته اشاره ده چه د (رأى) د فاعل ضمیر د انسان طرف ته راجع دې، او ضمیر مفعولی هم د انسان طرف ته راجع دې او مراد ددې نه نفس انسان دې.

نوله: (الرَّحْمَنُ) ضی مصدر دې واپس کیدل په وزن د (بهری) لازم هم استعمالیږی.
نوله: (أَرَأَيْتَ) درې وارو ځایونو کښ د تعجب دپاره دې نه د استفهام دپاره، او د (أَرَأَيْتَ) تکرار د تاکید دپاره دې.

نوله: (لَكُنْفًا) د (سفر) نه د مضارع جمع متکلم صیغه ده په اصل کښ (لنفس) وو، نون خفیفه لره په تنوین سره بدل کړې شو، (سفعاً) یو څیز لره نیولو سره په سختی باندې رانښکل، او په صراح کښ دى: مَعْرِشَاتِي مَرَحَن

نوله: (بَدَلْ لِكِرَّةٍ مِنْ مَعْرِفَةٍ) (نَاصِبَةً) د نکره صفت راوړلو د وجې نه د (النَّاصِبَةِ) معرفه نه بدل واقع کیدل صحیح دى.

[۹۷] سورة القدر

سورة القدر مكية او مدنية خمس اوست آیات

سورة قدر مکی یا مدنی دې، پنځه یا شپږ آیتونه دى.

[آیات نوله: ۱-۵]

بسم الله الرحمن الرحيم ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُٓ فِي الْقُرْآنِ حَنْفَةً وَآجِزَةً مِنَ اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ۚ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۚ إِنِّي الشَّرَفَ الْعَظِيمَ ۚ وَمَا أَفْرَاكَ ۚ أَغْلَمَكَ يَا مُحَمَّدُ ۚ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ تَغْطِيهِمْ لِشَايَها وَتَجْجِبُ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ عَوْرَتَيْنِ ۚ أَلْفَ شَهْرٍ ۚ نَسِ فِيهَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ ۚ فَالْقَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا عَوْرَتُهُ فِي أَلْفِ شَهْرٍ ۚ نَسِ فِيهَا تَنْزِيلَ الْمَلَائِكَةِ ۚ بِحَذَبٍ ۚ إِحْدَى الثَّانِي مِنَ الْأَحْزَلِ ۚ وَالرُّوسِ ۚ أَنَّى جَنَبِلَ ۚ فِيهَا ۚ فِي لَيْلَتِهِ ۚ يَأْذُنُ رَبِّهِمْ ۚ بَانِرُو ۚ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ۚ فَضَاءَ اللَّهُ فِيهَا لَيْلَتِكَ الشَّتَةَ إِلَى قَابِلٍ ۚ وَمِنْ سَبِيَّةٍ بِمَعْنَى الْبَاءِ ۚ سَلَامُهُمْ ۚ غَيْرَ مُغْلَمٍ ۚ وَنَسْنَا ۚ حَتَّى مَقْلَمِ الْفَجْرِ ۚ يَفْجَحُ اللَّامُ ۚ وَكَشَرَهَا إِلَى وَقْتِ طُلُوعِهِ ۚ جَبَلَتْ سَلَامًا ۚ بِكَثْرَةِ السَّلَامِ ۚ فِيهَا مِنْ الْفَلَاحِ ۚ لَا تَنْزِيلُ مِنْ لَمْ يَنْزِلَ ۚ وَلَا يَنْزِيلُ ۚ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ ۚ

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم یقینا مونہ دا یعنی قرآن کریم پہ شب قدر کئیں یعنی د شرف او عظمت والا شبہ کئیں د لوح محفوظ نہ د دنیا د آسمان طرف تہ پہ یو کرت نازل کړو او ای محمد ﷺ تا تہ شہ معلومہ دہ چہ شب قدر شہ خیز دے؟ (دا استفہام) د لیلة القدر د عظمت او د ہفے نہ د تعجب د اظہار بیان دے شب قدر د زرو میاشتو نہ غورہ دے پہ کومو کئیں چہ شب قدر نہ وی، یعنی شب قدر کئیں عمل صالح کول د زرو میاشتو د عمل نہ غورہ دے پہ کومو کئیں چہ شب قدر نہ وی ہفہ شبہ کئیں (عام) ملائک او جبرائیل علیہ السلام را کوزی دے (تزل) اصل (تزلزل) دے د یو تاء پہ حذف سرہ د خپل رب پہ حکم سرہ د ہر کار د پورہ کولو دپارہ د کوم د کولو چہ اللہ پاک پہ دے شبہ کئیں فیصلہ کړے دہ ددے کال نہ تربل کالہ پورے (من) سببیہ دے پہ معنی د (ہام) دا شبہ سراسر سلامتی دہ (سلام) د (ہی) مبتداء دپارہ خبر مقدم دے او د صبا د راختلو پورے وی (مطلع) د لام پہ فتحی او کسرے سرہ، یعنی د سحر د راختلو پورے دا تولہ شبہ سلام جوړہ کړے شوے دہ، پہ دے شبہ کئیں د ملائکو د طرف نہ د کثرت سلام کیدو د وجہ نہ، ہغوی پہ یو مومن سړی او زناتہ باندے نہ ورتیر پری مگر ہغوی تہ سلام کوی۔

د قیوداتو فوائد او تسہیل

قوله: (إِلَّا أَنْزَلْنَاهُ) بیشکہ مونہ دا قرآن کریم نازل کړے دے۔

موال: د (أَنْزَلْنَاهُ) د ضمیر مرجع قرآن کریم دے حال دا چہ د قرآن کریم ذکر مخکین نشته، دا اضماع قبل الذکر دے کوم چہ ممنوع دے؟

جواب: د قرآن کریم پہ شرف او شهرت باندے اعتماد کولو سرہ د مرجع ذکر نہ دے کړے شوے گویا قرآن کریم د خپل عظمت او شهرت د وجہ نہ پہ حکم د مذکور کئیں دے او د ہر سړی پہ زړہ او دماغو کئیں موجود دے، د عربو عادت دے چہ د مرجع د مشہور او معروف کیدو د وجہ نہ د ہفے ذکر ضروری نہ گنری۔

موال: انزال د اجسامو صفت دے او قرآن کریم عرض دے لہذا ددے صفت انزال را وړل څنگہ صحیح دی؟

جواب: انزال پہ معنی د ایحاء دے کوم چہ د عرض دپارہ وی۔

بل جواب: د قرآن کریم طرف تہ د نزول نسبت اسناد مجازی عقلی دے اصل دا دے چہ اسناد د حامل قرآن طرف تہ وی۔

قوله: (مِنْ كُلِّ أَمْرٍ) (من) سببیہ دے ای لاجل کل امر۔

قوله: (سَلَامٌ هِيَ) (سلام) خبر مقدم او (ہی) مبتداء موخر دہ، او دا تقدیم د قصر او حصر دپارہ دے، یعنی اللہ پاک پہ دے شبہ کئیں صرف سلامتی مقدر کړے دہ۔

قوله: (وَلَمْ يَلْمُوهَا) دا د حذف مضاف طرف تہ اشارہ دہ۔

[۹۸] سورۃ البینۃ

سورۃ البینۃ مکیہ او مدنیہ تسع آیات

سورۃ بینہ مکی یا مدنی دی، نہ آیاتونہ دی.

[آیاتونہ: ۱-۸]

بسم الله الرحمن الرحيم (أَلَمْ يَكُنْ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ لَبَنَانٍ (أَهْلَ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ) أَيْ عِبَادَةُ الْأَضْنَامِ عَطَفَ عَلَى أَهْلِ (مُنْفَكِّينَ) خَبَرٌ يَكُنْ أَيْ زَالِيْنٌ عَمَّا هُمْ عَلَيْهِ رَحَلَى تَأْتِيهِمْ أَيْ أَتَتْهُمْ (الْبَيْتَةُ) أَيْ الْحُجَّةُ الْوَاضِحَةُ وَهِيَ مُحْتَدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَسُولٌ مِنَ اللَّهِ) يَنْذِلُ مِنَ الْبَيْتَةِ وَهُوَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَتَلَوُ صُحُفًا مُطَهَّرَةً) مِنَ النَّبَاتِ (فِيهَا كُتِبَ) أَحْكَامُ مَكْتُوبَةٍ (قَهْمَةٍ) مُنْتَقِيَةٌ أَيْ يَنْتَلُو مَضْمُونُ ذَلِكَ وَهُوَ الْقُرْآنُ لِمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ (وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أَوْثَرُوا الْكِتَابَ) فِي الْإِيمَانِ بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الَّذِينَ بَعْدَ مَا جَاءَهُمُ الْبَيْتَةُ) أَيْ هُوَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوِ الْقُرْآنُ الْخَاتَمِيُّ بِهِ مُعْجَزَةٌ لَهُ وَقَبْلَ حُجَّتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا مُخْتَلِعِينَ عَلَى الْإِيمَانِ بِهِ إِذَا جَاءَهُ فَخَسَدُهُ مَنْ كَفَرَ بِهِ مِنْهُمْ (وَمَا أُبْرُوا) فِي كِتَابِهِمُ الثَّوَرَةَ وَالْإِنْجِيلَ (الَّذِينَ عِبَدُوا اللَّهَ) أَيْ أَنْ يَتَّبِعُوهُ فَخَلَقْتُ أَنْ وَزَيْدَتِ اللَّامُ (مُخْلِصِينَ لَهُ) الَّذِينَ) مِنَ الشِّرْكَ (حَقَقَامَ) مُنْتَقِيَيْنَ عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ وَدِينِ مُحَمَّدٍ إِذَا جَاءَ فَكَيْفَ كَفَرُوا بِهِ (وَقَفَعُوا الصَّلَاةَ) وَتَوَلَّوْا الزَّكَاةَ (وَذَلِكَ دِينُ) الْبَيْتَةِ (الْقَهْمَةِ) الْمُنْتَقِيَةِ (إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ) فِي تَارِجَتِهِمْ غَالِيَيْنَ فِيهَا خَالَ مُقْتَرَةٌ أَيْ مُقْتَرًا خُلُودَهُمْ فِيهَا مِنَ اللَّهِ تَعَالَى (أُولَئِكَ هُمُ شَرُّ الْبَرِيَّةِ) (إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) أُولَئِكَ هُمُ غَيْرُ الْبَرِيَّةِ الْخَلِيقَةُ (حِزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَاتُ عَدْنٍ) (إِذْ هُمْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ) غَالِيَيْنَ فِيهَا أَبَدًا (رَحِمَى اللَّهُ عَنْهُمْ) بِطَاعَتِهِ (وَرَضَوَاعَتُهُ) بِفَوَائِدِهِ (ذَلِكَ لِمَنْ حَسِنَ رِيَّتُهُ) خَافَ عِقَابَهُ فَانْتَهَى عَنْ مَعْصِيَتِهِ تَعَالَى

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دی شروع کوم پہ اہل کتاب او مشرکانو کیں چہ کوم خلق کافر و یعنی بت پرست و د (والمشکرین) عطف پہ (اہل) باندی دی او پہ (من اہل الکتاب) کیں (من) بیانیہ دی، ہغوی (د خپل کفر نہ) منع کیدونکی نہ و (منفکین) د (یکس) خبر دی، یعنی پہ کوم (کفر) باندی چہ ہغوی و د ہغی پریخودونکی نہ و و تردی چہ ہغوی تہ واضح دلیل راشی، یعنی د اللہ پاک د طرف نہ پورسول (رسول من اللہ) د (البیتہ) نہ بدل دی او ہغہ نبی ﷺ دی کوم چہ ہغوی تہ د باطل نہ پاکہ صحیفی لوستلو سرہ و اوروی، چہ پہ ہغی کیں صحیح احکام لیکلی شوہی وی یعنی د ہغی مضامین ورتہ و اوروی او ہغہ قرآن کریم دی، پس پہ ہغوی کیں بعضو پہ دی باندی ایمان راوړلو او بعضو پکین انکار او کړو او اہل کتابو پہ رسول اللہ ﷺ باندی ایمان راوړلو کیں اختلاف نہ دی کړي مگر پس ددی نہ چہ ہغوی تہ واضح بیان راغلو او ہغہ محمد ﷺ دی یا

قرآن کریم دې کوم چه هغه راوړې دې، کوم چه د هغه معجزه ده او د رسول الله ﷺ د تشریف راوړلو نه مخکېنې په هغه باندې ایمان راوړلو کښ متفق وو، خو چه کله رسول الله ﷺ راغلو نو هغه خلقو ترې انکار او کړو چا چه د رسول الله ﷺ سره حسد او کړو او د هغوی په کتاب تورات او انجیل کښ هغوی ته ددې نه سوا هیڅ حکم نه وو ورکړې شوي چه هغوی دې د الله پاک بندگی کوی یعنی دا چه د هغه بندگی دې کوی، (ان) حذف کړې شوي دې او لام د هغې په خاڼې زیات کړې شوي دې، خپل دین لره د هغه دپاره د شرک نه خالص کولو سره په دین ابراهیم او دین محمد ﷺ باندې د استقامت سره، او موندغ قائم کړی، او زکاة ورکړی هم دا برابر دین دې، په اهل کتاب او مشرکانو کښ چه کومو خلقو کفر کړې دې هغوی په یقینا د جهنم اور ته ځی، او (عالمین) حال مقدره دې یعنی د الله پاک د طرف نه د هغوی دپاره په جهنم کښ همیشه دپاره دخول مقدر شوي دې هم دا خلق په مخلوق کښ بدترین دی او کومو خلقو چه ایمان راوړلو او نیک عمل شي او کړو یقینا هغوی بهترین مخلوق دې د هغوی بدله د هغوی د رب په نزد د همیشه اوسیدو جتنونه دی چه د هغې د لاتدې به نهر ونه روانی او هغوی به په هغې کښ همیشه همیشه وی الله پاک د هغوی نه د هغوی د طاعت د وجې نه راضی شو او هغوی د هغه نه د هغه د ثواب د وجې نه راضی شو دا (بدله) د هغه کس دپاره ده چا چه د خپل رب نه ویره او کړه یعنی د هغه د سزا نه اویریدو او د الله پاک د نافرمانۍ نه منع شو.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

فوله: (لَمْ يَكُنِ الْإِنْسَانُ كَفَرًا)، (الْإِنْسَانُ كَفَرًا) د (يكن) دپاره اسم دې، (من) بیانيه دې نه تبعیضیه، (من أهل الكتاب والمشرکین) جمله د (کفروا) د ضمیر نه حال دې، (الان) د خپلې صلي سره د (يكن) اسم دې، (منفکین) د یکن خبر دې.

فوله: (مُنْفَكِينَ) د انفکاک نه اسم فاعل دې، منع کیدونکی، جدا کیدونکی.

سوال: د (منفکین) مفعول څه دې. او د هغې په حذف څه دلیل دې؟

جواب: مفسر علامه رحمۃ الله علیه (ما هم علیهم) وئیلو سره د حذف مفعول طرف ته اشاره او کړه او هغه کفر دې او دلیل په حذف باندې د (الان) صله (کفروا) ده.

سوال: د اهل کتاب دپاره د (کفروا) ماضی او مشرکانو دپاره (المشرکین) اسم فاعل راوړلو کښ څه نکته ده؟

جواب: اهل کتاب د ابتداء نه کفار نه وو د رسول الله ﷺ د نبوت نه انکار کولو سره کافر شو، نه خلاف د مشرکین عرب چه هغوی د شروع نه کافر وو.

فوله: (الشَّهَادَةُ الْوَاضِعَةُ) دا د حذف موصوف طرف ته اشاره ده.

فوله: (يَقُولُوا مَنْ هُوَ) ددې عبارت د اضافي مقصد د یو سوال مقدر جواب ورکول دی.

حوال: ﴿يَتْلُوا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً﴾ نہ معلوم میری چہ رسول اللہ ﷺ بہ صحیفہ یعنی قرآن کریم کتبہ لیکلے شوے ہغوی تہ اوورلو، حال دا چہ ہفہ وخت پہ مصحف کتبہ یو خیز ہم نہ وو لیکلے شوے، او رسول اللہ ﷺ بہ ورته پہ یادو اوورلو؟

جواب: آیت کریمہ د مضاف پہ حذف سرہ دے، ﴿ای یَتْلُوا مَحْمُودُونَ الصُّحُفَ الَّتِي يُعْطَوْنَهَا﴾ (فتح القدیر، للشوکانی)

فولہ: ﴿أَنْ تَعْبُدُوهُ﴾ دا ہم د یو سوال مقدر جواب دے.

حوال: ﴿إِلَّا تَعْبُدُوا اللَّهَ﴾ کتبہ لام د غرض دپارہ دے یعنی اللہ پاک ورته د خپل عبادت کولو دپارہ حکم ورکړې دے، او دا استکمال بالغیر دے کوم چہ د نقص علامت دے کوم چہ د اللہ پاک د شان رفیع خلاف دے؟

جواب: اصل کتبہ ﴿أَنْ تَعْبُدُوهُ﴾ وو، ﴿ان﴾ لره حذف کولو سرہ لام راوړلې شو گویا دغه شان لام په معنی د ان دے.

فولہ: ﴿وَبَيْنَ الْقَتْمَةِ﴾ دلته ہم یو سوال دے.

حوال: دا اضافت د موصوف الی الصفت د قبیل نہ دے کوم چہ د اضافت الشئ الی نفسه مترادف دے او هغه غیر مستحسن دے نو هغه ئې ولې ذکر کړو؟

جواب: مفسر علامہ رحمۃ اللہ علیہ ﴿الْمَلَّة﴾ محذوف منلو سرہ ہم ددې سوال د جواب طرف تہ اشاره اوفرمانیلہ. د جواب خلاصہ دا ده چہ په دین او ملت کتبہ فرق اعتباری دے لہذا د اضافت الشئ الی نفسه اعتراض نہ لزمیري.

فولہ: ﴿عَالِيَيْنَ فِيهَا حَالٌ مُّكْدَّرَةٌ﴾ ددې اضافي مقصد ہم د یو سوال جواب ورکول دی.

حوال: د حال او ذوالحال زمانہ یوہ وی دلته د دواړو زمانہ یوہ نہ ده ځکه چہ ﴿عَالِيَيْنَ﴾ د ﴿ان﴾ د خبر محذوف د ضمیر نہ حال دے، او هغه ﴿مَعْرُكُونَ﴾ دے، مطلب دا چہ مونږ د هغوی جہنم تہ د داخلیدو اعتقاد لرو، ظاہرہ ده چہ د اعتقاد زمانہ دنیا ده او د خلود زمانہ آخرت ده؟

جواب: د جواب خلاصہ دا ده چہ مونږ د اللہ پاک د طرف نہ ددې کفارو د خلود مقدرہ اعتقاد ساتو، اعتقاد زمونږ کار دے او د ہمیشہ دپارہ په جہنم کتبہ ساتل د اللہ پاک کار دے، او د اللہ پاک د طرف نہ د تقدیر زمانہ او د اعتقاد زمانہ یوہ ده، لہذا په دې کتبہ هیچ حرج او اشکال نشته.

[۹۹] سورة الزلزال

سورة زلزلت مکیة او مدنیة تسع آیات

سورة زلزلت مکی یا مدنی دے، نهہ آیتونه دے.

[ایاتونہ: ۱-۸]

بسم الله الرحمن الرحيم (إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ) خُرُجَتْ لِإِنْيَامِ السَّاعَةِ (زُلْزِلَتْهَا) تَخْرِبُهَا الشَّيْبَةُ الْفَتَابُ
لِنَظْمِهَا (وَأُفْرِجَتْ الْأَرْضُ أَفْكَالَهَا) كُنُوزُهَا وَمَوَاقِفُهَا فَالْفَتْحُ عَلَى ظَهْرِهَا (وَكَالَ الْإِنْسَانُ) الْكَافِرُ بِاتِّبَاعِ رَمَا
لَهَا (إِنْكَارُ) لِنُكْلِهَا (يَوْمِي) يَوْمِهَا إِذَا وَغَوَايَا (تَحَدَّثَ أَفْهَارُهَا) تُخْبِرُ بِمَا عُيِّلَ عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ
وَضَرَّ (يَأْنُ) يَسْتَبِ أَنْ (رَبِّكَ أَوْحَى لَهَا) أَمْرًا بِذَلِكَ وَهِيَ الْخَبِيثُ تَشْهَدُ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِكُلِّ مَا
عُيِّلَ عَلَى ظَهْرِهَا (يَوْمِي) يَوْمِهَا (تَأْسُ) يَنْصَرِفُونَ مِنْ مَوْاقِفِ الْحِسَابِ (أَشْتَكَتُمْ) مُتَفَرِّقِينَ فَاتَّخَذَ ذَاتُ الْيَمِينِ
إِلَى الْيَسَرِّ وَاتَّخَذَ ذَاتُ الشِّمَالِ إِلَى الْيَمِينِ (لِيُؤْخَذَ أَفْهَامُهُمْ) أَمْرًا بِجَزَائِعِهَا مِنْ الْخَبَثِ أَوْ الْتَارِاقِمْ يَحْتَمِلُ وَيُتَّقَالُ
فَرَقًا زَنَةً نَمَلَةً مَتَبَرَةً (غَيْرَ آيَةٍ) يَزْ قَوَاهِ (وَمَنْ يَحْتَمِلُ وَيُتَّقَالُ) فَرَقَةً شَرَّ آيَةٍ يَزْ جَزَاءً

ترجمہ: پہ نوم دے اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم، چہ کلہ زمکہ بہ پورہ
شدت سرہ د قیامت د قانمیدو پہ وخت او خوزولی شی کوم چہ بہ د ہفتی د عظمت مناسب
وی او زمکہ بہ خیل دنتہ تول بوجھونہ مثلاً د ہفتی خزانی او مری راویاسی او ہفتہ بہ پہ خیل
ظاہری سطح باندے و اجوی او د بعث منکر انسان بہ ددے حالت انکار کولو سرہ وائی چہ پہ
دے باندے شہ شوی دے؟ ہفتہ ورع بہ (یومعد) د (اذا) نہ بدل دے او د (اذا) جواب (تَحَدَّثَ
أَفْهَارُهَا) دے ہفتہ خیل تول حالات بیان کری کوم نیک او بد اعمال چہ پرے کرے شوی وی دابہ
پہ دے وجہ وی چہ ستارے ہفتہ تہ وحی کرے وی یعنی ہفتہ تہ بہ نہی د داسے کولو حکم کرے
وی او پہ حدیث شریف کہیں دی چہ زمکہ بہ د ہر نارینہ زنانہ خلاف د ہفتہ عمل گواہی
ورکوی کوم چہ پہ ہفتہ کرے شوے وو۔ ہفتہ ورع بہ خلق د میدان محشر نہ پہ مختلف حالتونو
کہیں واپس کیڑی بنی لاس کہیں عمل نامہ اخستونکی بہ جنت طرف تہ واپس شی او گس
لاس کہیں عمل نامہ اخستلو والا بہ جہنم تہ واپس شی ددے دپارہ چہ د ہفتوی اعمال یعنی د
ہفتوی جزاء، کہ جنت وی او کہ دوزخ وی ہفتوی تہ او بنودلی شی بیا چہ چا د ذری برابر یعنی د
وروی میری برابر نیکی کرے وی ہفتہ بہ ہفتہ لڑہ وینی او چا چہ د ذری برابر بدی کرے وی ہفتہ بہ
د ہفتی جزا ہم او وینی۔

د قیوداتو فوائد او تسہیل

نوٹ: (إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زُلْزِلَتْهَا) (اذا) ظرفیہ متضمن بمعنی شرط۔ (یومعد) دے نہ بدل دے
او (تَحَدَّثَ) جواب شرط دے او د جمہورو پہ نزد ہم دا د ظرف ناصب دے، او بعض
حضراتو وئیلے دی چہ د ظرف عامل محذوف دے او ہفتہ (مضمون) دے او بعض (الذکر)
محذوف عامل منلے دے، خو پہ دے صورت کہیں بہ (اذا) د ظرفیت او شرطیت نہ خارج
شی، (تَحَدَّثَ) متعدی دے دوؤ مفعولو تہ، مفعول اول محذوف دے (ابی تحدث الناس
لمبارها)، (الناس) مفعول اول دے او (لمبارها) مفعول ثانی، (زلزلها) د مصدر اضافت

د فاعل طرف تہ دی

قوله: ﴿كُنُوزَهَا وَمَوَاقِلَهَا﴾ مناسب د واو پہ خانی او وو، خکہ چہ د ﴿لِعَرْجِ الْإِرْهِسِ الْقَالِهَا﴾ پہ تفسیر کیں دوه اقوال دی، یعنی د ﴿قُل﴾ نہ مراد خزانی یا می دی او دوا پہ ہم کیدی شی نو واو بہ ہم صحیح وی

قوله: ﴿الْكَارَةُ لِلْكَالَةِ﴾ د مفسر علامہ دوا پہ مناسب وہ چہ ﴿تَعْبِطُ الْفُلَ الْغَالَةَ﴾ نہی فرمانیلہ وی، خکہ چہ دا وخت بہ د انکار نہ وی بلکہ د حیرت او تعجب بہ وی

قوله: ﴿يَوْمَ يَبْدِلُ مِنْ إِذَا﴾ ﴿يَوْمَ﴾ د ﴿إِذَا﴾ نہ بدل دی او کوم عامل چہ د مبدل منہ دی ہم ہفہ د بدل دی

قوله: ﴿يَوْمَ يَبْدُلُ النَّاسَ أَسْقَاتًا﴾ دا ﴿يَوْمَ﴾ د مخکین ﴿يَوْمَ﴾ نہ بدل دی او بعض حضراتو ﴿بَدَلِ﴾ عامل منلہ دی، او ﴿أَسْقَاتًا﴾ د ﴿النَّاسِ﴾ حال دی

قوله: ﴿يَقْدُوا أَهْلَهُمْ﴾ ﴿يَقْدُوا﴾ د ﴿بَدَلِ النَّاسِ﴾ سرہ متعلق دی او د رؤیت نہ رؤیت بحری مراد دی، د باب افعال د همزی د وجہ نہ متعدی دی دوو مفعولو تہ، اول مفعول د ﴿لَهُمْ﴾ واو دی کوم چہ نائب فاعل دی او دویم مفعول ﴿أَهْلَهُمْ﴾ دی

قوله: ﴿عَبْرًا﴾ دا د مثقال نہ تمیز دی او ہم دغہ شان ﴿هَرًا﴾ دی

[۱۰۰] سورة العاديات

سورة العاديات مكية او مدنية احدى عشرة آية

سورة عاديات مکی یا مدنی دی، یوولس آیتونہ دی

[ایاتونہ: ۱-۱۱]

بسم الله الرحمن الرحيم (وَالْعَادِيَاتِ) الْخَيْلُ تَعْتُو فِي الْغَزْوِ وَتَضْحَكُ رَضَحًا هُوَ صَوْتُ أَجْوَاهِهَا إِذَا غَدَتْ (قَالَتُورِيَاتٍ) الْخَيْلُ تُورِي الثَّارَ (قَدْحًا) بِخَوَابِرِهَا إِذَا سَارَتْ فِي الْأَرْضِ ذَاتِ الْجَعَارَةِ بِالْبَلِّ (قَالَتُغِيرَاتِ صُبْحًا) الْخَيْلُ تُغِيرُ عَلَى الْغَزْوِ وَفِي الْمُنْبَحِ لِإِغَارَةِ أَصْحَابِهَا (قَاتِرُونَ) هَيْجَنَ (يَوْمَ) يَمُكِّنُ غَدُوهُمْ أَوْ بِذَلِكَ الْوَقْتُ (نَقْعًا) غِبَارًا يَشْدُو حَزْمَهُمْ (قَوَسَطِينَ يَوْمَ) بِالْفُجْعِ (عَمَقًا) مِنْ الْغَوِ أَيْ مِرْدًا وَسَطَهُ وَغُطِفَ الْفَيْضُ عَلَى الْإِسْمِ لِأَنَّهُ فِي تَأْوِيلِ الْفَيْضِ أَيْ وَاللَّحْيِ غَدُونُ قَانُونِ فَاعْرَنَ (إِنَّ الْإِنْسَانَ) الْكَافِرَ (يَرِوْهُ) لَكَنُودٍ لَكَنُودٌ يَتَخَذُ لِنَعْمَةِ تَعَالَى (وَأَلَّهُ عَلَى ذَلِكَ) أَيْ كَتَبَهُ (لَقِيدٍ) يَشْهَدُ عَلَى نَفْسِهِ بِسُوءِهِ (وَأَنَّهُ لَحَسْبُ الْفُجْرِ) أَيْ الْمَالِ (لَقِيدٍ) الْحَبُّ لَهُ فَيَنْخَلُ بِوَأَفْلَا يَغْلَمُ إِذَا بَغَيْتُ أَيْزَ وَأَخْرِجَ رِمَافِي الْقُبُورِ مِنَ الْقَوَى أَيْ يَطْوِي (وَحُجْلٍ) نَبْنُ وَالْمِرْدُ رِمَافِي الصُّدُورِ الْقُلُوبِ مِنَ الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ (إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ) لَعَالَمٌ لِحَبَابِهِمْ عَلَى كُلِّهِمْ أَمِيرٌ الصُّبُورِ جَمْعًا نَظَرًا لِيَفْتَنِيَ الْإِنْسَانَ وَفِيهِ الْخُفْلَةُ ذُلْتُ عَلَى مَفْعُولٍ يَنْتَلِمُ أَيْ إِذَا لَحَازَهُ وَفِي مَا ذَكَرَ وَتَقَلَّقَ خَيْرٌ يَتَوَنَّبِدُ وَهُوَ تَعَالَى خَيْرٌ ذَائِمًا لِأَنَّهُ يَوْمَ الْمَجَازَةِ

ترجمه: په نوم د الله پاک چه ډیر مهربانه او همیشه مهربانه دې شروع کوم اقسام دې په هغه اسونو باندې کوم چه په جهاد کېن تیزو ساه گانو (پرشار) سره منډې وهی، (همه) د خیتې اواز ته ونيلې شی کوم چه د منډې وهلو په وخت اوځی. بیا په هغه اسونو باندې کوم چه د نالو نه اور اوباسی بیا په هغه اسونو باندې کوم چه د سحر په وخت کېن په دشمن باندې حمله کوی، د خپل سور د حملې کولو د وجې نه بیا په دې موقع باندې یعنی د خپلې منډې په خانې یا دې وخت کېن د خپل سخت حرکت د وجې نه غبار (دوره) الوځوی بیا هم په دې غبار کېن په مجمع کېن ورتوځی یعنی د هغوی مینځ ته لاړ شی، او د فعل عطف په اسم باندې په دې وجه صحیح دې چه اسم د فعل په تاویل کېن دې یعنی په معنی کېن (واللای عدون، لایعین، لایعون) دې. حقیقت دا دې چه کافر انسان د خپل رب د نعمتونو انکار کولو سره ډیر ناشکره دې هغه پخپله په دې خپله ناشکری باندې گواه دې چه هغه په خپل عمل سره په خپل نفس باندې گواه دې او هغه د مال په محبت کېن بد (ډیر) اخته دې یعنی هغه د مال سره ډیر محبت کونکې دې چه د هغې د وجې نه هغه د هغې په خرج کولو کېن بخل کوی نو ایا دې هغه وخت نه پیژنی چه کله به په قبرونو کېن مدفون مری راویستلې شی؟ او په زړونو کېن چه کوم کفر او ایمان (په) دې هغه به راویستلې شی یعنی ظاهر او ښکاره به کړې شی د هغوی رب به په هغه ورغ د هغوی نه ښه خبروی بیا به هغوی ته د هغوی د کفر سزا ورکړی، (همه) ضمیر لره د انسان د معنی لحاظ ساتلو سره جمع راوړلې شوې دې، او دا جمله د (همه) په مفعول باندې دلالت کوی یعنی مونږ به انسان ته په ذکر شوې وخت کېن جزا ورکړو، او د (همه) تعلق د (یومئذ) سره دې، حال دا چه الله پاک همیشه خبردار دې ځکه چه هغه د بدله ورکولو ورځ ده.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

نوله: (وَالْعَادِيَات) د (عادية) جمع ده، تیز منډې وهونکې، دا د (عدو) نه مشتق دې، چه د هغې معنی تجاوز کول او تیز منډې وهل دی، د واو نه مخکین د کسرې د وجې نه واو لره په یاه سره بدل کړې شو، پس د (عدو) نه عادیات شو، لکه د (غزو) نه (غزایات) (لغات القرآن)

نوله: (هَامِيَات) ف، دا د (همهم) مصدر دې، د اسونو د منډې وهلو په وخت تیزې ساه گانې اخستل، د مفسر علامه رحمته الله علیه د (همها) نه مخکین (همهم) اضافه کول ددې بیانولو دپاره دی چه (همها) د فعل مقدر د وجې نه منصوب دې.

نوله: (الموريات) د (موربة) نه اسم فاعل جمع مورث دې، دا د ایراء نه مشتق دې، اور روښانه کونکې، (ابراه) (افعال) اور راویستل، مراد ترې نه هغه اسونه دی کوم چه په

کانہ یزی زمکہ باندی روان وی، نو د هغوی د نالونو په رابنکلو سره د اوز بیری اوخی
فوله: (لَدَحَا) هم د (لَدَح) مصدر دی، په کانری باندی کانری وهلو سره اوز راویستل.
 (لَدَحَ الزَّيْدُ) چقماق مړلو سره نی اور راویستلو، (لَدَحَا) هم د (هَمَا) په شان د فعل مقدر
 په وجه منصوب دی، ای یلدم لَدَحَا

فوله: (لَا تُفْهِرَاتُ حَتَّى) د سحر په وخت کښ لوټ مار کونکی، حمله کونکی ویاړیدو: یس
 تم پیمان مات کړی دت مخ، (المفهرات) اسم فاعل جمع مونث، واحد نی (المفهرات) مصدر اغارة،
 لوټ کول، چهاپه وهل، مراد ترې نه چهاپه وهونکې دستې دی
فوله: (لَا تُكْرَنُ) ض، ن ماضی صیغه جمع مونث غائب، دا د اشاره نه دی، په معنی:
 راپارولو، الوخول

فوله: (كُوسَطَنَ يَوْمَ) به ای ذلك الوقت.

سوال: د (لَا تُكْرَنُ) او د (كُوسَطَنَ) عطف په (والعاديات، فالمرورات، فالغفورات) باندی دی، په
 دې کښ معطوف علیه اسماء دی او معطوف افعال دی کوم چه صحیح نه دی؟
جواب: مخکښ ذکر شوی درې واره اسماء په تاویل کښ افعال دی، ځکه چه د موصول
 صله واقع شوی دی، لکه چه مفسر علام په (واللاق عدون) ونیلو سره اشاره کړې ده،
 (والعاديات) په معنی د (واللاق عدون) دی، (هكذا الموريات) او (فالغفورات)

فوله: (وهذه الجملة قلت على مفعول معلوم) ددې جملې مقصد ددې اعتراض جواب دی چه
 (علما) فعل متعدی دی چه د هغه دپاره د مفعول کیدل ضروری دی، خودلته نی مفعول نشته؟
جواب: د (علما) مفعول محذوف دی او په حذف باندی جمله (إِنَّ رَمَضَانَ مِنْ أَشْهُرٍ مَحْذُوفَةٍ) دلال
 دلالت کوی، او مفعول محذوف (الانمازیه) دی، د عبارت تقدیر داسې دی: (أَنَّ رَمَضَانَ
 يُعْتَرَفُ فِي الْقُرْآنِ وَحَيْثُ مَا فِي الصُّلُوِّ أَنَا نَمَازِيهِ)

فوله: (وَحَيْثُ) دا تحصیل نه دی چه د هغې معنی د پوستکی نه مغز یا د وږی نه غله
 ویستل دی

فوله: (تَكَلَّى غَيْرَ يَتَوَهَّدُ) دا د یو سوال مقدر جواب دی

سوال: سوال دا دی چه (يَوْمَئِذٍ نَحْيُ) نی ولې اوونیلو حال دا چه الله پاک د هر زمان او مکان نه
 خبر دی؟

جواب: د جواب حاصل دا دی چه الله پاک به په دغه ورځ هر سری ته د هغه د عمل جزا
 ورکوی او ظاهره ده چه جزا د علم نه بغیر ممکنه نه ده او په دې سره د الله پاک د عمومی
 علم نفی نه کیږی.

[١٠١] سورة القارعة

سورة القارعة مكية ثمان آيات

سورة القارعة مكي دي، اته آيتونه دي.

[آيتونه: ١-١١]

بسم الله الرحمن الرحيم (القارعة) القيامة ألبى نزع القلوب بأهوالها (مَا الْقَارِعَةُ) تَهْوِيل لِشَائِعِهَا وَلَهَا مُتَنَذِرًا وَخَيْرُ خَيْرِ الْقَارِعَةِ وَمَا أَذْرَاكَ أَغْلَمَكَ (مَا الْقَارِعَةُ) زَهَادَةُ تَهْوِيلِ لَهَا وَمَا الْأُولَى مُتَنَذِرًا وَمَا بَدَعَهَا خَيْرُهُ وَمَا الثَّانِيَةُ وَخَيْرُهَا فِي مَحَلِّ الْمَفْعُولِ الثَّانِي لِأَدْرَى (يَوْمَ) نَاصِبِهِ ذَلَّ عَلَيْهِ الْقَارِعَةُ أَنِّي تَفَرَّعَ (يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ) كَفَرُغَاءِ الْخَزَادِ الْمُتَشَبِّهِ بِمُوجِ بَغْضِهِمْ فِي بَغْضِ لِلْجَحِيمَةِ إِلَى أَنْ يَدْعُوا لِلْحِسَابِ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ) كَالْمُشَوِّفِ الْمُنْدُوفِ فِي بَيْعَةِ سَيْرِهَا حَتَّى تَنْشَوِيَ مَعَ الْأَرْضِ (قَامًا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ) بِأَنْ رَخَّخَتْ حَسَنَاتُهُ عَلَى سَيِّئَاتِهِ (فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ) فِي الْخَيْرَةِ أَنِّي ذَاتَ رِضَى بِأَنْ يَرْضَاهَا أَنِّي مَرْجِيَّةٌ لَهُ (وَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ) بِأَنْ رَخَّخَتْ سَيِّئَاتُهُ عَلَى حَسَنَاتِهِ (فَأَمَّهُ) لِمَكَّةَ (هَآوِيَةً) وَمَا أَذْرَاكَ مَا هِيَ أَي مَا هُوَ يَعْنِي (نَارُ حَامِيَةٍ) شَدِيدَةُ الْخَزَاةِ وَهِيَ جِنَّةٌ لِلشَّعْبِ ثُبَّتْ وَضَلَا وَوَقَفَا وَفِي قِرَاءَةِ تَحْدِثُ وَصَلَا

ترجمہ: پہ نوم د الله پاک چه دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دی شروع کوم! ہفہ ہتگونکھی یعنی د قیامت ورخ کومہ چه بہ زړونو لره د خپلې سختی د وجې نہ او تنگوي شه شیز دی ہفہ ہتگونکھی؟ (دا استفہام) د قیامت د ہیبت شان بیانولو دپارہ دی (مَا الْقَارِعَةُ) مبتداء او خبر دی، او مبتداء د خبر سرہ د (القارعة) خبر دی او تاسو ته شه خبر دی چه ہفہ ہتگونکھی شه شیز دی؟ دا د قیامت د مزید ہیبت بیان دی (وَمَا أَذْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ) کنش اولنئ (مَا) مبتداء ده او د هغې مابعد یعنی (اذراک) د خپلو دواړو مفعولونو سرہ د مبتداء خبر دی، د (ادری) مفعول اول (ک) دی، او (مَا الْقَارِعَةُ) مبتداء د خبر سرہ مفعول ثانی دی، په کومہ ورغ چه بہ انسانان د پریشانہ پتنگانو په شان شی د (یوم) ناصب ہفہ (فعل) دی په کوم باندې چه (القارعة) دلالت کوی یعنی (تفرع) یعنی د ملخ منتشر بجی کوم چه د حیرانتیا د وجې نہ په یو بل باندې اوخیژی، تردې چه هغوی د حساب دپارہ راویللی شی، او غرونہ د وھلې شوي (د اندس شوي) رنگینو وړی په شان شی یعنی په تیز رفتاری کنش بہ د وھلې شوي وړی په شان وی، تردې چه د زمکې د سطح برابر بہ شی بیا چه د چا چاپیری درانہ شی په داسې طریقہ چه د ہفہ نیکی زیاتې شی په نسبت د گناھونو نو ہفہ بہ د خدا خوشحالی ژوند کښ وی، د رضا او خوشحالی په جنت کنش، په داسې طریقہ چه ہفہ بہ ددې نہ خوشحاله وی یعنی د ہفہ د رضا مطابق بہ وی او د چا چاپیری چه سپک شی بہ داسې طریقہ چه گناھونہ ئې زیات شی په نسبت د ہفہ د نیکو، نو د ہفہ تھکانہ جہنم دی، تاتہ شه معلومہ

ده چه هغه څه څيز دي؟ يعنی (هاويه) څه څيز دي؟ هغه انتهائی سخت گرم اور دي او د (هيه) ها د وقف دپاره ده کوم چه وقفا او وصلا باقي وي او په يو قرات کښ وصلا حذف کولې شي.

د قيوداتو فوائد او تسهيل

نوله: (مَا الْفَارَعَةُ زِيَادَةُ تَقْوِيلٍ لَهَا) دې عبارت مقصد دا بيانول دي چه د استفهام نه پس استفهام سره مقصد د قيامت زياته سختی بيانول دي او (مَا الْاُولَى) مبتداء الخ د اضافي مقصد د (الْفَارَعَةُ مَا الْفَارَعَةُ) تركيب نحوي بيانول دي، د تركيب خلاصه دا ده چه اوله (مَا) مبتداء ده، (اُدرى) فعل ماضى متعدى په دوو مفعولو دي، (ك) مفعول اول دي او (مَا الْفَارَعَةُ) د مبتداء د خبر سره د (اُدرى) مفعول ثانى دي، فعل د خپل فاعل او دواړو مفعولونو سره (مَا) مبتداء خبر دي.

نوله: (يَوْمًا وَهَبَهُ الْعَرَمُ) (يَوْمًا) ناصب (تقرم) فعل محذوف دي، لکه چه مفسر علامه ظاهرولو سره بيان کړې دي، او لفظ د (الفارعة) په دي حذف باندې دلالت کوي، د عبارت تقدير به داسې وي: (تَقْرَمُ الْقُلُوبُ يَوْمًا يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْتُوثِ) د (يَوْمًا) ناصب (تقرم) محذوف منلو ضرورت په دي وجه راغلو چه په (يَوْمًا) کښ نه خو (الفارعة) اول عامل کيدې شي او نه ثانى او نه ثالث، اول خو په دي وجه نه شى کيدې چه د عامل او معمول تر مينځه د خبر فصل لږ مېږي، او ثانى او ثالث په دي وجه نه شى کيدې چه (يَوْمًا) د معنى په اعتبار سره د هغې سره هيڅ جوړ نشته.

نوله: (الْفَرَاشِ) دا د (فراشه) جمع ده پتنگ ته ونيلې شي، دلته د اسم جنس په طور استعمال شوې دي، هم دا وجه ده چه ددې صفت (المبثوث) راوړلې شوې دي، صاحب جلالين د (الْفَرَاشِ) ترجمه په (فَوْشَاءُ الْفَرَادِ) سره کړې ده، (فَوْشَاءُ) د ملخ هغه بچى ته وائي کوم چه د الوتلو قابل شوې وي.

نوله: (الْمَبْتُوثِ) په معنى د خواره، بې ترتيبه، د قيامت په ورځ به د حيراني او پريشاني د وجې نه انسانان خواره واره او بې ترتيبه روان وي، هم ددې حيراني او پريشاني د وجې نه د انسانانو د جراد منتشر سره تشبه ورکړې شوه.

نوله: (الْمَبْتُوثِ) دا د (مبثوث) مض، س، ن نه اسم مفعول دي په معنى د وهلې (دانس) شوې.

نوله: (لَا تَرْحَا) ددې اضافه کولو کښې دي طرف ته اشاره ده چه (واضيه) په معنى د (مرهيه) دي، د علم معانى په ژبه کښ دي ته اسناد مجازى ونيلې شي، (اى هغه مرهيه) ځکه چه (هش) راضى يعنى خوښونکې نه وي، بلکه (مرهيه) يعنى خوښ کړې شوې وي.

نوٹ: (آی ماہاریہ) دہی عبارت د اضافی مقصد د (ماہیہ) مرجع متعین کول دی۔
 نوٹ: (لمسکھ) پہ دی کتب دی خبری تہ اشارہ دہ چہ (ام) تہ مراد پہ طور د تشبیہ ممکن
 او تہکانہ دہ خکہ چہ مور (ام) د بجی دپارہ تہکانہ وی۔

[۱۰۲] سورۃ التکواثر

سورۃ التکواثر مکئہ ثمان آیات

سورۃ تکواثر مکی دی، اتہ آیتونہ دی۔

[ایاتونہ: ۱-۸]

بسم الله الرحمن الرحيم (أَلَمْ نَكْمِمْ فَعَلَكُمْ عَنْ طَاعَةِ اللَّهِ التَّكَاثُرَ بِالْأَنْوَالِ وَالْأَزْوَاجِ وَالرِّجَالِ
 حَتَّىٰ نُرَدِّمَهُمُ الْعُقَايِرَ) بَانَ مُمْ فَعَلْتُمْ فِيهَا أَوْ عَذَّبْتُمُ الْمَوْتَى تَكَثُّرًا (كَلَّا) رَفَعَ (سَوْفَ تَعْلَمُونَ) (أَلَمْ تَكْلَسَوْفَ
 تَعْلَمُونَ) سَوْفَ عَاقِبَةُ تَفَاخُرِكُمْ عِنْدَ النَّعْ لَمْ فِي الْقَبْرِ (كَلَّا) عَلَّمَ عَلَيْنَا يَتَّبِعُنَا عَاقِبَةُ التَّفَاخُرِ مَا اسْتَفْتَنَّا
 بِهِ لَنَكُونَنَّ الْهَاجِرِينَ الثَّارِ جَوَابِ قَسَمِ مَحْذُوفٍ وَخَلِيفَ مِنْهُ لَمْ الْفِعْلُ وَغَيْتُهُ وَالْقَيْتُ خَرَجَتْهَا عَلَى الرَّاءِ (لَمْ
 لَعَوْنُهَا) تَأْكِيدَ (عَيْنِ الْيَقِينِ) مُصَدِّرَ لِأَنَّ رَأَى وَعَيْنَيْنِ بِمَعْنَى وَاحِدَةٍ (لَمْ لَتَسْأَلُنَّ) خَلِيفَ مِنْهُ نُونُ الرَّفْعِ
 لِتَوَالِي الثَّوْنَاتِ وَوَاوُ ضَمِيرِ الْخَجْعِ لِإِقْبَاءِ الشَّاكِكِينَ (يَوْمَئِذٍ) يَوْمَ رُؤْيَتِهَا (عَنِ النَّصِيرِ) مَا يُلْتَمَذُ بِهِ فِي الدُّنْيَا
 مِنَ الصَّحَةِ وَالْفَرَاغِ وَالْأَمْنِ وَالْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ وَغَيْرِ ذَلِكَ

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دی شروع کوم، د مال او اولاد او افراد
 رجال پہ کثرت باندی فخر کولو تاسو د اللہ پاک د طاعت نہ غافل کری تردی چہ تاسو قبرونو تہ
 اورسیدئ پہ داسی طریقہ چہ تاسو مریہ شوی او قبرونو کتب دفن کری شوی یا د کثرت
 ثابتولو دپارہ مری ہم تاسو شمار کرل هرگز داسی نہ دہ پکار دا حرف ردع دہ نزدی دہ چہ تاسو
 تہ بہ معلومہ شی، بیا هرگز داسی نہ دہ پکار تاسو تہ بہ د خپل فخر کولو بد انجام د ترع پہ وخت
 او بیا پہ قبر کتب عتقرب معلوم شی دا امر واقعہ دی کہ تاسو تہ د تفاخر انجام د علم یقینی پہ
 طور علم وی نو تاسو بہ پکبن نہ مشغولیدی نو تاسو بہ بیشک جہنم لره ویشی دا د قسم
 محذوف جواب دی (لَعَوْنِ) نہ لَام (چہ یاء دہ) او عین کلمہ (چہ حمزہ دہ) حذف کری شوی
 دی او د همزی حرکت راء تہ ورکری شوی دی، او بیا بہ تاسو دا د یقین پہ مترکہ ویشی (عَلَن)
 د (لَعَوْنِ) مصدر (بغیر لفظہ) دی خکہ چہ (رأى) او (عَلَن) پہ یوہ معنی دی (عَلَن)
 د (رَفَعِ) پہ معنی دی، بیا بہ هغی لره د لیدلو پہ ورغ تاسو نہ ضرور د نعمتونو پہ بارہ کتب تپوس
 کولی شی، هغہ نعمتونہ د کومو نہ چہ بہ تاسو پہ دنیا کتب خوند اخستلو کوم چہ صحت،
 مالداری، امن او خوراکونہ او مشروبات وغیرہ دی۔ (لَعَوْنِ) نہ نون رفع د دري نونونو د
 مسلسل راتلو د وجہ نہ حذف کری شوی دی او د ضمیر واو د التقاء ساکنین د وجہ نہ
 حذف کری شوی دی۔

۵ قیوداتو فوائد اوتسهیل

قوله: (الْمَظْمُونُ) د (الماء) نہ د ماضی واحد مذکر غائب صیغہ ده، ته غافلہ کړې.

قوله: (تَكَاثُرُ) د (تفاعل) مصدر دي، مال او اولاد، هم دغه شان د عزت او جاه په کثرت کښ په یو بل باندې فخر کول.

قوله: (أَوْفِدْتُ) دا د (زُكِّرْتُ النِّكَايَ) دویم تفسیر دي.

قوله: (عَايَةِ النَّكَايَ) ددې عبارت د اضافي مقصد دا بیانول دی چه د (تَعْلَمُونَ) مفعول محذوف دي او هغه (عَايَةِ النَّكَايَ) دي.

قوله: (مَا أَهْلَكَ لَمْ يَرَوْ) دا د (لَوْ) جواب دي.

قوله: جواب قسم محذوف یعنی (لَتَكُونَنَّ الْجَنَّةُ) دا د قسم محذوف جواب دي، ای واللہ لَتَكُونَنَّ الْجَنَّةُ.

سوال: (لَتَكُونَنَّ) لره د (لَوْ) جواب منلو کښ څه قباحث دي چه د هغې جواب ئې محذوف اومنلو؟

جواب: د (لَوْ) جواب غیر یقینی الوقوع وی او دا یقینی الوقوع دي، لهذا دا د (لَوْ) جواب نه شی کیدی.

قوله: (حُلِفَ مِنْهُ لَأَمْرِ الْفِعْلِ وَهَيْئَةً وَأَلْقَيْتُ حَرْكَتَهَا عَلَى الرَّاءِ) (لَتَكُونَنَّ) په اصل کښ (لَتَكُونَنَّ)

په وزن د (تَعْلَمُونَ) وو، لام کلمه چه یاء ده او عین کلمه چه همزه ده حذف کړې شوې، یاء د التقاء ساکنین د وجې نه حذف کړې شوه، ځکه چه یاء متحرک مخکښ ترې نه همزه مفتوح، یاء په الف سره بدله کړې شوه، د واو او د یاء د ساکن کیدو د وجې نه یاء حذف کړې شوه، بیا د همزې (چه عین کلمه ده) حرکت راء (چه فاء کلمه ده) ته ورکړې شو او همزه حذف شو، بیا ئې په دې باندې نون تاکید مشدد داخل کړو او نون رفع د دریو نونونو د جمع کیدو د وجې نه حذف کړې شو او واو ته ئې د هغې د مناسبت د وجې نه ضمه ورکړه.

سوال: واو ئې د التقاء ساکنین د وجې نه حذف ولې نه کړو؟

جواب: ځکه چه که واو ضمیر ئې حذف کړې وي نو فعل به (مختل) ختم شوې وي، ځکه چه عین کلمه او لام کلمه خو د مخکښ نه حذف کړې شوی وو، اوس که واو هم حذف کړې شوې وي نو باقی به څه پاتې شوی وو؟ په دې وجه واو حذف نه کړې شو.

قوله: (لَمَّا تَلَفْتُمْ) د نعمتونو په باره کښ دا سوال عام دي، د مومن او کافر دواړو نه به تپوس کولې شی، د کافر نه د توبیخ په طور اود مومن نه د تشریف اود اظهار فضیلت په طور.

قوله: (حُلِفَ مِنْهُ أَلَمَ) (لَتَكُونَنَّ) ددې اصل (تَعْلَمُونَ) وو، نون اعرابی د دریو نونونو د جمع کیدو د وجې نه حذف کړې شو، بیا د التقاء ساکنین د وجې نه واو حذف کړې شو او د واو په ځانې د دلالت دپاره ضمه پاتې شوه.

[۱۰۲] سورۃ العصر

سورۃ العصر مکہ کی اور مدینہ ثلاث آیات

سورۃ عصر مکی یا مدنی دی، دري آیتونہ دی۔

[آیتونہ: ۱-۲]

بسم الله الرحمن الرحيم وَالْعَصْرِ
إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُفٍ
إِذَا الْإِنْسَانَ أَخَذَتْهُ إِلَىٰ يَخْرَاجَهُ
إِلَّا الْيَقِينُ فَتَنَّا الْإِنْسَانَ
إِذَا كَانَ فِي ذُرِّيَّتِهِ لَبُوسًا
فَلْيَسَّرْ لَكُمُ الْيُسْرَىٰ
وَرَكَّبْنَا بَيْنَ الْيَمِينِ وَالْشِّمَالِ
وَنُفِثْ لَكُمُ الْيُسْرَىٰ
وَوَدَّاعُوا الْبَيْنَ
إِنَّا نَظُنُّهُمْ فِي غَمَدَةٍ مُّشْتَبِهٍ
وَنُفِثْ لَكُمُ الْيُسْرَىٰ
وَوَدَّاعُوا الْبَيْنَ
إِنَّا نَظُنُّهُمْ فِي غَمَدَةٍ مُّشْتَبِهٍ

ترجمہ: یہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہرمانہ او ہمیشہ مہرمانہ دی شروع کوم! قسم دی یہ زمانہ یاد زوال نہ روستو تر د غروب پورے زمانہ باندی یا د مازیکر پہ مونخ باندی بیشکہ انسان پہ خپل تجارت کین پہ لوتی نقصان کین دی د هغه خلقو نہ سوا چہ ایمان نہ راوړي دي او نیک عمل نہ کړي دي او یو بل ته نہ حق یعنی د ایمان نصیحت او پہ طاعت باندی د صبر او د گناه نہ د خان ساتلو تلقین کړي دي، نو دوی پہ تاوان کین نہ دی۔

د قیوداتو فوائد او تسهیل

مفسر علامہ **رحمہ اللہ** (الدھر) او (ما بعد الزوال) او (صلاة العصر) ونیلو سرہ د عصر دريو تفسيرونو طرف ته اشاره او کړه او د (الانسان) نه روستو نې لفظ د (جنس) اضافه کولو سرہ د بیان کرل چہ په (الانسان) کین الف لام د جنس دي او ددي تائيد د (الانسان) د استثناء نه هم کيږي او بعض مفسرينو الف لام د عهد دپاره منلي دي، او معين افراد نہي مراد کړي دي، بعضو وليد بن مغیره، عاص بن وائل او اسود بن المطلب او بعضو ابو لهب مراد کړي دي۔

سوال: (تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ) و تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ کین د فعل د تکرار څه فائده ده، په عطف سره هم کار چلیدی شو؟

جواب: دواړو ځایونو کین چونکه مفعول مختلف دی، په دي وجه فعل مکرر ذکر کړي شو۔

سوال: (تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ) ټول تَوَاصَوْا بالخیر ته شامل دي نو بیا د (تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ) مستقل ذکر ته څه ضرورت وو؟

جواب: د (تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ) د اهمیت ښکاره کولو دپاره مستقلاً ذکر کړي شو او دا ذکر د خاص بعد العام د قبیل نه دي لکه (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ) کین چہ دی۔

[۱-۹] سورۃ الہمزہ

سورۃ الہمزہ مکئیہ او مدنیہ تسع آیات

سورۃ ہمزہ مکئی یا مدنی دی، نہہ آیتونہ دی

[ایاتولہ: ۱-۹]

بسم الله الرحمن الرحيم (وَقُلْ) كَلِمَةً عَذَابٍ أَوْ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ (لِكُلِّ هَمْزَةٍ كَلِمَةٌ) إِنِّي كَبِيرُ الْهَمَزِ وَاللَّغَزِ إِنِّي
 الْبَيْتَةُ نَزَلَتْ فِيمَنْ كَانَ يَغْتَابُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَوْمِينَ كَأَمْتَةٍ بَنِ خَلْفٍ وَالزَّوْجِ بَنِ الْفَيْزَةِ
 وَغَرَمَا (الَّذِي يَحْمَرُّ) بِالْغَيْبِ وَالشَّهِيدِ (مَا لَا وَهْدَدَهُ) أَحْصَاءُ وَخَلَّةٌ غَدَّةٌ يَخْوَدُ الثَّغْرَ بِحَسَبِ
 لِيَهْمِهِ (أَنَّ مَالَهُ أَغْلَدَهُ) بَحَلَّةٌ غَالِيًا لَا يَمُوتُ (كَلَامٌ) رَزَقَ (الْهَيْبَتَيْنِ) خَوَابٍ لَسَمَ مَخْلُوفٍ إِنِّي يَطْرَحُ
 (فِي الْحُطَّةِ) إِلَيَّ نَحْطُ كُلِّ مَا الْقِي فِيهَا (وَمَا أَذْرَاكَ) أَغْلَمْتُ (مَا الْحُطَّةُ) ثَارَ اللَّهُ التَّوَقُّدَ
 الْمُسْتَقَرَّةَ (الَّتِي تَطْلَعُ) تُشْرِفُ (عَلَى الْأَقْبَدَةِ) الْقُلُوبُ فَتُخْرِقُهَا وَالْمَاءُ أَخَذَ مِنْ أَلَمٍ غَرَمًا لِبَطْنِهَا (إِنَّمَا
 عَلَيْهِمْ) جَمْعُ الضَّمِيرِ رِعَايَةُ لِمَقْنَى كُلِّ (مَوْصَدَةٍ) بِالْهَمْزِ وَقَالُوا بِذَلِكَ مُطَبَّقَةٌ (فِي عَمْدٍ) بِحَمِّ الْخَرْقَةِ
 وَفَتَحَتْهَا (مُتَدَحِّقًا) حِقَّةٌ لَمَّا قَبْلَهُ فَتَكُونُ النَّارُ دَاخِلَ الْعَمْدِ

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دی شروع کوم، لویہ خرابی دہ (صل)
 کلمہ د عذاب دہ یا پہ جہنم کیں یوہ کنندہ دہ دہر داسی کس دپارہ چہ عیبونہ لہونکی، طعن
 (پیغور) کونکی وی یعنی پہ کثرت سرہ بدگوئی کونکی او پیغور وڑ کونکی وی، دا سورت
 د ہفہ سری پہ بارہ کیں نازل شوے دی، چا چہ بہ د رسول اللہ ﷺ او مومنانو غیبت کولو،
 لکہ امیہ بن خلف اولید بن مغیرہ وغیرہما چا چہ مال جمع کری دی (حم) پہ تخفیف او
 تشدید سرہ دی او پہ شمار شمارٹی کیخودلی دی او ہفہ نی د زمانی د حوادثو دپارہ تیار
 کیخودلی دی، (او) ہفہ د خپل جہالت د وجہ نہ (دا) خیال کوی چہ د ہفہ مال بہ ہفہ تہ دوام
 ورکری چہ کلمہ بہ ہم نہ مری ہرگز داسی نہ دہ، (کلا) حرف تنبیہ دی دا سری بہ اورتہ
 او غور حولی شی کوم چہ بہ ہر ہفہ خیز مات رامات کری کوم چہ بہ ہفہ کیں اچولی شی
 تاتہ شہ معلومہ دہ چہ ہفہ ماتونکی شہ غیز دی؟ ہفہ د اللہ پاک بل کری اورہی، یعنی بل کری
 شوے کوم چہ بہ زرو لو تہ اور سپری نو ہفہ بہ ہم اوسیزی، او د زرو نو تکلیف د نورو اندامونو
 پہ نسبت زیات وی د ہفہ د لطیف کیدو د وجہ نہ ہفہ اور بہ پہ ہفوی باندی بندولی شی د
 (کل) د معنی د رعایت د وجہ نہ (ہلم) ضمیر د جمع راورلی شو، (موصدہ) پہ ہمزہ
 سرہ دی، او د ہمزہ پہ عوض کنبی پہ واو سرہ ہم دی پہ معنی د بندیدونکی، پہ لویو لویو
 او پھو ستون کیں (حم) کیں د دوارو حروفو پہ ضمی او فتحی سرہ، (مدحہ) د خپل ماقبل
 صفت دی، لہذا اور بہ پہ ستون کیں دنتہ وی

دقیوداتو فوائد اوتسہیل

فولہ: (هُزْزَ) پہ وزن د (لُفَّطَ) دیر طعن کونکے، دیر عیب و یونکے، (لُفَّطَ) د فاعل د مبالغی وزن دے، پہ دے کنبے (۱) د مبالغی دپارہ دہ، (همز) (ن، ض) مصدر دے، طعن کول، پہ سترگو سرہ اشارے کول۔
 فولہ: (لُفَّطَ) صیغہ د صفت د مبالغی دپارہ، عیبت کول، بعض حضرات وائی چہ د دواړو تقریباً یوہ معنی دہ۔

فولہ: (يُخَسِّبُ الْفَرْ) دا جملہ استینافیہ ہم کیدی شی، پہ دے صورت کنبس بہ د سوال مقدر جواب وی، ای (مَا يَالَهُ بِحِمْلِ الْمَالِ وَبِعَمَلِهِ) یعنی هغه په دې اهتمام سره مال ولې جمع کوی؟ ددې جواب نه ورکړو: (يُخَسِّبُ أَنْ مَالَهُ أَهْلُكُنَا) چہ هغه دا خیال کوی چہ د هغه مال به هغه ته دوام ورکړی، او دا هم کیدی شی چہ: (يُخَسِّبُ) د (يُحْمِلُ) د فاعل نه حال واقع وی۔
 فولہ: (جَوَابُ الْقَوْلِ) د عبارت تقدیر داسې دے: (وَاللَّهِ لَيُبَدِّلَنَّهُ فِي السُّعْيَةِ)

فولہ: (عَمَّ الطُّيُورُ رَأْيَ الْبَغْدَادِيِّ) یعنی د (عليهم) ضمیر د (كل) طرف ته راجع دے، سوال دا دے چہ (كل) مفرد دے او (هم) جمع دہ، لہذا پہ ضمیر او مرجع کنبس مطابقت نشته؟
 جواب: دا دے چہ لفظ (كل) د معنی پہ اعتبار سرہ جمع دے، ہم ددے رعایت پہ وجہ (هم) ضمیر د جمع راوړلې شو، (عَمَّ) او (عَمِدَ) دا دواړہ د (عمود) جمع دہ۔

[۱۰۵] سورة الفيل

سورة الفيل مكية خمس آيات

سورة فيل مکی دے، پنخہ آیتونہ دی۔

[ایاتولہ: ۱-۵]

بسم الله الرحمن الرحيم (الْفِيلُ) اسفلھام تعجب ای اغضب (كَيْفَ قَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ) فُو مخمود وأصحابه أنزعه تلك البتن وخشبه بنى بصنفاء غيبسة ليصرف إليها الحاج عن مكة فأخذت زبل من كنانة فيها ولطخ بقلنسها بالطينة الخطيرة إخطاراً بها فخلف أنزعه ليهيمن الكعبة لجهاد مكة بخيبره على أهل البتن فثقلها مخمود ليجن توجعها ليقدم الكعبة أرسل الله عليهم ما قصه في قوله (الرَّامِثَةُ) أي جمل (كَيْدَهُمْ) في قذف الكعبة (فِي تَغْزِيلِ) غسارة وهلاك (وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ) جماعات جماعات فيل لا واجد له كاستطير وقيل واجده أبول أو إبال أو إبل كضمير وفمحاء ويسكن (تَرْمِيهِمْ رِجَاجًا مِنْ يَمِينٍ) طين مطبوخ (لِيُحْمَلَهُمْ كَهَمِلٍ) كوزي رزع أكفلة الثواب ودافنة والمثقة أي أهلكتهم الله تعالى لمن واجد يخبره المكتوب عليه اسمه وهو أكثر من القدسة وأضر من الجحمة يخرق البنية والزبل والليل وقيل إلى الأرض وكان هذا عام مولد النبي صلى الله عليه وسلم

ترجمه: په نوم د الله پاک چه ډير مهربانه او هميشه مهربانه دې شروع کوم، آياتاته معلومه نه ده چه ستارب د هاتې والو سره غه او کړل؟ او د هغه هاتې نوم محمود وو، او د هغې ملگری ابرهه د يمن بادشاه او د هغه لښکر وو، هغه په صنعاء کښ گرجا جوړه کړې وه، چه حاجيانو لره د مکې په خانې د هغې طرف ته واپس کړی، د کنانه (قبيلې) يو سړی په دغه گرجا کښ رفع حاجت کولو سره د هغه قبله د سپکاوی دپاره په نجاست گنده کړه. پس ابرهه د خانه کعبې د منهدم کولو قسم او خورلو، پس هغه په خپل لښکر سره په هاتيانو باندې سوريډو سره مکې ته راغلو او په هاتيانو کښ د تولونه وړاندې محمود نومې هاتې وو، پس چه کله دا خلق د کعبه الله د منهدم کولو دپاره متوجه شو (نو الله پاک) په هغوی باندې هغه خيز راولېږلو چه د هغې قصه (الله پاک) په خپل قول (الْفَتْحُ قَدْ فَتَحَهُمُ الْعَرَبُ) کښ کړې ده، آيا هغه د کعبې د وړانولو په باره کښ د هغوی تدبير تېاه او ضائع نه کړو؟ او په هغوی باندې ئې د مرغانو سيلونه راولېږل ونيلې شوې دی چه د (ابهل) واحد نشته او ونيلې شوې دی چه واحد ئې (ابول) دې لکه (همول) چه د (هماجل) واحد دې يا (ابال) دې لکه (مفصاح) چه د (مفاتيح) واحد دې، يا ددې واحد (اهل) دې لکه د (سکاگن) واحد چه (سکين) دې. چا چه هغوی په يخ شوو خاورې کانرو (کور کانرو) باندې ويشتل، بيا ئې د هغوی داسې حال کړو لکه د خاروو خورلې شوې بوس لکه د فصل پانرې، کوم چه خاروو خورلې وى، او هغه ئې فنا کړې وى، يعنى الله پاک د هغوی نه هريو په هغه کانزې باندې هلاک کړو، په کوم چه د هغه نوم ليکلې شوې وو، او هغه د مسورو نه لوټې او د چنرې نه وړوکې وو، کومه چه به زغره، هاتې او انسان لره خيرلو سره زمکې ته رسيدو، او دا واقعه د رسول الله ﷺ د پيدائش په کال باندې پيښه شوې وه.

د قبيداتو فوائد او تسهيل

قوله: (الْفَتْحُ) د رؤيت نه رؤيت علميه مراد دې، او خطاب رسول الله ﷺ ته دې او د رؤيت نه رؤيت بصرى هم مراد کېدې شى، ځکه چه اگر که رسول الله ﷺ دا واقعه نه وه ليدلې، خو د هغې آثار او علامات ئې ليدلې وو يا رسول الله ﷺ دا واقعه د متواتر بيانونکو نه په دومره تواتر سره اوريدلې وه چه په منزله د مشاهدې شوه، ځکه چه د تواتر سره اوريدلې شوې خيز په منزله د مشاهدې وى.

قوله: (انْظُرْ مَا تَعْجَبُ) دا د يو سوال مقدر جواب دې

سوال: دا دې چه الله پاک عالم الغيب دې هغه ته خو د (ماکان وما يكون) علم دې، نو بيا الله پاک د (المرق) په ذريعه باندې سوال ولې او کړو؟

جواب: د جواب حاصل دا دې چه دا استفهام د تعجب دپاره دې د سوال کولو دپاره نه دې،

یعنی ای مخاطبہ! تہ د اصحاب الفیل حالت تہ کتلو سرہ تعجب او کرہ۔
فولہ: (هو همدو) د تولو ہاتھیانو سردار یو ہاتھی وو چہ نوم نہی محمود وو، کوم چہ د لونہی جوئی او شان والاوو، او د ہفہ کنیت ابو العباس وو۔

فولہ: (اباہیل) پورہ مرغی چہ د کوتری نہ لہہ شان ورہ وی۔
فولہ: (مہیل) دا د سنگ گل معرب دی، ہفہ کانہی چہ ہفہ کنی د خاوری گدون وی،
 پہ اور کنی پخ شوہی خاوری تہ ہم (مہیل) ونیلی شی۔

[۱۰۶] سورۃ قریش

سورۃ قریش مکیہ او مدنیہ اربع آیات

سورۃ قریش مکی یا مدنی دی، خلور آیتونہ دی۔

[ایاتونہ: ۱-۴]

بسم الله الرحمن الرحيم (لایلاف قریش) (لایلافہم) تاکید وَهُوَ مُصَنَّرٌ آلفٌ بِالْفَتْحِ (وَحَلَّةُ الْقِتَامِ) إِلَى الْبَنِي (وہ) رَحَلَهُ (الصَّيْفِ) إِلَى الشَّامِ فِي كُلِّ عَامٍ يَسْتَعِينُونَ بِالزُّخْلَفِيِّ لِلتَّجَارَةِ عَلَى الْمَقَامِ بِمَكَّةَ لِيَجْنِعَهُ أَتَيْتِ الْيَمَنَ هُوَ فَخَرَهُمْ وَهُمْ وَلَدَ النَّضْرُ بْنُ كِنَانَةَ فَلْيَعْبُدُوا تَقَلُّقٌ بِهِ لِإِبِلَافٍ وَالْفَاءُ زَائِدَةٌ (رَبِّ هَذَا الْبَيْتِ) (الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ) أَيِ مِنْ أَجْلِهِ (وَأَمَّنَّهُمْ مِنْ خَوْفٍ) أَيِ مِنْ أَجْلِهِ وَكَانَ يُعِييُهُمُ الْجُوعُ لِيَنْتَمِ الزُّزْعُ بِمَكَّةَ وَغَالُوا جَيْشَ الْقَبِيلِ

ترجمہ: شروع کوم پہ نوم د اللہ چہ دیر مہریانہ دیر رحم کونکی دی، چونکہ قریش محبت ساتلو (دویم ایلاف د رومی ایلاف) تاکید دی دا د آلف پہ مد سرہ، مصدر دی یعنی پہ یخنی کنبی د یمن سفر کولو سرہ او پہ گرمی کنبی د شام سفر سرہ محبت، ہر کال دوارہ تجارتی سفرونو سرہ دبیت اللہ د خدمت دپارہ پہ مکہ کنبی قیام کولو کنبی مدد اخستلو، چہ دا د هغوی دپارہ د فخر سبب وو، او دوی د نضر بن کنانہ د اولاد خخہ وو، لہذا دوی لہ پکار دی چہ لایلاف د فلیعدوا سرہ متعلق دی او فا زائدہ دہ، ددی کور د رب عبادت او کری، عکہ چہ ہفہ دوی د ولہی نہ پچ کرل خوراک نہی ورکرو او د ویری نہی اوساتل دوی تہی امن ورکرو پہ مکہ کنبی د کروندی نہ کیدو پہ وجہ بہ پہ دوی لوہہ راتلہ او د ہاتھیانو د لہنکر نہ ویریدل۔

د قیوداتو فوائد او تسہیل

ترجمہ: (لایلاف قریش)، (ایلاف) د باب افعال مصدر دی، مانوس ساتل، محبت کول۔
فولہ: (قریش) د قبیلہ عدنان د قبیلہ کنانہ یو شاخ دی، کوم چہ د خاندان قریش پہ نوم سرہ مشہور شو، د قریشو مورث اعلیٰ نضر تہ قریش ونیلی شی، (لایلاف) جار مجرور خہ سرہ متعلق دی؟ پہ دی کنی دیر اختلاف دی، اول راجع قول لیکلی شی، راجع قول دا دی چہ دا د خپل مابعد (فلیعدوا) سرہ متعلق دی، د عبارت تقدیر بہ داسی وی (فان لم

هیدوا الله لسانه انسابه فليصدوا الایلاف ورحلة القعاع و الصیف) یعنی که قریش د الله پاک نورو کاملو انعاماتو شکر نه ادا کوی نو کم از کم ددې نعمت په شکر کښ دې ددې کور مالک بندگان او کړی چا چه هغوی کښ د یخنۍ او گرمۍ د دوه سفرونو سره الفت پیدا کړې دې کوم چه د هغوی د خوشحالی ضامن دې.

عام طور سره د جار مجرور تعلق د مقدم سره وی لهذا د (الایلاف) تقاضه دا ده چه د خپل ماقبل سره متعلق وی، بم په دې وجه په متعلق کښ متعدد اقوال دی، د تیر سورة الفیل سره د معنوی تعلق په وجه باندې بعض حضرات وائی چه د (الایلاف) نه مخکښ یوه جمله محذوف ده او هغه (انا هکذا اصحاب الفیل) دې یعنی مونږ اصحاب الفیل په دې وجه هلاک کړل چه قریش مکه د یخنۍ او گرمۍ د دوو سفرونو عادت وو، چه د هغوی په لاره کښ څه بندیز پاتې نه شی او د ټولو په زړونو کښ د هغوی عظمت پیدا شی، پس د اصحاب فیل د هلاکیدو نه پس نه صرف دا چه د قریشو عظمت باقی پاتې شو، بلکه په هغې کښ نوره هم اضافه اوشوه او د عربو پوره یقین پیدا شو چه بیت الله واقعی د الله پاک کور دې، او که الله مه کړه ابرهه بیت الله وران کړې وې نو د قریش مکه به نه صرف دا چه عظمت کم شوې وې، بلکه ختم شوې به وې او د بیت الله د خادم او منجور کیدو په وجه چه کوم قدر او قیمت هغوی ته حاصل وو هغه ټول به خاورې شوې وې، د شوکو او لوټ مار چه کوم واقعات به د نورو سره کیدل هغه به د قریشو سره هم شروع شوې وې، خو الله پاک د بیت الله حفاظت کولو سره د قریشو عزت او وقار نور هم زیات کړو، او د هغوی دپاره لږې نورې هم په امن او محفوظ شوې.

او بعض حضراتو متعلق محذوف جمله (اتجهوا) منلې دې یعنی د قریشو د معاملې نه تعجب او کړۍ چه هغوی څنگه د یخنۍ او گرمۍ د سفر نه ازاد بې خطرې دی.
 ټوله: (الایلاف) دا د اولنۍ ایلاف تاکید لفظی دې بعض حضراتو ثانی لره د اول نه بدل منلې دې، (رحله) د اولنۍ (ایلاف) مفعول به دې.

ټوله: (فَلْيَصْطَدُوا) په دې کښ فاء جزائیه ده، شرط محذوف دې، د عبارت تقدیر داسې دې چه: (ان لم یصدوا لسانه فليصدوا الایلاف ورحلة القعاع و الصیف فایها اظهر لسانه علیهم) او (فلیصدوا) کښ لام د امر دې.

[۱۰۷] سورۃ الماعون

سورۃ الماعون مکیہ او مدنیہ او نصفہا ست اوسبع آیات

سورۃ ماعون مکی یا مدنی دی، یا نصف نصف دی، شبہ یا اووہ آیتونہ دی.

[ایاتونہ: ۱-۷]

بسم الله الرحمن الرحيم (أُرْشِدْتُ) الَّذِي يُكْذِبُ بِالَّذِينَ) بِالْخِزَاءِ وَالْحِسَابِ أَيْ هَلْ غَرَضُهُ وَإِنْ لَمْ تَغْرِضْ (فَذَلِكِ) بِتَلْهِيزٍ هُوَ بَعْدَ الْفَاءِ (الَّذِي يَدْعُرُ السَّيِّئِينَ) أَيْ يَدْعُهُمْ يَخْنُبُ عَنْ خَفِهِ (وَلَا يَخْشَى) نَفْسَهُ وَلَا غَيْرَهُ (عَلَى طَعَامِ الْهَيْكَلِينَ) أَيْ إِطْعَامِهِ نَزَلَتْ فِي الْأَعْيَانِ بَنِ وَائِلٍ أَوِ الْوَلِيدِ بْنِ الْمَعْبُورِ (فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ) (الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ) غَافِلُونَ يُؤَخِّرُونَ عَنْهَا (الَّذِينَ هُمْ يَدْعُونَ) فِي الْعَلَاءِ وَغَيْرِهَا (فَتَنْفَعُونَ الْمَأْمُونُونَ) كَالْإِنْرَةِ وَالْقَاسِ وَالْقَدَرِ وَالْقَصَّةِ

ترجمہ: یہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دی شروع کوم، آیا تا ہفہ سہی لیدلہ دی چہ د جزاد ورخی یعنی د حساب او د جزا د ورخی تکذیب کوی ؟ یعنی تا ہفہ پیژندلہ دی یا نہ ؟ دا ہم ہفہ سہی دی د فائہ روستو (ہو) مقدر دی کوم چہ یتیم تہ دیکہ ورکوی یعنی ہفہ لہہ سختی سرہ د ہفہ د حق نہ محروم کوی او مسکینانو تہ د خوراک ورکولونہ خان تہ ترغیب ورکوی او نہ بل تہ (دا آیت کریمہ) د عاص بن وائل یا ولید بن مغیرہ پہ بارہ کنب نازل شوہی وو، پس د داسہی مونخ کونکو دپارہ لویہ خرابی دہ کوم چہ غفلت کوی داسہی چہ مونخ د وخت نہ روستو کوی کوم چہ داسہی دی چہ پہ مونخ وغیرہ کنب ریا کاری کوی او د ضرورت ہیژونہ منع کوی مثلاً، ستن، تبر، کتوی او پیالہ وغیرہ.

د قیوداتو فوائد او تسہیل

فونہ: (هَلْ غَرَضُهُ وَإِنْ لَمْ تَغْرِضْ) ددی عبارت د اضافہ کولو مقصد دی خبری تہ اشارہ کول دی چہ د (ارابت) نہ مراد (رویت) علمیہ دی کوم چہ یو مفعول تہ متعدی دی.

فونہ: (بِتَلْهِيزٍ هُوَ بَعْدَ الْفَاءِ) دا تقدیر لازم نہ دی، بلکہ د اسم اشارہ مبتداء واقع کیدل او د موصوف خبر واقع کیدل صحیح دی، بہر حال (فَذَلِكِ) جملہ اسمیہ دہ کوم چہ جواب شرط واقع دی، ہم پہ دی وجہ پہ دی باندی فاء داخلہ دہ او شرط مقدر دی.

[۱۰۸] سورۃ الکوتر

سورۃ الکوتر مکیہ او مدنیہ ثلاث آیات

سورۃ کوتر مکی یا مدنی دی، درہی آیتونہ دی.

[ایاتونہ: ۱-۳]

بسم الله الرحمن الرحيم (إِلَّا أَعْطَيْنَاكَ) يَا مُعْتَدٍ (الْكُوتَرُ) هُوَ نَفَرٌ فِي الْخَيْلَةِ هُوَ خَوْضُهُ تَرَدَّ عَلَيْهِ أَثَرُهُ وَالْكُوتَرُ الْغَيْرُ الْكَبِيرُ مِنَ التَّوْبَةِ وَالْفِرَانِ وَالشَّافَاةِ وَنَحْوِهَا (فَصَلِّ لِرَبِّكَ) صَلَاةَ جِدِّ الشَّخْرِ (وَالْفَرْقَ) لَشُكِّكَ

(إِنْ شَاءَ إِلَهُكَ) أَيُّ مُبْدِعِكَ هُوَ الْأَلَهُكَ الْمُنْقَطِعُ عَنْ كُلِّ خَيْرٍ أَوْ الْمُنْقَطِعُ الْغَيْبُ نَزَلَتْ فِي الْغَاصِي بْنِ وَايِلَ سَنَى الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَرُ عِنْدَ قَوْتِ إِيَّاهُ الْقَاسِمِ

ترجمه: په نوم د الله پاک چه ډیر مهربانه او همیشه مهربانه دې شروع کوم ای محمد ﷺ مونږ تاته د کوثر نهر درکړې دې (کوثر) په جنت کښ یو نهر یا حوض دې، چه په هغې باندې به د رسول الله ﷺ امت ورتیرېږي، یا کوثر خبر کثیر ته ونیلې شی، کوم چه د نبوت، قرآن کریم او شفاعت په شان څیزونه دی. پس ته د خپل رب دپاره دغټ اختر مونږ کوه او خپله قربانی کوه یقینا ستا دشمن بهي اولاده لاوارثه دې (یعنی د هر یو خیر نه پرې کړې شوې دې یا منقطع النسل دې، دا آیت کریمه، د عاص بن وائل په باره کښ نازل شو، چا چه رسول الله ﷺ ته د هغه د خوښی سیدنا قاسم رضی الله عنه د وفات په وخت (لهي) یعنی منقطع النسل، ونیلې وو.

فوله: (الْكُوْثَرُ) د جنت د یو نهر یا حوض نوم دې، سعید بن جبیر رضی الله عنه د ابن عباس رضی الله عنه نه نقل کړې دی چه کوثر هر هغه څیز ته وائی چه په هغې کښ خیر زیات وی، (کوثر) د (کوه) نه ماخوږ دې لکه نوفل چه د (لعل) نه جوړ شوې دې، کوم څیز چه په تعداد کښ کثیر او عظمت والاوی، هغې ته عرب کوثر وائی.

فوله: (فَأَيْتُكَ) ستا دشمن، دا د (هساو) نه ماخوږ دې، چه د هغې معنی دشمنی ده
فوله: (الْأَلَهُكَ) بهي اولاده، لنډې بوچې، دا د (هتر) نه د صفت مشبه صیغه ده، (ن، س) بترا، پرې کول، پرې کیدل، (بانی) تیره توره.

[۱-۹] سورة الكافرون

سورة الكافرون مكية او مدنية ست آیات

سورة کافرون مکی یا مدنی دې، شپږ آیتونه دی.

[آیاتونه: ۱-۶]

بسم الله الرحمن الرحيم قل يا أيها الكافرون (۱) أَلَا أُعْهِدُ فِي الْخَالِ (مَا تَعْبُدُونَ) مِنَ الْأَسْمَاءِ وَلَا أَتَعْبُدُونَ فِي الْخَالِ (مَا أُنَاجِدُ) وَلَا أُنَاجِدُ وَخَدَّهِ وَلَا أُنَاجِدُ فِي الْإِسْفَالِ (مَا عِبَادُ) وَلَا عِبَادُ فِي الْإِسْفَالِ (مَا يُنْفَخُ) عَلَيْهِمُ اللَّهُ مِنْهُمْ أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَإِطْلَاقَ مَا عَلَى اللَّهِ عَلَى وَجْهِ الْإِسْفَالِ (لَكُمْ دِينُكُمْ) الشُّرْكَ (وَلِيَ دِينِ) الْإِسْلَامَ وَعَلَا لَيْلُ أَنْ يُؤْمَرَ بِالْخَرْبِ وَعَذْفُ بَاءِ الْإِسْفَالِ الْقُرْءِ الشُّعْةُ وَقَلْبًا وَوَسْلًا وَالتَّهْجَةُ بِغُفُوبِ فِي الْحَالِ

ترجمه: په نوم د الله پاک چه ډیر مهربانه او همیشه مهربانه دې شروع کوم ته اوایه! ای کافرو! نه زه فی الحال دهغه بتانو بندگی کوم د کومو چه تاسو بندگی کوئ او نه فی الحال تاسو بندگی کوئ د هغه ذات د کوم چه زه بندگی کوم او هغه الله وحده لا شریک دې. او نه زه روستو زمانه کښ بندگی کونکې یم د هغه چا د چا چه تاسو بندگی کوئ او نه تاسو په روستو زمانه کښ بندگی

کونکی یمن د هغه ذات د چا چه زه بندگی کوم الله پاک ته د هغوی په باره کښ علم وو چه هغوی ایمان راوړونکی نه دی، او د «ما» اطلاق په الله پاک باندې د مقابلې په طور دې ستاسو دپاره ستاسو دین شرک او زما دپاره زما دین اسلام دې او دا حکم د جهاد د حکم ورکولو نه مخکښ وو، او قراء سبعة بیا اضافت ولفا او وصلا حذف کړې ده، او یعقوب په دواړو حالتونو کښ باقی ساتلې ده.

د فیوداتو فوائد او تسهیل

په: «ایها الکافرون» ددې مخاطب مخصوص کفار دی د چا متعلق چه الله پاک ته علم وو چه هغوی ایمان راوړونکی نه دی.

په: «فی الحال» لفظ فی الحال په حقیقی صورت حال باندې د دلالت کولو دپاره دې، یعنی حقیقت هم دا دې چه نه زه ستاسو د معبودانو بندگی کوم او نه تاسو زما د معبود بندگی کوئ.

په: «فی الاستقبال» دا اضافه د یو سوال مقدر جواب دې.

سوال: په آیت کریمه کښ د «اعبد» تکرار دې کوم چه غوره نه دې؟

جواب: تکرار نه دې، ځکه چه په اول کښ حال او په دویم کښ استقبال مراد دې.

په: «عَلِمَ اللَّهُ مِنْهُمْ لَهْمُ يُؤْمِنُونَ» ددې عبارت د اضافي مقصد هم د یو سوال جواب ورکول دی.

سوال: رسول الله ﷺ د مشرکین مکه د ایمان نه ولې ناامیده شو، حال دا چه د رسول الله ﷺ بعثت خو د هغوی د هدایت دپاره کړې شوې وو! بله دا چه رسول الله ﷺ خو د هغوی په ایمان باندې حریص وو؟

جواب: د ایمان نه راوړلو خبر د یوڅو مخصوص کفارو په باره کښ دې چه د هغوی په باره کښ الله پاک د وحی په ذریعه بیان کړې وو چه فلانې فلانې ایمان راوړونکی نه دی.

په: «وَإِذَا قُلُوا قَوْلَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ» دا هم د یو سوال مقدر جواب دې.

سوال: سوال دا دې چه د «ما» اطلاق په غیر ذوی العقول باندې کیږي نه په ذوی العقول باندې حال دا چه دلته د «ما» اطلاق د الله پاک دپاره شوې دې کوم چه د قاعدې خلاف دې؟

جواب: دا قاعده کلیه نه ده، بلکه د بعض نوریانو په نزد د «ما» اطلاق په ذوی العقول باندې هم صحیح دې، لهذا په دې صورت کښ د جواب څه ضرورت نشته او د چا په نزد

چه د «ما» اطلاق په ذوی العقول باندې صحیح نه دې نو د هغوی د طرف نه به دا جواب وی چه دا د مشاکلت په طور استعمال شوې دې، چونکه مخکښ د بتانو دپاره د «ما»

استعمال کړې شوې دې، لهذا د الله پاک دپاره هم د «ما» استعمال اوکړې شو، او د مشاکلت رعایت کول د فصاحت د مقتضی عین مطابق دی.

[۱۱۰] سورة النصر

سورة النصر مدنیة ثلاث آیات

سورة نصر مدنی دی، دري آیتونه دی.

[آیاتونه: ۱-۲]

بسم الله الرحمن الرحيم (إذا جاء نصر الله) نبه صلى الله عليه وسلم على أغفائه (والفتح) فتح مكة ودأبت الناس يَدْخُلُونَ في دين الله أي الإسلام (أفواجا) جماعات بعد ما كان يَدْخُل فيه واحد واحد وذلك بعد فتح مكة وجاءه الفزب من أقطار الأرض طامعين (فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ) أي فَتَلَبَّطْ بِحَمْدِهِ (وَأَسْتَغْفِرْ لَهُ كَإِنْ كَانَ تَوَاتًا) وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد نزول هذه السورة يُكثِر من قول سبحان الله ويغفبه استغفر الله وأتوب إليه وَعَلِمَ بها أَنَّهُ لَمْ يَفْقَرِ أَجَلُهُ وَكَانَ فَتَحَ مَكَّةَ في رَمَضَانَ سنة ثمان وتوفي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في ربيع الأول سنة عشر

توجه: په نوم د الله پاک چه ډیر مهربانه او هميشه مهربانه دي شروع کوم چه کله د خپل نبي ﷺ دپاره د هغه په دشمنانو باندې د الله پاک مدد راشي او فتح مکه نصیب شي او ته خلق ويني چه د الله پاک په دين اسلام کښ ډلي ډلي داخلېږي پس ددې نه چه يو يو به دين کښ داخلېدو، او دا صورت حال د فتح مکه نه پس شوې وو چه عرب په خوشحالي سره د مختلف اطرافو او اړخونو نه په دين اسلام کښ د داخلېدو دپاره داغلل، نو ته د خپل رب تسبیح او تحمید کړه او د هغه نه بخښنه غواړه بيشکه هغه ډیر توبه قبلونکي دي چنانچه ددې سورت د نزول نه پس به رسول الله ﷺ (سبحان الله وحمده استغفر الله واتوب اليه) په کثرت سره لوستلو او په دې سره پوهه شوې وو چه د هغوی ﷺ د وفات وخت رانزدې شوې دي، او فتح مکه په رمضان ۸ هجري کښ شوې وه او د رسول الله ﷺ وفات په ربيع الاول ۱۰ هجري کښ شوې وو.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

فوله: (إِذَا جَاءَ) (الجمع) په اصل کښ د موجود غائب حاضریدلو ته وئیلې شي، دلته داسې نه ده، ځکه چه فتح د مخکښ نه موجود نه وه، چه هغه راغلې وی، په دې وجه دلته (جاء) په معنی د (حصل) او (خلق) دي، یا به دا وئیلې شي چه د کوم څیز موجود کیدل په تقدیر الهی کښ مقدر شوی وی گویا هغه موجود دې او چه کله د هغه موجود کیدو وخت راغلو نو گویا اول هغه غائب وو اوس حاضر شو، په دې صورت کښ به (جاء) په خپله حقیقی معنی وی، (إذا) شرطیه دي او (فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ) ددې جزاء ده، دا په هغه صورت کښ ده چه کله سورة د فتح مکه نه مخکښ نازل شوې وی، او که سورت د فتح مکه نه وروستو نازل شوې وی نو (إذا) به په معنی د (اذ) وی او د محذوف سره به متعلق وی، تقدیر د عبارت به داسې وی: (أَكْمَلِ اللهُ الْأُمُورَ الْمُنْتَظَرَةَ عَلَى الصَّادِقِ إِذَا جَاءَهُ مِنَ اللهِ)

ہوئے: ﴿لَعْنُ اللّٰهِ﴾ دا مصدر مضاف الی الفاعل دی او ددی مفعول ﴿نہب﴾ محذوف دی، کوم
 چہ مفسر علامہ ^{رحمہ اللہ} ظاہر کری دی۔
 ہوئے: ﴿الْقَتْمُ﴾ د کو فیانو پہ نزد پہ ﴿العصم﴾ کبش الف لام د مضاف الیہ پہ عوض کبش دی۔
 ای قصہ۔
 ہوئے: ﴿الواجب﴾ دا د ﴿یدعلون﴾ د فاعل نہ حال دی، کہ رویت بصریہ مراد وی، او کہ رویت
 علمیہ مراد وی نو مفعول ثانی دی۔

[۱۱۱] سورۃ ابی لہب

سورۃ ابی لہب مکہ کی خمس آیات

سورۃ ابی لہب مکی دی، پنخہ آیتونہ دی۔

[ایاتونہ: ۱-۵]

بسم اللہ الرحمن الرحیم لَمَّا دَعَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْمَہٗ وَقَالَ اِنِّیْ نَذِیْرٌ لَّکُمْ مِّنْ یَّذِیْ عَذَابٍ
 شَدِیْدٍ فَقَالَ غَیْثُہٗ اَبُو لَہْبٌ تَبَا لَکَ اِلٰہِدَا دَعَوٰتَا نَزَلَ (تَبَّتْ) خَبِرَتْ (یَذَا اَبُو لَہْب) اِنِّیْ جَحَنَہٗ وَعَثَرَ عَنْہَا
 بِاَنِّیْذِیْ مَجَازًا لِأَنَّ أَكْثَرَ الْأَفْعَالِ تَرَآوُلٌ بِہِمَا وَہٰذِیْہِ الْجُحْنَلَةُ دُعَاہٗ (وَقَبَّتْ) خَبِرَتْ هُوَ وَہٰذِیْہِ خَبَرٌ تَخَوَّلَہِمُ
 اَہْلَکُہُ اللّٰہُ وَقَدْ هَلَکَ وَلَمَّا خَوَّفَ النَّبِیُّ بِالْعَذَابِ فَقَالَ اِنْ کَانَ مَا یَقُولُ بِنِ اِیْحٰی خَقًا فَاِنِّیْ اَفْتَدِیْ مِنْہٗ بِغَالِیِ
 وَوَلَدِیْ نَزَلَ (مَا اَلْغٰی عَنْہٗ مَالَہٗ وَمَا کَسَبَ) اِنِّیْ وَکَسَبَہٗ اِنِّیْ وَلَدَہٗ مَا اَلْغٰی بِغَفْطِیْ یَغْفِیْ (سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَہْبٍ)
 اِنِّیْ لَلْہَبِ وَتَوَقَّذْ لَہِیْ عَالَ تَکْنِیْہَ لِقَلْہَبٍ وَجَہِہٖ اِشْرَاقًا وَخُمْزَةً (وَاَمْرَآتُہٗ) عَطَفَ عَلٰی ضَمِیْرِ یَصْلٰی سَوَّغَہُ
 الْفَضْلُ الْمَفْعُولُ وَصِفَتُہٗ وَہِیْ اُمُّ جَبِیلَ (حَمَّالَہٗ) بِالزَّیْفِ وَالتَّضْبِ (الْحَطْبِ) الشُّوْکُ وَالتَّشْدِیْدَانِ ثَلَاثَہٗ فِی
 طَرِیْقِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (فِی جِدْہَا) غَنَّقَهَا (حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ) اِنِّیْ لَیْفٌ وَہٰذِیْہِ الْجُحْنَلَةُ خَالٌ مِّنْ
 خَمَّالَةِ الْخَطْبِ الَّذِیْ هُوَ تَفْتُ لَا فَرْزَیْہِ اَوْ غَیْرِ مُتَبَدِّلًا مَّقْدَر

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہریتانہ او ہمیشہ مہریتانہ دی شروع کوم چہ کلہ رسول اللہ ﷺ
 خپل قوم راوبلو او وی وئیل چہ زہ تاسو د سخت عذاب د راتلو نہ مخکبش ویروم، نود
 رسول اللہ ﷺ ترہ ابو لہب اوئیل چہ ہلاک شی، آیا تا مونہ ہم ددی دپارہ راجع کری وو؟
 نو ﴿تبت یذا﴾ نازل شو د ابو لہب دوارہ لاسونہ مات شو یعنی ہفہ پخپلہ ہلاک شو، او د ذات
 نہ ئی پہ دوارو لاسونو سرہ تعبیر مجازا کری دی، خکہ چہ اکثر افعال د لاسونو پہ شرکت
 سرہ گیر، دا جملہ بد دعاء دہ او ہلاک شو او دا (جملہ) د بد دعا د قبولیت خبر دی، لکہ
 چہ عرب وائی ﴿اھلکھ اللہ وادھلک﴾ او چہ کلہ ہفہ لہ نبی ﷺ د عذاب نہ اویرولو نو ہفہ
 اوئیل چہ خہ زما وراہ وائی کہ ہفہ حق وی نوزہ بہ د ہفی د خپل مال او اولاد نہ فدیہ
 ورکرم نو ﴿ما اَلْغٰی عَنْہٗ مَالَہٗ وَمَا کَسَبَ﴾ نازل شو، نہ د ہفہ مال د ہفہ پہ کار راغلو او نہ اولاد او
 (افق) پہ معنی د ﴿یغفی﴾ دی او ہفہ بہ عنقریب لمبی وھونکی اور تہ د اخل شی یعنی شعلی
 وھونکی تیز اور تہ، دا انجام دی د ہفہ د کنیت، د ہفہ د مخ د پرقیدو د وجہ نہ، د چمک

او سرخی پہ اعتبار سرہ او د ہفہ بنمہ ہم می ددی عطف د (بصل) پہ ضمیر باندی دی
مفعول او د ہفہ د صفت فصل دا عطف جائز کری دی او د ہفہ بنمہ ام جمیل دہ گومہ چہ
لرگو لڑہ پہ شا راوونکي دہ (حمالہ) پہ رفع او نصب سرہ دی یعنی ازغنو لڑہ او سعدان
ازغنہ گیہ، لڑہ راوونکي دہ، کوم چہ بہ ہفہ د رسول اللہ ﷺ پہ لڑہ کنن اچول، د ہفہ
پہ ست کنن بہ د کھجورو د پوستکی (پت) رسعی وی یعنی د پوستکی او دا جملہ د (حمالہ
الطلب) نہ حال ڈی کوم چہ د (امراۃ) صفت دی یا د مبتداء محذوف خبر دی۔

د قیوداتو فوائد او تسہیل

قوله: (تَکْتُمْنَ اَیُّیْ هٰکُنَّ) دی سورۃ تہ سورۃ مسد او سورۃ ابی لہب ہم وئیلہ شی، د ابو
لہب اصل نوم عبد العزی دی، د خپل حسن او جمال او د مخ د سور والی د وجہ نہ بہ ہفہ
تہ ابو لہب (شعلو والا) وئیلہ شو، (تَکْتُمْنَ اَیُّیْ هٰکُنَّ) دا بددعا دہ او (وَتَّکُنَّ) د قبولیت دعا
اطلاع دہ او بعض مفسرین وائی چہ دواړہ خبری دی، یو د لاسونو دپارہ او دویم د تول بدن
دپارہ، د لاسونو نہ مراد ہم کل دی، لہذا (وَتَّکُنَّ) بہ د (تَکْتُمْنَ) تاکید وی۔

قوله: (مَّا لَکُمْنِیْ) یعنی د جہنم اور تہ داخلیدل د ہفہ د کنیت تاثیر او نتیجه وه۔
قوله: (یٰ اَبُو لَہْبٍ وَجْہُہ) دا د ہفہ د کنیت علت دی، مطلب دا چہ د ہفہ کنیت ابو لہب پہ دی
وجہ وو چہ ہفہ پہ بنکلا او سرخی کنن د شعلو پہ شان وو، خو ہم دا کنیت د تلازم النار
طرف تہ واوختلو۔

قوله: (وَاَمْرَآئِہ) ددی عطف د (بصل) پہ ضمیر مرفوع مستتر باندی دی، یعنی د دوزخ
اور تہ بہ ابو لہب داخلیری او د ہفہ بنمہ ام جمیل د چا نوم چہ (لوی) دی ہفہ بہ ہم اور
تہ داخلیری۔

قوله: (سُوْرَةُ الْفَصْلِ) دا د یو سوال مقدر جواب دی۔

سوال: قاعدہ دہ چہ پہ ضمیر مرفوع متصل باندی د عطف کولو دپارہ د ضمیر مرفوع
منفصل پہ ذریعہ تاکید راوړل ضروری دی، او حال دا چہ دلته داسی نہ دہ؟

جواب: پہ ضمیر مرفوع متصل مستتر باندی د عطف کولو دپارہ پہ دوه شرطونو کنن د یو
موجودیدل ضروری دی یو دا چہ د ضمیر منفصل پہ ذریعہ تاکید راوړل شی او دویم دا
چہ د معطوف او معطوف علیہ تر مینخہ فصل واقع وی، او دلته دویم شرط موجود دی،
خکہ چہ د معطوف علیہ او معطوف تر مینخہ د مفعول یعنی (نارا) او د ہفہ صفت یعنی
د (ذات لہب) فصل موجود دی، لہذا اوس ہیڅ اعتراض نشته۔

قوله: (اُمْرِہ) دا د ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ خور وه او (هوام) یعنی کانری وه۔ (جمل)

قوله: (يٰ اَبُو لَہْبٍ وَالتَّصْب) پہ (حمالہ) کنن رفع او نصب دواړہ جائز دی، رفع یا خود (امراۃ)

د صفت کیدو د وجہی نہ، او دا جائز ده ځکه چه په حمالة الحطب کښ اضافت حقیقه دې یا د (امراه) نه د عطف بیان کیدو د وجہی نه او دا هم کیدې شی چه د مبتداء محذوف د خبر کیدو د وجہی نه مرفوع وی، (ای هی حمالة الحطب) یو قرأت د نصب هم دې او د هغې ناصب فعل محذوف دې، ای اهل حمالة الحطب (یا) اهل حمالة الحطب (حطب) یو ازغو والا گیا ده چه هغې ته په پښتو کښ ازغی د اړه زلی و نیلې شی، دا گیا د اوبښ نه علاوه بل یو خاړوې هم نه خوری او د اوچیدو نه پس نې هغه هم نه خوری.

نوله: (لیف) د (لیف) جمع (المایف) ده، د کهجورې د اوبښ پوستکی (پت) ته و نیلې شی، مطلقا پوستکی ته هم و نیلې شی، د کوم چه عام طور رسن جوړولې شی هغه هم یو قسم پوستکی وی.

نوله: (حَلِّی وَالتَّكَلُّف) یعنی د مبتدا او خبر نه مرکب جمله او هغه (فی جهدها حمل من مد) ده، (حمل) موصوفه (من مد) د کائن متعلق کیدو سره صفت، موصوف د صفت سره مبتداء موخر، (فی جهدها) خبر مقدم، مبتداء د خبر سره جمله د (حمالة الحطب) نه حال دې. [سورۃ الاخلاص ۱۱۲]

سورة الاخلاص مکيه او مدنيه اربع او خمس آیات

سورة اخلاص مکي يا مدني دي، خلور يا پنځه آيتونه دي.

[آيتونه: ۱-۴]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَبِّهِ نَزَّلَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) فَكُلُّهُ خَيْرٌ مِمَّا يُعْبَدُ وَأَعَدَ تَذَلُّ مِنْهُ أَوْ خَيْرٌ لِّإِنِّ اللَّهَ الْعَزِيزُ مُبْتَدَأٌ وَخَيْرٌ أَيْ الْمَفْصُودُ فِي الْخَوَالِجِ عَلَى الْقَوَامِ (لَمْ يُولَدْ) لِإِنْفَاءِ مُجَانَسَتِهِ (وَلَمْ يُولَدْ) لِإِنْفَاءِ الْحَدُوثِ عَنْهُ (وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ) أَيْ تَكَافُؤًا وَمُعَادِلًا وَلَهُ مُتَعَلِّقٌ بِكُلِّهَا وَلَقَدْ عَلِمَ عَلَيْهِ لِقَاءُ مَخْطُ الْقَصْدِ بِالنَّبِيِّ وَأَخَّرَ أَحَدَ وَهُوَ اسْمُ يَكُنْ عَنْ خَيْرِهَا رِعَايَةً لِلْفَاصِلَةِ

ترجمه: په نوم د الله پاک چه دیر مهربانه او همیشه مهربانه دې شروع کوم د رسول الله ﷺ نه د هغه د رب په باره کښ سوال او کړې شونو (قل هو الله احد) نازل شو، او ایه چه هغه الله یو دې (الله) د (هو) خبر دې او (احد) ترې نه بدل دې یا د (معبود) خبر ثانی دې. الله پاک بې حاجته دې دا د مبتداء خبر دې یعنی هغه په حاجتونو کښ همیشه مقصود دې نه د هغه څوک اولاد شته د مجانست د منفی کیدو د وجہی نه او نه هغه د چا اولاد دې د هغه نه د حدوث د منفی کیدو د وجہی نه، او نه څوک د هغه پراشته یعنی همسر او مماثل نې نشته، (له کوا) سره متعلق دې، (له) په (کوا) باندې مقدم کړې شوې دې، ځکه چه هم هغه د (مماثل نه)، مقصود بالنفی دې، او (احد) لره کوم چه د (یکن) اسم دې د هغه د خبر نه موخر کړې شوې دې د فواصل د رعایت د وجہی نه.

د قیوداتو فوائد او تسہیل

سورۃ اخلاص، ددې سورۃ ډیر نومونه دي، و د اسماء کثرت د مسمی په شرف باندې دلالت کوي، صاوی رحمۃ اللہ علیہ ددې شل نومونه ذکر کړي دي، د هغې نه یوڅو دا دي: سورۃ الطهره سورۃ التهمیده سورۃ التوحید سورۃ الاخلاص، سورۃ النجات، سورۃ الولاية سورۃ النسخه سورۃ المعرفه سورۃ الجمال، سورۃ البقیعة. (تلك عشرة كاملة)

فوله: (**قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ**) ددې په ترکیب کښې، څو صورتونه دي. ۱: (**هو**) ضمیر شان مفسر مبتداء او (**الله**) مفسر جمله کیدو سره خبر. ۲: (**هو**) مبتداء اول، (**الله**) مبتداء ثانی او (**احد**) د مبتداء ثانی خبر، مبتداء ثانی د خپل خبر سره جمله د مبتداء اول خبر، په دې صورت کښې د (**هو**) مرجع هغه ده کوم چه مخکښ ذکر شو، ځکه چه (**قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ**) د مشرکانو د سوال (**السم لئلا نیک**) اې محمد ﷺ مونږ ته د خپل رب نسب بیان کړه په جواب کښې دي، او دا هم صحیح ده چه (**الله**) د (**هو**) نه بدل وی.

فوله: (**الله**) مبتداء، (**الله**) مفسر، (**احد**) خبر دي، (**الاحد**) ما بعد الله فی الحاجات ته ونیلې شی، یعنی په حاجتونو کښې چه د چا طرف ته قصد کولې شی، فعل نې (**بمحد**) راځي، مصدر په معنی د مفعول (مصمود) دي.

سورة الطق

(**نزلت هذه الآية على محمد بن عبد الله**) ددې سورۃ نازل شو چه کله لبيد يهودی په رسول الله ﷺ وعمله فاحضرين يدعه ﷺ و امر بالنعوذ بالسورتين فكان كلما قرأ آية منهما اعلنت عذرا ووجد عذرا حتى اعلنت العذر كلها وقام كما نطق من عقال

دا سورۃ او د دې نه روستو سورت هغه وخت نازل شو چه کله لبيد يهودی په رسول الله ﷺ باندې د تار په يولسو غوټو کښې جادو کړې وو، الله پاک رسول الله ﷺ ته ددې جادو او د هغه ځانې خبر نې ورکړو، د رسول الله ﷺ مخې ته هغه راوړلې شو او د دواړو سورتونو په ذريعه د تعوذ (پناه) حکم ورکړې شو، چه کله به رسول الله ﷺ په دواړو سورتونو کښې يو آيت لوستلو، نو يوه غوټه به پرانستلې شوه او رسول الله ﷺ به خپل وجود سپک محسوس کولو، تردې چه ټولې غوټې پرانستلې شوې او رسول الله ﷺ پاسيدو لکه چه رسول الله ﷺ د قيد نه ازاد کړې شوې وی.

فوله: (**فاحضر بين يديه**) یعنی لبيد بن الاعصم د رسول الله ﷺ مخې ته حاضر کړې شو، (**سيدنا على**) هغه راوستلې وو،

فوله: (**في وقت**) ... (**وقت**) تار (نيله) کوم چه د څاروی د کولمې نه جوړولې شی، دا يو قسم رگ دې کوم چه د مضبوط تار په شان وی

[۱۱۲] سورۃ الفلق

سورۃ الفلق مکیہ او مدنیہ خمس آیات

سورۃ فلق مکی یا مدنی دی، پنخہ آیتونہ دی.

[ایاتونہ: ۱-۵]

بسم الله الرحمن الرحيم (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) الصُّبْحِ (مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ) مِنْ خَيْرَانِ مُكَلَّفٍ وَغَيْرِ مُكَلَّفٍ وَجَمَادِ كَالسُّمِّ وَغَيْرِ ذَلِكَ (وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ) أَيْ اللَّيْلِ إِذَا أَظْلَمَ وَالْفَقْرِ إِذَا غَابَ (وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ) السَّوَاجِرِ ثَلَاثُ (فِي الْعُقَدِ) أَيْ تَفْقِيدِهَا فِي الْخَطِّ تَنْفِيعَ فِيهَا بِشَيْءٍ تَقُولُهُ مِنْ غَيْرِ رَيْيٍ وَقَالَ الزَّمَخْشَرِيُّ مَعَهُ كِتَابَاتُ لَبِيدِ الْمَذْكُورِ (وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ) أَظْهَرَ حَسَدَهُ وَغَمِلَ بِمُقْتَضَاةِ كَلْبِدِ الْمَذْكُورِ مِنَ الْيَهُودِ الْخَاسِدِينَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الثَّالِثَةُ الشَّامِلُ لَهَا مَا خَلَقَ بَعْدَهُ لِإِسْنِدِ حَرْفِهَا

ترجمہ: یہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم، او ایہ! چہ زہ د صبا (سحر) د رب پہ پناہ کیں راحم، د ہر ہفہ شیز د شر نہ کوم چہ ہفہ پیدا کرے دی (یعنی) د حیوان مکلف او غیر مکلف د شر نہ او د جماد د شر نہ مثلاً زہرہ وغیرہ، او د شپہ د تیارے د شر نہ چہ کله ہفہ خورہ شی یعنی د شپہ د شر نہ چہ کله ہفہ تیارہ شی، یا د سپورمی د شر نہ چہ کله ہفہ غروب شی، او د پوکی وھونکو جادوگرو زنانو د شر نہ کوم چہ پہ غوتو کیں د لڑو نہ بغیر پوکی ہفہ غوتے دی کومی چہ ہغوی پہ تار کیں لگوی او زمحشری و نیلے دی، چہ د لڑو سرہ، لکہ د لبید مذکور لونرہ او د حاسد د شر نہ چہ کله ہفہ حسد او کری یعنی خپل حسد لرہ ظاہر کرے او د ہغی پہ مقتضی باندے عمل او کرے لکہ د نبی ﷺ سرہ حسد کونکی یہودو کیں لبید مذکور دی او درے وارو لرہ کومو تہ (ماخلق) تہ شامل دی، د (ماخلق) نہ پس ذکر کول د ہغوی د شر د شدید کیدو د وجہ نہ.

د قیوداتو فوائد او تسہیل

قوله: (الفلق) اسم فعل، د سحر اولہ برخہ، (فلق) پہ معنی د (مفلوق)

قوله: (وقب) ماضی، واحد مذکر غائب (ض)، (ولبا)، (وقوبا) خوریدل.

قوله: (غاسق) اسم فاعل، د شپہ تیارہ (غسق) (ن)، (غسقا) د شپہ تیارہ کیدل.

قوله: (والعقود) دا د غاسق دویم تفسیر دی.

قوله: (السواحر) دا ددی خبری تہ اشارہ دہ چہ د (لفعات) موصوف محذوف دی، مفسر

علامہ رحمۃ اللہ علیہ موصوف، (السواحر) محذوف راویستلے دی یعنی جادو کونکے زنانہ، مراد د

لبید بن اعصم یہودی لونرہ دی، ددی موصوف نفوس ہم کیدی شی، (لفعات) د (لفات) جمع او د مبالغہ صیغہ دہ (لفت) (ض)، (ن لفتا: دی، تھوکل، پہ (لفت) او (لفل) کیں

فرق دا دی چہ (لفت) کیں لڑے کمے وی، او پہ (لفل) کیں لڑے زیاتے وی.

[۱۱۴] سورۃ الناس

سورۃ الناس مکیہ او مدنیہ ست آیات

سورۃ الناس مکی یا مدنی دی، شہر آیتونہ دی.

[ایاتونہ: ۱-۶]

بسم الله الرحمن الرحيم (قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) خالقهم وخالکهم خصوا بالکر تشریفاً لهم ومناسبه للاستعاذه من شر الموسوس في صدورهم (ملك الناس) (إله الناس) بذلان أو حِفْظاً أو غُفْظاً بَيَانٌ وَأَظْهَرَ النِّصَافِ إِلَيْهِ فِيهِمَا زَيَادَةُ لِبَيَانِ (مَنْ شَرَّ الْوَسْوَاسِ) الشَّيْطَانِ سُحْنٌ بِالْحَدِيثِ لِكُنْفَرَةِ مُلَاحِظَتِهِ لَهُ (الْحَقَّاسِ) لِأَنَّهُ يَخْتِصُّ وَيَتَأَخَّرُ عَنْ الْقَلْبِ كُلَّمَا ذَكَرَ اللَّهُ الَّذِي يُوسُّوسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ) فَلَوْ بِهِمْ إِذَا غَفَلُوا عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ (مِنْ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ) بَيَانٌ لِلشَّيْطَانِ الْيُوسُّوسِ أَنَّهُ جَنِّيٌّ وَانْسِيٌّ كَقَوْلِهِ تَعَالَى شَیَاطِينِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ أَوْ مِنْ الْجَنَّةِ بَيَانٌ لَهُ وَالنَّاسِ غُفْظٌ عَلَى الْوَسْوَاسِ وَعَلَى كُلِّ مُتَشَبِّهِ شَرِّ لِبِدِّ وَتَنَاتِهِ الْمَلَكُوتِيِّينَ وَاعْتِزَّضَ الْأَوَّلُ بِأَنَّ النَّاسَ لَا يُوسُّوسُ فِي صُدُورِهِمُ النَّاسُ إِنَّمَا يُوسُّوسُ فِي صُدُورِهِمُ الْجِنُّ وَأَجِيبْ بِأَنَّ النَّاسَ يُوسُّوسُونَ أَنِضًا بِمَعْنَى يَلِيقُ بِهِمْ فِي الظَّاهِرِ ثُمَّ تَبِعِلْ وَسُوسَتَهُمْ إِلَى الْقَلْبِ وَتَبَيَّنَتْ فِيهِ بِالطَّرِيقِ الْمُرْوَدِّي إِلَى ذَلِكَ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ

ترجمہ: یہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم، تہ اوایہ چہ زہ د خلقو د رب، د ہغوی د مالک پہ پناہ کیں رازم (یعنی) د ہغوی د خالق او د ہغوی د مالک پناہ کیں رازم، د انسانانو ذکر خاص طور سرہ د ہغوی شرافت او د ہغوی پہ سینو کیں د وسوسہ اچونکی د شر نہ د پناہ غوہستلو د مناسبت د وجہ نہ کرے شوے دی، د خلقو د بادشاہ، د خلقو د معبود دوارہ بدل دی یا صفت دی یا عطف بیان دی، او دوارو خایونو کیں نی د مضاف الیہ د زیادت د بیان دپارہ ظاہر کرے دی، د وسوسہ اچونکی، د شاتہ کیدونکی شیطان د شر نہ پناہ غوارم) د شیطان نوم وسواس (یعنی معنی مصدری) کیخودلی شوے دی، د ہغہ پہ کثرت سرہ د وسوسے اچولو د وجہ نہ، خکہ چہ ہغہ پتیری او د زرہ نہ شاتہ شی چہ کلہ بندہ د اللہ پاک ذکر کوی۔ کوم چہ د خلقو پہ زرونو کیں چہ کلہ د اللہ پاک د ذکر نہ غافلہ شی وسوسہ اچوی (کہ ہغہ) د جناتو د قبیل نہ وی او کہ د انسانانو د قبیلہ۔ دا د وسوسہ اچونکی شیطان بیان دی چہ ہغہ جنی دی او انسی دی، لکہ چہ د اللہ پاک قول دی (ہما طین الانس والجن) (یا من الجنة) د شیطان بیان دی او (الناس) پہ (الوسواس) باندے عطف دی، او پہ ہر صورت کیں، پہ ماقبل سورۃ کیں ذکر شوے لبید او د ہغہ د لونرو شر تہ شامل دی، پہ اول صورت کیں اعتراض کولی شی چہ انسان، د انسانانو پہ زرونو کیں وسوسہ نہ اچوی، د انسانانو پہ زرونو کیں خو جنات وسوسہ اچوی؟ (نو ددی اعتراض) جواب دا ورکری شوے دی چہ انسانان ہم پہ داسی طریقو سرہ وسوسہ اچوی کوم چہ پہ ظاہرہ د ہغوی سرہ مناسبت وی، (مثلاً د نیمہ وغیرہ پہ ذریعہ) بیا د ہغوی وسوسہ زرہ تہ پہ داسی طریقہ رسیبری کوم چہ ثبوت تہ مفضی کیبری۔ (واللہ اعلم)

د قیوداتو فوائد او تسہیل

د سورۃ فلق او سورۃ الناس د مجموعی آیتونو تعداد یولس دی، دا د غوتو او ستونو د

تعداد برابر دی کوم چہ پہ رسول اللہ ﷺ باندی پہ جادو کنب استعمال کری شوی وو۔
قوله: (لَئِنْ أَعْجَدَ) کنب خطاب اگرچہ رسول اللہ ﷺ تہ دی خود امت ہر یو فرد ددی مخاطب دی۔

قوله: (النَّاسِ) ددی اصل (اناس) دی، ددی نہ ہمزہ حذف کری شوی دہ۔

قوله: (وَمُنَاسِبَةً لِلسَّعْيِ) من شر المومنين، کانہ قيل: اعوذ من شر المومنين الى الناس برهم الذي يملك امرهم)

قوله: (مَلِكِ النَّاسِ) دلته د تولو قراؤ د الف پہ حذف باندی اتفاق دی، پہ خلاف د سورة فاتحه چہ هلته اختلاف دی، بعض الف لہ حذف کوی او بعض نی باقی پریدی۔

قوله: (رَبِّكَ الْكَافُّ) د مزید وضاحت دپارہ دی، خکہ چہ د رب اطلاق بعض وخت پہ غیر اللہ ہم کیوی لکہ د اللہ پاک پہ قول (اتَّخَذُوا أَعْنَاعًا مِّنْ دُونِ اللَّهِ) پہ دی وجہ د رب دري صفات راور لی شوی دی، چہ د غیر اللہ نہ ممتاز شی، پہ ذکر شوې صفاتو کنب د ادنی نہ د اعلیٰ طرف تہ ترقی دہ، خکہ چہ د مری دپارہ ملک کیدل ضروری نہ دی، مگر چہ خوک ملک وی ہفہ مری ہم وی، او (الہ) د تولو نہ اعلیٰ دی، خکہ چہ (رب) او (ملک) دپارہ (الہ) کیدل ضروری نہ دی، مگر د (الہ) دپارہ (رب) او (ملک) کیدل ضروری دی۔

قوله: (مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ) دا د (اعوذ) سرہ متعلق دی۔

قوله: (مَعِيَ بِالْحَدِّثِ) یعنی موسوس تہ وسواس و نیلی شوی دی دا د زید عدل د قبیل نہ دی، گویا زید تول پہ تول عدل دی، ہم دغہ شان شیطان دومرہ وسوسہ اچوی گویا ہفہ پخبلہ وسوسہ دہ۔

قوله: (الْفُتَّاسِ) دا د مبالغہ صیغہ دہ یر زیات شاتہ کیدونکی، او (غفاس) شیطان تہ ہم و نیلی شی۔

قوله: (وَيَتَأَمَّرُ) دا د (الغفاس) تفسیر دی۔

قوله: (يَتَّخِذُ الْوَسْوَاسِ الْفُتَّاسِ) یعنی (من الجنة والناس) د (يوسوس) د ضمیر فاعل بیان دی، مطلب دا دی چہ وسوسہ اچونکی جن ہم کیدی شی او انس ہم، او بعض خلق و نیلی دی چہ (من الجنة والناس)، د ہفہ (الناس) بیان دی کوم چہ (فی صدور الناس) کنب دی، مطلب بہ دا وی چہ ابلیس خنگہ چہ د انسانانو پہ زرونو کنب وسوسہ اچوی، ہم دغہ شان د جناتو پہ زرونو کنب ہم وسوسہ اچوی، پہ دی صورت کنب بہ (موسوس) خاص او (موسوس لہ) عام وی، (کانہ قال: اعوذ من شر الغفطان الذي يوسوس في صدور الجن والانس) دا معنی د ہفہ برعکس دہ کومہ چہ شارح بیان کری دہ۔

قوله: (لَا يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ) یعنی انسان د انسانانو پہ زرونو کنب وسوسہ نہ اچوی، مفسر علامہ رحمہ اللہ کہ ددی پہ خانی (لَا يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ) و نیلی وی نو یر بہ اسان وی۔

قوله: (الْمَوْصِلُ إِلَى ذُلِّهِ) ای الی ذلّہا (القلب) یعنی شیطان داسی وسوسہ اچوی چہ ہفہ پہ قلب کنب خانی نیسی (مضبوطہ شی)۔
 (الحمد لله اٰخوٰر م جلد ختم شی)۔